فہرست ابواب و فصول مشارق الانوار کی شرح اخبار

[illegible] المنیر از تصنیفات

مولوی محمد خرم علی بلهوری

کتاب تحفة الاخیار ترجمه مشارق الانوار

علم حدیث

۱۲۶۷

بتاریخ نهم شهر ربیع الثانی

در معموره بمبئی فی مطبع محمدی مطبوع گردید

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على محمد سيد المرسلين و
على آله واصحابه اجمعين حمد اور نعت کے بعد دریافت کیا جاتا ہے کہ علم حدیث اشرف
العلوم ہے اسواسطے کہ اشرف الناس کا کلام ہے مثل مشہور ہے کلام الملوک ملوک الکلام اور سب علوم دینی اسکے محتاج
علم تفسیر بدون حدیث کے معتبر نہیں اور علم عقائد اور علم فقہ اور علم سلوک اور علم تاریخ بدون اسکے کچھ
سند نہیں لیکن باوجود اسکے ہندوستان میں اس علم شریف کا چرچا نہیں عوام کا تو کیا ذکر ہے اکثر خواص کو خبر
نہیں اسواسطے نہایت مناسب معلوم ہوا کہ کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ عوام فہم اردو زبان میں کیجیے سو
کتاب مشارق الانوار حسن صغانی کی نہایت پسند آئی اسواسطے کہ مختصر کتاب ہے اور اسکی احادیث
کی صحت پر اتفاق ہے تا کوئی اسکی ایسی حدیث نہیں جو غیر معتبر ہو بخلاف مشکوۃ کے کہ اسمیں ہر
جنس کی روایت ہے صحیح بھی اور ضعیف بھی بارے الحمد للہ کہ بارہ سو انچاس ہجری میں جب ترجمہ
تمام ہوا اور تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار اسکا نام مقرر کیا حق تعالی اپنے کرم سے اس
کتاب کو مقبول کرے اور اہل اسلام کو فائدہ تمام بخشے اور بھول چوک کو معاف فرمائے
آمین مقدمہ اسمیں چند حدیث کا اور فضیلت امام بخاری اور مسلم اور کتاب مشارق

الانوار اور اسکے مصنف کا حال بیان کرنا ضرور ہوا تاکہ ناواقفون کو بصیرت حاصل ہو جزاہ
ندرہے **فصل** اصطلاحات حدیث مین **حدیث** حدیث اسکو کہتے
ہین جو حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا یا خود کیا یا جو حضرت کے سامنے
ہوا اور حضرت نے اسکو درست رکھا سو جو زبان سے فرمایا اسکو حدیث **قولی** کہتے ہیں
اور جو کیا اسکو حدیث **فعلی** کہتے ہیں اور جو حضرت کے سامنے ہوا اسکو حدیث
تقریری کہتے ہین اول اسلام مین مدت تک علم حدیث میں کسی کتاب مین تصنیف
کی زبانی سب یاد رکھتے تھے پھر اول ابن جریج اور امام مالک اور ربیع نے تصنیف شروع کی
پھر تو تصنیف کا بہت چرچا ہوا اکثر محدثین نے جو متن حدیث کو شمار کیا تو لاکہ حدیثین پائین

فایده حدیث دو قسم **متواتر** اور **احاد متواتر**
جسکو ہر زمانہ مین اتنی کثرت لوگون نے روایت کی ہو کہ عقل انکے جھوٹ بولنے کو محال جانے
اور **احاد** وہ ہے جسکی روایت مین اتنی کثرت نہو **احاد** کی تین قسمین ہین
مشہور اور **عزیز** اور **غریب** **مشہور** وہ ہے
جسکو ہر زمانہ مین تین یا زیادہ راویون نے روایت کی ہو اور **عزیز** وہ ہے جسکو
ہر زمانہ مین دو راویون نے روایت کی ہو اور **غریب** وہ ہے جسکی روایت کسی
زمانہ مین ایک ہی راوی سے ہو سو متواتر سے ہر ایک شخص کو یقین کامل حاصل ہوتا ہے خواص
کو بھی عوام کو بھی اور احاد روایت سے علم ظنی حاصل ہوتا ہے اور بعضی صورت مین کثرت
قراین سے اہل علم کو یقین بھی حاصل ہوتا ہے سو احاد مین بعضی روایت تو مقبول ہے اور اسپر
عمل واجب ہے اگر راوی کی دیانت اور راستی معلوم ہو اور بعضی روایت مردود
ہے اگر راوی کی دیانت اور راستی نہ ثابت ہو **فایده** **مقبول**
احاد کی دو قسم **صحیح** اور **حسن** صحیح اسکو کہتے ہین جسکو تام
و پرہیزگار و خوب یاد رکھنے والے لوگون نے ہر زمانہ مین برابر روایت کیا ہو نہ اسمین

کوئی عیب نہ ہو اور معتبر لوگوں کے خلاف نہ ہو سو حدیث صحیح کی سات قسمیں ہیں اوّل جو دونوں قسم زیادہ
صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں ہو اسکو حدیث متفق علیہ کہتے ہیں اسکے بعد دوسری قسم وہ جو
بخاری میں تیسری وہ جو فقط مسلم میں ہو چوتھی وہ جو بخاری اور مسلم کی شرط اور انکے طور پر ہو
وہ جو فقط بخاری کے طور پر ہو چھٹی وہ جو فقط مسلم کے طور پر ہو ساتویں وہ جو بخاری اور مسلم کے
سوا ہے اور اہل حدیث نے اسکو صحیح کہا ہو **حَسَن** اُس حدیث کو کہتے ہیں جو صحیح حدیث کی
طرح ہو لیکن اسکے راویوں کا حفظ اور یاد صحیح کے راویوں کے برابر نہیں ہے حدیث مقبول اور حجت اور
اعمال والوں میں لیکن صحیح حسن نام ہے مردود اسکا اصل ہے حسن صحیح سے درجے میں کم ہے **فایدہ**
مردود قسم احادیث کی جو اوپر کی شرطیں ہیں سو ضعیف ہے **ضعیف** حدیث اسکو کہتے ہیں جو صحیح
اور حسن کے کمال ہو جوا شرطیں اسکی کوئی راوی شروع سند سے ساقط ہو یعنی معلوم نہ ہو تو اگر ابتدا سند سے راوی ساقط ہو اسکو
معلّق کہتے ہیں اور اگر آخر سند سے ساقط ہو یعنی صحابی مذکور نہ ہو تو اسکو **مُرسَل** کہتے ہیں
اور اگر دو راوی برابر ساقط ہو گئے ہوں اسکو **معضل** کہتے ہیں اور جس میں منقطع
اور طعن راوی کا یہ ہے کہ وہ جھوٹا ہو تو اسکی حدیث کو **موضوع** کہتے ہیں یا جھوٹ کی تہمت
لگی ہو تو اسکو **متروک** کہتے ہیں راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا اکثر وہم ہو کی
روایت معتبر لوگوں کے مخالف ہو یا فاسق یا بدعتی ہو تو اسکی حدیث کو **منکر** کہتے ہیں **فایدہ**
علم حدیث میں بہت کتابیں لکھی گئیں لیکن چھ کتابیں بہت مشہور ہیں جنکو صحاح ستّہ کہتے ہیں اوّل صحیح بخاری
دوسری صحیح مسلم تیسری ابوداؤد چوتھی ترمذی پانچویں نسائی چھٹی ابن ماجہ سوائے بخاری
اور مسلم کے باقی چار کتابوں میں ہر قسم کی حدیث ہے صحیح بھی ہے اور حسن بھی اور ضعیف بھی چنانچہ
ان کتابوں میں سے یا کہ یا ہر صحیح حسن ضعیف کا دریافت کرنا ہر کسی کا کام نہیں علماء محدثین کو
تصور ایسا دیا ہے کہ ہی انکو خوب پہچان جاتے ہیں جیسے صراف کھوٹا کھرا روپیہ ترازو پر رکھ کر
مردوں انکے نزدیک حسن جان ہر حدیث کی تفصیل بہت ہے لیکن عوام کے
ماہیں اسکے واسطے ... کی کرنا ... ترجمہ دریافت کرنے کو کافی ہے **فصل**

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے ذکر میں ان دونوں کتابوں کو صحیحین کہتے ہیں علم حدیث کی سب کتابوں میں سے
صحیحین منتخب ہیں انکی صحت پر اتفاق ہے بہت کا خصوصاً صحیح بخاری کو بعد قرآن کے اصح الکتب کہا ان دونوں
کتابوں میں سوائے صحیح حدیث کے حسن حدیث بھی نہیں ضعیف کا کیا ذکر ہے امام بخاری اور مسلم اپنے استاد
کامل ہوئے علم حدیث میں کہ یہہ مرتبہ کسیکو حاصل نہیں فی الحقیقت یہہ دونوں بزرگ آسمان تحقیق کے آفتاب اور
ماہتاب ہیں اور جو تعصب لے انکے فضایل اور کمالات کو اور انکی کتابوں کو ایسی شہرت دی کہ کچھ بیان کی
حاجت نہیں لیکن کچھ مجمل انکا حال برکت کے واسطے مذکور ہوتا ہے تا ہم وقت کو آگاہی حاصل ہو **فایدہ**
نام اور نسب امام بخاری کا ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن المغیرہ ہے ایک سو چورانوے ۱۹۴ ہجری میں پیدا ہوئے طفلی
میں اندھے ہو گئے تھے انکی ماں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ خوش ہو کہ حق تعالی نے
تیری دعا اور زاری کے سبب سے تیرے بیٹے کی آنکھوں میں روشنی عنایت کی صبح کو دیکھا تو بینا پایا دس برس کی عمر سے بخارا میں
حدیث یاد کرنا شروع کیا جب اٹھارہ برس کے ہوئے تو عبداللہ بن مبارک اور وکیع کی تصنیفات یاد کر چکے پھر حج کے لئے چلے
گئے اور حرمین میں علم تحصیل کرنے لگے جب اٹھارہ برس کے ہوئے فضایل اصحاب اور تابعین میں تصنیف
شروع کی اور یوں سب مجموعہ کی مدینہ میں حضرت کی قبر مبارک کے پاس تاریخ بخاری بنائی حاشد بن اسمعیل
محدث سے روایت ہے کہ میں اور بخاری استاد کے ساتھ ہی علم حدیث تحصیل کرتے تھے ایک روز میں نے
بخاری سے کہا کہ تمہارے پاس دوات قلم نہیں تم احادیث کو نہیں لکھتے یاد رہنا مشکل ہے تمکو ایسی تحصیل سے
کیا فایدہ ہوگا سولہ روز کے بعد بخاری نے کہا کہ تم نے مجھکو بہت تنگ کیا لاؤ اپنی تحریر کو میری یاد داشت
سے مقابلہ کر دار میں اسمدت تک پندرہ ۱۵۰۰۰ ہزار حدیث لکھ چکا تھا ان سب حدیثوں کو بخاری نے
مجھکو زبانی سنا دیا اور ایسا خوب یاد تھا کہ میں نے اپنی حدیثوں کو انسے صحیح کر لیا پھر بخاری نے کہا کہ تم
جانتے ہو کہ میری یہہ محنت اور سرگردانی محض بے فایدہ ہے اسی روز میں جان چکا تھا کہ یہہ شخص ایسا
ہے اسکے برابر کوئی نہ ہوسکیگا اور صحیح بخاری کی تصنیف کرنیکا یہہ سبب ہے کہ ایک روز اسحق بن راہویہ
کی مجلس میں ذکر ہوا کہ اگر کوئی صرف صحیح حدیثوں کو علیحدہ جمع کرے تو خوب فایدہ ہو کہ بیدغدغہ
لوگ اسپر عمل کریں بخاری کے دل میں یہہ بات اثر کر گئی چھ لاکھ حدیثیں انکے پاس تھیں انکا انتخاب

شروع کیا جس حدیث کی صحت کمال مرتبہ میں ثابت تھی اسکو لکھتے اور باقی کو ترک کرتے اور معمول تھا
کہ ہر حدیث کی تحریر کے واسطے غسل کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور دعا و استخارہ کرتے کہ الٰہی مجھے حاصل
ہو آخرش کو اسیطرح سولہ برس کی محنت سے مدینہ میں حضرت کی مسجد کے اور منبر اور حضرت
کی قبر مبارک کے درمیان صحیح بخاری تمام ہوئی صرف صحیح حدیثوں کو ایک کتاب میں جمع کیا اول
بخاری سے شروع ہو حدیثیں صحیح بخاری کی سات ہزار دو سو پچھتر ہیں اور اگر مکرر کو حذف
کیجئے تو چار ہزار ہیں انکی حسن نیتی کے سبب سے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ انکی حیات میں نوے ہزار
آدمی نے بلا واسطہ انسے یہ کتاب سند کی امام بخاری سے روایت ہے کہ فرماتے تھے کہ مجھکو امید ہے
کہ قیامت میں مجھسے غیبت کا سوال نہ ہوگا اسواسطے کہ میں نے کبھی کسیکی غیبت کی اسی کلام سے انکے تقوی
اور پرہیزگاری کو خیال کیا چاہئے جب بخاری بخارا میں آئے تو وہاں کے حاکم نے کہا کہ تم اپنی
تصنیفات میرے مکان میں آکر میرے بیٹے کو پڑھاؤ بخاری نے کہا کہ یہ حدیث کا علم ہے اسکو میں ذلیل
نہیں کرتا اگر تجھکو غرض ہو اپنے بیٹے کو میرے مکان میں بھیجکر جیسا اور لوگ سیکھتے ہیں وہ بھی سیکھا
کرے حاکم نے کہا جب میرا بیٹا آوے تو اور کوئی طالب علم تمہارے پاس نہ آنے پاوے کہ چوبدار دروازہ
پر کھڑے رہینگے کسیکو آنے دینگے ہم نہیں چاہتے کہ عوام خلق ہمارے بیٹے کے برابر بیٹھے بخاری نے یہ
بات نمانی اور کہا کہ حدیث کا علم پیغمبر کی میراث ہے اسمیں تمام امت محمدی شریک ہے اسمیں کسیکی خصوصیت
نہیں ہوسکتی حاکم نہایت ناخوش ہوا اور بعضے دنیا دار خوشامدی ملاؤں کی ایک طعن و تشنیع شروع
کی کے ساتھ فساد پر مستعد کیا آخرش کو امام بخاری کو ایسا تنگ کر کے نکالا دل شکستہ ہو کر نیشاپور میں گئے وہاں کے بھی حاکم
سے ناموافقت ہوئی پھر وہاں سے سمرقند گئے اور دعا کی کہ الٰہی زمین باوجود کشادگی کے مجھ پر تنگ ہو گئی ہے
مجھکو زندگی سے نجات دے پھر دو سو چھپن ہجری میں وفات پائی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ بہر
احوال رحم کنا کردم از ثقات صدق آمد تاریخ تولد نور تاریخ وفات عبدالواحد طوسی نے جس دن انہیں
فوت ہوئے تھے انکی خواب میں دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ چند صحابہ کے راہ میں منتظر کھڑے ہیں
عرض کی کہ یا رسول اللہ کس کے انتظار میں ہیں فرمایا کہ محمد بن اسمٰعیل کے منتظر ہیں پھر تحقیق ہوا تو اسی وقت

بخارا کا انتقال ہوا تھا اور بہت بزرگوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت نے صحیح بخاری کو اپنی طرف نسبت دیا
چنانچہ محمد بن احمد مروزی نے بیت اللہ کے پاس خواب میں دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو زید
تو کب تک شافعی کی کتاب کا درس کرے گا ہماری کتاب کو تو کیوں نہیں پڑھتا میں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کی کونسی کتاب
تو آپ نے فرمایا کہ جامع محمد بن اسمعیل یعنی صحیح بخاری اور اسیطرح امام الحرمین کا بھی خواب مشہور ہے اور شدت
اور خوف اور سختی مرض اور قحط وغیرہ مصائب میں صحیح بخاری کا ختم تریاق مجرب ہے چنانچہ حرمین شریفین
میں اب تک معمول ہے کہ جب روم کے بادشاہ اور سلطنت سے جنگ درپیش ہوئی تھی تو ان کے علما بخاری شروع
کرنے میں مشغول ہوئے حق تعالی فتح نصیب کرتا ہے **فایدہ** امام ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری
دو سو چار ہجری میں پیدا ہوئے اور دو سو اکسٹھ ہجری میں انتقال ہوا تمام اہل حدیث انکی بزرگی اور کمال کے
قایل ہیں اور بڑے بڑے محدث انکے شاگرد ہیں جیسے ابو حاتم رازی اور ترمذی علم حدیث میں بہت کتابیں
انکی تصنیف ہیں خصوصاً صحیح مسلم میں عجایب نکات رنگ علم حدیث کے دقایق ہیں کہ اہل حدیث ان کو جانتے
ہیں تین لاکھ حدیث سے اس کتاب کو منتخب کیا ہے اور اس میں کمال ہشیاری اور احتیاط کی ہے سب لوگ جانتے
اس کتاب کے پڑھنے والوں میں امام مسلم نے کبھی کسیکی غیبت نہیں کی اور نہ کسیکو مارا اور نہ کسیکو گالی دی ابو حاتم رازی
نے مسلم کو خواب میں دیکھا انکا حال پوچھا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نے کہا کہ حق تعالی نے بہشت کو
میرے واسطے مباح کر دیا ہے جہاں چاہتا ہوں وہاں رہتا ہوں ابو علی ایک بزرگ تھے جب مر گئے تو کسی نے
خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا نے تمہاری کس سبب سے نجات کی انھوں نے کہا کہ ان جزوں کی برکت سے اور وہ
جزو صحیح مسلم کی تھی **فایدہ** کتاب مشارق الانوار اور اسکے مصنف کے ذکر میں اس کتاب کے
مصنف کا نام رضی الدین حسن ابن محمد صغانی ہے چغانیان ماوراء النہر کی ولایت میں ایک شہر کا نام ہے
وہاں پیدا ہوئے بغداد اور مکے میں علم تحصیل کیا اپنے وقت یعنی ساتویں صدی ہجری میں تمام علوم دینی خصوصاً علم
حدیث اور لغت میں بے نظیر تھے تصنیفات انکی بہت ہیں انمیں سے کتاب مصباح الدجی من صحاح
احادیث المصطفی اور کتاب الشمس المنیرة من الصحاح المأثورة اور کتاب مشارق الانوار النبویة من صحاح الاخبار المصطفویة
اور کتاب تکملة الصحاح اور کتاب وفیات الصحابہ اور کتاب زبدة المناسک اور کتاب الفرایض اور کتاب

روایات التعرّف لعلما اور کتاب مشتبہ النکول لعب میں اگر جو صحاح جوہری میں غلطی تھی اسکی اصلاح کی اور جو غلطیاں
کہ سہو ہو گیاں کو درج کیا اور کتاب مجمع البحرین لعب میں کہ روایات کتاں کتاب کہ بڑا ہم لعب عرب کے
نشانی کہ اسکے ہوئے اور لمسمات بھی ہیں کہ مصنف کے کمال علم پر دلیل ہی **فایدہ** کہ اسکا امر
میں سعف نے شرح رہ پر سب لکات اور لطائف کی روایت کیا اور لطیف ہے کہ صحیحین کی احادیث جو
روی ہیں موضوع کہ اس کی ہی حدیث نعمانی اور حدیث طبری کی غلطی ہیں لایا وہ دونوں کتابوں میں طرح جو
مالسین کی ہیں کہ اسکی اصل حدیث کو یا اسکا اور راستا لعلاب اور روایت ناصح کی تحریر کی انکو ذکر ہیں کہ سب
لیعنی حدیث کو لایا اور لیعنی کو چھوڑ دیا اس واسطے کہ کمال علم اور بڑا اعلم مطلب ہی ہر عالم کا کہ ہم
اسی سبب سے مصنف نے دیباچہ کتاب میں کہا ہی کہ یہ کتاب صحت اور روایت میں بہتر ہے اور حدیث کے
درمیان جو بے اوپر ہو سکتا ہی کہ کسی قدر بحث میں لیے ہیں اٹھائی ہی اور جس کتاب کی اصلاح
پر شخص نہیں دریافت کر سکتا اسکو جانتے ہیں اور طالب علمی وہی عالم جانتے ہیں جنکو علم حدیث
میں بڑا ملکہ اور کمال بہار ہے دوسری یہ کہ مصنف لے اس کتاب کو مرتب کیا ہی لیکن بابوں اور فصلوں
میں لغویات اور کتابوں کے اتحاد معنوی کی رعایت ہیں کی کہ مسائل علوم کی احادیث ایک جا ہوں اور
مسوم اور ترتیب کی ایک حال کے الفاظ اور حروف پر مرتب کیا ہی مثلاً جس حدیثوں کے شروع
میں ہی اول باب میں لایا اور اسی حدیثوں کو دوسرے باب میں اور جس پر لاہی ان کو تیسرے باب میں
اور باوجود اسکے پھر حروف تہجی کی رعایت کی ہی جیسی لغت کی کتابوں میں ہوتی ہی اصطلاح یہ کہ
رعایت معنوی نہیں ترتیب لفظی ہی بحث محدث اور استاد کی کی ہی کہ احادیث کو رنگا رنگ ترتیب سے
مرتب کیا ہی تاکہ اسکو عبارت سے دیکھے وہ اسکا لفظ یاد رہے جب معنوی ترتیب میں بہتر فائدہ ہی کہ
جس مضمون کی حدیثوں کو چاہا اس کے باب در اصل سے دیکھ لیا لیکن لفظی ترتیب میں بھی بحث لطف ہی کہ
صاحب کمال علوم ہوئے بے تکلف انکو نکال لیا علاوہ اسکے قرآن کی طرح رنگا رنگ کے سعف ہر دو دریافت
ہو نا کمال لیاقت اگر ہوتا ہی کو یا یہ کتاب گلدستہ کی ہر تحریر ترکیب ہی اور وہ بہ مسلم کی تفسیر جس کو
منسوب بعضی حدیث کو ٹکڑے کر کے اپنے ترتیب کے موافق جا بجا مقام پر لایا ہی اور یہ کام عالم باعلم

اور جب یہ خیال کیا میں نے خلل بڑے جاننے والے مصنف سے لیا ہی کہا تو یہی ہو کہ قول شارح کا دہلوی کے بہت
احادیث میں واقع ہوا ہی لاکھوں اور ہزاروں دسواں حصہ اس میں واقع ہو معلوم کیا چاہیے کہ اس کتاب کے ترجمے میں
اللہ کی رضامندی کی ہی اول یہ کہ مصنف نے اختصار کیواسطے احادیث کی اسناد لیے راویوں کے نام کو حذف کیا
فقط صحابی کا نام جو پہلا راوی ہے ذکر کیا اول راوی ہی ہے مذکور کیا اسیطرح کہ ہر حدیث میں اول کتاب کا اشارہ کیا
پھر صحابی کا نام لیا اور حدیث کو بیان کیا اور اختصار کیواسطے ہر حدیث پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نہیں کہا لیکن ترجمے میں ہر حدیث کے ترجمے میں کہہ دیا ہی کہ حضرت نے یوں فرمایا اور کہیں انکا نام ہر حدیث میں
ذکر کیا ہی تاکہ عوام کو شبہ نہ رہے دوسری یہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت اللفظ نہیں کیا اسواسطے کہ عرب کا محاورہ
ہند کے محاورے سے اکثر مطابق نہیں بلکہ محاورہ مقدم رکھا ہی مرادی مطلب حاصل لکھا اور باوجود اسکے
ضرورت و تحت لفظ ترجمے کی بھی رعایت کی ہی تیسری یہ کہ اصلی حرص یہی ہی کہ اہل اسلام کو فائدہ
عام ہو جاتا کہ حرف شناس لوگ بھی محروم نہ رہیں اسواسطے نہایت مشکل مطالب نہیں لکھے چوتھی یہ کہ
کتاب کے خطبے کا ترجمہ نہیں کیا کہ عوام کو اس سے کچھ فائدہ نہ تھا خطبے کا خلاصہ مطلب یہی تھا کہ مصنف نے کہا کہ
زمانہ بگڑ گیا اور اہل علم مر گئے اور کم علم ناسمجھ صحیح اور ضعیف کی تمیز نہیں جانتے اور پیشوا مشہور ہو گئے
میں نے اس کتاب مشارق الانوار میں انتخاب اور کتاب مصابیح الدجی اور شمس منیرہ کی صحیح احادیث
جمع کی اور کتاب النجم اور کتاب الشہاب قضاعی سے جو صحیح سند ہیں وہ بھی لیں طرائق کر
احادیث مختصر کتاب میں لکھا ہوں صحیح بخاری کی علامت خ اور صحیح مسلم کی م اور جو دونوں متفق
ہوں اسکی علامت ق مقرر کی لیکن مصنف نے اس کتاب میں صرف صحیحین کی احادیث لکھیں مگر
الشہاب اور قضاعی کا کوئی لفظ بھی نہیں ہی چنانچہ اس اطلاع بھی کردی تھا اور لفظ بھی صحاح
سے خالی نہیں پانچویں یہ کہ مصنف نے کمال اختصار سے ہر جگہ قصہ حدیث کا نہیں بیان کیا کہ حضرت نے
حدیث کس وقت اور کس تقریب سے فرمائی تو اسکا مطلب کوئی نہیں معلوم ہوتا اسواسطے حدیث کے
ترجمے کے بعد فائدے میں اسکا پورا قصہ لکھ دیا اور جہاں مطلب مجمل اور مشکل تھا اسکو مفصل
کردیا اور احادیثوں کے سبب جا بجا مناسب مقاموں میں نے تنقیص لکھی اور

دعت کی نہایت حاجت تھا مجبور ہوکے عرض کرتا ہے کہ یہہ کتاب اہل اسلام کے واسطے عجب تحفہ ہے اکثر
مطالب دینی کو شامل ہے جسکے دریافت سے جاہل عالم ہے اور عالم تازہ لطف اٹھاتے حضرت مولانا
عبدالقادر دہلوی کی ہندی تفسیر اور یہہ کتاب طالب خدا کے واسطے کافی ہیں واسطہ اسکے حق میں یہہ
دونوں کتابیں گویا دو آنکھیں ہیں جیسے دونوں جہان کا انجام نظر پڑے یا دو دیرین جیسے [illegible]

مثنوی

کیا عجب کیوں حدیث کیا ہے	دروا شدہ درج مصطفےٰ ہے
صوفی سالم حکیم دینی	کرتے رہے اسکی ہو تمہ چینی
ایک کے یہاں سے کوں لایا	جسسے پایا ہمیں ہے پایا
یہہ شاہ دین محمدی ہے	گنجینہ راز احمدی ہے
ہے متصل رہگذار سنت	بر ہم زنی پیچ و شاخ بدعت
ہوتے ہوے مصطفےٰ کی گفتار	دیکھو نہ کسیکا قول و کردار
جب اصل سے تو نقل کیا ہے	یہاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے
مجھسے مرزا دہ کر کر کل کل	خورشید کے آگے کیا ہے مشعل
الغرض فلان تھا مرد کامل	دستور تھا کیا کہاں سے حاصل
وہ بھی اسی در کا اک گدا تھا	تو غوث امام و مقتدی تھا
ملفوظ بہت ہیں تو نے دیکھے	ملفوظ محمدی کو اب لے
احسن جسے اور کچھ ہو سن لے	قرآن و حدیث مجکو بس ہے
حق ہوگا حدیث خوان خورم	اور شاد رسول فخر عالم
تھا علم حدیث سخت مشکل	اور ہند کے لوگ اس سے غافل
بیتاب کہ رہیں نہ یہہ بھی محروم	ہے ترجمہ اسکا یہہ مرقوم
مقبول ہو یہہ کتاب یا رب	مشتاق ہیں اسکے اہل مذہب

الباب الاول

پہلے باب میں وہ حدیثیں ہیں جن کے شروع میں من ہے

عن ابی ہریرۃ من اٰمن باللّٰہ ورسولہ واقام الصلوٰۃ وصام رمضان کان حقا علی اللّٰہ ان یدخلہ الجنۃ ہاجر فی سبیل اللّٰہ او جلس فی ارضہ التی ولد فیہا

صحیح بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے سچے دل سے خدا کو اور اسکے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک ادا کیا اور رمضان کے روزے رکھے تو کرم اور فضل کی راہ سے ضرور ہوگا خدا پر کہ اسکو بہشت میں لیجاوے خواہ ایمان لانے کے بعد خدا کی راہ میں جہاد کرے یا وطن چھوڑ کر ہجرت کرے یا اسی اپنے شہر میں جہاں پیدا ہوا تھا بیٹھا رہے اس حدیث کی پوری روایت بخاری میں یوں ہے کہ اصحاب نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگوں کو خوشخبری سنا دویں کہ بہشت جہاد اور ہجرت پر موقوف نہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ بہشت میں سو درجے ہیں کہ خدا نے مجاہدوں کے واسطے مہیا کئے ہیں ہر ایک درجے میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین میں ہے جس وقت تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگا کرو کہ فردوس بہشتوں کے درمیان میں اور سب سے اونچی ہے اور اسکے اوپر خدا کا عرش ہے اور اسی سے بہشت کی نہریں نکلی ہیں یعنی ہر چند جہاد اور ہجرت پر بہشت موقوف نہیں اصل نجات کے واسطے ایمان اور نماز روزہ کافی ہے لیکن تم ہمت کو پست نہ کرو کہ حضرت کی بات پر بھروسا کر کے ہمت بلند رکھو جہاد کرو اور فردوس مانگو جیسے آگے فرشتوں سے پہلے لکھا ہے اس حدیث میں رسولوں اور خدا کی کتابوں کا اور قبر اور قیامت کا ایمان لانا بیان نہیں فرمایا اسواسطے کہ جب کوئی رسولؐ کا ایمان لایا تو انکی سب ضروری باتوں کا ایمان لاویگا کہ تمام قرآن اور حدیث میں ان کا بیان موجود ہے اور نماز روزے کے ساتھ زکوٰۃ اور حج کا ذکر نہیں فرمایا اسواسطے کہ زکوٰۃ اور حج صرف مالدار پر فرض ہے محتاج پر نہیں اور نماز روزہ سب پر فرض ہے مالدار ہو یا محتاج خلاصہ یہ ہے کہ یہاں حکم عام فرمایا اسطور پر جو سب مسلمانوں کو شامل ہو مصنف نے ایمان کی حدیث مقدم کی اسواسطے کہ ایمان سب عبادت اور نیکیوں کی جڑ ہے بدون ایمان کے کوئی عبادت اور نیکی درست نہیں

مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِلّٰہِ ...

یہ زید بن خالد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بھٹکے جانور کو رکھ لیا وہ خود دین
کی راہ سے بھٹکا ہی جبتک اسکو نہ پہنچوائے **ف** یعنی بھٹکے جانور کو بدون مشہور کئے
اپنے گھر میں باندھ رکھنا درست نہیں اگرچہ مشارق کی کتابوں میں اس حدیث پر قاف کی علامت ہی
یعنے بخاری اور مسلم دونوں میں یہہ حدیث بالاتفاق ہی حالانکہ یہہ صاف خطا ہی اسواسطے
کہ صاحب جامع الاصول اور شارح مشارق گازرونی نے لکھا ہی کہ یہہ حدیث صرف صحیح مسلم میں ہی
بخاری میں نہیں اور حسن صاغانی نے بھی صحیح بخاری میں لکھا زید بن خالد سے یہہ کسی مشکوٰۃ میں
کی حدیث نہیں پائی **ق** ابن عباس مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ
بخاری اور صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی غلہ
مول لیوے تو اسکو نہ بیچے جبتک اسکو تولکر قبضے میں نہ لاوے **ف** چاروں اماموں کا یہی مذہب
کہ غلہ مول لینے والے کو بدون اپنا قبضہ کئے درست نہیں اور امام شافعیؒ کے نزدیک کوئی چیز غلہ
ہو یا نہیں اور باغ بدون قبضہ بیچنا درست نہیں اور امام اعظمؒ کے مذہب میں زمین اور باغ
اور گھر میں قبضہ ہونا شرط نہیں باقی سب منقولات میں قبضہ شرط ہی منقول وہ مال ہی جو ایک جگہ
سے دوسری جگہ جاسکے اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ **ص** ابن عمر مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا
بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهَا الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا
بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مول لیوے کھجور کے درخت کو کہ بیچا ہو پیوند کرنیکے بعد تو پھل کا مالک وہی ہی جسنے
بیچا مگر یہہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کرلیوے اور جو غلام کو مول لیوے تو جو اسکے پاس مال ہو اسکا وہی مالک ہی
جسنے بیچا مگر یہہ کہ مول لینے والے نے اسی مال کی شرط کرلی ہو **ف** کھجور کا درخت نر اور
مادہ ہوتا ہی مادہ کی ڈالی میں نر کی ڈالی باندھ کر پیوند کرنے میں تو بہت پھلتا ہی امام شافعی اور
مالک کے نزدیک یہی مذہب ہی کہ بعد پیوند کے پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہی اور اگر شرط کرلی ہو تو
مول لینے والا مالک ہی اور امام اعظمؒ کے مذہب میں جب درخت کا پھل نمود ہوگیا تو درخت کے

سکے سے پہلی ہیں لکھا ہوا دیکھو ہوا ہو ہوا ہو یہہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں میں آئی اگر لکھو ہیں اس سے یہہ ہیم لیے حرف مسلم کی علامت سو غلط ہیں **ق** عائشة من ابتلي من هذه البنات بشيء فاحسن اليهن كن له سترا من النار بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مبتلا ہووے کسی چیز میں لڑکیوں کے ساتھ بھلائی کرے تو ہونگی وہ اسکے آڑ سے آگ دوزخ کی اسکو دوزخ سے بچاویں گی **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک عورت مسکین سوال کرتی میرے پاس آئی اسوقت کچھ موجود نہ تھا مگر ایک کھجور دی میں نے تب کھالی دو ٹکڑے کرکے دونوں بیٹیوں کو دی اور چلی گئی یہہ حال میں نے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی لیے شیاں جدا کی آزمایش میں جسکے اس بھلائی کی وہ دوزخ سے بچا بھلائی یہہ کہ انکی خوبی پرورش کرے اور جہیز دیکر سکھلا دے اور ادا کرا دیوے اور نیک بخت آدمی سے نکاح کر دے

م ابوهريرة من بطأ به عمله لم يسرع به نسبه مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پیچھے ڈال دے اسکے عمل نہ جلد لگاویگا اسکے ساتھ اسکا رشتہ آگے پہونچا کر سکے گا **ف** لیے جو دور رکھ عمل کے ذات کچھ کام نہ آویگی **ع** بندگی ما رہ ہمہ بر یاد کی مسطور

م انس من اثنيتم عليه خيرا وجبت له الجنة ومن اثنيتم عليه شرا او وجبت له النار انتم شهداء الله في الارض انتم شهداء الله في الارض انتم شهداء الله في الارض صحیح مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو تمنے بھلا کہا اسکو تو بہشت واجب ہوئی اور جسکو تمنے برا کہا دوزخ اسکو واجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین میں تم خدا کے گواہ ہو زمین میں تم خدا کے گواہ ہو زمین میں **ف** مصابیح میں روایت ہے کہ ایک جنازہ نکلا اصحاب نے اسکی تعریف کی اور دوسرا جنازہ نکلا تب اصحاب نے اسکو برا کہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور بعضو کی روایت صحیح بخاری میں ایسا ہی ہے کچھ کمی بیشی کا فرق ہے معلوم ہوا کہ اصحاب حکم بر وقت کے رسول خدا کے گواہ ہیں انکی تعریف کرنا اور بہشت کے کرنا داخل ہیں اور دنیا دار اور فاسق کی تعریف اور برا کہنے کا کہ اصحاب بعض حدیث سے ظاہر ہوا کہ اصحاب اور مجتہدوں کا اجماع اور اتفاق حجت ہے اور

اور بزار کی کتاب میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی شخص مر گیا اور بندہ اسکی بھلائی بیان کریں
لوگ تعریف کریں تو خدا اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندوں کی گواہی قبول کی اور جو اسکے گناہ
وہ دانستہ معاف کئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل مشہور ٹھیک ہے کہ زبان خلق نقارۂ خدا

ق انس من لحبان لیسال عن شیء فلیسال فلا تسئلونی عن شیء الا اخبرتکم
مادمت فی مقامی ھذا صحیح بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
کوئی پوچھا چاہے سو پوچھے جو کچھ پوچھو گے بتلا دونگا جب تک میں کھڑا ہوں اس مقام میں

ف بخاری اور مسلم میں پوری روایت یوں ہے کہ ایک روز حضرت نے بعد نماز ظہر کے منبر پر خطبہ پڑھا اور
قیامت کو یاد کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے بڑی بڑی باتیں ہیں یعنی ہولناک پھر اصحاب بے اختیار خوف سے
رونے لگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو پوچھنا ہو سو پوچھے عبد اللہ بن حذافہ نے پوچھا کہ میرا باپ
کون ہے فرمایا حذافہ اور حضرت اسوقت بہت غصے میں تھے عمر فاروق نے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر کہا
رضینا باللہ ربا و بالاسلام دینا اور حضرت کی پیغمبری سے یہ سنکر حضرت کا غصہ
ٹھنڈا ہو گیا کہ منافقوں نے کہا تھا کہ پیغمبر ہمارے سوال کے جواب میں عاجز ہیں اسواسطے حضرت غصے
سے بار بار فرماتے تھے ان کی طرف اشارہ کرکے کہ پوچھے جسکا جی چاہے عبد اللہ بن حذافہ اس مطلب
کو نہ سمجھے عمر فاروق تہ کی بات بوجھ گئے کہ یہ کلام حضرت کا اصحاب سے نہیں منافقوں سے ہی تب وہ [illegible]
جس سے حضرت کا غصہ گیا اس حدیث سے بڑی بزرگی اور نہایت بڑی فہمی عمر فاروق کی ثابت ہوتی معلوم
کر بدون حاجت بیہودہ سوال ناخوش ہے کہ یہ بات مکروہ ہی

خ سہل ابن سعد من احب ان
ینظر الی رجل من اھل النار فلینظر الی ھذا یعنی رجلا کان یقاتل المشرکین وقتل
الاخیر نفسہ صحیح بخاری میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دوزخی مرد کو دیکھا چاہے
تو اسکو دیکھے یعنے ایک شخص جو کافروں سے لڑتا تھا آخر کو اسنے اپنی جان کو آپ مارا ف جنگ خیبر میں
ایک شخص کافروں سے خوب لڑا حضرت نے اسکو دوزخی بتایا اصحاب نے عرض کی کہ اگر ایسا جانباز دوزخی ہو
تو بہشتی کون ہوگا ایک شخص اس کا حال دریافت کرنیکو اسکے پیچھے لگا جب زخمی ہوا اسکو بہت گھبراہٹ

تو جلدی دوڑ ہو کر کسی شے سے اپنا پیٹ بھر لے اور حرام موت مر گیا اب اسکو صاف معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے سچ
فرمایا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول کی عبادت اور بندگی کا کچھ اعتبار نہیں جبتک خاتمہ بخیر نہو اور
ہی اکیلے شخص جو حرام موت مرا قزمان جسکا نام تھا منافق تھا طمع بناسے لڑتا تھا کہ لوٹ میں حصہ پاوے
اسواسطے اسکا خاتمہ بخیر نہوا ۞ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَعَائِشَةَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ
كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ مسلم میں ابوموسیٰؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جو شخص اپنے لیے موت چاہتا ہے خدا اسکے ملنے کو چاہتا ہے اور جو برا جانے خدا سے ملنا خدا اسکے
ملنے کو برا جانتا ہے **ف** حضرت عائشہؓ یا اور کسی بی بی نے یہہ حدیث سُن کے کہا کہ موت تو سبکو بری
معلوم ہوتی ہے حضرتؐ نے فرمایا یہہ اسکا مطلب نہیں بلکہ جب ایماندار مرتا ہے تو اسوقت فرشتے اسکو
خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشخبری سنا دیتے ہیں تو وہ موت کو بدل چاہتا ہے اور خدا کا نہایت
مشتاق ہوتا ہے تو خدا بھی اسکا ملنا چاہتا ہے اور کافر کو مرتے وقت عذاب الٰہی نظر آتا ہے تو وہ
خدا کے ملنے کو برا جانتا ہے تو خدا بھی اسکا ملنا برا جانتا ہے یعنے زندگی میں جو موت بری اور مکروہ معلوم ہوتی
اسکا کچھ اعتبار نہیں مگر موت کا اعتبار ہے سو موقت یا ایماندار مشتاق ہوتا ہے اور کافر گھبراتا ہے اور
حدیث صحیح بخاری [illegible] علامت صرف صحیح مسلم کی خلاہی **خ** عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبَعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِيْ
مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ میں
اپنے جہاد کی نیت سے گھوڑا مول کر رکھے خدا کو مان کر اور اسکا وعدہ سچا جان کر تو البتہ اسکے
چارے اور پانی پینے کی اور اسکی لید اور پیشاب کے برابر ثواب اسکی ترازو میں ہوگا قیامت کے دن **ف**
یعنے جب جہاد کیواسطے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام اور شہرت منظور نہو تو بہہ ثواب پاوے
۞ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ مسلم میں معمر بن عبداللہ بن نافع سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو قحط میں غلہ بند کر رکھے اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھے وہ گنہگار
ف ابن ماجہ میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ جو گرانی میں غلہ بند کریگا خدا اسکو کوڑھی اور

محتاج کر ڈالیگا اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جسنے چالیس دن قحط مین غلہ بند کیا وہ خدا سے بیزار
ہوا اور خدا اُس سے بیزار ہوا قحط مین اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا چاہنا مذہب مین
بہت حرام ہے اسواسطے کہ خلایق کی بدخواہی ہے اور جسنے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے بند کیا ہو اور
سوداگری کی نیت ہو تو درست ہے ارزانی ہو والی گری کا منع نہین جیسا کہ عوام مین مشہور ہے کہ قحط اور گرانی مین
سودکو گھٹنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا منع ہی ہے اناج کے اور کسی چیز کا بند کرنا منع نہین ق عن عائشة
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد صحیح بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام مین یعنی ہمارے دین اور شریعت
مین جو اسمین نہین ہے وہ نئی بات یا اُسکا نکالنے والا مردود ہے ف یعنی جو دین مین ایسی نئی
چیز نکالے جسکی شرع مین کچھ اصل نہین یا کھلی نہ چھپی ہو وہ نہایت گمراہی ہے اور اسی کا نام بدعت ہے یعنی
دین چار چیزون پر ہے ایک قرآن دوسری حدیث تیسری اجماع اور اتفاق امت چوتھی قیاس شرعی جسکی
اصل انہی تینون مین ہو سو جو بات ان چارون اصلون مین نہین ہے وہی بدعت ہے جتنی رسمین لوگون نے خلاف
شرع کے نکالی ہین وہ سب اس حدیث کے سبب رد ہوگئین تفصیل کی کچھ حاجت نہین مثلا قبر پکی کرنا گنبد بنانا
قبرون پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا بزرگون کا میلا کرنا اولیا کی منت ماننا جھنڈے نشان کھڑے
کرنا سہرے باندھنے یہ سب خلاف ہین قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس شرعی مین انکی کچھ اصل نہین بلکہ
بعضے کام صریح احادیث مین منع ہین اسیطرح اور نئی باتون کو خیال کرے اگر کوئی کہے کہ قیاس شرعی
جو درست ہوا تو ہمارے قیاس سے یہ چیزین درست معلوم ہوتی ہین تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہم نے جو
حدود اور تراشے ہین یہ قیاس کی بحث ہے اور اس مین سوائے مجتہد کے کسیکا قیاس حجت نہین شرع مین کرنا
حدیث مین عجب تماشا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب رشتون کی بیخ کنی ہوگئی اگر اللہ دین اسکو
خوب سمجھ لیوے سب بدعتون کی برائی خود دیکھ جاوے زیادہ ان مسئلون کی کچھ حاجت
نہین اسواسطے کہ شاہ صاحب نے کہا ہے کہ اس حدیث پر عمل اسلام ہے [illegible]
اسرف کسی حدیث سے رد ہوتا ہے شعر مثنوی کر تو مثنوی ہستی مگر جو بدعت دین کا ہے برا

جو اربعت مروی ہین جا بجا شاد ہون تجھ سے ابھون نہ قال ابن مسعود من احسن فی الاسلام لم
یؤاخذ بما عمل فی الجاہلیۃ ومن اساء فی الاسلام اخذ بالاول والآخر بخاری
اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اچھی طرح اسلام مین آیا
جو کفر مین کیا وہ سب بخشا گیا اور جسنے اسلام مین برائی کی تو اگلے پچھلے دونون گناہون پر اسکے
لیے پکڑ ہوگی ف جو اچھی طرح سے اسلام لایا یعنے ظاہر اور باطن سے مسلمان ہوا اور ہم نے کہا ہے تو
اسپر کفر کے گناہون کا مواخذہ نہین اور جو ظاہر مین اسلام لایا اور باطن سے نہین یا مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا اسکے اگلے
پچھلے گناہون پر مواخذہ ہے خ ابوہریرۃ من اخذ اموال الناس یرید اداءھا ادی اللہ عنہ
ومن اخذھا یرید اتلافھا اتلفہ اللہ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون
کے مال لیوے بطور قرض یا عاریت ادا کرنے کے ارادہ پر تو خدا اسکو ادا کرا دیگا یعنے ادا کرنیکا سامان کر دیگا
دنیا مین یا آخرت مین اور جو ان مالون کو برباد کرنیکے ارادہ پر لیوے تو خدا اسکو برباد کریگا ف یعنے
جس مسلمان کو کچھ ضرورت ہوا اور وہ بہ نیت اداء قرض لیوے اور اسکے ادا کرنے مین کوشش کرے تو خدا
اسکا مددگار رہیگا اور جو مال مردم خوری کی نیت سے لیگا تو خود برباد ہوگا خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مسلمان
اور کافر کا قرض برابر ہے کافر کا بھی مال دبا لینا درست نہین اسواسطے کہ اس حدیث مین مسلمان کی کچھ خصوصیت
نہین ابن ماجہ مین عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا قرضدار کے ساتھ رہتا ہے یہانتک
قرض ادا کرے بشرطیکہ نیت بری نکرے اسی واسطے عبداللہ بن جعفر بے حاجت بھی قرض لیتے تھے کہ خدا
ہمارے ساتھ ہے اور اسیطرح حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ قرض لیتی تھین کسی نے کہا کہ آپکو تو قرض کی
کچھ حاجت نہین تو کیون لیتی ہین کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی نیت قرض ادا کرنیکی ہوتی ہے خدا کیطرف
سے اسپر ایک حافظ اور مددگار رہتا ہے اور اکثر بزرگ قرض سے احتیاط کرتے تھے اسواسطے کہ
مال کی محبت آدمی کے دل مین بہت ہے شاید نیت بدل جاوے تو ثواب کیا پھر عذاب گلے پڑے ق سعید بن
زید من اخذ شبرا من الارض ظلما طوقہ الی سبع ارضین بخاری او مسلم مین سعید بن
زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی لیگا بالشت بھر زمین ظلم سے تو اسکے گردن مین ڈالیگا

زمین کا طول ثلاثاً حاوی ہو گیا یعنی سات لاکھ تک ف طبرانی اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو قیامت کے دن زمین کسی کی ظلم سے چھین لیگا اسے سزا دیگا اسکو زمین کو سات لاکھ تک
الٹ کر اسکے گلے میں طوق ڈالا جاوے گا اسکا طول قیامت تک ف اس حدیث سے علماء نے لکھا ہے
یہ معلوم ہو کہ زمین کے نیچے کا حصہ ملکیت میں شامل ہے طول تک ہوگا تاکہ اس ظالم سے لوگوں کے روبرو فضیحت
ہو اور دوسری طوق سے ہوگی یعنی جو ظالم زمین میں دھنسا یا جاویگا تو زمین میں طوق ہو
جاویگی حاکم کہ اکثر حدیثیں ساتوں زمین کی ہیں معلوم ہو کہ زمین کے طبقے کہ روایات سے ثابت ہے

خ ابو سعید بن الخدری کا حدیث شریف ہے یحبہ حنیفہ یوم القیمۃ الی سبع ارضین

بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص ظلم سے زمین ناحق لیگا وہ زمین
میں ساتوں طبق تک دھنسایا جاویگا ق ابو ہریرہ من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد
ادرک الصلوۃ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس نے نماز کی ایک رکعت
پائی تو اسے نماز پائی ف اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ جس نے ایک رکعت جماعت
میں پائی تو اسے جماعت کی نماز کا ثواب ملا اور دوسرے یہ کہ جس نے ایک رکعت کی قدر نماز کا وقت پایا
تو اسکی نماز ادا ہی ہے قضا نہیں جیسے کہ صبح کی نماز میں ایک رکعت کے بعد آفتاب طلوع ہوا یا عصر
کے وقت ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہو گئی اور یہی مذہب امام شافعی کا ہے لیکن امام
اعظم کے نزدیک عصر میں اس صورت میں عصر کی نماز تو ہو گئی لیکن فجر کی نماز آفتاب نکلنے سے باطل ہو جاتی

ق ابو ہریرہ من ادرک ماله بعینه عند رجل قد افلس او انسان قد افلس
فهو احق به من غيره بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو شخص اپنا مال بعینہ کسی مفلس کے پاس پاوے یا آدمی مفلس کے پاس تو اس مال کا وہی زیادہ حقدار ہے اور
قرضداروں کے نسبت ف یعنی جب کسی نے مال خریدا اور ہنوز اسکی قیمت نہیں دی تھی کہ مفلس ہو گیا اور قرضدار ہو گیا
قیمت نہیں دے سکا تو وہ اپنے مال کو جو بعینہ موجود ہے لیلیوے اور بیع کو باطل کر دیوے اور
قرضداروں کا اسمیں حق نہیں اور یہی مذہب امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک [illegible]

کا بیٹا وا لا ہے اور فرزند اس کے برابر ہے وصال کی صحیح کہ سب فرزند اس کا بنات ہیں **ق**

سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهٗ غَیْرُ اَبِیْهِ فَالْجَنَّةُ

عَلَیْهِ حَرَامٌ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ جو اپنے باپ کو چھوڑ کر کسی اور سے ناتا رشتہ لگاوے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ اسکا باپ نہیں ہے

تو اسپر بہشت حرام ہے **ف** یعنی جو جان بوجھ کر اپنا باپ چھوڑ دوسرے کو باپ بتلاوے تو وہ شخص

بہشت سے بے نصیب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعضی قوم یا مشائخ کی نسبت بتلاتے

ہیں بہت برا کرتے ہیں کہ بہشت چھوڑ دوزخ کی تیاری کرتے ہیں **ق** **لَا یُرِیْدُ اَحَدٌ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ**

بِسُوْءٍ اِلَّا اَذَابَهُ اللّٰهُ کَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت

نے فرمایا کہ جو مدینے کے رہنے والوں سے برائی کا قصد کریگا خدا اسکو گلا ڈالیگا جیسے نمک پانی میں گلتا ہے

ف یزید پلید نے بعد قتل امام حسین کے مدینے پر لشکر بھیجا تھا ہزاروں لوگ قتل کئے اور بہت ظلم ہوئے سو خدا

بموجب مضمون اس حدیث کے ایسا اسکو جلد مٹا ڈالا کہ کچھ اسکا نام و نشان باقی نہ رہا **ق** **عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ**

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَّسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْیَفْعَلْ بخاری اور مسلم میں عدی

بن حاتم کے بیٹے سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جس سے ہو سکے دوزخ سے بچنا اپنے

تئیں بچانا گو کہ کھجور کی پھانک ہی دیکر ہو تو اسکو کیا چاہئے **ف** یعنی خیرات کرنا دوزخ کی آگ سے بچاتا

ہے تھوڑی بہت کا خیال نہ چاہئے یہاں تک کہ کھجور کی پھانک برابر ہو تو بھی دوزخ سے بچیگا خدا

تعالیٰ کو بکشاہی ہے چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ایک عورت بدکار نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا اس کی

سے بخشی گئی **ق** **جَابِرٍ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْیَفْعَلْ** مسلم میں جابر سے روایت

ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جس سے ہو سکے اپنے بھائی مسلمان کو فائدہ پہنچانا تو کیا چاہئے **ف**

جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے منتر کرنا منع فرمایا میرے بھائی کو بچھو کا منتر آتا تھا اسنے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے

منع کیا اور مجھکو بچھو کا منتر آتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اس منتر کو سیکھ لو تو پڑھا حضرت نے اسکو اجازت

دی اور یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ جس منتر میں شرک اور کفر کا مطلب نہ ہو تو وہ منتر درست ہے کہ بیچ خدا کے سوا

لینے کو حاضر ناظر جانے اور یہ سب مدد مانگنے کے طرح اکثر نصرانیوں کو ہوتا ہی چنانچہ انکا پکارنا ہی اپنے پیر کو وقت
کے جیسے مشرکوں میں انکا کرنا ہرگز درست نہیں ایسی حدیث سے معلوم ہوا کہ دوا علاج کرنا اور جھاڑ پھونک
م
کرانا بشرطیکہ خلاف شرع نہو تو درست ہی عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ
فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم میں عدی بن عمیرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو ہم عامل کریں اور کسی کام میں پھر وہ چھپا رکھے ہم سے ایک سوئی
یا اس سے زیادہ کوئی چیز تو یہ بھی چوری ہی یعنی انمل ہی قیامت کے دن اسکو لاویگا یعنی اسکی
چوری ظاہر ہوگی اسکو فضیحت کریگی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیلدار یا کسی کام کے
داروغہ کو مالک کی بدون مرضی سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ میں لانا درست نہیں کہ صاف چوری ہی
ہی جسکو قیامت میں خدا اور رسول کو منہ دکھلانا ہو وہ بیگانی چیز سے بچا رہے اسکو آسان
خ
سمجھے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ اَوْ يَفِرُّوْنَ
مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا جو کوئی کان لگاوے کسی قوم کی بات سننے کے واسطے اور اسکا سننا انکو برا لگتا ہو یا وہ اس سے
بھاگتے پھرتے ہوں اسکے دونوں کانوں میں گلا ہوا سیسہ ڈالا جاویگا قیامت کے دن ف یہ عذاب
ق
اسواسطے ہوا کہ اسنے کان سے لوگوں کو رنج دیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ اَسْلَمَ فِيْ شَيْءٍ فَلْيُسْلِمْ فِيْ كَيْلٍ
مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیع سلم کرے کھجور میں یعنی قیمت آگے دیکر رکھے اور مال ایک مدت کے بعد
لیوے تو چاہیے کہ پیمانہ ٹھہرا ہوا اور تول ٹھہرا ہوا ایک مدت معین تک ف جب
حضرت مکہ سے مدینہ میں تشریف لائے تو دیکھا کہ وہاں کے لوگ بیع سلم کرتے تھے تول اور مدت
میں جھگڑا ہوتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر چند حدیث میں کھجور کا ذکر ہی اسواسطے کہ مدینہ کا
بیشتر پیدا ہوتی ہی لیکن بیع سلم کرنا اکثر چیزوں میں درست ہی بشرطیکہ تول اور ماپ اور
مدت مقرر ہو جاوے اسطرح کہ تیس سیر گیہوں یا چالیس سیر ایک مہینے پیچھے [illegible] میں اسکا

شرطیں مذکور ہیں امام اعظم کے مذہب کا مرجح یہی ہے اور جو بعضی جگہ معمول ہی کہ غلہ کو
دیکر کہتے ہیں کہ فصل میں زیادہ بھاؤ ہوگا وہی ہم لیویں گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ درست نہیں
اسواسطے کہ اسمیں قول مقرر کرنا ضروری ہے بازار بھاؤ کہ جسمیں کمی بیشی ہوا
کبھی بالکل ہی بند ہو جاتا ہے نہیں بیچ تم کو بعضے ملک میں ہوتی اور کستوتی کہتے ہیں اسکا اعتبار نہیں
ح مسلم کی روایت حضرت عائشہ سے لکھی ہے سو خطا ہے اسواسطے کہ بخاری اور مسلم میں اس حدیث
کی جگہ ابن عباس کی روایت ہے حضرت عائشہ سے نہیں ح ابو ہریرۃ من اشار الی اخیہ بحدیدۃ
فان الملائکۃ تلعنہ وان کان اخاہ لابیہ وامہ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے جیسے تلوار یا برچھی ہو تو فرشتے
اسکو لعنت کرتے ہیں اگرچہ اسکا سگا بھائی ہو ف اشارہ کرنا لوہے ہتھیار سے دیکھنے مسلمان
کو درست نہیں کہ شاید بلا ارادہ غصہ سے نوبت قتل کی پہنچی اور سگے بھائی کے ساتھ
ظاہر میں احتمال مارنے کا نہیں تو بھی اسکی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا منع ہے اور جب کہ صرف ہتھیار کے
اشارہ کرنے سے فرشتے اسپر لعنت کرتے ہیں تو خیال کیا چاہیے کہ ناحق خون کا کتنا گناہ
ہوگا ح ابو ہریرۃ من اشتری طعاما فلا یبعہ حتی یکتالہ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اناج مول لیوے تو اسکو نہ بیچے جب تک اسکو نہ تولے اور قبضہ کرے
ف مروان اپنی حکومت میں سپاہیوں کو تنخواہ میں چٹھیاں لکھ دیتا کہ اتنا اناج فلانے پرگنے سے لے لو
سے سپاہی لوگ وہ اناج کے چٹھے لوگوں کے ہاتھ وہ چٹھیاں بیچ ڈالتے تب ابو ہریرہ نے مروان سے
کہا کہ تو نے بیاج حلال کر دیا کہ بن قبضہ ہوئے لوگ اناج کے چٹھیاں بیچ ڈالتے ہیں
سے یہ حدیث سنی کہ بدون قبضہ ہوئے اناج بیچنا درست نہیں پھر مروان نے منع کر دیا ح ابن
مسعود من اشتری محفلۃ فردہا فلیرد معہا صاعا بخاری اور مسلم میں ابن مسعود سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی بکری مول لے جسکا دودھ اسکے مالک نے تھن میں روک رکھا ہو
پھر مول لینے والا اسکو پھیرا چاہے تو اسکے ساتھ ایک صاع غلہ یا کھجور بھی دے

ف یعنی ظاہر یہ ہے کہ بسبب کثیف ہونے کے تمام بدن سر کے تابع ہے امامت میں اور امیری او کہ کبھی درست
نہیں کہ حبشی غلام ہو تو امیر ہووے اور یک صلاح دونوں کے ملنے سے ادا کرے امام اعظم کے نزدیک
حبشیوں میں دونوں مذکور ہے ہیں یہ بیان ہے حبشی کو ناک کٹے کو امیر بنانے کا مقصود یہ ہے
اطاعت کو کم کر دے مبالغہ ہے حدیث اور عادت اور کلیات صریح میں قال
ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وسلم ابو ہریرۃ من اطاعنی فقد اطاع اللّٰہ ومن عصانی فقد
عصی اللّٰہ ومن اطاع امیری فقد اطاعنی ومن عصی امیری فقد عصانی مسلم
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسنے میری اطاعت کی تو مقرر خدا کی اطاعت کی اور جسنے
میری نافرمانی کی وہ گنہگار ہوا جیسے کہ خدا کا گنہگار ہوتا اور جسنے میرے حاکم کا کہا مانا اسنے میرا کہا
مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہا نہ مانا اسنے مقرر میرا کہا نہ مانا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطاعت
خدا کی بدون حضرت کی اطاعت کے نہیں اس واسطے کہ خدا کی مرضی اور نامرضی کو حضرت معلوم
کر کے کہتے ہیں کہ بدون حضرت کی اطاعت کے ہم خدا کو پہچان لیں سو وہ لوگ احمق اور جاہل ہیں اس
کے واسطے کہ قرآن اور حدیث سے ثابت ہے کہ خدا کی محبت اور خدا کی
اطاعت بدون اطاعت پیغمبر کے ممکن نہیں سو جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی تابعداری کا دعویٰ
کرے اور پیغمبر کی شریعت پر نہ چلے وہ شیطان کا مصاحب ہے اور جو کہ ایسا ہے کہ بدون اتباع
حاکم کے نہیں اس واسطے حاکم کی اطاعت لیکن اطاعت سوائے حضرت کی اطاعت کے وہ حقیقت
اور حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام میں واجب نہیں اس واسطے کہ حضرت معصوم ہیں اور حاکم معصوم نہیں
عن ابی ہریرۃ من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنہم فقد حل لہم ان یفقؤا عینہ مسلم ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی قوم کے گھر میں جھانکے بدون ان کی اجازت کے تو ان
کو حلال ہے کہ اسکی آنکھ پھوڑ ڈالیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کسی کے گھر میں
جھانکنا حرام ہے اور گھر والے کو اسکا منع کرنا اور اگر نہ مانے تو مارنا درست ہے اگر اسکی آنکھ پھوٹ
جاوے تو امام شافعی کے نزدیک تاوان نہیں ہے لیکن امام اعظم کے نزدیک اس صورت میں آنکھ کی دیت کا حکم ہے

ہے لیکن والا امر اولی ہے کہ اگر مال ہو اسکی قیمت ادا کرے اور بعضوں کو اگرچہ قیمت کچھ تو لیکن بیان اسکو

فَإِنَّهُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ إِرْبٍ مِنْهَا إِرْبًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ

مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی غلام مسلمان کو آزاد کریگا تو حق تعالیٰ بدلے

ہر عضو غلام کے ہر عضو آزاد کرنیوالے کا دوزخ سے آزاد کریگا ف اور یہی غلام کا آزاد کرنا بہت ثواب

ہی اور اسمیں اشارہ ہے کہ آزاد کرنیوالا دوزخ سے آزاد ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور لونڈی کا

آزاد کرنا بہت ثواب ہے اور یہ بات بہتر ہے کہ جو کوئی آزاد کرے پورا آزاد کرے ق ٣٣ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ

فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوكُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ

اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایسا

حصہ ساجھے کے غلام کا آزاد کرے تو اسپر ضروری ہے کہ مال سے اسکو مالک اور حصہ داروں کو ادا کرے

باقی حصہ سے بھی آزاد کرے اور اگر مالدار نہ ہو تو اس غلام کی قیمت منصف ٹھہرائی جاوے

پھر بقدر حصے کے غلام سے کمائی کروائی جاوے مگر اسپر سختی نہ کی جاوے ف اگر ایک غلام کے

کئی مالک ہوں ایک شخص اپنا حصہ آزاد کرے اگر وہ مالدار ہے تو غلام آزاد ہوگا

اور شریکوں کے حصے کی قیمت ادا کرے اور یہی قول امام شافعی اور احمد اور مالک کا ہے اور

امام اعظم کے نزدیک دوسرے شریکوں کو اختیار ہے کہ اپنے حصے کے موافق غلام سے محنت کروالیں

چاہیں آزاد کریں اور چاہیں آزاد کرنیوالے سے قیمت کا دعویٰ کریں اور چاہیں اپنے حصے کو آزاد کردیں اور اگر نادار ہے

تو امام مالک اور شافعی اور احمد کا یہ مذہب ہے کہ بقدر حصہ آزاد ہوا باقی حصے کے

غلام ہی اور شریکوں کو اختیار ہے کہ اس سے محنت کروالیں یا آزاد کریں اور اسے قیمت کا دعویٰ

کریں لیکن یہ مذہب ظاہر اس حدیث کے خلاف ہے اور امام اعظم اور ابو یوسف اور محمد کا یہ مذہب

ہے کہ اور شریک بقدر اپنے حصوں کے غلام سے محنت مزدوری کروالیں اور یہی مذہب صاحبین

کا ہے اور یہ حدیث انکی دلیل ہے اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر سختی نہ کریں یعنی کمائی کرنے میں اور

بجھنے سے زیادہ محنت نہ لیں ق ٣٤ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ أَعْتَقَ ...

عَلَيْهِ فِي مَالِهِ بَعْدَ أَنْ لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مُوسِرًا
مسلم میں روایت ہے عمران بن حصین سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ساجھے کے غلام
کو آزاد کرے اسکے مال سے دوسرے شریک کا حصہ کے سوا اس معنی سے تب مرا کی جاوے گا گر
مرا اگر مفلس ہے تو وہ بالکل آزاد ہو جاوے اور جو غلام اسی طرف سے آزاد ہوگا جیسے غلام آزاد کرے مرنیکے بعد اسکے مال
آزاد کرے سوا اسکے مالک ہے حق جَابِرٌ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهُ حَقَّهُ
فِيهَا وَهِيَ لِمَنْ أَعْمَرَ وَلِعَقِبِهِ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ جسنے کسی کو گھر دیا عمر بھر
کو وہ سمجھا اور اسکے وارث اس گھر کے مالک ہو گئے سو دینے والے کی اس بات نے اسکے حق کو کاٹ دیا
وہ گھر اسکا ہو گیا جسکو دیا اور اسکے وارثوں کا ہو گیا جیسے مہر کو کسی کو گھر دیا تو وہ گھر اسی کا ہے
اسکے مرنیکے بعد اسکے وارث ہوینگے دینے والا نہیں اِسکتاب أَبُو عَبْسٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ جَبْرٍ
مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ بخاری میں روایت ہے عبد الرحمن
بن جبر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا میں جسکے پاؤں گرد آلود ہوں حرام کی ہے اسپر دوزخ حرام کی ف
راہ خدا میں جیسے جہاد و حج میں اور سب عبادتوں میں لیکن فی سبیل اللہ جہاد میں زیادہ تر مستعمل ہے
أَبُو هُرَيْرَةَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ
خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَ
وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مسلم میں روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا پھر آیا جمعہ کے
واسطے مسجد میں آیا اسنے نماز پڑھی جتنی اسکی قسمت میں تھی پھر چپکا بیٹھا رہا یہاں تک کہ
امام خطبہ پڑھ چکا پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی اسکی مغفرت ہوئی اس وقت سے دوسرے جمعہ تک
اور تین دن اور زیادہ یہ سبب ہے کہ ایک نیکی دس کے برابر ہے اور کئی گناہ معاف ہوئے اس واسطے
کہ ایک نیکی کا دس گناہ ثواب ہے جمعہ کا غسل سنت ہے اور خطبے کے وقت چپ رہنا فرض ہے
أَبُو هُرَيْرَةَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً
وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ

فكأنما قرب كبشا اقرن ومن راح في الساعة الرابعة فكأنما قرب دجاجة ومن راح في
الساعة الخامسة فكأنما قرب بيضة فاذا خرج الامام حضرت الملائكة يستمعون
الذكر بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جو نہایا جمعہ کے دن جیسے نہاتے ہیں
واسطے جنابت کے پھر سویرے گیا اور ہر جگہ [illegible] پہلی ساعت یعنی اول وقت مسجد میں آیا تو جیسے
اُسنے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گھڑی آیا تو اُسنے گویا بیل قربانی کیا اور جو تیسری گھڑی
آیا تو جیسے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی آیا تو جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچویں
گھڑی آیا تو جیسے ایک انڈا خدا کی راہ میں دیا پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے
خطبے اور نماز کے سننے کو دروازہ چھوڑ کر مسجد میں آجاتے ہیں ف فرشتے جمعہ کے دن دروازے
مسجد کے [illegible] لکھتے ہیں کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے آیا اور خطبے کے وقت مسجد میں آجاتے ہیں مسلمانوں کو
لازم ہے کہ جمعہ کو جلد مسجد میں حاضر ہوا کریں جیسا جلد جاوینگے ویسا ثواب ملوینگے

ع سلمان من اغتسل يوم الجمعة وتطهر بما استطاع من طهر ثم ادهن او
مس من طيب ثم راح فلم يفرق بين اثنين فصلى ما كتب له ثم اذا خرج الامام
انصت غفر له ما بينه وبين الجمعة الاخرى بخاری میں سلمان سے روایت
ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جو نہایا جمعہ کے دن اور پاک صاف ہوا جیسی صفائی اس سے ہو سکی
[illegible] اور بدن پر تیل لگایا یا خوشبو ملی پھر دوپہر ڈھلی مسجد میں گیا سو دو
شخصوں کو اُسنے جدا نہ کیا پھر نماز پڑھی جو اسکی قسمت میں تھی جیسے تحیۃ المسجد اور سنتیں پھر جب امام
منبر پر آیا تو چپکا خطبہ سنتا رہا تو اس شخص کی مغفرت ہو گئی اس جمعے سے پچھلے جمعے تک ف
لوگوں کی عادت ہے کہ جمعہ کے دن دیر کر کے آتے ہیں اور بعض چیر کے لوگوں کو تکلیف دیتے اول صف
میں جاتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صف مراد سے نہیں پہلے سے اول صف میں بیٹھ
[illegible] جہاں جگہ پائے وہیں بیٹھ جاوے [illegible] قال [illegible] انصت [illegible] صاحبك [illegible]
[illegible] مسلم میں [illegible] کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جو [illegible]

کسی کا ترین ظالم ہیں کہ ایکا اخر سے قیامت میں اور وہ اسپر نہایت غضبناک ہوگا اَبُو اُمَامَۃَ

اِیَاسُ بْنُ ثَعْلَبَۃَ الْحَارِثِیُّ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِیَمِیْنِہٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ

النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ وَاِنْ کَانَ شَیْئًا یَسِیْرًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

قَالَ وَاِنْ کَانَ قَضِیْبًا مِّنْ اَرَاکٍ مسلم میں روایت ہے ایاس بن ثعلبہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ

جس نے لیا حق کسی مسلمان کا جھوٹی قسم کھا کر تو اسنے بیشک واسطے اپنے دوزخ کو واجب کیا

اور اسپر حرام کی بہشت ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اور اگر تھوڑی چیز ہو تو بھی حضرت نے فرمایا کہ

اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہو ق ۴۲ سُفْیَانُ بْنُ اَبِیْ زُہَیْرٍ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا لَا یُغْنِیْ عَنْہُ زَرْعًا

وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ بخاری اور مسلم میں روایت ہے سفیان بن ابی زہیر سے

کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کتا رکھے نہ اسکا کھیت پر اور نہ ریوڑ بکریوں کا تو گھٹتے جاویں گے ہر روز اسکے

نیک کام میں سے پانچ جو کے برابر ف یعنی کتا پالنا تین کام کے لئے درست ہی ایک تو کھیت

کی حفاظت کو دوسرے ریوڑ بکریوں کی نگہبانی کو تیسرے شکار کے واسطے چنانچہ یہ مطلب اور حدیث

سے ہے ان تین کاموں کے سوائے کتا پالنا نہیں درست کیونکہ نیک عمل گھٹتے جاتے ہیں ق ۴۳ جَابِرٌ مَنْ اَکَلَ

الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَالْکُرَّاثَ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْہُ

بَنُوْ اٰدَمَ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پیاز اور لہسن اور

گندنا کھاوے سو ہمارے مسجد کے نزدیک ہرگز نہ آوے اسواسطے کہ فرشتوں کو بھی

ایذا ہوتی ہے اس چیز سے کہ جس سے آدمی کو تکلیف ہوتی ہے ق جَابِرٌ مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا اَوْ

بَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا اَوْ لِیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ بخاری اور مسلم میں روایت ہے

جابر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی لہسن پیاز کھاوے سو وہ ہم سے الگ رہے یا کہا کہ

ہماری مسجد سے الگ رہے ف پیاز لہسن کا کچا کھانا مکروہ ہے جو کوئی کھا کر مسجد میں جاتا ہے اور

کہا ہے کہ ان کی بو پیاز لہسن کے برابر ہے کہ اسکی ڈکار میں بھی بو آتی ہے اگر پیاز لہسن کو پکا دے

اور سالن میں ڈال کے بو دور کرے تو کھانا درست ہے سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنْ اَکَلَ

سمع مرات يماس لا أشتها من يصبح إلا نصر حتى يمسي روایت کیا مسلم نے روایت ہی سے
لی ہوا ہی ہے کہ جو ساب کہو اسکو کہا وسے ان درختوں کی جو دو لوں طرف سے کہ
رہتی ہیں ہیں لیساہم تک اسکو ہی بر مرکرسے فـ یہ حضرت کی دعا کی برکت ہی ف
س وانو حضرت من أكل من هذه الشجرة فلا يقرب مسجدنا روایت کیا اسکو مسلم نے
ہی السلام ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کہ کہا وہ بیمار مسجد میں
آوے ف ابوہریرہ من أمسك كلبا فإنه ينقص كل يوم من عمله قيراط إلا كلب حرث أو
ماشية روایت کیا مسلم نے روایت ہی ابوہریرہ سے جو کہا کہتے کو کہ سگ کام کا نہ ہو
واسطے نگہبانی کے یا کہ اسکو مکھنے لیے کیا کہا دست نہ چاہی اسکا بیان ملاحظہ
ہی ہو کہا اور ابوهريرة من أنظر معسرا أو وضع له أظله الله في ظله يوم لا ظل
إلا ظله روایت کیا مسلم نے روایت ہی ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار کو
دے تک سکر سے سے کہ جب میسر ہو تو ادا کرے یا اس میں سے کچھ چھوڑ دیوے تو اسکو خدا
سے عرش کے سایہ تلے رکھیگا جس دن کہیں سایہ نہ ہوگا سواے عرش کے سایہ کے یعنی قیامت
ف ابوهريرة من أنفق زوجين في سبيل الله دعاه خزنة الجنة كل خزنة باب
أي فل هلم فقال أبو بكر رضي الله عنه يا رسول الله ذاك الذي لا توى
عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لأرجو أن تكون منهم روایت کی بخاری اور مسلم
نے روایت ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ میں بلاوینگے اسکو بہشت
سے جو کہ بہشت کے دروازوں کے کہیں نگہبان ملائکے دیر آئے تو اے فلاں ادھر آ تو صدیق نے عرض کیا
یا رسول اللہ اس شخص کو کسطرح تو نا ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ
کو امید ہی کہ تو ان سب سے ہی جو اسطرح سے بلاوینگے ف جوڑا اسطرح کہ
ایسے دو دو درہم یا دو روپئے یا دو اشرفی یا دو گھوڑے یا دو کپڑے اور ویسا ہی اسیطرح ہر چیز کا جوڑا
حدیث سے بڑی فضلت نکلی صدیق کی اور بہشتی ہونا انکا ثابت ہوا ف ابن عباس سے ہی بکہ

تو بندہ کا قتل ہو گا [illegible] روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنا
دین بدل ڈالے یعنی مرتد ہو جاوے تو اسکو مار ڈالو ف امام شافعی کے نزدیک مرتد مرد ہو یا عورت
ہو اس حدیث کے واسطے قتل ہے اور امام اعظم کے نزدیک مرتد عورت کو قتل کرنا نہیں ہے
سو اسلیے کہ اور حدیث میں عورتوں کا قتل منع ہے ق عن عثمان من بنى لله مسجدا يبتغي
به وجه الله بنى الله له مثله في الجنة بخاری اور مسلم میں روایت ہے عثمان سے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو اللہ کے واسطے مسجد بناوے ڈر اسکے صرف اللہ کی رضامندی چاہے [illegible] ہو تو
اللہ اسکے لئے ویسا گھر بہشت میں بناویگا ق عن ابي هريرة من تاب قبل طلوع الشمس من مغربها
تاب الله عليه مسلم میں روایت ہے ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو توبہ کرے قبل سورج
نکلنے کے مغرب سے تو اللہ اسکی توبہ قبول کرتا ہے ف قیامت سے پہلے سورج مغرب کی طرف سے
نکلیگا [illegible] توبہ کا دروازہ بند ہوگا ق عن ابن عباس من تحلم
بحلم لم يره كلف ان يعقد بين شعيرتين ولن يفعل مسلم میں روایت ہے
ابن عباس سے کہ حضرت نے فرمایا جو [illegible] اپنی طرف سے [illegible] کرے
تو حکم ہوگا کہ دو جو کو گرہ دو اور یہ کبھی نہ ہو سکیگا ف [illegible] گرہ نہ دے سکیگا
[illegible] ق ابی هریرة من تردى من جبل فقتل نفسه فهو في نار جهنم
يتردى فيها خالدا مخلدا فيها ابدا ومن تحسى سما فقتل نفسه فسمه في يده يتحساه
في نار جهنم خالدا مخلدا فيها ابدا ومن قتل نفسه بحديدة فحديدته في يده يتوجأ
بها في بطنه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها ابدا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پہاڑ پر سے گر کر مار ڈالے اپنے تئیں وہ دوزخ کی آگ میں [illegible]
ہمیشہ گرا کریگا [illegible] اور جو زہر پیکر [illegible] اسکے ہاتھ میں [illegible]
دوزخ کی آگ میں ہمیشہ پیا کریگا [illegible] اور جو [illegible] ہتھیار سے مارے [illegible] تو وہ ہتھیار
اسکے ہاتھ میں ہوگا دوزخ کی آگ میں ہمیشہ اپنے پیٹ میں اسکو بھونکا کریگا ہمیشہ

ف یعنے جس چیز سے اپنی جان ماریگا دوزخ میں اسیطرح اسی چیز کا عذاب ہوا کریگا اگر مار
ڈالنے کو وہ شخص حلال جانتا تھا تو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیگا اور اگر حلال
نہیں جانتا تھا تو وہ ہمیشہ دوزخ میں نرہیگا اسی بہت کو بھی سہ ابولیے ہیں ق بُرَیْدَۃ
بن الحُصَیب مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃَ العَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ بخاری اور مسلم میں
بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عصر کی نماز چھوڑدی اسکا کیا اکارت ہوا ف
قرآن اور حدیث میں نماز عصر کی نہایت تاکید ہے اسواسطے کہ یہ وقت غفلت کا ہے لوگ اسوقت
بازار میں مشغول ہوتے ہیں سیر کو نکلتے ہیں نماز اکثر قضا ہوجاتی ہے تو مسلمانوں کو لازم ہے کہ نماز عصر کا
زیادہ خیال کریں ایسا نہو کہ عمل اکارت ہو اسواسطے کہ ہر روز فرشتے عصر کے وقت نامہ اعمال
آسمان پر لیجاتے ہیں ق سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَۃٍ
لَمْ یَضُرَّہٗ ذٰلِکَ الْیَوْمَ سُمٌّ وَّلَا سِحْرٌ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو صبح کو سات کھجور عجوہ کی کھاوے تو اسدن اسکو کوئی زہر اور جادو ضرر نکریگا ف
عجوہ ایک عمدہ قسم کھجور کی ہے مدینہ میں ح اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَۃٍ
مِنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰہَ یَتَقَبَّلُہَا بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یُرَبِّیْہَا
لِصَاحِبِہَا کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّہٗ حَتّٰی تَکُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ بخاری میں روایت ہے
ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صدقہ دیگا کھجور کے برابر حلال کمائی سے اور اللہ قبول نہیں
کرتا سوا حلال کے سو اسکو خدا قبول فرماتا ہے رحمت کے داہنے ہاتھ سے پھر اسکو پالا کرتا ہے
دینے والے کیواسطے جیسے تم پالتے ہو بچہ گھوڑے کا یہانتک کہ اس تھوڑی چیز کو بڑھاتا ہے کہ وہ
پہاڑ کے برابر ہوجاتی ہے ف یعنے اگر حلال تھوڑا بھی راہ خدا میں دے تو اسکا ثواب بیحساب ہے
اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ حرام مال سے اگر لاکھوں روپے خرچ کرے
خدا اسکو ہرگز قبول نہیں کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی دینا لاکھ روپے کے
برابر ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ تیسرے یہ کہ مسلمان کو ضرور ہے کہ حلال مال کا دھیان رکھے تھوڑا سہی

سب کا حال کرے ۵ اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ
لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللهِ كَانَتْ خُطُوَتَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ
دَرَجَةً مسلم میں روایت ہے ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر میں وضو کرکے [illegible]
[illegible] جاوے تو دو قدم [illegible] یہ حال ہوگا کہ ایک سے گناہ مٹے گا اور دوسرے
سے درجہ بلند ہوگا ۶ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللهِ وَلَا
إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ وَ
صَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ بخاری میں روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سوتے سے جاگے اور
لا الٰہ الا اللہ سے اللہم اغفر لی تک پڑھے اور کوئی دعا کرے تو قبول ہوگی اور اگر وضو کرکے نماز پڑھے تو اسکی
بھی [illegible] قبول ہوگی ۱۲ [illegible] آخر تک کے یہ معنی ہیں کہ سوا اللہ کے کوئی لائق
بندگی کے نہیں وہ اکیلا ہے کوئی شریک نہیں اسکا اسی کا ملک ہے اور [illegible]
[illegible] سب خوبیاں اللہ کو ہیں [illegible]
[illegible] ۷ اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ
ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ
أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا مسلم میں روایت ہے ابوہریرہ سے جیسا اچھی طرح سے وضو
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۸ اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ
حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ مسلم میں روایت ہے ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
اچھی طرح وضو کرے اسکے تمام بدن [illegible] ناخنوں کے نیچے سے نکل [illegible]
ہیں ۹ اَبُو هُرَيْرَةَ [illegible]

میں روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ جو وضو کرے تو چاہیے کہ پانی ڈال کر ناک کو صاف کرے اور جو ڈھیلے
لے تو چاہیے کہ طاق ڈھیلے لے یعنی ایک یا تین یا پانچ یا سات ق عُثْمَانُ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ
قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ق حَتَّى تَوَضَّأَ
مَرَّةً بخاری اور مسلم میں روایت ہے حضرت عثمانؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو میری طرح وضو کرے
جیسے میں نے وضو کیا پھر کھڑا ہو کر دو رکعت حضور دل سے نماز پڑھے دل میں واہی تباہی خیال نہ
لاوے تو اسکے اگلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ف یہ حدیث مسلسل ہے اسواسطے حضرتؐ نے فرمایا جب تین تین بار وضو کیا ف حضرتؐ
نے ایکدن ایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے بدون حقتعالی نماز نہیں قبول کرتا پھر دو دو بار وضو کیا
اور فرمایا کہ اسمیں دونا ثواب ملتا ہے پھر تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ میرے وضو کا طریقہ ہے
اور اگلے پیغمبروں کا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ
لَهُ بِالْجَنَّةِ بخاری میں روایت ہے سہل بن سعدؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مجھے ضامن ہو اسکا جو اسکے
دونوں پیروں میں ہے یعنی حرام کاری نکرے اور جو ضامن ہو اسکا جو دونوں جبڑوں میں ہے یعنی زبان یعنی جھوٹ
اور غیبت نکرے حرام مال نکھاوے تو میں اسکے واسطے بہشت کا ضامن ہوتا ہوں ف اکثر گناہ انہیں
دونوں اعضاء سے ہوتے ہیں جسنے انکو روکا بہشت کو پایا ق ابن عمر مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ
الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ بخاری اور مسلم میں روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو جمعہ
کو آوے تو نہاوے ق عُثْمَانُ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ بخاری میں روایت
ہے حضرت عثمانؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان درست کر دیگا تو اسکے لئے بہشت ہے ف جیش العسرہ
ایک نام تھا شام کے ملک میں مدینہ سے سولہ منزل کی راہ حضرتؐ نے وہاں کی لڑائی کا ارادہ کیا ستر
ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچھ نتھا تنگی اور تکلیف بہت تھی تب حضرتؐ نے اس لشکر کے سامان کرنے
والے کو بہشت کا وعدہ کیا تو حضرت عثمانؓ نے آدھے لشکر کا سامان کر دیا ساڑھے نو سو اونٹ اور
ایک ہزار اشرفیاں راہ خدا میں حاضر کیں حضرتؐ بہت راضی ہوئے اشرفیوں کو اپنے دامن میں اچھالتے
تھے اور فرماتے تھے کہ عثمان کو اب کوئی کام ضرر نکریگا ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ مَنْ جَهَّزَ

قسم کھائی تھی کہ اس بات پر ثابت رہیں مگر اس بات کے سوا اور کوئی بات بہتر معلوم ہو تو چاہیئے
کہ توڑ ڈالے اپنی قسم کو اور کفارہ دے قسم کا اور کرے اسکو جو بہتر ہے **ف** حضرت کی بی بی ام سلمہ نے
قسم کھائی کہ میں اپنے غلام کو آزاد کروں گی بسبب اسی قسم کھانے کے کتا نہیں حضرت سے
کہا کہ یا رسول اللہ مجھے اس قسم کی بھی تدبیر ہو سکتی ہے سو حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھا کر پھر
وہ پسند کرتا ہو دوسرے امر اس بات کو کرے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم
کے نزدیک کفارہ دینا لازم ہوا اسکے بعد چاہئے **ق** ابو ہریرۃ عن النبی قال من حلف فقال فی
حلفہ باللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کہ لات و عزی کی قسم کھاوے تو چاہئے کہ اسکے
بعد لا الہ الا اللہ کہے **ف** لات عزی دو بت تھے عرب کے کہ کافر انکی قسمیں کھاتے
تھے جب لوگ مسلمان ہوئے تو بسبب عادت کے بعضے لوگ بھول کر انکی قسم
کھا جاتے تو حضرت نے انکا علاج یہ بتلایا کہ کلمہ پڑھ لیا کریں تاکہ کفر کا اثر دور ہو جاوے
ق ابن عمر وابو ہریرۃ من حمل علینا السلاح فلیس منا بخاری اور مسلم میں ابن عمر
اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہم پر ہتھیار اٹھاوے وہ ہم میں سے نہیں **ف**
یعنی جو مسلمان پر ہتھیار اٹھاوے وہ کامل مسلمان نہیں **م** جابر من خاف ان لا یقوم من آخر
اللیل فلیوتر اولہ ومن طمع ان یقوم آخرہ فلیوتر آخر اللیل
فان صلوۃ آخر اللیل مشہودۃ وذلک افضل مسلم میں جابر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ڈرے کہ پچھلی رات کو نہ اٹھ سکے گا تو اسکو چاہئے کہ اول رات
عشا کے ساتھ وتر پڑھے اور جسکو پچھلی رات اٹھنے کا گمان ہو وہ وتر کو پچھلی رات میں پڑھے اس واسطے کہ
پچھلی رات کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور پچھلی رات کی نماز سب سے بہتر ہے **م** ابی ہریرۃ من خرج
من الطاعۃ وفارق الجماعۃ فمات مات میتۃ جاہلیۃ ومن قاتل تحت رایۃ
عمیۃ یغضب لعصبۃ او یدعو الی عصبۃ او ینصر عصبۃ فقتل فقتلۃ جا

ومن خرج علی امتی یضرب برها وفاجرها ولا یتحاشٰی من مؤمنها ولا یفی لذی عهد عهدها
فلیس منی ولست منه مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو امام کی اطاعت سے نکل
جاوے اور مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑ دے پھر وہ مر گیا تو مرے گا موت جاہلیت کی اور جو ایسا اندھا دھند جھنڈے کے
نیچے لڑے جو اپنی قوم کے واسطے غصہ ہو ایسے لوگوں کو ادھر بلاتا ہو اور اسی کے واسطے مدد کی تو
مارا جاوے اسیواسطے پھر وہ اسی حالت میں مارا گیا تو اسکا قتل بطور کفر ہوا اور جو میری
امت کے سے نیک و بد کو مارتا ہوا نکلا اپنے نیک و بد کو نہ چھوڑا نہ قول والوں سے
بچے مطیع الاسلام لوگوں سے قول پورا کیا تو وہ میرا نہیں اسکا **ف** ابو هریرة من دخل
دار ابی سفیان فهو امن ومن القی السلاح فهو امن ومن اغلق بابه فهو امن قال لما
فتح مكة بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ جو
ابوسفیان کے گھر میں گھسا وہ پناہ میں ہے اور جس نے ہتھیار پھینک دیئے وہ پناہ میں ہے اور جس نے
اپنا دروازہ بند کرلیا وہ پناہ میں ہے **ف** جب حضرت دس ہزار کا لشکر لیکر مکہ فتح کرنیکو چڑھ گئے
تو مکہ فتح ہونے سے پہلے حضرت عباس کے وسیلہ سے ابوسفیان راہ میں مسلمان
ہو لیے حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان ایسا آدمی ہے کہ بڑائی چاہتا ہے کچھ
ایسا کیجئے کہ مکے میں اسکا نام ہو جاوے تب حضرت نے مکے میں یہ فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر میں
گھسا وہ پناہ میں ہے عن ابی هریرة من دعا الی هدی كان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ینقص
ذلك من اجورهم شيئا ومن دعا الى ضلالة كان عليه من الاثم مثل آثام من
تبعه لا ینقص ذلك من آثامهم شيئا مسلم میں روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خلق کو نیک
کام کی طرف بلاویگا تو اسکو ثواب ملیگا برابر انکے ثواب کے جو نیک کام میں اسکے تابع ہونگے اور تابع والیکے
ثواب کرنیوالیکے ثواب کو نہ گھٹاویگا یعنے دونوں کو پورا ثواب ملیگا یہ نہ ہوگا کہ کچھ تابع والیکے
بلکہ کرنیوالے کو اور جو گمراہی کی طرف لوگوں کو بلاوے تو اسپر اتنا گناہ ہوگا جتنا اسکے کہنا ماننے والوں
کو ہوگا گمراہ کرنیوالیکا گناہ کرنیوالیکے گناہ کو نہیں گھٹاویگا یعنے دونوں کو برابر پورا گناہ ہوگا و عن ابی

جَنَّۃِ بن عمرو الانصاری مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِہٖ مسلم مین ابو مسعود انصاری سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بات نیک کسیکو بتلاویگا تو اسکو کرنے والیکے برابر ثواب ملیگا ف مثلاً ایک شخص نے
کسیکو نماز سکھا دی تب جسقدر نماز پڑھے یا جائیگا اتنا ثواب پڑھنے والیکو ہوگا اور بتانیوالیکو ہوگا
یا کسی محتاج کو کوئی شفارش کیطرح کہین دلا دے تو جتنا ثواب دینے والیکو ہوگا اوتنا شفارش کرنے والیکو
اسیطرح سب نیک کام وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ رَاٰی مِنْ اَمِیْرِہٖ شَیْئًا یَکْرَھُہٗ فَلْیَصْبِرْ فَاِنَّہٗ مَنْ فَارَقَ
الْجَمَاعَۃَ شِبْرًا فَمَاتَ فَمِیْتَتُہٗ جَاھِلِیَّۃٌ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے
حاکم سے کوئی بری بات دیکھے تو اسپر صبر کرے سو جہت یہ بات ہے کہ جو جماعت کو چھوڑیگا اور مریگا تو
اُسکی موت بطور کفر کی ف یعنے جس سردار کے ساتھ امت کی بیعت ہو تو اسکے ظلم اور بری باتون
صبر کرنا چاہئے اسلام کی ترقی اسکے پر موقوف ہے اسمین پھوٹ ڈالنا فروغ کا کام ہے مسلمانون کو ہرگز
درست نہیں وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ رُؤْیَا فَلْیَقُصَّھَا اُعَبِّرُھَا لَہٗ کَانَ یَقُوْلُ لِاَصْحَابِہٖ
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم لوگون میں
جسنے خواب دیکھا ہو سو بیان کرے مین اسکی تعبیر کہون وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا
فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ
الْاِیْمَانِ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون میں سے بری بات خلاف شرع
کو دیکھے تو چاہئے کہ اسکو اپنے ہاتھ سے بگاڑ دے اور جو ہاتھ سے بگاڑ دینے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو
زبان سے اسکی برائی لوگون کے روبرو بیان کرے اور جو زبان سے بھی نہ کہہ سکے تو اسکو دل مین برا جانے
اور دل مین برا جاننا بہت بوداپن ہے ایمان کا ف یعنے خلاف شرع کام کو اگر دل مین بھی برا نجانے
تو اسمین کچھ بھی ایمان نہیں ف ایکبار مروان نے اپنی حکومت مین خطبہ عید کی نماز سے پہلے پڑھا تو ایک شخص نے اس
سے کہا کہ تو بدعت کرتا ہے خطبے کو نماز سے پہلے پڑھتا ہے اسنے کہا کہ اب جو ہوا سو ہوا آگے مکرر دیکھ
تو ابو سعید صحابی نے کہا کہ اس نے اس حدیث پر عمل کیا جو مین نے حضرت سے سنی ہے جو خلاف شرع بات کو دیکھے
تو اسکو منع کرے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سب مسلمانون پر بقدر قدرت فرض ہے کہ خلاف شرع بات

ست لوگوں کو منع کریں خواہ ہاتھ سے خواہ زبان سے خواہ دل سے بعضے علماء نے کہا ہی کہ ہاتھ سے
روکنا حاکموں کا کام ہی زبان سے عالموں کا دل سے عوام خلقت کا خ اَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو
قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ بخاری میں ابو سعید اور قتادہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجھکو خواب میں دیکھا اسنے سچ مچ دیکھا ف
یعنے اسکو واہی تباہی خواب نسمجھے اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا ق اَبُو هُرَيْرَةَ
مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ أَوْ كَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ
بِي بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجھکو خواب میں دیکھا
تو وہ مجھکو جاگتے دیکھیگا یا اسنے مجھکو جیسے جاگتے دیکھا شیطان میری صورت نہیں بن سکتا ف
اس حدیث کے راوی کو اسمیں شک ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو جاگتے میں دیکھیگا
یا یہ فرمایا کہ جیسے اسنے جاگتے دیکھا جاگتے میں دیکھیگا اسکے دو معنے ایک یہ کہ قیامت میں
دیکھیگا دوسرے یہ کہ یہ بات حضرت کی زندگی تک تھی اب نہیں ق اَبُو هُرَيْرَةَ
مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي خ لَا يَتَمَثَّلُ فِي
صُورَتِي بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجھکو خواب میں
دیکھا تو بیشک اسنے دیکھا اسواسطے کہ شیطان مجھ سا نہیں بن سکتا اور صرف بخاری میں یوں ہے
کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا ف حضرت کو خواب میں دیکھنا اسیطرح اور سچ ہی انکا سچ ہونا
اسمیں کچھ شبہ نہیں مُ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ
مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ مسلم میں روایت ہی سہل بن حنیف
سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے شہادت مانگیگا سچے دل سے تو اللہ تعالے اسکو
شہیدوں کی مرتبوں پر پہنچاویگا اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرا ہو ف اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ ہر کام میں سچی نیت کو دخل ہے مُ اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ
تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ سو لوگوں سے مانگا کہ جمع کرینگے سے اور مالدار جو سبکو دیتے تو وہ مال اسکے حق میں حکم رہان
ہیں دوزخ کی حاجت سنگاریاں کم کرے یا بہت **ف** مانگنے میں سوال کرتا رہے جب
جمع کرنے واسطے ہیں **م** صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ مَنْ سَأَلَ عَرَّافًا لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ
أَرْبَعِينَ لَيْلَةً مسلم میں روایت ہے صفیہ ابی عبید کی بیٹی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی
یا فال دیکھنے والے سے کچھ بات پوچھے تو اسکی نماز چالیس رات تک مقبول نہو گی **ف**
غیب کی بات خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا جیسے نجومی یا رمال یا سگون لے یا فال والے
سے کچھ پوچھنا اسکے ایمان میں خلل ہے **م** أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ سَبَّحَ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَ
ثَلٰثِينَ وَحَمِدَ اللهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَكَبَّرَ اللهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَقَالَ
تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ غُفِرَتْ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے اور تینتیس ۳۳ بار اللہ اکبر
کہے یہ ننانوے بار ہوئے پھر ایک بار سو پورا کرنے کو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
وھو علی کل شیء قدیر تو اسکے گناہ بخشے جاوینگے اگرچہ سمندر کے جھاگ برابر ہوں **م** أَنَسٌ مَنْ أَحَبَّ
أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا جسکو خوش لگے یہ بات کہ اسکی روزی کشادہ ہو اور زندگانی اسکی دراز ہو تو چاہیے
قرابتی لوگوں کی خبرگیری کرے **ف** طول عمر کا یہ مطلب کہ نیک نام مدت تک رہے یا
اسکی نیک اولاد ہو کہ اسکے واسطے دعا مغفرت کرے اسکی یا اسکو ثواب بھیجا دے مراد
خبرداری خبرگیری اسکے دو طریق ہیں یعنے اگر محتاج ہیں تو انکی کھانے کپڑے کی خبر لے اور اگر
محتاج نہیں تو اور طرح سلوک کرتا رہے جیسے دعا کرے محبت سے ملے **م** أَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ
بْنُ رِبْعِيٍّ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ
عَنْهُ مسلم میں ابو قتادہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکو بھلا معلوم ہو کہ

نہ ڈالے اسکو قیامت کی سختیوں سے نجات دیوے تو اسکو چاہیئے کہ محتاج قرضدار کو فرصت دیوے یا قرض اسکا
بہ یکبارگی کرے یا قرض معاف کر دیوے سب یا تھوڑا ف ٩٤ ابو هريرة من سره ان ينظر
الى رجل من اهل الجنة فلينظر الى هذا قال رجل قال دلني على عمل اذا عملته دخلت
الجنة قال تعبد الله لا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة المكتوبة وتؤدي الزكوة
المفروضة وتصوم رمضان فقال والذي نفسي بيده لا ازيد على
هذا شيئا ابدا ولا انقص منه بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو
خوش ہووے چاہیے بہشتی مرد کو دیکھنا تو اسکو دیکھے یہ بات حضرت نے ایک مرد کے حق میں
فرمائی جسنے کہا تھا یا رسول اللہ مجھکو وہ کام بتلائیے جسکے کرنے سے میں بہشت میں جاؤں حضرت نے
فرمایا کہ تو اللہ کی بندگی کر کسیکو اسکا شریک مت ٹہرا اور نماز فرض پڑہا کر اور فرض زکوٰۃ دیا
کر اور رمضان کے روزے رکھا کر پھر اسنے یہ کہا اس پاک ذات کی قسم جسکے قابو میں میری جان
ہے کہ اپنی طرف سے فرض پر بڑہا کر اسپر کچھ نہ بڑہاؤنگا نہ گھٹاؤنگا ف اس حدیث میں حج
کا ذکر نہیں فرمایا تو اس شخص پر حج فرض نہ ہوگا یا اس سبب کہ حج عمر بہر میں ایک بار فرض ہوتا ہے
نماز روزہ اور زکوٰۃ ہمیشہ فرض ہے ح ٩٥ ابوداؤد ابو هريرة من سلك طريقا يلتمس فيه
علما سهل الله له به طريقا الى الجنة بخاری میں ابوداؤد اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا جو راہ چلا علم دین کے سیکھنے کو خدا اسکی برکت سے بہشت کی
راہ آسان کر دیگا ف بہشت کی بشارت ہے طالب علم اور دین دار عالموں کے
حق میں علم دین تفسیر حدیث فقہ ہے اور جو علم کہ تفسیر اور حدیث میں کام آوے جیسے
علم صرف نحو فصاحت بلاغت وہ بھی علم دین میں داخل ہے جو بہت خالص ہو ٩٦ م سلمة
بن الاكوع من سل علينا السيف فليس منا مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہمپر تلوار کھینچے یعنے مسلمانوں پر وہ ہمارے طریقہ پر نہیں ٩٧ م
ابو هريرة من سمع رجلا ينشد ضالة في المسجد فليقل لا ردها الله اليك فان

حدیث ۔ لذا اسلام میں رواج ہے اسے کہ حضرت نے فرمایا جو سے کہ سکو کم ہوئی حسنہ
سو میں لاس کتابی ان سے لوں کے کہ بعد کرے بڑی خیر مجھکو ملے سعید میں اسو سیطے
سن بس کہ گئے حسنہ کو سہی پاس رکھے ف سے سعید عبادت کو واسطے میں ماکے
لامن کے لیے سن قدیر من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بہا
من بعدہ من غیر ان ینقص من اجورھم شیء ومن سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ کان
علیہ وزرھا ووزر من عمل بہا من بعدہ من غیر ان ینقص من اوزارھم شیء رواہ مسلم ترجمہ
دستا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نکلے اسلام میں مجھے صفتیں کی تو سکو ثواب اسکی
جو اسکے بعد اس طریقے کو کرتے جاویں گے انکا ثواب بھی اسکو ملیگا اور انکے ثواب میں کمی نہ ہوگی
کچھ کمی نہ ہوگی اور جو کوئی بری طرح ڈالے اسلام میں راہ تو اسکا گناہ بھی اسپر ہوگا اور
اسکا گناہ ہوگا جو اسکے بعد اس پر چلیں گے انکے گناہ میں کمی نہ ہوگی کچھ ف
حدیث سے یہ کہ ایک گناہوں سے کچھ لیے دونوں کو ملیگا علیحدہ علیحدہ ثواب ہوگا ف
حضرت مسجد میں بیٹھے کہ کچھ محتاج لوگ آئے حضرت نے لوگوں سے کچھ انکے دے
کو فرمایا تو پہلے حضرت عمر نے ایک صحابی تھے وہ بیٹھے پھر دو ایک
واسطے لائے پھر لوگوں نے لا کر ڈالے کہ ڈھیر ہو گیا کوئی کچھ کوئی کچھ غرض محتاجوں
کا کام پورا ہو گیا تب حضرت نے فرمایا کہ جس نے نکالی ہے دو برابر ثواب ہیں اسے
کرنا اور جو ہیں وہ صاحب جو قدیم کام کرتے ہیں کہ جس کی رسم میں جو بلیٰ دے
نے تشویق کوئی جو دیگا اسکو ثواب تو اس سے چیز جو کہ کچھ ہوئی حضرت
کے فرمانے سے مسلم ہوئی اور حضرت عمر سے مروی ہے کہ کالی و ضعیف
انسکا ہیں کہ مسائل میں کچھ اصل نہیں ہے اسکو لوگ اسے دل میں اچھا
سمجھ کر رواج دیں اور اس حدیث کو اسے نکالی بدعت پر دلیل پکڑیں قُلْ یٰاَیُّہَا
مَنْ سَنَّ تَلْکَ مَنْ وَمَنْ سَنَّ فَلَمْ بَطَرٌ سے قوم تا اسکو دا ع سلم میں

الله عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عاشورے کے دن یعنے محرم کی
دسویں تاریخ کو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے **ف** اول عاشورے کا روزہ فرض
تھا جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورے کا مستحب ہے حدیث میں آیا ہے کہ
اسکے روزے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں **ق** ابن عمر من شرب
الخمر فی الدنیا ثم لم یتب منها حرمها فی الآخرة بخاری میں عبد اللہ بن عمرؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو دنیا میں شراب پیئے گا اور بدون توبہ کئے
مرجاویگا وہ آخرت میں بہشت کی شراب سے بے نصیب ہوگا **م** ابو سعید من شرب النبیذ منکم
فلیشربه زبیبا فردا او تمرا فردا او بسرا فردا مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ جو تم لوگوں میں کوئی شیرہ پیئے تو چاہئے اکیلی چیز کا پیئے خواہ صرف منقے کا خواہ
صرف پکے کھجور کا خواہ فقط گدر کھجور کا **ف** عرب کا دستور تھا کہ کھجور کو چور کرکے بھگو رکھتے
اس کا شیرہ پیتے اسی کا نام نبیذ ہے سو حضرتؐ نے دو چیزوں کے ملا لینے سے منع کیا اسواسطے
کہ دو کے ملنے سے نشہ جلد ہو جاتا ہے بعضے علما کہتے ہیں کہ مکروہ ہے اور امام اعظم کے
نزدیک حلال اور اگر نشہ کرے تو حرام ہے **ق** ام سلمة من شرب فی اناء من ذهب او فضة
فانما یجرجر فی بطنه نارا من جهنم مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ جس نے سونے چاندی کے برتن میں پیا اس نے اپنے پیٹ میں غٹ غٹ کرکے دوزخ کی آگ
پی **ف** چاندی سونے کا زیور عورت کو درست ہے مرد کو نہیں اگرچہ لڑکا ہو پر چاندی سونے
کے برتن میں کھانا پینا عورت مرد دونوں پر حرام ہے **ق** ابو هريرة من شهد الجنازة
حتی یصلی علیها فله قیراط ومن شهدها حتی تدفن فله قیراطان قیل
وما القیراطان قال مثل الجبلین العظیمین بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ جو جنازے پر آیا یہاں تک کہ نماز اس پر پڑھے تو اسکو قیراط
بھر ثواب ہے اور جو حاضر رہا یہاں تک کہ دفن ہو چکا تو اسکو دو قیراط بھر ثواب ہے

اگرن سے پوچھا یا حضرت دو دیرانا کیسے شرے مرا تاکہ دوزخ ہے پہارکے مرا مرقد عبادة بن الصامت
من شہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار رسلم میں عبادہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو گواہی دے اس بات کی کہ سوا اسکے سدا لیکے کوئی لائق
کے نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے اللہ کا تو اللہ نے اسپر دوزخ حرام کی عن
عبادة بن الصامت شہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا
عبدہ ورسولہ وان عیسیٰ عبد اللہ ورسولہ وکلمتہ القاہا الی مریم و
روح منہ والجنة حق والنار حق ادخلہ اللہ الجنة علی ما کان من العمل
بخاری اور مسلم میں عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے
اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہیں اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں اور
گواہی دے کہ محمد بندہ ہے اسکا بھیجا ہوا ہے اور گواہی دے کہ عیسیٰ اللہ کا بندہ ہے اور اسکا بھیجا ہوا ہے اور اللہ کی
بات ہے جسے ڈالی مریم کی طرف اور ہیں روح اسکی طرف سے یعنی صرف حکم خدا سے پیدا ہوا اسکا کوئی باپ نہیں اور نبی
بندگی اسکی اور گواہی دے کہ بہشت اور دوزخ سچ ہے تو داخل کریگا اسکو بہشت میں پیچھے اسکے
جیسے کہ کام ہوں ف یعنی حاصل ہے کہ عقیدہ قرآن اور حدیث کے موافق درست ہو
ہو حضرت عیسیٰ کی بابت کلام نہیں کی ہوں اور وہی لعل کہ رب کرم سے یا حضرت کی شفاعت سے
سکے گناہ معاف کر دے خواہ عذاب کرے دوزخ میں مگر آخر کو بہشت میں جاوے سلامت
دوزخ میں ہمیشہ نہ رہیگا اور اسکو ثواب بھی ملیگا برکت سے عن ابی ہریرة وعن ابی ایوب من صام
رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدھر مسلم میں ابو ہریرہ سے
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے رمضان کے روزے رکھے پھر پیچھے اسکے چھ روزے شوال کے
رکھے تو گویا برس بھر کے روزے رکھے ف سبب اسکا
یہ ہے کہ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں اور شرع میں ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو
چھتیس کو دس گنا کریں تو تین سو ساٹھ ہوتے ہیں ف عن ابی سعید من صام

يوماً في سبيل الله باعد الله وجهه عن النار سبعين خريفاً بخاري اور مسلم نے نقل کی
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ میں یعنے جہاد اور حج میں ایک روزہ رکھیگا خدا اسکو
دوزخ سے ستر برس کی راہ دور ڈالیگا **ق** أبو موسى مَن صَلّى البَردَينِ دَخَلَ الجَنّةَ بخاری
مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دونوں ٹھنڈے وقت یعنے فجر اور عصر
کی نماز پڑھیگا وہ بہشت میں جائیگا **ف** فجر کو ہمیشہ غالب ہوتی ہے عصر کو خرید و فروخت اور دنیا کے
بہت کام لگے رہتے ہیں تو اسواسطے ان نمازوں کا زیادہ تر ثواب ہے اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا
کہ انکے سوا سب اور نماز کی حاجت نہیں اسواسطے کہ جب آدمی ایسے سخت وقت کی نماز پڑھیگا تو
آسان وقتوں کی خواہ مخواہ ہی پڑھیگا **ق** عثمان مَن صَلّى العِشاءَ في جَماعةٍ فكأنّما قامَ نِصفَ
اللّيلِ ومَن صَلّى الصُّبحَ في جَماعةٍ فكأنّما صَلّى اللّيلَ كُلَّه مسلم میں حضرت عثمان سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی تو اسنے جیسے آدھی رات تہجد کی
نماز پڑھی اور جسنے صبح کی نماز جماعت میں پڑھی تو اسنے جیسے تمام رات تہجد کی نماز پڑھی **ف** روایت
ہے کہ حضرت ایکبار شب بیداری اور نماز تہجد کی خوبیاں فرماتے تھے اسمیں بعضے لوگوں نے کہا کہ
یا رسول اللہ ہم محنتی لوگ تمام دن بھر محنت مزدوری کرتے ہیں ہم سے نہیں ہوسکتا کہ ہم شب بیداری کریں
تو حضرت نے انکے حق میں یہ حدیث فرمائی **ق** جُندُبُ بنُ عبدِ اللهِ مَن صَلّى صَلاةَ الصُّبحِ
فَهوَ في ذِمّةِ اللهِ فلا يَطلُبَنّكُمُ اللهُ مِن ذِمّتِه بشيءٍ فإنّه مَن يَطلُبْه مِن ذِمّتِه بشيءٍ
يُدرِكْه ثُمّ يَكُبَّه على وَجهِه في نارِ جَهنّمَ مسلم میں جندب بن عبد اللہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح کی نماز پڑھی وہ خدا کی امان میں آگیا سو کہیں
ایسا ہو کہ خدا تمکو ڈھونڈھے کسی باتمیں اپنی امان کے سبب یعنے صبح کی نماز کیطرح تجھ پر
وہ خدا کے امان میں ہی سو جس کسی کو خدا اپنی پناہ دینے کے سبب ڈھونڈھتا ہے پکڑ
لیتا ہے یعنے اسکا گنہگار کسیطرح بچ نہیں سکتا پھر اسکو اوندھا منہ کیے بل دوزخ میں ڈال
دیتا ہے **ف** یعنے صبح نیند اور غفلت کا وقت ہے تو اسوقت اٹھکر نماز پڑھنا دلیل ہے

سے کہ تیرے امام کی سواسطے حدیث جسکو سنے چاہیں لاؤ اور اسکے ساتھ یہ وہ شے والاکد
دونوں کا وہی کہ اقرأ ابو ہریرہ من صلّی صلاۃ لم یقرأ فیہا بأم القرآن فہی خداج ہی
خداج ہی خداج مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی دو مسلم
پڑھے جس میں الحمد کی سورہ نہ پڑھے سو وہ نماز ناقص ہے وہ ناقص ہے وہ ناقص ہے **ف**
ابو ہریرہ سے شاگرد ابو السائب کی لوگ کسی نے کہا کہ اگر ہم امام کے پیچھے ہوں تو الحمد کس طرح
پڑھیں تو کہا ہے دل میں پڑھ لیا کر میں نے حضرت سے سنا ہے فرماتے ہیں کہ حق
تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے نماز کو بے اور اپنے بندے کے بیچ میں آدھا آدھا بانٹ دیا ہے سو جب
کہتا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری حمد کی اور جب
کہتا ہے کہ الرحمن الرحیم تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے تعریف کی اور جب کہتا
مالک یوم الدین تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری بڑائی کی اور جب کہتا ہے کہ
ایاک نعبد وایاک نستعین تو فرماتا ہے کہ یہ میرے واسطے ہے اور بندے کے واسطے
بھی اور میرے بندے کو ملے گا سو پاوے پھر جب کہتا ہے اہدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین تو فرماتا ہے کہ
یہ خاص میرے ہی بندے کے واسطے ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا سو پاوے **ف**
امام شافعی کہتے ہیں کہ الحمد پڑھنا نماز میں فرض ہے اسی حدیث کی دلیل سے
امام عظم کی طرف سے یہ جواب ہے کہ اگر الحمد نماز میں نہ پڑھی تو نماز کے ثواب سے مار
ڈالی گئی سو جاتی ہے یہ کلام نہیں ہو سکتا ہے حق ہونا یہ دلیل تھا وجوب ہونے کی حج
ہوئی نماز کا وہ وصف نہیں ساوا لستعمل میلسا واکل دبیحا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ
وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ یعنی بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ
کرے اور ہمارا ذبیحہ کھاوے سو وہ مسلمان ہے کہ جس کے واسطے اللہ

اور اُسکے رسول کی یاد ہی سو لعنت کا قول قرار نہ توڑے و اسکی دہی امان ہین بیٹھے اسکو کچھ
تکلیف ہر دو منا کا قول شاذ ہے تو اُسکے چلو دے ہوتے کو بجیز وف یہ ہے اور انصاری
کی نماز میں رکوع نہیں قبلہ انکا ادہر ہی اور جو مسلمان کا مال کیا جاتو نہین کھانے تو جیسے
ہمارے نبا کیطرف سکرح والی نماز پڑہی وہ مسلمان کا تو یہ کہاپا ہو اُسپنے وہ باطل دین جہوڑے
وہ مسلمان ہوا اب اُسکو رنج و نیا درست نہیں خ عَنْ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ عَشْرًا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجہپر ایکبار درود بہیجیگا
تو اللہ اُسپر دس بار رحمت کریگا ف درود پڑہنے کا ثواب بے حساب ہی اور حدیث
اس حضرت نے فرمایا ہی کہ قیامت کی مصیبتوں میں جب لوگ گرفتار ہونگے تو
مین اول اسکو بخشوانگا جو مجہپر بہت درود پڑہا کیے خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ
فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایک کپڑے مین
نماز پڑہے تو اُسکو چاہئے کہ دونو کونے جدا جدا کرے یعنے اگر لنبا کپڑا ہے ایک کونٹے
سے ستر چہپا وے دوسرے کونٹے کو مونڈہوں پر ڈالے اور اگر چہوٹا کپڑا ہو تو اُسسے ستر
ہی چہپا وے اور نماز پڑہ لیوے خ اُمِّ حَبِيْبَةَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا
بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ مسلم مین حضرت ام حبیبہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
جو سنت نماز پڑہے بارہ رکعت اُسکے لئے بہشت مین گہر بنایا جائیگا ف مراد ان رکعتون
سے رات دن کے معمولی سنتین ہیں دو فجر کی چہ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی خ عِمْرَانَ
بْنِ حُصَيْنٍ مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ
وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ بخاری مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جسنے کہڑے نماز پڑہی وہ بہتر ہی اور جسنے بیٹھے پڑہی اُسکو کہڑے کا آدہا ثواب ہے
اور جسنے لیٹے نماز پڑہی اُسکو بیٹھے کا آدہا ثواب ہی ف یہ حدیث اُس بیمار کے حق مین
ہے کہ جو بیٹھے نماز فرض پڑہ سکتا ہی لیکن اگرچہ ہے تو تکلیف اُٹھا کے کہڑے بہی پڑہ

اور لیٹے نہیں پڑھتا ہی لیکن تکلیف سے بیٹھکر بھی پڑہ سکتا ہی تو ایسے بیمار
کو اوسکا ثواب ہی اور جس بیمار سے کسیطرح اتنا بیٹھا نجاوے اسکا ثواب پورا
ہی بیٹھے پڑھنے یا کھڑے اور بعضوں کے نزدیک اس حدیث سے نفل نماز مراد ہی ح
ابن عباس من صور صورة فان الله معذبه حتى ينفخ فيها الروح وليس بنافخ
فيها ابدا بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسکسی جاندار
کی تصویر بنائی خدا اوسپر عذاب کریگا یہانتک کہ وہ اوسمین جان ڈالے اور جان
ڈالنی اوسسے کبھی نہو سکیگی یعنی تو عذاب بھی موقوف نہوگا **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر بنانا بہت بڑا گناہ ہی اسواسطے کہ یہ کام خدا کا ہی تو تصویر
بنانیوالا گویا برابری خدا کی دعوی کرتا ہی دوسرا سبب یہ کہ تصویر ساز ذریعہ بت
پرستی کی لیکن درخت اور پہاڑ اور بیل بوٹا بنانا درست ہی عمر ابن عمر من ضرب
غلاما له حدا لم يأته او لطمه فان كفارته ان يعتقه مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو بے گناہ حد وہ مارے خواہ حرام
کاری کی خواہ شراب پینے کی یا اسکو طمانچہ مارے تو اسکا کفارہ یہی ہو کہ اسکو
آزاد کردے **ف** غلام کو تقصیر بے سے آزاد کرنا مستحب ہی امام
اعظم اور امام شافعی کے نزدیک فرض نہیں ۱۱۹ انس ومعاذ بن جبل من
طلب الشهادة صادقا اعطيها ولو لم تصبه مسلم میں انس اور معاذ بن
جبل سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی خدا سے شہادت کو سچے
دل سے تو اسکو شہادت کا ثواب دیا جاویگا اگرچہ اسنے شہادت نپائی **ف**
معلوم ہوا کہ نیت خالص کو دین میں بڑا دخل ہی ۱۲۰ ق سعيد بن زيد من ظلم
قيد شبر من الارض طوقه الله من سبع ارضين بخاری اور مسلم
میں سعید بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ظلم سے بالشت بھر زمین چھین

لیکا تو ف اسکے تحت میں سات طبق زمین کا طوق ڈالیگا ۱۲۱ مَنْ عَادَ مَرِيضًا
لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ مسلم میں ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو بیمار کو پوچھیگا وہ ہمیشہ بہشت کے باغیچے سے میوے چنےگا ف
بیمار کا پوچھنا مسلمان کا حق ہے حضرت کی سنت ہے لازم ہے کہ بیمار کے پاس تھوڑا
بیٹھے زیادہ اسکو نہ ستاوے اور دعاء خیر کرے جیسا آگے آوے ۱۲۲ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ
حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ هَكَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو دو لڑکیوں کو پالینے ہوں یعنی پالیگا یہاں تک کہ وہ جوانی کو
پہنچیں تو قیامت میں وہ شخص آویگا میرے ساتھ اسطرح ملا ہوا اور حضرت نے اپنی
انگلیاں ملائیں ف یعنے جیسے انگلیاں آپس میں خوب ملی ہیں کچھ فرق نہیں
ایسے ہی لڑکیوں کا پالنے والا بھی قیامت میں میرے ساتھ ملا ہوگا نہیں فصل جسنے
لڑکیوں کو پالا وہ حضرت سے ملا ۱۲۳ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ
فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو
خوشبودار گھاس یا پھول دیا جاوے تو اسکو پھیر نہ دیوے اسواسطے کہ ہلکا احسان اور
خوشبودار چیز ہے ف یعنے خوشبودار پھول کچھ بڑا احسان نہیں کہ اسکا عوض دینا مشکل ہو
یعنی لینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کیوں رد کرے ۱۲۴ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ
تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم میں عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیر لگانا سیکھے
پھر اسکو چھوڑدے وہ ہمارے راہ پر نہیں ف یعنے تیر لگانا یا ہتیار کا سیکھ لیا تو اسکا چھوڑنا گویا
ہتیار کا چھوڑنا ہے ۱۲۵ مَنْ عَمَّرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ بخاری میں حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو آباد کرے زمین کہ جسکا کوئی مالک نہیں تو وہی اسکا حقدار
ہے بعد اسکے پھر اسکا کوئی دعوی نہیں کرسکتا ہے ۱۲۶ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ
أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ کام کرے

حضرت حاکم میں ہوا و گر زوری ف اس حدیث سے نکلتا ہے کہ ہر شخص کو گرگی یعنی حسن کے
امام بن حضرت کا سکم موجود وکھلا ہو یعنی وہ مرد ادر مسلمان محمد بن کو بس ہی جانے
وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احسن احدکم اسلامہ فکل حسنۃ
بخاری میں مسلم میں ابوہریرہ سے ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان کو مسجد میں ناکر تو
کے سطے مہانی مسار کرکے ہست میں من سلم فکان سنۃ ابو ہریرۃ عن کتابی
میں سلمین بعد من عراد ابو ہریرہ سے ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان
سے دعا ما ہی کریگا او مسلمانوں میں من شب ایک احسن حضرت ا میں گئے ایک کھوں کے
وعیرہ میں امام لا ہو رکھیں لا ہیں سا پوچھا اسنے کہا یا حضرت مانی ہیں سنگ
حضرت نے فرمایا کہ ایسے کھوں وہر کوں سے کرکے سب لوگ سیکھے بر حضرت نے حدیث
کر جو دعا مانگیں کرے سو کھا د وہ مسلمان میں قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحمو کما
و فی اهل بیتہ مال الدمسلم میں معد بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کی حضرکی
ساتی ہی تو سے اسکے بو ولیکے او مال جس کا ہو او ابو ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من کو بطال اللہ تاج اسمعہ کر شی کرب یوم القیامۃ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی مسلمان کی مشکل آسان کرے یا اس کی سکوں سے تو اللہ اسکی
مشکل آسان کردیگا قیامت کی سکوں سے فی ابو موسی الاشعری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کانت ایدی العلما جوت یسل اللہ لحمای اسلمین لو مو مشعری سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو سواسطے لڑے کہ حد کا قول بالا ہو وہ دعا کہ مارے فی
یک دی نے حضرت سے پوچھا کہ لوگ مال کے سطے لڑتے ہیں نام کے واسطے لڑتے ہیں
کے واسطے لڑتے ہیں جو ہیں سب سے حد کی راہ کو لڑنے والا کون ہے سو حضرت نے فرمایا کہ
جسکی بہت ہو کہ اللہ کی بات بالا ہو وہ اسکی راہ میں ہے عن ابو ہریرۃ عن قال ان
حضرت ہیں کو بسی ہیں شے سے گذرے بخاری میں روایت ابو ہریرہ سے ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

الد ہوگئے ہیں بہتر ہوں یونس پیغمبر سے وہ تو جھوٹا ہی ف اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک
یہ کہ جو شخص اپنے تئیں حضرت یونس پیغمبر سا بلکہ بہتر یوں سمجھے کہ حضرت یونس قوم کی تکلیف
پیغمبر پر صبر کر سکے اور بے حکم خدا کے وہان سے چلے گئے اور مچھلی کے پیٹ میں قید ہوئے میں اُنسے
صبر میں بہتر ہوں تو وہ شخص جھوٹا ہی سو اسطے کہ پیغمبر سے کوئی بہتر نہیں ہو سکتا دوسرا یہ مطلب
یہ حضرت کو یونس سے بہتر کہو حالانکہ ہمارے حضرت سب پیغمبران سے افضل ہیں سو اسکو حضرت نے از راہ
انکسار منع کیا یا حضرت نے اس بات سے ڈر کے ہمارا نادان لوگ مجھکو فضیلت دیتے دیتے کہیں یونس کو برا نہ
کہنے لگیں تو کافر ہو جاویں جیسے یہودیوں نے حضرت موسی کی بڑائیاں کرتے کرتے حضرت
عیسی کو برا کہا اور کافر ہو گئے ۳۳ عن سعد بن ابی وقاص عن من قال حين يسمع المؤذن وانا اشهد
ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله رضيت بالله ربا و
بمحمد رسولا وبالاسلام دينا غفر له ذنبه مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو موذن کی آواز سنکر یوں کہے کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ سوا خدا کے کوئی لائق بندگی
کے نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں اور محمد اللہ کے بندے ہیں اور اسکے رسول ہیں راضی ہوں
اللہ کی مالکی اور محمد کی پیغمبری سے اور مسلمانی کے دین سے تو اسکے گناہ بخشے جائیں گے خ جابر عن
قال من قال حين يسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة ات محمدا
ن الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاما محمودا ن الذي وعدته حلت له شفاعتي
يوم القيامة بخاری میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا اللهم
وعدته تک پڑھے تو اسکو قیامت میں میری شفاعت پہنچیگی یعنے حضرت اسکو بخشوا دینگے اس
دعا کے یہ معنی کہ اے خدا اس پوری پکار اور سدا رہنے والی نماز کی صاحب یعنے محمد کو وسیلہ
اور بڑائی پہنچا اسکو ستھرا ہی مکان پر جسکا تو نے اس سے وعدہ کیا ہے پوری پکار یعنے اذان کی
تاثیر میں پوری ہے سدا رہنے والی نماز یعنے قیامت تک اسکا حکم موقوف نہوگا وسیلہ بہشت میں
بہشت ایک عمدہ مکان ہے کہ وہ خاص حضرت کے واسطے ہے مقام محمود یعنے شفاعت کی جگہ

سب بیان کے معنوں میں ٹوک کر نہیں سکتے سب عمر جو سب دیکھے کسی کی سعی تعمیل کر سکیں
گے موت تک ہمارے حضرت دیر تک جس کے سامنے قدس جائیں گے پھر لوگوں کو سامنے کھڑا
سلام مسلم میں ہے فی ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم من قال حین یصبح وحین یمسی سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ
لم یات احد یوم القیامۃ بافضل مما جاء بہ الا احد قال مثل ما قال او زاد علیہ کہا ہو
مسلم میں ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح و شام سبحان اللہ وبحمدہ سو بار پڑھا کرے گا
تو قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عبادت نہ لائیگا مگر وہی شخص جو برابر اس کے یا اس سے زیادہ
کرے اس لیے کہ یہ پڑھے اور لیکن یہ ہی جس نے سبحان اللہ وبحمدہ سو بار یا زیادہ پڑھا ہوگا
کہ سوائے اس کے کوئی اس کے برابر نہیں سبحان اللہ کہا مگر جس نے سبحان اللہ وبحمدہ کے برابر پڑھا ہوگا
ابی ایوب الانصاری من قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
وھو علی کل شیء قدیر عشر مرار کان کمن اعتق اربعۃ انفس من ولد اسمعیل بخاری
اور مسلم میں ابو ایوب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ سے قدیر تک دس بار
پڑھا کرے تو اس کو ایسا ثواب ہوگا جیسے چار غلام حضرت اسمعیل کی اولاد سے آزاد کیے یعنی
ایسے چار غلام آزاد کیے جو عرب کی نسل سے ہوں گے اور کسی عجمی کو ایسا شرف نہیں اسی کو
اوتنا ہی درجہ ہوگا جیسے کسی نے حضرت اسمعیل کی اولاد سے آزاد کیے
اولے میں تو سب ہی لیکن حضرت اسمعیل کی اولاد سب میں سے افضل ہی تو گئے اور عرب
میں دولت ہی حضرت سے یہ توحید کی وسیلے اور حضرت اسمعیل کی اولاد
فرمائی کہ بیشک ثواب ہوگی ابی ہریرہ من قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ
الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر فی یوم مائۃ مرۃ کانت لہ عدل عشر رقاب
وکتب لہ مائۃ حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ سیئۃ وکانت لہ حرزا من الشیطان
یومہ ذلک حتی یمسی ولم یات احد بافضل مما جاء بہ الا احد عمل اکثر منہ
ومن قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ حطت خطایاہ وان کا

فَضْلُ ذِكْرِ الْجَنَّةِ بخاری نے اور مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی شخص ہر روز سو بار پڑھے تو اسکو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملیگا اور سو نیکیاں اسکے نامے لکھے جاوینگے اور سو برائیاں اسکی مٹائی جاوینگی اور اسدن شام تک اسکو شیطان سے پناہ رہیگی اور اُس سے بہتر کوئی نہیں مگر جسنے اُس سے زیادہ پڑھا اور جو سبحان اللہ وبحمدہ کو ایک دن میں سو بار پڑھا کریگا اُسکے گناہ مٹ جاوینگے اگرچہ سمندر کے جھاگ برابر ہوں ف یعنے اگرچہ بہت ہوں سوائے ہو گئے طارق بن اشیم مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ مسلم نے طارق بن اشیم سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے زبان سے لا الہ الا اللہ کہا اور جو چیز کہ سوائے خدا کے پوجی جاتی ہو وہ خواہ بت ہو یا پتھر انکا انکار کرے تو اسکا مال اور خون حرام ہی اور اُسکا حساب اللہ پر ہے ف یعنے جو مسلمان ہوا اسکا جان اور مال بچ گیا اور اگر اُسنے مکر کیا ہو کہ اپنے بچنے کے واسطے تو خدا اُسکے سچے دل کا حال دریافت کرنا ہمارا کام نہیں ہمکو ظاہر کا حکم ہی لا الہ الا اللہ پر اسلام ثابت ہی حضرت کے وقت جو لا الہ الا اللہ کہتا وہ محمد رسول اللہ بھی کہتا تھا سب ضروریات دین کو مانتا تھا اور یہ اس حدیث کا مطلب نہیں کہ جو صرف لا الہ الا اللہ کہے وہ مسلمان ہی خواہ حضرت کو اور دیانت کو لیمرے یا مانے وہ سب بیٹھے ہاں اسکا نام ہی کہ دین کی سب ضروریات کو مانے اگر ایک بات کا بھی منکر ہو تو کافر ہی ح ابوہریرہ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہی جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کی راتوں میں نماز پڑھیگا خواہ تراویح خواہ اور نماز تو اسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے ح ابوہریرہ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَرِوَايَةُ الْاَوَّلِ الشَّيْخَيْنِ

الغرض ہیکہ مشکوٰۃ میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ایمان اور ثواب کے واسطے شب
قدر میں جاگیگا اور نماز پڑھیگا تو اُسکے اگلے گناہ معاف ہوجاوینگے اور جو ایمان سے اور ثواب
کے واسطے رمضان کے روزے رکھیگا تو اُسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے اور اعلیٰ ہے جسکی کتاب
تخریج بعیف سی اس حدیث میں من قام لیلۃ القدر کی جگہ من صوم لیلۃ
القدر کو روایت کیا ہے لیکن مطلب دونوں کا ایک ہے صرف لفظ کا فرق ہے اللّٰہم ارزقنا
مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جو اپنے مال کے بچانے کے سبب مارا جاوے تو وہ شہید ہے **ف** یہہ حدیث
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ کی روایت سے بھی صحیح سلام کی علامت سے ہے اور ابوہریرہ
کا مطلب اسکی روایت کی بابت خطابی کی کتاب کی مصابیح میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ
حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی میرا مال چھینے تو میں کیا کروں حضرت
نے فرمایا کہ اپنے مال کو مت دے پھر اُسنے کہا اگر وہ پیکار کرے اور لڑے حضرتؐ نے
فرمایا کہ تو بھی اُس سے لڑ پھر اُسنے کہا بھلا اگر وہ مجھے مار ڈالے حضرتؐ نے فرمایا
کہ تو شہید ہوگا پھر اُسنے کہا کہ اگر میں اُسکو مار ڈالوں حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ ظالم
ہے اور میں پھر اُسکو حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی کہ جو اپنے مال بچانیکے سبب
مارا جاوے وہ شہید ہے قال ابوہریرہ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ
مَاتَ فِی الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِیْدٌ مسلم میں ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ میں یعنی جہاد میں مارا گیا وہ شہید ہے اور جو خدا کی
راہ یعنی جہاد یا حج میں یوں ہی مر گیا وہ شہید ہے اور جو وبا میں مر گیا وہ بھی شہید ہے اور جو
بیماری پیٹ سے مر گیا یعنی اسہال کی بیماری سے تو وہ بھی شہید ہے اور جو ڈوب گیا وہ بھی شہید
ہے **ف** مصابیح میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے پوچھا کہ

اپنا شہید کس کو جانتے ہو اصحاب نے عرض کی کہ جو راہ خدا میں شہید ہووے اور مارا جاوے
حضرت نے فرمایا تو تو میری امت کے شہید بہت تھوڑے ہونگے پھر حضرت نے بیان شہید
فرمائی اور دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ جو آگ سے جلے اور جس پر دیوار گر پڑے
اور جو عورت کہ لڑکا پیدا ہونے سے مر جاوے اور جو ذات الجنب یعنی پانجر کے
درد سے مرے اور جسکو سل کی بیماری ہو تو وہ بھی شہید ہے ہر چند اعلی
رتبے کا وہی شہید ہے جو خدا کی راہ میں مارا جاوے لیکن ان لوگوں کو بھی شہیدوں کی طرح
کچھ ثواب آخرت میں ملیگا اور مرتبہ بلند ہوگا لیکن انکو غسل دیا اور سارے مسائل
شہید کے درست نہیں ق وَاَبُوْ قَتَادَةَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ
بخاری اور مسلم میں ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان جہاد میں
کسی کافر کو مارے اور اسکے مارنیکے گواہ بھی ہوں تو اسکے اسباب اور ہتھیار کا مالک مارنے
والا ہی ف امام اعظم کے مذہب میں قاتل اسباب کو اسوقت پاویگا کہ جب امام
نے اسی بات کا حکم دیا ہو اور امام شافعی کے مذہب میں امام کا حکم کچھ شرط نہیں ق
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ
مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا بخاری میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قتل
کرے معاہد کو نہ پاویگا وہ جنت کی بو سونگھنا اور جنت کی خوشبو چالیس برس کے
راہ سے معلوم ہوتی ہے ف معاہد اور ذمی اس کافر کو کہتے ہیں جو مطیع اسلام ہو اور
امام نے اسکو پناہ دی ہو اسکا قتل کرنا بڑا گناہ ہے قول کا توڑنا کسی طرح نہیں درست
ق وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي
الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الْاُوْلٰى وَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ
الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الثَّانِيَةِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو مارے گا گرگٹ کو پہلی بار میں تو اتنا اتنا ثواب ہے اور جو اسکو دوسرے

ہا نگاہ رکھو اسکا اٹھاؤ ب مگر ملی ایسے کہ او جو سحر میں ما نگا لو کمکو
اتنا اتنا او ت لکن وسط ما سے کہ ف سے دل مگر کہ ما سن را او مت ہی دوسرا
مار کم سکے مارس ما کم کر لب رہ دار حالور او سودی ہی تو جسے سود کو ما
و سیسے ایک صدث کو امر دیا او ت ما احاسے ور بخاری میں روایت ہی کہ
ے حضرت ترسم کو ست لاتشا او ت حالور گ بحاسے مے لیکن گرگ
ت کو مومک مومک مجرکا ما معا سو سطے س مرد ت کے ما لے میں لحات
فی اَوْ خَيْرَتِهِ مَن قَرَفَ سَلُوكَ وَهُوَ مِن حَمَالِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الّا اَن
تاو ما کاوان نکا ہو مسلم میں ابو ہریرہ ترو بب کہ حضرت فرمایا کہ جولے سلام کو مرا تم
الکو ویکے سب لگو ولگا او سب کے دل اسکو کوٹے گیں گے اور اگر ایسے حرم کو
ہوگی لکن گے ف ہو کیکو جرم کا عث لطاوے و مار گواہ ملا اسکے تو حاکم اسکو اشتی
کورسے اسمد و جو مالک سے علام کو عت لکو دیکا تو دنیا میں مارا ماہ انکا لکن عبت میں
کورسے کماو کا فی اَبُو مَسْعُوْدٍ سَمِعْتُ مِن بِالْاَنْصَارِیْ مَن دَخَلَ اَبَا لِحِبِّیْنِ مِن اَمرِ
سُوْرَۃُ الْقَدْرِ فِیْ لَیْلَۃٍ کَفَتَاہُ کی را مسلم میں عمر بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت
ات کو سو عصر کی رمی کی دو تین پڑھکا لیعنی اس تو سول سے اور کت تقدو کہا ہے
لیکے میں ف ایسے سوتے قرآن ترماسے ہی و برکت کا سب ہی تو جسے اس
او کاف ہی ہیکلے تم کسات کرتا ہی فی اٰکل سَبَّعَ مِنْ مَعْدُوْدٍ فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ کا
سَاَلْتُہٗ فَلْیَتُمَّ صَوْمَہٗ وَمَنْ کَانَ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْیُتِمَّ بَقِیَّۃَ یَوْمِہٖ کا ن
مسلم میں ربیع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے صبح سے روزہ رکھا ہو وہ
پورا کرے اور جسے صبح سے کھانا کہا ہو وہ روزہ داروں کی مشابہت کرے یعنی کچھ نہ کھاوے
انہیں لکھیں ما سوا نکا و روزہ رکھے ہے حضرت نے رکھنے لیے مدینہ میں حضرت آئے
تو سعورہ رکھا کیا لوگوں کو اور حدیث فرمائی یہ جسے یعنی ان کے روزے و من

سب تراویح کا روزہ فرض شمار بعضے رکھتے سنت جانکر اور بعضے ترک کرتے تھے
ابو سعید سے مَن کان اعتکف فلیرجع الی معتکفہ فانی رایت ھذہ اللیلۃ و
رایتنی اسجد فی ماءٍ و طینٍ بخاری روایت ہے ابو سعید سے کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو اعتکاف بیٹھا ہو وہ پھر آوے اپنے اعتکاف کے مقام پر سو میں نے شب قدر کو آج
دیکھا ہے اور مجھکو دکھایا ہے کہ میں سجدہ کرتا ہوں پانی اور مٹی میں یعنے شب قدر وہ رات ہے
جس میں پانی برسیگا اور میں کیچڑ میں سجدہ کرونگا ف صحیح بخاری میں اسکا ذکر اسطرح ابو سعید سے یوں
روایت ہے کہ ہم ایک سال رمضان میں شب قدر کے واسطے دسویں تاریخ سے اکیسویں
تک حضرت کے ساتھ مسجد میں اعتکاف بیٹھے تو حضرت نے بیسویں کی صبح کو فرمایا
شب قدر مجھکو معلوم ہوئی تھی سو میں بھول گیا اب پچھلے دہے میں تلاش کرو طاق راتوں میں
اور میں نے خواب میں شب قدر کو دیکھا ہے کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کرتا ہوں سو جسنے اعتکاف
کیا ہو وہ پھر مسجد میں آکر اعتکاف کرے ابو سعید کہتے ہیں کہ اسوقت آسمان پر کہیں بدلکا
ٹکڑا بھی نہ تھا پھر بدلی ہوئی اور پانی برسا کہ حضرت کی مسجد کی چھت ٹپکی پھر حضرت نے
اکیسویں کی صبح کی نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا شب قدر اکیسویں رات کو ہوئی تھی ق ابو
ہریرہ سے مَن کانت عندہ مظلمۃ لاخیہ من عرضہ او شیءٍ فلیتحللہ منہ الیوم من قبل
ان لا یکون دینارٌ ولا درھمٌ ان کان لہ عملٌ صالحٌ اخذ منہ بقدر
مظلمتہ وان لم تکن لہ حسناتٌ اخذ من سیئات صاحبہ فحمل علیہ بخاری روایت ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسپر کچھ مظلمہ ہو اپنے بھائی مسلمان کا خواہ اسکی آبرو کا ہو
یا اسکی چیز کا یعنے جان مال کا تو چاہیے کہ آج اسکو بخشوا لیوے اس دن سے پہلی کہ جس دن نہ اشرفی
پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچھ نیک کام ہوں گے تو اسکے لیکر بقدر ظلم کے مظلوم کو دلائے
جاوینگے اور اگر ظالم کی کچھ بھی نیک عمل نہونگے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لادے جاوینگے یعنے
بھاری گناہوں کو لادنے سے سزا کے واسطے دوزخ میں جاوے ف گناہ دو قسم ہیں خدا کے

گناہ اور سب دن سے گناہ سے بڑے گناہ تو بہ کرنے سے یا اسکے عمل سے معاف کئے جاتے ہیں
اور سب بڑے گناہ مثلاً شرک کے سوا ہیں ہوتا ہو تو اسکو چاہیے کہ دوسو دنکو ہو ہے
کہ اپنے صدقے کے بدلے معاف کروالے جو وقت مانع ہو کیسے حوالہ دے دیسا کے
اگر کسی کا حق لیا ہو یا کسی کی جان کی ہو یا بہت لی ہو دعا مانگے کے اسکا مال
دبایا ہو تو اسکو پھیر دے اور اگر کسی کی آبرو ہو تو عزت کی ہو تو اسکو اس
طرح خوش کرے کہ زندگی کو حیثیت جانے ہی اسکی علاج ممکن سے جیسا میں
کچھ دیر ہو سکی گی کرو ہاں ان پاس ہو گا اسی اِبْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ
مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ ... اور صالحہ نماز اور سلام
الخ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکے ذمہ ہو تو چاہیے کہ اسے کیا کیجیے
معاف اپنے بھائی مسلمان کا حق دلوے کہ وہ کبھی کرے سوا گروہ مارے سے
تو لیے زمین کو سے دے ف بخاری واسطے کہ مسئلے کے لوگ دیں
کو شافعی مرد سے بڑے اور تمامی جو ہماری شراکت بھر لئے سے جھگڑا تھا تو حضرت
نے اس شافعی سے منع کیا اور فرمایا کہ اس کا مالک یا آپ کھیتی کرے یا اگر دے
ماریں کو نے کبھی کسے ہے شافعی مرد ہے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا اور امام
شافعی اور ابی یوسف اور محمد کے مزدیک شافعی مزدوں دینا درست ہے ج
اِبْنِ عُمَرَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ کہا ابن عمر نے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھانا چاہے تو اللہ کی کھاوے یا چپ رہے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوائے خدا کے کسی کی قسم نہیں درست ہے مثل قرآن کی
سوائے باپ دادا کی چنانچہ اس حدیث میں صاف منع کیا ہے ق
... فَضْلِ الصَّلٰوةِ ... انس سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو قربانی ذبح کرے گا نماز سے پہلے تو ... کبیرہ کرے

کرے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہر میں نماز عید سے پہلے قربانی کرنا نہیں ہے اور جو کوئی بستی میں ہو جہاں عید کی نماز نہوتی ہو وہاں درست تھا اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا

۱۵۴ (عَنْ) سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ الَّاتِي يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا مسلم میں سبرہ بن معبد سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جسکے پاس کوئی عورت متعہ والی ان عورتوں میں سے کہ جسے متعہ کیا ہو تو اسکو چھوڑ دے یعنے متعہ کرنا اب حرام ہوا ف متعہ اسکو کہتے ہیں کہ کسی عورت سے کہے کہ میں صحبت کے واسطے تجھسے متعہ کرتا ہوں دس یا پانچ یا دس روپئے کے عوض دو دن یا برس یا مہینے یا سال بھر تک سنت و جماعت کے چاروں مذہب میں متعہ حرام ہے اور ہدایہ کے مصنف نے جو امام مالک کی طرف نسبت کیا ہے سو اسکو غلطی ہوئی ہے اسواسطے کہ امام مالک کی موطا میں اور انکی فقہ کی کتابوں میں متعہ کو صاف حرام لکھا ہے اور علماء محدثین کی تحقیق یہی ہے کہ متعہ دوبار حلال ہوا اور دوبار حرام ہوا یعنے پہلے چند روز مباح رہا تھا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موطا اور بخاری اور مسلم میں اسکی روایت ہے اور دوسری بار جنگ اوطاس میں تین دن متعہ مباح ہوا پھر فتح مکہ کے دن قیامت تک کو حضرت نے حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم میں سلمہ بن الاکوع سے اس حدیث کی روایت موجود ہے اور سب صحابہ کا متعہ کی حرمت پر اجماع اور اتفاق ہے مگر عبد اللہ بن عباس اسکو درست کہتے تھے آخر کو جب انکو حدیثیں پہنچیں تو وہ بھی حرمت کے قائل ہوئے چنانچہ ترمذی میں ثابت ہے اور جب حدیث اور فقہ کی کتابوں سے متعہ کی حرمت ثابت ہو چکی تو اب شیعہ کو اہل سنت کا الزام دینا محض بیجا ہے کہ کیوں متعہ حرام کیا

۱۵۵ (عَنْ) عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ بخاری اور مسلم میں عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے

پاس دو آدمی کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو کھلانے کے واسطے لیجاوے اور جسکے پاس چار آدمی
کا کھانا ہو وہ پانچویں کو لیجاوے راوی کو شک ہے کہ پانچ یا چھ فرمایا اُسکے بدلے کہہ دف
جب حضرت کا قدروں کے حوصلے سے کم ہو وے میں آئے حضرت کے ساتھ اصحاب
بھی آئے اپنی اسباب وطن میں چھوٹ رہا اصحاب صفہ کو زیادہ مرکھا یا بیکار ہو نے
لگی تب حضرت نے مدینہ میں رہنے والوں سے فرمایا کہ جسکے پاس دو کا کھانا ہو وہ
تیسرے اوسکو سہارے پاس سے لیجاوے اور کھانا کھلا دیوے ح ابن عمر
مَن كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ ترجمہ بیچ حدیث ابن عمر سے وا
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لیوے ساتھ مسلمان کا کام کاج کیا کریگا تو خدا
کام سایا کریگا ف یعنی آدمی ہردم خدا کا محتاج ہی تو چاہیے کہ خدا اسکا مطلب
پورا کرے اسکو لازم ہی کہ اپنے مسلمان ساتھی کا مطلب اور ہر کام سادے
اسکے واسطے سعی سفارش کیا کرے ف جابر من كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي
رَبْعَةٍ أَوْ نَخْلٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ كَرِهَ
تَرَكَ ترجمہ بیچ مسلم میں جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس
کوئی شریک ہوتا ہو گھر میں یا باغ میں تو اسکو بدون اطلاع شریک کے شرکت
بیچنا نہیں درست بعد اطلاع کے اگر شریک چاہے گا تو مول لیگا اور اگر نہ چاہیگا
رہنے دیگا ح ابو سعید مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ
كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ ترجمہ بیچ مسلم ابو سعید سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس سواری سے زیادہ اونٹ ہو تو جسکے پاس
اونٹ نہیں سے اسکو سواری کیواسطے دیوے اور جسکے پاس کھانا زیادہ
ہو وہ جسکے پاس کچھ کھانا نہیں ہی اسکو دے ف حدیث بیچ سفر میں ہم ساتھ
تھے اسماء بنت ابی بکر مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُقِمْ عَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ

اور کئی سند ھدی نہ تھی فلیحلل مسلم مین اسماء سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی
ہو وہ اپنے احرام پر قایم رہے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ احرام کو کہولڈالے ف
حضرت لیگیا رب لوگونکو لیکر حج کو سگئے جب مکے مین پہنچے تب یہہ حکم کیا کہ جسکے
ساتھ قربانی ہو وہ احرام باندھے رہے حج کرکے اتارے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ
عمرہ کرکے احرام کھولڈالے اور حج کے موسم مین دوسرا احرام باندھکے حج کرے لیکن
حضرت کے ساتھ قربانی تھی تو حضرت عمرہ کرکے احرام باندھے رہے بعد حج کے احرام
وَ اَبُو هُرَیْرَةَ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ
حَسِیْبُهُ وَلَا اُزَکِّی عَلَی اللّٰهِ اَحَدًا اَحْسِبُ کَذَا وَکَذَا اِنْ کَانَ
یَعْلَمُ ذٰلِکَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کا ضرور تعریف کیا چاہے تو یون کہے کہ مین فلانے
کو گمان کرتا ہون اور خدا ہی اسکو خوب جانتا ہی مین خدا کے سامنے کسیکو بے عیب
نہین کہہ سکتا مجھکو یہہ گمان ہے کہ فلانا شخص ایسا ہی اور ایسا اگر اس بات کو سچ جانتا
ہو تو کہے ف حضرت کے روبرو ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی حضرت نے فرمایا
کہ تو نے اپنے یار کی گردن کاٹی یعنے وہ اپنی تعریف سنکر بھول جاویگا اور اپکو بہتر
سمجھیگا تو خدا اس سے ناخوش ہوگا پہر حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور تعریف
کرنیکا طریقہ سکہایا یعنے اول تو تعریف کرنا کسیطرح بہتر نہین پہر اگر تعریف کرنا ضرور
ہو جاوے یعنے اسمین کچھ فایدہ دین کا سمجھے تو جو باتین اسمین سچی سچی ہون انکو اسطرح سے کہے
کہ میرے گمان مین فلانا شخص بہت اچھا ہی سخی ہی خوب آدمی ہی دوستی مین پورا
ہی آگے اللہ جانے کہ وہ کیسا ہی اور دوسری حدیث مین یون آیا ہی کہ جب مرد کافر
کی کوئی تعریف کرتا ہی تو خدا غضب مین آتا ہی تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف کرنا بڑا
گناہ ہی اسی زمانے مین اکثر لوگونکی عادت ہی مشائخ و پیرزادون کی تعریف کرنیکی خصوصاً

سکے مصاحب ہوتے ہیں سے کیا کہا دا جاب لکا کرتے ہیں جو کام اسی سے کرنے
کا کوئی باپ ماں سے لگا لے جواد اچھی جواد سری تو خوش آدمی کہتے ہیں انی سبحان اللہ
کہا کہا پی ہمارے سلام میں بھی ہمیں ان چھوٹی لڑکوں سے ایسی خاصیت سے سالم کرتے ہیں
او سری ہوگا رستے میں قال ابو ہریرۃ من کان منکم مصلیا بعد الجمعۃ فلیصل بعدھا
اربعا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگوں سے بعد جمعہ کے نماز پڑھا
چاہے تو چار رکعتیں سنت پڑھے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا اور بعد جمعہ کے چھ
رکعتوں کی بھی روایت آئی ہے قال ابو ہریرۃ من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فاذا شہد
امرا فلیتکلم بخیر او لیسکت مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن کا سو چاہئے کہ جو کوئی کسی کام میں حاضر ہووے کوئی
مشورہ پوچھے یا اصلاح کرے تو اسکو چاہئے کہ نیک بات کہے یا چپ رہے قال
فسالہ رسول من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یاخذن الا مثلا بمثل
مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور پچھلے
دن کا سو چاندی یا سونا کہ وہ مول لے مگر برابر وزن میں لیوے اگر چاندی کے بدلے چاندی مول لے
تو اس میں دونوں برابر چاہئیں اور اسیطرح سونے میں دونوں برابر ہوں اگر درہم کوئی [illegible]
زیادہ ہوگا تو وہ سود ہی ف صاحب میں ... واجب ہے کہ میں بیچ نہیں کی مستحق
میں سونے کی چیز ڈھیلی یا رہ اشرفی کو مول لے پھر جب اسکے جواہرات کو الگ [illegible] تو اسکا
سونا زیادہ ہیں ایک اشرفی سے زیادہ نکلا ہیں سے یہ مسئلہ حضرت سے کہا حضرت [illegible]
حضرت فرماتے ہیں قال ابو ہریرۃ من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیصل رحمہ
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا
اور قیامت ہوگی وہ اپنی برادری کے ساتھ سلوک کرے قال ابو ہریرۃ
من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن

بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ جَارَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا
اَوْ لِیَصْمُتْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو ایمان لایا
ہو اللہ کا اور قیامت کے دن کا تو اسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کی آؤبھگت کرے یعنی خندہ
پیشانی سے اسکو ملے مکان مین اتارے عمدہ کھانا ہو سکے تو کھلاوے اسکا حال اچھی طرح پوچھے
مہمانداری کا تین دن تک حق ہی آگے اگر کریگا تو ثواب پاویگا اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور دن
قیامت کا پس چاہیے کہ اپنے پڑوسی کی خاطرداری کیا کرے یعنی اسکا کام کاج کر دیا کرے اسکو ناحق ایذا نہ دے
اگر وہ اسکی دیوار پر کڑیاں یا چھپر رکھا چاہے تو منع نکرے غرض مقدور بہر اسکو رنج نہ دے اور آرام
پہنچاوے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور دن قیامت کا تو بات بہتر بولا کرے یا چپکا رہے بیہودہ باتون
مین اپنی اوقات ضایع نکرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیان جنمین نہ
دین کا فایدہ ہو نہ دنیا کا انکا کہنا اور سننا دونون منع ہی ف ۱۲۴ مَنْ لَّا یَرْحَمْ لَا یُرْحَمْ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو کسی پر رحم نکریگا تو اسپر خدا رحم
نکریگا ف ایک بار حضرت ﷺ نے امام حسن کو پیار سے چوما تو ایک آدمی بیٹھا تھا حضرت ﷺ سے کہا کہ میرے
دس بیٹے ہین مین کسیکو اس طرح پیار نہین کرتا تب حضرت ﷺ نے یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون فرمایا کہ جو
لوگون پر رحم نکرے اور بڑون کا ادب نکرے وہ ہمارے گروہ مین نہین ف ۱۲۶ مَنْ لَبِسَ الْحَرِیْرَ
فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْہُ فِی الْاٰخِرَۃِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو دنیا مین
ریشمی کپڑا پہنیگا وہ آخرت مین نہ پہنیگا ف ریشمی کپڑا جسکا تانا اور بانا دونون ریشم ہون جیسے اطلس
اور کمخاب اور تافتہ سو عورتون کو درست ہی اور مردون پر حرام لیکن بقدر چار انگل کے درست
اور جسکا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا وہ مردون کو بھی حرام نہین جیسے مشروع اور عکس
اسکا حرام ہی ۱۲۷ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِیْرِ فَکَاَنَّمَا صَبَغَ یَدَہٗ فِیْ لَحْمِ
الْخِنْزِیْرِ وَدَمِہٖ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو نردشیر کھیلا سو
گویا جسنے اپنا ہاتھ ڈبایا سور کے گوشت اور خون مین ف نردشیر ایک کھیل ہی چوسر کی طرح سو

جو اسکو کہہ دیں اسی طرح سب کیلیے سچ میں کہ میں ماحی یال شابع سوا ہی یا او باب کے

مَنْ لَقِيَ اللهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهٖ دَخَلَ النَّارَ

مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے ملا ایسے مرتے کہ شریک نہ کرتا ہو اسکے ساتھ کسی

چیز کو سو وہ جاویگا بہشت میں جاویگا اور جو مرگیا کہ کسی چیز کو خدا کا شریک جانتا ہو

وہ دوزخ میں پڑیگا جو بہشتی کو کہ جاویگا وہ بہشتی ہی اور جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی معبود

مانتا سمجھا کہ وہ مشرک ہوا وہی جو حضرت نے کسی شخص کو پوچھا کہ بتا اور دوزخ میں جاسکتا کیا

ہے سے حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا ١٦٢ لم يبلغوا الحلم قال ليس حقين ومن لم

يبلغ الحلم ادخله الجنة مسلم میں عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو

دو بچے مریں تو دو سو برس اور جسکو ستر یا کہا ہے ف یہ حاجیوں کو فرمایا

کہ جو احرام باندھے تو سو اور جسکو مرتا ہے یا مارا جاتا ہیں سب ایک

مسلم کو میر ساکا ثواب دیا بخاری ابو ہریرہ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ

وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت

نے فرمایا کہ جو روزہ میں بیان کرنا اور جھوٹ اسی بات کا نہ چھوڑے اور اسکے کام سے باز نہ آوے

تو خدا کو اسکے کھانے پینے کے چھوڑنے کی کچھ پروا نہیں ف یعنی روزہ رکھنے سے یہ

غرض ہے کہ آدمی کا ظاہر و باطن پاک ہو ورنہ وہی سارا قول و فعل کرتا لوگ کہا سے

سے کے چھوڑنے سے وہ غرض حاصل ہوئی اگرچہ فرض گردن سے اترا ولیکن لیکن

بخاری ابوذر مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ

زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ بخاری میں ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری

امت سے اس طرح پر مریگا کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو وہ بہشت میں

داخل ہوگا اگرچہ زناکاری اور چوری کی ہو ف یعنی مسلمان اگرچہ گنہگار ہو

لیکن ایمان کے برکت سے ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیگا بالعد سزا کے بہشت میں جاویگا

پاوے سزاوار دیکے فضل سے بہشت پاویگا ف بہتر صورت نجات یہی خاتمہ بخیر ہے
ق عن عائشة من مات وعليه صيام صام عنه وليه بخاری اور
مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص کہ مرجاوے اور اسپر
روزے ہوں قضا کسی سبب سے تو اسکی طرف سے رکھیگا وارث روزے رکھے ف امام شافعی کا یہی
مذہب ہے اور امام اعظم کے مذہب میں ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کے برابر مردے کی طرف سے
ادا کرے چنانچہ امام اعظم کے اور حدیث دلیل ہے م عن ابی هريرة من مات ولم يغز ولم يحدث
نفسه بغزو مات على شعبة من نفاق مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
مرگیا اسطرح پر کہ نہ کبھی اسنے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں لڑنیکی دل میں نیت کی تو وہ منافقوں کے
مذہب پر مرا ف یعنے جو سچا مسلمان ہوگا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہیگا تو کافروں سے اللہ کے واسطے لڑیگا
اور اگر سامان نہوگا تو دل میں البتہ اسکا قصد رکھیگا اور جو دل میں بھی جہاد کا کبھی خیال نہ کریگا تو معلوم
ہوا کہ منافقوں کی طرح اسکا ایمان زبانی ہی ایمان کامل نہیں ق عن ابن مسعود من مات وهو
يدعو من دون الله ندا دخل النار بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرگیا اسی حالت پر کہ وہ پکارتا تھا اللہ کے سوا
کسی اور کو اسکا شریک جانکر تو وہ دوزخ میں گیا ف یعنے جو خدا کے سوا کسی
اور کو بھی اس عالم کا مالک جانے اور اسکو نفع یا ضرر کا مختار سمجھے وہ مشرک ہے مقرر دوزخی ہے
م عن عثمان من مات وهو يعلم انه لا اله الا الله دخل الجنة مسلم میں حضرت
عثمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرگیا اس حالت پر کہ وہ جانتا تھا کہ بیشک
یہ بات ہے کہ خدا کے سوا کوئی نہیں جہان کا مالک لائق بندگی وہ پہونچنے گا بہشت
میں گیا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ لا اله الا الله کے یہی معنی ہیں جو اکثر عوام خلقت ہو نہ سے
کہتے ہیں اور تنکو جو بہتیرے ولیاؤں کے قبروں کو سجدہ کرتے ہیں مصیبت میں انکو نفع
ضرر کا مختار جانکر پکارتے ہیں وہ مشرک ہیں پورے مسلمان نہیں اسواسطے کہ حضرت اس نفع

ہیں بھائی خیرات اور حوال سے جو صدقہ کرے کسیکو مالک بنا کے دیتے۔ سمجھے عورتیں بھی
ہی یہہ ہیں کہ رستہ میں سے کلمہ کہیں اور ساتھ انکا ادم ان میں ہمارے کرتے بھی کریں تو لازم ہی مسلمان کو
کہ سارا ساں سے کچھ دیسا واللیں نفیہ سو کچھ ویسا ہی کیا کرے تب مجرمی مسلمان ہو ۔ ع
اَوْ قِيرَةً مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةً غَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبُوحُهَا وَغَبُوقُهَا
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو دودھ والا اونٹ یا گائے یا بکری کسیکو دودھ
پینے کو مانگے دیوے تو ہر سویرے اسکے صدقہ لکھے اور ہر سانجھ صدقہ اسکا ثواب دیتے والیکو ہوا کریگا
عُمَرَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ
صَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو اپنے وظیفے سے سو گیا یعنی رات کو وظیفہ میں سے کچھ رہ گیا تھا ہو یا تھوڑا
پھر اُسے صبح سے ظہر تک کسی وقت پڑھ لیا تو اسکا ثواب ایسا لکھا جائیگا جیسا رات کا
ف یعنی اس وقت پڑھنے سے اسکا ثواب گھٹنے کا پورا ملیگا اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ قضا ظہر سے کہ یہی وقت بہتر ہے ع عَائِشَةَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ
نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جسنے منت مانی جو خدا کی اطاعت کی وہ اسکو ادا کرے اور جسنے منت مانی
خدا کی گناہ کی سو اُسکو نکرے ف یعنی منت اگر موافق شرع کے ہو جیسے نماز روزہ حج
تو اُسکی ادا کرنا واجب ہے اور اگر خلاف شرع کے منت مانی ہو جیسے ماں باپ سے
بولنا چھوڑ دینا قبول کرنا قبروں پر چڑھاوے چڑھانا اور وہاں چراغ جلانا کرنا سر پر جھنڈا
چوٹی سر پر رکھنا محرم میں لڑکوں کو فقیر بنانا تعزیہ کے سامنے ہر ایک کا طواف کرنا
رہنا اور حلوا بکا کر منت کا گرنا اسطرح اور خرافات کے سوا امر خلاف شرع ہیں اول
تو ایسی کام کی منت ماننے اور اگر انکی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ادا کرے ع
لو كُنْتُ حَكِيمٍ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ فَالْعَوْدُ بِكِتَابِ اللّٰهِ أَمَّا بَيْنَ شَيْءٍ

لَمْ تَزَلْ تَدْعُوْ لَهُ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ مسلم میں خولہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو اترے کسی منزل پر پھر یہ دعا پڑھے اعوذ سے خلق تک تو اس منزل میں کوچ کے وقت
تک کوئی چیز ضرر نہ پہنچا سکیگی اس منزل میں یعنی کہ میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ خدا کے کلام کے جسکی پوری
تاثیر ہے ہر بدی سے جو اُسنے بنائی ف ایک سفر میں ایک شخص نے کہا یا حضرت مجھکو بچھو نے کاٹا تب
١٨١ ق
حضرت نے فرمایا ق ابو هريرة مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ
فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو روزہ دار
بھولے سے کچھ کھا گیا یا پی گیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرے یعنی روزہ نہیں گیا خدا نے اسکو کھلایا
١٨٢ ق
پلایا ف یعنی خدا نے اسکی دعوت کی روزہ بھی رہا اور ضیافت بھی پھر اس سے [illegible] اللہ کیا کریم ہے جو یکے
کو ہیں بخشا ق عائشة مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے حساب میں جھگڑا پڑا اسپر عذاب ہوا ف حضرت نے ایکبار فرمایا کہ خدا نے
جس سے حساب کیا وہ عذاب میں گرفتار ہوا تو حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا فرماتا ہے
[illegible] لوگوں کے نامہ اعمال انکے داہنے ہاتھ میں ہونگے انہیں سے آسان حساب لیا جاویگا اور آپ فرماتے ہیں کہ
جسکا حساب ہوا وہ عذاب میں پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ یہ تو صرف نامہ اعمال فقط دکھلا دیا جاویگا
اس سے کچھ پوچھا نہ جاویگا مگر جسکے حساب میں جھگڑا پڑا یعنی فلانا کام کیوں کیا تھا اور فلانا کام
١٨٣ ح
کیوں نہ کیا تو [illegible] مقرر عذاب میں پڑا یعنی بندہ کا [illegible] کیا طاقت ہے کہ جوابدہی کر سکے
الٰہی بحق حضرت محمد مصطفی ہمکو حساب میں نہ پکڑیو محض اپنے کرم سے پار لگائیو آمین ح عمر
اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ بخاری میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میت پر
جو نوحہ ہوا تو اُسکو اسکا عذاب ہوتا ہے ف کفار عرب کی عادت تھی کہ مرتے وقت وصیت کرتے تھے
کہ ہمکو خوب [illegible] نوحہ کرنا [illegible] تب حضرت نے فرمایا کہ نوحہ سے عذاب ہوتا ہے یعنی جس نوحہ کی میت وصیت
کر جاوے اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ جسکے خاندان میں نوحہ کرنیکی عادت ہو اور وہ منع نہ کرے تو
اسکے مرنیکے بعد جو اسپر نوحہ ہوگا تو اسپر اسکا عذاب ہوگا اس سبب سے کہ وہ منع کرنے پر قادر تھا

ہوں اور صبح کر گیا اور کرتا رہا اسکے صبح کرنے لوگ پائے گئے تو اسکا کچھ قصہ نہیں اسواسطے کہ خدا
ہے ایک گناہ دوسرے کو کردن رہیں ولا عن جریر من حرم الرفق حرم الخیر کلہ مسلم میں جریر سے
واجب ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محروم ہوا نرمی سے وہ محروم ہوا سب بھلائی سے **ف:** اس سے معلوم
ہوا لازم ہے کہ نرمی اختیار کرے اور گرمی میں تو کچھ نہیں جو ہر بات میں سختی کرے وہ آدمی
ہیں کتابی عن ابو ہریرۃ لا یدخل الجنۃ من لا یامن جارہ بوائقہ
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جنت میں جاوے گا جس کو ہمسایہ
کسی اسکے کپڑے کھلیں جو اسکی شرارت سے بے خوف نہ ہو ... عن ابو ہریرۃ
من یرد اللہ بہ خیرا یصب منہ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے
ساتھ خدا بہتری کیا چاہتا ہے تو اسپر کچھ مصیبت ڈالتا ہے **ف:** مسلمان کو لازم ہے کہ
مصیبت سے گھبرا کر مصیبت کو خدا کا غصہ نہ سمجھے بلکہ خدا کا کرم جانے مصیبت میں گناہ دور کیے
جاتے ہیں ... خدا آدمی کو مصیبت میں ڈالتا ہے کہ آدمی خدا کو نہ بھولے اور اگر مصیبت اور ملال
میں صبر کرے تو خدا سے بہتر ... بے شک دل جو دل مصیبت سے مسلمان کے
سو مصیبت ہی کو جو گھبرا کر کہا جاتا ہے سو وہ اسکو الگ کئے ڈالتے ہیں لیکن مصیبت سے خدا کی
حسب امرئ من الشر ان یحقر اخاہ المسلم ... عن ابو ہریرۃ من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ
فی الدین بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا نیکی کیا چاہتا
اسکو دین میں سمجھ دیتا ہے ... عن ابو ہریرۃ من نفس عن مؤمن کربۃ ... ومن یسر علی معسر
یسر اللہ علیہ فی الدنیا والآخرۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ واللہ
فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ ورواہ الترمذی ومن ستر علی ...
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار پر آسانی کریگا خدا اسپر
دنیا اور آخرت میں آسانی کریگا اور جو مسلمان کو کپڑے سے چھپا دیگا یا اسکے عیب چھپا دیگا خدا اسکے عیب
دنیا اور دین میں چھپا دیگا اور خدا بندہ کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد میں رہتا ہے

اور شفاعت کی روایت میں بھی ہے کہ سلامت کے ستر ہزار آدمی بے حساب داخل ہونگے لیکن دونوں عبارتوں کا مطلب ایک ہی لفظ کا فرق

ہے ۱۱۸ م عن جابر من یصعد الثنیة ثنیة المرار فانه یحط عنه ما حط عن بنی اسرائیل مسلم

میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ٹیلے پر چڑھ جاویگا جسکا نام ثنیة المرار ہے اسکے
گناہ گھٹ جاوینگے جیسے گناہ بنی اسرائیل کے گھٹائے گئے ف حضرت ایکبار مدینے سے
مکہ کو چلے راہ میں ایک ٹیلا آگے آیا جسکا ثنیة المرار نام تھا وہاں کافر مسلمانوں کیواسطے چھپے
بیٹھے تھے تب حضرت نے فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر کافروں کے دیکھنے کے واسطے چڑھ جاویگا اسکے
گناہ معاف ہو جاوینگے پھر سب اصحاب اُسپر چڑھ گئے بنی اسرائیل حضرت یعقوب کے اولاد جو حضرت موسی
کے ساتھ تھے انکو حکم ہوا تھا کہ کافروں کے شہر کے دروازے میں داخل ہو تو تمہارے گناہ معاف
ہوں اسی قصہ کو حضرت نے یہاں یاد فرمایا

من الاستفهامیة

یہاں سے وہ حدیثیں شروع ہوئیں جنکے شروع میں حرف من استفہام کا ہے جسکے معنے کون

۱۱۹ م عن ابی هریرة من اصبح منکم الیوم صائما قال ابو بکر انا قال فمن تبع منکم الیوم
جنازة قال ابو بکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم مسکینا قال ابو بکر انا قال فمن عاد
منکم الیوم مریضا قال ابو بکر انا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ما اجتمعت فی امرء الا دخل الجنة مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا
کہ تم لوگوں میں کون آج روزہ دار ہے ابو بکر صدیق نے کہا کہ میں ہوں یا رسول اللہ پھر حضرت نے فرمایا کون
آج جنازے کے ساتھ چلا ہے ابو بکر صدیق نے کہا میں پھر حضرت نے فرمایا کس نے آج محتاج کو کھلایا ابو بکر
صدیق نے کہا میں نے پھر حضرت نے فرمایا کس نے آج بیمار کو پوچھا ابو بکر صدیق نے کہا میں نے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جسمیں یہ چاروں کام ایک دن میں جمع ہوئے وہ بہشت میں گیا ف
اس حدیث سے ابو بکر صدیق کا کمال اور بہشت میں ہونا ثابت ہوا ۱۲۰ ق ما من رجل یعلم [illegible]

يُثْرَبُ وَتُسْقِيَانِ قَالَ حُسَيْنٌ دَنَانِيرَ مِلْءَ وَبَرٍ مِسَاهِ الْعَرَبِ

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی مرد
ایسا ہی جو ہم سے آگے بڑھ جاوے سو کر اگر دھیلے جن کر حوض سا کہ آب پانی سے
بھکو بلاوے یہ حضرتؐ نے فرمایا تھا حضرتؐ ایک نالی کے پاس بیٹھے تھے فرمایا حضرت ایک
لڑائی کر کے جبوٹ سے ایک سرتی سریالی کم تھا اول کرے جاتا تھا حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی آگے
جاوے اور بیٹھ دیا دہ کر حوض سا دلوے تو دیکھی اسمیں صحیح ہوجیاتا ایک آدمی ویسا ہی کیا حضرت
سے اسمیں وضو کیا اسکی برکت سے پانی بہت ہو گیا سب لشکر کا کام نکلا ۱۹۲ سَلَمَةَ بْنِ
الْاَكْوَعِ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا ابْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ لَهُ سَلَبُهُ اَجْمَعُ
مسلم میں سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے پوچھا کہ کسنے اس دنیا و مارڈالے جسے کا دروازہ
جاسوس کو لوگوں نے کہا سلمہ نے مارا ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکا تمام اسباب سلمہ کا ہی ف سلب سے
روایت ہے کہ ہوازن ایک کافروں کے قوم سے حضرتؐ دعا کی تھی او ابھی تھی ہوازن لڑائی
جاسوس ان کے حضرتؐ کے لشکر میں آیا لوگوں کے ساتھ کھانا کھایا کرسب حال دریافت کر کے اپنے
اونٹ پر سوار ہو کر بھاگا میں نے اسکو دوڑ کر پکڑ لیا اور تلوار سے اسکو مار کر اونٹ کو مع
اسباب لے آیا حضرتؐ نے اسکا اسباب مجھکو دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کافر دشمن
کے ملک میں سے امان لے کر آوے تو اسکا قتل کرنا درست ہی ف جابر مَنْ لِكَعْبِ بْنِ
الْاَشْرَفِ فَاِنَّهُ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ کون ہے ایسا جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے بیشک اسنے بہت رنج دیا ہے اللہ
اسکے رسول کو ف کعب بن اشرف یہودیوں کا سردار تھا اور شاعر تھا حضرتؐ کی اور
حضرت کے صحابہ کی ہجو کرتا تھا کافروں کو حضرت کے ساتھ لڑنے کے واسطے جوش دلاتا تھا
اسواسطے حضرتؐ نے اسکے قتل کا حکم دیا تھا تو محمد بن مسلمہ اور چند اصحاب اسکے قلعہ پر
خود بیسے کے پاس تھا گئے اور اسکو دیکر باہر لائے پھر محمد بن مسلمہ نے اسکا سر کاٹ کر

۱۹۳ م

یا اس وقالا حضرت بہت خوش ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو ابتدا اور بتول کو برا کہے اسکا
قتل کرنا واجب ہے عن انس من یاخذ منی هذا من یاخذ بحقه یعنی سیفا فاخذه ابو دجانة
قال یوم احد مسلم انس سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون مجھ سے یہ تلوار لیگا
سو اسکو وہ لیوے جو اسکا حق ادا کرے یعنے خوب لڑے پس اس تلوار کو ابو دجانہ نے لیا یہ حضرت ﷺ نے جنگ
احد میں فرمایا اتفاق ف جب احد میں لڑائی کی تیاری ہوئی تو حضرت ﷺ نے ایک تلوار ہاتھ میں لی اور فرمایا
یہ تلوار کون لیگا سب لوگوں نے ہاتھ پھیلائے پھر حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسکو وہ لیوے جو خوب
لڑے تب ابو دجانہ نے حضرت ﷺ سے لیکر دونوں صفوں کے اندر تکبر سے چلنے اور اکڑنے لگا حضرت ﷺ
نے فرمایا کہ یہ چال کو خدا دوست نہیں رکھتا ہے اور کہیں دوست نہیں رکھتا پھر ابو دجانہ نے خوب تلوار
کی یہاں تک کہ لڑائی آخر ہوئی عن انس من یردهم عنا وله الجنة قال سبع مرات

۱۹۴ م

یوم احد مسلم انس سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ کون ہے جو کافروں کو ہمارے اوپر
سے ہٹاوے پھر حضرت ﷺ نے سات بار فرمایا جنگ احد میں ف احد ایک پہاڑ ہے مدینہ
کے قریب ہے کہ اس کے پاس حضرت ﷺ کی لڑائی ہوئی مشرکین کہ تین ہزار تھے حضرت ﷺ کا لشکر ایک ہزار تھا حضرت
نے پچاس تیر اندازوں کا عبد الله بن جبیر کو سردار کیا اور پہاڑ کی گھاٹی پر انکو مقرر کیا اور فرمایا
کہ تم ہو تم یہاں سے نہ ہٹیو پھر لڑائی ہونے لگی تو حضرت ﷺ کی فتح ہوئی لوگ کافروں کا اسباب لوٹنے
لگے تیر اندازوں نے بھی ارادہ لوٹ کا کیا عبد الله بن جبیر نے منع کیا کہ ہم کو یہاں سے ہٹنے کا حکم نہیں
لوگوں نے نہ مانا لوٹنے کو چلے گئے پیچھے سے ناکا خالی پایا گیا خالد بن ولید کہ اسوقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے اسی ناکے
سے لشکر اسلام پر پیچھے سے آ پڑے لڑائی بگڑ گئی حضرت ﷺ پر کافر دوڑے تو سر مبارک پھٹا اور دانت مبارک
زخمی ہوا اور ایک تیر انگلی پر لگا کہ کٹ گئی تب حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو ہمارے اوپر سے کافروں کو
ہٹاوے وہ بہشت پاوے ایک صحابی نکلے اور کافروں سے لڑ کر شہید ہوئے پھر کافروں کا ہجوم
ہوا پھر حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو انکو ہٹاوے وہ بہشت پاوے دوسرے صحابی نکلے اور لڑ کر شہید ہوئے اسی طرح
سات بار حضرت ﷺ نے فرمایا تو سات صحابی شہید ہوئے اور لڑائی آخر ہو گئی تب قسمت انکی جو حضرت

بیان جنگ احد

وَ ح عثمان مَن يَشتري بِئر رُومة فيكون دلوه فيها كدلاء المسلمين بخاري
یعنی حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کون ہے کہ رومہ کنویں کو مول لیوے پھر اُسکا ڈول اُس
کنویں میں ایسا ہووے جیسے مسلمانوں کے ڈول یعنے مول لیکر اُسکو خدا کی راہ میں وقف کر دے اپنی ملکیت نہ
رکھے ف حضرت جب مکے سے مدینے میں آئے تو وہاں سوائے ایک کنوئیں کے
میٹھا پانی نہ تھا سو وہ کنواں بگڑ گیا تھا حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اس کنوئیں کو صاف کروے اُسکو بہشت
ملیگی حضرت عثمانؓ نے اپنا مال لگا کر اُسکو صاف کروا، پھر جب طیار ہوا تو کافروں نے مسلمانوں کو
پانی بھرنے سے روکا تب حضرتؐ نے اُسکے مول لینے کو فرمایا تو حضرت عثمانؓ نے بیس ہزار درہم اور ایک روایت
میں پینتیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی راہ میں سبکو وقف کر دیا ق انس مَن يَنظُرُ لنا ما صَنَعَ ابو
جهل قال يوم بدر فانطلق اليه ابن مسعود بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کون ہے جو دیکھے آ کر ہمارے لیے ابو جہل کو کہ اُسنے کیا کیا یعنے جیتا ہے یا مر گیا یہ فرمانا
حضرتؐ کا جب جنگ بدر ہو چکی تھی پھر خبر لینے کو عبداللہ بن مسعود گئے ف بدر ایک کنوئیں کا نام تھا
مدینے سے چند منزل دوسرے سال ہجری کے اول اول اسلام کی لڑائی وہاں ہوئی مشرکین کہ ساتھ
نو سے تھے اور حضرتؐ کے ساتھ تین سو تیرہ آدمی تھے جب کافروں کو شکست ہوئی تب حضرتؐ نے فرمایا کوئی
ابو جہل کی خبر لاوے تو عبداللہ بن مسعود اسواسطے گئے دیکھا کہ زخمی پڑا ہے مرنے کے قریب ہے
پھر عبداللہ نے اُسکی داڑھی پکڑ کے بولے کہ تو ہی ہے ابو جہل اُسنے پوچھا کہ کسکی فتح ہوئی انھوں نے جواب دیا
کہ اللہ اور رسول کی پھر اُسکا سر کاٹ کے حضرتؐ کے سامنے لا ڈالا حضرتؐ نے شکر الٰہی بجا لائے اور فرمایا
کہ یہ اِس امت کا فرعون تھا

اَلبابُ الثّانِي فِي اِنَّ

دوسرے باب میں وہ حدیثیں ہیں جنکے شروع میں اِنَّ آیا ہے

ح اِنَّ اَباكُما كانَ يُعَوِّذُ بِها اِسمٰعيلَ وَاِسحٰقَ اَعُوذُ بِكَلِماتِ اللهِ التّامّة

میں کلمات بسناد و ناثرہ ومن کل عین لامۃ کان تقول الحسن والحسین رضی

اللہ عنہما میں کان تعوذ بہما یعنی حدیث میں ماثور ہے روایت ہے کہ حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے پناہ مانگتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمہارا باپ

حضرت ابراہیم اسیطرح حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق کے واسطے انکا کرنے لیے کر پناہ مانگتا

ہو میں تو سب اللہ کے کلام کامل کے ساتھ ہر ایک شیطان سے اور ہر ایک کاٹنے والے

زہریلے اور ہر ایک بری نظر سے ۱۹۰ م قولہ سمعت ان ابر البر ان تصل الرجل اهل ود ابیه

بعد ان تولی الاب مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بہتر

سے بہتر نیکی اور بہا سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ ولی اپنے باپ کے آشنا دوستوں کے ساتھ

سلوک کرے باپ کے مر جانے کے بعد یا اسکی پیٹھ پیچھے ۱۹۹ م اللہم ان ابراہیم ابنی وانہ مات

فی الثدی وان لہ لظئرین تکملان رضاعہ فی الجنۃ مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بیشک ابراہیم میرا بیٹا ہے دودھ پیتی عمر میں مر گیا اور اسکے

واسطے دو دائیاں ہیں جنت میں دودھ پلانے کی اسکو پورا کریں گی ف حضرت ابراہیم آٹھویں

سال ہجری کے حضرت کی حرم سے جنکا نام ماریہ قبطیہ تھا پیدا ہوئے تھے اور اٹھارہ مہینے کے

ہو کر مر گئے سو حضرت کو بہت غم ہوا کہ میرا بیٹا دودھ سے کم رہ گیا اسواسطے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ دودھ

پیتا ہی اور مدت دودھ کی مرگیا ... ایسا ہے کہ جنت میں اسکو دائیاں دودھ پلاتی ہیں

۲ خ اوحی اللہ ان ابراہیم یلقی اباہ یوم القیمۃ علیہ الغبرۃ والقترۃ اور ہر دو ...

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ملاقات ہوگی حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے باپ کو ...

اور اسکے منہ پر دھول اور سیاہی ہوگی ف ... اسکا پورا قصہ یوں

ہی کہ قیامت میں حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جسکا آزر نام مشہور ہے

عذاب میں گرفتار دیکھینگے تو کہیں گے کیوں نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کر ...

تو کہے گا کہ اب ... اب میں نہیں ... کہنا مانوں گا تب حضرت ابراہیم

جب دنیا میں گر پڑے گی بہت سے بچے دیکھا ئی کریں تکو حاجت میں صحبت
کرونگی میں تیرا کہیں سونا کہ میرے ماں کا یہ حال ہی حسد فرمایا کہ میں بہت کو
کادیوں مرحوم کرتا ہے مہکیں میں کہ دو دو ح سے نکلے ورسے میں جا کر حضرت امر سیم
کو علم ہوا کہ بیٹیاں کے لئے دیکھو تو کہیں چھپکر حالت آگے وہ ماہو سو گیا ہو رہے سے انکے
ماں کو نکر کسبے کر میں لیوینگے لئے مدسال دو سے سے مار دو ہوئی کہ کوئی انکو
سمجھا گیا میں بہت سے تھا وہ معلوم ہوا کہ معہ یماں کے آثار سے کچھ کام نہ ہوا انکا سماں مد
حسد کہ مرتہم جلیل بد ساسا سو وہ دوح میں ہرکے **ف** عَائِشَةُ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ
اِلَی اللهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ کہا یہ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب لوگوں میں سے زیادہ دشمن وہ ہے کہ
جھگڑالو ہے **ف** جَابِرٌ اِنَّ اِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَی الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ
مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِیءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا
صَنَعْتَ شَيْئًا ثُمَّ يَجِیءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰی فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ
فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ نِعْمَ اَنْتَ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق شیطان اپنا تخت
پانی پر کہ ای بہرتے لشکروں کو عالم میں فساد کرنیکو بھیجتا ہے سو سب سے مرتبہ میں زیادہ
قریب ہوتا ہے جو بڑا فساد لانے کو ہی ان میں سے اگر کوئی کہتا ہی کہ میں نے
فلانا فلانا کام کیا یعنی فلانے سے چوری کرائی تو شیطان کہتا ہی کہ تو نے
کچھ نہیں کیا پھر کوئی کہتا ہی کہ میں نے فلا سکو چھوڑا یہاں تک کہ جدائی کرا دی
بیچ میں اسکی جورو میں اوسکو اپنے پاس کر لیتا ہی اور کہتا ہی کہ ہاں تو نے بڑا کام کیا
تو سب سے بڑا ہی **ف** جورو خاوند کی جدائی سے بہت سے فساد ہیں ایک تو
اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے اگر اولاد ہو تو حرام سے ہوئی تو یہ مرکبی ہوئے اسواسطے
شیطان کو یہ کام بہت پسند ہی مسلمانوں کو بہت احتیاط لازم ہی ایسا ہو کہ علیحدگی

انکے کا منہ کوئی اور بات منہ سے نکل جاتا ہے اور میرا اولاد حرام سے پیدا ہو **ق** ابو موسی الاشعری قال ان ابواب الجنة تحت ظلال السیوف بخاری اور مسلم میں ابو موسی اشعری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت کے دروازے تلواروں کے سایوں تلے ہیں **ف** یعنی راہ خدا میں لڑنے والوں کو شہید و مکرم بشارت ہے کہ طلب دین کے واسطے راہ خدا میں اپنی جان نثار کرتے ہیں کیسوں بہشت پاوینگے **مر** انس ان ابی و اباک فی النار فلما قال رجل سالہ این ابی مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دوزخ میں ہیں ایک مرد نے پوچھا کہ میرا باپ کہاں ہے تب حضرت نے یہ فرمایا **ف** ان کی بیٹے فرمایا تھا کہ تیرا باپ دوزخ میں ہے جب وہ غمگین ہو کر چلا تو حضرت نے اسکو بلایا پھر فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا دونوں دوزخ میں ہیں تاکہ اسکے دل کو تسلی ہو جیسے کہ وہ لوگ سمجھے جیسے میرے باپ کا یہ حال ہوا تو میں کیا چیز ہوں سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافروں کو مغفرت نہیں بعضے احادیث میں آیا ہے کہ حضرت کے خاطر سے حضرت کے والدین کو حق تعالی نے قبر میں زندہ کیا سو وہ ایمان لائے لیکن محدثین کے نزدیک وہ احادیث معتبر نہیں واللہ اعلم بالصواب **مر** ابن عمر ان احب اسمائکم الی اللہ عبد اللہ و عبد الرحمن مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے ناموں میں بہت پیارا نام اللہ کے نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمن ہے **ف** یہ نام مقبول ہوا اسیلئے ہوا ہے کہ ان میں بندگی اور خدا کی خدائی کا اقرار ہے اور عبد النبی بندہ علی اور بخش نام رکھنا ہرگز درست نہیں خدا کی بندگی چھوڑ کے بندوں کا بندہ ہونا ایمان والوں کو لائق نہیں **مر** ابو ذر ان احب الکلام الی اللہ سبحان اللہ و بحمدہ مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت پیارا کلام بندہ کا خدا کے نزدیک سبحان اللہ و بحمدہ ہے یعنی پاکی ہے خدا کو خوبیوں کے ساتھ **ف** کمال ہر چیز کا دو بات پر موقوف ہے ایک تو سب عیبوں سے پاک ہونا دوسرے سب خوبیوں کے ساتھ ہونا جب آدمی نے سبحان کہا تو اسکو سب عیبوں سے پاک جانا جیسے کمزوری اور موت اور زوال نہیں کھانا پینا

ق ۲۳
بشارت مجاہدین
مر ۲۴
مر ۲۵
مر ۲۶

نہین سوتا ہین تہکتا ہہی کسی سے ڈرتا نہین کسی کا محتاج نہین کوئی اسکا مددگار نہین اور جب
الحمد للہ کہا تو اسکو سب خوبیون سے سراہا یعنی وہ ہمیشہ رہنے والا ہی صاحب ہر چیز جاننے والا ہی ہر چیز کر سکتا ہی
جہانکا تھامنے والا ہی جو چاہا سو کیا جو چاہا سو کرے اور سب عیبون سے پاک ہی سبحان اللہ وبحمدہ کہا تو وہ خدا کو سمجہا
اسواسطے خدا کے نزدیک یہہ کلام بہت پیارا ہی اور اسکے واسطے پڑہنے کا بڑا ثواب ہی چنانچہ پہلے
باب مین گذرا کہ جو اسکو سو بار صبح شام پڑہیگا قیامت مین اُس سے کوئی افضل نہوگا ق ابو
ہُرَیْرَۃَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّی جَاءَ الشَّیْطَانُ فَلَبَسَ عَلَیْہِ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِذَا
وَجَدَ اَحَدُکُمْ ذٰلِکَ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جب تم مین سے کوئی نماز پڑہنے کو
کہڑا ہوتا ہی تو شیطان اسکے پاس آتا ہی پہر اسپر شبہ ڈالدیتا ہی یہان تک کہ اسکو نہین
یاد رہتا کہ کتنی رکعتین پڑہین تو جسکو ایسا دہوکا پڑے تو وہ بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کرے
ق ابن مسعود اِنَّ اَحَدَکُمْ یُجْمَعُ خَلْقُہٗ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَۃً
مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَۃً مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰہُ اِلَیْہِ الْمَلَکَ فَیَنْفُخُ فِیْہِ
الرُّوْحَ وَیُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ یَکْتُبُ رِزْقَہٗ وَاَجَلَہٗ وَعَمَلَہٗ وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ
فَوَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہَا
اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُہَا وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ
اَھْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ
اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَدْخُلُہَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک
آدمی کا نطفہ اسکی ماں کے پیٹ مین چالیس دن جمع رہتا ہی پہر چالیس دن لوہو کی پہٹکی ہو جاتا ہی
پہر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہی پہر خدا اسکی طرف فرشتہ کو بہیجتا ہی وہ اسمین روح پہونکتا
اور چار باتون کا اسکو حکم ہوتا ہی کہ اسکی روزی لکہتا ہی یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اسکی عمر
لکہتا ہی کہ کتنا جئیگا اور اسکی عمل لکہتا ہی کہ کیا کیا کریگا اور یہہ لکہتا ہی کہ نیک بخت ہوگا یا

بہشت و دوزخی ہوگا سو میں قسم کھاتا ہوں اسکی جسکے سوا کوئی معبود نہیں کہ بیشک تم لوگوں میں سے
کوئی بہشتیوں کے سے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ اسمیں اور بہشت میں ایک ہاتھ بھر کا فرق رہ جاتا ہے پس سبقت کر
جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اسپر غالب آ جاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ میں
جاتا ہے اور بعضا کوئی آدمی عمر بھر دوزخیوں کے سے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ دوزخ میں اور اسمیں
سوا ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہیں رہتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اسپر غالب ہوتا ہے سو بہشتیوں کے کام
کرنے لگتا ہے پھر بہشت میں جاتا ہے **ف** اس حدیث میں انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا بیان
ہے عوام لوگ اسکا مطلب خصوصاً تقدیر کا بھید نہیں سمجھ سکتے اسکے پوچھنے کو بہت علم اور
صاف ذہن چاہئے لیکن اشارۃً دریافت کیا چاہئے کہ جب خاتمے پر مدار ٹھہرا تو کوئی اپنی عبادت
اور بندگی پر گھمنڈ نکرے اسواسطے کہ خاتمے کا حال کیا معلوم ہے کہ کیسا ہوگا اور کسی گنہگار کو حقیر
دوزخی نجانا چاہئے شاید کہ مرتے وقت اسکا خاتمہ بخیر ہو بعضے نادان کہتے ہیں کہ جب خاتمے پر مدار
ہے تو جوانی میں عیش کر لیا چاہئے ضعیفی میں توبہ کر لینگے سو یہ شیطان انکو دھوکا دیتا ہے آدمی
کو ضعیفی تک جینے کا کہاں یقین ہے اکثر جوانی میں موت آ جاتی ہے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی
ہے عاقل آدمی اگر غور کرے تو اسکو ہمیشہ اس سے غافل ہونا لازم نہیں اسواسطے کہ مقصر عمر
شاید ہمیں نصیب نہیں ہوں الٰہی اپنے کرم سے ہمکو نفس اور شیطان کے جال سے نکال اور
ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین **عن ابن عباس ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ** بخاری میں
عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس کام میں تم مزدوری لیتے ہو تو قرآن کے
مزدوری لینا اس سے زیادہ تر لائق ہے **ف** حضرت کے اصحاب ایک گانوں میں گئے تھے
انکی ضیافت نکی انکے زمیندار کو سانپ نے کاٹا جہاڑ پہونک سے ہر طرح کی آرام نہوا تو وہ لوگ اصحاب
کے پاس آئے کہ تم میں کسیکو منتر آتا ہو تو اسکو جہاڑ دے ابو سعید خدری صحابی نے
کہا کہ ہاں مجھکو منتر آتا ہے مگر کچھ لئے ہم نہ پڑھینگے کیونکہ تمنے ہماری ضیافت نہیں کی تب ان
وعدہ ٹھہرا ابو سعید نے الحمد اسپر پڑھی وہ فوراً اچھا ہو گیا انہیں بکریاں لے آئے

اصحاب سے اُنکے کہا نہین مال کی اور قرآن پر محنت لینا درست ہی یا نہ حضرت کے سو برو یہ سب قصہ کہا
حضرت نے فرمایا کہ تمنے اچھا کیا قرآن پر مزدوری لینا زیادہ درست ہے اُن بکریون مین ہمارا حصہ بھی
لگاؤ پھر حضرت نے فرمایا کہ تمکو کیا معلوم ہوگیا کہ الحمد سانپ کا منتر ہی پس حدیث سے معلوم
ہوا کہ قرآن پڑھانیکی بھی محنت لینا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام مالک اور شافعی کا
اور پچھلے حنفی مجیون نے ثُمَّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرٍ اِنَّ اَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا
فَصَلُّوا عَلَيْهِ مسلم مین عمران بن حصین اور جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا
کہ آج تمہارا بھائی مرگیا اٹھو اسکے جنازے کی نماز پڑھو ف ملک حبش کا بادشاہ نجاشی
نصرانی مذہب اور انجیل کا عالم تھا مسلمانون سے حضرت کا حال دریافت کرکے قرآن سُنکر حضرت
کا معجزہ دیکھے ایمان لایا مسلمانون کیساتھ بہت سلوک کیا کرتا تھا جس دن وہ حبش مین مرگیا
اسی دن حضرت نے مدینہ مین خبر دی اور یہہ حدیث فرمائی پھر عیدگاہ مین صف باندہ کر اسکی نماز
پڑھی یہہ معجزہ بھی حضرت کا کہ دور کی خبر دی اور مطابق پڑی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غائب
پر نماز پڑھنا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا حنفی مذہب کہتے ہین کہ یہہ بات حضرت کو
خاص تھی شاید زمین طی ہوگئی ہو اور وہ سرنگت ہوگیا ہو اور انکو غایب پر نماز پڑھنا درست
نہین ثُمَّ اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ اَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ مسلم مین
ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت برا لقب نام خدا کے نزدیک
اُس مرد کا نام ہی جسنے شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا ف سب بادشاہون
کا بادشاہ خدا ہی بندہ بیچارہ محتاج کو کیا مناسب ہے کہ شاہنشاہ کہاوے ق
اَنَسٌ اِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا وَاِنَّهُمْ قَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا
عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اصحاب سے
کہ تمہارے بھائی مارے گئے شہید ہوئے اُن لوگون نے وہان خدا سے عرض کی کہ خداوند
ہماری طرف سے ہمارے پیغمبر کو یہہ پیغام پہنچاوے کہ ہم تجھ سے ملے سو تو ہم سے

دی ہو اور بسم تھے سے رہی ہو ف کا فروں کا ایک گروہ حضرت کے پاس آیا اور حضرت کا
اسلام لایا اور کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ اصحاب بھیجئے کہ ہمکو قرآن سکھلا دیں حضرت نے ستر
صحابی قاری بھیجے جو رات بھر عبادت کرتے اور دن کو لکڑیاں لا کر بیچتے آپ کا کھانا خرید
کر کھلاتے ہے انکے ساتھ گئے ان کافروں نے راہ میں دغا سے انکو شہید کیا بعد اسکے جبرئیل
نے حضرت سے عرض کیا کہ ہمارے پیغمبر حضرت کو پہنچا دو کہ ہم نے ملاقات کی حضرت نے بد دعا کی
اور فرمائی اور ایک مہینہ تک کافروں پر بد دعا کی **إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي**
عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ زیادہ خوف
امت پر قوم لوط کے کام کا ہے جو ہرگز نہیں کرنا **ف** [illegible]
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حکم اسلام کرنے کو دونوں کو مار ڈالو **فَاقْتُلُوا**
إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي دِمَاغُهُ مِنْ حَرَارَةِ
نَعْلَيْهِ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا عذاب کی راہ سے کمتر دوزخیوں
میں وہ شخص ہوگا کہ وہ آگ کی جوتیاں پہنے ہوگا جس سے اسکا بھیجا ہانڈی کی طرح جوش کریگا
ف الٰہی ہر ایک دوزخ کا کمتر اور بڑا عذاب ہے [illegible]
إِنَّ أَدْنَى مَقْعَدِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى وَيَتَمَنَّى
فَيَقُولُ لَهُ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم لوگوں میں کم سے کم جسکا بہشت
میں درجہ ہو اس سے خدا کہیگا کہ تو مانگ جو تیری آرزو ہو سو وہ مانگے گا پھر دوسری بار کہے
گا پھر خدا فرمائیگا کہ کیا آرزو کر چکا وہ کہیگا ہاں حکم ہوگا جو تو نے مانگا اتنا ہی اور
اس کے ساتھ اتنا ہی اور تجھ کو ملا **ف** آدمی بہشت میں
مانگتا مانگتا تھک جاویگا اور فرشتے اسکو بہت سی چیزیں یاد دلاوینگے [illegible]
إِنَّ أَزْوَاجَ الْمُؤْمِنِينَ [illegible] **فِي الْجَنَّةِ** [illegible]

واخبر هو او رواه ان ارواحهم في جوف طير خضر لها قناديل معلقة بالعرش تسرح
من الجنة حيث شاءت ثم تأوي الى تلك القناديل فاطلع اليهم ربهم اطلاعة
فقال هل تشتهون شيئا قالوا اي شيء نشتهي ونحن نسرح من الجنة حيث شئنا
ففعل ذلك بهم ثلث مرات فلما راوا انهم لن يتركوا من ان يسألوا قالوا يا رب نريد
ان ترد ارواحنا في اجسادنا حتى نقتل في سبيلك مرة اخرى فلما رأى ان ليس لهم
حاجة تركوا مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہیدوں کی روحیں
سبز جانوروں میں بہشت کے درختوں کے میوے کہاتی ہیں اور تیسری قسم کی بہت آیت کی ہی کم کرکے اور ایک
روایت یہ ہی کہ مقرر شہیدوں کی روحیں سبز چڑیوں کے پیٹ میں ہیں انکے واسطے عرش کے
نیچے قندیلیں لٹکتی ہیں کہاتی پہرتی ہیں بہشت میں جہاں انکا جی چاہتا ہے اور وہ انکو انہیں قندیلوں میں
آکر ٹہرتی ہیں سو انکے رب نے انکو دیکھا اور فرمایا کہ بہلا کوئی چیز کو تمہارا جی بھی چاہتا ہے شہیدوں
نے کہا کس چیز کو ہمارا جی چاہے ہم تو اس حال میں ہیں کہ بہشت میں کہاتے پہرتے ہیں جہاں چاہتے
ہیں پہر خدا نے اسیطرح تین بار پوچھا جب شہیدوں نے دیکھا کہ بدون کچھ مانگے نہیں چہٹتے
تو کہا اے رب ہم چاہتے ہیں کہ ہماری روحیں ہمارے بدنوں میں پہر ڈالی جاویں تو ایکبار اور
ہم تیری راہ میں مارے جاویں اور ٹکڑے ٹکڑے ہوویں پہر جب خدا نے دیکھا کہ انکو اب کسی چیز کی
آرزو باقی نہیں تو پہر انسے پوچھنا چہوڑ دیا ف عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ میں
نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت قرآن میں حق تعالی فرماتا ہے کہ شہیدوں کو مردہ مت سمجھو وہ زندہ
ہیں روزی پاتے ہیں خوشیاں کرتے ہیں خدا کے فضل سے سو اس آیۃ کا کیا مطلب ہے اور
شہیدوں کا مفصل حال کیونکر ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کئی باتیں
معلوم ہوئیں ایک تو یہ کہ روح کو فنا نہیں بدن کے مرنے سے روح نہیں مرتی دوسرے یہ کہ شہید
مرتے ہی بہشت میں داخل ہوتے ہیں اور زندوں کی طرح کہاتے پیتے اور انکو یہ رتبہ حاصل
نہیں کہ وہ قیامت میں بعد حساب کتاب کے بہشت میں جاوینگے تیسرے یہ کہ بہشت بالفعل

ہو جاوے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا جو تجھے کہ بعد پیغمبرون کے سب سے شیعہ ون نہایت برے
ہے ہین قد ۲۱۷ ثوبان انّ اسمی محمد ما الذی تسمانی به اهلے مسلم مین ثوبان سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا نام محمد ہی جو میرے لوگون نے میرا نام رکھا ہی ف
ثوبان کی روایت ہی کہ مین حضرت کے پاس کھڑا تھا ایک یہودیون کا عالم آیا اُسنے کہا السلام
علیک یا محمد مین نے اُسکو دھکیل دیا کہ بے ادبی سے نام کیون لیتا ہی یا رسول اللہ کیون نہین کہتا
ہے حضرت نے یہہ فرمایا کہ میرے لوگون نے میرا یہی نام رکھا ہی جیسے کیسا ہوا جو اُسنے میرا
نام لیا سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت مین ق ۲۱۸ ابن مسعود انّ اشدّ الناس عذابا
یوم القیمة عند الله المصوّرون بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب لوگون سے نہایت سخت عذاب خدا کے نزدیک قیامت
مین تصویر بنانے والون کو ہوگا ق ۲۱۹ عائشة انّ اصحاب ھذہ الصور یعذبون یوم القیمة
ویقال لھم احیوا ما خلقتم بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ مقرر ان تصویرون کے بنانے والون پر عذاب ہوگا قیامت کے دن اور انکو حکم ہوگا
کہ جلاؤ جسکو تمنے بنایا ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ مین نے ایک چادر مول لی جسمین
تصویرین تھین اُسکو بطور پردہ دروازے پر لٹکایا تھا حضرت نے جو اُسکو دیکھا تو باہر ٹھہر رہے
گھر مین نہ آئے تو مجھکو معلوم ہوا کہ حضرت کو کوئی چیز بری معلوم ہوئی تب مین نے
کہا کہ یا رسول اللہ مین توبہ کرتی ہون خدا سے اور حضرت سے کہ آپکو ملال کیا ہی تب حضرت نے فرمایا کہ یہ چادر
کیسی ہی مین نے کہا کہ رسول اللہ کی ہی آپکے بیٹھنے کے واسطے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مکان مین تصویرین ہوتی ہین اُسمین رہنا اگرچہ مسلمان ہی ہو پر واجب
ہی کہ اُسے نکالدے نہین تو پھر فرشتے اور نقصان ہی جبرئیل کیا کہ مین جو مقتدی بڑا ان سے کہ
کوئی ہی وہ کافر اور اُسپر خدا کی لعنت برسائی ہی ق ۲۲۰ سعد بن ابی وقاص انّ اعظم المسلمین
جرما من سال عن شیء لم یحرّم علی الناس فحرّم من اجل مسئلته بخاری اور

مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب مسلمانون مین بڑا گنہگار مسلمان
وہ ہی کہ جسنے وہ بات پوچھی کہ حرام نہتی پر اسکے پوچھنے سے حرام ہوگئی ف مسئلہ پوچھنا
دو قسم ہی ایک تو وہی کہ اسکی حاجت پڑی اور وہ بات معلوم نہین تو دریافت کے واسطے
پوچھے یہ تو درست ہی بلکہ اسکا حکم ہی کہ دریافت کرے دوسرے بے ضرورت بیحاجت پوچھنا اور
تنگ کرنا یہ منع ہی سو اسیکو حضرت نے منع کیا کہ ناحق بیحاجت باتین پوچھا کرو شاید حلال
چیز بہی تمہارے بیجا سوال سے حرام ہوجاوے اور تم گنہگار ہو ح عمران ابن حصین ان اقل
ساکنی الجنۃ النساء مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
اولے بہشت کے رہنے والون مین عورتین بہت کم ہین ف یعنی بہشت مین بہت ہی
دنیا کی عورتین بہایت کم ہین اسواسطے کہ عورتون مین بیدینی اور عقلمندی کم ہوتی ہی اور رفاہ
کا احسان کم مانتے ہین ح انس ان اقواما خلفنا بالمدینۃ ما سلکنا شعبا ولا
وادیا الا وہم معنا حبسہم العذر بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ تحقیق کچھ لوگ ایسے ہم سے چہوٹ کر مدینہ مین رہ گئے تہے ساتہون کے اور پیچہے تہی راہ چلنے مین جو ہمکو
ثواب ہوا انکو بہی وہ ہمارے ساتھ شریک ہین کیونکہ لاچار تہے انکو روکا تہا ف حضرت نے
جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو چند مسلمانون کے پاس سواری اور سفر کا سامان نتہا وہ حضرت
کے ساتھ جانیسے لاچار ہو کر مدینہ مین رہ گئے جب حضرت وہان سے پہرکے تب یہ
حدیث فرمائی یعنی اس سفر کی تکلیف مین جتنا ہمارے ساتہیون کو ثواب ہوا انکو بہی ہوا
اسواسطے کہ وہ دل سے ساتھ تہے اگرچہ لاچاری سے ظاہر مین چہوٹ گئے ہی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ سچی نیت کو دین مین بڑا دخل ہی ح ابو موسی الاشعری ان الاشعریین اذا ارملوا فی الغزو
او قل طعام عیالہم بالمدینۃ جمعوا ما کان عندہم فی ثوب واحد ثم اقتسموہ
بینہم فی اناء واحد بالسویۃ فہم منی وانا منہم بخاری اور
مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اشعری لوگ جب لڑائی

یتیں محتاج ہو جاتی ہیں یا مدینہ میں ان کے جورو لڑکوں کا کھانا کم ہو جاتا ہی تو ایک کپڑے میں جو
ان کے پاس ہوتا ہی اکٹھا کرتے ہیں پھر ایک برتن سے آپس میں برابر برابر بانٹ لیتے ہیں سو وہ میرے طور
میں ہیں سیئے یعنی میں ان سے ف معلوم ہوا کہ یمن کی قوم تھی جنہیں ابو موسیٰ اشعری اس حدیث کے راوی
ہیں انکی یہ حضرت نے عادت بیان کی ہے تا کہ اور لوگ بھی اسیطرح آپس میں اتفاق کریں ح ۲۲۴
ابو ذر سے اِنَّ الْاَکْثَرِیْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا
بخاری میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہت مالدار ہیں وہی قیامت میں ثواب سے
مفلس ہیں مگر جسنے مال کو خرچ کیا اسطرح اور اسطرح اور اسطرح یعنی داہنے اور بائیں اور آگے
پیچھے یا ف یعنی جس مالدار نے راہ خدا میں خوب دیا وہ البتہ ثواب پاویگا اور جسنے
بخیلی کی اور مال کو جمع رکھا وہ قیامت میں مفلس ہوگا نہ تو مال اسکے پاس ہوگا نہ ثواب ح ۲۲۵ ابو ہریرہ سے
اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَأْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ کَمَا تَأْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ سمٹ کر ایمان سمٹ آویگا مدینہ کی طرف جیسے سانپ سمٹتا ہی اپنے بل کی طرف ف
یعنی ایمان کا گھر جو بہر صورت میں آیا تو وہ لوگ وہاں جانے کی حاجت ہی جب حضرت
تھے تو مسلمان ہر طرف سے دین سیکھنے کو جاتے تھے پھر خلیفوں کے وقت میں اسیطرح لوگ جایا
کئے اور وہاں بڑے بڑے عالم ہو گئے ہر زمانے کے لوگ علم سیکھنے کو جایا کئے پھر حضرت
امام مالک کی زیارت کو بہت لوگ جاتے ہیں غرض سب باتوں کو مدینہ جانے کی بہت
ہی اور قیامت تک جب کفر کا ہر طرف غلبہ ہوگا تب سب ملکوں سے ایماندار لوگ سب طرف سمٹ
کر مدینہ میں امام مہدی یا حضرت عیسیٰ ہونگے جہاں ایمان نکلا تھا اسی سمت کو جاویگا ق ۲۲۶ جابر
و عائشہ سے اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰٓئِکَةُ بخاری اور مسلم
میں جابر اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں
وہاں فرشتے رحمت کے نہیں جاتے ف جب رحمت کے فرشتے نہ آئے تو مقرر اس گھر میں بے برکتی
ہوگی ق ۲۲۷ ابن عمر و عائشہ سے [illegible]

بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرو اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کا حریرہ مفرح
بیمار کے دل کو راحت پہنچاتا ہے اور کچھ غم بھی کھوتا ہے **ف** تلبینہ یعنی جو کے آٹے کے حریرے کا
نام ہے دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے اور معدے کو سودا سے صاف کرتا ہے لو تو دوا ان بیمار کو
راحت بھی ہوگی اور غم بھی دور ہوگا سفر السعادت میں روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ کا معمول تھا کہ اہل
ماتم کو جو کا حریرہ کھلاتے تھیں تاکہ تسکین ہو اور غم دور ہو **ق** عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ اِنَّ الْحَلَالَ
بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى
الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي
يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوشِكُ اَنْ يَرْتَعَ فِيهِ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ
اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَاِذَا فَسَدَتْ
فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ بخاری اور مسلم میں نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ صاف حلال کھلا ہے اور حرام بھی کھلا ہے لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرفہ
ملی ہوئی شبہ کی چیزیں ہیں انکو بہت لوگ نہیں جانتے سو جو شبہوں سے بچا وہ اپنے دین اور
آبرو کو سلامت لیگیا اور جو شبہوں میں پڑا وہ حرام میں بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنے
گرد کی ہوئی زمین کے آس پاس چراتا ہے قریب ہے کہ کسی دن اسکو بھی چریں گے جانور البتہ ہر بادشاہ
کا ایک رمنہ ہوتا ہے جان لو کہ خدا کا رمنہ اسکی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں جان رکھو کہ
بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب سنور رہا اور سب بدن سنورا اور جب بگڑا تو سارا بدن بگڑا
دیکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہے **ف** یہ حدیث بڑے کام کی ہے اس میں شریعت اور طریقت سب کچھ ہے
اسکو خوب یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کی سب چیزیں تین طرح پر ہیں حلال اور حرام اور شبہ
جو چیزیں حلال ہیں وہ قرآن اور حدیث میں صاف کھلی ہیں سب کو ان میں شبہ نہیں
جیسے کھیتی سوداگری مزدوری نکاح کی حلت دودھ شہد میوے اور جو حرام ہیں وہ بھی
جیسے ناحق قتل شراب سود جوا حرام کاری چوری دغابازی جھوٹ اسپیٹر جادو

کہ خوب حرام جانتے ہیں جاہل لوگ بھی اور جو شبہ دار چیزیں ہیں جنکے کچھ حلال ہے یہی سبیل
کی سی ہے اور حرام سے بھی جیسے کوئی چیز کوئی اپنے گھر میں پاوے لیکن اسکو یہ معلوم
نہیں کہ وہ چیز اسی کی ہے یا کسی اور کی اسکو بہت لوگ نہیں جانتے سو اسکا حضرت نے
قاعدہ بتلایا کہ جس چیز میں شبہ ہے کہ یہ حلال ہے یا حرام ہے یا عالموں کا اسمیں اختلاف ہے
کوئی حلال بتلاتا ہو اور کوئی حرام تو اسکو چھوڑ دے ہرگز نہ کرے اسمیں وشبہ بچاتو ہی سو بہتر
اور شاید وہ حرام ہو اور نہیں تو جب شبہ والی چیزوں میں آدمی پڑا تو ہو سکتے حرام چیزوں
میں بھی گر جاوے رہا بچا تو اچھا تقوی اور پرہیزگاری اسیکا نام ہے کہ آدمی شبہ ہونے کے سبب
حضرت نے فرمایا کہ تقوی فقط ظاہری کی صفائی کا نام نہیں تقوی کا مقام دل ہے یعنی جب
دل میں ایمان رہا اور اسکی نارضامندی کا خوف جیسے سماتا تو آنکھ کان نہ تھے پاؤں سب عضو
اچھے دستور جانتے ہیں اسواسطے کہ دل بادشاہ ہے تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑ گیا یعنی حرص اور
فسق و فجور اسمیں جا گھسا تو بدن بگڑ گیا کہ آنکھ رنڈیاں گھورتی ہی کان غیبت باجوں کے
اور ہر عشق میں زبان لغو و حرام جیت کر رہی ہے نہ موت کا کچھ خوف ہے نہ قیامت کا کچھ ڈر الہی
ایسا خوف ہمارے دلوں میں ڈال اور ان بلاؤں سے بچا لکال آپ نے عن ابن عباس ان الحمد للّٰہ
نحمدہ و نستعینہ من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ و اشھد
ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ و رسولہ اما
بعد قال جبر جاءہ ضماد فکلمہ ردہ فقال یا محمد انی ارقی من ھذہ
الریح وان اللہ یشفی علی یدی من شاء فھل لک مسلم عن ابن عباس سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب خوبیاں اللہ کے واسطے ہیں ہم اسکو سراہتے ہیں اور اسی سے
ہکام میں مدد مانگتے ہیں جسکو اسنے راہ پر لگایا اسکو کوئی نہیں بہکا سکتا
اسنے بہکایا اسکو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ کوئی
نہیں خدا اسکے سوا ہے وہ اکیلا مالک ہے کوئی اسکا ساجھی نہیں اور ہم شک

اور اُسکا بیان پہنچا ہم کو الرلیثہ کے یہ خطبہ حضرت نے اُسوقت فرمایا تھا جب حضرت کے
پاس ضماد نام شخص وہ آیا تھا سو اُسنے کہا تھا کہ مجھکو آسیب دیوونکی جہاڑ پھونک کا منتر آتا ہی
اور میرے ہاتھ سے خدا جسکو چاہتا ہی آرام دیتا ہی سو تجھکو بھی اگر خواہش ہو تو میں تجھی جہاڑون
ف ضماد ازدی یمن کا ایک شخص تھا جہاڑ پھونک میں اُسکو دخل تھا جب وہ مکے میں آیا
تو مکے کے کافرون نے اُسنے کہا کہ معاذ اللہ محمد دیوانہ ہو گیا ہی کچھ آسیب کا اثر ہی شاید کہ
ہی تو اُسکو اپنے منتر سے جہاڑ دو حضرت کے پاس آیا اور حضرت سے جہاڑنیکو چاہا تب
حضرت نے ابھی تک خطبہ پڑھا بعد حمد اور نعت کے کچھ اور نہ فرمایا چاہتے تھے اُسنے
حضرت کو روکا اور کہا کہ اس کلام کو پھر پڑھیے حضرت نے اُسکو دوبارہ پڑھا اُسنے کہا
پھر پڑھیے حضرت نے اُسکو تین بار پڑھا پھر ضماد نے کہا کہ میں نجومیون کی اور جہاڑ کرون کی
اور شاعرون کی بہت کلام سن چکا ہون ایسا عمدہ کلام تو مین نے کبھی بھی نہ سنا واللہ اس کلام
کی فصاحت کی سمندر کی طرح تہا نہیں ملتی یا حضرت ہاتھ بڑھائیے میں بیعت اور توبہ
کرتا ہون پھر ضماد مسلمان ہو گیا اور آسیب جہاڑنے آئے تھے آپ ہی جہاڑے گئے ابو سعید
اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ مسلم
مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دنیا میٹھی ہری بہری ہی اور خدا مقرر ایک
گروہ کے بعد دوسرے گروہ کو لاتا ہی پھر تاکا کرتا ہی کہ کیسا کام کرتے ہو ف دنیا میٹھی
شیرین ہی اور سبز ہی آنکھ کو بھلی معلوم ہوتی ہی جیسے ہی دنیا کی لذت اور اسباب پر
آدمی لوٹ پوٹ ہے اور خدا ایک گروہ دنیا سے اٹھا کر دوسرے گروہ کو وارث کرتا ہی
جانچنے کے واسطے پھر جو دنیا کے عیش و آرام میں پہنسا اُسنے دہوکا کھایا اور خدا کو بھولا
اور جو دنیا کی بیوفائی سوچا کہ اگلے لوگون پاس رہی کب جو ہمارے پاس رہیگی پھر اسکو کام
کا کھلونا بنا کر اور دنیا مسافر کا سرائے سمجھ کر اُسکے جال میں نہ پہنسا اور اپنے مالک کو نہ بھولا
تو یہی دور اندیش ہوشیار ہی اور اسکا نام بیدار ہی حضرت نے ایکبار عصر کے بعد خطبہ

خلیفہ بنایا اور قیامت تک جو ہونا تھا سو فرمایا جسکو یاد رہا سو یاد رہا اور جو بھولا سو بھولا انہیں سے
یہ حدیث فرمائی تاکہ مسلمان سوچیں اور دنیا چھنے سے نکلیں حد ابو ہریرہ ۲۳۰ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَأَ
غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ الدِّیْنَ کَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت صلعم نے فرمایا کہ شروع اسلام پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہو جاویگا جیسا
پہلے تھا سو خوشی ہو ان مسافروں کو ف مطلب یہ کہ اسلام اول بہت کم تھا کوئی اسکا یار اور مددگار نہ
دکھا جیسے مسافر کو سفر میں کوئی نہیں پوچھتا پھر رفتہ رفتہ اسلام سارے عالم میں پھیلا سو حضرت
نے فرمایا کہ آخر کو قیامت کے قریب اسلام پھر کم ہو جاویگا جیسے پہلے تھا تو اسوقت کے مسلمان
مسافروں کی طرح بے یار و مددگار ہو جاوینگے جیسا اسوقت ہیں کہ جو دینداری پر کمر باندھتا کوئی اسکی نہیں
سنتا اگر آفر تو ایک طرف کلمہ گو اسکو ہنستے ہیں سو حضرت نے فرمایا کہ جو ایسے سخت وقت میں اسلام پر مضبوط رہا
اسکو خوشی ہو بہشت کی ق ۲۳۱ تا عائشہ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَکَذَبَ وَوَعَدَ
فَاَخْلَفَ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ آدمی جب
قرضدار ہوجاتا ہے کہتا ہے تو جھوٹ بولتا ہی اور قرضداروں سے وعدہ کرتا ہی تو پورا
نہیں کرتا ف حضرت نماز میں قرض سے بہت پناہ مانگتے تھے کسی نے کہا کہ یا حضرت آپ قرض
سے کیوں بہت پناہ مانگا کرتے ہیں تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی ق ۲۳۲ ابن مسعود اِنَّ
الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ حَتّٰی یُکْتَبَ صِدِّیْقًا وَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ کَذَّابًا مسلم میں عبد اللہ
بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ آدمی سچ بولا کرتا ہی یہاں تک کہ خدا کے نزدیک
بڑا سچا لکھا جاتا ہی اور آدمی جو جھوٹ بولا کرتا ہی یہاں تک کہ بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہی یعنی
جب آدمی کو سچ یا جھوٹ بولنے کی عادت پڑی پھر آخر کو اسمیں کامل ہو جاتا ہی ق ۲۳۳ ابو ہریرہ
اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ یُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ
وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ یُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ البتہ آدمی ایک مدت دراز تک مشغول

کے کام کیا کرتا ہی پہر اُسکا حاصل دو چیزوں کے کام پر ہوتا ہی اور بعضا آدمی بیس درازتک دو دو دن کے
کام کرتا ہی پہر اُسکا حاصل بیسیوں کے کام پر ہوتا ہی ف یہہ حاصل کا اصل ہی اول کاموں پر کچھ ثمرہ
نہیں تو علم و عمل پر گھمنڈ نہ کرے ق ابو هريرة ان الرحم شجنة من الرحمن فقال الله
من وصلك وصلته ومن قطعك قطعته بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا
کہ رحم کا لفظ رحمن کے لفظ سے نکلا ہی پہر خدا نے اُس سے کہا کہ جسنے تجھے میل رکھا اُس سے میں نے
رکھا اور جسنے تجھکو توڑا اُسکو میں نے توڑا ف رحم کے معنی رشتہ داری پر ہوری ہیں سو فرمایا
کہ یہہ لفظ رحمن سے نکلا ہی یعنے جو حرف رحم میں ہیں وہ رحمن میں ہیں پہر فرمایا کہ جو اور وہ
کریگا اُسپر میں کرم کروں گا اور جو اور بروی کریگا خدا اُسپر کرم نکریگا ق عائشة ان الرضاعة
تحرم ما تحرم الولادة بخاری میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ دودھ
نکاح کو حرام کرتا ہی جیسے پیدایش کا رشتہ حرام کرتی ہی ف یعنے جیسا کہ جناب کے نکاح میں آنے
والی دودھ پلانے کے حقیقی نکاح نہیں درست جیسے ماں اور بہن سے نکاح حرام ویسے ہی اوسکے بیٹی سے بھی نکاح
سب جو اس طرح اور بھی قیاس کر لیا جائے دودھ پلانے والا شراحتی دایہ اور اُسکے لوگوں سے ساری
کرناست ق ام سلمة ان الروح اذا قبض تبعه البصر مسلم میں حضرت ام سلمہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ روح جو قبض ہوتی ہی تو آنکھ بھی اُسکے پیچھے لگی چلی جاتی ہی ف
ام سلمہ سے روایت ہی کہ ابو سلمہ مر گئے تو حضرت تشریف لائے دیکھا تو آنکھ کھلی رہ گئی تھی جیسے
مردوں کی ہوتی ہی پہر حضرت صلعم نے اپنے ہاتھ سے آنکھ بند کر دی اور یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ مرنے کی آنکھ بند کر دینا چاہئے ق ابو بكرة ان الزمان قد استدار كهيئته
يوم خلق الله السموات والارض السنة اثنا عشر شهرا منها اربعة حرم ثلثة
متواليات ذو القعدة وذو الحجة والمحرم ورجب مضر الذي بين
جمادى وشعبان بخاری اور مسلم میں ابوبکرہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا

اس دن تھا کہ جب خدا نے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہی ان میں سے چار
مہینے حرام ہیں یعنی ان میں لڑنا بھڑنا درست نہیں تین پے درپے برابر لگے ہوئے ہیں ذوالقعدہ ذوالحجہ
اور محرم ہیں اور چوتھا مضر کا رجب جو جمادی الآخر اور شعبان کے بیچ میں ہے فائدہ
چار مہینوں کی حرمت درست چلی آتی تھی سو بعضے کافروں کا دستور تھا کہ جب انکو لڑنا
یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینوں کو بدل ڈالتے جیسے محرم میں لڑے تو صفر کا محرم نام
رکھتے اسی طرح ان مہینوں یعنی مہینوں کو الٹ پلٹ کرتے الا تھا مہینوں کا اصل
حساب ٹھیک نہیں رہا تھا جس سال حضرت نے اپنے آخر عمر میں حجۃ الوداع کیا
تو ذی الحجہ کا مہینہ دونوں حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافروں
کے حساب سے بھی تب حضرت نے حج کے موسم میں عرفہ کے دن ہزاروں آدمی
یوں کے روبرو یہ حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کر کے اصل حساب پر
ٹھیک ہو گیا ہے اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے عرب میں مضر ایک قوم
کا نام تھا وہ رجب کو بہت مانتے تھے اسواسطے رجب کو انکی طرف نسبت کیا ہے حذیفہ
بن أسيد الغفاري إن الساعة لا تكون حتى تكون عشر آيات خسف
بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزيرة العرب والدخان والدجال
ودابة الأرض ويأجوج ومأجوج وطلوع الشمس من مغربها ونار تخرج من
قعر عدن ترحل الناس لم يذكر في هذا الحديث العاشرة و
هي في غيره نزول عيسى بن مريم مسلم میں حذیفہ بن اسید سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ قیامت نہیں ہوگی جب تک دس نشانیاں پہلے نہ ہو لیں گی ایک تو پورب میں کہیں کا دھنس جانا
دوسرے پچھم میں زمین کا دھنسنا تیسرے عرب کے ٹاپو میں زمین کا دھنسنا چوتھے دھواں کہ عالم میں پھیلے گا پانچویں
دجال کا نکلنا چھٹے زمین کا جانور نکلنا ساتویں یاجوج ماجوج کا نکلنا آٹھویں سورج کا پچھم کی طرف سے نکلنا نویں
آگ کہ قعر عدن کے کنارے سے نکلیگی اور لوگوں کو ہانکتے ہوئے شام کے ملک میں لیجاوے گی مسلم نے اس حدیث میں دسویں

۲۳۰
۵

نشانی روایت نہیں کی لیکن اس حدیث میں دسویں نشانی حضرت عیسیٰ کا آسمان سے اترنا ہے ف حضرت کے اصحاب
قیامت کا کچھ ذکر کرتے تھے اتنے میں حضرت تشریف لائے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی علی مرتضیٰ سے
روایت ہی کہ قیامت سے پہلے یہ حیوان عالم میں پہلے گا مسلمانوں کو نشان کر جاویگا اور کافروں کا منہ کالا
ہو جاویگا کہتے ہیں زمین سے ایک جانور نکلیگا اسکا سر گز کا لمبا سر اسکا جیسے بیل کا اور آنکھ
جیسے سور کے اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے بارہ سنگے کے اور سینہ
جیسے شیر کا اور رنگ جیسے چیتے کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور ٹانگ جیسے اونٹ کا ہاتھ
باز جیسے اونٹ کے اسکے پاس حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان
اور کافر کو سو گز کے فاصلے سے کہیگا اور کہیگا اسلام کا دین سچا ہی اور سب دین جھوٹے ہیں ق المغیرة
بن شعبة إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا ينكسفان لموت أحد
ولا لحياته فإذا رأيتموهما فادعوا الله وصلوا حتى تنجلي بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن
شعبہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں خدا کی نشانیوں سے
کسی کے مرنے جینے سے ان میں گہن نہیں پڑتا پھر جب تم گہن کو دیکھا کرو اللہ سے دعا کیا کرو اور نماز
پڑھا کرو جب تک وہ روشن ہو جاوے ف جس دن ابراہیم حضرت کے بیٹے کا انتقال ہوا اسی
دن گہن پڑا لوگوں نے کہا کہ گہن ابراہیم کی موت سے پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ یہ خدا کی
قدرت ہی تمہارا گمان غلط ہی کسی کے مرنے جینے پر گہن موقوف نہیں اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ جو لوگوں میں مشہور ہی کہ جب گہن پڑا تو کوئی بڑا مرتا ہی غلط بات ہی گہن کا
دو رکعت سنت ہی بڑی سورتیں آہستہ پڑھے جب تک روشنی ہو کر اور دعا میں مشغول رہے
اور صدقہ دینا بھی سنت ہی ق جابر إن الشهر يكون تسعا وعشرين مسلم میں جابر
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہی ف ایک بار حضرت نے
قسم کہائی کہ مہینہ بھر اپنی بیبیوں کے پاس نہ جاوینگے پھر انتیس دن کے بعد انکے پاس تشریف
لیگئے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے مہینے بھر کی قسم کہائی تھی حضرت نے فرمایا

م

کر گیا ہو اسیلیے اشتباہ مین ڈالتا ہی م جابر اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ

ذَهَبَ حَتّٰى یَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ مسلم جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان

جب اذان سنتا ہی تو مقام روحا تک بھاگ جاتا ہے سو چوبیس میل روحا ہی ف روحا ایک مکان

ہی مدینے سے چھتیس کوس پر م انس اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ اَیِسَ اَنْ یَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِیْ جَزِیْرَةِ

م۲۲

الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِی التَّحْرِیْشِ بَیْنَهُمْ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان

نا امید ہو گیا اس سے کہ اب نمازی لوگ عرب کے اسکو پوجین لیکن انمین فتنہ فساد

ڈالنے کا قائل ہی ف یعنے عرب مین اسلام قایم رہیگا بہشتی وہان نہوگی شیطان پرستی

مراد بت پرستی ہی یہ سچ ہی کہ عرب مین ابتک خدا کے فضل سے بت پرستی کوئی نہیں

جانتا البتہ فتنہ و فساد بہت ہوئے اس سے آدمی کافر نہیں ہو جاتا اس حدیث سے غیب

ق۲۳

کی بات ثابت ہوئی متفق علیہ انس اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ بخاری

اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ شیطان آدمی کے

بدن مین پھرتا ہی خون کی طرح ف یعنے شیطان کا آدمی پر خوب قابو ہی جیسا

م۲۴

ابھی ... م حذیفة اِنَّ الشَّیْطَانَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا یُذْكَرَ اسْمُ اللهِ

عَلَیْهِ وَاِنَّهٗ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِیَةِ لِیَسْتَحِلَّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِیَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا

الْاَعْرَابِیِّ لِیَسْتَحِلَّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِیَدِهٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ یَدَهٗ فِیْ یَدِیْ

مَعَ یَدِهَا مسلم مین حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان حلال جانتا ہی

اس کھانے کو جسپر خدا کا نام نہ لیا جاوے اور شیطان اس لڑکی کو لے آیا تھا اسکے

سبب سے کھانا حلال کرلے سو مینے اسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس جنگلی گنوار کو لے آیا کہ اسکے سبب

کھانے کو حلال کرلے سو اسکا بھی ہاتھ مین نے پکڑ لیا قسم ہی اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی

کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ مین ہی اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ ف حذیفہ سے روایت

ہی کہ ہمارا دستور تھا کہ جب کھانا آتا تو ہم ہاتھ نہ ڈالتے جبتک حضرت نہ کھاتے سو ایکبار

فرمایا ایک لڑکی دوڑتی آئی جیسے اسکو کوئی کھینچے لاتا ہی سو چاہتی تھی کہ کھانے میں ہاتھ ڈالے
بسم اللہ کہے بغیر سو حضرت نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک گنوار اسیطرح دوڑتا آیا اسکا بھی
ہاتھ حضرت نے پکڑ لیا پھر حضرت نے فرمایا بیشک شیطان چاہتا تھا اگر یہ لڑکی کھا لے
جسپر خدا کا نام نہ لیا جاوے تو میں بھی کھاؤں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھانا کہانے والے
کو ضرور ہی نہیں تو شیطان ساتھ کھاتا ہی ق ابن مسعود إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ
وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَإِنَّ
الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ
عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا بخاری مسلم میں عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ بیشک سچ بولنا نیکی کو سجھاتا ہی اور نیکی بہشت میں سجھاتی ہی اور البتہ مرد سچ
بولا کرتا ہی یہاں تک کہ خدا کے نزدیک سچا لکھا جاتا ہی اور جھوٹھ بولنا بدکاری کو سجھاتا ہی
اور بدکاری دوزخ میں سجھاتی ہی اور مرد جھوٹھ بولا کرتا ہی یہاں تک کہ خدا کے نزدیک بڑا جھوٹھا
لکھا جاتا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچ بولنے کا انجام بہشت ہی اور جھوٹھ
بولنے کا انجام دوزخ ہی مسلمان کو اسکا خیال ضرور رکھنا چاہئے جھوٹھ بولنے کو سچ کے ق
ابو ہریرۃ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهَا
دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي
بِهَا فِي جَهَنَّمَ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی
رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل میں اسکو کوئی بڑی چیز نہیں سمجھتا حالانکہ اسی
کے بات کے سبب سے خدا اسکے درجے بلند کرتا ہی اور بیشک بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول
جاتا ہی دل میں اسکو کچھ بڑی بات نہیں سمجھتا حالانکہ اسی بات کے سبب سے دوزخ میں گر پڑتا ہی
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بول سوچ کر ایک بات کو منہ سے نکالا کرے ق ابو ہریرہ
فِي رِوَايَةٍ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَزِلُّ بِهَا إِلَى النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ

وَالمَغرِبِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ کوئی بات ایسی بولتا ہی کہ جسکے سبب سے دوزخ مین گرجاتا ہی اتنی دور سے بھی زیادہ جتنا مشرق اور مغرب مین فرق ہی ق ابو ہریرہ وابن عباس اِنَّ العَینَ حَقٌّ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ سے اور عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نظر کی تاثیر صحیح ہی ف یعنے بعضی نظر لگ جاتی ہی خدا نے اسمین تاثیر رکھی ہی ق اُبَیُّ بن کَعبٍ اِنَّ الغُلَامَ الَّذِی قَتَلَہُ الخَضِرُ طُبِعَ کَافِرًا وَلَو عَاشَ لَاَرهَقَ اَبَوَیهِ طُغیَانًا وَّکُفرًا بخاری اور مسلم مین ابی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جس لڑکے کو خواجہ خضر نے مار ڈالا تھا وہ پیدایشی کافر تھا اور اگر جیتا رہتا تو اپنے ماں باپ کو بلا مین اور کفر او رنا فرمانی مین ڈالتا ف حضرت موسیٰ اور خضر کا قصہ قرآن مین مذکور ہے اسکی طرف حضرت نے اشارہ کیا یعنے خضر نے جو لڑکے کو بحکم خدا مارا تھا وہ ان حکمت تھا ق ابن عمر اِنَّ الفِتنَۃَ ھٰھُنَا مِن حَیثُ یَطلُعُ قَرنُ الشَّیطَانِ قَالَ الصَّغَانِیُّ مُؤَلِّفُ ھٰذَا الکِتَابِ ھٰذَا حَدِیثٌ سَمِعتُہُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی المَنَامِ قَالَ وَھُوَ یُشِیرُ اِلَی المَشرِقِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فتنہ و فساد ادھری جہان سے شیطان کا سینگ یعنے آفتاب نکلتا ہی کہا حسن صغانی نے جو اس کتاب کے جمع کرنیوالے ہین کہ مین نے خواب مین یہ حدیث حضرت کی زبانی سنی اور حضرت اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف ف اور حدیث مین آیا ہی کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان اپنے دو سینگ اسمین لگا دیتا ہی تاکہ کافرون کا سجدہ اوسی کیطرف ہو سو حضرت نے پورب کیطرف اشارہ کیا یعنے جو ملک مدینے سے پورب کیطرف ہین وہان بڑے بڑے فساد ہونگے یاجوج ماجوج دجال اسیطرف سے نکلینگے خارجی اور رافضی بھی پورب کے طرف سے نکلینگے یعنے عراق کے ملک سے ق انس اِنَّ الکَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَۃً اُطعِمَ بِھَا طُعمَۃً مِنَ الدُّنیَا وَاَمَّا المُؤمِنُ فَاِنَّ اللہَ یَدَّخِرُ لَہُ حَسَنَاتِہِ فِی الاٰخِرَۃِ وَیُعقِبُہُ رِزقًا فِی الدُّنیَا عَلٰی طَاعَتِہِ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے

۲۴۶ ق

۲۴۷ ق

۲۴۸ ق

۲۴۹ م

عمل حسب رزق

فرمایا کہ کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہی تو اسکے سبب سے دنیا مین کہ اسکی روزی
کی کشایش ہو جاتی ہی اور ایمان دار کی نیکیونکو خدا اسکی آخرت کیواسطے جمع کر رکھتا
ہی اور اسکے بعد دنیا مین بھی روزی دیتا ہی اسکی بندگی پر **ف** یعنے خدا کسیکی
نیکی برباد نہین کرتا وہ عادل ہے لیکن کافر کو تو آخرت مین کچھ ثواب نہین ملتا
اسواسطے اسکا بدلہ دنیا مین کر دیتا ہے اور ایماندار کا بدلا دونو جہان مین **ح** ابن عمر
وَاَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ الْكَرِيْمَ ابْنَ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ
بْنِ اِسْحٰقَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا جو خود کریم ہو اسکا باپ بھی کریم ہو دادا بھی کریم ہو پردادا بھی کریم ہو وہ حضرت یوسف حضرت
یعقوب کے بیٹے حضرت اسحاق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پرپوتے **ف** یعنے کہ
حضرت یوسف کو یہ خاندانی بزرگی کہ جسکی چار پشت پیغمبر ہوتی آئی ہو کسیکو حاصل
نہین **ق** وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَ
اصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ
بَنِيْ هَاشِمٍ ترجمہ واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو
حضرت اسماعیل کی اولاد سے شرافت مین چن لیا اور گروہ قریش کو کنانہ کی اولاد
چن لیا اور ہاشم کی اولاد کو قریش سے چن لیا اور مجھکو ہاشم کی اولاد سے چن لیا **ف** کنانہ حضرت کی
چودھوین پشت مین ہین انسے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہے نضر بن کنانہ کا حضرت کی بارھوین
پشت مین ہین اور ہاشم حضرت کے پردادا ہین سو حضرت نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرت
اسماعیل کی اولاد سے شرافت مین افضل ہے پھر انمین سے قریش افضل ہین اور قریش سے
بنی ہاشم افضل ہین اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہین تو گویا حضرت سارے
عرب کے خلاصہ ہین الحاصل حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسینی اور حسنی شرافت مین
سارے عالم سے افضل ہین اسواسطے کہ حضرت کی اولاد سوا حضرت کے اور کسی

سے نانی ہیں یہ ہے حضرت کا نسب نامہ یوں ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب
بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک
بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اور حدیث اور اہل
بیت کا حال بہت طول ہے انشاء اللہ تعالیٰ کہیں آگے اصلاح ہوگا ق ۲۵۵ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ
لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى بخاری اور مسلم میں ہے
ف آپ نے کہا حضرت نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ خدا نے مجھ کو حکم کیا ہے کہ تجھ پر سورۃ لم یکن الذین کفروا
پڑھوں ابی بن کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا خدا نے میرا نام لیا آنحضرت نے فرمایا ہاں
تب ابی بن کعب خوشی کے مارے رونے لگے ف ابی بن کعب انصاری صحابی ہیں قرآن
کے بڑے قاری ہیں سو حضرت نے انکی استادی مقرر کر دی تھی اور مسلمان انکو استاد جانا کرتے
تھے اور لوگ اس حدیث سے انکی بڑی بزرگی ثابت ہوئی ح ۲۵۵ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ اِلَيْكُمْ
فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِيْ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَهَلْ
اَنْتُمْ تَارِكُوْا لِيْ صَاحِبِيْ رواہ البخاری ف حضرت نے فرمایا کہ اللہ نے مجھ کو تمہاری
طرف پیغمبر کر کے بھیجا سو اول تم نے کہا کہ تو جھوٹا ہے اور ابوبکر نے کہا کہ سچا ہے اور انہوں نے
میرے ساتھ اپنی جان اور مال سے سلوک کیا تو کیا تم لوگ میرے ساتھی کو میری خاطر سے چھوڑو گے
اس طرح کہ اسکو رنج نہ پہنچاؤ ف یہ بات دو دفعہ فرمائی سبب اس کا یہ ہے کہ ایک بار ابوبکر صدیق
اور عمر فاروق میں کچھ گفتگو سے رنج ہو گیا صدیق اکبر حضرت کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا
رسول اللہ میرے اور عمر کے درمیان کچھ گفتگو ہو گئی تھی اس پر شرمندہ ہوا پھر میں نے
عمر سے اپنا قصور معاف کرایا سو انہوں نے معاف نہ کیا سو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا
حضرت نے فرمایا کہ خدا معاف کریگا اور تجھ کو بخشے گا پھر عمر بھی اس گفتگو سے پشیمان ہو کر
صدیق کے گھر گئے وہاں نہ پایا تو حضرت کے پاس گئے جب عمر حضرت کے پاس آئے تو حضرت
کے چہرے پر غصہ معلوم ہوا صدیق اکبر ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل حاضر ہو کر حضرت سے عرض کی

فضائل صدیق اکبر

کیا رسول اللہ نے کہ ابو بکر حضور میں زیادتی میری طرف سے ہوئی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اس دن
سے صدیق اکبر کا حضرت کے اصحاب بہت خیال کرنے لگے کسی نے انکو رنج نہیں دیا اس حدیث سے
بڑی فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی اور حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ مرد نہیں پہلے
ہی ایمان لانے اور اپنے جان مال سے حضرت پر وارے سو سب سے صدیق اکبر سب سے زیادہ
دکھی انکے مقصد حضرت کریں۔ ق ابی ہریرۃ ان اللہ تجاوز لامتی عما حدثت بہ
انفسہا ما لم تتکلم بہ او تعمل بہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو جو خطرے اور خیال میں آتے ہیں سو خدا نے اسکے گناہ میرے امت
سے معاف کر دئے جبتک اسکو نہ بولے یا اسپر عمل کرے ف یعنے جس برے کام کا
خطرہ دل میں آوے سو معاف ہے اور اگر اسکو منہ سے نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت
ہوا ق ابی الدرداء ان اللہ جزء القرآن ثلثۃ اجزاء فجعل قل ہو اللہ احد جزء
من اجزاء القرآن مسلم میں ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے قرآن کے تین
حصے کیا ہے سو قل ہو اللہ احد کو قرآن کے حصوں سے ایک حصہ ٹھہرایا ف تمام قرآن کا مطلب
تین قسم ہے ایک قسم میں وحدانیت اور اسکے صفات ہیں دوسرے قسم میں قصے پیغمبروں کے تیسرے
حلال اور حرام کے حکم ہیں اس حساب سے قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کی ٹھہری کہ اسمیں
توحید اور صفات الہی کا بیان ہے ق ابی ہریرۃ ان اللہ حبس عن مکۃ الفیل
وسلط علیہا رسولہ والمؤمنین وانہا لم تحل لاحد کان قبلی وانما
احلت لی ساعۃ من نہار وانہا لا تحل لاحد بعدی فلا ینفر صیدہا
ولا یختلی شوکہا ولا تحل ساقطتہا الا لمنشد ومن قتل لہ قتیل فہو بخیر
النظرین اما ان یفدی واما ان یقید فقال العباس الا الاذخر یا رسول اللہ
فانا نجعلہ فی قبورنا وبیوتنا فقال الا الاذخر فقال ابو شاہ رجل من اہل الیمن
فقال اکتبوا لابی شاہ بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک

کہ جنہوں نے مکہ والوں کو روکا تھا اور اپنے رسول اور مسلمانوں کو انپر غالب کیا اور مقرر یہ مجھ سے
پہلے کسیکو مکہ میں لڑنا حلال نہیں ہوا صرف میرے واسطے ایک ساعت بھر حلال ہوا اور بیشک
پھر قیامت تک کسیکو نہ حلال ہوگا سو یہاں کا شکار نہ بھگایا جاوے اور نہ اسکا کانٹا اور نہ
درخت توڑا جاوے اور اسکی گری پڑی چیز کسیکو لینا درست نہیں مگر اسکو جو ڈھونڈ
کے مالک کو پہنچا دیوے اور جسکا کوئی آدمی مارا جاوے وہ دو باتوں میں سے ایک بات جو چاہے
سو اختیار کر لے یا تو خون بہا قاتل سے لیوے یا خون کے بدلے خون لیوے پھر حضرت کے
چچا عباس نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کی گھاس کاٹنے کی اجازت دیجئے اسواسطے
کہ ہم لوگ اس گھاس کو قبروں میں اور اپنے گھروں میں برتتے ہیں سو حضرت نے فرمایا
کہ مگر اذخر کا کاٹنا درست ہے سو ایک مرد ابوشاہ نام یمن کا رہنے والا کھڑا ہوا پھر اسنے کہا
یہ سب حکم مجھکو لکھوا دیجئے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا لکھ دو ابوشاہ کے واسطے اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ حدیثوں کا کتاب میں لکھنا درست ہے بلکہ سنت نبی ہے ۲۵۹ عن ابی سعید ان
الله حرم الخمر فمن ادركته هذه الآية وعنده منها شيء فلا يشرب ولا يبع
مسلم میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے شراب کو حرام کیا سو جسکو یہ
شراب کی حرمت کی آیت پہنچ گئی ہو اور اسکے پاس شراب باقی ہو سو اسکو نہ پیوے نہ بیچے ف
شراب کی حرمت میں آیت اتری تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ۲۶۰ عن عائشة ان الله خلق
الجنة وخلق النار فخلق لهذه اهلا ولهذه اهلا مسلم میں حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے بہشت پیدا کی اور دوزخ پیدا کی پھر اسکے واسطے
لوگ بنائے اور اسکے واسطے بھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکے ہیں
اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا ۲۶۱ عن ابی هريرة ان الله خلق الخلق حتى اذا فرغ
منهم قامت الرحم فقالت هذا مقام العائذ من القطيعة قال نعم اما
ترضين ان اصل من وصلك واقطع من قطعك قالت بلى ثم قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم اقرءوا ان شئتم فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا
أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ بخاری ومسلم
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ البتہ خدا نے خلق کو بنایا یہانتک کہ جب انکے بنانے سے
فراغت پائی تو آدمیوں کی قرابت میں سے ایک کھڑی ہوئی سامنے خدا کے روبرو کھڑے ہو کر زبان حال سے
کہا کہ یہ مقام اسکا ہے جو قطع برادری کی تکسیر سے پناہ چاہے خدا نے فرمایا کہ ہاں کیا تو اس بات
سے راضی ہے کہ میں اس سے ملوں جو تجھ کو ملائے اور اس سے کاٹوں جو تجھ کو کاٹے
قرابت نے کہا کہ اب میں راضی ہوں پھر حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر چاہو تو میری بات کی سند قرآن سے
پڑھو لو خدا اسکے حق میں فرماتا ہے کہ اگر تم حاکم ہو تو زمین میں فساد کرو اور برادری کا حق توڑو
یہ لوگ وہی ہیں کہ جن پر خدا نے لعنت کی پھر انکو بہرا کر دیا ہے حق بات کے سننے سے اور
اندھا کیا ہے ف اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رشتہ داروں سے سلوک کرنا فرض ہے
کہ خدا نے دیا ان کو ق عائشہ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ
آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ مسلم میں حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے جنت کے واسطے لوگ بنائے اسوقت سے انکو جنتی ٹھہرایا
جب کہ وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے اور دوزخ کے واسطے لوگ بنائے اسوقت سے
انکو دوزخی ٹھہرایا جب کہ وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے ف یعنے روز ازل
میں جنتی اور دوزخی خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے تقدیر پر مسلمان ایمان لاوے
ایسے بھید کو دنیا میں تلاش نہ کرے آخرت میں اسکی وجہ معلوم ہوگی دنیا
تاریک ہے اندھیرے میں کچھ نظر نہیں آتا ق ابو سعید إِنَّ اللَّهَ خَيَّرَ عَبْدًا
بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ ذَلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ بخاری میں اور
میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ایک بندہ کو خدا نے مختار کیا اپنے بندہ کو
دنیا و آخرت میں سو اس بندہ نے آخرت کو اختیار کیا ف ابو سعید سے بولے

بخاری اور مسلم میں یوں ہے کہ ایک بار حضرتؐ نے خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی تو ابوبکر
صدیقؓ رونے لگے مجھکو تعجب آیا انکے رونے سے کہ یہ رونا کیوں تھا معلوم تھا جب جلد حضرتؐ کا انتقال
ہوا تب ہم اُسکا مطلب سمجھے کیونکہ حضرتؐ نے اپنی موت کی خبر دی تھی اصحاب میں سوا صدیقؓ کے
کوئی اس بھید کو نہ سمجھا ہم سب سے زیادہ وہ عالم تھے جب صدیقؓ روئے تب حضرتؐ نے فرمایا
کہ ابوبکرؓ نے سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی راہ سے میرے اوپر احسان کیا ہے اگر خدا کے
سوا کسی کو دوستی میں کسی اور سے کرتا تو عمر سے کرتا لیکن ہمارا تیرا اسلام کی برادری اور محبت
ہے ۲۶۴ مد عائشہ إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ
وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا
نرمی کا بندہ کرنے والا ہے اور نرمی کو بہت پسند رکھتا ہے اور جو نرمی پر عطا کرتا ہے وہ سختی پر نہیں
دیتا بلکہ جو نرمی کے سوا کسی چیز پر نہیں ۲۶۵ مد ثوبان إِنَّ اللهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ
فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَسَيَبْلُغُ مُلْكُ أُمَّتِي مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا مسلم میں ثوبان
سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک خدا نے میرے واسطے زمین کو سمیٹ دیا سو میں نے سب کو دیکھا
کہ میرے سامنے کر دیا سو میں نے زمین کا پورب پچھم جہاں آفتاب نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے
دیکھ لیا تو جہاں تک میں نے دیکھا ہے وہاں تک سب میری امت کی بادشاہت
پہنچے گی ف مدینہ میں جنگ ... ہوئی تو ایک روایت ہے لڑائی ہوئی مصر کی ...
ہو گئی جب کہ اسطرح سے ہوا ... تک زمین کو جہاں تک اسلام پہنچا مقصد تھا دکھا
تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یہ حضرتؐ کا معجزہ عظیم الشان ہے کہ فتوح اسلام کی اسقدر
جاری ہوئیں اسطرح ... واقع ہوئی ۲۶۶ مد جابر بن سمرہ إِنَّ اللهَ سَمَّى الْمَدِينَةَ
طَابَةَ مسلم میں جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے مدینہ کا نام طابہ رکھا
یعنی پاک ہے اسمیں پاکی ہے ... ایک گنوار مسلمان ہوا پھر جب بیمار پڑا مرتد ہوکر مدینہ
سے نکل گیا تب حضرتؐ نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے ۲۶۷ ق إِنَّ أَحَبَّ ... اللهِ

عَنْ بَعْدِ نَبِيٍّ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ
بے شبہ خدا اسکی تکلیف دینے سے بے پرواہی ہے ف حضرت نے ایکبار دیکھا کہ
ایک شخص اپنی دو بیٹوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے گھسٹتا چلا جاتا ہے حضرت صلعم نے پوچھا
کہ یہ اسطرح کیوں رنج اٹھاتا ہے معلوم ہوا کہ اسنے پیادہ حج کرنیکی نذر مانی تھی تب حضرت صلعم نے
یہ حدیث فرمائی یعنے اسنے جو اپنی جان کو تکلیف میں ڈالا خدا کو اسکی حاجت نہیں یعنے جو پیادہ
نہ چل سکے اگرچہ نذر مانی ہو تو سوار ہو کر جاوے عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْحَارِثِ ابْنِ رِبْعِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْ
اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِيْنَ شَاءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنِ النَّاسَ بِالصَّلٰوةِ
بخاری میں ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بند کر رکھا تمہاری جانوں
کو جب چاہا اور چھوڑ دیا جب چاہا اے بلال اٹھ اور لوگوں کو خبر کر دے نماز کی یعنے اذان
کہہ ف ایکبار حضرت صلعم نے رات کو سفر کیا جب تھوڑی رات رہی تو اصحاب نے عرض کی
کہ اگر حضرت ٹھیر جاویں تو لوگ تھوڑا سو رہیں حضرت صلعم نے فرمایا کہ کہیں نماز قضا ہو جاوے تب بلال
نے کہا کہ یا رسول اللہ میں جاگتا رہونگا نماز کے وقت جگا دونگا مگر لوگ سو گئے بلال
بیٹھے جاگتے رہے جب نیند کا بہت غلبہ ہوا تو کجاوے کو ٹیک دیکر بیٹھ گئے پھر سو گئے سب کی
صبح کی نماز قضا ہو گئی جب دھوپ نکلی تو حضرت پہلے سب سے جاگے پھر فرمایا کہ
اے بلال کہو پھر کیا جو تو نے کہا تھا بلال نے عرض کی کیا رسول اللہ ایسی مجھکو کبھی نہیں آئی میں جاگتا
ہوں پھر حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہاں سے اٹھو یہ شیطان کا مقام ہے کہ سب غافل ہو گئے پھر آگے
جا کے قضا کی نماز پڑھی عجب ہے جس رات کو لیلۃ التعریس کہتے ہیں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَرَّاَهَا مِنْ ذٰلِكَ يَعْنِيْ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ اِمْرَاَةَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے اسکو پاک کیا اس سے
یہ حدیث اسما کے حق میں فرمائی جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بی بی ہیں ف ایکبار صدیق اکبر کہیں
کچھ باہر گئے دیکھا کہ چند بنی ہاشم بی بی کے پاس بیٹھے ہیں صدیق کو ناگوار معلوم ہوا یہ حال حضرت سے کہا تب

سے فرمایا کہ شاید کہ عداوت سے ہو کان سنتے ایک کیا ہی یہہ حدیث اسی سورت کی ہی ساتھ قول
کی سزا ملکر ہو معاملات پہلے حضور صاحب کے نکاح میں بس جب اس سے بیٹے تو نبی نکلے
ہیں آیں پھر لٹے غلی پر تصدیق کے نکلا میں آیں فی زید بن ارقم ان الله قد صدقك
حال گذشتہ ہی مرسلہ سورۃ المنافقین وقد کان انھو رسول الله صلی الله علیہ وسلم
یقول لا تنفقوا علی من عند رسول الله حتی ینفضوا وقوله
لئن رجعنا الی المدینة لیخرجن الاعز منها الاذل بخاری اور مسلم میں زید بن ارقم
سے ہی کیصورت سے فرمایا کہ منظور خدا کا تمکو ہے تھا کیا یہہ حضرت زید بن ارقم سے فرمایا
جنت میں ساتھ تمہارے اور زید بن ارقم سے حضرت کا دعویٰ تھی کہ عبد الله بن ابی ساتھ ہی لوگوں
سے کہتا تھا کہ حضرت کے صحابیوں کو خرچ نہ دو تاکہ وہ بھوکے ہوکر بھاگ جاویں اور کہتا تھا کہ ہم
مدینہ کو لوٹ جاویں تو عزت والا ذلیل کو نکال دیگا عرب والا اسے قتل کیا
حضرت کو زید بن ارقم سے ہو سنا ہی کہ بنی المصطلق ایک کافروں کی قوم تھی حضرت
ان سے لڑنے گئے وہاں بال پیہ کہا مدینے والے لوگوں سے جھگڑا ہوا عبد الله بن ابی
منافق تمام مدینہ کا سردار وہ سکے والوں پر بہت خفا ہوا اور کہنے لگا کہ ہمارے ہی تمہارے ہی
منافق کو کتنے کو مال ہو تمکو کاٹ کھاوے اور رات لوگوں سے کہا کہ محمد کے ساتھیوں کو کچھ
خرچ نہ دو تاکہ وہ بھاگ جاویں اور کہا کہ اگر اب ہم مدینہ کو پھر جاویں گے تو جو عزت والا ہے ذلیل کو نکال دیگا
زید بن ارقم کہتے ہیں کہ میں نے یہہ خبر حضرت کو سنائی عمر پاس تھے کہا کہ یا حضرت حکم
ہو تو میں اس منافق کی گردن اڑا دوں حضرت نے فرمایا کہ میں نہیں چاہتا کہ لوگ کہیں کہ محمد
اپنے ساتھیوں کو مار ڈالتے ہیں پھر عبد الله بن ابی اور اسکے یاروں نے حضرت کے سامنے قسم
کھائی کہ ہم نے یہہ نہیں کہا حضرت نے انکو سچا جانا اور مجھکو جھوٹا جانا اس بات کا مجھکو بہت رنج ہوا
پھر جب ہم مدینہ میں پہنچے تو خدا تعالیٰ نے یہہ سورت اتاری اور وہ سب حال اسمیں مفصل بیان
کیا پھر حضرت نے مجھکو بلایا اور یہہ سورت پڑھی اور کہا کہ اے زید ان الله قد صدقك

ق

بیان نفاق منافقان

اصم

على كل شيء فإذا قتلتم فأحسنوا القتلة وإذا ذبحتم فأحسنوا الذبح وليحد أحدكم
شفرته وليرح ذبيحته مسلم نے اور شداد بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک
خدا نے احسان کرنا فرض کیا ہے ہر چیز پر سو تم جو قتل کیا کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر کوئی حد
کے بدلے قتل کرو تو جلدی فراغت کرو تڑپا تڑپا کے ست مارو اور جب کسی جانور کو ذبح کیا چاہو
تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چھری کو تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت پہنچاوے حلال کرنیکے
جانور کو ف یعنے خدا نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض کیا ہے یہاں تک کہ قتل اور ذبح میں بھی احسان
چاہیے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چھری کو پہلے تیز کر لیوے تاکہ زیادہ تکلیف نہو ق ابو ہریرہ
إن الله كتب على ابن آدم حظه من الزنا أدرك ذلك لا محالة فزنا العينين النظر
وزنا اللسان النطق والنفس تمنى وتشتهي والفرج يصدق ذلك أو
يكذبه بخاری اور مسلم ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے آدمی کے واسطے حرام
کاری کا حصہ مقرر کیا ہے ضرور اسکو پاویگا سو آنکھ کی حرام کاری ننگی عورت کو دیکھنا اور زبان
کی حرام کاری اس سے شہوت سے بات کرنا اور جی حرام کاری کی آرزو کرتا ہے اور چاہا کرتا ہے اور
شرمگاہ کبھی اسکو سچا کر دیتی ہے اگر اسنے بھی حرام کاری کی یا کبھی اسکو جھوٹا کر دیتی ہے
اسنے حرام کاری نکی ف شہوت سے دیکھنے اور بات کرنے کو اسواسطے زنا فرمایا کہ یہ زنا کا وسیلہ
اور سبب ہیں ق عائشہ إن الله لا يحب الفحش والتفحش مسلم میں حضرت عائشہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا کو نہیں بہاتا گالی بکنا اور گالی کا
جواب دیا کرنا ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس یہودی
آئے سو حضرت سے السام علیک یعنے زبان دبا کے السام علیک کہا یعنے
تجھ پر مرگ ہو پھر حضرت عائشہ نے غصے ہو کر ان سے کہا کہ السام علیکم واللعنة یعنے
تم پر خدا کی مار اور لعنت پڑے اب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے تم نے گالی کے
بدلے کیوں گالی دی اور بڑھ کے لعنت کیوں کی خدا کو یہ پسند نہیں ق عن عبد الله بن مسعود

وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ
الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ
عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا بخاری ومسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا علم کو
اسطرح نہ اٹھا لیگا کہ لوگون سے علم نکال کھینچ کر لیکن علم اٹھاویگا عالمون کو اٹھا کر یہانتک کہ جب
عالم کو باقی نہ رکھیگا تو لوگ جاہلون کو سردار بنا لینگے پھر وہ ان سے پوچھے جاوینگے انہیں جاہلون
سے لوگ مسئلہ پوچھین گے سو وہ فتوی دین گے بے مسئلہ جانے سب گمراہ ہوینگے بے علمی اور
نادانی سے سو آپ بھی گمراہ ہوئے اور اورون کو گمراہ کیا عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا
يَنْبَغِىْ لَهُ اَنْ يَّنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ
النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كَشَفَهُ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهُ
مِنْ خَلْقِهِ مسلم مین ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شبہ خدا نہین سوتا ہی اور
اسکی شان کے مناسب بھی نہین سونا جھکاتا ہی ترازو کو اور اٹھاتا ہے یعنے بندون کے عمل تولتا ہے
اور تولتا ہی یعنے کم کرتا ہی یا روزی کم زیادہ کرتا ہی اوٹھ جاتے ہین اسکی طرف رات کے
کام دن کے کامون سے پہلے اور دن کے کام رات کے کامون سے پہلے خدا
کا پردہ نور ہی اگر اس پردے کو اٹھاوے تو اسکی ذات پاک کی روشنیان جلا دیوین
ساری خلق کو جہان تک خدا کی نظر کام کرے یعنے تمام عالم کو ف اس حدیث مین
خدا کی بڑائی اور اسکی عظمت اور جلال کا بیان ہی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى
صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شک خدا تمہاری صورتون اور تمہارے مالون کو نہین دیکھتا ہی لیکن تمہارے
دلون کو اور کامون کو دیکھتا ہے ف یعنے وہ صفائی دل اور خالص نیت کے ظاہر کی صفائی
کا کچھ اعتبار نہین اس حدیث مین تقوی اور درویشی کے مضمون بہر سے بیان
ہین غور کر سکتا ہو جو عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ

اور مسلم میں تو یہ ہے کہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مصر رحمۃ اللہ رحمت کہیں دیکھیں
کسی طرف تلوار رکھ ... سے لگا سے کہتا ہی **ف** ... غرور سے ...
اور ... سے لگا اور خدا کی حمد سے دور ہوا ... ہو گیا ...
سے ... حدیث میں آیا ہی **ح** أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ ...
الحلی کسی ... قوم ... اسی ... سنت ... مصطفی ... میں ...
ہے کہ حضرت ... کہ ... علی ... برابر ... پاس ...
کہا کہ ... رحمت آگے ... گئے ... **ف** ... عقبے ...
یا وہ ... گناہوں اور گنہگاروں کو ... میں ... اور عدالت ... ہی ...
گناہ ... اور ... دو ... **ق** عالیہ ... إِنَّ اللّٰهَ لَا يَأْمُرُ
... الجماعة والطين ... اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
فرمایا کہ ... سکا ... کہ ... اور ... **ف** حضرت
عائشہ سے ... ہے کہ حضرت ... کو تشریف لے گئے اور ... دروازہ ...
کپڑے سے ... حضرت ... کو ... حضرت ... الا ... حدیث ...
اس حدیث سے ... معلوم ہوا کہ ... اور اسکے ... تصویر کو ...
... إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْنِي ... لٰكِنْ بَعَثَنِي مُعَلِّمًا
... اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ...
... سختی کرنیوالا ... لیکن مجھکو بھیجا ہے ... آسانی کرنیوالا **ف**
ایکبار حضرت کی ازواج ... کے ساتھ ... آیت اتری
ازواج کو حکم ہوا کہ ... یا آخرت اور اسکے رسول کو ... پہلے حضرت
... یہ پیغام کیا اور فرمایا کہ جواب میں جلدی نہ کرو ... باپ سے صلاح
... عائشہ صدیقہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپکے ... میں ماں باپ سے کیا پوچھوں کہ

کیا حاجت ہی یعنی دنیا کو چھوڑا اور اللہ اور رسول اور آخرت کو قبول کیا لیکن عرض یہی کہ اور
ازواج سے اسکی خبر نہ کیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرا کام تو یہی ہے کہ میں آسانی
سکھلاؤں اور آسانی کروں جو بی بی مجھ سے یہ پوچھے گی کہ عائشہ نے قبول کیا میں بتلا دوں گا
تاکہ وہ بھی قبول کرے ۲۹۱ قد ابن مسعود ان اللہ لم یهلك قوما او یعذب قوما فجعل
لهم نسلا وان القردة والخنازير كانوا قبل ذلك مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے جس قوم کو مٹا ڈالا یا عذاب کیا پھر انکی
نسل کو باقی نہیں رکھا اور البتہ بندر اور سور ان سے آگے بھی تھے ف ایک شخص نے پوچھا
کہ کیا امت کو خدا نے بندر اور سور کر ڈالا تھا یہ بندر اور سور کیا انہیں کی اولاد ہیں تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی ۲۹۲ ق ابو هريرة والنعمان بن مقرن ان الله ليؤيد هذا
الدين بالرجل الفاجر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ اور نعمان بن مقرن سے روایت ہے کہ
حضرت نے ایکبار فرمایا کہ مقرر خدا اس دین کی مدد گنہگار آدمی سے کرتا ہے ف حنین کی لڑائی میں
ایک شخص کافروں سے خوب لڑا پھر جب اسکے زخموں نے بہت درد کیا تو اپنا پیٹ چاک کر گیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اور جو بادشاہ کہ نام اور طمع دنیا کیواسطے ملک فتح کرتے ہیں یا فقیر اور عالم
جو اپنی نمود کیواسطے خلق کو وعظ اور نصیحت کرتے ہیں انکے حق میں بھی اس حدیث کو سمجھا چاہیے ۲۹۳ قد انس
ان الله ليرضى عن العبد ان ياكل الاكلة فيحمده عليها او يشرب الشربة فيحمده
عليها مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا بہت راضی ہوتا ہے اس بندے سے کہ جب
کچھ کھانا کھاوے تو الحمد للہ کہے اور جب کچھ پیوے تو الحمد للہ کہے ۲۹۴ ق ابو هريرة ان الله
يضحك من رجلين ويروى يضحك الله الى رجلين يقتل احدهما صاحبه ثم يدخلان الجنة
بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا راضی ہوتا ہے دو مردوں سے کہ ان میں
ایک اپنے ساتھی کو مار ڈالے پھر وہ دونو بہشت میں جاویں اور ایک روایت میں بجائے یضحک
من رجلین کے یضحک اللہ الی رجلین آیا ہے مطلب دونو عبارتکا ایک ہے ف اصحاب نے

پوچھا حضرت سے یہ کیونکر ہوا کہ قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہوں حضرت نے فرمایا کہ وہ قصد تو رکھتا تھا کہ اپنے مسلمان بھائی کو
پر خدا کی راہ میں مارا جاوے تو وہ دونوں بہشتی ہوں گے ق ابو موسىٰ عن النبي صلى الله عليه وسلم ان الله ليملي للظالم حتى اذا اخذه
لم يفلته ثم قرأ وكذلك اخذ ربك اذا اخذ القرى وهي ظالمة ان اخذه اليم شديد
بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ظالم کو فرصت اور ڈھیل دیا کرتا ہے
پھر جب اسکو پکڑتا ہے تو نہیں چھوڑتا پھر حضرت نے یہ آیت پڑھی جسکا ترجمہ یہ ہے کہ
اسیطرح تیرے رب کی پکڑ ہے جب ظالم بستیوں کے لوگوں کو پکڑتا ہے بیشک اسکی پکڑ سخت دردناک ہے
ف یعنی ظالم کو خدا فرصت دیتا ہے تاکہ اوس پر ظلم ثابت ہو یا کہ سمجھے اور توبہ کرے اور جب نہ سمجھے
پھر نہیں چھوڑتا آخرت کا عذاب تو ہوتا ہی ہے دنیا میں بھی خاک سیاہ ہو جاتا ہے ق جابر ان الله
ورسوله حرم بيع الخمر والميتة والخنزير والاصنام قال عام الفتح وهو بمكة بخاری
اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بیشک خدا اور اسکے رسول نے حرام کیا شراب
اور مردار اور سور اور بتوں کا بیچنا یہ حدیث فرمائی جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ اسی سال مکہ میں تھے
ق ابو هريرة ان الله ورسوله يصدقانكم ويعذرانكم قال للانصار بخاری
اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا انصار سے بیشک خدا اور اوسکا رسول تمہیں
سچا جانتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں ف جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا
کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اسکو امن ہے تب بعضے انصاریوں نے کہا کہ حضرت کو اپنے وطن اور برادری
کی محبت غالب ہوئی خدا نے حضرت کو اس بات سے آگاہ کیا تب حضرت نے انصاریوں کو بلایا
اور فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ مجھکو برادری کی محبت غالب ہوئی میں خدا کا بندہ ہوں اور اسکا
رسول اپنا وطن چھوڑ کر میں تمہاری بستی میں گیا میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ ہے میری
موت تمہاری موت کے ساتھ تب چلے انصاری روتے اور عرض کی یا رسول اللہ قسم ہے خدا کی کہ ہمنے یہ بات
صرف اسکے سبب سے نہیں کہی تھی ہمکو یہی خوف ہوا کہ کہیں حضرت ہماری بستی مدینہ چھوڑ کر مکہ میں نہ رہ جاویں
سو اب ہماری خاطر جمع ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سچ کہتے ہو تمہاری بات

نادم ہیں **ھر** ابوموسیٰ اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ
يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا مسلم میں ابوموسیٰ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کا بدکار توبہ کرے
اور دن کو اپنی رحمت کا ہاتھ پھیلاتا ہے کہ رات کا بدکار توبہ کرے یہاں تک کہ سورج پچھم سے
نکلے **ف** یعنی جب تک سورج مغرب کی طرف سے نہیں نکلتا تو دروازہ توبہ کا کھلا ہے رات ودن لوٹ
جاوے توبہ کرے ۲۸۹ **ھر** ابوھریرۃ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ رِيحًا مِنَ الْيَمَنِ أَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيرِ فَلَا
تَدَعُ أَحَدًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ وَيُرْوَى ذَرَّةٍ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَّا قَبَضَتْهُ مسلم میں
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا چلاویگا ہوا کو یمن کے ملک سے نرم تر ریشم سے پھر نہ
چھوڑیگی جسکے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا اور ایک روایت میں ذرہ برابر بھی یعنی جسکا ایمان ہوگا اسکو کھینچ لیگی
یعنی اسکی روح قبض کریگی سب ایماندار مرجاوینگے **ف** یہ قیامت کے قریب ہوگا چنانچہ اور حدیث میں آیا ہے
کہ قیامت بدکار کافروں پر قایم ہوگی اسوقت ایماندار کوئی نہ ہوگا **ق** عائشۃ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
کو نرمی پسند آتی ہے ہر کام میں **ف** اس حدیث کا قصہ آگے حدیث میں ہوویگا یعنی یہودیوں کا
سخت کہنا اور حضرت عائشہ کا جواب دینا پھر حضرت کا منع کرنا اور یہ حدیث فرمانا ۲۹۱ **ھر**
سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ مسلم میں سعد بن ابی و
قاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا دوست رکھتا ہے پرہیزگار مالدار چھپے
گمنام بندے کو **ف** یعنی اللہ ایسے بندے کا ساتھ پرہیزگاری اور گمنامی اور گوشہ گیری مشکل چیز ہے
اسواسطے خدا کو پسند ہے جب اسلام میں فتنہ پھیلا تو سعد بن ابی وقاص صحابی نے
شہر چھوڑا اپنے اونٹ بکریاں لیکر جنگل میں جا بسے انکے بیٹے نے کہا کہ تم جنگلی کیوں بنتے
ہو تو انہوں نے یہ حدیث پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فساد دیکھ کے وقت گوشہ گیری بہتر ہے ۲۹۲ **ق**
ابوھریرۃ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ

حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُّشَمِّتَهُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ البتہ خدا چھینک کو پسند رکھتا ہے اور جمائی کو برا جانتا ہے سو جب چھینکے پھر الحمد للہ کہے
تو جو مسلمان اسکو سنے اس پر واجب ہے کہ اسکے حق میں دعا کرے یعنے یرحمک اللہ کہے
چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہے تو آدمی بندگی کر سکتا ہے سو اسیطے خدا کو پسند ہے اور جمائی
گرانی سے آتی ہے اور غفلت اور سستی لاتی ہے سو اسیطے خدا کو بری معلوم ہوتی ہے ق
ابن عمر اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ وَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ
ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَيْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰى
فِيْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى
كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنٰفِقُوْنَ فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ
كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایماندار کو نزدیک لیگا یعنے قیامت میں پھر اسکو اپنی رحمت سے
چھپا لیگا اور فرماویگا کہ تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہے یعنی اپنی تقصیر یاد ہے سو مسلمان کہیگا
کہ ہاں اے میرے رب پہچانتا ہوں یہانتک کہ اس سے اسکے گناہ قبول کرا دیگا اور وہ اپنے جی میں
جانیگا کہ اب میں برباد ہوا خدا فرماویگا کہ تیرے گناہ میں نے دنیا میں چھپائے ہم آج بھی انکو
بخشتے ہیں پھر نیکیوں کا نامہ اعمال اسکو دیا جاویگا اور کافر اور جو فقط زبانی مسلمان
تھے سو انکے گواہ یعنے پیغمبر اور فرشتے یا انکے ہاتھ پاؤں انکو کہینگے کہ یہ لوگ ہیں جو
خدا پر جھوٹ باندھتے تھے جان لو کہ خدا کی لعنت ہے ظالموں پر یعنے جو حد سے گذر گئے
کہ بدلی نافرمانی کی ص ابوہریرہ ۲۲۲ اِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلٰثًا وَّيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلٰثًا فَيَرْضٰى
لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا
وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاَنْ تَنَاصَحُوْا مَنْ وَّلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَ
كَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق خدا

واسطے تین کام پسند رکھتا ہی اور مکروہ جانتا ہی تمہارے واسطے اور ایک دو تمہین لازم ہے
کہ حقیقت یہ ہے کہ جن چیزون سے سو جو تین چیزین تمہارے واسطے پسند کین ہین اُنمین سے اول یہہ ہی
تم اُسکی بندگی کرو اور کسیکو اُسکا ساجھی نہ سمجھو اور دوسری یہہ ہی کہ خدا کی رسی کو مضبوط
پکڑو یعنے قرآن اور حدیث پر چلو اور پھوٹ نہ ڈالو یعنے قرآن اور حدیث کے خلاف کوئی اور راہ
نکالو اور تیسرے یہہ کہ خیرخواہی کرو اُسکی جسکو خدا نے تمہارا حاکم کیا یعنے اسلام کے حاکم کی اطاعت
کرو اور جو تین چیزین خدا نے تمہارے واسطے مکروہ رکھین ہین سو اُنمین سے اول قیل و قال ہے یعنے
بیفایدہ باتین کرنا اور دوسرے بے احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحق باتین پوچھنا تیسرے بے موقع مال کو
ضایع کرنا جیسے بہت عمارت بنانا ناچ رنگ آتشبازی میں مال کا برباد کرنا ۲۹۵ عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ
یَرْفَعُ بِهٰذَا الْکِتٰبِ اَقْوَامًا وَّیَضَعُ بِهٖ اٰخَرِیْنَ مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بیشک خدا درجہ بلند کرتا ہی اس قرآن سے بعضے لوگون کا اور بعضون کو اُسی سے گرا دیتا ہے
ف یعنے جن لوگون نے قرآن کو پڑھا اور اسپر عمل کیا انکا مرتبہ بلند ہوگا اور جن لوگون نے اسپر عمل
نہ کیا وہ بیقدر ہونگے ۲۹۶ هِشَامُ بْنُ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ اِنَّ اللّٰهَ یُعَذِّبُ الَّذِیْنَ یُعَذِّبُوْنَ
النَّاسَ فِی الدُّنْیَا مسلم مین ہشام بن حکیم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا عذاب
کریگا انپر جو لوگون پر عذاب ناحق کرتے ہین دنیا مین ۲۹۷ ق اَبُوْسَعِیْدٍ اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ
لِاَهْلِ الْجَنَّةِ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ فَیَقُوْلُ هَلْ
رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی یَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ
خَلْقِكَ فَیَقُوْلُ اَلَا اُعْطِیْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ
مِنْ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَیْكُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا بخاری و مسلم مین
ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا فرماویگا بہشتی لوگون سے کہ اے
بہشتیو سو وہ کہینگے اے رب ہم حاضر ہین خدمت مین اور سب بھلائی تیرے ہاتھ مین ہے پھر خدا فرماویگا
کہ کیا تم راضی ہوئے سو وہ کہینگے کیون نہ ہم راضی ہون اے رب اور تو نے ہمکو اتنا کچھ دیا ہے

اور کسیکو نہین دیا پھر خدا فرماویگا کہ بھلا ہم تکو اس سے بہتر چیز دیوین سو وہ کہینگے اے
رب بہشت سے زیادہ کون چیز عمدہ ہے پھر خدا فرماویگا اب مین اتارونگا تم پر اپنی رضامندی
اسکی بعد اب مین تم پر کبھی غصہ نکرونگا ف معلوم ہوا کہ بہشت کے سب نعمتون سے عمدہ
خدا کی رضامندی ہے جو سب نعمتون کے بعد ملیگی قہ ابن عباس اِنَّ الَّذِيْ حَرَّمَ شُرْبَهَا
حَرَّمَ بَيْعَهَا يَعْنِي الْخَمْرَ مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
جسنے اسکا پینا حرام کیا اسنے اسکا بیچنا بھی حرام کیا یعنے شراب کا ف ایک شخص حضرت کو
دینے واسطے مشک بھر شراب لایا حضرت نے فرمایا کیا تجھکو معلوم نہین کہ شراب حرام ہے
اسنے کہا کہ مین اسواسطے لایا ہون کہ آپ اسکو بیچ لیوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
ق ام سلمة اِنَّ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنَاءِ الْفِضَّةِ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ
بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو پیتا ہے چاندی
برتن مین وہ اپنی پیٹ مین جہنم کی آگ غٹ غٹ کر کر ڈالتا ہے قہ ابو الدرداء اِنَّ
اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین ابو الدرداء سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت لعنت کرنیوالے قیامت کے دن نہ گواہون مین ہونگے نہ سفارش
کرنیوالا ف مسلمان پر لعنت کرنا ہم لیکو کسیطرح درست نہین ہے جن لوگون کی عادت
یہ ہوگئی لعنت کرنیکی انکی گواہی اور سفارش قیامت مین معتبر نہوگی اسواسطے کہ جب آدمی
کی خو لعنت کرنیکی ہوجاتی ہے تو فاسق ہوجاتا ہے فاسق کی گواہی درست نہین اور سفارش کرنیکو رحمت درکار ہے
سو انہین رحمت کہان انکو لعنت کے عادت پڑی ق انس اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي
الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهُ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَلٰكِنْ عَنْ
يَسَارِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ مسلمان جب نماز مین ہوتا ہے تو اپنے رب سے بات چیت کرتا ہے سو وہ تھوکے نہ
آگے اور نہ اپنے داہنے لیکن اپنے بائین طرف پاؤن کے نیچے تھوک لیوے ف

اول تو نماز میں تھوکنا مناسب نہیں اور اگر تھوک آجاوے تو آگے نہ تھوکے اسواسطے کہ روبرو ہے
اور داہنے طرف فرشتہ ہے تو بائیں قدم کے نیچے تھوکے اگر جنگل میں ہو اور اگر مسجد میں ہو بائیں
طرف اور نماز کے اندر ہو تو کپڑے میں تھوک لے ق ابو هريرة ان المؤمن لا ينجس بخاری
اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مسلمان ناپاک نہیں ہوتا ف
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مجھکو ایکبار نہانے کی حاجت تھی اور راہ میں حضرت ملے میں آنکھ بچا کر
چلا گیا پھر نہا کے حضرت پاس حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ تو کہاں تھا میں نے عرض کی کہ
مجھکو غسل کی حاجت تھی بے غسل خدمت میں حاضر ہونا مجھکو برا معلوم ہوا اب حضرت نے فرمایا
سبحان اللہ ایماندار ناپاک نہیں ہوتا یعنی نماز پڑھنا اور مسجد میں جانا البتہ بے غسل درست نہیں کہ
لمعات درست ہے جابر ان المرأة تقبل في صورة شيطان مسلم میں جابرؓ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے ف یعنی
جیسے شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پھرتی ہے تو جو کوئی
عورت کو دیکھے وہ اپنی جورو سے صحبت کر لے تاکہ دل سے اسکا خطرہ دور ہو عورت کو شیطان
سے اسواسطے فرمایا کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہے ویسے ہی یہ بھی ق ابو مسعود عقبة
بن عمرو الانصاري ان المسلم اذا انفق على اهله نفقة وهو يحتسبها كانت
له صدقة بخاری اور مسلم میں ابومسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنے
جورو لڑکوں کے کھانے پینے کا کچھ مال خرچ کرتا ہے ثواب کی نیت سے تو اس کو صدقہ کے برابر
ثواب ہے ف یعنی اپنے گھر کے خرچ میں اگر یوں نیت کرے کہ خدا نے مجھ پر فرض کیا ہے اسکے
حکم سے میں خرچ کرتا ہوں تو انہیں بھی خیرات برابر ثواب ملیگا اور اگر بے نیت خرچ کیا تو
ثواب نہ ملیگا ق عبد الله بن عمرو ان المقسطين عند الله على منابر من نور
عن يمين الرحمن وكلتا يديه يمين الذين يعدلون في حكمهم واهليهم وما
ولوا مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر انصاف

کرینے والے خدا کے نزدیک تو بیٹھے منبرون پر ہونگے رحمن کے دائیں طرف اور خدا کے
دونوں ہاتھ داہنے ہیں یعنی خدا کے کرم میں نقصان نہیں منصف وہ لوگ ہیں جو انصاف کرتے
ہیں اپنے حکم میں اور اپنے قریب لوگوں میں اور جس پر حاکم ہوئے ہیں ف یعنی منصف وہ
ہیں جو اپنے برلوروں کی رعایت نہیں کرتے اپنے بیگانے میں برابر انصاف کرتے
ہیں ح عائشة ان الملئكة تنزل في العنان وهو السحاب فتذكر الامر قضي
في السماء فتسترق الشياطين السمع فتسمعه فتوحيه الى الكهان فيكذبون معها
مائة كذبة من عند انفسهم بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اترتے ہیں بادلوں میں سو آپس میں بات چیت کرتے
ہیں اس کام کی جس کا آسمان میں خدا کی طرف سے حکم ہوا ہے سو شیطان وہاں جاکر چپکے سن لیتے
ہیں پھر اسکو کاہنوں یعنی جو غیب کی بات بتلاتے ہیں انکے دل میں ڈال دیتے ہیں سو ملاتے
ون سے جھوٹی باتیں جوڑ کے انکے ساتھ کہتے ہیں ف عرب میں ایک قوم تھی
جن کو شیطانوں سے راہ ور کھتے تھے کچھ ان سے حال دریافت کرکے لوگوں سے کہتے تھے
لوگ ان سے بہت اعتقاد رکھتے تھے سو لوگوں نے حضرت سے انکا حال پوچھا حضرت نے
فرمایا کہ انکی کچھ حقیقت نہیں پھر لوگوں نے عرض کی کہ انکی کبھی بات سچ بھی ہوتی ہے تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی ح جابر ان الموت فزع فاذا رايتم الجنازة فقوموا
میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موت ڈرنے کی چیز ہے سو جب تم جنازہ دیکھو
تو اٹھ کھڑے ہو ف اول جنازہ دیکھ کر اٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ دیکھ
کر اٹھنا سنت نہیں ح انس ان الميت اذا وضع في قبره انه ليسمع قرع نعالهم
اذا انصرفوا مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جب مردہ قبر میں
رکھا جاتا ہے تو جوتوں کی چپ سنتا ہے جب لوگ اسکو دفن کرکے پھرتے ہیں ح ابن عمر ان
الميت ليعذب ببكاء الحي بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے

دیا کہ البتہ مردہ پر عذاب ہوتا ہی زندوں کے رونے سے ف یہ اس حق میں ہی کہ مردہ نے
رونے پیٹنے کی وصیت کر گیا ہو جیسا کہ اسکا بیان گذرا ح ابن عباس لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ إِلَّا
اللہ بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے منع کیا عذاب دینے سے ساتھ
آگ کے مگر خدا یعنی جاندار کو جلانا ہرگز نہیں درست یہ خدا کو خاص ہے ف حضرت
نے بھیجا کہیں لشکر بھیجا اور فرمایا کہ اگر فلانا شخص ملے تو اسکو جلا دیجیو پھر جب وہ روانہ
ہوئے تو انکو بلایا اور جلانے سے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی اور اسکے قتل کا حکم کیا ح انس
إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَلَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ مسلم میں
انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر لوگ نماز پڑھ چکے اور سو گئے اور تم
اب تک نماز ہی میں ہو جب تک تم نماز کے منتظر ہو گے ف ایکبار حضرت نے عشا کی نماز دیر کر کے
پڑھی تہائی یا آدھی رات گذری تب اصحاب سے یہ حدیث فرمائی ق مجاشع ابن مسعود
إِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِأَهْلِهَا وَلَكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ بخاری اور مسلم میں مجاشع
بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہجرت وطن چھوڑنا ختم ہو چکا مہاجرین پر لیکن بیعت کرو
اسلام کی اور جہاد کی اور نیک کاموں کی ف مجاشع سے روایت ہے کہ بیعت کے لئے ہم الومین
ہم آگے میں ہجرت کی بیعت کروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب اسلام غالب ہوا اس
طرح کی ہجرت اب فرض نہیں رہی ح ابو ہریرہ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ
فَخَالِفُوهُمْ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ خضاب
نہیں کرتے ہیں تم انکا خلاف کرو ف یعنی تم خضاب کیا کرو مہندی کا خضاب قولی
سنت ہے اور وسمہ بھی درست ہی لیکن وہ خضاب جو سیاہ بال کردیوں سو درست نہیں ق
ابن عمر إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ مقرر تمہارے آگے یعنی قیامت میں ایک حوض ہے کہ جس کی چوڑائی کا اتنا فرق ہی
جو میان جربا اور اذرح کے ف جربا اور اذرح دو گاؤں ہیں شام میں تین رات دن کی راہ کا

کے درمیان تین ہی مطلب یہ کہ وہ خون بہت لیتا ہو۔ ق أَنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ
بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ بخاری اور مسلم نے انس سے روایت کی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جن چیزوں
سے تم دوا کرتے ہو ان میں بہتر دوا پچھنے لگانا اور دریائی کوٹ ہے ف کوٹ ہندوستان
میں پیدا ہوتا ہے اسواسطے اسکو عود ہندی بھی کہتے ہیں ہندوستان سے جہاز پر عرب میں
جاتا تھا اسواسطے حضرت صلعم نے اسکو دریائی فرمایا اسکا مزاج گرم خشک ہے معدہ اور دل کو قوت
دونا فائدہ کرتا ہے اور بہت سی بیماریوں کو دور کرتا ہے اور پچھنوں سے خون فاسد نکل جاتا ہے اسواسطے
حضرت صلعم نے انکی تعریف کی اور حدیث میں آیا ہے کہ جب کہ ضرورت ہوتا تھا اسکو حضرت پچھنے فرماتے
تھے اور بہتر ہے سترھویں تاریخ اور انیسویں تاریخ اور منگل اور بدھ اور ہفتہ میں خون نکلوانا اور جمعہ
میں منع ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج کرنا درست ہے توکل کے خلاف نہیں ق عن
ابی ہریرة ان امرأة بغیا رأت کلبا فی یوم حار یطیف ببئر قد ادلع لسانه
من العطش فنزعت له بموقها فغفر لها وقال البخاری فنزعت خفها فاوثقته
بخمارها فنزعت له من الماء فغفر لها بذلک بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ سے روایت
کی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ایک بدکار عورت نے گرمی کے دن میں ایک کتے کو دیکھا کہ کنوئیں
کے پاس گھومتا ہے اپنی زبان نکالے ہے پیاس کے مارے سو اسنے اپنا موزہ نکالکے واسطے اسکے
پانی بھرا اور اسکو پلایا پھر اسکے گناہ معاف ہو گئے اور بخاری نے یوں روایت کیا ہے اس عورت
نے اپنا موزہ اتارا پھر اسکو اپنی اوڑھنی سے باندھا پھر پانی نکال کے اسکو پلایا سو بسبب اسکے گناہ معاف
ہو گئے اسکے ف اس سے معلوم ہوا کہ سختی کی حالت میں جانور کے ساتھ اچھا کرنا
تردلت بڑی عمدہ چیز ہے مصرعہ دل بدست آور کہ حج اکبر است ق فاطمة بنت
قیس ان ام شریک یأتیها المهاجرون الاولون فانتقلی الی ابن ام مکتوم
الاعمی فانک اذا وضعت خمارک لم یرک فقال لها حین ارادت ان تعتد و
قد طلقها زوجها ابو عمرو بن حفص البتة بخاری اور مسلم نے فاطمہ بنت قیس سے روایت

ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ام شریک پاس بیٹھے مہاجرین آتے جاتے ہیں سو تو جا عبد اللہ بن ام
مکتوم کے گھر میں عدت کر کہ وہ اندھا ہے جب تو کپڑے اتار رکھیگی وہ تجھکو نہ دیکھیگا یہہ حضرت نے فاطمہ
بنت قیس سے فرمایا جب انہوں نے حضرت سے مشورہ کیا اور انکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے
انکو تین بار طلاق دی یعنی ف فاطمہ بنت قیس کو انکے خاوند نے طلاق دی حضرت نے فاطمہ سے اول
کہا کہ تو ام شریک کے گھر میں عدت بیٹھ پھر حضرت نے فرمایا کہ انکے گھر میں لوگ آتے جاتے
ہیں وہاں نہیں عبد اللہ ابن ام مکتوم کے گھر میں جا بیٹھ اسکو کچھ سوجھتا نہیں تو آرام سے وہاں
رہیگی ق ابو سعید اِنَّ اُمَّۃً مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مُسِخَتْ فَلَا اَدْرِیْ اَیَّ الدَّوَابِّ
مُسِخَتْ بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مفقود ہوئے حضرت یعقوب
کے اولاد میں ایک گروہ کی خدا نے صورت بدل ڈالی سو میں نہیں جانتا کہ وہ کون جانور کی صورت
پر ہو گئے ف بخاری اور مسلم میں یوں بھی روایت ہے کہ ایک سوار حضرت کے پاس آیا اسنے
کہا کہ یا حضرت میں ایسے جنگل میں رہتا ہوں کہ وہاں کے لوگوں کی خوراک سب گوہ ہے سو مار رو جاتی
ہے جسکو ہندی میں گوہ کہتے ہیں حضرت نے اسکا کچھ جواب نہ دیا پھر اسنے پوچھا پھر حضرت چپ رہے
تیسرے بار میں حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر خدا نے لعنت کی اور انکی صورت
بدل ڈالی مجھکو نہیں معلوم کہ شاید گوہ کے صورت بن گئے یا کوئی اور جانور ہو گئے سو میں اسکو
یہاں کھاتا اور منع بھی نہیں کرتا امام اعظم کے نزدیک اسکا کھانا درست نہیں اسی دلیل سے اور مخالف کی حجت
ہے حدیث ق عائشہ اِنَّ اُولٰئِکَ اِذَا کَانَ فِیْہِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِہٖ مَسْجِدًا
وَصَوَّرُوْا فِیْہِ تِلْکَ الصُّوَرَ اُولٰئِکَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی کنیسۃ ماریۃ
کان یقال لہا ماریۃ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ وہ لوگ جب ان میں کوئی نیک
بخت آدمی مرتا تھا تو اسکی قبر پر مسجد بناتے تھے اور اس مسجد میں یہہ تصویریں بناتے تھے وہ خدا کے نزدیک
قیامت میں بدترین خلق ہیں یہہ ملک حبش کے نصاری کو فرمایا اور ان لوگوں نے وہاں
ایک گرجا بنایا تھا ماریہ نام ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب حضرت

ق ۲۱

ق ۲۱۹

کو مرض الموت ہوا تو ایک بی بی نے حبش کے عبادتخانہ کی تعریف کی جیسے اگلے موتے حضرت نے
قبر پر ایسا ہی بناویں تصویریں تحریف کہ یہ سن کر حضرت نے فرمایا ہے وہ بڑا گروہ ہیں تم میری
قبر کو سجدہ گاہ نہ ٹھہرانا عن عبد اللہ بن عمرو ان اول الآیات خروجا طلوع الشمس
من مغربہا وخروج الدابۃ علی الناس ضحی وایہما ما کانت قبل صاحبتہا
فالاخری علی اثرہا قریبا مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اول البتہ
ظاہر ہونیکی راہ قیامت کی نشانیوں سے پہلے آفتاب کا نکلنا ہی مغرب کی طرف آور دل چڑھے
لوگوں کے روبرو زمین سے جانور کا نکلنا اور ان دونوں میں سے جو پہلے ہوگی تو دوسری اسکے پیچھے جلدی
ہوگی ف بیان قیامت کے پہلے بیان ہوچکا عن ابی ہریرۃ ان اول زمرۃ تدخل
الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر والتی تلیہا علی اضوء کوکب دری فی السماء
لکل امرئ منہم زوجتان اثنتان یری مخ سوقہما من وراء اللحم وما فی
الجنۃ اعزب مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت میں
جائیگا وہ چودھویں رات کے چاند کی صورت ہوگا اور جو گروہ اسکے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارہ کے برابر ہوگا ہر ایک کے
واسطے دو دو حوریں ہیں جنکی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پرے سے نظر آتا ہی اور بہشت میں کوئی بے جورو نہیں ف
انکے پنڈلیاں مثل بلور شفاف ہیں کہ اندر تک صاف دکھلائی دیتا ہے پھر جب پنڈلیوں
کا یہ حال ہے تو تنک باقی بدن کا حسن اسی پر قیاس کیا جاوے عن ابی سعید ان اہل
الجنۃ لیتراءون اہل الغرف من فوقہم کما تراءون الکوکب الدری الغابر فی
الافق من المشرق والمغرب لتفاضل ما بینہم قالوا یا رسول اللہ تلک منازل
الانبیاء لا یبلغہا غیرہم قال بلی والذی نفسی بیدہ رجال آمنوا باللہ و
صدقوا المرسلین بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
بہشتی لوگ دیکھتے ہیں اوپر کے محل والوں کو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو روشن ستارہ کو آسمان کے
کنارہ پر دور خواہ پورب کی طرف خواہ پچھم کی طرف اسلئے کہ فرق ہے زیادتی مراتب کے سبب سے

پھر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسے عمدہ مکان تو معمور اللہ جب ہو گئے کہ سب آگے سے ہو رہنے ہیں کھینچا
حضرت نے فرمایا کہ کیوں نہیں قسم ہے جسکے قابو میں میری جان ہے کہ انکے گالون مین وہ مرد رہیں
گے جو ایمان لائے ہیں اللہ کا اور سچا جانا ہے پیغمبرون کو ع ۲۱۹ النعمان بن بشیر ان اھون اھل
النار عذابا من له نعلان وشراکان من نار یغلی منهما دماغه کما یغلی المرجل
ما یری ان احدا اشد منه عذابا وانه لاھونهم عذابا بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخیوں مین بہت ہلکا عذاب اسکا ہوگا جسکے پیر
مین آگ کی دو جوتیان ہیں جن سے اسکا دماغ ابلتا ہے جیسے دیگچی ابلتی ہے اور وہ جانتا ہے کہ مجہسے زیادہ
کسی کا عذاب نہیں اور حالانکہ اور دوزخیون سے اسپر بہت ہلکا عذاب ہے قد ۲۲۰ ابو سعید ان
بالمدینة جنا قد اسلموا فاذا رأیتم منهم شیئا فآذنوه ثلاثة ایام فان بدا لکم بعد ذلک فا
قتلوہ فانما ھو شیطان مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مدینہ مین جن
ہیں کہ مسلمان ہوئے ہیں پھر جب تم دیکھو ان سے کچھ یعنی وے سانپ بنکر گھر مین آویں تو انکو تین دن اطلاع
کر دو پھر بھی اگر ظاہر ہوں اسکے بعد تو اسکو مار ڈالو کیونکہ وہ شیطان ہی ہے یعنی وہ کافر جن ہے ف ایک
صحابی کی نئی شادی ہوئی تھی وہ اپنے گھر گئے دیکھا کہ بی بی دروازہ پر کھڑی ہے سبب پوچھا اسنے
کہا کہ گھر مین سانپ نکلا ہے اس صحابی نے اسکو مار ڈالا پھر صحابی گر پڑے اور مر گئے حضرت نے یہ قصہ سنا تو
یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون آیا ہے کہ جب سانپ اپنے گھر مین دیکھو تو تین دن اسکو
کہو کہ ہم تجکو قسم دیتے ہیں قرار نوح اور سلیمان بن داود کا تم سے یہ مانگتے ہیں کہ ہمکو نہ ستاؤ پھر اگر
بعد اسکے سانپ نکلے تو مار ڈالو ق ۲۲۱ عائشة ان بلالا یؤذن بلیل فکلوا واشربوا حتی
ینادی ابن ام مکتوم بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
بلال رات کو اذان دیتا ہے سو تم کھایا پیا کرو جب تک عبد اللہ ابن ام مکتوم اذان دے ف اسکے
بلال کہ رات ہی اذان دیتے تھے تاکہ لوگ تہجد کی نماز پڑھ چکے ہوں اور جو جاگتا ہو سو رہے
سو رہنا اور جب صبح ہو اذان کہتے تھے وہ اندھے تھے جب تک لوگ نہ کہتے کہ صبح ہوئی وہ اذان نہ

سے سو حضرت نے فرمایا کہ روزہ دار سحری کھایا کریں بلال کی اذان کا خیال نہ کریں ۳۲۹ عن

ابن مسعود إن بين يدي الساعة أياما ينزل فيها الجهل ويرفع فيها العلم و

يكثر فيها الهرج والهرج القتل مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

قیامت سے پہلے ایسے دن ہونگے کہ اترے گی جہالت اور اٹھ جاویگا علم اور بہت ہوگا قتل

مولف ... کہتا ہے کہ اس زمانہ میں ایسی غالب ہوئی کہ لوگوں کو علم دین سیکھنے کی پرواہ نہ رہی [illegible]

اور یہ مطلب [illegible] بالکل قریب ہے کہ اگر علم ہی نہ پڑھیں گے تو کمی نہ ہی ہی وہ بیٹھے تو حقیقت وہ علم

ہی ہیں [illegible] جہالت [illegible] کہ علم کی جنس ہی [illegible] یا مر جاوے اور آخرت [illegible] عن جابر بن سمرة

إن بين يدي الساعة كذابين فاحذروهم مسلم میں جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ نزدیک قیامت کے پہلے جھوٹے لوگ ہونگے ان سے بچو اور مراد اس حدیث سے مسیلمہ کذاب اور سجاح اور طلیحہ

اسود [illegible] ہیں جو ... حضرت کے بعد ... دعویٰ نبوت کا کیا ... وہ لوگ ... مدعیین نبوت

اور حضرت ... کی نسبت ... اور علماء حدیث نے ... ذکر کیا ہے ... الثالث عن أبي هريرة إن ثلاثة

في بني إسرائيل أبرص وأقرع وأعمى فأراد الله أن يبتليهم فبعث إليهم ملكا

فأتى الأبرص فقال أي شيء أحب إليك قال لون حسن وجلد حسن و

يذهب عني الذي قد قذرني الناس فمسحه فذهب عنه قذره وأعطي

لونا حسنا وجلدا حسنا قال فأي المال أحب قال الإبل أو قال البقر شك

إسحق بن عبد الله أحد رواة هذا الحديث إلا أن الأبرص أو الأقرع قال

أحدهما الإبل وقال الآخر البقر فأعطي ناقة عشراء فقال بارك الله لك فيها

فأتى الأقرع فقال أي شيء أحب إليك فقال شعر حسن ويذهب عني هذا الذي

قد قذرني الناس فمسحه فذهب عنه وأعطي شعرا حسنا قال فأي المال

أحب إليك قال البقر فأعطي بقرة حاملا قال بارك الله لك فيها فأتى الأعمى فقال

أي شيء أحب إليك قال أن يرد الله إلي بصري فأبصر به الناس قال فمسحه

وَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا فَاُنْتِجَ
هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ قَالَ
ثُمَّ اِنَّهُ اَتَى الْاَبْرَصَ فِي صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ
الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِي اَعْطَاكَ
اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحُقُوْقُ
كَثِيْرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَاَنِّي اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فَاَعْطَاكَ
اللّٰهُ فَقَالَ اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ
اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِي صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا
وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ
وَاَتَى الْاَعْمٰى فِي صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ
الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ
بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ
لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا اَخَذْتَهُ لِلّٰهِ وَنَحْوَهُ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهُ
لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ

بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرت یعقوب کی اولاد میں تین
آدمی تھے ایک کوڑھی سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو خدا نے چاہا کہ انکو آزماوے تو انکے
پاس فرشتے بھیجا سو سفید داغ والے کے پاس آیا پہلے اور کہا کہ تجھکو کون چیز بہت پیاری ہے اسنے
کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھسے یہ بیماری دور ہو جاوے جسکے سبب لوگ مجھسے گھن کرتے
ہیں حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اسپر ہاتھ ملا سو اسکے گھن دور ہو گئے اور اسکو اچھا رنگ
اور اچھی کھال دی گئی پھر فرشتے نے کہا کون مال تجھکو بہت پسند ہے اسنے کہا اونٹ یا گائے
اسحق بن عبد اللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گیا کہ اسنے اونٹ مانگا یا

سفید داغ والے نے کہا کہ مجھے اسمین ایک بیانے والی اونٹ کہا دوسرے نے گائی سو اُسکو دس مہینے کی گابھن اونٹ
دی پھر کہا خدا تیرے واسطے اسمین برکت دے حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے پاس آیا سو کہا کون چیز
تجکو بہت پسند آتی ہے اُسنے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسکے سبب لوگ مجھسے
گھن کرتے ہیں پھر فرشتے نے اُسپر ہاتھ ملا سو اُسکی بیماری دور ہو گئی اور اُسکو اچھے بال ملے فرشتے
نے کہا کہ کون مال تجکو بہت پیارا ہے اُسنے کہا کہ گائی سو اُسکو گابھن گائی دی فرشتے نے کہا کہ
خدا تیرے مال میں برکت دے حضرت نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے پاس آیا سو کہا کہ تجکو کون چیز بہت
پسند ہے اُسنے کہا کہ اللہ میری آنکھ میں روشنی دے تو میں اُسکے سبب لوگوں کو دیکھوں حضرت نے فرمایا پھر
فرشتے نے اُسپر ہاتھ ملا سو اُسکو خدا نے روشنی دی پھر فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجکو بہت
پسند ہے اُسنے کہا بکری سو اُسکو گابھن بکری دی سو اونٹنی اور گائی نے بچے دئے اور بکری نے بچے جنے
پھر ہو گئے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنجے کے جنگل بھر گائیں بیل ہو گئے اور اندھے
کے جنگل بھر بکریاں ہو گئیں حضرت نے فرمایا بعد مدت کے فرشتہ سفید داغ والے کے پاس اپنی اگلی
صورت اور شکل میں آیا سو اُسنے کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں سفر میں میرے سب سبب کٹ گئے سو آج
منزل پر پہنچنا مجکو ممکن نہیں بدون خدا کے پھر بدون تیرے سو میں تجسے مانگتا ہوں
اُسکے نام پر جسنے تجکو ستھرا رنگ اور ستھرا چام دیا اور مال اونٹ دئے ایک اونٹ مانگتا ہوں
جو میرے سفر میں کام آوے اُسنے کہا لوگوں کے حق مجھپر بہت ہیں یعنی قرضدار ہوں یا
گھر بار خرچ سے مال زیادہ نہیں جو تجکو دوں پھر فرشتے نے کہا کہ البتہ میں تجکو پہچانتا
ہوں بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نہ تھا کہ تجسے لوگ گھن کرتے تھے پھر خدا نے اپنے فضل سے
یہ مال دیا پھر اُسنے جواب دیا کہ یہ مال پایا میں نے باپ دادا سے جو پشت بہ پشت سے تھے نامی
سردار تھے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجکو ویسا ہی کرے جیسا تو تھا
حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اسی اپنی صورت اور شکل میں اُس سے کہا جیسا سفید داغ والے
سے کہا اُسنے بھی جواب دیا جیسا اُسنے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجکو

دعا جو کرواسے جیسا کہ تھا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ انا مین پاس گیا ایکی سی صورت اور شکل مین جو
فرشتے نے کہا کہ مین محتاج آدمی اور مسافر ہون میرے سفر مین سب حیلے اور تدبیرین کٹ گئین سو
مجھکو آج پہنچنا نہین مگر الہی اور اسکے بعد ہون تیرے کرم سے مشکل ہے سو مین تجھسے اسی کی
نام پر جسنے تجھکو دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین وہ کام آوے اسنے کہا
کہ سفر مین اندہا تھا سو خدا نے مجھکو آنکھین دی سو لیجا ان بکریون سے جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ
جتنا تیرا جی چاہے سو قسم خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا مین لیویگا مین تجھکو مشکل مین نہ ڈالونگا
لینے تیرا اور منع نکرونگا اور نہ تو کوئی چیز مین لیون کہ شاید لیتے مین اگر کچھ تو چھوڑیگا تو مین تکلیف
کرونگا لینے مین شاید لینے سے کچھ خوش ہوگا اور تیری سبب ہوا آسکے تو تکلیف ہوگی
تب فرشتے نے کہا لے اپنا مال رکھ تم تینو آدمی تو صرف آزمائے گئے تھے سو تجھسے
تو البتہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونون ساتھیون سے ناخوش ہوا ف اس حدیث مین بندہ
شکر گذار اور ناحق شناس کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث سارے عالم کا حال ہے
یعنی ہم سب لوگ اسحال کی حقیقت نہین جانتے مال صحت علم حکومت محض اسکے کرم سے سبکو
ملی ہے جو ہوشیار ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا کا کرم پہچان کر شکر کرتا ہے اور جو احمق ہے وہ اپنی جنس
اور خدا کے کرم کو بھولکر اپنے سلیقہ اور تدبیر اور ہنر اور باپ دادا کی ریاست پر بہت ہو وے تو خدا اسی
کو اسکو دیتا ہے اور چھین لیتا ہے ۔ عن میمونۃ ان جبرئیل کان وعدہ ان یلقاہ اللیلۃ فلم یلقہ ثم قال اما واللہ ما
اخلفنی مسلم مین حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل نے مجھے
ملاقات کا آج کی رات وعدہ کیا تھا سو مجھسے ملاقات نہین کی یہ جانو کہ قسم خدا کی انہون نے
مجھسے کبھی وعدہ خلاف نہین کیا ف حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ حضرت ایک روز
غمگین اور ملول اٹھے مین نے عرض کی یا رسول اللہ آج حضرت کو کیون رنج ہے تب حضرت
نے یہہ حدیث فرمائی سو وہ دن اسیطرح گذرا پھر حضرت کے جی مین آیا کہ چارپائی کے نیچے کتے کا
بچہ ہے حضرت نے اسکو نکلوا دیا پھر اپنے ہاتھ مین پانی لیکر چھڑکا جب رات ہوئی جبرئیل آئے

لاتا ہو نبی حضرت نے آگے وہ آیا کا سبب پوچھا جبرئیل نے کہا کہ ملک نہیں اس گھر میں جاتے
جہاں تصویر اور کتا ہو پھر حضرت نے صبح کو کتے کے نکالنے کا حکم دیا ق قوله ۳۳۰
إنّ حمزة أخي من الرضاعة مسلم میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
حضرت حمزہ میرا دودھ شریک بھائی ہے ف امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے لوگوں نے حضرت
سے کہا کہ آپ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کیجئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف
یعنی دودھ کے رشتے سے وہ میری بھتیجی ہوئی تو نکاح درست نہیں ق حافظ عن ابی ۳۳۱
إنّ حوضي لأبعد من أيلة من عدن والذي نفسي بيده إني لأذود عنه الرجال
كما يذود الرجل الإبل الغريبة عن حوضه الحديث بتمامه مسلم میں حضرت ابو حذیفہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ میرا حوض کوثر کا فاصلہ زیادہ ہے [illegible]
سے [illegible] قسم اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ میں ہٹاؤں گا لوگوں کو اس حوض
سے جیسے ہٹاتا ہے آدمی اپنے حوض سے بیگانے اونٹ کو ف ایلہ شام میں ایک شہر کا نام
ہے اور عدن یمن میں ایک شہر کا نام ہے یعنی ایلہ عدن سے بہت دور ہے ویسے ہی میرا حوض دور
تک ہے اسکا پانی [illegible] نصیب میں نہیں [illegible] مطلب یہ کہ میرا حوض اتنا لمبا چوڑا ہے جیسے ایلہ سے
عدن تک ہے باوجود اس وسعت کے کافر اس سے بدنصیب ہیں ق قوله ۳۳۲ إنّ حيضتك
ليست في يدك [illegible] مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں لگا ہے یہ حضرت عائشہ سے فرمایا ف ایک بار حضرت نے
حضرت عائشہ سے فرمایا کہ مجھکو چٹائی کی جانماز لا دے مسجد سے حضرت عائشہ نے کہا کہ مجھکو حیض
کی حالت ہے یعنی اس حالت میں مسجد کے اندر کیونکر جاؤں تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی مسجد سے باہر رہ کر ہاتھ بڑھا کر جانماز اٹھا لے ق المسور بن مخرمة ومروان
بن الحكم أنّ خالد بن الوليد بالغميم في خيل لقريش طليعة فخذوا ذات
اليمين [illegible] بخاری میں مسور اور مروان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

جس سال صلح حدیبیہ ہوئی کہ خالد بن ولید قریش کے سوارون کیساتھ غمیم مین آ کر اسوقت تک چراگاہ مین
ٹہرے تھے جو داہنی طرف کی راہ **ف** غمیم ایک مقام ہے مکے کے پاس حضرت نے صلح کرنے
سے پہلے جنگ کا ارادہ کیا اور چاہا کہ بے اطلاع قریش کے تین اچانک انکو جا ملین
حضرت کو خالد کا حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی پہر اس سال کافرون نے حضرت کو کعبے جانے سے
روکا صلح کر کے حضرت پلٹ آئے صلح کا قصہ آگے معلوم ہوگا خالد بن ولید اسوقت تک ایمان نہ
لائے تھے ہر چند مروان ناصبی تھا یعنی مخالف اہلبیت تھا لیکن بخاری مین اسکی روایت ثقہ آدمی
ہی کے ساتھ ہے چنانچہ اس حدیث مین علاوہ اسکے یہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہے کئی
مقام بہت نہین **ح** أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ كَانَ
لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ رواه البخاری روایت ہے ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ داؤد پیغمبر
علیہ الصلوۃ والسلام نہین کہاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کام سے **ف** روایت ہے کہ
حضرت داؤد علیہ السلام کا معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگون سے پوچھتے
پہرتے تھے اگر کوئی نامناسب بات معلوم ہوتی اسکو بدل ڈالتے ایک رات ایک بڑہی عورت سے
پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہے اس نے کہا کہ ملک کے محصول سے کہاتا ہے آدمی تو خوب ہے اگر اپنے
ہاتھ کی کمائی سے کہایا کرے پہر اسوقت حضرت داؤد علیہ السلام نے تضرع کی خدا سے
انکے واسطے لوہے کو نرم کر دیا تھا اپنے ہاتھ سے اسکی زرہ بنا کر بیچ کر کہاتے **ق** جابر ان النبي
دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ
هٰذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ
مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ
مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا
أَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ

ح ۳۳۴

ق ۳۳۵

عليهن ان لا يوطئن فرشكم احدا تكرهونه فان فعلن ذلك فاضربوهن ضربا غير
مبرح ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف وقد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده
ان اعتصمتم به كتاب الله وانتم تسئلون عني فما انتم قائلون قالوا نشهد انك قد
بلغت واديت ونصحت فقال باصبعه السبابة يرفعها الى السماء وينكتها
الى الناس اللهم اشهد اللهم اشهد مسلم مین جابر سے روایت ہے، کہ حج مین عرفہ کے دن حضرت نے
فرمایا کہ مقرر تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہین جیسے اس تمہارے دن کی حرمت ہے اس تمہارے مہینے
مین اس تمہارے شہر مین یعنی جیسے کہ مین اور ذی الحجہ کے مہینے مین عرفہ کا حرام ہے اسی طرح
اسی طرح درست نہین ایک دوسرے کی جانون اور مالون کو حرام جانو کیونکہ دوسرے مسلمان کی ناحق
جان لینا اور مال کا چھین لینا درست نہین جان رکھو کہ حالت کفر کی ہر چیز میرے دونون قدمون کے
نیچے گئی یعنی کفر کی باطل ہین جیسے لہو کرنا نجومی کو پوچھنا نسب مین طعنہ کرنا سو
ہو گئین اور جو کفر کی حالت مین خون ہوئے تھے وہ باطل ہو گئے یعنے اب انکا دعوی کرنا درست نہین
اور اول جو مین برادری کے خونون سے باطل کرتا ہون جسکو مین دبا دیتا ہون ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہے
جو دودھ پیتا تھا بنی سعد کی قوم مین اور اسکو مار ڈالا تھا ہذیل کی قوم نے اس وقت کفر کا
بیاج دبا دیا گیا اپنے خاندان کے بیاجون سے جو اول بیاج کو مین دباتا ہون سو چچا عباس بن عبد المطلب
کا بیاج ہے سو وہ دبا ڈالا گیا یعنے بیاج کا لینا دینا حرام ہو گیا صرف اصل قرض لینا دینا چاہئے
سو ڈرو واللہ سے عورتون کے مقدمے مین یعنے انکو ناحق رنج نہ دو اسواسطے کہ تم نے انکو لیا ہے
قابو مین لیا ہے خدا کی امان سے اور انکی شرمگاہ کو تم نے حلال کیا ہے خدا کے حکم سے اور تمہارا
حق ان پر یہ ہے کہ جسکو تم نہ چاہو اسکو تمہارے گھر مین نہ آنے دیوین سو اگر وہ ایسا کرین تو انکو
ایسی مار مارو جس سے بالکل نہ ٹوٹ جاوین اور عورتون کا تم پر دستور کے موافق کھانا کپڑا دینا ہے
اور تحقیق مین تم لوگون مین وہ چیز چھوڑ جاتا ہون کہ اسکے بعد تم کبھی گمراہ نہو گے اگر اسکو خوب پکڑے
رہوگے اور اسپر عمل کروگے وہ چیز خدا کی کتاب ہے یعنے قرآن شریف اور تم لوگ قیامت مین مجھسے پوچھے جاؤگے

سو لوگوں کہتے ہو لوگوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے خدا کا پیغام ہمکو پہنچایا اور حق ادا کیا اور
نصیحت کی سو حضرت نے کلمہ کی انگلی آسمان کی طرف اٹھا کر اور لوگوں کی طرف جھکا کر فرمایا کہ خدا
گواہ رہ سو فرمایا یہ تین بار روایت کیا اسکو مسلم نے ف ہجرت کے دسویں سال حضرت نے حج کیا عرب کے ہزاروں آدمی
جمع تھے تب حضرت نے یہ خطبہ پڑھا ناحق خون اور پرائے مال لینے سے روکا اور کفر کی رسموں کو منع
کیا اور پچھلے خون اور دعوی اور اگلے بیاج باطل کئے بلکہ اپنے خاندان کے پہلے انکو موقوف کیا پھر
جورو خاوند کے حق بتلائے پھر ارشاد فرمایا سو تاکید کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلوگے تو گمراہ نہوگے
پھر لوگوں سے پوچھا کہ پیغام پہنچایا سب نے اقرار کیا اور خدا کو اسپر گواہ کیا اس خطبے کے بعد حضرت دو مہینے
اور بیس دن جیتے رہے اور اسلام [illegible] پھر آخر صفر میں بیمار ہوئے بارھویں ربیع الاول کو انتقال کیا اللهم صل وسلم علیہ

ح ۳۲۳

عن خولة بنت ثامر قالت [illegible] ان رجالا يتخوضون في مال الله بغير حق فلهم النار يوم
القيامة ر بخاری ہیں خولہ بنت ثامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بعضے لوگ ایسے ہیں کہ
خدا کے مال میں ناحق [illegible] ہیں انکے واسطے قیامت میں آگ ہے ف یعنی بیت المال
سے [illegible] اور [illegible]

ح ۳۲۴

عن ابی هريرة ان رجلا رأى كلبا ياكل
الثرى من العطش فاخذ الرجل خفه فجعل يغرف له حتى ارواه فشكر الله
له فادخله الجنة ر بخاری ہیں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد نے دیکھا
کہ پیاسا کتا کیچڑ چاٹتا تھا سو اس مرد نے اپنا موزہ لیکر اسمیں پانی بھر کر اسکو پلایا پھر
اسکو پلایا سو خدا نے اسکی محنت شکر کی یعنی قبول ہوا اسکو بہشت میں داخل کیا

ع ۳۲۵

عن ابی هريرة
ان رجلا زار اخا له في قرية اخرى فارصد الله على مدرجته ملكا فلما اتى عليه قال
اين تريد قال اريد اخا لي في هذه القرية قال هل لك عليه من نعمة تربها
قال لا غير اني احببته في الله قال فاني رسول الله اليك بان الله قد احبك كما احببته
فيه رواه مسلم ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد تھا اسنے اپنے بھائی مسلمان
کو دوسری بستی میں جاتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا سو خدا نے اسکی راہ میں ایک فرشتہ بٹھلا رکھا

جب اسکے پاس آیا تو فرشتہ نے پوچھا کہ تو کدہر جایا چاہتا ہی اُسنے کہا اس بستی مین ایک
بہائی کو ملا چاہتا ہون فرشتہ نے کہا کہ کچھ تیرا اُسپر احسان ہے جسکو تو بڑہایا چاہتا ہے اُسنے کہا نہین
صرف مین اُس سے محبت رکھتا ہون فرشتے نے کہا مین خدا کا بہیجا ہون تیرے پاس پیغام
یہہ ہی کہ خدا بہی تجھکو دوست رکھتا ہے جیسا تو اسکو خدا کے واسطے دوست رکھتا ہے ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے دنیا کے لگاؤ کسی بندہ سے محبت رکھنا بڑی عمدہ
بات ہے ع ابو ہریرۃ ان رجلا من اھل الجنۃ استاذن ربہ فی الزرع فقال
لہ اولست فیما شئت قال بلی ولکنی احب ان ازرع فاسرع وبذر فبادر
الطرف نباتہ واستواؤہ واستحصادہ وتکویرہ امثال الجبال فیقول اللہ دونک
یا ابن آدم فانہ لا یشبعک شیء کہا ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بہشتی
مرد نے اپنے رب سے کہیتی کرنیکی اجازت مانگی سو خدا نے فرمایا کیا تجھکو حاصل نہین جو تیرا جی چاہتا ہے
اُسنے کہا کیون نہین سب کچھ موجود ہے لیکن کہیتی کرنا بہت چاہتا ہون پہر اُسنے جلدی
کی اور بیج بویا سو اُسکے جمنے اور بڑہنے اور پکنے اور کٹنے اور پہاڑون برابر ڈہیر لگ جانے مین پلک کے
جہپکنے سے بہی کم دیر لگی یعنی ہنوز پلک نہ جہپکی تہی کہ یہ سب کام ہو گئے پہر خدا فرماویگا اسکو لے اے آدم
کے بیٹے بہرپور ہو پیٹ کو کوئی چیز نہین بہر سکیگی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتی جو چاہینگے ہو
جاویگا ع ابو ہریرۃ ان رجلا من بنی اسرائیل سال بعض بنی اسرائیل ان یسلفہ
الف دینار فقال ائتنی بالشہداء اشہدھم فقال کفی باللہ شہیدا قال فأتنی
بالکفیل قال کفی باللہ کفیلا قال صدقت فدفعہا الیہ الی اجل مسمی فخرج
فی البحر فقضی حاجتہ ثم التمس مرکبا یرکبہ یقدم علیہ للاجل الذی اجلہ فلم
یجد مرکبا فاخذ خشبۃ فنقرہا فادخل فیہا الف دینار وصحیفۃ منہ الی
صاحبہ ثم زجج موضعہا ثم اتی بہا الی البحر فقال اللہم انک تعلم انی
تسلفت من فلان الف دینار فسالنی کفیلا فقلت کفی باللہ کفیلا فرضی

بك وسألني شهيداً فقلت كفى بالله شهيداً فرضي بك واني جهدت ان اجد مركباً ابعث
اليه الذي له فلم اقدر واني استودعكها فرمى بها في البحر حتى ولجت فيه ثم انصرف و
هو في ذلك يلتمس مركباً يخرج الى بلده فخرج الرجل الذي كان اسلفه ينظر لعل مركباً
قد جاء بماله فاذا بالخشبة التي فيها المال فاخذها لاهله حطباً فلما نشرها وجد
المال والصحيفة ثم قدم الذي كان اسلفه فاتى بالالف دينار فقال والله ما زلت جاهداً
في طلب مركب لآتيك بمالك فما وجدت مركباً قبل الذي اتيت فيه قال هل كنت بعثت الي
بشيء قال اخبرك اني لم اجد مركباً قبل الذي جئت فيه قال فان الله قد ادى عنك الذي
بعثت في الخشبة فانصرف بالالف دينار راشداً ۔ ف ۔ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا اسنے کسی بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیاں قرض
مانگیں سو اسنے کہا گواہوں کو لا کر انکو قرض کا گواہ کروں تو اسنے کہا خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہے قرض
دینے والے نے کہا تو کوئی ضامن ہی کر لا اسنے کہا خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے اسنے کہا تو
سچ کہا پھر اسکو ہزار اشرفیاں کچھ مدت ٹھہرا کر دیں سو وہ سوداگری کے واسطے سمندر کے سفر میں گیا سو اپنے
کام سے فراغت کر چکا پھر اسنے جہاز کے تلاش کی تا سوار ہو کر مقرر مدت کے اندر قرض دینے والے پاس
آوے سو اسنے کوئی جہاز نہ پایا تو ایک لکڑی کو لیکر کھودا پھر اسمیں ہزار اشرفیوں کو پھر ایک
خط قرض دینے والے کے نام کا اسمیں ڈالا پھر اسکی مہری کو خوب بند کیا اور سمندر پر لے آیا پھر کہا
کہ خداوندا تو جانتا ہے کہ میں فلانے سے ہزار اشرفیاں قرض لی تھیں سو اسنے مجھ سے ضامن
مانگا تھا سو میں نے کہا تھا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے وہ تیری ضامنی سے راضی ہو گیا تھا پھر اسنے
گواہ مانگا میں نے کہا کہ خدا کی گواہی کفایت کرتی ہے سو وہ تیری گواہی سے راضی ہو گیا تھا اور میں نے
بہت دوڑ دھوپ کے کہ کوئی جہاز پاؤں تا اسکا قرض بھیجوں سو میں نے نہ پایا اب تجھ کو یہ
لکڑی کو امانت سپرد کرتا ہوں پھر اسکو سمندر میں اسنے ڈال دیا یہاں تک کہ وہ ڈوب گئی پھر وہ پھر
آیا اور لوٹ کے وقت بھی جہاز کی تلاش میں رہتا تھا تا اسکے شہر کو جاوے سو دیکھنے

جسنے قرض دیا تہا کہ شاید کوئی جہاز اسکا قرض لالیا ہووے سو اُسنے پایا ایک لکڑی کو دیکہا تو اسمیں
مال تہا سو اسکو اپنے گہر والون کے جلانیکے واسطے لیا پہر جب اسکو چیرا مال اور خط کو پایا پہر بعد مدت
کے جس پر قرض تہا وہ آیا اور ہزار اشرفیان لایا اور کہا قسم خدا کی مین ہمیشہ جہاز کی تلاش
مین دوڑ دہوپ کیا کہ مین تیرے پاس تیرا مال لاؤن سو اسوقت کے آنے سے پہلے مینے کوئی
جہاز نہ پایا قرض دینے والے نے کہا کہ کیا تو نے میرے پاس کچھہ بہیجا تہا اوسنے کہا مین تجکو
خبر دیتا ہون کہ مین نے اپنے آنے سے پہلے کوئی جہاز نہ پایا قرض دینے والے نے کہا خیر حال
معلوم ہوا سو البتہ خدا نے تیری طرف سے جو مال کہ تو نے لکڑی کے ساتہہ بہیجا تہا سو بہیجا دیا سو آ
تو اپنی ہزار اشرفیان لیکر حضرت سے پہر جا **ف** اس حدیث مین دیانت معاملگی اور امانت
داری کی خوبی کا بیان ہی معلوم ہوا کہ جسنے سچا بہروسا خدا پر کیا اُسکو ٹوٹا نہین پڑتا اس حدیث
سے ثابت ہوا کہ قرض مین وعدہ مقرر کرنا درست ہی لیکن امام اعظم اور شافعی کا یہ مذہب
ہی کہ قرض کی مدت لازم نہین مالک اگر چاہے تو مدت سے پہلے قرض مانگ لیوے اور مالک کے
نزدیک مدت کے قبل تقاضا درست نہین **ق** عائشۃ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا یَزَالُ یُؤَیِّدُکَ مَا
نَافَحْتَ عَنِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ قَالَہٗ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل تیری ہمیشہ مدد کیا کرتا ہی جبتک کہ تو نے خدا اور اسکے
رسول کی طرف سے جوابدہی کی ہی کہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا **ف** کافرون نے
حضرت کی دیکہا ہجو کی تہی حضرت نے حسان صحابی سے جو بڑے شاعر تہے فرمایا کہ تم انکو جو
اب دو حسان نے چند بیتون مین انکی خوب ہجو کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث
معلوم ہوا کہ شعر کہنا درست ہی بشرطیکہ اسکا مضمون شرع کے مخالف نہو **ق** ابوذر اِنَّ شِدَّۃَ
الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَہَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ بخاری اور مسلم مین ابو ذر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گرمی کی سختی دوزخ کے جوش اور ابال سے ہی سو جب
گرمی ہوا کرے تو ٹہنڈے وقت نماز پڑہا کرو **ف** یعنے اس عالم کی گرمی دوزخ کی گرمی کا عکس

ہی اور جوس عصب گی وقت ہی تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھنا چاہئے اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز اول وقت مستحب نہیں ٹھنڈے وقت پڑھے یہی مذہب ہی امام

اعظم کا ق عائشہ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهٗ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ بخاری

اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیوں سے بدتر قیامت

میں خدا کے نزدیک وہ بندہ ہی کہ غیر شخص کے دنیا کیواسطے اپنی آخرت کو برباد کرے ف

جیسے جھوٹی گواہی دیکر کسیکو مال دلا دیوے تو اسکو سامل اسکے آخرت ناحق برباد ہوئی ق

عائشہ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ ذِي فُحْشٍ

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب آدمیوں سے

بتر خدا کے نزدیک مرتبے میں قیامت کے دن وہ آدمی ہی جسکا لوگ ملنا چھوڑ دیں اُسکی

زبان درازی اور گالی کے ڈر سے اور ایک روایت میں اس فرقہ کی جگہہ مسخرہ آیا ہی مطلب

دونونکا ایک ہی ق عمار اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ

وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ مسلم میں عمار سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ نماز کو بڑا کرنا اور

خطبہ کو چھوٹا کرنا آدمی کی دانائی اور عقلمندی کی نشانی ہی سو تم نماز کو بڑا کیا کرو اور خطبہ کو مختصر کیا کرو

ف خطبہ مسلمانونکی نصیحت کیواسطے ہی کہ عبادت بہتر ہی اور نماز خود عبادت ہی

تو جسنے بقدر ضرورت تھوڑا خطبہ پڑھا اور نماز کو بڑا کیا تو وہ عقلمند ہی کہ اصل مطلب سمجھ گیا اور جسنے

خطبہ کو بہت لمبا چوڑا پڑھا اور نماز کو کم کیا ایسا اس زمانے میں اکثر ناواقف امام کرتے ہیں وہ نادان

ہی کہ لوگوں کو تو خطبے میں اطاعت شرع اور عبادت کی نصیحت کرتا ہی اور آپ عمل نہیں کرتا کہ نماز سے

جو عبادت میں جلدی ہی چاہتا ہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ خطبہ لمبا چوڑا پڑھنا اور نماز میں

جلدی کرنا بہت مکروہ ہی اور صاف حماقت ہی ق ابن عمر اِنَّ عَاشُوْرَاءَ يَوْمٌ مِّنْ اَيَّامِ اللّٰهِ فَمَنْ

شَاءَ صَامَهٗ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ محرم کی

دسویں تاریخ خدا کے دنوں سے ایک دن ہی سو جو چاہے اسکا روزہ رکھے ف کہتے اس

ونکا روزہ فرض نہیں سنت ہی عم عثمان وقال ان عثمان رجل حیی وانی خشیت ان اذنت
له علی تلک الحال ان لا یبلغ الی فی حاجته مسلم مین حضرت عثمان اور حضرت عائشہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عثمان نہایت مرد شرم والا ہے اور مین اس حالت مین ڈرا کہ اسکو بلاؤن
شاید حوائج اپنے مطلب کہ جسکو آتا تہا نہ کہہ سکے ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت ایکروز گہر مین
دونون پنڈلیان کہولے لیٹے تہے اتنے مین صدیق اکبر دروازے پر آئے حضرت نے انکو بلایا اور ویسے
لیٹے رہے پہر عمر فاروق آئے اونکو بہی اوسی حال مین بلایا پہر حضرت عثمان آئے تو حضرت نے اونکو
اپنے کپڑے پہن کر بلایا جب سب باہر گئے تو مین نے پوچہا یا حضرت صدیق اکبر آئے آپ ویسے
ہی لیٹے رہی عمر فاروق آئے تو بہی ویسے ہی لیٹے رہے عثمان کے آتے ہی اپنے کپڑے پہنے اسکا کیا
سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے عثمان کے حیا کے سبب اتنا بدن نہین کہولا تہا
اسواسطے کہ کہلا بدن دیکہکر اپنا مطلب حیا سے نہ کہہ سکے ص ابو الدرداء ان عدو الله ابلیس
جاء بشهاب من نار لیجعله فی وجهی فقلت اعوذ بالله منک ثلث مرات ثم قلت العنک بلعنة الله
التامة فلم یستأخر ثلث مرات ثم اردت اخذه والله لولا دعوة اخینا سلیمان لاصبح موثقا
یلعب به ولدان اهل المدینة مسلم مین ابو درداء سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ کا
دشمن شیطان ایک شعلہ آگ کا لایا تہا کہ میرے منہہ مین لگا دے سو مین نے تین بار کہا کہ
مین خدا کی پناہ مانگتا ہون تجہہ سے پہر مین نے تین بار کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون تجہ سے
پہر مین نے تین بار کہا کہ مین خدا کی پوری لعنت تجہہ پر بہیجتا ہون پہر بہی نہ ہٹا پہر مین نے
اسکا پکڑنا چاہا قسم خدا کی اگر ہمارے سلیمان بہائی کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح کو بندہا پڑا ہوتا
کہ مدینے کے لڑکے اس سے کہیلتے ف حضرت سلیمان کی دعا کا مطلب اگلے حدیث مین آتا ہی
ق ابو هریرة ان عفریتا من الجن تفلت علی البارحة لیقطع علی صلاتی فامکننی الله منه
فاردت ان اربطه علی ساریة من سواری المسجد حتی تنظروا الیه کلکم فذکرت
دعوة اخی سلیمان رب اغفر لی وهب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی فرددته خاسئا

کہ

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جنون مین سے ایک سرکش جنکو
میرے آگے گذشتہ شب میری نماز توڑ دینے کو سو خدا نے اسکو میرے قابو مین کر دیا پھر مین نے ارادہ کیا کہ
اسکو مسجد کے کہنبون سے کسی کہنبے مین باندون تا کہ تم سب لوگ صبح کو دیکھو پھر مجھکو
یاد پڑگئی اپنے بھائی سلیمانؑ کی دعا وہ یہ دعا تھی کہ ای میرے رب میری مغفرت کر اور دے مجھکو ایسی بادشاہی
کہ میرے بعد پھر کسیکو ویسی نملے حضرتؐ نے فرمایا پھر مین نے اوسکو ذلیل اور خوار کر کے ف
پھیر دیا اور حضرت سلیمانؑ کے قابو مین تھے اور انہون نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ ایسی بادشاہی مجھے
بعد کسیکو نملے اسواسطے حضرتؐ نے اُس شیطان کو چھوڑ دیا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ
کوئی شخص اگرچہ ولی کامل ہو شیطان کے غلبے سے نڈر نہین ہو سکتا اسواسطے کہ دشمن مردود کی جرأت
یہانتک ہوئی کہ حضرتؐ کے ساتھ بے ادبی کو تیار ہوا پہر اللہ بچاوے تو اسکے بچے آدمی ورنہ کیا طاقت ہی خ
مَا بَالُ عَيْنِي تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ میری دونون آنکہین سوتی ہین اور میرا دل نہین سوتا ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ
ایک رات حضرتؐ نے وضو کیا اور نماز پڑھی پہر سو گئے جب بلالؓ نے صبح کی اذان کہی تو
حضرتؐ نے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا تب مین نے عرض کی یا رسول اللہ آپ سو گئے
تہے وضو کیون نکیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے میرے سونے مین اپنے بدن کے حال سے
غافل نہین ہوتا سبکا سونا وضو توڑتا ہی مگر حضرتؐ اسمین خاص ہین قَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اِنَّ
فَاطِمَةَ مِنِّي وَاِنِّي اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِي دِيْنِهَا وَاِنِّي لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ
لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَاحِدًا اَبَدًا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ فاطمہ میری ہی اور البتہ مجھکو خوف آتا ہی کہ کہین اسکے دین
مین فتنہ نہ آ پڑے یعنے جاوے اور مقرر مین ایسا نہین ہون کہ حلال چیز کو حرام کر دون اور حرام کو حلال
بتلاؤن لیکن خدا کی قسم کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک کاح مین کبہی جمع نہو
ف ابوجہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تہی حضرت علی مرتضیٰؓ نے اسکے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تہا تب حضرتؐ

نے یہ حدیث فرمائی یعنے بڑھاپے تک نکاح حلال ہی لیکن خوف تہا کہ حضرت فاطمہ سوت کے رنج سے کہین حضرت
علی کی اطاعت مین توقف نکرین تو دین مین خلل پڑے اسواسطے کہ خاوند کی اطاعت ہر عورت پر فرض
ہی اسواسطے حضرت نے منع کیا ﴿ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ
أَكْلَةُ السَّحَرِ ﴾ مسلم مین عمرو بن عاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارے روزون مین اور کتاب
والونکے روزون مین سحری کے لقمہ کا فرق ہی ف کتاب والے یعنے یہود اور نصاریٰ کے نزدیک روزہ مین
سحری کہانا درست نہین اور اسلام مین درست ہی بلکہ سنت ہی ﴿ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ إِنَّ فُقَرَاءَ
الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا ﴾ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فقیر مہاجر وطن چہوڑنے والے مالدار وطن چہوڑنیوالون سے قیامت دن
چالیس برس بہشت مین آگے جاوینگے ف حضرت کے اصحاب دو قسم تہے ایک مہاجرین دوسرے
انصار مہاجرین وہ ہین جو مکہ فتح ہونے سے پہلے اپنے وطن چہوڑ کے اللہ کے واسطے مدینے مین حضرت
کی خدمت مین حاضر ہوے اور انصار وہ ہین جو مدینے کے رہنے والے تہے سو مہاجرین انصار سے افضل مین دونیا
مین محتاج افضل ہین مالدارون سے اسواسطے کہ محتاجون نے بڑی بڑی محتاجی کے سبب خدا کے
واسطے بڑی بڑی تکلیفین اٹہائین اسواسطے وے چالیس برس بہشت مین مالدارون سے آگے جاوینگے
دوسری حدیث مین آیا ہی کہ پانسو برس آگے بہشت مین جاوینگے اسکا مطلب یہ ہی کہ مہاجرین کے
سواے اور مالدار مسلمانون سے پانسو برس آگے جاوینگے تو دونون حدیثون مین کچہہ خلاف نہ ہوا
﴿ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ
أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ
مِنْهُ أَحَدٌ ﴾ بخاری و مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بہشتون مین
ایک دروازہ ہی جسکو ریان کہتے ہین یعنے جسکا دینے والا پیاس بجہا دینے والا انہین روزہ دارون
قیامت کے دن کوئی اس سے نجاویگا ان کے سوا کہا جاویگا کہان ہین روزہ دار سو وہ اوٹہ کر
جاوین گے نجاویگا کوئی اس سے انکے سوا جب وہ جا چکین گے تو وہ دروازہ بند کیا جاویگا سو کوئی

اُٹے بجاویگا ف اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِیْعَ مِائَةَ عَامٍ مَا یَقْطَعُهَا
بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں ایک درخت ہی
کہ اچھے گھوڑے بالو نیز قدم کا سوار سو برس چلے اوسکو تمام کر سکے ف مقدس نے کہا کہ یہ درخت
سدرۃ المنتہی ہی جسکی ہر شاخ برابر ہاتھی کے کان برابر ہین اور بعضے اوسکو طوبیٰ کہتے
ہین ح اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَسُوْقًا یَأْتُوْنَهَا کُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِیْحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُوْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ وَثِیَابِهِمْ
فَیَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی اَهْلِیْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَجَمَالًا فَیَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ
وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَیَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا
مسلم میں انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں ایک بازار ہی جسمیں بہشتی
لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہوا کرینگے پھر اوتر کے ہوا چلیگی ہوا کا گرد اور غبار جو مشک اور زعفران
ہے اونکے چہروں اور کپڑوں پر پڑیگا سو اونکا حسن اور جمال زیادہ ہو جاویگا پھر پلٹ اوین گے
گھر والوں کی طرف اور گھر والونکا بھی حسن اور جمال زیادہ ہو گیا ہوگا سو اونسے اونکے گھر والے کہینگے
خدا کی قسم تمہارا حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہی پھر وہ جواب دینگے کہ خدا کی قسم
تمہارا بھی حسن اور جمال ہمارے پیچھے زیادہ ہو گیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیونکا حسن
ہمیشہ بڑھا کریگا ح ابو ہریرہؓ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ
کُلُّ دَرَجَتَیْنِ مَا بَیْنَهُمَا کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ
اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَی الْجَنَّةِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ بخاری میں ابوہریرہؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں سو درجے ہین کہ خدا نے اپنی راہ میں
لڑنے والوں کے واسطے تیار کر رکھین ہین دو دو درجونمین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین
ہین سو تم جب خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو اسواسطے کہ فردوس عمدہ بہشت درمیانی
اور اونچی بہشت ہی اور اسکے اوپر خدا کا عرش ہے اور اس سے بہشت کی نہرین بہوت نکلین ہین
ف فردوس اوس باغکو کہتے ہین جسمین رنگ برنگ کے پھول ہر طرح طرح کے موجود ہون

بہشت کے نہرین جاری ہین ایک نہر پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شہد کی چوتھی شراب
کے یہہ حدیث اول باب کے اول حدیث کے قریب ہے ق اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ لَشُغْلًا بخاری
اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر نماز مین ایک شغل ہی یعنی
ایسے نماز مین سوا نماز کے کسیطرف توجہ نچاہیے ف عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے
کہ ہم پہلے حضرت کو نماز مین سلام کیا کرتے تھے حضرت جواب دیا کرتے تھے جب ہم مدت کے بعد
حبش کے سفر سے آئے حضرت نماز مین تھے ہم نے سلام کیا حضرت نے جواب ندیا بعد نماز کے
یہہ حدیث فرمائی یعنے وہ حکم اب موقوف ہوگیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات کرنا سلام
کرنا جواب دینا سب کہاسنا ادہر ادہر دیکہنا نماز مین درست نہین درمختار ق حذیفۃ
قَالَ فِیْ اُمَّتِیْ اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یَجِدُوْنَ رِیْحَہَا حَتّٰی یَلِجَ
الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ثَمَانِیَۃٌ مِنْہُمْ تَکْفِیْکَہُمُ الدُّبَیْلَۃُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ یَظْہَرُ فِیْ اَکْتَافِہِمْ
حَتّٰی یَنْجُمَ مِنْ صُدُوْرِہِمْ م مسلم مین عمارؓ سے یا حذیفہ سے روایت ہی کہ شک ہی کس مین
شعبہ کو جو راوی ہی اس حدیث کا کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت مین بارہ منافق
ہین یعنے دل کے کافر زبان کے مسلمان وہ بہشت مین نجاوینگے اور اسکی بو بہی نسونگہینگے
پاوینگے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے مین گہسے یعنے اونکو کبہی بہشت نصیب نہوگی ومین سے آٹہ کو
بڑا پہوڑا تمام کر ڈالیگا یعنے انکی آگ کا چراغ انکے مونڈہو مین پیدا ہوگا اونکی چہاتیان توڑکے
نکل آویگا یعنے اوسمین ایسے سوزش ہوگی جیسے چراغ رکہہ دیا جاتا چنانچہ ایسا ہی ہوا ق اِنَّ
فِیْ ثَقِیْفٍ مُبِیْرًا وَکَذَّابًا م مسلم مین اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بیشک ثقیف کے قوم مین ایک ظالم خونریز ہوگا اور ایک بہت جہوٹا ف ثقیف
ایک قوم ہی جو مکے کے پاس طائف مین رہتے تھے اوس قوم سے حجاج بن یوسف خونریز ہوا
جسکا ظلم عالم مین مشہور ہی روایت ہی کہ اوسنے سوا لاکہہ آدمی ناحق مارے اور جہوٹا مختار
ثقفی تہا جسنے بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے کوفہ مین محمد بن حنفیہ کی طرف سے

جو شہادت ہی کیا [illegible] کا اور اس [illegible] سے [illegible] کیا [illegible]
انکو [illegible] ہوا کیا سو یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی [illegible]
قرن کے اول میں پیدا ہو ق اَلنَّاسُ تَبَعٌ [illegible]
بخاری اور مسلم میں [illegible] سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا [illegible]
[illegible] تمام [illegible] کہ حضرت [illegible]
میں ملیگا [illegible] اِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً اَوْ اِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ مسلم
میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ عجوہ مدینہ [illegible] میں
شفا ہے یوں فرمایا کہ عجوہ صبح کے اول وقت [illegible] زہر کی تاثیر کو دور کرتا ہے ف
عجوہ ایک قسم کھجور کی [illegible] حضرت کی دعا [illegible] ق اِنَّ
فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ قَالَ لِلْاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ
بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ [illegible] میں دو خصلتیں ہیں [illegible]
[illegible] ایک [illegible] حضرت نے [illegible] عبد القیس
میں [illegible] ف عبد القیس ایک قوم کا نام ہے وہ قوم حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی
سب آدمی اپنی سواریاں چھوڑ کر جلدی سے حضرت کی ملاقات کو آئے لیکن اشج نے جلدی نہ کی
اپنے اونٹ کو بٹھلایا [illegible] حضرت کے پاس حاضر ہوا حضرت
نے یہ حدیث فرمائی اور اسکی تعریف کی [illegible]
[illegible] کرتا [illegible]
[illegible] ق اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ وَاِنِّي
اَرَدْتُ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَأَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوا
بِرَسُولِ اللّٰهِ اِلَى بُيُوتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا
لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ بخاری و مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار [illegible]

سے فرمایا کہ البتہ قریش کو نئی مصیبت پہنچی ہے اور تازہ کفر کو چھوڑا ہے سو میں نے چاہا کہ انکا کام
دوں اور ان کی الفت کروں کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ لوگ دنیا کا مال لیکر پھریں اور تم اپنے
گھروں کی طرف خدا کے رسول کو لیکر پھرو اگر لوگ ایک نالہ میں چلیں اور انصار ایک گھاٹی اور راہ میں
تو میں انصاریوں ہی کی راہ چلوں **ف** مصابیح میں انس سے روایت ہی کہ جب فتح مکہ
کیے بعد جنگ حنین فتح ہوئی تھی مال اسباب ہاتھ آیا حضرت نے قریش میں بانٹنے کے سبب سو سو اونٹ
دیے تب بعضے جوان انصاریوں نے کہا کہ خدا حضرت کو بخشے قریش کو آپ دیتے ہیں
ہمکو چھوڑتے ہیں حالانکہ خون ہمارے تلواروں سے ٹپکتا ہے یعنی ہمارے تلواروں سے زور سے مسلمان
ہوئے ہیں جب یہ خبر حضرت کو معلوم ہوئی تب حضرت نے انصاریوں کو حضرت نے آپ بیچ میں جمع کیا
اور یہ حال پوچھا تو انصاریوں کے عقلمندوں نے عرض کیا کہ یا حضرت ہمارے عقلمندوں نے تو
یہ ہرگز نہیں کہا لیکن ہمارے نوجوانوں نے البتہ کہا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ قریش نو
مسلم ہیں انکو تازہ مصیبت پہنچی ہے یعنی انکے بڑے لڑائیوں میں مارے گئے ہیں اسلام کی خوبی انکے
دل میں ابھی نہیں جمی انکا دل درست کرنے کے واسطے دیا کہ مال دینا انکو مناسب تھا اور تم کو دیا تو اور لوگ
لینا مناسب ہیں حرص دنیا یا تم نے سمجھا کہ یہی قسمت انکی جنکے حصے میں حضرت
حدیث انصاریوں کی بزرگی میں ثابت ہوئی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ قُلُوْبَ بَنِي**
آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ اسلم ترجمہ عبداللہ
بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر دل سب آدمی کے بیچ دو انگلیوں کے
ہیں جیسے ایک دل اسکو پھیرتا ہے جدھر چاہتا ہے **ف** انس سے روایت ہی کہ حضرت یہ دعا
کیا کرتے تھے اے پھیرنے والے دلوں کے ٹھہرا دل میرا اپنے دین پر تب کہا میں نے کہ یا حضرت ہم آپ
پر ایمان لائے ہیں اور اسلام دین کو جو آپ لائے ہیں کیا ہمارے بچھڑنے کا آپ کو ڈر ہے جو آپ یہ
دعا کیا کرتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مسلمان کو بے ڈر ہونا نہیں چاہیے خدا
ڈرا کرے اور ایمان ثابت رہنے کی دعا کیا کرے کہ مسلمان کو کافر ہونا اور کافر کو

ق ٣٦ یہ دو ہیں اِنَّ الْمُغِیْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اِنَّ کَذِبًا عَلَیَّ لَیْسَ کَکَذِبٍ عَلٰی اَحَدٍ مَنْ کَذَبَ
عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ بیشک میرے اوپر جھوٹ باندھنا کسی کے برابر نہیں جو مجھ پر جھوٹ باندھیگا جان بوجھ کر سو اپنا ٹھکانا
تیار کرے دوزخ میں ف یہ حدیث متواتر ہے لفظاً اتنے لوگوں نے ایسی کی کہ اسکے سچ ہونیکا یقین
کامل حاصل ہو اور بیچ حصّے سے زیادہ حضرت کے اصحاب نے اسکو روایت کیا ہر چند ہر ایک پر جھوٹ
باندھنا حرام ہے لیکن حضرت پر جھوٹ باندھنا نہایت حرام ہے اور سخت گناہ کبیرہ کہ انجام اسکا دوزخ ہے
اسواسطے علماء حدیث نے حدیثوں کے پرکھنے میں عمریں کھپائیں اور جان فشانی کیں موضوع حدیثوں کو
جدا کر دیا اور صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے صراف کھرے اور کھوٹے کو پہچان جاتا ہے
ویسے علماء حدیث بھی پہچان گئے مسلمان پر فرض ہے کہ جب کوئی حدیث سنے یا کسی کتاب میں
دیکھے تو حدیث کو پہچانے یہانتک کہ اسکو حدیث کی کتب معتبر کتابوں میں ہو یا علماء
حدیث اسکی صحت ثابت کئے ق ٣٧ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا بخاری اور مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق والیکو کہنا پہنچتا ہی ف حضرت پر کسیکا قرض تھا اسنے تقاضا
تقاضا کیا اصحاب نے اسکے مارنیکا ارادہ کیا اسپر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قرض دینے والا
حق دار ہے کہا جاتا ہے اسکی بات بلا تکلف ح ٣٨ ابن عمر اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا
وَسَهْمَهٗ قَالَهٗ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے عثمان بن
عفان سے فرمایا کہ تمکو ایک مرد کے برابر ثواب اور حصہ غنیمت کا ان لوگوں سے جو
جنگ بدر میں تھے ف حضرت جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمان کی بی بی حضرت کی بیٹی
بیمار تھیں تب حضرت نے حضرت عثمان سے فرمایا تم ہمارے ساتھ نہ چلو انکی تیمارداری کرو جو لوگ
لڑائی کو جاتے ہیں انمیں سے ایک مرد کے برابر تمکو ثواب آخرت میں اور حصہ مال کا دنیا میں ملیگا
ق ٣٩ اِنَّ لِکُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنًا وَاِنَّ اَمِیْنَنَا اَیَّتُهَا الْاُمَّةُ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ بخاری
اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتمد امانتدار ہے اور ہمارا

مستجابات ادا اپنی امت میری یو عیب سے عراج کا بیان ف الزبیر یعنی تھے حضرت کے سوار
یعنی ہیں انکو امت کی امانت دار فرمایا حضرت نے سب اصحاب امانت دار تھے لیکن عبیدہ بن جراح
زیادہ تھی حضرت کے انکی تعریف کرتے تھے جیسے صدیق کو عمر ول اور فاروق کو فنا کی
راہ میں کہا اور حضرت عثمان کو حیا اور علی مرتضیٰ کو قاضی اور زبیر کو دلی جان نثار فرمایا
ق کان لکل نبی حواری و حواری الزبیر بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا ہے اور میرا خالص مددگار زبیر ہے اور وہ آسمان تمام
ف صلح میں ... جب مدینہ میں جنگ خندق ہوئی اور کافروں کے گروہ بہت اکٹھے
ہوئے تب حضرت نے فرمایا کہ کون ہے کہ لشکر کی خبر لاوے زبیر نے کہا حضرت میں جاتا ہوں
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور انکی فضیلت بیان کی زبیر حضرت کے پھوپھی زاد بھائی تھے
بیاہ ... حضرت پر فدا تھے چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہوا ق لکل نبی
دعوۃ مستجابۃ و انی اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی یوم القیامۃ بخاری اور مسلم میں
انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر پیغمبر کی ایک خاص دعا ہے اور میں نے اپنی دعا
چھپا رکھی ہے اپنی امت بخشانے کے واسطے قیامت کے دن ف اس حدیث میں بشارت ہے
امت کی بخشش کی جو ایمان سے مرا اور معلوم ہوا کہ حضرت کو اپنی امت پر بڑا رحم تھا کہ
اپنی خاص دعا امت کے واسطے رکھی ہے اور آپ کے واسطے کچھ نہ مانگا ف انس بن مالک
ق ابی بن کعب ... لک ما احتسبت ... کان ... الی المسجد ...
الظلمۃ و الرمضاء ... ترکب ... مسلم میں ابی بن کعب سے روایت ہے
حضرت نے فرمایا کہ تیرے لیے وہی ثواب ہے جسکا تو ثواب جانتا ہے یہ حضرت نے اس مرد سے فرمایا جو مدینہ
حضرت کی مسجد میں آتا تھا اور پیدل آتا تھا اور اپنے قدموں میں ثواب سمجھتا تھا ف ایک شخص
اسکا گھر بہت دور تھا حضرت کی مسجد سے اور وہ ہر وقت مسجد میں آتا تھا کسی نے اسے کہا
کہ اندھیرے اور گرمی میں سوار ہو کر آوے اسنے کہا میں پیادہ میں ثواب کی امید رکھتا ہوں تب حضرت

۳۴۳ ف

یہ حدیث فرمائی ہے جسکو ابن حبان نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کا ثواب لیکا فقر جابر ان لکم بکل خطوۃ
درجۃ قال فما احببنا بعد ذلک ان نتحول فیقرب من النبی صلعم میں
جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر قدم کے واسطے ہر ایک درجہ ہے کہا جابر نے کہ ہم نے کبھی نہ چاہا اور
ان لوگوں نے اپنے گھروں کے بیچنے کا ارادہ کیا تھا اور چاہا تھا کہ حضرت کی مسجد کی قریب آ رہیں
ف یعنے شاید وہ سب یہ سمجھے ہوں یا اگر دور سے آتا ہو تو ثواب زیادہ ہوگا کہ ہر قدم پر درجہ بلند

۳۴۴ ح

ہوگا ح ابو ہریرہ سے ان للہ تسعۃ وتسعین اسما مائۃ الا واحدۃ من احصاھا
دخل الجنۃ کیا ہے بیہقی ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اللہ تعالی کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک
کم سو جو انکو یاد کرے یا توفیق سے شمار کرے یا انکے معنے سمجھے اور ان پر عمل کرے وہ بہشت میں
جاویگا ف حق تعالی کے نام ننانوے ہیں اس واسطے کہ صفات الہی کی کئی ہیں چنانچہ سوا ان ننانوے
نام کے قرآن اور حدیث میں بہت اسماء الہی کی آئے ہیں جیسے وتر فاطر حمید علام ملیک قدیم
رفیع ذی المعارج مولی نصیر رب اکبر ذی الطول شدید العقاب قابل التوب غافر الذنب حنان
منان وغیر ذلک تو مطلب اس حدیث کا یہ نہیں کہ اسماء حسنی انہیں ننانوے نام میں منحصر ہیں
بلکہ یہ مطلب ہے کہ اسقدر نام ہیں جو انکو یاد کرے بہشت میں داخل ہوگا اور ترمذی کی
روایت میں جنکی تعیین ہے یہ ہیں ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو یعنے وہ ایسا اللہ ہے
کہ اسکے سوا کوئی معبود برحق نہیں الرحمن بڑا ہی مہربان جسکی رحمت دنیا اور آخرت میں عام ہے
الرحیم بہت رحم والا جسکی رحمت آخرت میں خاص ایمانداروں پر مخصوص ہے الملک جسکی بادشاہت القدوس
عیب اور نقصانات سے پاک السلام آفتوں سے سلامت عالم کا سلامت رکھنے والا المؤمن ماننے دین حقکا باور کرنے والا
اپنے رسولوں کو قیامت میں دیکھنے والا المھیمن نگہبان امانت دار المعاملہ العزیز غالب با عزت الجبار زبردست
توڑنے جوڑنے والا المتکبر عظمت والا بڑائی کرنے والا الخالق جملہ چیزوں کا پیدا کرنے والا الباری
بے نمونہ پیدا کرنے والا المصور صورت گر ہر مخلوق کو مناسب شکل اور صورت کا عطا کرنے والا
الغفار اپنے بندوں کے عیب اور گناہ ڈھانکنے والا القہار سب پر غالب ... الوہاب ...

کرنے والا الرزاق روزی بخش الفتاح رزق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا العلیم ہر چیز کو
جاننے والا القابض جمع کرنے والا ارواح اور روزی کا الباسط کشادہ کرنے والا روزی کا اور جاری
کرنے والا ارواح کا بدن میں الخافض پست کرنے والا سرکشوں کا الرافع بلند کرنے والا مومن
مسلمین کا المعز عزت دینے والا المذل ذلیل کرنے والا السمیع ہر آواز کو سننے والا البصیر
ہر چیز کو دیکھنے والا الحکم فیصلہ کرنے والا العدل منصف رحمان اللطیف مہربان باریکیوں کا الخبیر خبر رکھنے
ہر چیز کی والا الحلیم بردبار سزا دینے میں جلدی نہ کرنے والا گنہگاروں کو العظیم بزرگ جسکی بزرگی وہم و خیال سے
باہر الغفور بہت بخشنے والا الشکور شکر گذاروں کا قدردان العلی سب سے اونچا الکبیر سب سے بڑا
الحفیظ مخلوقات کا نگہدار اور محافظ المقیت خلائق کا قوت دینے والا
الحسیب تمام عالم کو کافی اسکے سوائے دوسرے کی حاجت نہیں الجلیل
بڑی شان والا الکریم صاحب کرم جسکے عطا کی انتہا نہیں الرقیب نگہبان سب کا
نگہبان المجیب حاجت اور دعا کا قبول کرنیوالا الواسع کشادہ و محیط کشادہ عطا
الحکیم سارے عالم کی حکمت والا الودود نیکوں کا محبوب اہل مغفرت کا محب المجید
بزرگ سب نیکوں کا الباعث قیامت میں قبروں سے مردوں کا اٹھانیوالا الشہید ہر شی
اسکے سامنے حاضر الحق سچ جسکی ذات اور صفات میں کچھ تغیر نہیں ہوگا نہیں
الوکیل سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن القوی زبردست المتین استوار کہ جسکو تھکاوٹ
اور ماندگی نہیں الولی مددگار سارے عالم کا کارساز الحمید ہر کام کا ستودہ سارے عالم کا
محمود المحصی ہر چیز کا شمار کرنیوالا کوئی چیز اسکے علم سے باہر نہیں المبدی بے مثال کے
کا ایجاد کرنیوالا المعید دنیا میں زندوں کا مار دینے والا آخرت میں مردوں کو زندہ کرنے
والا المحیی جلانیوالا الممیت مارنیوالا الحی بذات خود زندہ القیوم
بذات خود قائم جہان کا تھامنے والا الواجد غنی جسکو کچھ
احتیاج نہیں الماجد بزرگی والا الواحد اکیلا جسکا کوئی شریک نہیں الصمد

سب ارادہ الٰہی [illegible] سب اسکے محتاج ہیں وہ سب سے بے نیاز القادر صاحب قدرت
المقتدر قدرت سے اختیار رکھنے والا المقدم آگے کرنے والا المؤخر پیچھے کرنے والا الاول
[illegible] اسکے [illegible] نہیں الآخر [illegible] الظاهر [illegible]
[illegible] الباطن خلق کی نظروں سے چھپا الوالی مالک صاحب حکومت المتعالی
بلند شان [illegible] البر [illegible] التواب توبہ قبول کرنے والا
المنتقم بدلہ [illegible] العفو گناہوں کا مٹانے والا [illegible] الرؤف
مہربانی والا مالک الملک سب جہان کا مالک [illegible] ذو الجلال والاکرام [illegible]
والا صاحب عظمت و کرم المقسط انصاف والا الجامع [illegible] خلائق کا جمع کرنے والا الغنی
[illegible] المغنی [illegible] المانع [illegible] الضار [illegible] النافع [illegible]
[illegible] الهادی نیک راہ بتانے والا
[illegible] البدیع [illegible] الباقی
[illegible] الوارث [illegible] الرشید [illegible] الصبور [illegible]
[illegible] اسامة بن زید [illegible] لله ما اخذ وله ما اعطى
[illegible] بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible] ان لله مائة رحمة [illegible]
[illegible] مسلم میں سلمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا [illegible]
[illegible] تمام خلق [illegible] قیامت [illegible]

[illegible]

واسطے ہیں فرشتے جن سے مراد اپنی رحمت کے سو حصے ایک تمام خلق کو دیا اسی کا یہ اثر ہے کہ جانور اپنے
بچوں پر مہربان ہیں اور آپس میں محبت رکھتے ہیں اسی کا اثر ہے کہ ماں باپ اپنی اولاد کو پیار کرتے ہیں اور دوسرے
معنی یہ ہیں کہ اس سے مراد خدا کی رحمت ہے جو قیامت میں ظاہر ہوگی حضرت کی شفاعت اور
گنہگاروں کی بخشش اور بہشت کی نعمتیں یہ تینوں چیزوں کا اثر ہے اس حدیث سے
کہ خدا کی رحمت کی بہت طلب ہیں ۔ وعن ابی ہریرۃ ان للہ ملائکۃ یطوفون فی الطرق
یلتمسون اھل الذکر فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ تنادوا ھلموا
الی حاجتکم قال فیحفونہم باجنحتہم الی السماء الدنیا فاذا تفرقوا عرجوا الی السماء
قال فیسألہم ربہم وھو اعلم بہم منہم من این جئتم فیقولون جئنا من
عند عباد لک فی الارض قال فیسألہم ربہم وھو اعلم بہم ما یقول عبادی قالوا یسبحونک
ویکبرونک ویحمدونک ویمجدونک قال فیقول ھل رأونی قال
فیقولون لا واللہ ما رأوک قال فیقول کیف لو رأونی قال یقولون لو رأوک کانوا
اشد لک عبادۃ واشد لک تمجیدا واکثر لک تسبیحا قال فیقول فما یسألونی قالوا یسألونک
الجنۃ قال یقول وھل رأوھا قال یقولون لا واللہ یا رب ما رأوھا قال یقول
فکیف لو رأوھا قال یقولون لو انہم رأوھا کانوا اشد علیہا حرصا واشد لہا طلبا واعظم
فیہا رغبۃ قال فمم یتعوذون قال یقولون من النار قال یقول وھل رأوھا
قال یقولون لا واللہ یا رب ما رأوھا قال یقول فکیف لو رأوھا قال یقولون لو
انہم رأوھا کانوا اشد منہا فرارا واشد لہا مخافۃ قال فیقول
فاشہدکم انی قد غفرت لہم قال یقول ملک من الملائکۃ فیہم فلان لیس منہم
انما جاء لحاجۃ قال ھم القوم لا یشقی جلیسہم رواہ البخاری وفی روایۃ مسلم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا رسول خدا نے کہ خدا کے فرشتے ہیں کہ پھرتے ہیں راہوں میں ڈھونڈتے ہیں ذکر کرنے والوں کو پھر جب
پاتے ہیں اس گروہ کو جو خدا کو یاد کرتے ہیں تو آپس میں پکارتے ہیں چلے آؤ اپنی طلب کی طرف فرمایا سو

ہیں یا پہیراتے ہیں اسلئے کہ جب لوگ ذکر کرکے جدا ہوتے ہیں تو کہتے ہیں آسمان پر پہنچے حضرت نے فرمایا پھر ان سے
انکا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ انکا حال ان سے زیادہ جانتا ہے کہ تم کدھر سے آئے تو وہ کہتے ہیں ہم تیرے
بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو زمین پر ہیں حضرت نے فرمایا کہ پھر انکا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ
وہ انکا حال ان سے زیادہ جانتا ہے کہ کیا کہتے ہیں میرے بندے فرشتے کہتے ہیں کہ سبحان اللہ کہتے ہیں
یعنی ہر عیب اور نقصان سے تجھکو پاک بتلاتے ہیں اور اللہ اکبر کہتے ہیں یعنی تجھکو سب سے بڑا
جانتے ہیں اور الحمد للہ کہتے ہیں یعنی تیری خوبیاں بیان کرتے ہیں اور لا الہ الا اللہ کہتے ہیں یعنی تیرے
سوا کسیکو لائق بندگی کے نہیں جانتے ہیں اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہیں یعنی بدون تیری
مدد کے اپنے ہاتھ میں اختیار نہیں جانتے ہیں اور تیری بزرگی بیان کرتے ہیں حضرت نے
فرمایا کہ پھر خدا فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھکو دیکھا ہے حضرت نے فرمایا پھر فرشتے کہتے ہیں کہ
قسم ہے نہیں دیکھا ہے حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہے کیا ان کا حال ہو جو مجھکو دیکھیں حضرت نے فرمایا سو وے
کہتے ہیں اگر وے تجھکو دیکھیں تو بہت تیری بندگی کریں اور نہایت تیری بزرگی بیان کریں اور بہت تیری
پاکی بولیں حضرت نے کہا پھر حق تعالیٰ فرماتا ہے سو وہ کیا مجھسے مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں کہ تجھسے بہشت
مانگتے ہیں حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے بہشت کو دیکھا حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں
قسم خدا کی اے رب نہیں اسکو دیکھا ہے حضرت نے فرمایا پھر
حق تعالیٰ فرماتا ہے سو انکا حال کیا ہو جو اسکو دیکھیں حضرت نے فرمایا فرشتے
کہتے ہیں کہ اگر وے اسکو دیکھپاویں تو اسکے بڑے لالچی بن جاویں اور بہت مانگیں اور نہایت اسکی
خواہش کریں فرماتا ہے پھر کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں کہ دوزخ سے پناہ مانگتے
ہیں حق تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم اے رب نہیں
اسکو دیکھا حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے سو انکا کیا حال ہو جو اسکو دیکھیں حضرت نے فرمایا فرشتے
کہتے ہیں اگر وے دوزخ کو دیکھیں تو بہت اس سے بھاگیں اور بہت اس سے ڈریں پھر ستون سے کہا مجھے
کی بخشش پہنچا دینا حضرت نے فرمایا پھر حق تعالیٰ فرماتا ہے سو تمکو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے انکو بخشا حضرت نے فرمایا

ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ الٰہی بیچ انکے فلانا آدمی بھی تھا وہ اس گروہ میں سے نہ تھا
اپنے کسی کام کو آیا تھا حق تعالیٰ فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ انکے ساتھ بیٹھنے والا بدبخت نہیں ہوتا
پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر نہ تھا ف اس حدیث سے ذکر الٰہی کی نہایت بزرگی
ہوئی اور اولیا کی اور جو لوگ ذکر الٰہی میں رہتے ہیں انکی نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور انکے
مبارک سلوک کی صحبت آخرت میں کام آویگی ق ان للمؤمن فی الجنۃ لخیمۃ من
لؤلؤۃ واحدۃ مجوفۃ طولها فی السماء ستون میلا للمؤمن فیها
اهلون یطوف علیهم المؤمن فلا یری بعضهم بعضا بخاری و مسلم میں
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ واسطے مومن کے بہشت میں ایک خیمہ ہے ایک موتی سے
اسکا آسمان میں اونچا ہے ساٹھ کوس کا اور اسکے ساتھ کے لوگ وہاں ہونگے
مومن پھریگا سو ایک دوسرے کو نہ دیکھے گا بسبب کشادگی کے ق ان لنا الجنۃ
لظهر حاضرا فلما کنت معنا قال عند غمرة ابن بکر مسلم میں انس سے روایت ہے
حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارا مطلب ہے یعنے ہم کسی ملک میں جاتے ہیں سو جسکے پاس
ہو وہ ہمارے ساتھ سوار ہو چلے پھر حضرت جب جہاد کو چلے تھے تب فرمایا ف تو اس
جہاد کی سواری ہے پھر تو حضرت نے ان پاس سواری کا مانگا ہے جب جاسوس
نے کی خبر دی تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی لیکن صاحب مطلب کا
شبہ ہوتا ہے ق ان ابن عباس ان کل قدر ما قال حین شرب لبنا ثم
مضمض بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسمیں
چکنائی ہے یہ حضرت نے فرمایا جب دودھ پیا تھا پھر پانی منگا کر کلی کی ف اس سے
معلوم ہوا کہ جب چکنی چیز کھاوے تو کلی کرنا سنت ہے ق رافع بن خدیج ان النبی
صلعم قال الحمی من فیح جہنم کاو ابردوہا بالماء بخاری اور مسلم میں رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ البتہ تپ دوزخ کی بھاپ سے ہے پس ٹھنڈا کرو اسکو پانی سے

...ن ف روایت ہے کہ ایک کا اونٹ بہاگ گیا تہا کہ اوسکو نہ دیتا تہا کسی نے اسکو تیر مارا
...اسکا مسئلہ حضرت سے پوچہا انہوں نے یہ حدیث فرمائی یعنے جب پالو جانور وحشی ہو
جاوے اور ہاتہ نہ لگے کہ اسکو ذبح کیجئے تو بسم اللہ کہکر جہان زخم لگاوے تو وہ حلال ہو جاتا ہے
جنگلی جانوروں میں یہی حکم ہے اور اسیطرح جو جانور کنوئے میں اوندہا گر پڑے تو جہان قابو پڑے حلال
۱۳۸ ص
ص قال انس ان ماء الرجل غليظ ابيض وماء المرأة رقيق اصفر فمن ايهما علا
او سبق يكون منه الشبه مسلم نے انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہے مرد کی منی گاڑی
سفید ہے اور عورت کی منی زرد ہے سو ان دونوں میں سے جو غالب ہو گئی یا جو پہلے نکلی تو اسی سبب
شباہت ہوتی ہے ف یہود لوگوں نے حضرت سے پوچہا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ لڑکا کبہی ماں کی صورت پر
ہوتا ہے کبہی باپ کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جسکی منی غالب ہو یا پہلے نکلے اوسکی صورت
۱۵۱ ق
پر لڑکا ہوتا ہے ق ابو موسى ان مثل ما بعثني الله به من الهدى والعلم كمثل غيث
اصاب ارضا فكانت منها طائفة طيبة قبلت الماء فانبتت الكلاء والعشب الكثير
وكانت منها اجادب امسكت الماء فنفع الله بها الناس فشربوا منها وسقوا
وزرعوا واصاب طائفة منها اخرى انما هي قيعان لا تمسك ماء ولا تنبت
كلاء فذلك مثل من فقه في دين الله ونفعه ما بعثني الله به فعلم وعلم و
مثل من لم يرفع بذلك راسا ولم يقبل هدى الله الذي ارسلت به بخاری
اور مسلم نے ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کہاوت اسکی جس واسطے خدا نے
مجہکو بہیجا ہے راہ بتانا اور علم سکہانا کہ جیسے کہاوت مینہ کی جو پہنچا زمین پر سو اسمین سے
جو تہوڑی بہتر زمین تہی وہ پانی کو سوکہ گئی اور چارا اور بہت سا سبزہ جمایا اور گرمین سے
جو کڑی سخت تہی انہوں نے پانی سمیٹ رکہا جیسے تالاب یا جہیل سو خدا نے اوس سے آدمیوں کو
نفع پہنچایا پہلے آدمیوں نے اوس سے پانی پیا اور جانوروں کو پلایا اور کہیتوں کو سینچا اور کچہہ دوسری کو
... پانی پہنچا سو وہ تو چٹیل میدان تہے کہ نہ پانی کو روکے نہ چارا اوگاوے سو یہ کہاوت اسکی جو خدا

دین کو بوجھا اور نفع دیا اسکو میری پیغمبری نے نفع دیا اسنے علم سیکھا اور دوسرے کو سکھایا اور کہاوت
اسکی جسنے اوپر اسکے سر نہ اٹھایا یعنی علم دین پر توجہ نہ کیا اور خدا کی ہدایت کو نہ لیا جسکے ساتھ
بھیجا گیا ہوں میں ف یعنی پیغمبر کی ہدایت کا اور شریعت کا ایک حال ہے اسواسطے کہ زمین تین طرح پر ہے
آدمی بھی تین قسم ہیں ایک قسم زمین کہ جو عمدہ ہے اسمین پانی برسنے سے چارہ اور سبزہ خوب جمتا ہے
اسیطرح جو دانا لوگ ہیں وہ قرآن حدیث کو خوب سمجھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں اور دوسری
قسم زمین کی وہ ہے کہ اسمین سبزہ نہیں جمتا لیکن پانی بھر رہتا ہے تو ہر چند اسکو خود نفع نہیں لیکن
اوروں کو فائدہ ہے اسیطرح آدمی وہ ہیں کہ علم دین انکو یاد ہے لیکن تیز فہم نہیں جو اسمین سے
مطالب نکالیں تو اسنے اوروں کو فائدہ ہوتا ہے خود کو اتنا نہیں تیسری قسم زمین جیسے میدان کہ
اسمین نہ پانی ٹھہرے نہ سبزہ جمے اسیطرح وہ لوگ ہیں جو دین کی طرف کچھ دھیان نہیں کرتے آخر
کو نفع پیغمبر کو معلوم ہوا کہ ہدایت پیغمبر اور شریعت اپنی تاثیر میں خوب پوری ہے اگر کسی آدمی
اور زمین کو فائدہ نہو تو اسکی استعداد اور لیاقت کا قصور ہے شعر باران کہ در لطافت طبعش
خلاف نیست ۔ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ۔ ق وعن ابی ہریرۃ ان مثلی و مثل الانبیاء من
قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ من
زوایاہ فجعل الناس یطوفون بہ ویعجبون لہ ویقولون ھلا وضعت ھذہ
اللبنۃ وانا خاتم النبیین ۔ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میری
اور جو مجھ سے آگے پیغمبر ہوئے انکی مثل جیسے اس مرد کی مثل جسنے ایک مکان بنایا اسکو بہت سنوارا اور بہتیرا
آراستہ کیا مگر کونوں میں سے کسی کونے کو ایک اینٹ کے برابر تمام نہ کیا سو آدمی اسمین آتے جاتے اور دیکھنے
لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیوں نہیں جاتی گئی سو وہ اینٹ میں ہوں اور میں
ہوں پیغمبروں کا تمام اور پورا کرنے والا ف یعنی نبوت کا گھر بغیر میرے ناتمام تھا میرے آنے سے سب
کام تمام ہوگیا اسمین اشارہ ہے کہ حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہوگا اور حضرت عیسی علیہ السلام جو
قیامت کے قریب آئینگے وہ اپنا دین نہ جاری کرینگے حضرت ہی کے دین کے تابع ہونگے جیسے حضرت کے

اور مانند ہو گئے ہیں ویسے ہی وہ بھی ہیں ق عن ابی موسیٰ انما مثلی ومثل ما بعثنی اللّٰہ بہ کمثل
رجل اتی قوما فقال یا قوم انی رأیت الجیش بعینی وانی انا النذیر العریان فالنجاء
فالنجاء فاطاعہ طائفۃ من قومہ فادلجوا فانطلقوا علی مھلھم فنجوا وکذبت طائفۃ منھم
فاصبحوا مکانھم فصبحھم الجیش فاھلکھم واجتاحھم فذلک مثل من اطاعنی
واتبع ما جئت بہ ومثل من عصانی وکذب بما جئت بہ من الحق بخاری اور مسلم میں
ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میرے حکم کی جو دیکر مجھے بھیجا ہے اس مرد کی سی
مثال ہے جو ایک قوم کے پاس آیا پھر اُسنے کہا اے قوم میں نے ایک لوٹنے والے لشکر کو اپنی آنکھوں سے
دیکھ آیا ہوں اور میں ننگا ڈرانے والا ہوں سو جلدی بھاگو سو اسکی قوم میں سے کچھ لوگوں نے اسکا کہنا
مانا سو شام ہی سے بھاگے سو آرام سے چلے گئے اور کچھ لوگوں نے جھوٹا جانا وہ فجر تک اپنے مکانوں میں
رہے سو صبح ہوتے ہی اس لشکر لوٹنے والے نے انکو ہلاک کیا اور انکی جڑ کاٹی سو یہی مثل
اسکی جسنے میرا کہنا مانا اور پیروی کی میرے دین کی اور مثل اسکی جسنے میرا کہنا نہ مانا
اور جھٹلایا میرے دین کو ف عرب میں دستور تھا کہ جو شخص دشمن کے لشکر کو دیکھتا کہ غارت کرنے کو آتا ہے
تو ننگا ہو کر اپنے کپڑے لکڑی پر اٹھا کر ہلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلدی
بھاگو ننگے ہونے سے غرض یہ تھی کہ اسکو لوگ دیکھیں اور آفت سمجھیں اور اسکو سچا جانکر جلد بھاگیں
ق حذیفۃ ان معہ ماء ونارا فنارہ ماء بارد وماؤہ نار بخاری اور مسلم میں حذیفہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو اسکی آگ ٹھنڈا پانی
ہے اور پانی آگ ف قیامت کے قریب ایک کافر شخص نکلیگا اور خدائی کا دعوا کریگا اسکا
نام دجال ہے اسکے ساتھ آگ اور پانی ہوگا جو ظاہر میں آگ معلوم ہوگا اور پانی
معلوم ہوگا آگ کا نام دوزخ رکھیگا اور پانی کا نام بہشت رکھیگا جو اسکا تابع ہوگا اسکو بہشت
میں ڈالیگا اور منکر کو دوزخ میں سو حضرت نے فرمایا کہ اسوقت تم ان دونوں کی آگ سے
نہ ڈرو اسواسطے کہ اسکی آگ حقیقت میں پانی ہی ہے اور اسکا پانی آگ ہے ق ابو ہریرۃ

الناس فلا يحل لامرئ يؤمن بالله و

لا يعضد بها شجرة فان احد ترخص لقتال

النبي

رسول الله فقولوا ان الله قد اذن لرسوله ولم ياذن لكم وانما اذن

لي فيها ساعة من نهار ثم عادت حرمتها اليوم كحرمتها بالامس وليبلغ

الشاهد الغائب بخاری اور مسلم نے ابی شریح سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مکہ کو

خدا نے حرم کیا ہے اور نہیں حرام کیا انکو آدمیون نے سو جو مرد کہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا

ہو وہ اسمین خون کو نہ بہاوے اور نہ کسیکو کانٹے اور کسی کا درخت کاٹے اور اگر کوئی کہتے ہیں خون

درست جانتے ہیں خدا کے پیغمبر نے قتل کرنیکی لیا ہے سو اس سے کہدو کہ اللہ نے اپنے رسول کو

حکم دیا تھا اور تمکو حکم نہیں دیا اور مجھکو بھی دن کے ایک ہی ساعت میں اجازت ہوئی تھی پھر

حرمت پلٹ آئی آج جیسے کل تھی اور چاہئے کہ جو لوگ اس وقت حاضر ہیں وہ غائب

لوگوں کو یہ حکم پہنچا دیں ف انس ان من اشراط الساعة ان يرفع العلم ويظهر

الجهل ويفشو الزنا ويشرب الخمر ويذهب الرجال وتبقى النساء حتى

يكون لخمسين امرأة قيم واحد بخاری اور مسلم نے انس سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ قیامت کے نشان سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھایا جاویگا یعنی عالم نہ رہینگے اور جہالت ظاہر ہوگی اور حرام

کاری پھیل جاویگی اور شراب پی جاویگی اور مرد جاتے رہینگے اور عورتیں باقی رہینگی

یہانتک کہ پچاس عورتوں کا ایک خبر لینے والا رہ جاویگا واثلة بن الاسقع

ان من اعظم الفرى ان يدعى الرجل الى غير ابيه او يرى عينه ما لم تريا

او يقول على رسول الله ما لم يقل بخاری نے واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ البتہ سب بہتانوں میں سے بڑا بہتان یہ ہے کہ مرد اپنے باپ کو چھوڑ کے اور کسی

اور اپنی آنکھوں کو وہ دکھلاوے جو آنکھوں نے نہیں دیکھا یعنی جھوٹا خواب بنا کر کہے یا پیغمبر خدا

بات جو پیغمبر نے نہیں کہی ہے حضرت کی طرف سے جھوٹی حدیث بنا کر کہے علي بن ابي طالب

لیخشا بخاری میں حضرت علی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بعضے بیان تو جادو ہوتا ہے یعنے
جیسے جادو سے آدمی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے ویسے بعضے آدمی کی تقریر سے ہو جاتی ہے ف مصابیح میں
روایت ہے کہ مشرق سے دو آدمی آئے انہوں نے حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا لوگوں کو انکی خوش
تقریر سے تعجب ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی علماء حدیث نے کہا ہے کہ اگر باطل باتیں
خوش تقریری کرے تو حرام ہے اور حق بات میں مستحب ہے ح ابن عمر ان من الشجرة

۳۰ ح

شجرة لا یسقط ورقها وانها مثل المسلم بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ البتہ درختوں سے ایک ایسا درخت ہے جسکے پتے نہیں جھڑتے اور وہ درخت مسلمان
کی مثال ہے ف عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت نے پوچھا کہ وہ کون درخت ہے کہ جسکی
پتے نہیں جھڑتے اصحاب گاؤں کے درختوں میں گئے میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے
لیکن شرم سے کہہ نسکا پھر حضرت نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے اور مراد اس سے مسلمان ہے
کہ اسکا نقصان کسی طرح نہیں ہوتا راحت میں شکر کرتا ہے اور رنج میں صبر کرتا ہے تو اسکو دونو
طرح ثواب ہے م جابر ان من اللیل ساعة لا یوافقها عبد مسلم یسأل اللہ

۳۱ م

خیرا الا اعطاه ایاه ویؤتی خیرا من امر الدنیا والآخرة الا اعطاه ایاه
وذلك كل ليلة مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ رات میں ایک ساعت وہ ہے
کہ مسلمان بندہ خدا سے بہتری مانگے اور اس ساعت کے موافق پڑ جاوے تو خدا اسکو ضرور دیوے
اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ جو دین دنیا کی بہتری مانگے تو خدا اسکو ضرور دیوے اور یہ ساعت ہر رات میں ہے ف
یعنے وہ ساعت جسمیں دعا ضرور قبول ہوتی ہے ہر رات میں ہوتی ہے بعضوں نے کہا کہ وہ ساعت پچھلی رات
کو صبح تک ہے اور بعضوں نے کہا جب تہائی رات پچھلی باقی رہتی ہے حضرت نے اسواسطے مبہم
فرمایا تاکہ لوگ اسکے شوق میں ہر رات عبادت کریں ق ابو سعید ان من امن الناس

۳۲ ق

علیّ فی صحبته وماله ابا بکر ولو کنت متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت ابا بکر
خلیلا ولکن اخوة الاسلام ومودته لا یبقین فی المسجد خوخة الا خوخة ابی بکر بخاری

اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق بہت احسان کرنے والا مجھ پر
ساتھ صحبت میں اور اپنے مال کے خرچ کرنے میں ابو بکر ہے اور اگر میں اپنے رب کے سوائے کسی کو دوست
دوست بناتا تو ابو بکر کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارے آپکے
درمیان ہے مسجد کی طرف سے سب کے دروازے بند کردیے جاویں مگر ابو بکر کا دروازہ کھلا رہے **ف**
مسجد کے صحن سے لگے ہوئے اصحاب کے دروازے تھے سو حضرت نے وفات کے قریب دروازے بند کروا دیے
صرف حضرت ابی بکر کا دروازہ کھلا رکھا اس حدیث سے ابی بکر صدیق کے سب اصحاب پر فضیلت
ثابت ہوئی اسمیں صاف اشارہ کیا انکی خلافت کا ۳۴۳ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ مِنْ شَرِّ الرِّعَاءِ
الحطمۃ مسلم میں عائذ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بدتر چرانے والا
وہ ہے جو بہت سختی کرے مار مار ہاتھ پاؤں توڑ دے **ف** مراد اس حدیث سے حاکم ظالم ہی جو رعیت
پر ظلم کرے ۳۴۴ اَبُو سَعِيدٍ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَيُرْوٰى مِنْ اَعْظَمِ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلُ يُفْضِيْ اِلٰى امْرَاَتِهٖ وَ
تُفْضِيْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بدترین
سے بہت بڑا آدمی خدا کے نزدیک مرتبے میں قیامت کے دن اور ایک روایت میں آیا ہے کہ امانت کا بڑا خیانت
کرنے والا خدا کے نزدیک قیامت کے دن وہ مرد ہے کہ جو اپنی عورت سے صحبت داری کرے اور جورو اس سے
صحبت داری کرے پھر اسکے بھید کو مشہور کرے **ف** یعنے لوگوں سے بیان کرے کہ ہم نے یوں
جماع کیا یا اتنی دیر کیا اور یہ کمال بے حیائی اور نہایت گناہ ہے ۳۴۵ اَبُو سَعِيدٍ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ
هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَ
يَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ
لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ قَالَ الَّذِيْ يَحْلِفُ ... قَالَ تِيْ اللّٰهِ بِاَعْلَمْ
مِنْ قَوْمٍ ذُهَيْبَةً فِيْ تُرْبَتِهَا كَانَ بَعَثَ بِهَا عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بَيْنَ الْاَقْرَعِ وَعُيَيْنَةَ
وَزَيْدٍ نَا ... بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسکی اصل

اور ایک ایسی قوم پیدا ہوگی کہ قرآن کو پڑھیں گے کہ انکے گلوں سے نیچے نہ اتریگا یعنے دل میں قرار
نہ پکڑیگا اور نبوی کی بات کہیں گے اور اس پر عمل نہ کرینگے مسلمانوں کو قتل کرینگے بت پرستوں کو
چھوڑینگے وہ لوگ نکل جاوینگے اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانہ سے اگر میں انکو پاؤں تو ضرور
انکو قتل کرونگا قوم عاد کا سا قتل یہ حدیث انکے حق میں فرمائی کہ جسکا نام ذوالخویصرہ
تھا جب اسنے کہا اے خدا کے رسول خدا سے ڈرو حضرت نے کہا سونا مٹی ملا ہوا جسکو حضرت علی نے یمن سے
بھیجا تھا اسکے چار آدمیوں کے درمیان ایک اقرع دوسرا عیینہ تیسرا علقمہ چوتھا زید الخیل وہ
چاروں عرب میں سردار تھے تازہ اسلام لائے تھے انکے واسطے وہ کہا سونا حضرت نے انہیں کو دیا
دلداری کے واسطے بنی تمیم کی قوم میں ایک شخص منافق تھا وہ آنکھ بیٹھا اسکا نام اسنے کہا اے
محمد خدا سے ڈر عدل کر برابر بانٹ انکو بھی دے تب حضرت نے فرمایا کہ اے کمبخت اگر میں عدل نہ کرونگا
تو پھر دنیا میں کون عادل ہوگا عمر فاروق نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو میں گردن اسکی کاٹ ڈالوں
جو منافق ہے حضرت نے فرمایا کہ مت مار لوگ یہ نام کرینگے کہ پیغمبر اپنے ساتھیوں کو مارتا ہے پھر وہاں اٹھ
گیا تب حضرت نے فرمایا اسکی نسل سے پیدا ہونگے لوگ کہ احمق اور بے سمجھ ہونگے بہت راوی
بخاری میں روایت ہے وہ قوم خارجی پیدا ہوئی جنہوں نے حضرت علی کی امامت نہ مانی اور حضرت علی نے
ان کو قتل کیا اور ان میں بھی ایک لڑائی میں موجود تھا جو حضرت نے نشانی فرمائی تھی وہ ان میں موجود
ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں کہ قرآن پڑھتے ہیں ظاہر کی عبادت کرتے
ہیں اور دل میں انکے ایمان نہیں ہے دل میں شرک اور بدعت بھرا ہے تو انکی عبادت کا کچھ
اعتبار نہیں تو مسلمانوں کو چاہیے کہ انکی ظاہری عبادت پر دھوکا نہ کھاویں ح اِنَّ مِنْ
عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
بعضے اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر قسم کھا بیٹھیں خدا کے بھروسہ پر تو خدا انکی قسم کو سچی کردیوے
یعنے جس چیز پر قسم کھاویں کہ فلانی بات ایسی ہوگی تو ویسی ہی خدا کردیتا ہے ف بخاری میں
انس سے روایت ہے کہ ہماری پھوپھی ربیع نے ایک عورت کا دانت توڑا اور ان لوگوں سے معافی

ح ۲۹۷

اتروانا اسنے منظور کیا پھر قوم نے دیت پر رضا دی اور درگذر کیا اسکو بھی بیان فرمایا حضرت نے قصاص کا
حضرت نے اسکے بدلے دانت توڑنے کا حکم کیا تب انس بن نضر ہمارے چچا نے حضرت سے کہا کہ قسم
اس خدا کی کہ جس نے تجھکو سچا نبی کیا ہے کہ میری بہن کا دانت نہ توڑا جاوے گا پھر حضرت نے فرمایا
ای انس خدا کا حکم تو بدلا لینا ہی ہے پھر اس عورت کی قوم خوش ہوئی پھر لیسے پر راضی ہوئی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی بیشک بیضے خدا کے بندے ہیں کہ قسم کہا بیٹھے سو خدا نے اسکی قسم سچی کی ح ابو
مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان مما ادرک الناس من کلام النبوۃ الاولیٰ
اذا لم تستحی فاصنع ما شئت ترجمہ بخاری میں ابو مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگلی پیغمبروں کے
کلام سے جو لوگوں نے پایا ہے باتوں میں سے ایک یہ بات ہے کہ جب تجھکو شرم نہیں تو جو جی چاہے
سو کر لی ح جو تیرا جی چاہے سو کر ف یعنی حیا اور شرم سب پیغمبروں کے دین میں پسندیدہ تھی
حکم کبھی موقوف نہیں ہوا الطبیعت آدمی کی برے کاموں کو چاہتی ہے پر شرم کے سبب کام
رکتا ہی آدمی میں اگر شرم نہیں تو بالکل ہی ف ابی بن کعب ان موسیٰ قام خطیبا فی بنی
اسرائیل فسئل ای الناس اعلم فقال انا فعتب اللہ علیہ اذ لم یرد العلم الیہ فاوحی
الیہ ان لی عبدا بمجمع البحرین ہو اعلم منک فقال موسیٰ یا رب وکیف لی بہ قال
تاخذ معک حوتا فتجعلہ فی مکتل فحیثما فقدت الحوت فہو ثم فاخذ حوتا
فجعلہ فی مکتل ثم انطلق وانطلق معہ بفتاہ یوشع بن نون حتی اذا اتیا الصخرۃ
وضعا رؤسہما فناما واضطرب الحوت فی المکتل فخرج منہ فسقط فی
البحر فاتخذ سبیلہ فی البحر سربا وامسک اللہ عن الحوت جریۃ الماء فصار
علیہ مثل الطاق فلما استیقظ نسی صاحبہ ان یخبرہ بالحوت
فانطلقا بقیۃ یومہما ولیلتہما حتی اذا کان من الغد قال موسیٰ
لفتاہ آتنا غداءنا لقد لقینا من سفرنا ہذا نصبا قال ولم یجد موسیٰ
النصب حتی جاوز المکان الذی امرہ اللہ بہ قال لہ فتاہ ارایت اذ اوینا

إلى الصخرة فإني نسيت الحوت وما أنسانيه إلا الشيطان أن أذكره واتخذ
سبيله في البحر عجبا قال فكان للحوت سربا ولموسى ولفتاه عجبا فقال موسى
ذلك ما كنا نبغي فارتدا على آثارهما قصصا قال رجعا يقصان آثارهما
حتى انتهيا إلى الصخرة فإذا رجل مسجى ثوبا فسلم عليه موسى فقال الخضر
وأنى بأرضك السلام فقال أنا موسى قال موسى بني إسرائيل قال نعم أتيتك لتعلمني مما
علمت رشدا قال إنك لن تستطيع معي صبرا يا موسى إني على علم من علم الله
علمنيه لا تعلمه وأنت على علم من علم الله علمكه الله لا أعلمه فقال موسى ستجدني
إن شاء الله صابرا ولا أعصي لك أمرا فقال له الخضر فإن اتبعتني فلا تسألني عن
شيء حتى أحدث لك منه ذكرا فانطلقا يمشيان على ساحل البحر فمرت سفينة
فكلموهم أن يحملوهم فعرفوا الخضر فحملوه بغير نول فلما ركبا في السفينة لم يفجأ
إلا والخضر قد قلع لوحا من ألواح السفينة بالقدوم فقال له موسى قوم حملونا بغير نول
عمدت إلى سفينتهم فخرقتها لتغرق أهلها لقد جئت شيئا إمرا قال ألم أقل إنك لن تستطيع
معي صبرا قال لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني من أمري عسرا قال وقال رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم فكانت الأولى من موسى نسيانا قال وجاء عصفور فوقع
على حرف السفينة فنقر في البحر نقرة فقال له الخضر ما علمي وعلمك من علم الله
إلا مثل ما نقص هذا العصفور من هذا البحر ثم خرجا من السفينة فبينما هما يمشيان
على الساحل إذ أبصر الخضر غلاما يلعب مع الغلمان فأخذ الخضر رأسه بيده فاقتلعه
بيده فقتله فقال له موسى أقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا قال ألم
أقل لك إنك لن تستطيع معي صبرا قال وهذه أشد من الأولى قال إن سألتك عن شيء بعدها
فلا تصاحبني قد بلغت من لدني عذرا فانطلقا حتى إذا أتيا أهل قرية استطعما أهلها
فأبوا أن يضيفوهما فوجدا فيها جدارا يريد أن ينقض قال مائل فقام الخضر بيده فأقامه

فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا ... لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا
فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا اَنَّ مُوْسٰى كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا بخاری
میں ابی ابن کعب سے روایت ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم میں کھڑے ہو کر خطبہ پڑھ
رہے سو کسی نے پوچھا کہ آدمیوں میں کون بڑا عالم ہے موسی علیہ السلام نے کہا کہ میں ہون سو حق تعالیٰ نے
عتاب کیا اسواسطے کہ خدا کیطرف علم کو نہ پھیرا اسلئے یون کہا کہ واللہ اعلم پھر وحی کی موسی علیہ السلام
کو حکم ہوا کہ میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے سنگم پاس وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے موسی علیہ السلام
نے کہا اے رب میرا اور اسکا کیونکر ملاپ ہوگا فرمایا کہ تو اپنے ساتھ ایک مچھلی کو لیکر
ایک زنبیل میں رکھ سو جہان وہ مچھلی تجھ سے جدا ہووے وہیں تو اسکو پاوے گا پس
موسی علیہ السلام نے ایک مچھلی لیا اسکو زنبیل میں رکھا پھر روانہ ہوئے اور ساتھ خادم
اپنے یوشع بن نون کو بھی لے چلے یہانتک کہ سنگم کے پتھر پاس آگئے اور دونوں صاحب اس پر
سر رکھ کر سو گئے اور مچھلی آبحیات کے تاثیر سے زنبیل میں پھڑکی اور اس سے نکل کر دریا میں جا پڑی
اور اسنے دریا میں اپنی راہ لی سرنگ سا کر اور خدا نے جہان سے مچھلی گئی تھی پانی کا بہاؤ بند
کر رکھا سو وہ طاق سا ہو گیا پھر جب موسی علیہ السلام جاگے تو وہان کچھ نہ تھا حضرت
یوشع مچھلی کا حصہ کہنا ان سے بھول گئے اور حضرت یوشع جب مچھلی نکل گئی تھی جاگ گئے تھے
پھر دونوں چلے جتنا کہ رات اور دن باقی رہا تھا جب دوسرا دن ہوا موسی علیہ السلام
نے اپنے خادم سے کہا دن چڑھے کا ہمکو کھانا دو البتہ ہمنے اس سفر میں تکلیف پائی حضرت
نے فرمایا کہ موسی تب تھکے جب اس مکان سے جسکو خدا نے فرمایا تھا آگے نکلے تب کہا اس
کے خادم نے بھلا تو دیکھ کہ جب ہم آ بیٹھے تھے پتھر پاس سو میں بھول گیا مچھلی کا آپ سے
کہنا اور نہیں بھلایا مجھکو مگر شیطان نے کہ یاد کروں اور راہ لی مچھلی نے ... تعجب
ہے مچھلی کا زندہ ہو کر چلا جانا عجیب بات ہے حضرت نے فرمایا کہ مچھلی کا گم ہو جانا ...

کو تب موسی علیہ السلام نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے پھر الٹے قدموں پھرے حضرت فرمایا سو
دونوں اپنے قدم پر قدم رکھتے یہاں تک کہ پتھر پاس پہنچے تو دیکھا کہ وہاں ایک مرد سو رہا ہے کپڑا
لپیٹے سر تک پس سلام کیا اسکو موسی علیہ السلام نے حضرت خضر نے کہا کہ تیرے ملک میں سلام کہاں
یعنی اس ملک میں سلام کی رسم نہیں تو سلام کیونکر کہا موسی نے کہا کہ میں موسی ہوں خضر نے
کہا کہ تو کیا موسی بنی اسرائیل کا ہے موسی نے کہا کہ ہاں میں تیرے پاس آیا ہوں تو مجھ کو
سکھلاوے کچھ جو خدا نے تجھ کو علم سکھایا ہے حضرت خضر نے کہا کہ میرے ساتھ تو صبر نہ کر سکے گا اے موسی
خدا کے بے شمار علم سے مجھ کو ایک علم ہے خدا نے مجھ کو سکھایا ہے کہ تو اس علم کو نہیں جانتا
اور تجھ کو خدا کے علم سے ایک علم ہے خدا نے تجھ کو سکھایا ہے کہ میں اسکو نہیں جانتا پھر موسی
نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مجھ کو تو پاوے گا صابر اور میں تیرے حکم کے خلاف نہ کروں گا پھر حضرت خضر نے
ان سے کہا اگر میری پیروی کرتا ہے تو مجھ سے کوئی بات نہ پوچھ جب تک میں اسکا ذکر کروں
پھر دونوں روانہ ہوئے کنارے دریا کے جاتے تھے سو ادھر سے ایک کشتی آ نکلی تو ملاحوں سے ان تینوں
کو کہا کہ چڑھا لینے کی بات چیت کی سو انہوں نے پہچانا خضر کو تو وہ بدون کرایہ چڑھا لیے گئے
پھر جب موسی اور خضر ناؤ پر سوار ہوئے تو کچھ دیر نہ لگی کہ حضرت خضر نے تختوں سے ناؤ کا ایک تختہ نکال
ڈالا تو موسی نے ان سے کہا ان لوگوں نے ہم کو بے کرایہ چڑھا لیا تو نے انکی ناؤ کو قصد کر کے پھاڑ
ڈالا کہ لوگوں کو ڈبو دو البتہ عجب بات لایا تو حضرت خضر نے کہا میں نے تجھ سے نہ کہا تھا کہ تو ہرگز
میرے ساتھ صبر نہ کر سکے گا موسی نے کہا مجھ کو میری بھول پر نہ پکڑ اور میرے کام پر مشکل نہ ڈال پہلے یہ
اسکے کہا معاف کیجئے تنگ نہ کرے راوی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلی بار کا پوچھنا موسی
سے بھولے سے ہوا حضرت نے فرمایا کہ ایک چڑیا آیا سو ناؤ کے کنارے پر بیٹھا پھر اسنے چونچ دی
دریا میں ایکبار سو حضرت خضر نے موسی سے کہا نہیں ہے میرا علم اور تیرا علم خدا کے علم سے مگر
ایسا جیسا اس چڑیا نے دریا کا پانی لیا تھا یعنی خدا کا علم مثل سمندر کے ہے اور ہمارا تمہارا علم قطرہ کے برابر
بعد اسکے پھر دونوں ناؤ سے نکلے سو جس حال میں کہ وہ دریا کے کنارے پر چلے جاتے تھے

لڑکا اب حضرت خضرؑ نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ کھیل رہا تھا لڑکوں کے ساتھ سو حضرت خضرؑ نے اسکے سر کو پکڑ کر اسکا
گلا اپنے ہاتھ سے اکھاڑ لیا تو الا سو اسکو مار ڈالا تو موسیٰؑ نے کہا کیا تو نے مار ڈالی ایک معصوم جان کو
بدون بدلے جان کے بغیر اسکے کہ اسنے کسی کا خون کیا تھا جسکے بدلے تو اسکو مارتا البتہ تو آیا کام
بے جا حضرت خضرؑ نے کہا کیا میں نے تجھسے کہا نہ تھا کہ تو میرے ساتھ صبر نہ کر سکیگا حضرت نے فرمایا اگر اسکے
بعد بہت کر ابھی تو نے کہا کہ اگر اب میں تجھسے کوئی بات پوچھوں اسکے بعد تو مجھکو اپنے
ساتھ نہ رکھیو تو پہونچ چکا میری طرف سے عذر کو پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک بستی والوں پاس پہنچے ان
لوگوں سے کہانا مانگا ان لوگوں نے انکی مہمانی نہ کی سو دونوں نے ایک دیوار کو پایا کہ گرا چاہتی تھی
اور پھٹ گئی تھی کہا کہ وہ جھکی ہوئی تھی سو حضرت خضرؑ نے اپنے ہاتھ سے اسکی طرف اشارہ کیا سو اسکو
سیدھا کھڑا کر دیا تو موسیٰؑ نے کہا کہ یہ قوم وہی ہے کہ ہم انکے پاس آئے سو ہمکو نہ کہانا کہلایا نہ ہماری
ضیافت کی اگر تو چاہتا تو لیتا اسپر سیدھی کر دینے کی مزدوری لیتا خضرؑ نے کہا اسی وقت ہی میری اور تیری
درمیان جدائی ہی سو اب میں بتلاؤں تجھکو اُن دونوں باتوں کا بھید جنپر تو صبر نہ کر سکا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے جی میں تمنا تھی کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور یہ بات
کی وجہ نہ پوچھتے تو بہت قصہ انکا ہمکو معلوم ہوتا اور خدا کے کاموں کی حکمتیں بہت لوگوں کو
معلوم ہوتیں ف بعد اس قصہ قرآن شریف میں یوں ہے کہ حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ
ناؤ کا حال تو یہ ہے کہ وہ ناؤ محتاج لوگوں کی تھی کہ دریا میں محنت کرتے تھے اسکی کرایہ سے اوقات
بسر کرتے تھے سو میں نے چاہا کہ اسمیں عیب لگا دوں اسواسطے کہ انکے آگے ایک ظالم بادشاہ تھا کہ
درست ناؤ کو زبردستی چھین لیتا تھا تو اسکو ناقص پا کر چھوڑ دیگا اور لڑکے کے مارنے کا
سبب یہ ہے کہ وہ لڑکا پیدائشی کافر تھا اور اسکے ماں باپ ایمان دار تھے سو ہمکو ڈر ہوا کہ کہیں ان
بچارونکو اپنی کفر اور سرکشی کی بلا میں ڈالدے سو ہمنے چاہا کہ خدا انکو بدلے میں اس سے ایسا بیٹا دیوے
ستھرا اور دیوار کا قصہ یہ ہے کہ وہ دیوار دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اسکے نیچے مال گڑا تھا اور انکا باپ
نیک آدمی تھا سو خدا نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچیں تو اس مال کو نکالکر خرچ کریں اگر ابھی دیوار

پھر ان کو اور لوگوں کو کشتی میں سوار کر لیا اور یہ کام بھی ان کی طرف سے تھا کیا سمجھ کر خدا نے کیا [illegible]
ہے اور قول ابن عباس اور ابن مسعود خضر کا نام ایلیا بن ملکان ہے اور بعض کا قول ہے کہ خضر [illegible] میں کی قوم
کی برکت سے سبز ہو جاتی تھی فرعون کے وقت میں تھے اور [illegible] کے ساتھ بھی [illegible] ہیں
بنی اسرائیل کی قوم سے بعض کہتے ہیں کہ حضرت کے شاگرد تھے دنیا چھوڑ کر فقیری اختیار کی
یعنی وہ بنی اسرائیل میں ہیں کا ان کی نسب نہیں ہے اور یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف
علیہ السلام حضرت موسیٰ کے شاگرد تھے اور ان کے ساتھ رہتے تھے [illegible] خلیفہ ہوئے
اور پیغمبر بھی تھے حضرت موسیٰ کی اور حضرت خضر کے قصہ میں بہت فائدے ہیں اول یہ کہ علم کے
واسطے سفر کرنا مستحب ہے دوسرے یہ کہ طلب علم میں صبر کرنا اور [illegible] اٹھانا اور [illegible]
اٹھانا شرط ہے اس واسطے کہ علم بغیر جلد بازی آدمی کو اس سے محروم رکھتا ہے تیسرے یہ کہ عالم
کو کتنا ہی بڑا ہو عالموں کی زیارت کے واسطے جانا اور ان سے جو کچھ حاصل ہو [illegible] شاگرد
کی غلطی معاف کرنے کا [illegible] اختیار رکھتا ہے [illegible] اس کو ساتھ رکھنا چاہئے
بعد کرنے کے پانچویں بڑی عبرت یہ ہے کہ یقین کرے کہ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اگرچہ اس کی حکمت
ہماری سمجھ میں نہ آوے جیسے نا کو توڑنا اور لڑکے کا مار ڈالنا اور گرتی دیوار کو اٹھا دینا [illegible]
تھا مسلمان کو لازم ہے کہ [illegible] اس کے سو [illegible] خواہ مخواہ اس واسطے کہ اس کا [illegible]
کا علم حکمت میں ق وعن ابن عمر ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اروا لیلۃ القدر فی السبع الاواخر
[illegible] الباقی السبع التمسوہا فی العشر الغوابر رواہ مسلم [illegible]
[illegible] فرمایا کہ میں نے اپنے دونوں کو [illegible] پہلے کی [illegible] راتوں میں اور [illegible]
کہ پچھلی سات راتوں میں سو تم اس کو پچھلی سات راتوں میں تلاش کرو [illegible] کام کرو [illegible]
[illegible] کے لوگ [illegible] موجود ہیں خواہ پہلی خواہ پچھلی ق وعن عدی بن حاتم ان
وسادک لعریض انما ہو سواد اللیل وبیاض النہار رواہ [illegible]
[illegible] حضرت نے فرمایا کہ تیرا تکیہ بہت چوڑا ہے [illegible] مطلب [illegible] کی [illegible]

سفید کیا ہے حضرت نے ق بخاری میں عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ جب قرآن کی یہ آیت اتری کہ کھاؤ پیو
یہاں تک کہ ظاہر ہو سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو میں نے اونٹ باندھنے کی رسی لی ایک سیاہ
دوسری سفید پھر رکھی ان کو تکیہ کے نیچے پھر رات میں دیکھا کیا مجھ کو کچھ صاف نظر نہ آیا صبح کو میں نے
حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ارشاد ہوا کہ آیت کا یہ مطلب نہیں ہے جو تو سمجھا ہے
سفید سیاہ ڈورے سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے یعنی جب تک رات کی سیاہی سے
صبح کی سفیدی نمودار نہ ہو اس وقت تک سحر کھانا درست ہے ق ابن مسعود إِنَّ هَاتَيْنِ
الصَّلَاتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِي هَذَا الْمَكَانِ يَعْنِي صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَصَلَاةَ الْفَجْرِ
بِمُزْدَلِفَةَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دو نمازیں
یعنی مغرب اور فجر کی اپنے وقت سے اس جگہ میں پھیری گئی ہیں ف مزدلفہ نام ہے ایک
کوہ کا ہے جہاں کو کس سو حضرت حج کے موسم میں وہاں مغرب کو عشا کے ساتھ تاخیر سے اور
فجر کی نماز نہایت اندھیرے میں اول وقت فجر ہوتے ہی پڑھی بعد اس کے یہ حدیث فرمائی سو مغرب کا
وقت تو بالکل جاتا رہا تھا اور صبح کا وقت ہر روز کے معمول کے خلاف ہوا ہر چند صبح کی نماز اپنے وقت
ہوئی لیکن معمول کے خلاف ہوئی کہ ہر روز اتنی جلدی نہ ہوتی تھی اس واسطے فرمایا کہ مغرب اور فجر کی
نمازیں اپنے وقت سے ٹل گئی سنت یہی ہے کہ حج میں ایسے وقت پڑھی تاکہ اور کام حج کے کر سکے
ق أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ إِنَّ هَذَا اتَّبَعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ
لَهُ وَإِنْ شِئْتَ رَجَعَ قَالَ بَلْ أَذِنْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَبِي شُعَيْبٍ الْأَنْصَارِيِّ
دَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ بخاری اور مسلم میں ابو مسعود انصاری سے روایت
ہے کہ ابو شعیب انصاری نے جب پانچ آدمیوں کی دعوت کی چار صحابی پانچویں حضرت تو
ایک آدمی حضرت کے ساتھ اور بھی چلا گیا تب حضرت نے ابو شعیب انصاری
سے فرمایا کہ یہ شخص ہمارے ساتھ لگا چلا آیا تو اگر چاہے اسکو
بھی کھانا کھانے کی اجازت دے اور اگر تو چاہے تو یہ پلٹ جاوے ابو شعیب نے کہا

بلکہ میں اسکو بھی اجازت کہانیکی دیتا ہوں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جتنے آدمیوں
کی دعوت ہو اتنے ہی جاوین زیادہ اس سے نجاوین اگر کوئی ساتھ چلا جاوے تو دعوت
کرنے والے سے اسکی اطلاع کرے چاہے وہ آنے دے چاہے نہ آنے دے ق ج
اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا فَقَالَ
مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ قُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اس آدمی نے مجھ پر میری تلوار کھینچی سو میں جاگ پڑا اور اسکے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی تو وہ کہنے
لگا کہ تمہیں اب کون بچاویگا میرے ہاتھ سے میں نے تین بار کہا اللہ بچاویگا ف عرب میں نجد ایک
ملک ہے حضرت وہاں جہاد کو گئے تھے جب پھر کر آئے تو ایک جنگل میں سب لوگ علیحدہ علیحدہ
درخت کے نیچے اترے حضرت ایک درخت کے نیچے تھے اور تلوار اس میں لٹکا کر سو گئے حضرت کی اصحاب اور درختوں
کے نیچے جا کر سو رہے اتنے میں ایک کافر آیا حضرت کی تلوار کھینچ کر حضرت سے کہنے لگا کہ اب تجھکو
کون بچاویگا حضرت نے فرمایا کہ خدا بچاویگا اسی وقت اسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی حضرت نے اٹھا لی اور اس سے کہا کہ بتلا
تجھکو اب کون بچاویگا اسنے عاجزی کی سو حضرت نے معاف کر دیا پھر اصحاب کو
بلا کر یہ حدیث فرمائی ح معٰویہ بن ابی سفیان اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِیْ قُرَیْشٍ لَا یُعَادِیْهِمْ
اَحَدٌ اِلَّا کَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّیْنَ بخاری میں معویہ بن سفیان سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ چیز یعنی خلافت اور سرداری قریش کی قوم میں رہیگی جب تک کہ
دین کو قائم رکھینگے جو انسے دشمنی کریگا خدا اسکو منہ کے بل گراویگا ف یعنی سرداری قریش
کا حق ہے اور قوم کو دین کی سرداری درست نہیں سو حضرت کا فرمایا سچ ہوا کہ جب تک قریش
دین پر مضبوط رہے کوئی انپر غالب نہ ہوا چھ سو برس تک سلطنت خلفاء عباسیہ
الا ہم رہی جب دین میں سستی ہوئی تو ہلاکو خان کے ہاتھ سے برباد ہو گئے ق عمر اِنَّ هٰذَا
الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ بخاری اور مسلم میں عمر فاروق
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن اتارا گیا عرب کی سات بولیوں میں سو انمیں

سے پڑہو جو تمکو سہل معلوم ہو ف عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے ہشام بن حکیم کو سورہ
فرقان دوسری طرح پر پڑہتے سنا اور مجہکو اور طرح یاد تہا سو مین انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا
کہ مجہکو آپنے جسطرح سورہ فرقان سکہایا ہی اسکی خلاف ہشام پڑہتا ہی حضرت صلعم نے کہا اے ہشام
پڑہو انہونے پڑہا جس طرح اسکو سنا ہوا تہا حضرت نے فرمایا اسیطرح قرآن اترا ہی پہر مجہے فرمایا
کہ تو پڑہ مجہکو جس طرح معلوم تہا مین نے پڑہا حضرت نے فرمایا کہ اسیطرح قرآن اترا ہی بعد اسکے
یہہ حدیث فرمائی عرب کی سات بولیان عمدہ جنمین قرآن ہے وہ یہہ ہین پہلے قریش کی بولی
دوسری ہذیل کی بولی تیسری ہوازن کی بولی چوتہی یمن کی پانچوین طے کی بولی چہٹی ثقیف
کی بولی ساتوین بنی تمیم کی بولی اس حدیث کے مطلب مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ سات
قراتین مراد ہین بعضے کچہہ اور کہتے ہین لیکن ٹہیک بات یہی ہے کہ سات بولیان مراد ہین
ق عائشۃ رض اِنَّ ہٰذَا شَیْءٌ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلٰی بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِیْ مَا یَقْضِی الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ
لَا تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ حَتّٰی تَغْتَسِلِیْ قَالَ لَہَا حِیْنَ حَاضَتْ بِسَرِفَ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حیض تو ایک ایسی چیز ہے کہ خدا نے
آدم کی بیٹیون پر مقرر فرما دیا ہے اسمین کچہہ اختیار نہین پیدا ہی ہوتی ہے سو تو ادا کر جو حاجی ادا
کرتے مگر اتنا ہی کہ بغیر غسل کیے خانہ کعبہ کا طواف نکیجیو اسکے گرد نہ پہرو یہہ بات حضرت
نے حضرت عائشہ سے فرمائی انکو حیض آیا سرف کے منزل مین حجۃ الوداع کے سال ف حضرت
عائشہ رض سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتہہ حج کو چلے جو سرف کی منزل مین پہنچے تو مجہکو حیض
ہوا تو رونے لگی کہ میری محنت برباد گئی کہ اس حالت مین حج کیونکر ہوگا حضرت نے مجہسے
پوچہا کہ کیون روتی ہو مین نے یہہ حال کہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی کہ حیض کی حالت
مین حج کے سب کام درست ہین سوا طواف کے سو اسکو بعد غسل کے کر لینا ق ابو موسی
اِنَّ ہٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰی فَاقْبَلَا اَنْتُمَا قَالَ لِاَبِیْ مُوْسٰی وَبِلَالٍ حِیْنَ قَالَ
الْاَعْرَابِیُّ اَکْثَرْتَ عَلَیَّ مِنَ الْبُشْرٰی بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہے کہ

حضرت نے فرمایا کہ اس شخص نے بشارت کو پھیر دیا تم دونون بشارت کو قبول کرو صحابات
حضرت ابوموسیٰ سے اور بلال سے فرمایا جیسا ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ مجھ سے بہت
کہتے ہو کہ بشارت ف ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ جو وعدہ
کا وعدہ کیا تھا سو پورا کرو حضرت نے فرمایا کہ تو بہشت کی بشارت لے اسنے کہا کہ بشارت
بہت دی اور کچھ نہ دیا تب حضرت نے یہہ حدیث ابوموسیٰ اور بلال سے فرمائی دونون نے
کہا کہ یا حضرت ہم نے بشارت قبول کی پھر حضرت نے ایک پانی کا پیالہ منگوایا اور ہاتھ منہ
اسمین دہویا کلی اسمین کی پھر ان دونون سے فرمایا پی جاؤ سو وہ پی گئے حضرت ام سلمہ نے پردے کے
اندر سے کہا کہ اسمین سے کچھ برکت اپنی ماں کو بھی دو جو باقی رہا تھا سو تھوڑا سا ام سلمہ کو دیا ف زید بن ثابت

۴۰۸ ص

إِنَّ هَذِهِ الأُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُورِهَا فَلَوْلاَ أَنْ لاَ تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ مَرَّ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ مسلم من زید بن ثابت سے روایت
ہے کہ حضرت جب مشرکون کی قبرون پر گذرے تو فرمایا کہ یہہ گروہ اپنی قبرون کے اندر بلا مین گرفتار
ہین اگر مجھکو اسکا خوف نہ ہوتا کہ تم عذاب قبر دیکھکر مردون کا دفن کرنا چھوڑ دو تو مین
خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنوا دیتا جیسا مین سنتا ہون ف حضرت مدینہ کے ایک
باغ مین خچر پر سوار چلے جاتے تھے قبر کے پاس عذاب قبر دیکھکر خچر بھڑکا حضرت نے فرمایا کسکی
قبرین ہین ایک آدمی نے کہا کہ یہہ کافرون کی قبرین ہین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی

۴۰۹ ص

أَبُو بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ إِنَّ هَذِهِ الصَّلاَةَ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوهَا
فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلاَ صَلاَةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ
صَلاَةَ الْعَصْرِ مسلم من ابو بصرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہہ عصر کی نماز اگلے
لوگون پر بھی فرض ہو چکی تب جو لوگ تم سے آگے ہو چکے ہین سو انہون نے ضایع کیا
یعنے دنیا کے کاروبار مین رہے اسکو نہ پڑہا سو جو اسکی محافظت کریگا اور اسکو
ادا کرتے رہیگا اسکو اور نمازون سے اسکا دوہرا ثواب ملیگا اور اس عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز

نہین جبتک کہ نماز دہرا نہ لے ۲۱۲ معویۃ بن الحکم السلمی اِنَّ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ لَا یَصْلُحُ فِیْھَا
شَیْءٌ مِّنْ کَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا ھُوَ التَّسْبِیْحُ وَالتَّکْبِیْرُ وَقِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ مسلم مین معویہ بن حکم
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہہ نماز ہی اسمین مناسب نہین کچھ آدمیون کی سی بات کرنا
نماز تو صرف تسبیح اور تکبیر ہے اور قرآن پڑھنے ہی کا نام ہی ف معالم مین معویہ بن حکم سے
روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اتنے مین ایک آدمی نے چھینکا مین نے
کہا یرحمک اللہ لوگون نے مجھے گھورا مین نے کہا کہ تمکو کیا ہوا ہی جو مجھکو دیکھتے ہو تو وہ لوگ
اپنی رانون کو ٹھونکنے لگے تب مین سمجھا کہ مجھکو چپکاتے ہین تو مین چپ رہا پھر جب حضرت نماز پڑھ چکے
تو حضرت کے قربان مین ہونے ایسا مربی سے بہتر سکھانیوالا نہین دیکھا قسم خدا کی نہ مجھکو مارا نہ گالی
دی نہ جھڑکا شرع کا مسئلہ بیان فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھینک کا جواب دینا بات کرنا
ہے نماز مین درست نہین ف ۲۱۳ ابو ہریرۃ اِنَّ ھٰذِہِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَۃٌ ظُلْمَۃً عَلٰی اَھْلِھَا
وَاِنَّ اللّٰہَ یُنَوِّرُھَا لَھُمْ بِصَلَاتِیْ عَلَیْھِمْ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر یہہ قبرین اندھیری سے بھری ہین مردون کے حق مین اور اللہ تعالیٰ انکو روشن
کر دیتا ہی میری دعا سے اوپر ف ایک آدمی رات کو مر گیا اصحاب نے اسکی حضرت کو خبر
نہ دی صبح کو جب آپنے اسکی قبر کو دیکھا تو پوچھا یہہ کسکی قبر ہی لوگون نے حال کہا کہ فلانے آدمی کی
ہی حضرت نے فرمایا ہمکو کیون نہ خبر کی بعد اسکے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قبر کے
نماز کیواسطے بلانا لوگونکو مستحب ہے ۲۱۴ انس اِنَّ ھٰذِہِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَیْءٍ مِّنْ
ھٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا ھِیَ لِذِکْرِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃِ وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ بخاری مسلم
مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہہ مسجدین اس لائق نہین اسمین کچھ پیشاب
اور ناپاکی ہو مسجدین تو صرف یاد خدا اور نماز اور قرآن پڑھنے کیواسطے ہین ف
ایک گنوار مسجد مین آیا نماز کے بعد مسجد کے کونے مین پیشاب کرنے
لگا اصحاب نے اسکو للکارا حضرت نے اصحاب کو منع کیا سیکھنے کہا

سے اسنے کیا پھر فرمایا کہ تم آسانی کرنے کے واسطے بہیجے گئے ہو سختی کے واسطے نہیں
پانی سے اُس مکان کو دہلا ڈالا پہر اس گنوار کو بلا کر یہہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت
کی ذات کیا رحمت تہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کو پاک صاف رکہنا چاہیے اور مسجد میں
عبادت کرے اور کچہ مناسب نہیں اور معلوم ہوا کہ جو مسئلہ نہ جانتا ہو اسپر غصہ نکیا چاہیے
ابو موسے سے اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ
بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سقرر یہہ آگ تمہاری دشمن ہے پس
جب تم سونیکا ارادہ کیا کرو تو اپنے پاس سے اسکو بجہا دیا کرو ف ایکبار مدینہ میں
ایک گہر گہر والوں پر جل گیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوتے
وقت آگ بہو یا چراغ بجہا دینا سنت ہے لیکن اگر چراغ قندیل میں ہو آگ نکلنے کا اُس سے
خوف ہو تو بجہانا کچہ ضرور نہیں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اِنَّ هٰذِهِ مِنْ لِبَاسِ الْكُفَّارِ فَلَا
تَلْبَسْهَا قَالَ لَهُ حِيْنَ رَاٰى عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اُمُّكَ اَمَرَتْكَ
بِهٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ البتہ یہہ لباس کافروں کا ہی سو تو اسکو نہ پہن یہ حضرت نے عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا جب
دو کپڑے کسم رنگ کے دیکہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت نے عبد اللہ سے کہا کیا تیری
ماں نے تجہکو کسم رنگا کپڑا پہننا بتلایا ہی عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں انکو دہو ڈالوں حضرت
نے فرمایا کہ انکو جلا دے ف جلانیکا حکم مصلحت کی راہ سے ہے تا کہ اسکی برائی خوب دل میں بیٹہ
جاوے جلا دینا کچہ ضرور نہیں جیسا کچہ دوسری روایت میں آیا ہی کہ تو نے اسکو کیوں جلا دیا
اپنی عورتوں کو دیدیتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسم کا رنگا کپڑا مرد کو حرام ہے عورت کو درست

فصــــــل

اس حدیث کے بیان میں جو مسجد مدینہ کی فضیلت میں ہی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِيْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ مسلم میں ابو ہریرہ سے

روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ میں سب پیغمبروں سے پچھلا پیغمبر ہوں اور مسجد میری سب پیغمبروں
کی مسجدوں سے پچھلی مسجد ہے ف یعنی سب پیغمبروں کے بعد آیا ہوں میرے بعد کسی نئے پیغمبر کا دین نہ آوے
گا تو میرا دین اور میری مسجد کی تعظیم قیامت تک بنی رہے گی ۞ عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ إِنِّي
أَبْرَأُ إِلَى اللهِ أَنْ يَكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ فَإِنَّ اللهَ قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيلاً كَمَا اتَّخَذَ
إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً مسلم ف جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں انکار
کرتا ہوں خدا کے روبرو کہ تم لوگوں میں سے کوئی میرا جانی پیارا نہیں سو اسطے کہ خدا نے مجھکو
دوست بنا لیا ہے جیسا ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا ف خلیل اسکو کہتے ہیں کہ جسکی
محبت بالکل دل کے اندر جم گئی ہو سو اس طرح کی محبت پیغمبر کے دل میں سوا خدا کے
کسیکی نہ تھی لیکن امت پر شفقت اور رحمت سو بیحد و حساب تھی کیطرح روایت میں آیا
کہ جب حضرت کی وفات میں پانچ دن باقی رہے تھے کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ میں تمکو بہت
چاہتا ہوں آپ بھی مجھکو کچھ چاہتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ۞ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا مسلم
سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مدینہ کی دونوں طرف پتھریلی زمین
کے اندر کی زمین کے درخت کا کاٹنا اور اسمیں شکار کا مارنا حرام کئے دیتا ہوں جیسے کہ مکہ
میں درخت کا کاٹنا اور شکار کرنا درست نہیں ہے ویسا ہی مدینہ میں بھی درست نہیں ف علما کو بھی حرم
امام اعظم کے نزدیک مراد اس حدیث سے مدینہ کی تعظیم ہے وہاں کا درخت کاٹنا اور شکار کرنا
حرام نہیں انکے مذہب کی دلیلیں ہیں ۞ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنِّي أَرْحَمُهَا قُتِلَ أَخُوهَا مَعِي
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر ام سلیم پر رحم کرتا ہوں اسکا بھائی میرے ساتھ مارا گیا ہے ام سلیم انس بن مالک کی ماں کا
نام تھا ف حضرت مدینہ میں سوا ام سلیم کے کسی اور عورت کے گھر نہ جاتے تھے لوگوں نے اسکا سبب پوچھا تو
یہ حدیث فرمائی ام سلیم کے بھائی کا نام حرام بن ملحان تھا ف ۞ أَبُو سَعِيدٍ إِنِّي أَعْطَيْتُكُمْ

الا قدر الشمس ههنا ثم اعتكفت العشر الاوسط ثم اتيت فقيل لي انها في العشر
الاواخر فمن احب منكم ان يعتكف فليعتكف بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین رمضان کے پہلے دس دنون مین اعتکاف کیا تھا تلاش کرتا اس رات کے
یعنی شب قدر کے پھر مین درمیان کے دس دنون مین اعتکاف کیا پھر حکم ہوا مجکو کہ شب قدر پچھلے دس مین ہے تو جو شخص
تم لوگون مین سے اعتکاف کیا چاہے تو اعتکاف کرے ف شب قدر کا بیان پہلے باب مین ہو چکا
ق عائشة اني ذاكر لك امرا فلا عليك ان لا تستعجلي حتى تستامري ابويك
قالت بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تجھ سے
ایک بات کہتا ہون سو تجھکو اسکے جواب مین جلدی مناسب نہین جبتک اپنے ماں باپ سے صلاح نہ لیوے
حضرت عائشہ فرماتی ہین ف حضرت کی بیبیون نے کہا نان نفقہ ایک بار زیادہ مانگا حضرت
کو رنج ہوا تب اس مضمون کی آیت اتری کہ بیبیان یا دنیا اختیار کریں یا دین تب حضرت نے پہلے
یہ بات حضرت عائشہ سے کہی حضرت عائشہ نے کہا کہ یا رسول اللہ اسمین ماں باپ کی صلاح کی کیا حاجت ہے مین نے
دنیا کو چھوڑا اللہ و رسول کو اختیار کیا حضرت اس بات سے نہایت خوش ہوئے پھر اور بیبیون نے بھی
اسیطرح کہا ق عائشة اني على الحوض انظر من يرد علي منكم والله ليقطعن
دوني رجال فلاقولن اي رب مني ومن امتي فيقول انك لا تدري ما عملوا
بعدك ما زالوا يرجعون على اعقابهم مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مین اپنے حوض کوثر پر دیکھونگا کہ جو تم لوگون مین سے میرے پاس آوینگے قسم خدا کی
بعضے لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاوینگے سو مین کہونگا اے رب یہ لوگ میرے ہین میری
امت سے ہین سو خدا فرماویگا تو نہین جانتا کہ انہون نے تیرے بعد کیا کیا چیزین نکالین ہمیشہ پھرتے رہے
پہلے دین سے پھر گئے ف اس حدیث سے وہ لوگ مراد ہین جو چند گروہ عرب کے حضرت کی
وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنکو ابی بکر صدیق نے قتل کیا یا وہ لوگ مراد ہین جنھون نے دین مین
نئی باتین نکالین اور بدعتین عالم مین پھیلائین ق عقبة بن عامر

وَاَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّي وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِي الْاٰنَ وَاِنِّي اُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ
خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيحَ الْاَرْضِ وَاِنِّي وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي
وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا بخاری نے عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ میں تمہارے واسطے میر اول اور پیشوا ہوں یعنے مجھکو سفر آخرت کا قریب ہے تمہارے سفر
کا سامان درست کرنے جاتا ہوں اور تمہارا گواہ ہوں قیامت میں اور میں خدا کی قسم اپنے
حوض کو اسوقت دیکھ رہا ہوں اور مجھکو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں اور ایک روایت
یوں ہے کہ زمین کی کنجیاں یعنے میری امت کا سب ملکوں میں عمل ہوگا اور میں واللہ تم پر اس سے نہیں
ڈرتا کہ تم مشرک ہو جاؤ گے میرے بعد لیکن اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کی لالچ میں کہیں تم باہم
ایک دوسرے سے حسد نہ کرنے لگو وفات کے قریب حضرت نے یہ حدیث بھی فرمائی قَالَ اِنِّي خُيِّرْتُ
فَاخْتَرْتُ الْمَغْفِرَةَ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّي اِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ يُغْفَرْ لَهُ لَزِدْتُ
عَلَيْهَا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو منافقوں کی مغفرت
مانگنے کا اختیار دیا گیا تھا سو میں نے اختیار کیا مغفرت مانگنا اور اگر مجھکو معلوم ہوتا کہ اگر میں
ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگوں تو اسکی مغفرت ہو تو میں ستر بار سے زیادہ مانگتا ف عبداللہ بن ابی
میں ایک منافق تھا حضرت کو بہت رنج دیتا تھا جب مر گیا اسکے بیٹے نے حضرت کا کرتہ اسکے کفن
کے واسطے انکا مانگا حضرت نے دیا پھر اسنے جنازہ کی نماز کے واسطے کہا حضرت نماز کے واسطے اٹھے تب عمر فاروق
نے حضرت کا دامن پکڑا کہ آپ نماز کا ارادہ کرتے ہیں حالانکہ خدا قرآن میں فرماتا ہے اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ
اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یعنے منافقوں کے لیے تو بخشش
مانگ یا نہ مانگ اگر تو ستر بار بخشش مانگے گا خدا انکو کبھی نہ بخشیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے
مجھکو اس آیت میں مغفرت مانگنے اور نہ مانگنے میں اختیار دیا ہے صاف منع نہیں کیا ہے اس میں
تو خدا نے یہی فرمایا ہے کہ ستر بار مغفرت مانگنے سے مغفرت نہ ہوگی میں ستر بار سے زیادہ
مانگونگا اگر اسکی مغفرت ہو جاوے پھر حضرت نے اس منافق پر نماز پڑھی تو یہ آیت اتری وَلَا تُصَلِّ عَلٰى

بات آپکی بیے ہمارے ستر کیچی [illegible] کا مر اسلام ہو [illegible] کی دعا مجھ
جلس کری [illegible] کہ [illegible] دلیل [illegible]
[illegible] شیء وملک عصیتم اللہ ان یفعلوا بک [illegible]
اسلام میں [illegible] ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ [illegible] گھروں والی
[illegible] میں اپنے [illegible] میں [illegible] جاکر رہیں گے سو [illegible] مدینہ کے وسی کو [illegible]
میں [illegible] سو [illegible] کیا [illegible] طرف سے [illegible] قوم کو [illegible] کرو [illegible]
[illegible] جادو [illegible] اور [illegible] کو اپنے [illegible] حضرت فرمایا [illegible]
[illegible] گھر کو چلے [illegible] ف [illegible] کی قوم کا نام [illegible] ملک [illegible] کے درمیان [illegible]
[illegible] حضرت کی [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] معلوم ہوا کہ [illegible] کو [illegible] کہ [illegible] کا [illegible]
[illegible] الا اللہ وحدہ [illegible]
[illegible] الرجل [illegible]
[illegible] ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ [illegible]
[illegible] اور [illegible] جلایا اور [illegible] کریا [illegible]
[illegible] اگر ان دونوں کو [illegible] قتل کر [illegible] اس کو [illegible]
[illegible] سے ایک [illegible] اسود بن عبد المطلب تھا اور دوسرا عبد [illegible]
معلوم ہوا کہ [illegible] آدمی [illegible]
[illegible] اور علاج ہو سکے [illegible] جاری ہے [illegible]
[illegible] روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا [illegible] سو اگر [illegible] ف [illegible]
[illegible] اس [illegible] کو علام [illegible] حضرت [illegible] فرمایا [illegible]
[illegible] حضرت نے فرمایا [illegible] علام [illegible] کہا [illegible] حضرت [illegible]

جائین ناحق پر گواہ نہیں ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جو کچھ دے سب برابر دے عن
عمر بن ابی سلمۃ وعائشۃ ان النبی ﷺ قال انی لاعلمکم باللہ وانا اتقاکم لہ وانا اعلمکم بحدود اللہ
بخاری اور مسلم میں عمر بن ابی سلمہ اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میں
تم سے زیادہ پرہیزگار ہوں خدا کا اور زیادہ ڈرنے والا اس سے اور ایک روایت میں ہے اور حدا کے
حکموں کو تم سے زیادہ جانتا ہوں ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے
پوچھا کہ مجھکو غسل کی حاجت ہوتی ہے اور نماز کا وقت آجاتا ہے اور اسیطرح روزہ کا حال ہے حضرت نے
فرمایا کہ مجھکو بھی اگر ایسا ہوتا ہے اس نے کہا کہ تم برابر نہیں یا رسول اللہ خدا نے آپکے اگلے پچھلے گناہ
سب معاف کر دئے تب حضرت نے بہت غصہ فرمایا یعنی ہرچند خدا نے میری بخشش کی ہے لیکن میں
تم سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں عبادت میں مجھسے زیادتی کا ارادہ کرو ف لو ریج و تنی کوشش و صدقہ
و صیام و لیکن میری طاقت پر موقوف نہ اور اس کلام کے وجوہ کی روایت بخاری مسلم میں نہیں امام مالک کی موطا میں ہے
عن انس ان النبی ﷺ قال انی لادخل فی الصلوۃ وانا ارید اطالتہا فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلاتی مما اعلم
من شدۃ وجد امہ من بکائہ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق میں
نماز میں داخل ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ لمبی نماز پڑھوں پھر سنتا ہوں لڑکے کا رونا تو اپنی نماز میں
تخفیف کر دیتا ہوں اس سبب سے کہ میں جانتا ہوں اسکی ماں کے شدت رنج اور قلق کو اسکے رونے کے
سبب سے ف حضرت کے وقت میں عورتیں بھی جماعت کے نماز میں حاضر ہوتی تھیں اور عورت کو محبت اولاد
کی بہت ہوتی ہے اسکا رونا اس پر نہایت شاق ہے تو اسواسطے حضرت نماز کو ہلکا کر دیتے تھے کہ مبادا حضور
طول نماز سے لیے لڑکوں کا رونا اسکی بیقرار ہوگی کہیں نماز نہ توڑ ڈالیں یا جماعت کا آنا چھوڑ دیں اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ امام ہر قوم کی رعایت کرنا واجب ہے بوڑھے اور لڑکے اور بیمار ونکا ضرور خیال اس
میں بار ہے کہ انکو تکلیف ہو عن ابن مسعود انی لاعرف اسمائہم واسماء آبائہم والوان خیولہم
ہم خیر فوارس علی ظہر الارض یومئذ او من خیر فوارس علی ظہر الارض یومئذ حتی یبعثون عشرۃ
فوارس طلیعۃ فبینما ہم کذلک حتی قیل ان الدجال قد خلفہم فی ذراریہم مسلم میں

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرار میں پہچانتا ہون انکے نام اور انکے باپون کے
نام اور انکے گھوڑون کے رنگ کو جانتا ہون وہ زمین پر بہتر سوار ہون گے اسدن یا زمین پر اُس
دن وہ بہتر ہین سوارون سے یعنی مردان سوارون سے وہ سوار ہین جو طلایہ کے واسطے بھیجے
جاوین گے قسطنطنیہ کی فتح ہونے کے بعد جب انکو خبر ہوگی کہ دجال انکے پیچھے لڑکون باپون پر آپڑا
ف مصابیح وغیرہ مین روایت ہی کہ ایکبار کوفی مین سرخ آندہی آئی کسنے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ
قیامت آئی عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ قیامت اُسوقت آویگی کہ جب لوگوں میں بہت مال بٹے گا اور
انکو کچھ خوشی نہوگی اسکا قصہ یہ ہی کہ کافرون کا لشکر یعنے فرنگیون کا لشکر شام کے ملک مین جمع ہوگا
اور مسلمانون کا بھی لشکر جمع ہوگا یعنے قیامت کے قریب پہر شام تک لڑائی ہوگی کوئی غالب نہوگا
اسیطرح تین دن لڑائی ہوگی لوگ بہت مارے جاوینگے جو بچے رہینگے مسلمان بہت تھوڑے رہیگے پہر
پہر کمر باندھکر لڑینگے خدا انکو فتح نصیب کریگا مال بہت ہاتھ لگیگا ایک جدی برادرون سے سو آدمی
ہونگے ان سو مین ایک باقی رہیگا مال ملنے کی کچھ خوشی نہوگی قسطنطنیہ بڑا شہر ہی روم کے تخت کا
وہ فتح ہو چکیگا تو دجال کے آنیکی خبر پہنچیگی تو دس سوار اسکے خبر لانیکی واسطے مقرر ہونگے انکی حضرت
نے اس حدیث میں تعریف فرمائی اور فرمایا کہ میں انکو خوب پہچانتا ہون ق اِنِّیْ لَاَعْرِفُ
اَصْوَاتَ رُفْقَۃِ الْاَشْعَرِیِّیْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِیْنَ یَدْخُلُوْنَ بِاللَّیْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَھُمْ مِنْ اَصْوَاتِھِمْ بِالْقُرْاٰنِ
بِاللَّیْلِ وَاِنْ کُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَھُمْ حِیْنَ نَزَلُوْا بِالنَّھَارِ وَمِنْھُمْ حَکِیْمٌ اِذَا لَقِیَ الْخَیْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ
لَھُمْ اِنَّ اَصْحَابِیْ یَاْمُرُوْنَکُمْ اَنْ تَنْظُرُوْھُمْ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں البتہ آواز پہچان جاتا ہون اشعری لوگون کے قرآن پڑھنے کی
جو رات کو مدینہ میں داخل ہوتے ہین اور پہچان اُن کے مکان پہچانتا ہون رات کو اُن کے قرآن
کی آواز سے اگرچہ دن کو میں نے اترتے وقت انکے مکان نہیں دیکھے اور اسی قوم سے ایک شخص حکیم ہی
جب کافرون کے سوارون سے یا دشمنوں سے ملتا ہی تو ان سے کہتا ہی کہ ہمارے لوگ تم سے کہتے
ہین کہ ذرا تم ہمکو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنے ہم بھی تمہارے لڑنے کو آتے ہین ف اشعری یمن کی

ایک قوم ہی جیسا کہ ابو موسی اشعری کی اس حدیث سے کہ روای ہیں وہ قوم خوش آواز تھی قرآن خوب پڑھتی
تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انکو جہ میں قرآن لکا کے پڑھنا درست ہی اسی طرح پڑھنا ...
مخلوق ... حکیم کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ ہماری قوم ہمارے ہی لشکر کو تیار تر جلدی کرو اور دوسرا
مطلب یہ کہ حکمت سے ... یعنے ہماری قوم جب آئی ہی تم سے لڑیگی تم تھوڑا آہستہ کرو
سوس یہ کہ وہ قوم جیسے ڈرینگے اسکو ماریں ... [illegible]

قدرت سلام کو سجدہ

قال انی لاعرف حجرا ... مسلم میں جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں مکے میں
اُس پتھر کو پہچانتا ہوں جو پیغمبر ہونے سے پہلے مجھکو سلام کرتا تھا اور بیشک اب بھی اسکو پہچانتا ہوں
ف علی مرتضی سے روایت ہی کہ میں حضرت کے ساتھ مکے میں کسی طرف گیا سو جو پہاڑ اور درخت

ق

راہ میں ملتا تھا حضرت کو السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا ق ... [illegible]
... [illegible] بخاری اور مسلم میں ... [illegible]
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں ایسے آدمی کو دیتا ہوں اور میرے نزدیک اسکے سوا
اور شخص بہت پیارا ہوتا ہی اس خوف سے دیتا ہوں کہ کہیں وہ دوزخ میں اوندھا نہ ڈالا جاوے ف یعنے اگر
اسکو دین نہ دوں تو وہ کافر ہو جاوے تو ... [illegible] وہ لوگ ہیں جو نو مسلم تھے اور ایمان

ق

انکے دلوں میں خوب نہیں رہا تھا ق سلیمان بن صرد ... لاعلم کلمة لو قالها لذهب عنه ما یجد
لو قال اعوذ بالله من الشیطان الرجیم ... بخاری اور مسلم میں سلیمان بن صرد سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں وہ بات جانتا ہوں کہ اگر اسکو وہ کہے تو اسکا غصہ جاتا رہے
اگر کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے تو اسکا غصہ
جاتا رہے ف دو شخص آپس میں لڑتے تھے ان میں سے ایک کا چہرہ غصہ کے سبب سے سرخ ہو گیا اور رگیں
گردن کی پھول گئیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ غصہ شیطان ہی سے ہوتا ہی ... پناہ مانگنے

ق

سے جاتا ہی ق ... [illegible]
... [illegible]

رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ
يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا
أَوْ إِنَّ لَكَ عَشَرَةَ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ بِي أَوْ تَضْحَكُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ
فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَكَانَ يُقَالُ
ذٰلِكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً کہا بخاری اور مسلم نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ میں جانتا ہوں کہ دوزخ والوں سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلیگا اور بہشتیوں میں جو
سب کے بعد بہشت میں جاویگا ایسا مرد ہوگا جو دوزخ سے نکلیگا گھٹنوں کے بل گھسٹتا ہوا سو
اوسکا حال یہ ہی سو خدا اس سے کہیگا جا جنت میں داخل ہو تو وہ جنت میں آویگا اوسکے خیال
میں ایسا آویگا کہ بہشت بالکل بھری ہے یعنی کہیں اوس میں جگہ نہیں سو پھر آویگا پھر کہیگا یا رب
میں نے تو اسکو بھرا پایا سو خدا کہیگا اوسے کہ جا جنت میں داخل ہو پھر وہ جنت میں آویگا تو اوسکے خیال میں پھر یہی معلوم
ہوگی تو پلٹ آویگا پھر کہیگا ای میرے رب میں نے اوسکو بھرا پایا سو خدا اس سے فرماویگا جا بہشت
میں سو البتہ تیرے لئے تو دنیا برابر جگہ ہی اور دس گنے دنیا کے یا یوں فرمایا کہ مقرر تیرے لئے
دنیا کی دس گنے جگہ موجود ہی سو وہ کہیگا ای رب کیا تو مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہی یا تو مجھ سے ہنستا
بادشاہ ہوکر کہا عبد اللہ بن مسعود نے جو اس حدیث کے راوی ہیں کہ البتہ میں نے دیکھا حضرت کو
کہ یہ حدیث فرماکر ہنسے یہاں تک کہ اندر کے دانت حضرت کے کھل گئے سو حضرت کے زمانہ میں
یہ حال تہا کہ لوگ کہتے تھے کہ یہ شخص جسکا قصہ بیان ہوا ادنے بہشتی ہی یعنی جب ادنی بہشتی کا یہ
حکم ہی کہ اس دنیا کا دس گنا اوسکا مکان ہوگا تو بھلا خیال کرو اونکے مکانات جو اعلے درجے
اور کیسے ہونگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگرچہ گناہوں کے سبب دوزخ میں
پڑیگا لیکن آخر کو اوسکو نجات ہوگی اور جنت ملیگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت
ایسی بڑی ہی کہ آدمی کے خیال میں نہیں آسکتی ق عائشہ رضی اللّٰہ عنہا انہا ذکرت النار فبکت فقال رسول اللّٰہ
ما یبکیک قالت ذکرت النار فبکیت فہل تذکرون اہلیکم یوم القیامۃ

لون

ق

تقولین لا ورب محمد واذا کنت غضبی قلت لا ورب ابراہیم قلت اجل واللہ ما اہجر الا اسمک
اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ مین البتہ جانتا ہون جب تو
مجھ سے راضی ہوتی ہی اور جب تو مجھ سے ناخوش ہوتی ہی کہا حضرت عائشہ نے کہ مین نے
کہا کہ بہلا کسطرح آپ پہچانتے ہین تو حضرت نے فرمایا کہ جب تو مجھ سے راضی ہوتی ہی تو بات
چیت مین یون قسم کہاتی ہی کہ مین قسم کہاتی ہون محمد کی رب کے اور جب تو ناخوش ہوتی ہی
تو کہتی ہے کہ قسم کہاتی ہون ابراہیم کے رب کی مین نے کہا ہان سچ ہی مین ناخوشی مین آپکا
نام لینا زبان سے چھوڑ دیتی ہون یعنی دل سے نہین چھوڑتی ف یعنی
دنیاوی ناخوشی ہی گھر بار کے معاملات مین معاذ اللہ دینی ناخوشی نہین جو ایمان مین خلل آوے
سوتون کے سبب سے کبھی رنج آتا تہا سوتون سے غیرت یعنی جہال اور جلن عورتون مین پیدا ہونی
بات طبعی ہی اسپر کچھ نہین سوا اسکے بیان دی ہی کہ رازینا نہین کسیکو کیا دخل ہے
خصوصاً وہ بی بی جو میان کے بہت پیاری ہو * فقال انی لافعل ذلک انا وہذہ ثم نغتسل
مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اور یہ یعنی عائشہ ایسا
کرتا ہون پہر ہم نہاتے ہین ف کسینے حضرت سے مسئلہ پوچھا کہ اگر عورت اور مرد صحبت کرین
اور انزال نہو تو غسل واجب ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غسل واجب ہی
صحبت سے انزال ہو یا نہو اس حدیث سے معلوم ہوا ایسے مسئلے کے بیان مین حیا نکرے شعر
در طلب کردن حقیقت کار از خدا شرم مدار * عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ انی لانقلب الی اہلی فاجد
التمرۃ ساقطۃ علی فراشی او فی بیتی فارفعہا لاکلہا ثم اخشی ان تکون صدقۃ فالقیہا
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اپنے گہر والون پاس
پلٹ جاتا ہون تو کہجور کو اپنے بچہونے یا اپنے گہر مین پڑی پاتا ہون سو اسکو اٹہا لیتا ہون کہ
کہاؤن پہر ڈرتا ہون کہ کہین زکوۃ کے ہو تو اسکو پہینک دیتا ہون ف زکوۃ کا مال حضرت
پر بلکہ سب بنی ہاشم پر حرام تہا پر چونکہ یقینی ثابت نہ تہا کہ وہ کہجور زکوۃ کے ہی لیکن احتیاط

ح حضرت اسکو کہاں سے معلوم ہوا کہ تقوی و پرہیزگاری شبہ والی چیز چھوڑ دینے کا نام ہے ح
الم یؤمن الی لا تقل کلام یدع ما استرابک لیے کیا ادا مومن ملی سنتکل یا لغوین بخاری میں ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں قبر سے پہلے سر اٹھاؤنگا اور تمام مسور ہونگے کے بیہوش ہونگا
یا بیہوش ہونگا کہ موسی عرش کو تھامے ہیں ف قیامت میں صور دو بار پھونکا جاویگا پہلے بار میں
لوگ مر جاوینگے دوسرے بار میں زندہ ہوں گے تو پہلے حضرت ہوش میں آ جاوینگے اور حضرت موسی
کو عرش میں تھاما پاوینگے بخاری میں اور قصہ یوں ہے کہ ایک یہودی اور مسلمان میں لڑائی
ہوئی مسلمان نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بہتر ہو دے کہا
کہ موسی علیہ السلام سب سے بہتر مسلمان نے یہود کو طمانچہ مارا حضرت سے اسکی فریاد آئی حضرت
نے فرمایا کہ مجھکو موسی سے افضل مت کہو اسلیے یہ حدیث قرآن کے جیسے برخلاف نہیں سب پیغمبروں سے
افضل ہیں لیکن یہ باب میں نہیں جانتا ہوں کہ قیامت میں پہلے اٹھونگا اور موسی کو ہوشیار پاؤنگا
نہیں معلوم کہ موسی بیہوش ہوکر مجھ سے پہلے ہوشیار ہو گئے یا طور کی بیہوشی یہاں مجرا
ہو گئی ق حفصہ قالت ... لبدت راسی وقلدت ہدیی فلا احل حتی انحر بخاری و مسلم میں
حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو گوند سے چپکایا
اور ہدی قربانی کے اونٹ کی گردن میں ہار ڈالا ہے سو میں احرام کو نہ توڑونگا جب تک کہ قربانی
نہ کرونگا ف حجۃ الوداع میں لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے اوروں سے فرمایا کہ عمرہ کرکے احرام
توڑیں حضرت نے احرام کیوں نہیں توڑا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے قربانی میرے
ساتھ ہے اور قربانی والا محرم دسویں قربانی کرکے حلال ہو اور قربانی کرنا دسویں تاریخ
ہونی چاہیے ہے سو اسواسطے میں احرام کو نہیں توڑ سکتا احرام میں سر کے بالوں کو گوند سے اسواسطے
حضرت نے چپکایا کہ بال گرد و غبار سے خراب ہوں ق انی لست کہیئتکم انی
اطعم و اسقی بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں
نہیں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھکو دن میں کھانا پینا ملتا ہے یعنے جسطرح آدمی کو کھانے

بیٹھنے سے طاقت ہوتی ہے مجھکو بعدون آپکے خدا طاقت دیتا ہی پس آپ نے کہا تھا حضرت
کو کہلاتا ہو ف حضرت نے اصحاب کے ملے کی روزہ سے منع کیا یعنے دو روزہ یا زیادہ برابر
روزہ رکھنا اور رات کو بھی نکہانا کسیکو درست نہیں اصحاب نے پوچھا کہ آپ ملے کیوں
رکھتے ہیں اسکا کیا سبب ہے حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے مجھکو اپنے طرح سمجھو مجھکو
درست ہے تمکو درست نہیں ق اِنِّيْ لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اَنْقُبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ
وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ بخاری اور مسلم نے ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
مجھکو اُسکا حکم نہیں ہوا ہے کہ میں لوگوں کے دلوں میں سوراخ کروں اور نہ اسکا حکم
ہی کہ اونکے پیٹوں کو چیروں لیکن جب کوئی ظاہر کا حکم ہی دل اور پیٹ کے بات دریافت
کرنا میرا کام نہیں ف اسکا قصہ یوں ہوا ہی کہ حضرت کچھ مال لائے تھے ذوالخویصرہ خارجی نے
کہا کہ انصاف سے بانٹو تو خالد نے کہا یا حضرت حکم ہو تو میں اسکی گردن کاٹوں حضرت
نے فرمایا شاید کہ یہ نمازی ہے خالد نے کہا کہ بہت لوگ نماز پڑھتے ہیں اور یاد ان کے
دلمیں کچھ ہے اور زبان میں کچھ اور ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے دل کا حال
تو خدا کو معلوم ہے پر ظاہر کا حکم ہی معلوم ہوا کہ نمازی ہے اور لوگوں کے دلوں کا حال دریافت کر لینا نہ تو
میرا کام ہے لفظ اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ خدا نے مجھکو اسواسطے نہیں بھیجا کہ میں لوگوں کو لعنت اور بد دعا کیا کروں
تو صرف رحمت کے واسطے بھیجا گیا ہوں ف جب کافروں نے بہت تکلیفیں دیں تب
اصحاب نے عرض کیا کہ یا حضرت انکے واسطے بد دعا کیجیے کہ یہ غارت ہوں تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی حضرت کی ذات تمام جہان کے واسطے رحمت ہی مسلمانوں کی تو دین دنیا دونوں
حضرت کے سبب سے درست ہوئی اور کافروں کے ہر چند لفظ قریب ہے لیکن دنیا میں ایسا عذاب
سے لیکن دنیا میں ایسا اب نہیں کہ تمام جاویں اگلی امتوں پر جو عذاب آتا تو سب مرجاتے
ق تَسَاقَطُ النَّاسُ اِلَى كَلَامِهَا لَيْلَةَ لَيْلِهَا اِنَّمَا بُعِثْتُ بِمَا اُتِيْتُ لِتَنْفَعَ بِهَا

بخاری اور مسلم میں ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ ریشمی کپڑا تو پہنتا ہے وہ شخص کہ جس کا حصہ آخرت میں نہیں
بھیجا کر تو اسکو پہنے میں نے تو صرف اسواسطے بھیجا تھا کہ تو اسکو بیچ کر اسکی قیمت
فائدہ پاوے ف حضرت نے ریشمی کپڑا عمر فاروق کو بھیجا عمر فاروق نے عرض کیا کہ یا حضرت
آپ اوس ریشمی کپڑے کو حرام فرماتے ہیں مجھکو کیوں بھیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
معلوم ہوا کہ ریشمی پہننا حرام ہے بیچنا درست ہے لیکن شراب اور سور کا بیچنا اور کھانا دونوں
حرام ہے ق وعن ابی حمید الساعدی [illegible] انی مسرع فمن شاء منکم فلیسرع معی ومن شاء
فلیمکث قال فخرجنا [illegible] متفق علیہ بخاری اور مسلم میں ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جنگ تبوک سے پلٹتے کہ مدینہ میں جلد جانیوالا ہوں تم میں سے جو کوئی چاہے
میرے ساتھ جلد چلے اور جو چاہے سو ٹھہر جاوے پیچھے سے آوے ق زید بن ثابت
انی والله ما آمن یہود علی کتابی قال فما مر بی نصف شہر حتی تعلمتہ [illegible] کتاب الیہود [illegible]
میں زید بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ مجھکو واللہ نہیں خط لکھا ہیرا [illegible] یہود
پر اعتماد نہیں پھر حضرت نے زید بن ثابت سے فرمایا جب سے حکم کیا کہ یہود کی خط [illegible]
پڑھنا سیکھ لیں ف مدینہ کے گرد قوم یہود کی بہت رہتے تھے حضرت سے اور ان سے
خط کتابت اکثر رہتی تھی حضرت یہودیوں کو بلا کر لکھاتے پڑھاتے تھے سو حضرت کو خوف آیا
کہیں یہ لوگ عداوت کے سبب خط لکھنے پڑھنے میں تفاوت کریں تب زید بن ثابت
کو فرمایا کہ تم انکا خط لکھنا پڑھنا سیکھ لو انہوں نے پندرہ روز میں سب سیکھ لیا
بہر دو لکھا پڑھا کرتے تھے یہی حدیث سے معلوم ہوا کہ عربی کے سوا اور بولیوں کا لکھنا پڑھنا
سیکھنا درست ہے جبکہ اس میں دین کا فائدہ ہو

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جو کسی سے مروی ہیں

عن الشرید بن سوید الثقفی قال کنت [illegible] فاردفنی [illegible] قال لو جعل [illegible]

مسلم نے بشیر روایت کی ابن معویہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کی بیعت آئی جس اسلام
ہوا جب لوٹ کر اپنے گھر کو پلٹ جاوے حضرت نے ثقیف کی قوم کو دعا کی فرمایا **ف** ثقیف کی قوم
مسلمان ہونیکو حضرت کے پاس آئی اون میں ایک کوڑہی تہا حضرت نے اسکو اپنے پاس نہ بلایا بلکہ
اوسے کہلا بہیجا کہ تو اپنے گھر جا تیرا اسلام قبول ہی حضرت نے اسواسطے اسکو نہ بلایا کہ کہین اسکو
لوگ حقیر جانیں تو اوسکو رنج ہو اور بعض جو لوگ سمجہتے ہیں کہ یہ بیمار لگ جاتے
ہیں اسواسطے حضرت نے نہ بلایا سو غلط بات ہے اسلیے کہ اور حدیث میں ثابت ہوا ہی کہ حضرت
نے کوڑہی کو اپنے ساتھ کہلایا ہی اور اگر کسی کو نفرت آوے اور وہ اوسکی صحبت سے پرہیز کرے
تو درست ہے ایسا حکم بہی حدیث میں ثابت ہی **ق** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ
إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا
عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ بخاری اور مسلم نے مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم نہیں جانتے کہ تم لوگوں میں کسنے اجازت دی ہی اور کسنے نہیں دی سو تم
پلٹ جاؤ تا کہ تمہارے چودہری تمہارا احوال ہم سے ظاہر کریں **ف** بعد فتح کرکے جنگ حنین کے
قوم ہوازن کی جورو لڑکے پکڑ لائے اور انکا مال قابو میں آیا حضرت نے قیدی اور مال اونکا
اصحاب میں تقسیم کر دیا بعد اسکے اوس قوم نے اسلام قبول کیا اور حضرت سے کہا کہ ہمارا مال اور
قیدی پہیر دیجیے حضرت نے فرمایا کہ ایک بات اختیار کرو خواہ قیدی خواہ مال دونو نہیں
ملینگے اوس قوم کی قیدیوں کو مانگا تب حضرت نے اصحاب کو جمع کرکے فرمایا کہ تمہارے
بہائیوں نے اسلام قبول کیا ہی مجھکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہی کہ انکی قیدیوں کو تم پہیر دو جو
خوشی سے دیتا ہو تو دیوے اور جو اپنا حصہ لینا چاہتا ہو تو اوسکو ہم اور کہیں سے جو قیدی ہی
پاوینگے تو لگا دینگے اصحاب نے کہا کہ ہم سب راضی ہیں ہمارے حصے آپ خوشی سے انکو دیجیے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے ہمکو ہر ایک شخص کی خوشی مفصل نہیں معلوم جب تک
کہ تمہارے واقف اور چودہری سب لوگوں کا حال ظاہر نکریں تب یہ حدیث سے معلوم ہوا

کہ بعد بعثت کے اگر لوگ مسلمان ہوں تو انکے قید دائم یا ہمیشہ رہنا اچھا ہے حضرت نے انکو

احسان رکھکے رہا کیا یعنی آزاد کیا اسی واسطے نہیں بیچا اسلام میں حضرت عائشہ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الہام میں مدد نہیں چاہتے اور کوئی روایت یوں ہے کہ ہم کبھی مشرک سے

مدد نہیں لیتے مدد مانگیں گے ف حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو ایک پہلوان آیا اور کہنے

لگا کہ میں تمہارے ساتھ ہو کر آیا ہوں حضرت نے پوچھا کہ تو مسلمان ہوا اسنے کہا نہیں حضرت نے

یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ امام کا فرو سے مدد نہ لے ق المسور بن مخرمۃ و مروان

بن الحکم اِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ اَحَدٍ وَّلٰکِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِیْنَ وَاِنَّ قُرَیْشًا قَدْ نَھِکَتْھُمُ

الْحَرْبُ وَاَضَرَّتْ بِھِمْ فَاِنْ شَاءُوْا مَادَدْتُّھُمْ مُدَّۃً وَّیُخَلُّوْا بَیْنِیْ وَبَیْنَ النَّاسِ

فَاِنْ اَظْھَرْ فَاِنْ شَاءُوْا اَنْ یَّدْخُلُوْا فِیْمَا دَخَلَ فِیْہِ النَّاسُ فَعَلُوْا وَاِلَّا فَقَدْ جَمُّوْا

وَاِنْ ھُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاُقَاتِلَنَّھُمْ عَلٰی اَمْرِیْ ھٰذَا حَتّٰی تَنْفَرِدَ سَالِفَتِیْ

اَوْ لَیُنْفِذَنَّ اللّٰہُ اَمْرَہٗ رواہ البخاری روایت ہے مسور بن مخرمہ اور مروان بن الحکم سے روایت ہے کہ

حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہم کسی سے لڑنے کو نہیں آئے لیکن ہم تو عمرہ کرنے کو آئے ہیں اور بیشک قریش کو لڑائی

نے سست کر ڈالا اور انکو ضرر پہنچایا ہے سو اگر وہ صلح چاہیں تو ہم انکے لئے کچھ مدت مقرر کر دیں

اور مجھکو چھوڑ دیں لوگوں سے سو اگر میں غالب ہوں تو اگر چاہیں وہ بھی

داخل ہو جاویں جسمیں لوگ داخل ہوئے یعنی مسلمان ہو جاویں تو مسلمان ہوں اور اگر مسلمان

ہو چکا اور نہ ہوں تو صلح کی مدت میں انہوں نے آرام بھی پایا اور اگر قریش نے نہ مانا تو قسم ہے

اس ذات پاک کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ لڑا کروں گا ان سے اپنے اس کام پر یہاں تک کہ

جدا ہو میری گردن یا خدا اپنے دین کو غالب کرے ف جس سال حضرت مدینہ سے

مکہ چلے عمرہ کرنیکو جب مکے کے پاس اس منزل کو پہنچے جسکا حدیبیہ نام ہے کفار مکہ نے

وہاں کہلا بھیجا کہ ہم تمکو مکہ میں نہ آنے دینگے تم سے لڑینگے تب حضرت نے یہ حدیث

فرمائی پھر اس برس صلح ہو گئی حضرت بدون عمرہ کئے پھر آئے دوسرے سال عمرہ کو تشریف لائے

ق بیکے ق الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ متفق علیہ یعنی روایت ہے بخاری میں
اور مسلم میں صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے کہا فرمایا کہ ہم نے پھیرا نہیں تمکو مگر اسلئے
کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں ف حضرت حج یا عمرہ کا احرام باندھے ہوئے جاتے
تھے صعب بن جثامہ نے گورخر کا شکار کیا اور اسکو زندہ حضرت کے پاس لائے حضرت
نے اسکو نہ قبول کیا اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ حرام والیکو شکار کرنا اور زندہ
شکار لینا درست نہیں پس شکار کا گوشت کھانا احرام والیکو درست ہے بشرطیکہ شکار کا اشارہ
بتلایا ہو

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے مترجم نہ ہے

عمر عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا
خَيْرًا مسلم یعنی ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یہ ہے کہ جب کوئی تم میں مرگیا
عمل اسکا کٹ گیا اور البتہ ایماندار کی زندگی اسکو نیکی ہی کو بڑھاتی ہے ف مصابیح میں روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے موت کی تمنا نہ کرے اسواسطے کہ جب آدمی مرگیا تو
عمل اسکے منقطع ہو گئے کوئی نیک کام نہیں کر سکتا اور ایماندار کے زندگی سے تو نیکی ہی
بڑھتی ہے جبکہ اگر ایماندار کی عمر تکلیف میں گذری تو صبر کا اجر و ثواب پاویگا اور اگر خوشی
میں گذری تو شکر کا ثواب پاویگا تو ایماندار کے زندگی میں ہر طرح بہتر ہے ق عَائِشَةَ
إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللهَ
وَحَمِدَ اللهَ وَهَلَّلَ اللهَ وَسَبَّحَ اللهَ وَاسْتَغْفَرَ اللهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ
أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ وَأَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ
عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِ مِائَةٍ فَإِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ
زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ مسلم یعنی حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بات یہ ہے

کہ آدم بیٹے اولاد آدم سے ہر آدمی تین سو ساٹھ جوڑ پر بنایا گیا ہے سو جو شخص اللہ اکبر کہے اور الحمد للہ کہے اور لا الہ
الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفر اللہ کہے اور لوگوں کی راہ سے پتھر یا کانٹا یا ہڈی کو
یا پڑے لوگوں کی راہ سے علیحدہ کرے یعنے تاکہ خلقت کو آرام پہنچے یا نیک بات سکھلاوے یا بری
بات سے منع کرے ان تین سو ساٹھ جوڑ والی نیکیوں کی گنتی برابر تو وہ آدمی اس دن شام کریگا اس حال
پر کہ اسنے اپنی جان دوزخ والی دوزخ سے اور ایک روایت میں یہی ہے کہ شام کریگا کہ چلیگا یا آیا
دونوں روایت کا مطلب ایک ہی ہے ف یعنے یہی تین سو ساٹھ جوڑ ہیں جسمیں اتنے بار خدا
کا نام لیا اور ذکر کیا تو اسنے شکر گذاری کی خالق کا حق ادا کیا تو دوزخ سے دور رہے اور ہر جوڑ
ہر ایک کو تین سو ساٹھ پر کیا جو آدمی کو ملا کر ہیں سو ساٹھ بار شکر مقرر ہے عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ قَالَ

ق

اِنَّهٗ سَتَكُوْنُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ
فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَّنْ كَانَ مسلم میں عرفجہ بن شریح سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ شتابی ہی کہ عنقریب سب نامناسب کام ہونگے یعنے فتنہ اور فساد ہونگے سو جو چاہے
کہ اس امت کے کام امامت اور ریاست جمع ہو جائے میں پھوٹ ڈالے تو مارو اسکو تلوار سے کوئی
ہو ف یعنے جب کہ مسلمان سب ایک امام اور سردار بنا لیا پھر جو کوئی اس سے باغی ہو تو
اسکا قتل کرنا حلال ہے جماعت میں پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ ہے اگر مسلمانوں میں پھوٹ

ق

پڑی تو کافر ہی غالب ہونگے ق عَائِشَةَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے بی بیو بیشک اللہ نے تمکو
اجازت دی کہ جاؤ ضرور کو اپنے لیے نکلا کرو ف حضرت کی بی بیاں جا کر دیکھا تیں کہ [illegible]
چاہیے نہیں جب پردہ کرنے کا حکم ہوا تو [illegible] ہوا کہ شاید جانے ضرور کے لیے

ح

بھی کہنا تشنہ نہیں تب حضرت نے فرمایا [illegible] حج علی آیۃ تم [illegible] با بدر [illegible]
[illegible] لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ

فضیلت اصحاب بدر

[illegible] حضرت کے یعنے حاطب بن ابی بلتعہ بخاری میں علی مرتضی سے روایت

ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حاطب بدر کی لڑائی میں موجود تھا اور کیا جانتا ہے کہ خدا بدر والوں کے
حال کو خوب جان چکا ہے سو کہا خدا نے ان سے کرو جو تمہارا جی چاہے میں نے تم کو بخش دیا
یہ حدیث حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے حق میں فرمائی ف بخاری میں پورا حصہ یوں
ہے کہ ایک بار حضرت نے ارادہ کیا کہ مکہ میں جا کے چھین لیں اُن کافروں کو نافرمانی کرنے
حاطب نے یہ حال مکہ والوں کو خط میں لکھ بھیجا حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا اسی وقت
خبر کو منگوا لیا وہ دونوں سادہ خط چھین لائے حضرت نے حاطب سے پوچھا کہ یہ خط لکھنے
کا کیا سبب ہے حاطب نے کہا کہ یا رسول اللہ قسم خدا کی میں مسلمان ہوں کافر نہیں ہوں بسبب
اس کے کہ میں وہاں مسافر ہوں وہاں کوئی میرا حامی نہیں جو اُن کی خبرگیری کرے میں نے اس خط سے چاہا
کہ ان کافروں سے کچھ راہ و رسم پیدا کروں تاکہ وہ میرے لڑکے بالوں کو نہ ستاویں عمر فاروق
نے کہا یا رسول اللہ یہ منافق ہے اسکو مار ڈالیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ بدری صحابیوں کے جو تین سو تیرہ تھے بڑے درجے ہیں اگر ان سے کوئی گناہ ہوا
تو بالکل معاف ہے حضرت کے چاروں خلیفہ بھی بدری ہیں اب ذرا شیعہ کہیں کہ اپنے لئے ایمان

ح
میں حلاوت (ح) ابو هریرة انه کان فیما مضی قبلکم من الامم محدثون وانه ان
کان فی امتی هذه فانه عمر بن الخطاب بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا اگلی امتوں میں سے جو لوگ ہو چکے ہیں ان میں محدث یعنی الہام والے ہوتے تھے اور میری
امت میں اگر کوئی ویسا ہو تو عمر بن الخطاب ہے ف محدث اسکو کہتے ہیں
جسکو خدا کی طرف سے الہام ہو اور اسکے الہام بہت ٹھیک ہوں بعد پیغمبر کے کوئی ولی کا رتبہ عمر کے
برابر نہیں اور جب کہ سب پیغمبروں سے افضل ہو کر حضرت کی امت اور امتوں سے بیشک افضل
تو جس صورت میں اگلی امتوں میں محدث ہوئے ہیں تو حضرت کی امت میں بھی ضرور ہوئے ہیں سو
سے عمر فاروق کا بڑا کمال ثابت ہوا

ق
ق عبد الله بن مغفل انه لا یصاد به الصید
ولا ینکأ به العدو ولکنه یکسر السن ویفقأ العین یعنی الخذف

بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ٹھیکری کے پھینکنے سے
نہ شکار حاصل ہوتا نہ دشمن مغلوب ہوتا ہے پر دانت توڑ دیتی ہے اور آنکھ پھوڑ دیتی ہے اور لوگوں نے
دیکھا کہ ٹھیکری اور کنکری انگلیوں سے پھینکتے ہیں سو حضرت نے اس کو منع
کیا کہ یہ فائدہ سے خالی ہے بلکہ اس سے دانت اور آنکھ کو ضرر ہے ف عائشہ لَنْ يُقْبَضَ
نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بات تو یہ ہے کہ کوئی نبی ہرگز نہیں مرتا جب تک اپنا مکان
جنت میں نہیں دیکھ لیتا پھر بہشت میں اسکو لے لیا جاتا ہے ف حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے یہ حدیث حالت صحت میں فرمائی تھی جب بیمار ہوئے اور انتقال قریب ہوا تو حضرت
کو غش آیا اور حضرت کا سر میری ران پر تھا پھر ہوش میں آئے تو فرمایا کہ الٰہی میں عمدہ دوستوں کی
رفاقت چاہتا ہوں تو مجھ کو یہ حدیث یاد آئی اور معلوم ہوا کہ حضرت نے آخرت اختیار کی پھر حضرت
کا انتقال ہوا حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ موت کے قریب آخر کلام حضرت کا یہی تھا اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ
الْأَعْلَى یعنی الٰہی میں عمدہ دوستوں کی رفاقت چاہتا ہوں ف عبد الله بن عمرو إِنَّهُ لَمْ
يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ
مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هَذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ
تُنْكِرُونَهَا وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ
هَذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ هَذِهِ
فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ
بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ
إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ
آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ بات تو یہ ہے کہ کوئی نبی مجھ سے پہلے نہ ہوا مگر اس پر ضرور تھا کہ بتلا دیوے

اپنی امت کو حوالہ کیجئے وہ پہلے بہتر جانے اور ڈر دلوے انکو اس سے جو اس شخص میں برا ہے
اور بہتر اس تمہاری امت کی شرح میں عافیت خدا کے نزدیک ٹہر چکی اور پہلی امت کو
بلا لگے گی اور وہ کام ہونگے جسکو تم برا جانو گے اور ایک فساد آوے گا تو مبتلا حال کر دیگا ایک
بعضے کو پچہلے فساد ... پہلا نہ ایک ساعت اور دوسرا انشاء اللہ تعالی آوے گا تو کہے گا
ایمان دار کہ اس میں میری ہلاکت ہے پہر وہ مشکل کہل جاوے گی اوسکے بعد تیسرا فساد آوے
گا تو ایمان دار کہے گا اس میں میری موت ہے سو جو چاہے کہ آپ کو دور ڈالے دوزخ سے
اور بہشت میں داخل ہووے تو چاہیے کہ اوسکی موت اس حالت میں آوے کہ وہ خدا کا اور قیامت کا
ایمان رکہتا ہو اور چاہیے کہ لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو پسند کرتا ہو
چاہتا ہی اپنے واسطے چاہتا ہی ایسا ہی لوگوں کے واسطے چاہے اور جسنے کسی امام کی
بیعت کی ہو سو اوسکے قول و قرار پر ہاتہ دیا ہو اور اپنا دل خالص کیا ہو تو چاہیے
کہ اوسکی تابعداری کرے اگر اسکی طاقت ہو پہر اگر دوسرا شخص آوے اور پہلے امام سے
جہگڑا کرے ... حضرت کو اپنی امت پر بہت کرم تہا اسواسطے بہت
... فساد ... کی خبر دی پہر اسکے علاج بتلائی اور پہلے سردار کی اطاعت
... عن ابی ہریرۃ ... لن یبسط احد منکم ثوبہ حتی اقضی
مقالتی ثم یجمعہ الیہ فینسی من مقالتی شیئا ابدا بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ ... جو پہیلا دیگا اپنا کپڑا جب تک کہ میں اپنی بات تمام کروں پہر
اپنے سینہ کی طرف سمیٹ لیوے تو یاد رکہیگا جو میں کہتا ہوں میری حدیث کبہی نہ
بہولیگا ابو ہریرہ کو حضرت کی ہزاروں حدیثیں یاد تہیں لوگوں کو انکی یاد پر
تعجب ہوا تب انہوں نے لوگوں سے اسکا سبب بتلایا کہ خدا خوب جانتا ہے
کہ میں مرد محتاج تہا حضرت کی خدمت کیا کرتا تہا ہر دم حضرت پاس موجود رہتا
سواے اپنے پیٹ کے اور مجہکو کچہ فکر نہ تہا اور مہاجرین اصحاب بازار

میں خرید و فروخت میں مشغول رہتے تھے اور انصاری اصحاب اپنے کھیتوں میں مصروف رہتے
سو حضرت نے ایک بات فرمایا کہ جو اپنا کپڑا بچھاوے جبتک کہ میں کلام کر چکوں تو وہ دیوے
سنے حدیث کو کبھی نہ بھولے چنانچہ میں نے بچھایا پھر جب حضرت کلام کر چکے
تو میں نے سینے کو لپٹا لیا پھر اس روز سے میں کوئی حدیث حضرت
کی نہیں بھولا ق ابو ہریرہ انزلنا الرجل العلیم التحدیث یوم القیامۃ لا یزن
عند اللہ جناح بعوضۃ اقرءوا فلا نقیم لھم یوم القیامۃ وزنا بخاری مسلم
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ قیامت کے روز ایک موٹا مرد قیامت میں آویگا
نزدیک خدا کے مچھر کے پر برابر وزن نہ ہو گا اسکی سند قرآن سے پڑھو کہ خدا فرماتا ہے کہ نہ اٹھاوینگے
ہم انکے واسطے ترازو ف یعنی انکے کچھ نیک کام نہیں جنکو ترازو سے تولے
معلوم ہوا کہ بدن کا بڑا موٹا ہونا بدون ایمان اور نیک عمل کے خدا کے نزدیک کچھ
چیز نہیں ق عائشہ انھا لیبکی علیھا وانھا لتعذب فی قبرھا یعنی
یہود یہ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ حال
ہے کہ لوگ ایک یہودی عورت پر روتے ہیں اور اسکو قبر میں عذاب ہو رہا ہے ف
ایک یہودی عورت مر گئی تھی لوگ اسپر رو رہے تھے حضرت اونپر سے نکلے تب یہ
حدیث فرمائی م وائل ان الخمر لیس بدواء ولکنہ داء یعنی الخمر
مسلم میں وائل بن حجر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب دوا نہیں ہے لیکن وہ
خود روگ ہے ف مصابیح میں روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے شراب کا حال پوچھا حضرت
نے اوسکو منع کیا پھر اس نے کہا کہ میں تو شراب کو دوا کے واسطے بناتا ہوں تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شراب دوا نہیں ہے بلکہ یہ تو خود روگ ہی کہ آدمی
کی عقل کو کھو دیتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج پینا بھی درست
نہیں قد امرنا ان نقول اللھم لک الحمد کلہ ان تبت علیک الک...

لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ ۔ مسلم میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے مجھے فرمایا کہ البتہ تیرا خاوند
کچھ حقیر نہیں ہے اور بایں ہمہ قدر تیری نہیں گھٹ جاتی ہے تو سات دن تیرے پاس رہوں اور اگر تیرے پاس سات دن رہونگا
تو سات سات دن اور بیبیوں کے پاس بھی رہونگا ف حضرت صلعم نے ام سلمہ سے نکاح کیا اور ایک رات
انکے پاس رہے صبح کو ام سلمہ نے کہا کہ میں پہلے خاوند کے گھر میں بہت عزت والی تھی وہ خاوند
مرگیا تو تیرے پاس سات دن ہو رہا اب حضرت نے یہ حدیث فرمائے یعنی تو میرے
نزدیک بھی کچھ حقیر نہیں ہے لیکن خدا کا حکم یونہی ہے کہ اگر میں تیرے پاس سات دن رہوں
تو اور بیبیوں کے پاس بھی رہوں جیسے کنواری بیوی کے پاس رہوں تو سب کی باری برابر رہے نہیں
تو کنواری کے پاس رہونگا فصل الاغر المزني قال قال رسول الله صلعم انه ليغان على قلبي واني لاستغفر الله في كل
يوم مائة مرة ۔ مسلم میں اغر مزنی سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ البتہ ایکبار
ایک پردہ میرے دل پر ہو جاتا ہے اور میں خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہوں ف بعضے
عالموں نے یوں کہا ہے کہ ہر دم خدا کی حضوری حضرت کی شان تھی لیکن امت کے سمجھانے
بجھانے سے اس حالت میں کچھ فرق ہو جاتا تھا اسواسطے حضرت سو بار استغفار کرتے تھے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب حضرت کو استغفار کرنیکی حاجت تھی تو اوروں کو اگرچہ ولی کامل
ہوں زیادہ تر ضرور ہے استغفار کرنی اور اپنی غفلات پر رونا ق ام سلمة ان النبي صلعم قال
امراء تعرفون وتنكرون فمن انكر فقد برئ ومن كره فقد سلم ولكن من رضي
وتابع ۔ مسلم میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تمہارے اوپر حاکم مقرر کئے جاوینگے
پھر تم انکے بعضے کام میں بھلا جانوگے اور بعضے میں برا جانوگے یعنی بعضے کام موافق
شرع کے کریں گے اور بعضے مخالف شرع سو جو دل سے برا جانیگا اسکے برے کام کو
تو وہ گناہ سے بچا اور جس نے انکی برائیاں کہیں کر زبان کہیں وہ سلامت رہا لیکن گنہگار وہ ہے
جو انکے خلاف شرع کاموں پر راضی ہوا اور انکی تابعداری کی ف یہ واقعہ ہوا کہ لوگوں
نے کہا یا حضرت ہم ان ظالم حاکموں سے لڑائیں یا کہ نہیں حضرت نے فرمایا کہ جب تک

قلادہ پہنا اگر چہ بیعت کے خلاف شرع کام میں حاکم کی اطاعت حرام ہے اور ثابت ہوا اس سے صریح کفر ہو تو اس سے لڑنا ہی درست ہے اور یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا فرمایا ویسا ہی اکثر ظالم بادشاہ ہوئے جیسا یزید اور مروان کے اکثر اولاد

فصل

اس فصل میں وہ معجزہ ہیں جن کی خبر حضرت پیغمبر اکرم نے دی ہے

مسلم

عن عمر انہ قال انکم ستمرون بعدی ان تسألونی بالفحش او یبخلونی ولست بباخل ہالک

حین قسم قسمنا تعال عمر یا رسول اللہ لغیر ہؤلاء کان احق بہ منہم وما یبہم

فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آپ نے مسلمانوں کو سمجھا اعتبار رویا اسلام کے

بیت المال بری طرح سے مال کو ہی یا مجھکو بخیل مشہور کریں اگر نہ دیں اور میں تو بخیل نہیں ہوں

اس وقت فرمایا جب حضرت نے کچھ مال یعنی لوگ مسلمانوں کو دیا تھا عمر فاروق نے کہا یا رسول

اس مال کے مستحق اور لوگ محتاج اسماند اور تھے خلاصہ مطلب حضرت کے جواب کا

یہ ہی کہ اگر لا اسلام مال کو دیتا تو مجھکو بخیل مشہور کرتے اسواسطے میں نے انکو دیا اور محتاجوں

کو نہ دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجتہاد حاکم کے دینا اپنی ہیبت بچانے کے واسطے درست ہے

فصل

اس فصل میں وہ معجزہ ہیں جنکی خبر حضرت نے ہی ہی

ق

عن عائشۃ انہا قالت ابن ابی بکر قال عندما انصار عائشۃ من زینب بنت جحش

بخاری اور مسلم نے حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت عائشہ ابی بکر کی بیٹی

ہے یہ حدیث حضرت نے فرمائی تھی ان کے حیات وقت حضرت زینب کی لکھنوسے

ف بخاری میں روایت ہی کہ اصحاب حضرت عائشہ کے باری کے دن حضرت پاس

تحفہ بھیجا کرتے حضرت کی خوشی کے واسطے حضرت کی بیبیان حضرت ام سلمہ سے

کہا کہ رسول اللہ سے کہو کہ اصحاب کو حکم کریں کہ حضرت جس بی بی پاس ہوں وہیں ایک

تھنے سو کیا ہیں عائشہ کی کون خصوصیت ہے ام سلمہ نے حضرت سے جب کہ حضرت سے فرمایا کہ
مجھکو عائشہ کی مقدمہ میں رنج نہ دے سوائے عائشہ کے کبھی کسی بی بی کے پاس مجھکو وحی نہیں آئی
ام سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ میں آپکی رنج سے توبہ کی پھر حضرت کی بی بیوں نے حضرت
فاطمہ کو حضرت کے پاس بھیجا سو حضرت نے فرمایا اے بیٹی تو کیا نہ چاہیگی جسکو میں چاہتا
حضرت فاطمہ نے کہا کہ البتہ میں اسکو ضرور چاہونگی جسکو آپ چاہتے ہیں حضرت نے
فرمایا تو عائشہ سے محبت رکھ پھر حضرت فاطمہ چلی گئیں پھر بی بیوں نے حضرت
زینب کو جو حضرت کی پھوپھی کی بیٹی اور بی بی تھیں حضرت پاس بھیجا سو حضرت
زینب نے حضرت کے سامنے بہت سخت باتیں کیں اور کہا کہ یا رسول اللہ آپکی بی بیاں
عائشہ کے مقدمہ میں عدل و انصاف چاہتی ہیں اور حضرت عائشہ بیٹھی ایک ٹک [illegible]
جواب نہیں دیا حضرت کیطرف دیکھتی جاتی تھیں کہ شاید حضرت کچھ جواب دیں جب حضرت
عائشہ نے دیکھا کہ حضرت چپ ہیں تو حضرت زینب کے جواب دینا شروع کیا اور حضرت
زینب کو جواب میں بند کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عائشہ ابی بکر کی بیٹی ہے
ایسی کیا نہیں جو کسی کی جواب دہی نہ کرے یعنی جیسا اسکا باپ دانا اور خوش تقریر
ہی ویسی ہی یہ بھی دانا اور خوش تقریر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب بیبیوں میں حضرت
عائشہ کو حضرت بہت چاہتے تھے تو جسنے حضرت عائشہ کو برا کہا اور ان سے عداوت
رکھی اسنے بیشک حضرت کو رنج دیا **ق** ابن مسعود **انّها ستكون بعدي اثرة**
وامور تنكرونها قالوا يا رسول الله فما تأمرنا قال تؤدّون الحقّ الذي
عليكم وتسألون الله الذي لكم بخاری مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا البتہ ہی ہونگے میرے بعد تم پر غیروں کو تقدیم ہوگی اور وہ کام ہونگے جو
تمکو برے معلوم ہونگے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ پھر ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہیں حضرت نے
فرمایا کہ جو تم پر حاکم کی اطاعت کا حق ہے اسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو **ف**

یعنی اگر وہ حاکم تم پر ظلم کریں اور تمہارا حق بیت المال سے نہ دیں تو ایسا کرو تاکہ اس کی اہانت
چھوڑ دو اور صبر کرو تو ثواب ہے عکرمہ اور دیگر علماء کہتے ہیں کہ اس سے یاد کی سادات مروانیہ میں سے جو
ق زید بن ثابت انہا طیبۃ وانہا تنفی الخبث کما تنفی النار خبث الفضۃ
بخاری و مسلم میں زید بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک مدینہ پاک مقام
ہے اور البتہ مدینہ میل اور کثافت آدمیوں کی اس طرح نکال دیتا ہے جیسے آگ چاندی کا میل نکال دیتی ہے
ف ایک شخص مدینہ میں حضرت کے پاس آیا اور مسلمان ہوا پھر بیمار پڑا حضرت سے کہنے
لگا کہ میری بیعت توڑ دو حضرت نے نہ مانا پھر اسنے کہا پھر نہ مانا آخر کو وہ مدینے سے چلا
گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق ام عطیۃ وانہا نسیبۃ انہا قالت بعثت
علیہا کان بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشاۃ الیہا من
الصدقۃ فبعثت الی عائشۃ منہا بشیء ثم دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم الی عائشۃ فقال ہل عندکم من شیء قالت لا الا ان نسیبۃ بعثت
الینا من الشاۃ التی بعثت بہا الیہا بخاری اور مسلم میں ام عطیہ سے جنکا نام نسیبہ
ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صدقہ وہ بکری اپنے مقام کو پہنچ گئی ف
حضرت نے ایک بار زکوٰۃ کی بکری نسیبہ کو بھیجی نسیبہ نے اس بکری کا تھوڑا گوشت حضرت
کو بھیجا پھر حضرت گھر میں حضرت عائشہ کے پاس آئے اور فرمایا کہ کچھ تمہارے
کھانے کو ہے حضرت عائشہ نے کہا کہ کچھ نہیں ہے مگر نسیبہ نے اس بکری کا کچھ گوشت
بھیجا تھا جو آپ نے اسکو بھیجی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی زکوٰۃ کا مال
ہر چند حضرت پر حرام تھا لیکن جب محتاج کو پہنچ گیا اور اس نے پھر کچھ انہیں سے حضرت
کو بھیجا تو اسکا کھانا درست ہو گیا معلوم ہوا کہ جب ملکیت بدلے تو حکم بھی بدل
گیا ق عائشۃ انہا کانت وکانت کان لی منہا ولد یعنی خدیجۃ بخاری
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مغفرت خدیجہ ایسی تھی اور ایسی تھی

بیٹے اسمیں بہت خوبیاں تہیں اور میری اولاد اوسی سے ہوئی ف حضرت عائشہؓ فرماتی
ہیں کہ مجھکو حضرت کی کسی بی بی پر رشک نہیں آیا اسواسطے کہ حضرت مجھکو سب سے
زیادہ چاہتے تھے لیکن حضرت خدیجہ پر البتہ مجھکو رشک آتا تہا اسواسطے کہ حضرت انکو یاد
بہت کیا کرتے تھے حالانکہ میں نے انکو دیکہا نہ تہا ایک روز میں نے حضرت سے کہا کہ آپ
خدیجہ کو یاد بہت کرتی ہیں شاید انکے برابر دنیا میں کوئی عورت نہیں ہے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت خدیجہ بہت مالدار تہیں جب انکا نکاح حضرت
سے ہوا تو اپنا سب مال حضرت پر اٹہایا اور عورتوں میں سب سے پہلے وہی ایمان لائیں حضرت
اونسے بہت راضی تہے حضرت کی سب اولاد انہیں سے پیدا ہوئی بیٹے حضرت قاسم حضرت
طیب حضرت طاہر تینوں بیٹے لڑکپن میں مر گئے چار بیٹیاں زندہ رہیں یعنے حضرت
رقیہ حضرت زینب حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ سوا فاطمہ کے کسی کی اولاد باقی نہیں رہی
لیکن صرف حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ سے جو حضرت کی حرم تہیں پیدا ہوئے وہ بہی لڑکپن میں
مر گئے خلاصہ مطلب حضرت کی حدیث کا یہ ہے کہ مجھکو دو سبب سے خدیجہ کی محبت ہے ایک
تو یہ کہ انمیں خوبیاں بہت تہیں دوسرا یہ کہ میری نسل قیامت تک انہیں سے
باقی رہیگی عَنْ عَلِيٍّ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِيْ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ یعنے بنت حمزہ
مسلم میں علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر امیر حمزہ کی بیٹی مجھکو حلال نہیں
وہ تو میری دودہ شریک بہائی کی بیٹی ہے ف حضرت امیر حمزہ حضرت کے چچا تہے لیکن حمزہ
اور حضرت نے ایک عورت کا دودہ پیا تہا تو بہائی ہوگئے اور انکی بیٹی بہتیجی حضرت کی
ہوئی علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سے کہا کہ آپ قریش کی اور
لڑکیوں سے نکاح کرتے ہیں ہمارے خاندان سے کیوں نہیں کرتے حضرت نے فرمایا کہ تمہارے
خاندان میں کوئی ہے میں نے کہا کہ ہاں حمزہ کی بیٹی موجود ہے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی
عن ابی ذر اِنَّهَا مُبَارَكَةٌ اِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ یعنی زمزم مسلم میں ابوذر سے روایت

حضرت نے فرمایا کہ مقرر زمزم کا پانی برکت والا کھانا ہے آسودگی کا **ف** یعنے جیسے کھانا کھانے سے آسودگی حاصل ہوتی ہے ویسے ہی زمزم کے پانی سے اگر آسودگی کے نیت سے پیوے ابتدا لئے اسلام میں جو ابو ذر غفاری نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تو مکہ میں آئے کافروں کے خوف سے حضرت کا حال پوچھ نہ سکتے تھے جب بعد مدت حضرت سے ملاقات ہوئی تو حضرت نے پوچھا کتنے دنوں سے تم آئے ہو کہا تیس دن ہوئے حضرت نے پوچھا کیا کھاتے تھے کہا سوا اسے زمزم کے پاس نے بیئے اور کچھ کھانا نہ تھا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جن پر اتفاق ہے

ق ابو ذر انک امرؤ فیک جاهلیة هم اخوانکم وخولکم جعلهم الله تحت ایدیکم فمن کان اخوه تحت یده فلیطعمه مما یاکل ولیلبسه مما یلبس ولا تکلفوهم ما یغلبهم فان کلفتموهم فاعینوهم علیه قال اخبرنی غیر سلام مریا شعر بخاری اور مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تو ایسا مرد ہے کہ تجھ میں جہالت کی خو ہے تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں یعنے آدم کی اولاد ہیں اور تمہارے خدمتگار ہیں خدا نے اونکو تمہارے ہاتھ کے نیچے ڈالا ہے یعنے انکا مالک کیا ہے سو جسکا بھائی جسکی ملک میں ہو سو اوسکو کھلاوے جو آپ کھاتا ہو اور اسکو پہناوے جو آپ پہنتا ہو اور ایسا بوجھ انکو نہ ڈالو جو انکو عاجز کرے اور اگر کسی کام کا بوجھ ڈالو تو خود بھی انکی مدد کرو یہہ حدیث حضرت نے ابو ذر سے فرمائی جب ابو ذر نے اپنے غلام کو ماں کی گالی دی **ف** ابو ذر غفاری جیسا آپ لباس پہنتے تھے ویسا ہی انکا غلام بھی پہنتا کسی نے اونسے سبب پوچھا تب یہہ حدیث بیان کی لونڈی غلام کو کھانا کپڑا دستور کے موافق بقدر ضرورت دینا واجب ہے اپنے برابر کھانا کپڑا دینا مستحب

سے فرض نہیں اور کچھ قوت نہیں اگر کام کا جو کرنا درست ہے ابھا رکھنا کر
لکھے تو آپ نے اوس کام میں برکت دی ق سعد بن ابی وقاص انک ان تذر ورثتک
اغنیاء خیر من ان تذرہم عالۃ یتکففون الناس وانک لن تنفق نفقۃ تبتغی
بہا وجہ اللہ الا اجرت بہا حتی ما تجعل فی امرأتک قال فقلت یا رسول اللہ
أخلف بعد أصحابی قال انک لن تخلف فتعمل عملا تبتغی بہ وجہ اللہ الا ازددت
درجۃ ورفعۃ ولعلک ان تخلف حتی ینتفع بک اقوام ویضر بک آخرون اللہم
امض لاصحابی ہجرتہم ولا تردہم علی اعقابہم لکن البائس سعد بن
خولۃ قال [illegible] بخاری و مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑے بہتر ہے اس سے کہ انکو محتاج
چھوڑے کہ مانگیں لوگوں سے ہتھیلی پھیلا کر اور جو کچھ کہ تو خرچ کریگا خدا کی رضامندی کیلئے
واسطے اسکا ضرور ثواب پاویگا یہاں تک کہ جو اپنی جورو کے منھ میں لقمہ دیگا اسکا
بھی ثواب ملیگا کہا سعد نے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں چھوڑ دیا جاؤنگا بعد اپنے ساتھیوں
کے چلے جانے کے حضرت نے فرمایا کہ اگر تو بیماری کے سبب مکہ میں چھوڑ دیا جاویگا اور کریگا تو کوئی
کام خدا کی رضامندی کا کرنا مگر کہ اوس کے سبب زیادہ ہوگا تیرا مرتبہ اور درجہ بلند ہوگا اور شاید کہ دیر تک جیتا رہے تو
یعنی تیری زندگی بہت ہوگی یہاں تک کہ نفع پاویں تجھ سے بہت گروہ اور ضرر پاویں تجھ سے
اور گروہ یعنی تیرے ہاتھ سے مسلمانوں کو قوت ہوگی اور کافروں کو ضرر الٰہی جاری رکھ اور تمام
رکھ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر انکو ایڑیوں کے بل لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ
ہی ہیں کہ وہ جو ہجرت کر کے مکہ میں آکر مر گیا یہ حضرت سعد بن ابی وقاص سے
فرمایا جب انکی بیماری کی تشریف لیگئے ف صحیح بخاری میں سعد بن ابی وقاص سے
روایت ہے کہ میں حجۃ الوداع میں بیمار ہوا حضرت میرے دیکھنے کو آئے میں نے کہا
کہ میں بہت بیمار ہوں زندگی کی توقع نہیں اور میں مالدار ہوں اور میری ایک ہی بیٹی ہے

اسکے سوا کوئی میرا وارث نہیں علم ہو تو ایک حصہ بیٹی کو دوں اور دو حصے خیرات کروں حضرت
نے فرمایا کہ نہیں پھر میں نے کہا آدھا مال خیرات کروں حضرت نے فرمایا کہ نہیں پھر میں نے
کہا کہ تہائی مال خیرات کروں حضرت نے فرمایا کہ ہاں تہائی خیرات کیجیو اور تہائی بھی بہت ہے
حضرت کے اس حدیث فرمانے سے معلوم ہوا کہ وارثوں کا حق مقدم ہے فقیروں پر اور تہائی سے
زیادہ وصیت درست نہیں اور جورو لڑکی کو کھلانا کپڑے دیتے ہیں بھی ثواب ہے
اور خدا کا حکم جان کر دیوے اور سعد کو مکہ میں رہنا اسواسطے رنج تھا کہ مہاجرین نے مکہ کا رہنا
اسواسطے چھوڑا تھا تو اسمیں پھر رہنا مکروہ جانتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا سے
چاہا ہو تو مجاورت سے تیرے کچھ نقصان نہیں پھر انکی زندگی کا اشارہ فرمایا
سو انجام سعد کا یہ تھا کہ عمر فاروق کی خلافت میں ملک عراق کو فتح کیا پھر باقی مہاجرین
کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور ہجرت پر ثابت رہیں بعد اسکے سعد بن خولہ پر جو مکہ میں مرگئے
افسوس کیا ق انك ستاتي قوما اهل كتاب فادعهم الى ان يشهدوا
ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله قد فرض
عليهم خمس صلوات في كل يوم وليلة فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله قد فرض
عليهم صدقة تؤخذ من اغنيائهم فترد على فقرائهم فان هم اطاعوا لذلك فاياك
وكرائم اموالهم واتق دعوة المظلوم فانه ليس بينها وبين الله حجاب بخاری اور مسلم نے
عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت نے جب معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم کرکے بھیجا تو فرمایا البتہ تو عنقریب
ایسی قوم پاس آویگا جو کتاب والے ہیں یعنی یہود اور نصاریٰ تو جب انکے پاس
جاوے تو انکو بلا اسطرف کہ گواہی دیویں اسکی کہ کوئی خدا اسکے سوا لائق پوجنے کے نہیں
اور یہ کہ محمد خدا کا رسول ہے سو اگر وہ اس بات میں تیرا کہنا مانیں تو انکو خبردار کر کہ حق تعالیٰ
خدا نے اوپر انکے ایک دن رات میں پانچ نمازیں فرض کیں ہیں سو اگر وہ اسمیں
بھی تیرا کہنا مانیں تو انکو خبردار کر اسکی کہ خدا نے اوپر انکے زکوٰۃ فرض

کے جی کو اتنی ملامت ہے جیسی اور سو اونکے مثل جو شہر شہر سیر کر رہی ہے اور سوا گروہ اوسکو یہی باتیں قول اللہ
سبینا اونکے عہدہ کل کہ لینے زکوٰۃ میں جاوین جن جن کو عہدہ قسم دنیا اور روزا کے مظلوم کے
بددعا سے سو بات یون ہی کہ مظلوم کی جانیں اور خدا میں کچھ اثر نہیں یعنے
مظلوم کے بددعا قبول ہوتی ہے کسی پر ظلم نکرنا شعر بترس از آہ
مظلومان کہ در وقت دعا کردن ۔ اجابت از در حق بہر استقبال می آید
عن سلمة بن الاكوع انك كالذي قال الاول اللهم ابغني
حبيبا هو احب الي من نفسي قال له سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت نے
مجھ سے فرمایا کہ تو مقرر دیسا جیسا اگلے زمانہ میں کسی شخص نے کہا تھا کہ یا اللہ مجھکو ایسا
دوست دے جو میرے نزدیک میری جان سے پیارا ہو پھر حضرت نے سلمہ بن اکوع سے فرمایا اف
حضرت نے کسی جگہ انہیں سلمہ بن اکوع کو وہاں دو چار پیسے کہ یا آپ کے ہے دوست دو حضرت
سے پوچھا کہ تیری وہاں کہاں ہی سلمہ نے کہا کہ میں نے اپنے دوست کو دی تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنے اپنی جان پر دوست کو مقدم رکھنا جو وہ بات ہی ہے عن عمرو
عبسة انك لا تستطيع ذلك يومك هذا الا ترى حالي وحال الناس ولكن
ارجع الى اهلك فاذا سمعت بي قد ظهرت فاتني قال ابن عبسة
سلمی عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مشکل ہے ایسا تجھ دینا تجھ سے
ہو سکتا اس وقت میں کیا تو نہیں دیکھتا میرے حال اور لوگوں کے حال کو دیکھتا ہی یعنے ابھی کفر غالب
ہے اور اسلام مغلوب لیکن پھر جا اپنے لوگوں میں پھر جب تو میرا حال سنے کہ میں
کافروں پر غالب ہوا تو میرے پاس آ پھر حضرت نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب اسنے
کہا کہ میں تیرے ساتھ رہونگا تا ابد اور ہی کرونگا ف پورا قصہ کتاب ہی کے مسلم میں عمرو بن عبسہ
سے یوں روایت ہے کہ میں کفر کے وقت میں بھی کافروں کو گمراہ جانتا تھا بت پرستی کے سبب جانتا تھا
پھر میں نے سنا کہ ایک شخص مکہ میں غیب کی خبریں دیتا ہے میں اوس کی اشتیاق سے مکہ گیا

حضرت کا فرزند کے غلبے سے اپنے مکان سے نہیں نکل سکتے میں حضرت کے پاس گیا پھر میں نے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا کہ میں نبی ہوں میں نے پوچھا کہ پیغمبر کسکو کہتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو بھیجی زبانی پیغام بری پھر میں نے پوچھا کہ وہ پیغام کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ اپنے برادران سے سلوک کرنا اور بتونکو توڑنا اور صرف خدا کو ایک جاننا اور کسیکو اسکا شریک کرنا پھر میں نے کہا کہ حضرت کا ساتھ کسنے کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ایک مسلمان اور ایک غلام نے یعنی صدیق اکبر اور بلال پھر میں نے کہا کہ میں بھی حضرت کا ساتھ دیتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر میں رخصت ہوکر اپنے گھر گیا جب حضرت مدینہ میں آئے تب میں خدمت میں حاضر ہوا قال ان ازارک تسترخی لست تصنع ذالک خیلاء قال لابی بکر رضی اللہ عنہ یعنی استرخا ازار کا بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اسکو غرور کی راہ سے نہیں کرتا ہے حضرت نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا جیسے کہ ازار کا زمین پر لٹک جانا غرور ہے حضرت نے ایکبار فرمایا کہ جسکی ازار یعنی تہبند یا پائجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکے سو وہ خوش نہیں ہے صدیق اکبر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ازار ایکطرف بے اختیار لٹک جاتی ہے میں کیا کروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ازار اور پائجامہ کو ٹخنے کے نیچے لٹکانا غرور اور آرائش کی راہ سے ہے تو سخت حرام ہے اور نہیں تو مکروہ ہے لیکن اگر بدون قصد بے اختیار سے لٹک جاوے تو معاف ہے

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے معنے کے بیان میں آگے کی

انما انا بشر وانکم تختصمون الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی لہ علی نحو ما اسمع منہ فمن قضیت لہ من حق اخیہ شیئا فلا یاخذہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

سے فرمایا کہ البتہ تم جھگڑا فیصل کروانے آتے ہو میرے پاس اور شاید کہ تم لوگون میں سے کوئی
آدمی ہوشیار اور خوش تقریر ہو کہ اپنی دلیل کے ملکیت کیا نہیں بہ نسبت دوسرے آدمی کے
فیصلہ کر دیتا ہون جیسا کہ اس سے سنتا ہون سو جس شخص کو مین اوسکے ساتھی بھائی کے
حق سے کچھ کاٹ دلا دون تو وہ شخص نہ لیوے کیونکہ جو حق کو سوا اوسکے کچھ نہیں کہ اوسکو مین ٹکڑا
آگ کا دیتا ہون ف یعنی قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہی سو اگر کوئی خوش تقریر ہی
وہ حاکم کو دلیل سے قائل کر کے اور پرایا حق جیتے تو وہ مال اسکے حق مین خدا کے نزدیک حرام
ہی اور اسکا انجام دوزخ ہی اگرچہ ظاہر مین اسکے لیے حلال ہے عمر ابو قتادۃ انکم تسیرون عشیتکم
ولیلتکم وتاتون الماء ان شاء اللہ غدا قال قبل لیلۃ التعریس یوم سار مسلمین
ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر تم چلو گے دوپہر ڈھلے سے شام تک اور
رات بھر اور کل پانی پر جاؤ گے خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک دن پہلے اس رات سے
فرمایا تھا جب پچھلی رات کو سو گئے تھے ف یہ حدیث حضرت نے جنگ
تبوک میں فرمائی ان گرمی کے سبب پانی کم ملتا تھا اور اسی لیے چلنے کا حکم
سو گئے تھے نماز فجر فوت ہو گئی پھر قضا جماعت سے پڑھی عمر معاذ بن جبل انکم
ستاتون غدا ان شاء اللہ عین تبوک وانکم لن تاتوھا حتی یضحی النہار فمن
جاءھا منکم فلا یمس من مائہا شیئا حتی آتی معاذ بن جبل سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر خدا نے چاہا تم کل تبوک کے چشمہ پر پہنچو گے
اور تم اس چشمہ پر نہیں پہنچنے کے جب تک کہ دن چڑھ نہ جاوے سو لوگون میں جو اس چشمہ پر جاوے
تو اسکے پانی کو کچھ نہ ہاتھ لگاوے جب تک میں نہ آؤں ف معاذ بن جبل سے
روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ جنگ تبوک میں گئے تھے ایک رات حضرت نے
یہ معجزہ تھا حضرت کا جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا اور جب سویرے اس چشمہ پر پہنچے دو
آدمیوں نے پہلے پہنچ کر اوس پانی میں ہاتھ لگایا حضرت نے پوچھا کہ تم نے

٢٨٠ عم

٢٨١ عم

معجزہ نبویہ

ہی مسلمان ہوا اور آدمی سنے حضرت اونپر ناخوش ہوئے ہیں پانی چشمہ میں نہایت کم تھا ہر
ناحیوں سے لوگون نے پانی جمع کیا اتنا بمشکل جمع ہوا کہ حضرت نے ہاتھ اور منہ دھو کر اوس
پانی کو چشمہ میں ڈالا پس چشمہ نے خوب جوش مارا سب آدمی اور جانور چھک گئے ہیں حضرت
کا ہمراہ تھا اوس لشکر میں تیس ہزار آدمی تھے اور ایک روایت میں ستر ہزار تھے ق اِنَّكُمْ
سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَإِنَّهَا سَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ
وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ آگے حرص
کرو گے حکومت پر اور حالانکہ حکومت کا قیامت میں پچھتاوا ہوگا سبب اسکے کہ جو حاکم
ہوا حساب اور عذاب میں گرفتار رہے سو خود دودھ پلانے والی تو اچھی ہے اور دودھ چھڑانے
والے بڑی ف یعنے حکومت کی ابتدا خوب ہوتی ہی کہ آدمی عیش اور آرام
میں رہتا ہی جیسا عورت جبتک دودھ پلاتے حالی ہی لڑکا خوش رہتا ہی اور انجام حکومت
کا برا ہی واسطے زوال کے آدمی رنج اور افسوس میں گرفتار ہوتا ہے جیسے عورت دودھ
چھڑانے والی لڑکے کو بری معلوم ہوتی ہے ق جَرِيرٌ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ
هَذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ
الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ
الْغُرُوبِ بخاری اور مسلم میں جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تم قیامت
میں دیکھو گے اپنے رب کو جیسا کہ دیکھتے ہو اس چاند کو ہجوم نہ کرو گے اوسکے
دیکھنے میں ہجوم سے اوسکے دیدار میں کچھ حجاب اور اذیت نہ ہوگی جیسے چاند کے دیکھنے میں
ہجوم خلل نہیں ڈالتا سو اگر تم سے ہو سکے کہ نہ غافل ہو نماز سے سورج نکلنے سے
پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے تو کیا کرو پھر حضرت نے قرآن سے اوسکی
دلیل پڑھی کہ پاکی بول تعریف کے ساتھ اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے
اور ڈوبنے سے پہلے ف معراج میں جریر بن عبداللہ روایت ہے کہ ہم حضرت

پاس بیٹھے تھے حضرت نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھا پھر یہ حدیث فرمائی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا کا دیدار قیامت مین ایماندارون کے نصیب ہوگا اور یہی
مذہب ہے اہل سنت کا شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہیں کمبخت دولت لقا سے بے نصیب ہی
رہینگے انکار ہی کیا ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا کی حاصل ہونے مین دخل
ہے کما قال ابو ذر قال رسول اللہ انکم ستفتحون ارضا یذکر فیہا القیراط وفی روایۃ ستفتحون
مصر وہی ارض یسمی فیہا القیراط فاستوصوا باہلہا خیرا فان لہم ذمۃ
ورحما مسلم مین ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم آگے فتح کروگے ایسی زمین کو
جسمین قیراط کا چرچا ہی اور ایک روایت مین یون ہے کہ فتح کروگے ملک مصر کو اور وہ زمین ہے
جسمین قیراط مشہور ہے سو میری وصیت مانو وہان کی لوگونکی ساتھ نیکی سو البتہ انکی ہے
امان ہے اور ان سے برادری ہے ف قیراط نصف دانگ ہے سو یہ ایک ہوتی ہے وہ نہین
پاتی جو پیسے کے برابر ہے ملک مصر مین اوسکی بہت چال تھی مصر کے بادشاہ نے ماریہ
قبطیہ کو حضرت کیواسطے بھیجا تھا اون سے حضرت ابراہیم پیدا ہوے اسواسطے مصر والو
امان اور پناہ ہوئی اور حضرت ہاجرہ حضرت اسماعیل کی ماں مصر کی تھین اور حضرت
اسمعیل عرب کے جد ہین تو مصر والون سے عرب کو ننہالی رشتہ ہوا اسواسطے اونکے ساتھ نیکی
اور احسان کرنیکو حضرت نے فرمایا ح انکم ستلقون بعدی اثرۃ فاصبروا
حتی تلقونی علی الحوض بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
نے فرمایا کہ البتہ میرے بعد تم پاؤگے اپنے سوا اورونکو مقدم سو صبر کیجیو تمہارے
سوا اور لوگون کو حکومت ملیگی تو تم صبر کرتے رہیو یہانتک کہ تم حوض کوثر پر مجھ
سے ملیئے قیامت تک ف حضرت نے ایکبار انصاریون کو بلایا ملک بحرین
مین جاگیر دینے کو انصار نے کہا کہ مہاجرین کو بھی اتنی جاگیر دیجئے کہ وہ اگلے مسلمان
ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر نہین لیتے ہو تو میرے بعد بھی حکومت

معجزہ خبر مطابق
۲۸۵ ح

اور ریاست کا حوصلہ کرنا ہو ۲۴ ابو سعید انکم قد دنوتم من عدوکم والفطر اقوی
لکم فکانت رخصۃ فمنا من صام ومنا من افطر ثم نزلنا منزلا آخر فقال انکم مصبحوا
عدوکم والفطر اقوی لکم فافطروا فکانت عزمۃ فافطرنا ثم لقد رأیتنا
نصوم مع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ذلک فی السفر مسلم میں ابو سعید سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم قریب ہوئے دشمن سے تو روزہ نہ رکھنا تم کو
بہت مضبوط کریگا یہ حضرت نے جب فرمایا رخصت سے تھی کہا ابو سعید نے پھر اترے ہم دوسری
منزل پر پھر حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم صبح کو لڑو گے اپنے دشمن سے اور روزہ توڑنا تمکو بہت
نہایت مضبوط کردیگا سو تم روزہ توڑو ایک سفر میں توڑنا مباح تھا حضرت کے حکم سے فرض
ہوگیا تو ہم نے روزہ توڑا پھر اس سفر کے بعد مقرر ہم نے اپنے تئیں دیکھا کہ ہم سفر میں
روزہ رکھتے تھے حضرت کے ساتھ ف جس سال کہ مکہ فتح ہوا حضرت مدینہ سے
رمضان میں روزہ رکھ کر جہاد کو چلے جب مکہ کے قریب پہنچے تب یہ حدیث فرمائی
حاصل اسکا یہ مطلب ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا اور توڑنا دونوں درست ہے لیکن بشرط طاقت رکھنا
افضل ہے اگر جہاد میں توڑنا افضل ہے کیونکہ لڑنا کام ہے تاکہ اس سال میں لوگوں نے روزہ توڑے
حضرت نے انکو منع نہ فرمایا ق حذیفہ انکم لا تدرون لعلکم ان تبتلوا بخاری
اور مسلم میں حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم نہیں جانتے شاید
کہ تم بلا میں ڈالے جاؤ ف حذیفہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے
حضرت نے فرمایا کہ گنو تو کتنے مسلمان کلمہ گو ہیں ہم نے کہا کہ یا حضرت کیا ہمارے اوپر
آپ کو خوف ہے ہم لوگ چھ سے سات سو تک ہیں تب حضرت نے یہ
یہ حدیث فرمائی سو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ہم بلا میں پڑے کافروں کے
غلبے سے نماز چھپ کر پڑھتے تھے اور ابتداء اسلام میں بہت اصحاب
حبش وغیرہ کے طرف کو چھوڑ کر نکل گئے تھے ق انتنا کم لستم مثلی انا

لو تباد امی کی السہو کو صلت وصالا یلنغ المتعمقون تعمقہم بخاری مسلم مین
نقل کیئے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تم لوگ میرے برابر نہین جانو تم
خدا کی اگر رمضان کا مہینا مجھکو زیادہ ہوجاتا تو برابر ایسے طے کے روزے رکھتا جاتا کہ چہوڑ دیتے
شدت کرنے والے اپنی شدت کو ف ایکبار حضرت نے آخر رمضان مین طے
کے روزے رکھے بعضے اصحاب بہی حضرت کے ساتھ طے کے روزے رکھنے لگے
تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے چاند جلد ہوگیا اگر مہینا زیادہ بڑہتا تو
مین اسقدر طے کرتا جاتا کہ لوگ عاجز ہوکر طے کرنا چہوڑ دیتے یہہ بات حضرت
نے غصے سے فرمائی طے کا روزہ حضرت کو درست تہا اور ونکو نہین ظ ابن
عباس انکم ملاقوا اللہ حفاۃ عراۃ غرلا مسلم مین عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت مین خدا کو ملوگے پیدل چلنے
پہرنگے بدن بے ختنہ ہوے ف یعنے دنیا کے سامان مین سب دنیا وی مشغول رہتے
ہو سواری اور پوشاک پر تم نے مست ہو رہے ہو دنیا مین یہہ کچہہ بہی نہ ہوگا کیونکہ اوس دن برہنہ ہوگا جیسے
اور جو پیدا ہوئے تہے ویسے ہی قبرون سے اٹہو گے

فصل

اس فصل مین حدیث ہے انکی کے لفظ سے

ق ما نشتر انکی لا فتن صواحب یوسف مروا ابا بکر فلیصل بالناس
رضی اللہ عنہ توفی مقر بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم یوسف کے ساتھ والی عورت کی طرح ہو جیسے کہ زلیخا
نکالی کرتے ہو کہو ابی بکر سے کہ لوگونکو خود امام ہوکر نماز پڑہاوے یہہ حضرت نے اوس
بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا ف بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے مرض الموت مین فرمایا کہ کہو ابی بکر سے لوگونکو نماز پڑہاوے مین نے

کہا ابو بکر نرم دل مرد ہے اگر حضرتؐ کے مقام پر نماز پڑھایگا تو رونے لگے گا قرآن کی آواز لوگ نہ سنیں گے عمر کو فرمائیے کہ نماز پڑھاوے حضرتؐ نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ نماز لوگوں کو پڑھاوے پھر میں نے حفصہ سے کہا کہ تم حضرتؐ سے کہو حفصہ نے حضرتؐ سے یہی کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ حضرتؐ کی حیات میں سترہ دن صدیق اکبرؓ نے امامت سے نماز پڑھائی شمار ہوا صدیق اکبر کے علاوہ کوئی بھی حضرتؐ کا خاص تھا مسجد نماز کی امامت کا سوا اپنی زندگی میں صدیق اکبرؓ کو دیا جیسے اپنی زندگی میں کسی کو تخت اور چتر شاہی دیوے تو یہ علامت ہی کہ بادشاہ اوسکو ولیعہد کیا

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر اٹکا ہے

عن ابن عمر انما اجلكم في اجل من خلا من الامم ما بين صلوة العصر الى مغرب الشمس وانما مثلكم ومثل اليهود والنصارى كرجل استعمل عمالا فقال من يعمل لي الى نصف النهار على قيراط قيراط فعملت اليهود الى نصف النهار على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لي من نصف النهار الى صلوة العصر على قيراط قيراط فعملت النصارى من نصف النهار الى صلوة العصر على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لي من صلوة العصر الى مغرب الشمس على قيراطين قيراطين الا فانتم الذين تعملون من صلوة العصر الى مغرب الشمس على قيراطين قيراطين الا لكم الاجر مرتين فغضبت اليهود والنصارى فقالوا نحن اكثر عملا واقل عطاء قال الله تعالى وهل ظلمتكم من حقكم شيئا قالوا لا قال فانه فضلي اعطيه من شئت

بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا سوا اسکے کوئی شک نہیں ہے کہ عمر اور مدت تمہاری اگلی امتوں کی عمر اور مدت کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے عصر کی نماز سے شام تک یعنے اگلی امتوں کے لئے مدت زیادہ تھی جیسے صبح سے عصر تک اور مسلمانوں کے لئے

۹۳ ف بیان فضیلت امت محمدیہ

عمل کیا جیسے عصر سے شام تک انہیں ہی مثل تمہارا اے مسلمانو اور مثل یہود اور نصاریٰ کے
کے کہ جیسے مثل اس مرد کی ہے جسنے کام کروایا کئی قوموں سے سو ایک شخص نے کہا کہ جو میرا کام کرے
صبح سے دوپہر تک واسطے اسکے ایک ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے دوپہر تک تب ایک
ایک قیراط پر پھر کہا اس مرد نے کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اسکو ایک
ایک قیراط ملیگا تو نصاریٰ نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر کام کیا پھر
پھر اوس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام تک واسطے اسکے دو دو قیراط مزدوری
ملیگی جاننا چاہئے سو وہ لوگ تم ہو جنہوں نے عصر سے شام تک کام کیا
دو دو قیراط پر جان رکھو کہ تمہاری مزدوری دونی ہے سو غصہ ہوئے یہود اور نصاریٰ
قیامت میں یہ کہینگے کہ ہم کام زیادہ کرتے ہیں اور مزدوری ہمیں کم ملتی ہے یہ تعجب ہے کہ ہم
بہت محنت کریں خدا فرماویگا کیا میں نے کچھ ظلم کیا ہے تمہارے حق میں وہ کہینگے نہیں اوس سے
کچھ کم دیا کہینگے کہ جو تمہیں لایا اوس سے کہ جتنی حق خدا فرماویگا سو یہ تو میرا فضل ہے کہ دوگنی مزدوری دیتا
یہ افضل ہی جسکو چاہوں اسکو دوں فائدہ یعنی یہود اور نصاریٰ کی ہر چند عمریں زیادہ
تھیں اور عبادت بہت لیکن امت محمدی کو باوجود کم عمری اور قلت عبادت کے
اللہ نے ثواب دونا ہی دیا یہ خدا کا فضل ہے اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے پر اوس حدیث
کے مطابق مضمون انجیل میں بھی موجود ہے چنانچہ متی کی انجیل باب ۲۰ آیت میں
عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے وقت سے ایک دینار پر مزدور مقرر
کئے اور انہیں باغ میں بھیجا پھر چند ساعت کے بعد یعنی چار گھڑی اور پہر اور دوپہر کے بعد اور
مزدور اتنے مزدوری پر باغ میں بھیجے تھے تو ہر ایک مزدور کو ایک ایک دینار دیا پہلوں
نے شکوہ کیا کہ یہ دو پہر کے محنتی اور یہ تھوڑی دیر کے محنتی برابر ہو گئے مالک نے جواب
دیا کہ کیا میں نے تمہیں کچھ ظلم کیا جو تمہاری مزدوری مقرر ہوئی تھی سو تمہیں پائی مجھ کو
اپنے مال میں اختیار ہے جتنا جسکو چاہوں دوں علی ہذا القیاس پہلے پچھلے ہو جاویں گے

اور اندہم سو خوب ہو گئے تو بہت لوگ ہیں لیکن ستھرے اور برگزیدہ کم ہیں ف قوط الخبائث
مقرر ہے صاف ثابت ہے اگرچہ کتنے مجہول ہیں پست ہو ساتھ ہو ستھروں اور جیسے کی برگزیدہ کیا ہو وہی نفضل
وسو سیلے کی سبب یہاں ثابت ہی ہے سیدھا لگا کر ہم ہو اور تمہارا رب کے ستھروں اور ثنا سے کیا ہوتا ہے
الہی ہزار ہزار شکر تیرے احسانکا کہ اپنے حبیب سے ہمکو ملایا ۹۴ ق سہل ابن
سعد انما الاعمال بالخواتیم بخاری اور مسلم اپنی تک جگہ یہ تو اہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہیں اعتبار عملوں کا مگر خاتمے پر ف ایک شخص جہاد میں کفر والوں سے خوب
لڑا حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہے لوگوں کو تعجب ہوا آخر کو اوس شخص نے اپنے
تئیں آپ ہلاک کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتدا کا کچھ اعتبار
نہیں جب تک انجام بخیر ہو ۹۵ ص ابوہریرۃ انما الامام جنۃ یقاتل من ورائہ ویتقی بہ
فان امر بتقوی اللہ وعدل کان لہ بذلک اجر وان یامر بغیرہ کان علیہ
منہ بخاری مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں سردار مگر جیسے ڈھال کہ اسکے
پیچھے سے لڑتے ہیں اور اپنے تئیں بچاتے ہیں اسکے سبب سے یعنی لڑائی سردار کی ہمت اور تدبیر سے
ہوتی ہے اور اسکی محافظت اور اطاعت لشکر کو ضرور ہی سو اگر سردار خدا کی پرہیزگاری
کا حکم کرے اور انصاف کرے تو اوسکے سبب سے اسکو ثواب ملیگا اور اگر اوسکے
سوا حکم کرے یعنی خلاف شرع تو اسکے سبب سے عذاب ہوگا ۹۶ ق البراء بن عازب
انما الخالۃ بمنزلۃ الام بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ خالہ تو ماں ہی ہے یعنی ماں کی برابر ہے ف علی مرتضی اور جعفر طیار اور زید بن حارثہ میں گفتگو ہوئی
حضرت حمزہ کی بیٹی کے پرورش میں کہ اوسکے ماں باپ مر گئے تھے ہر ایک شخص چاہتا
تھا کہ اسکو ہم پالیں حضرت نے پوچھا کہ اس لڑکی کی خالہ کس کے نکاح میں ہے معلوم ہوا
جعفر کے نکاح میں ہے حضرت نے جعفر کو دلائی اور یہ حدیث فرمائی اسی
حدیث سے نکالا ہے کہ اگر چھوٹی لڑکی کی ماں مر جاوے تو اسکی ماں کے رشتہ دار عورتیں

اوسکو یا لین جیسے خالہ اور نانی ق اسامہ بن زید سے إنما الربا في النسيئة بخاری اور

مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیاج تو صرف وعدہ ہی میں ہی ف

بیاج نام ہی ایک جنس کی چیز میں زیادہ دینے کو خواہ دست بدست ہو خواہ وعدہ سے اور

اگر دو جنسیں ہوں تو وعدہ بیاج ہی زیادتی سود نہیں اور اس حدیث سے ظاہر

معلوم ہوا کہ دست بدست میں زیادہ لینا بیاج نہیں سو مطلب حدیث کا یہ ہی

کہ جب دو جنس ہوں جیسے چاندی کو سونے سے بیچے تو دست بدست زیادہ لینا بیاج نہیں

اسمیں وعدہ بیاج ہی اور بعض علما اس حدیث کو منسوخ کہتے ہیں واللہ اعلم ح إنما

الرضاعة من المجاعة بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ شیر خوارگی تو صرف بھوک سے ہی ف یعنی شیرخوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہی

تو اسکا اعتبار تب تک ہی کہ چھوٹے لڑکے کی بھوک ہی سے دودہ ہی جاتی اور اگر جوان

آدمی کسی کا دودہ پیوے تو اسکا کچھ اعتبار نہیں وہ انکا محرم نہیں ہو سکتا م إنما

الماء من الماء حکم یہ منسوخ ہی مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ پانی تو صرف پانی نکلنے سے ہی یہ حدیث منسوخ ہی ف یعنی جب منی نکلے

تو پانی سے غسل واجب ہوتا ہی اس حدیث کا حکم منسوخ ہی چنانچہ دوسری حدیث میں

آئی کہ صرف دخول سے غسل واجب ہوتا ہی منی نکلے یا نہ نکلے ق جابر إنما المدينة

كالكير تنفي خبثها وتنصع طيبها بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ

حضرت نے فرمایا کہ مدینہ تو جیسے بھٹی ہی لوہار کی چھانٹتا ہی میل کچیل کو اور نکھارتا

ہے ستہرے کو ف ایک گنوار مدینہ میں آیا مسلمان ہوا جب اسکو تپ چڑہی تو اوس نے بیعت توڑ دی

گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی منافق اور بے ایمان مدینہ میں نہیں رہ سکتا

ایماندار اور ستہرا ہی رہتا ہی م إنما أنا بشر إذا أمرتكم بشيء من

دينكم فخذوا به وإذا أمرتكم بشيء من رأيي فإنما أنا بشر مسلم میں رافع بن خدیج

۴۹۷ ق

۴۹۸ ح

۴۹۹ م

۵۰۰ ق

۵۰۱ م

سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی آخر آدمی ہوں جب میں تمکو تمہارے دین کی بات
کچھ بتلاؤں تو اسکو پکڑ لیا کرو یعنے اسپر عمل کیا کرو اور جب میں تمکو کچھ اپنی عقل سے دنیا کی
صلاح بتلاؤں تو میں بھی تو آخر آدمی ہی ہوں ف جب حضرت مدینہ میں آئے تو وہاں کے لوگوں کو
دستور تھا کہ نر کھجور کا مادہ کھجور میں پیوند کیا کرتے تھے حضرت ﷺ نے اوسکو بے فائدہ جانکر
منع کیا اوس سال کھجور تھوڑا پیدا ہوئی تب حضرت ﷺ نے یہ حدیث فرمائی یعنے میری اطاعت
پیغمبری کے کاموں میں واجب ہے دنیا کے کاموں میں واجب نہیں اسواسطے کہ میں بھی
آدمی ہوں دنیا کے کاموں میں اگر میری اٹکل میں کچھ چوک پڑے تو کیا عجب ہے دین وہ
ہے جسمیں عذاب ثواب کا ذکر ہو اور آخرت کے نفع نقصان کا جسمیں بیان ہو ق

۵۴ ق

ابن مسعود اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰی كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ بخاری اور مسلم
میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی آدمی ہی ہوں بھولجاتا ہوں جیسا
تم بھول جاتے ہو تو جب میں بھی بھولا کروں تو مجھکو یاد دلا دیا کرو ف مصابیح میں عبداللہ
بن مسعود سے پوری روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ایکبار ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں اصحاب نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز خدا کے حکم سے بڑھائی گئی حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ کیونکر
بعض اصحاب نے کہا کہ حضرت ﷺ نے بجائے چار رکعت کے پانچ رکعت پڑھیں تو حضرت ﷺ نے بعد سلام
کے سہو کے دو سجدے کئے پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نسیان مقتضای بشریت ہی سے
ہوتا ہے لیکن پیغمبر کا نسیان حکمت سے خالی نہیں چنانچہ سہو کا مسئلہ ہی معلوم ہو گیا

۵۵ ق

ق ام سلمة اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّهٗ يَاْتِيْنِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَبْلَغَ
مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهٗ صَادِقٌ فَاَقْضِيْ لَهٗ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ
مِنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا اَوْ يَذَرْهَا بخاری اور مسلم میں ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا
کہ میں بھی آدمی ہوں اور البتہ آتا ہے میرے پاس مدعی اور مدعی علیہ سو شاید بعضا شخص بعض
سے زیادہ گویا اور خوش تقریر ہو تو میں جانتا ہوں کہ وہ سچا ہی تو فیصلہ کر دیتا ہوں

اسکے سوا نفع سود ہو گئے سے جسکو میں کسی مسلمان کا حق دلا دون تو وہ اسکے حق میں
دوزخ کا ٹکڑا ہے چاہے وہ اسکو لیوے یا چھوڑ دیوے ف ق ۵۰۴ عائشہ انّما اهلك الّذين
قبلكم انّهم كانوا اذا سرق فيهم الشّريف تركوه واذا سرق فيهم الضّعيف
اقاموا عليه الحدّ وايم الله لو انّ فاطمة بنت محمّد سرقت لقطعت يدها
اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگلے لوگ اسی واسطے ہلاک ہو گئے
تھے کہ جب ان میں کوئی شریف اور بڑا آدمی چوری کرتا تو اسکو چھوڑ دیتے تھے
سزا نہ دیتے اور جب ان میں کوئی بیچارہ غریب چوری کرتا تو اس پر چوری کی سزا کرتے
قسم ہے خدا کی کہ اگر فاطمہ بیٹی محمد کی چوری کرے تو مقرر اسکا ہاتھ کاٹوں ف فاطمہ مخزومیہ
بیٹی قریش میں شریف آدمی تھی اسنے چوری کی لوگون نے اسکی سفارش کی حضرت
نے فرمایا کہ حد الٰہی سزا مقرر کی ہوئی میں سفارش کرتے ہو یعنی سفارش حضرت
نے قبول نہ کی بلکہ یہ حدیث فرمائی پھر اسکے ہاتھ کو کٹوایا معلوم ہوا کہ حاکم شرع کو
کسیکی بیجا رعایت بجا نشے [illegible] اسی کے سبب سے ہلاکت میں پہلے زمانے
کے بہی سلطنتیں شرع میں سستی کرنے سے سست ہو گئیں اور یہ جو بعض ناواقف کہتے ہیں
کہ سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہے لیکن سبط مصطفیٰ اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا حسین کے
غم میں درست ہے سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے اسواسطے کہ حکم
شرع سب کے واسطے برابر ہے جو چیز حرام ہے سب کے واسطے برابر ہے شریف اور رذیل کو
اسمیں کچھ فرق نہیں ف خ ۵۰۵ ابن عمر انّما بقاؤكم فيما سلف قبلكم من الامم كما بين
صلوة العصر الى غروب الشّمس بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تمہاری زندگی کی مدت بہ نسبت آگے امتوں کے جو گذر چکیں ایسی ہے جیسا کہ
عصر کی نماز سے لیکر شام تک بیچ اگلی امتوں کے عمر بہت ہوتی تھی اور تمہاری کم ہے
تھوڑی سی زندگی میں جسقدر عبادت تم سے ہو سکے سو کر لو دنیا کی ہوس میں زیادہ [illegible] خ ۵۰۶

جبیر بن مطعم اِنّما بنو المطلب و بنو هاشم شیءٌ واحدٌ بخاری میں جبیر بن مطعم سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد و ہاشم کی تو ایک ہی چیز ہیں ف عبد مناف
کے چار بیٹے تھے ایک ہاشم اور دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس چوتھے نوفل جبیر بن مطعم
نوفل کے بیٹے ہیں اور حضرت عثمان عبد شمس کے سو حضرت نے خیبر کا پانچواں حصہ ہاشم اور مطلب
کی اولاد کو دیا عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہ دیا تب جبیر بن مطعم اور عثمان نے حضرت سے
عرض کی کہ یا رسول اللہ بنی ہاشم کی شرافت اور بزرگی کے تو ہم قائل ہیں لیکن یہ
کیا سبب ہے کہ مطلب کی اولاد کو حضرت نے دیا اور عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہیں اور ہماری
جہت تو ایک ہی ہے تو ہم اور وہ حضرت کے ساتھ برابر ہیں تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی جدا نہیں ہوئے کفر اور اسلام میں رنج اور غم
میں ہمیشہ شریک رہے اسی سبب سے ان کی خصوصیت کا اسی سبب سے امام شافعی بنی مطلب آل
میں داخل جانتے ہیں ق سہل بن سعد انما جعل الاذن من قبل البصر
بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اندر آنے کی اجازت مانگنا
صرف نظر ہی کے سبب سے ٹھہرائی گئی ہے ف مصابیح میں روایت ہے کہ ایک شخص حضرت
کے گھر جھانکنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اگر میں تجھکو جھانکتے دیکھتا تو تیری آنکھ پھوڑ
ڈالتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شرع میں جو حکم ہے گھر میں داخل ہونے کی اجازت
مانگنے کا صرف اتنے واسطے ہی کہ آدمی کی نظر نامحرم پر نہ پڑے اور جب تو
جھانکا تو اذن مانگنے کا کیا فائدہ ہوا معلوم ہوا کہ کسی کے گھر میں جھانکنا سخت حرام ہے
ق ابو هریرة انما جعل الامام لیؤتم به فلا تختلفوا علیه بخاری اور مسلم میں
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امام تو اسی واسطے مقرر ہوا ہے
کہ اوس کی پیروی کیجئے سو امام کے خلاف نہ کرو یعنی جو امام کرے سو مقتدی بھی کریں
ف اسمیں اختلاف ہی کہ اگر امام بیٹھے عذر سے نماز پڑھاوے تو مقتدی کیا

کریں امام احمد کے نزدیک جب اس حدیث کے تو مقتدی بھی امام کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھیں
اور امام مالک کے نزدیک بیٹھ کر نماز میں امامت کرنا درست نہیں اور امام اعظم
اور امام شافعی کے نزدیک اگر امام عذر سے بیٹھا ہو تو مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں
چنانچہ حضرت نے آخر عمر میں بیٹھ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر اقتدا کی تو
حضرت کے پچھلے فعل سے یہ حدیث قولی منسوخ ہوئی ف۱۰۹ ابن عباس اِنَّمَا حُرِّمَ مِنَ

ف۱۰۹

الْمَيْتَةِ أَكْلُهَا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردار کا
صرف کھانا ہی حرام ہے ف حضرت نے ایک مردہ بکری دیکھی کہ پھینک دی ہے
فرمایا کہ اسکی کھال کیوں نہ کھینچ لی اور مصالحہ سے کیوں نہ پاک کر لی کہ تمہارے کام آتے
لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردہ ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردار کا کھانا البتہ
حرام ہے کھال لینا تو منع نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی ہڈی اور بال اور دودھ

خ۱۱۰

اور پر اور بیچنا لینا درست ہے خ۱۱۰ ابو ہریرۃ اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فَرْوَةٍ
بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهُ خَضْرَاءَ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
خضر کا نام تو اس سبب سے خضر ہوا کہ صاف چٹیل زمین او کے بیٹھنے سے نیچے
سے سرسبز ہو گئی ف خضر کا نام الیا ہے خضر کہتے ہیں سبز کو جیسے انکی برکت سے

ف۱۱۱

زمین سرسبز ہو گئی تو وہ خضر مشہور ہو گئے تب سے ہرے ہرے ف۱۱۱
عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ بِيَدَيْكَ هَكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ
الْأَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ
وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ فَنَفَضَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ
لہ بخاری اور مسلم میں عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھ کو تو ایسا کافی
تھا کہ تو اشارہ کرتا اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح پھر حضرت نے اپنے دونوں
ہاتھ زمین پر ایکبار مارے پھر ملا بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر اور ظاہر دونوں ہتھیلیوں

پھر اور لپیٹے مونہہ پر اور دوسری روایت یون ہے کہ پھر لپیٹے دونون ہاتھہ پر دین پر
پھر لپیٹے ہاتھہ چہرے پھر اوس سے ملا لپیٹے پہنچے اور دونون ہتیلیون کو یہہ حضرت سے
عمار سے فرمایا ف روایت ہے عمار سے کہ حضرت نے بھیجا مجھکو کسی کام کو پہنچا تو مجھکو
نہانیکی حاجت ہوئی اور نہ ملا پانی تو میں زمین پر لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہے
پس یہہ سمجھے کہ جیسے غسل میں پانی سب جگہہ پہنچانا ضرور ہے ویسی ہی مٹی بھی
ضرور ہوگی تمام بدن پر سو یہہ قصہ میں نے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے
یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تیمم وضو اور غسل دونون کا ایک ہے
جب پانی نہو یا بیماری ہو امام احمد کے مذہب میں تیمم ایک ضربہ ہی اور یہی حدیث انکی
دلیل مضبوط ہے امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کے مذہب میں دو ضربہ
ہین انکی دلیل اور حدیثین ہین چنانچہ طبرانی اور دار قطنی اور حاکم نے جابر سے روایت
کی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیمم دو ضربہ ہین ایک ضربہ منہہ کو اور دوسرا ضربہ ہاتھون کو
کہنیون تک انتہی اور سنن ابی داود میں عمار سے اسی طرح کی روایت ہے حاکم نے کہا
کہ یہہ حدیث صحیح ہے لیکن بخاری اور مسلم میں نہیں باقی اسکی تفصیل صراط مستقیم
سفر السعادہ کے شرح میں مذکور ہے ق عن ابن عباس انما مثل هذا مثل الذي يصلي وهو
مكتوف يعني الذي يصلي وهو اسه معقوص مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی تو مثل ایسی ہے جو اپنے سر کے بالون کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھے
جیسے مثل اوس آدمی کی ہے کہ مشکین بندھا نماز پڑھے ف بالونکو جوڑا باندھ کر نماز
پڑھنا مردکو مکروہ ہی بلکہ کھلا رہنے دیوے تاکہ بال بھی سجدہ کرین ق عن ابي هريرة انما
مثلي ومثل امتي كمثل رجل استوقد نارا فجعلت الدواب والفراش
يقعن فيه وانا اخذ بحجزكم وانتم تقحمون فيه مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ میری مثل اور میری امت کی مثل جیسے مثل اس مرد کی جسنے آگ جلائی

پیر آدمیوں کے پر سے اور پتنگے گرنے لگے اور میں پکڑتا ہوں تمہاری کمروں کو اور تم
سے نکالوں ہوں اور تم ہو کہ اس میں گرے پڑتے ہو ف یعنی لوگ حرص اور گناہوں میں
ایسے نادان گرتے ہیں جیسے آگ میں کیڑے پتنگے ٹوٹ ٹوٹ کے گرتے ہیں اور جلتے ہیں
اور حضرت کمال شفقت سے اون نادانوں کو روکتے ہیں جیسے کوئی کسی کو گرنے سے
روکے پر افسوس کہ نادان حریص نہیں رکتے ح ابو ھریرۃ انما ھذا من اخوان الکہان
قال من اجل سجعہ الذی سجع بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے حمل بن
مالک بن نابغہ کو فرمایا کہ یہہ تو کاہنوں کے بھائیوں سے ہی ف ایک عورت
دوسری عورت کو پتھر مار کے اسکے پیٹ کا بچہ گرا دیا حضرت نے اسکے عوض میں
ایک غلام دلایا تو حمل بن مالک نے تک جوڑ کے یوں کہا کیف اغرم من لا شرب
ولا اکل ولا نطق ولا استہل فمثل ذلک یطل یعنی کیوں عوض دیجئے اوسکا جس نے
نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا ایسے کا بدلا تو عبث دلایا تب حضرت نے اسکے حق میں
یہہ حدیث فرمائی کاہن عرب میں وہ لوگ تھے جو جنوں سے باتیں پوچھ کر
بتلا سکتے تھے ایک سچی بات میں سو جھوٹ ملا کر سجع یعنی تک جوڑ کے ان کو بتلاتے سو حضرت
نے فرمایا کہ یہہ شخص بھی ایسی تک بندی باتوں سے کاہنوں کی طرح کہتا ہے یہہ بھی انہیں
و اخوان سے ہے اسیطرح ہندوستان میں بھی واہی تباہی خلاف شرع باتوں میں نادانوں کے
بہکانے کے واسطے بعضے بے دین تک بندی کرتے ہیں جیسا کسی مردود نے یوں کہا ہے
معاذ اللہ کہ خدا لیکہ چاہیے بھنگ لو نہ نماز روزہ سیکھنے بھنگ بوزہ کباب
نماز روزہ اسیطرح اور بہتری خرافاتیں جاہلوں میں مشہور ہیں یہہ لوگ کاہنوں کے بھائی
اور خدا اور رسول کے دشمن ہیں ع عبد اللہ بن عمرو انما ھلک من کان قبلکم
باختلافھم فی الکتاب مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ
تم سے آگے تھے صرف کتاب الہی میں اختلاف کرنے سے برباد ہوئے ف عبد اللہ بن عمرو

روایت

مولف

روایت ہے کہ دو مرد آپس میں ایک آیت قرآن کی آپس میں اختلاف کرتے تھے حضرت اونکی
گفتگو سنکر غصہ ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی مطلب یہ ہے کہ جب کسی آیت کی قرأت دو طرح ثابت
ہوئی تو اس میں اختلاف نکرے یہ نہیں کہ ایک کو تو مانے اور دوسری قرأت کی
انکار کرے بلکہ دونوں کو مانے ق زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا
وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ بخاری اور
مسلم میں زینب بنت جحش سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت پر خاوند مرنے کے
بعد چار مہینے اور دس دن تک عدت ہے اور جاہلیت کے وقت تم عورتوں میں ایک
مینگنی پھینکتی تھی برس دن کے بعد ف مصابیح میں روایت ہے کہ حضرت سے ایک عورت
نے کہا کہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے سو وہ عدت میں بیٹھی ہے اور اسکی آنکھیں درد کرتی ہیں
میں اسکی آنکھوں میں سرمہ لگاؤں حضرت نے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی عرب کے زمانہ میں دستور
تھا کہ جب خاوند مرتا تو عورت تنگ مکان میں عدت بیٹھتی اور برے کپڑے پہنتی پھر یہ
اور خوشبو نہ لگاتی جب ایک برس گذر جاتا تو ایک بکری یا جانور کو شہر سے لاتے [illegible]
اور مینگیاں اپنی پشت پر پھینکتی تب عدت سے باہر ہوتی شرع میں یہ مصیبت دور
ہوئی چار مہینے دس دن اسکی عدت ٹھہری کہ اتنے دن خاوند کے گھر میں ٹھہرے اور رحم
سنگار نکرے سو حضرت نے فرمایا کہ اسلام میں برس دن کے

لله

مصیبت کی آسانی ہوئی سو یہ بھی تم سے نہیں ہو سکتا ق حَفْصَةَ إِنَّمَا
يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا يَعْنِي الدَّجَّالَ مسلم میں حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ دجال تو نکلیگا غصہ سے کہ وہ غصہ کیا کریگا ف حضرت کے وقت میں
مدینے میں ایک شخص تھا ابن صیاد نام عجائب باتیں اوس سے ظاہر ہوتی تھیں بعضے
لوگوں کو شبہ تھا کہ وہ دجال ہے ایکروز عبد اللہ بن عمر کو ملا عبد اللہ نے اوسکو غصہ دلایا
غصہ سے پھولا اوسکا بدن پھولا کہ راہ بند ہو گئی حضرت حفصہ نے کہ بھائی عبد اللہ بن

عمر کی تھی حدیث سنا کی لیسے دجال مظہر قہر الہی ہے تو نے ابن صیاد کو کیون نہ قتل
ڈالا یا شاید کہ یہی دجال ہو تحقیق یہ ہی کہ اسکے سوا ہے دجال اور شخص ہی چنانچہ اسکا
مفصل حال اوپر حدیث مین مذکور ہی اور تمیم صحابی نے اوسکو بچشم دیکھا اور اسکا قصہ
حضرت سے کہا ح اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّمَا يَكْفِيكِ اَنْ تَحْثِيَ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ
ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ بخاری مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا تجھکو تو یہی کفایت کرتا ہی کہ تو تین چلو اپنے سر پر ڈالے پھر تمام بدن پر پانی
بہا دے تو پاک ہو جاوے ف مصابیح مین روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ نے حضرت سے
پوچھا کیا حضرت مین اپنے سر کی چوٹی بہت مضبوط باندھتی ہون کیا مین غسل کے
حالت مین چوٹی کھول ڈالا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جب بالون کے
جڑ مین پانی پہنچا تو چوٹی کھولنا ضرور نہین اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا لیکن مرد کو
غسل مین چوٹی کھولنا ضرور ہے عمر اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ مسلم مین
عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہے جو آخرت مین بے نصیب ہے

تیسرا باب ہے وہ حدیثیں ## اَلْبَابُ الثَّالِثُ ہین جنکے سرے پر لا آیا ہے

ق ابو موسیٰ لَا اَحَدَ اَصْبَرُ عَلٰى اَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ اَنَّهُ يُشْرَكُ بِهٖ وَيُجْعَلُ
لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ ایذا سنکے خدا سے زیادہ کوئی صبر کرنیوالا اور غصے کا تھامنے
والا نہین حال تو یہ ہی کہ لوگ اوسکے ساتھ شریک کرتے ہین اور اولاد کو اوس کی
ٹھہراتے ہین تسپر بھی ان کافرون کو آرام مین رکھتا ہی اور روزی دیتا ہی ق
ابن مسعود لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا
بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَفِي رِوَايَةٍ

منت ابی بکر کا شئی اغیر من اللہ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ خدا سے زیادہ کوئی شخص غیرت والا نہیں اسی سبب سے اسنے بےحیائی کے کام خواہ کھلے ہوئے ہوں
چھپے ہوئے سب حرام کر دیے ہیں اور خدا سے زیادہ کوئی نہیں جسکو اپنی تعریف بہت
پسند آتی ہو اور اسی واسطے اسنے اپنی ذات کی تعریف آپ کی ہی اور ایک روایت ابی
بکر کی روایت میں یوں ہے کہ کوئی چیز خدا سے زیادہ غیرت والی نہیں ح ابن عباس

۵۱۲ لا باس علیک طھور ان شاء اللہ قال لاعرابی دخل علیہ یعودہ بخاری میں عبداللہ
بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو کچھ حرج نہیں ہے سب گناہوں سے
پاک کرنیوالی ہے اگر خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک گنوار سے فرمایا جسکی
بیمار پرسی کو گئے تھے ف یعنے بیماری سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہیں کچھ حرج کی
بات نہیں سنت یہی ہے کہ جب بیمار کو دیکھنے جاوے یوں کہے کہ لا باس علیک طھور

۵۱۳ ان شاء اللہ خواہ اسکا مطلب فارسی یا ہندی یا میں کہے ح جابر لا تاکلوا
بالشمال فان الشیطان یاکل بالشمال مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ بائیں ہاتھ سے نہ کھایا کرو کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے ف سنت ہے
کہ شریف کام داہنے ہاتھ سے کرے جیسے وضو کرنا کھانا کپڑا پہننا اور کمتر کام بائیں ہاتھ

۵۱۴ سے جیسے استنجا کرنا ناک چھنکنا ح ابو ہریرۃ لا تبادروا الامام اذا کبر فکبروا
واذا قال ولا الضالین فقولوا آمین فاذا رکع فارکعوا واذا قال سمع
اللہ لمن حمدہ فقولوا اللہم ربنا لک الحمد مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ امام سے آگے جلدی نہ کیا کرو جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر
کہا کرو اور جب ولا الضالین کہے تب تم آمین کہو اور وہ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو
اور وہ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہا کرو اللہم ربنا لک الحمد ف حاصل یہ کہ امام کی
اطاعت واجب ہے جب امام تکبیر اور رکوع اور سجدہ وغیرہ کر لیوے تب تم کیا کرو امام پر سبقت نہ

ق درست ق ابن مسعود لا تباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها كأنه ينظر اليها
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لگاوے
بدن ایک عورت دوسری عورت سے پھر بیان کرے اوسکی شکل اور صورت کو لپنے
خاوند سے اسطرح گویا اوسکو دیکھتا ہی ف جب عورت دوسری عورت کی شکل
و شبیہ خاوند سے کہیگی تو اسکو اسکا شوق پیدا ہوگا ہر چند اوسنے کیا کیا ف
اسواسطے حضرت نے اسکو منع فرمایا غور کیا چاہیے کہ شریعت میں کیا کیا دور کی
احتیاط کیا ہے اجنبی عورت کیساتھ سفر اور تنہائی تو شریعت میں منع ہی ہے م اور ہو
لا تبتاعوا الثمر حتى يبدو صلاحه ولا تبتاعوا الثمر بالتمر مسلم میں
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ مول لو کھجور کو جب تک اسکی صلاحیت
ظاہر نہو یعنی جب تک کہ پختہ نہو اور نہ مول لو پیچو پھل کو دوسرے پھل سے زیادہ کم کرکے
یا ایک شاخ درخت پر لگا ہوا اور دوسرا توڑا ہوا ہو ف امام شافعی کے نزدیک
جب پھل کہ پختہ نہو بیچنا نہیں درست ہے جب اس حدیث کے اور اتفاق سے پہلے پھل
سے بیچنا اسواسطے منع کیا کہ شاید ایک کم ہوا اور دوسرا زیادہ تو بیاج ہوگا
م ابو ہریرہ لا تبدؤا اليهود والنصارى بالسلام فاذا لقيتم احدهم
في طريق فاضطروه الى اضيقه مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
یہود اور نصاری کو تم پہلے نہ سلام کیا کرو اور جب تم انہیں سے ملاقات کرو کسی راہ میں تو انکو
تنگ راہ کیطرف دبا کر رکھو ف یہود اور نصاری کو ابتداءً سلام کرنا تو حرام ہی اور اگر وہ سلام کرے
تو جواب میں وعلیکم کہے یعنی تمہارے ویسا ہی جسکے تم لائق ہو اور تنگ راہ میں دبانا اسواسطے
فرمایا کہ جب ان لوگوں نے راہ حق کو چھوڑا تو ذلت کے لائق ہوئے ق ابو بشیر
الانصاري لا تبقين في رقبة بعير قلادة من وتر او قلادة الا قطعت
بخاری اور مسلم میں ابو بشیر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن

ہات کی گنجائش ہو کہ یہی گنتا اگر کاشت کا اسباب ہے ف گنتا کہنا اسواسطے فرمایا کہ وہ بعین
لینا اوسوقت منع تھے اور کہنا اب کہنا حرام ہی یا اسواسطے کہ دونوں نہیں یا چیز نہیں کہیں
اناج کی یا ہو دو رنگ نظر نہ لگنے کیواسطے باندہتے تھے جیسے ہندوستان میں عوام
لوگ گنڈا جانور کے چہال باندہتے ہیں ق ابن عمر لا تبیعوا الثمر حتی یبدو ۵۲۰ ق
صلاحہ مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو کہجور جب
تک اسکی خوبی ظاہر نہو یعنی کہ پکے اور آفت سے محفوظ ہو اور خبر نہ بیچے ق عثمان ۵۲۱ ق
لا تبیعوا الدینار بالدینارین ولا الدرہم بالدرہمین مسلم میں حضرت
عثمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو ایک دینار کو دو دینار کے بدلے
اور نہ چاندی کے درم کو چاندی کے دو درموں سے ف یعنی چاندی سونے میں زیادہ لینا اور دینا ق
بیاج ہی ق ابی سعید لا تبیعوا الذہب بالذہب الا مثلا بمثل ولا تشفوا
بعضہا علی بعض ولا تبیعوا الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضہا
علی بعض ولا تبیعوا منہا غائبا بناجز مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
نہ بیچو سونے کو سونے کے ساتھ مگر برابر کو برابر اور زیادہ نکرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی کو چاندی
کو مگر برابر اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو غائب چاندی سونے کو موجود سے ف
حاصل یہ کہ جو مال ایک جنس ہوں یعنی ایک ہی جنس ہو تو اوسکا برابر برابر بیچنا درست ہے
درست ہے اور زیادہ دینا لینا اور دست بدست نہ ہونا بیاج ہے اور جب دو جنس ہوں جیسے سونے کو
چاندی سے بیچے تو زیادتی کمی درست ہے بشرطیکہ دست بدست ہو یعنی معدوم نہو اور اگر سونے کو
سونے سے یا چاندی کو چاندی سے اسطرح بیچے کہ ایک اوسوقت موجود ہو اور دوسرا غائب یعنی اوسکے
دینے کا وعدہ ہو تو یہ بھی بیاج ہے نہیں درست چاندی سونے میں کیونکہ برابر ہے ۵۲۲ م
درست میل ہو تو اوسکو حساب کرے ق ابن عباس [illegible]
... مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

روح دار چیز کو نشانہ ف عبداللہ بن عباس نے چند جوانوں کو دیکھا کہ مرغے کو ایک جگہ
رکھ کر تیروں سے اسکو نشانہ کرتے ہیں تب یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ حضرت نے
اس پر لعنت کی ہی معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے لوگ نشانہ جانور کو جیتے جی بناتے ہیں
نہایت حرام ہی اور کمال بیدردی اور سخت دلی ہی کہ ناحق ہی اسکو تڑپتے ہیں اور
ستاتے ہیں البتہ درست ہے ق ابن عمر لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کیا کرو آگ کوئی
گھروں میں جب سویا کرو ف اسواسطے منع کیا کہ اکثر آگ اوٹھتی ہے بلکہ مدینہ
میں ایکبار یوں ہی آدمی اوس گھر کے جل گئے تھے ح ابو هريرة لا تمنوا لقاء العدو
فاذا لقيتموهم فاصبروا بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جنگ میں دشمن سے ملنے کی آرزو نہ کیا کرو اور جب دشمن سے مل جاؤ تو تم جمایا کرو
بھاگا نہ کرو ف بعضے نوجوان اصحاب کہتے تھے یا اگر ہم کافروں کو پاویں تو خوب اونکو ماریں
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے دعویٰ کرنا بہتر نہیں اگر شاید بھاگ گئے تو کیسی
ہوگی ح ابو هريرة لا تجعلوا بيوتكم مقابر ان الشيطان ينفر من البيت
الذي تقرأ فيه سورة البقرة بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اپنے گھر کو قبرستان نہ بنایا کرو مقرر شیطان اوس گھر سے بھاگتا ہی جس میں
سورۂ بقرہ پڑھی جاوے ف یعنے گھروں میں مردونکی طرح بیٹھے نہ رہا کرو بلکہ گھر میں قرآن
پڑھا کرو تاکہ شیطان بھاگے م ابو مرثد الغنوي لا تجلسوا على القبور
ولا تصلوا اليها مسلم میں ابو مرثد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قبروں
پر نہ بیٹھا کرو اور انکی طرف نماز نہ پڑھا کرو ف یعنے قبروں کو ایسا ذلیل
بھی مت کرو کہ اوسپر بیٹھو اور جا ضرور یا وہاں پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی کرو
کہ انکو قبلہ بنا کر اودہر نماز پڑھو اون سے جتانا کہ معلوم ہوا کہ قبروں نماز

درست ہیں ق عن ابی ہریرۃ لا حسد الا فی اثنتین رجل آتاہ اللہ القرآن فہو یتلوہ آناء النہار وآناء اللیل فہو یقول لو اوتیت مثل ما اوتی ہذا لفعلت کما یفعل ورجل آتاہ اللہ مالا فہو ینفقہ فی حقہ فیقول لو اوتیت مثل ما اوتی ہذا لفعلت کما یفعل کہا ہیں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کسی پر حسد اور رشک کرو اور ایک بات یوں ہے کہ حسد کرنا لائق نہیں مگر دو آدمیوں پر ایک تو وہ مرد جسکو خدا نے قرآن دیا ہے سو وہ اوسکو رات اور دن کے ساعتوں میں پڑھا کرتا ہے تو وہ کہے کہ اگر مجھکو بھی قرآن آتا یا توفیق ہوتی جیسے اسکو ہے تو میں بھی کرتا جیسا یہ کرتا ہے اور دوسرا وہ مرد جسکو خدا نے مال دیا ہے سو وہ اوسکو بیجا خرچ کیا کرتا ہے تو یوں کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا جیسا اسکے پاس ہے تو میں بھی کیا کرتا جیسا یہ کرتا ہے ف حسد یہ ہے کہ دوسرے کا بھلا دیکھ نہ سکے اور چاہے کہ جاتا رہے یہ نہایت حرام ہے اور اکثر خلق اسی رنج اور بلا میں گرفتار ہے گویا حسد کرنا یہ اللہ سے غصہ ہوتا ہے کہ کیوں اسکو دیا مجھکو نہ دیا لیکن کسی دیندار کو دیکھکر آرزو کرنا کہ خدا مجھکو بھی ایسا کرے تو درست ہے یہہ حسد نہیں اسکو غبطہ کہتے ہیں ق ٥٢٣ عن ابی ہریرۃ لا تحاسدوا ولا تناجشوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آپس میں حسد نکرو اور دم دیکر قیمت نہ بڑھاؤ جیسے لاڑیاں نکرو اور آپسمیں بغض اور عداوت نرکھو اور ایک دوسرے کا چھوڑ نکالو آپسمیں پیٹھ دیکر نہ بیٹھو اور بھائی بن جاؤ ای خدا کے بندو یعنی جیسے سگے بہائیوں میں محبت اور پاسداری ہوتی ہے ویسے سب مسلمانوں سے کرو اور کفر کی بری عادتیں چھوڑ دو ھ ٥٢٤ عن ام الفضل لا تجر [illegible] مسلم میں ام الفضل سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ دودھ کا ایک بار یا دو بار چوسنا نکاح کو حرام نہیں کرتا ف
امام شافعی کے مذہب میں پانچ بار دودھ چوسنے سے نکاح منع ہی ایک دو بار
سے نہیں بموجب اس حدیث کے اور امام اعظمؒ کے نزدیک ایکبار دو بار سے
بھی نکاح منع ہی اسواسطے کہ قرآن میں مطلق ہی ایکبار دو بار کی قید نہیں واللہ
اعلم ۝ عَائِشَةُ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایکبار دو بار دودھ کا چوسنا نکاح حرام نہیں
کرتا ۝ أَبُو جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيُّ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ
بِوَجْهٍ مُنْبَسِطٍ مسلم میں ابو جری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک کام اور احسان
کو کوئی نیکی ہو کمتر اور تھوڑا نہ سمجھ یعنی ثواب سے خالی نہیں اور ملنے بھائی مسلمان سے ایسا
وعدہ نکر جو اوسکے خلاف کرے ۝ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَمُرَةَ لَا تَحْلِفُوا
بِالطَّوَاغِي وَلَا بِآبَائِكُمْ مسلم میں عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ قسم نکھایا کرو بتوں کی اور نہ اپنے باپوں کی سوا خدا کے ف تعلیم ہی سنت
۝ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيعَةَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ
النَّاسِ مسلم میں عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ حلال نہیں زکوٰۃ کا مال لینا بنی ہاشم کو زکوٰۃ کا مال تو آدمیوں کا میل ہے ف بعضے
بنی ہاشم نے حضرت سے کہا کہ ہمکو بھی تحصیل زکوٰۃ کا حاکم کر دیجئے تاکہ ہمکو بھی منفعت
ہو جیسے اور ونکو ہوتی ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم میری برادری
ہو تمہارے لائق نہیں کہ لوگوں کا میل کچیل اور صدقہ لو یہ اونکی تسکین کیواسطے فرمایا
اور دوسرا سبب یہی معلوم ہوتا ہی کہ اگر حضرت اپنی آل اولاد کیواسطے
حلال کرتے تو کافر تہمت لگاتے کہ پیغمبر نے زکوٰۃ اپنے نفع کیواسطے مقرر کی
ہی ۝ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخُصُّوا

يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مت خاص کرو راتوں میں سے جمعہ کی رات کو
بیداری اور نماز کیواسطے خاص کرو اور سب دنوں میں سے جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کیواسطے
خاص کرو مگر اسطرح مضایقہ نہیں کہ اور روزہ جو تم رکھتے ہو اسمیں جمعہ بھی آجاوے
ف جمعہ میں غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد میں جانا اور جمعہ کی پڑھنا ضرور
ہی سو اسواسطے اوسکی شب بیداری اور روزہ ہی سے منع کیا کہ روزے کی سستی
سے کہیں اون کاموں میں خلل نہ پڑے اور دوسرا سبب یہ ہی کہ عبادت کیواسطے
سب دن برابر ہیں اور بدون حکم شرع کے کسو وقت کو فضیلت نہیں اسکو درست
کہ اپنی طرف سے کسی میں خصوصیت لگاوے ق ابْنِ مَسْعُودٍ لَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ
مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا بخاری میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اختلاف مکرو اسواسطے کہ جو لوگ تم سے آگے تھے اونہوں
نے اختلاف کیا پھر برباد ہو گئے ف عبد اللہ بن مسعود سے صاف یہی روایت ہے کہ ایک
شخص نے قرآن پڑھا اور مجھکو اور طرح سے معلوم ہوا تھا میں اوسکو حضرت پاس پکڑ
لایا حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں خوب پڑھتے ہو پھر یہ حدیث فرمائی جیسے قرآن کی
قراءت جس طرح ثابت ہو اوسکا انکار نکرو ق ابو ہریرہ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبروں میں ایک کو
دوسرے پر بہتر نکہو ف یعنے اصل پیغمبری میں سب پیغمبر برابر ہیں یہہ نجانو کہ کوئی کم
ہی کوئی بہتر اسواسطے کہ سب پیغمبروں کا ایمان لانا فرض ہے باقی جس جسکی تفضیل
دلیل سے ثابت ہی اوسکے بیان اور اعتقاد میں مضایقہ نہیں ق ابو سعید لَا تُخَيِّرُوا
بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا
أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ قَبْلِي أَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ

ح ۱۴۵

ق ۱۴۶

ق ۱۴۷

بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبروں میں سے مجھکو بہتر کہو
سوا اللہ سب لوگ صور کی آواز سے قیامت میں بیہوش ہو جاوینگے تو اول میں جس میں ہوش آویگا
تو میں موسیٰ کو اسطرح پر دیکھونگا کہ عرش کا پایہ پکڑے ہیں سو میں نہیں جانتا کہ وے مجھ سے
پہلے ہوش میں آئے یا طور کی بیہوشی کے بدلے انکی مجرا ہوگئی ف اس حدیث کا تعلق آگے
ہو چکا کہ ایک مسلمان حضرت کو سب پیغمبروں سے افضل کہتا تھا اور یہودی حضرت
موسیٰ علیہ السلام کو افضل کہتا تھا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی
یعنے اصل نبوت میں سب پیغمبر برابر ہیں اگر حضرت کے فضیلت ہیں تو اور راہ سے
ہیں خلاصہ یہہ کہ اسطرح سے فضیلت نہ بیان کرو کہ اور پیغمبروں کی حقارت
نکلے خ ابو طلحہ لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ تماثیل
بخاری میں ابو طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہیں
جاتے اس گھر میں جسمیں کتا ہو اور جاندار کی تصویر ہو ق ابن عمر لا تدخلوا
المساکین الذین ظلموا انفسہم ان یصیبکم ما اصابہم الا ان تکونوا
باکین بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نجاؤ
ان کے مکانوں میں جن لوگوں نے اپنی جان پر ظلم کیا کہیں تم پر عذاب پڑے جیسا
ان پر پڑا مگر یہ کہ ان خوف سے روتے جاؤ تو مضائقہ نہیں ف بخاری اور مسلم
میں ابو طلحہ سے روایت ہے کہ ہم ایکبار حضرت کے ساتھ قوم ثمود کے ملک میں
جسکا نام حجر ہے گذرے جب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور وہاں سے
جلد نکل گئے اور وہاں کے پانی پینے سے منع فرمایا اور جسنے اس پانی سے
آٹا گوندھا تھا اوسکو پھینکوا دیا معلوم ہوا کہ جس قوم پر عذاب ہوا وہاں خیال
انکی خدا کی مار اور بے برکتی رہتی ہے قوم ثمود میں حضرت صالح پیغمبر تھے
جب ان لوگوں نے پیغمبر کو نہ مانا تو ان پر عذاب آیا سب مر گئے اونکا مکان شام

م ۵۵۱ اور جاڑا دوزخ بیان ہوئے ۵۵۱ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ
یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ نہ دعا کیا کرو اپنی جانوں کے واسطے سوائے نیک دعا کے اسواسطے
کہ فرشتے آمین کہتے ہیں تمہارے کہنے پر ف حضرت ام سلمہؓ سے
روایت ہی کہ ان کا بیٹا تھا ابو سلمہ مرگیا لوگ اسکے غم میں لگے
بد دعا کرنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اسوقت فرشتے موجود
ہیں بد دعا کرو نہیں تو اونکے آمین کہنے سے وہی کام ہوگا م ۵۵۲ عَنْ جَابِرٍ لَا
تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّۃً اِلَّا اَنْ تَعْسُرَ عَلَیْکُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَۃً مِّنَ الضَّاْنِ
مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حلال کرو قربانی میں مگر ایک
سال کے بکری گاے یعنے کہ تم پر مشکل ہو یعنے اگر نہ ملے تو ساتہ مہینے کا دنبہ حلال کرو
ف بکری اور بہیڑ ایک برس سے کم درست نہیں لیکن ساتہ مہینے کا دنبہ قربانی کرنا
درست ہے م ۵۵۳ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ لَا تَذْہَبُ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامُ حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ یُّقَالُ
لَہُ الْجَہْجَاہُ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رات اور دن ختم
ہونگے جب تک بادشاہ نہوگا وہ مرد جسکا نام جہجاہ ہوگا ف یعنے جہاں جہجاہ
کے سلطنت کیے قیامت نہوگی قیامت سے پہلے اس نام کا بادشاہ ضرور ہوگا
اب معلوم نہیں کیسا ہوگا اور کہاں ہوگا ق ۵۵۴ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ وَجَرِیْرٍ وَابْنِ
عُمَرَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ بخاری اور
مسلم میں ابو بکرہ اور جریر اور عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ میرے بعد مت کافر ہو جاؤ کہ تم لوگوں سے بعضے بعضوں کے گردن ماریں
ف حضرت نے آخر عمر میں حجۃ الوداع میں یہ حدیث فرمائی ہے لیے آپس میں
ناحق بیر کرنا قتل کرنا کافروں کی عادت ہی نہ ایسا کرو ق ۵۵۵ عَنْ اَنَسٍ لَا تَنَا ع

جہنم تقول ہل من مزید حتی یضع فیہا رب العزۃ قدمہ فتقول
قط قط وعزتک ویزوی بعضہا الی بعض بخاری اور مسلم میں انس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ کہتی ہے کچھ اور بھی زیادہ ہے یہاں
تک کہ عزت کا پروردگار اپنا قدم قدرت رکھیگا تو دوزخ کہیگی کہ بس بس تیری
عزت کی قسم پھر سمٹ جاویگی ف یعنی باوجودیکہ لاکھوں کافر اوسمیں ڈالے جاوینگے
تو کہتی جاتی رہیگی اور بیشتر زیادہ طلب کیا کریگی تب اقدام قدرت اوسمیں رکھیگا
تب اوسکا پیٹ بھر جائیگا اور جوش سے ٹھنڈی ہو جائیگی کہ وہ قدم کیا ہے اور کیسا ہے
یہاں قدم عقل دوڑانا مناسب نہیں جیسا وارد ہے ایسا ہی ویسا ہی مانا چاہئے
اور کہا چاہئے واللہ اعلم ع جابر لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی
الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ قال فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرہم تعال
صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ہذہ الامۃ
مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت میں ایک گروہ لڑتا رہیگا دین حق پر
غالب قیامت تک پھر اوترینگے عیسیٰ مریم کے بیٹے تو کہیگا مسلمانوں کا سردار یعنی امام مہدی کہ
امام بنئے ہمکو نماز پڑھائیے تو عیسیٰ کہینگے کہ نہیں تمہیں میں ایک دوسرے کے سردار ہو
خدا کی بزرگی دینے سے اس امت کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک اسلام غالب
رہیگا اگر کسی ملک میں ہو کسی وقت اسلام مغلوب بھی ہوا اور وہاں کے نیچے ہندوستان روم
توران اور مغرب الحمد للہ کہ اسلام غالب ہے اور جہاد جاری ہے ع انس کہ
لا تزرموہ دعوہ یعنی الاعرابی الذی بال فی المسجد بخاری اور مسلم میں
انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکو اوسکے پیشاب
کرنیکو چھوڑ دو اوسکو کہ پیشاب کرے مراد اس سے وہ گنوار ہے جس
نے مسجد میں پیشاب کیا ف ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کرلیا لگے اصحاب

اسکو للکارا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی سب لشکر نے ابو قزمان سے اجتناب کیا
اب کر لینے دو پہر حضرت نے اسکو سمجہایا کہ یہہ عبادتونکا مقام ہے یہان نجاست
نہ کیجیے پہر اس مکان کو دہلوا ڈالا عن زینب بنت ابی سلمۃ و تسمی برۃ قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم لا تزکوا انفسکم اللہ اعلم باہل البر منکم مسلم میں یہہ

٥٥٣

ابو سلمہ کی بیٹی حضرت کی پالی ہوئی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے تئین
تم آپ پاک نہ ٹہراو اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کون پاک ہے تم مین ف مصابیح مین
زینب سے روایت ہے کہ میرا نام پہلے برہ تہا اوسکے معنی نیک پاک پہر حضرت
نے میرا نام بدلکر زینب رکہا اور یہہ حدیث فرمائی اسی طرح حضرت نے بدلے
نام بہت سے جنہین لفظ پاکی یا شرک تہا جیسے عبد الشمس ق ابن عمر لا تسافروا

٥٥٤

بالقرآن فانی لا امن ان ینالہ العدو مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ سفر نکیا کرو قرآن کو لیکر مین نہین ڈرتا کہ کہین دشمن اوسکو پاجاوے ف
یعنے اگر لشکر کم ہو تو کافرون کے ملک مین قرآن نہ لیجاوے کہ کافر اوس سے بے
ادبی کرینگے اور اگر لشکر اسلام زیادہ ہو تو قرآن لیجانا مضائقہ نہین ق

٥٥٥

عبد الرحمن بن سمرۃ لا تسال الامارۃ فانک ان اعطیتہا عن غیر مسالۃ
اعنت علیہا وان اعطیتہا عن مسالۃ وکلت علیہا بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن
بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مت مانگ حکومت اور سرداری یعنی اگر حکومت تجہکو
بدون مانگے ملیگی تو تیری مدد غیب سے ہو سکیگی اور اگر تجہکو حکومت مانگنے سے ملی تو تجہی پر سونپی جاویگی

٥٥٦

یعنے خدا کی طرف سے تیری مدد نہوگی ق ح ابو ہریرۃ لا تسال المراۃ طلاق اختہا لتستفرغ
ما فی صحفتہا ولتنکح فانما لہا ما قدر لہا بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہ مانگے عورت اپنی بہن مسلمان کی طلاق کو تا کہ اونڈیل لیوے جو اسکے نفع اوسکے پیالہ مین ہے یعنے جو اوسکا خاوند
سے ملتا تہا سو آپ لیوے اور چاہیے کہ بدون شرط طلاق اوسکے نکاح کرے جو کچھ اوسکی تقدیر مین ہے سو اوسکو ملیگا

لیگیا تو اسکے قسمت میں نہ تھے جو عورت کہ جو رو ہو مردوں سے نکاح کیا جاتا تو دو دیتے جو رو کو طلاق
تم اسکا حق مجھکو ملے بلا اپنی قسمت پر راضی ہیں ق عائشہ لا تنسانی امرا
اذا اخبرنا یعنی باختیار عائشہ آیا تو بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ ہمین جو عورت پوچھے گی اسکو بتلا دونگا یعنے سبب یہ تھا کہ عائشہ نے مجھکو اختیار کیا جب
قرآن میں آیت تخییر اتری یعنے حکم ہوا کہ پیغمبر کے بیبیان یا اللہ اور رسول کو اختیار کریں اور فقر و فاقہ
پر صبر کریں یا دنیا اختیار کریں اور جدا ہوں تو پہلے عائشہ نے اللہ اور رسول کو اختیار کیا اور
دنیا کو چھوڑا اور عرض کیا حضرت میں اللہ اور رسول کو اختیار کرتا ہوں اور بیبیوں سے نہ فرمائیگا
وہ میری چار مرص کرینگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث کا مطلب یہی گذرا خ عائشہ لا تسبوا
الاموات فانهم قد افضوا الى ما قدموا بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے حضرت نے فرمایا کہ مردوں کو
گالی مت دو اور برا مت کہو سو وہ پہنچ گئے اس چیز کی طرف جو آگے بھیجے تھے مردوں نے جو نیک یا بد کام ہوں سو ثواب
یا عذاب اسکو پہنچ گیا اب اسکو برا کہنا بیفائدہ ہے بلکہ موجب ایذا اوسکی اولاد کو رنج دینا ہے الحو لا
تسبوا اصحابي لا تسبوا اصحابي فوالذي نفسي بيده لو ان احدكم انفق مثل احد
ذهبا ما ادرك مد احدهم ولا نصيفه مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نہ برا کہو میرے اصحاب کو
نہ برا کہو میرے اصحاب کو قسم ہے اسکی کہ جسکے قابو میں میری جان ہے کہ اگر تم احد پہاڑ برابر سونا راہ خدا میں
خرچ کرو تو اونکے ادنی مد اور برابر نہ ہو نصف کے برابر اسکے کہ اصحاب نے تھوڑا سا مال خرچ کیا کہ
جب اسلام ضعیف تھا اور کمال تنگی تھی اوسوقت مال خرچ کر دیتے اور جہاد کرتے اور جانفشانی کرتے
اوائل اسلام میں پہلا اسکا سبب ہے تمام قرآن میں مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہے تو معلوم ہوا کہ انکی
عبادتوں کے برابر کسیکی عبادت تمامت نہیں ہو سکتی پھر ایسے دین کے سرداروں کو برا کہنا کیسی بدبختی ہے
خدا سمجھے ان لوگوں کو جو حضرت کے اصحاب کو برا کہتے ہیں اور ... کمال گمراہی ہے عن سمرة
بن جندب لا تسمين غلامك يسارا ولا رباحا ولا نجيحا ولا افلح فانك تقول اثم
هو فلا يكون فيقول لا انما هن اربع فلا تزيدن علي مسلم میں سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ حضرت

سے ہو پایا اس غلام کا نام رکھ پیارے یعنی آسانی والا و صحاح کی کتب میں بعض الالفاظ و
صحیح کتب میں سے ... صلاح رکھو یعنی بچانے والا یہ لوگوں کو نیکی کیا ... تھا امام سے ہم
وہاں حدیث ہو جواب دو سوال کے ... کیا یہاں ہیں یہ بات پوچھا ہیں سوالیں ... یاد و محبوب
نام رکھیں اسی طرف سے ہر شریف ف ... لوگوں کو کہ جانیں کہ اگر نام مصر رکھے میں
کہ جانے جیسے بعض احمد آسان و مطلب کہ بحاب اس طرح مبارک وغیرہ ... حال اگر کسی کا
مطلب اولیا ہو جاتا ہے تو سب کو ... جانب کریں ... ہوتے ہیں جیسا پوچھا کہ بحاب ... ایک
ہی کسے جواب میں کہنا کہ نہیں لیے بحاب ... نہیں تو سلسلہ ... ہو سو سبطے حضرت نے منع
کیا ہے اس نام رکھنا کیا ضرور ... ہو ... بعض کہتے ہیں کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں
تھا جب اعتقاد ضعیف ہوا اور لوگ تعبیر کو سمجھے تو ایسے نام رکھنا درست ہو گیا ق [illegible]
[illegible] ... وَلَا تُعْطِهِ ... فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ
فِي [illegible] ... فَلَمْ ... الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ ... [illegible]
بخاری اور مسلم میں ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مت مول لے اسکو ...
لے اپنے صدقہ کو اگرچہ تمکو وہ ایک درم کو دیوے سو مقرر اپنے صدقہ کا پھیرنے والا ایسا ہی
ہے جیسا ... کو ... نہیں ڈالی ... حضرت ... سے کہ ... نہیں ...
گھوڑا ... کو راہ خدا میں ... بیچنے ... اسکو ...
اسکو مول لیا جاتا ف اس حدیث میں ... ہوا کہ جو چیز ... دیوے اسکو پھر
مول لیوے ق لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ
وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے
جاویں یعنی سفر نہ کیا جاوے مگر تین مسجدوں کے ... مسجد الحرام اور دوسری میری مسجد ...
کی تیسری ملک شام میں مسجد اقصی جو بیت المقدس کے مسجد داود اور سلیمان کی بنائی ف اگر احتیاط
والی ... اس حدیث کے ... سفر کی ... مگر تین سفر ...

اور بعضے کہتے ہیں کہ اس حدیث میں فقط مسجدوں کا ذکر ہی یعنی عبادت کے واسطے مسجدیں
برابر ہیں سوا تین کے ان تین مسجدوں کے اور کسی اور کی مسجد میں سفر کرنا یا اور تو نہیں ہی سوا اور
مسجدوں کے اور مکانات کو متبرک جانکر جانا اس حدیث میں منع نہیں واللہ اعلم اور حدیث میں آیا ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا اور مسجدوں کے ہزار بار سے افضل ہے اور مکہ میں [illegible]
مسجد سو بار افضل ہے تو معلوم ہوا کہ کعبہ کی مسجد اور مسجدوں سے لاکھ بار افضل ہے [illegible]
[illegible] مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ [illegible]
ف حضرت [illegible] تھے [illegible] کی حضرت [illegible] حدیث فرمائی [illegible]
[illegible] کے واسطے فرمایا کہ تالت کہنے کی بات [illegible] سے معلوم ہوا کہ [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] ابوہریرہ [illegible] لا [illegible] اللہ [illegible] مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی
سے فرمایا کہ [illegible] اور لوگوں کا [illegible]
لا تصدقوا اہل الکتاب ولا تکذبوہم وقولوا آمنا باللہ وما انزل الینا الآیۃ [illegible]
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کتاب والوں یعنے یہود اور نصاریٰ کو نہ سچا جانو اور نہ [illegible]
اور کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو اترا ہم پر یعنے قرآن اور اگلے پیغمبروں پر ف حضرت
کے وقت میں یہود توریت کو عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اور مسلمانوں کے واسطے عربی میں [illegible]
کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے [illegible] مضمون [illegible]
اور جھوٹا بھی نہ جانو تو شاید کہ سچی بات ہو اور [illegible] کہو کہ ہم قرآن اور توریت اور [illegible]
[illegible] جو خدا نے [illegible] ابوہریرہ [illegible]
[illegible]
[illegible] ابوہریرہ [illegible] کہ حضرت نے [illegible]
[illegible]
[illegible] ف [illegible]

سوال لینے والا اگر ہو سکے تو سوال ہی نہ کرے تو بہتر ہے اور اگر سوال لیوے تو اسکو اختیار ہی ہے جو چاہے
بعد ہووے مدد اولیاء اور بی بی صاحب و اکابر اسلام کا اور اعظم کے درمیان میں مدد دیا نہیں اسواسطے
اس کا اور ہمارا مدد کا عوض ہو گیا چنانچہ کہا ہے اللہ نے یہ مضمون کہ جو کوئی قرضہ دیوے تو
اسکو بڑھاوے اسکو اور خدا کا اللہ کا واسطہ ہی سب جو ہے اللہ کا واسطہ ہے اور جو کچھ ہو
بیان یہ کہ اگر کسی مسلمان نے اسکو سوال کیا تو اسکو دینا ضرور ہے اور عورت سے کچھ حاجت
ہووے تو ایسے حکم کے کسی کا حرج ہو وسطے گھر میں آکر دیوے عورت اور حاوند کی کمائی سے
بدون اسکے حکم خدا کی راہ میں دیوے تو اسکو ثواب حاوند کو ملیگا **ق** اس حدیث میں حاوند کے
جو عورت کی کمائی و دیوے تو اسکو ثواب ہے اور حاوند کے اجازت نہیں نقل درج ہو اسکی کسی سبب سے
کسی سبب سے کہ لیپ ہوا حاوند کی کمائی سے اور اللہ دیکھتا ہے اور اسکی اجازت ہو
یا اسکو یہ کہ موجب ہو اور اگر کسی سے پایا ہو تو عورت کو کس طرح دینا درست ہے **خ**
اور کہا ہے کی اور ہی عیسیٰ بن مریم نے قول اللہ کا اور رسول کا ہے اور عمر رضی سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت ہے مدد یہ تعریف کیا کرو جیسی کہ حضرت عیسیٰ مریم کے بیٹے کی تعریف ہوئی
اور مجھکو یوں کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہوں اور اسکا رسول **ف** یعنی جیسا نصاریٰ نے عیسیٰ کی تعریف
میں مبالغہ کرکے کہا کہ خدا کا بیٹا کہا اور بعضوں نے خدا ہی کہا تم اس طرح میری تعریف مت کرو
مجھکو کہو کہ بندہ ہوں یہی میری تعریف تو اتنی کفایت کرتی ہے کہ بندہ اور خدا کا پیغمبر ہوں
جب یوں کہا تو سوا اسکے جتنے کمالات آدمی کو ملتے ہیں سب آ گئے پھر تم کو شرک کی بات
دل میں لانی نہیں اور معصوم ہو اور پیغمبر ہے اب کوئی تعریف باقی رہی جو کہو
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر جو کام کرے سو ہے کہ کسی بزرگ کی تعریف میں حد سے بڑھ جاویں
سو یہ بھی شرک ہے اسی واسطے کسی بزرگ کی اور صاحب کی تعریف کرنا سو کچھ اور منع
اور صحابہ کے تو ہی سب جانتے ہیں کہ یہاں کہا ہے پیغمبر نے لا تطروني كما أطرت
النصارى عيسى ابن مريم فإنما أنا عبده فقولوا عبد الله ورسوله
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کر سوا البتہ ابوبکر [illegible] کا منصب ہے [illegible] تمام ہی اہل اللہ [illegible] القرآن میں [illegible] ابو [illegible]

اوسکے نسب [illegible] حضرت [illegible] حسان بن ثابت [illegible] کیا ف روایت [illegible]

سے حضرت [illegible] اور حضرت [illegible] اصحاب کی [illegible] حضرت [illegible] حسان نے [illegible] شاعر [illegible]

فرمایا [illegible] اسطرح [illegible] باہر [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] خ [illegible] الله [illegible]

سے روایت [illegible] خدا کے [illegible] عذاب [illegible] ف [illegible]

[illegible] لوگوں [illegible] الاجب [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] اس وقت [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] اللہ [illegible]

[illegible] عثمان [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] مالک [illegible]

[illegible] الله [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال [illegible] اللہ سے روایت [illegible]

کہ حضرت [illegible] خالد [illegible]

[illegible] مثل [illegible] جیسے [illegible]

[illegible] وقت [illegible]

صاف صاف [illegible] اور [illegible] صاف [illegible]

[illegible] لشکر [illegible] حضرت [illegible]

فرمایا [illegible] مالک [illegible] حضرت [illegible]

خالد بن ولید [illegible] صحابہ [illegible]

فالذی ہے کہ وہ ہے اسکا تو تابی کو جو صاحب حالت ہو حبیب ناس نکلے تو تو حضرت سے حالد کو [illegible]

سے اور اسکو سنا تو بہت سے فرمایا کہ حدیث کا مفصل قصہ لوں گی کہ بھر [illegible] سال

کو دین پر اور اسکو اسلام کا ستر ادا کرے ملک تم میں بیٹھا او حضرت نے فرمایا اگر [illegible]

حضور تھا یہ سردار اور اگر حضرت سید ہو تو عبداللہ [illegible] اور اس سے [illegible] کے مکان

میں انصار کے عقد [illegible] سو ملی اسکو انصار کا الحد تھا تو سردار [illegible] ہوئے مر گئے الدین ولید [illegible]

کے صلح ہے سردار [illegible] اور سید [illegible] کے ہاتھ میں لوٹ کر حوف لڑے [illegible]

کی دوستی آیا کی میں قوم [illegible] مسلمان سے [illegible] کو مارا اوس [illegible] اسباب [illegible]

کہا اسوقت ہاتھ میں [illegible] حدیث کے راوی سے عالد سے کہا اگر تم [illegible]

اس دیتے سو اوس کھما را [illegible] سے [illegible] کا [illegible] میں اسکو آیا تو خوف حضرت سے خالد کا

کلہ کیا حضرت سے [illegible] فرمایا کہ [illegible] اسباب [illegible] کھا یہ وہ اسباب ہے

کہ [illegible] کہا کہ وہ اسباب [illegible] حضرت فرمایا کہ [illegible] اسباب [illegible] حضرت [illegible]

پاس ہو کر نکلے تو [illegible] خالد کی چادر پکڑ کر کہا کہ [illegible] کہا [illegible]

[illegible] حضرت نے [illegible] حدیث فرمائی اور خالد کی خاطر داری [illegible]

[illegible] کی قدر دانی کی [illegible] اور کی خاطر داری [illegible]

[illegible] روایت کرے **خ** [illegible] **فالمرکل** [illegible]

کھاری ہیں [illegible] سے روایت ہے کہ حضرت سے ایک مرد نے کہا کہ مجھکو [illegible] نصیحت کیجئے حضرت

پہلے فرمایا کہ [illegible] **کرف** [illegible] نصیحت [illegible] عقد [illegible]

[illegible] حضرت نے یہی نصیحت کی [illegible] اور [illegible] کے واسطے [illegible]

[illegible] کے واسطے [illegible] **خ** [illegible]

علی اسم صلاتکم المغرب قال ویقول الاعراب العشاء [illegible]

الا انها العشاء وهم یعتمون بالابل [illegible] العشاء [illegible] کتاب الله العشاء [illegible]

اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کا وضو ٹوٹے ایسی نماز قبول نہیں
جب تک وضو کرے ف وضو ٹوٹنا یہ کہ اوس سے ہوا نکلے اور پیچھے سے نکلے اور تیمم کر بجائے
اور حوض سب جل گئے ہے اور رہا بالی اور دوا گی ہے ق ابوہریرہؓ لا یقتسم ورثتی دینارا ما
ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فہو صدقۃ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ نہ بانٹیں گے میرے وارث سو میرے کہ دینار کے برابر بھی جو چھوڑ جاؤں
میں بعد میرے بی بیوں کے خرچ کے اور کارندے کے محنت کے سو صدقہ ہے خدا کی راہ میں ق
حضرت کے پاس کچھ زمین دیئے ہوئے تھی اور فدک کی اور خیبر میں سو حضرت کا معمول تھا کہ اوس کے منافع
سے اپنی بی بیوں کو سال بھر کا خرچ دیتے تھے جو باقی رہتا تو اوسکو محتاج مسلمانوں میں خرچ کیا کرتے
تھے سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر بھی کچھ نہ بانٹیں گے باقی رہی یہ زمین سو بی بیاں
سو کھائیں گے اور کارندے کے خرچ کے بعد ہی راہ خدا میں صدقہ ہے کارندہ سے مراد خلیفہ ہیں یا اوس کی مدد
کو تھا اور پیغمبر کے مال میں جو وارث نہیں ہے سو اوسکی یہ حکمت ہے کہ تا خلق کو معلوم ہو کہ پیغمبران
کی محنت اور جانفشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھی دنیا کو کمانا نہیں چاہتے تھے کہ اولاد کو
جن حقوق کو نبی کچھ اونکا حصہ نہیں تھا اور حضرت فاطمہ کو اول یہ حال معلوم نہ تھا اسی واسطے
مطالبہ کرتے باپ کا حصہ مانگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے مال میں وارث نہیں تو خاموش
ہو رہیں اصل تقریر تو اتنی ہی باقی جھگڑے دین سے ہے تعلق ق المقداد بن الاسود یا رسول
فقاتلنی فضرب احدی یدی بالسیف فقطعها ثم لاذ منی بشجرة فقال اسلمت لله اقتله یا رسول الله
المقداد من اسلم من الکفار بعد ان قطع یدی فی الحرب بخاری اور مسلم میں مقداد بن اسود سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مت مار اوس کافر کو جو اب مسلمان ہو گیا سو اگر تو اوسکو مار ڈالیگا
تو وہ تیرے مارنے سے پہلے تیرے برابر مسلمان ہو گیا ہے اور تو واجب القتل اوسکے برابر
ہو جاویگا جیسے وہ تھا کافر کلمہ پڑھنے سے پہلے یہ حضرت نے فرمایا جب مقداد نے پوچھا اوس
شخص کا حال جو کافر تھا لڑائی میں مقداد کا ہاتھ کاٹ کر مسلمان ہو گیا ف یعنی اگر تو اوسکو

مجھ سے بیان کیا ... عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پر غلبہ نہ کرے
اعراب یعنی جنگلی لوگ تمہاری مغرب کی نماز کے نام پر حضرت نے فرمایا کہ جنگلی لوگ مغرب کو عشا
کہتے ہیں اور روایت کی مسلم نے عبداللہ بن عمر سے کہ غالب نہ ہوں جنگلی لوگ تمہاری نماز کے نام پر سن
رکھو کہ البتہ اوسکا نام عشا ہی ہے اور یہ جنگلی لوگ اندھیرا کرکے اندھیرے میں اونٹ کا دودھ دوہتے ہیں اور دوسری
روایت مسلم کی ہے کہ تمہاری نماز کا نام عشا ہی ہے سو البتہ وہ نام اللہ کی کتاب میں یعنی ہے اور جنگلی لوگ
اندھیرے میں اونٹوں کا دودھ دوہتے ہیں ف عرب کے جنگلی لوگ مغرب کو عشا کہتے تھے اور عشا
کی نماز کو عتمہ کہتے تھے یعنی اندھیری کے دودھ دوہنا اس واسطے کہ عشا کے وقت وہ لوگ دودھ لیتے اونٹوں
کا دودھ دوہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ایسا کہیں نہ ہو کہ ان کے مشہور نام کر دینے سے اور جنگلی
لوگوں کی بولی مشہور ہو جاوے اس واسطے منع کیا خ ابی سعید او ابو ہریرۃ لا تفعل بع الجمع
بالدراهم ثم ابتع بالدراهم جنيبا لاخي بني عدي الانصاري وكان قد استعمله على
خیبر کہا یعنی ابو سعید اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو ایسا مت کر بیچ ڈال ناقص کھجور کو
درموں سے پھر خرید لے درموں سے عمدہ کھجور یہ حضرت نے بنی عدی انصاری کے بھائی سے
کہا اور حضرت نے اوسکو خیبر کا عامل کرکے بھیجا تھا ف اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ایک شخص کو خیبر کا عامل کرکے بھیجا
تھا اور وہ عمدہ کھجور حضرت کے واسطے لایا حضرت نے پوچھا کہ کیا ہر ایک کھجور خیبر کی ایسی ہوتی
ہوتی ہے اوسنے کہا کہ نہیں بلکہ ہم ناقص کھجور دو سیر دیکر ایک سیر عمدہ لیتے ہیں تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی ایک جنس میں زیادہ دینا لینا سود ہی ایسا کبھی نہ کرو بلکہ اوسکی دو سیر کی ناقص کو بیچ
پھر اوسکی قیمت سے عمدہ قسم کو مول لیا اسی طرح سب حکم ہے ہر ایک چیز جنس میں گیہوں اور جو اور نمک کے واسطے
میں کرنا چاہیے م ابن عمر لا تقبل صلاة بغير طهور ولا صدقة من غلول اسامہ ... عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بدون طہارت اور پاکی کے نماز نہیں قبول ہوتی اور صدقہ قبول نہیں
غنیمت کی چوری سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون غسل اور وضو نماز قبول نہیں اور حرام مال
کو خدا کی راہ میں دینے سے کچھ ثواب نہیں ق ابو ہریرۃ لا تقبل صلاۃ من احدث حتی یتوضأ ...

حالت کفر میں ماذا التنا تو مرتد تھا اور اب وہ مسلمان ہے اوسکا خون نہ بچ گیا اگر تو اوسکو اب پایا
تو اوسکے بدلے مارا جاویگا ق سارق کا ہاتھ کاٹنا لا تقطع ید السارق الا فی ربع دینار فصاعدا یعنی نہ کاٹا
ادا مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نہ کاٹا کرتے تھے ہاتھ چور کا مگر چوتھائی دینار یا زیادہ
میں ف دینار ساڑھے چار ماشے سونے کا ہوتا ہے تو اوسکی چوتھائی ایک ماشہ اور ایک رتی
ہوئی یعنی جب چور اتنا مال چرائے کہ ایک رتی سونے کے برابر یا اوس سے زیادہ قیمت کا ہو تب اوسکا
ہاتھ کاٹا جاوے اگر اوس سے کم چرایا ہے تو اوسکا ہاتھ نہ کاٹا جاوے اور یہی مذہب امام شافعی کا اور امام مالک
کے نزدیک جب تین درم چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام اعظم
کے نزدیک جب دس درم کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جاوے اس سے کم نہیں اونکی
دلیل دوسری حدیثیں ہیں گالی حد میں ح ابو ہریرہ لا تکونوا عون الشیطان
فالرجل قال لا تقل اخزاک اللہ لیکن صیغہ المتکلم بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا کہہ شیطان کی مدد نہ کرو یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا کہ جب بعضی
اس شرابی کو جو حد مارا گیا تھا یوں کہا کہ خدا تجھکو فضیحت اور رسوا کرے ف یعنی جب گنہگار کو
سزا ہو چکی تو اوسکو برا نہ کہو اسواسطے کہ شیطان خوش ہوتا ہے مسلمان کی رسوائی سے تو گویا
تم نے شیطان کی مدد کی بلکہ یوں کہا کرو کہ خدا تیری توبہ قبول کرے ح الربیع بنت معوذ بن
عفراء لا تقولی ہکذا وقولی ما کنت تقولین بخاری میں ربیع بنت
معوذ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یہ مت کہہ اور وہ بات کہہ جو آگے کہتی تھی ف
بخاری میں ربیع سے پوری روایت یوں ہے کہ میری شادی ہوئی حضرت میرے پاس
آئے چھوٹی لڑکیاں جنگ بدر کے قصے گاتی تھیں دف بجا کر اسمیں ایک لڑکی نے کہا کہ ہم میں ایک
پیغمبر ہے جو کل کی ہونے والی بات جانتا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور منع کیا
اسلئے کہ غیب کی بات سواے خدا کے کوئی نہیں جانتا مجھکو بھی نہیں معلوم بجز بتلانے خدا کے
خوشی کے دنوں میں اظہار دف کے ساتھ بشرطیکہ ... اور باجے

ق بیان قطع ید

ح ۵۹۲

ح ۵۹۳

جواز سرود شادی میں

نہوں اور بعضوں کو کہا نماز کی تسبیح نہ ہو اور ... اور اس میں کوئی حدیث نہ ہو تو بہت کیا

قم انس لا تقوم الساعة الا على شرار الناس مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی مگر بُرے لوگوں پر یعنی جب قیامت آویگی کوئی ایماندار نہ رہیگا سب کافر ہونگے

ق ابوہریرۃ لا تقوم الساعة حتى تأخذ امتی بأخذ القرون قبلها شبرا بشبر وذراعا بذراع فقیل یا رسول الله كفارس والروم قال ومن الناس الا اولئك بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی جب تک نہ کرنے لگے میری امت اگلے لوگوں کے طریقوں کو بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یعنی جیسے نقلا وہ جو اگلے زمانے کی قوموں کے ہیں ویسے ہی میری امت بھی کریگی لوگوں نے کہا یا رسول اللہ مجوسی اور نصاریٰ کی طرح لوگ ہو جاوینگے حضرت نے فرمایا اور کون لوگ ہیں سوا انکے یعنی انہیں کے قدم بقدم چلیں گے ف مجوسی اور نصاریٰ کی رسمیں یہی ہیں کہ ریشمی کپڑا پہننا چاندی سونا جو شرع میں منع ہے [illegible] پوچھ کر کام داڑھی منڈانا [illegible] شریعت کے حکموں میں خیال نہ کرنا شراب پینا سود لینا وغیرہ کہ یہ سب رسمیں مسلمانوں میں جاری ہو گئیں خصوصاً ہندوستان میں حضرت نے جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا

ق ابوہریرۃ لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من ارض الحجاز تضيء اعناق الابل ببصرى بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ نکلے آگ حجاز کی زمین سے روشن کردیگی اونٹوں کی گردنوں کو بصریٰ میں یعنی ایسی اسکی روشنی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہنچیگی ف حجاز عرب میں اوس زمین کا نام ہے جس میں مکہ اور مدینہ [illegible] اور بصریٰ ایک شہر کا نام ہے شام کا [illegible] ذکر ہے کہ اول جمعہ [illegible] لوگوں نے جانا کہ قیامت آئی پھر ایک [illegible] ایک آگ نکلی [illegible] جلنا [illegible] چلتی تھی [illegible] آخر [illegible]

صاحب کے پیدا ہونگے اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہو چکا جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا
یہ معجزہ ہوا حضرت کا ق ابو ہریرہ لا تقوم الساعة حتى تضطرب اليات نساء
دوس حول ذي الخلصة بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت
نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ جو تڑکتے پھریں گی قوم دوس کی عورتیں بت کے گرد جسکا
ذی الخلصہ نام ہی ف دوس ایک قوم کا نام ہی یمن میں الجزیرہ میں اور اسی قوم میں ذی
الخلصہ ایک بت کا نام تھا اوسکی کافر جاہلیت میں پوجا کرتے تھے جب وہ قوم مسلمان ہوئی
تب حضرت نے اوس بت کو توڑ ڈالا سو حضرت نے یہ فرمایا کہ قیامت کے قریب وہ قوم مرتد ہوگی
اوس بت کو پھر بنا دینگے اور انکی عورتیں اوسکی گرد طواف کرینگی ق ابو ہریرہ
لا تقوم الساعة حتى تطلع الشمس من مغربها فاذا راها الناس امن من عليها
فذلك حين لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن امنت من قبل بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ نکلے گا سورج پچھم
کی طرف سے جب اوسکو دیکھینگے لوگ تب ایمان لاوینگے جو زمین پر ہیں سو اوس وقت نہ
فائدہ کریگا کسی جان کو اوسکا ایمان جب پہلے سے ایمان نہ تھا ف یعنی بن دیکھے
کا ایمان معتبر ہے اور جب عذاب کا سامنا ہوا تو ایمان لانا کیا فائدہ کسی واسطے اگر کافر
مرتے دم ایمان لاوے تو معتبر نہیں کہ اوس وقت ہی عذاب آخرت سامنے آجاتا ہی ق عائشہ
لا تقوم الساعة حتى تعبد اللات والعزى بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ لات اور عزی کی
پوجے جاوینگے ف لات اور عزی عرب میں دو بت تھے حضرت کے وقت میں توڑے گئے
سو فرمایا کہ قیامت کے قریب پھر لوگ کافر ہو جاوینگے اور انکو پوجینگے ق ابو
ہریرہ لا تقوم الساعة حتى تعود ارض العرب مروجا وانهارا مسلم میں
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ہو جاوے

عرب کی زمین چراگاہ سبزہ زار نہریں والی **ف** عرب کی زمین میں سبزہ اور نہر ہو جاوے گی یا یہ کہ جزیرہ عرب
ابو بہت سبزہ اور نہریں ہوں گی اور بعضے کہتے ہیں کہ زمین عرب سے مدینہ مراد ہے یعنی آخر زمانہ میں لوگ
عمارات وغیرہ پر زیادہ مصروف ہوں گے دنیا کی محبت غالب ہوگی **خ** ابو ھریرۃ لا تقوم الساعۃ
حتی تقاتلوا الیھود حتی یقول الحجر وراءہ الیھودی یا مسلم ھذا یھودی
ورائی فاقتلہ نقل کی بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قایم ہوگی قیامت
یہاں تک کہ تم اے مسلمانوں یہودیوں کو قتل کرو یہاں تک کہ کہے گا پتھر جسکے پیچھے یہودی
چھپا ہوگا اے مسلمان یہ یہودی ہے میرے پیچھے سو تو اسکو مار ڈال **ف** قیامت کے قریب
دجال نکلے گا اور اسکے لشکر میں اکثر یہودی ہونگے جب عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال مارا جاوے گا
تو مسلمان اوس وقت یہودیوں کو چن چن کر قتل کرینگے **خ** ابو ھریرۃ لا تقوم الساعۃ
حتی تقاتلوا خوزا وکرمان من الاعاجم حمر الوجوہ فطس الانوف صغار
الاعین کان وجوھھم المجان المطرقۃ نعالھم الشعر بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قایم ہوگی یہاں تک کہ اے مسلمانوں تم لڑوگے خوز اور
کرمان سے جو دو گروہ ہیں عجم میں سرخ منہ والے چپٹی ناکوں والے چھوٹی آنکھوں والے گویا منہ
جنکے ڈھالیں ہیں تہ بتہ اوپر چڑھا یعنی اون کے گول منہ میں جوتے ہونگے جوتیاں انکی
بال کی **ف** خوزستان اور کرمان دو شہر ہیں ایران اور توران میں وہاں کے رہنے والے مراد ہیں
یا قوم ترک کہ ایسا ان کی صورتیں ایسی ہی ہوتی ہیں جیسا حضرت نے فرمایا اوسی طرح ہمارا حضرت
کے بعد اون سے لڑے اور فتح یاب ہوئے **ق** ابو ھریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا
قوما کان وجوھھم المجان المطرقۃ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ نہ قایم ہوگی قیامت یہاں تک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے کہ جنکے منہ
ڈھالیں ہیں تہ بتہ چمڑے چڑھیں جیسے منہ گول گول **ق** ابو ھریرۃ لا تقوم الساعۃ
حتی تقاتلوا قوما نعالھم الشعر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت

فرمایا اس نے قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑو تم ایسی قوم سے جنکی جوتیان بال کی ہونگی ف
قوم ترک مراد ہیں جیسا کہ اگلی حدیث مین مذکور ہو چکا ق عن ابی ھریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی
تقتتل فئتان دعوٰھما واحدۃ بخاری ومسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ قیامت نہوگی یہانتک کہ آپس مین لڑینگے دو گروہ دعوی دونون کا ایک ہوگا ف
علی مرتضی اور معاویہ کی لڑائی مراد ہے دونون کا دین اسلام تھا اور ایک کلمہ شہادت لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ پڑھتے تھے م عن ابی ھریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تنزل الروم بالاعماق او بدابق
فیخرج الیہم جیش من المدینۃ من خیار اھل الارض یومئذ فاذا تصافوا قالت
الروم خلوا بیننا وبین الذین سبوا منا نقاتلھم فیقول المسلمون لا واللہ
لا نخلی بینکم وبین اخواننا فیقاتلونھم فینھزم ثلث لا یتوب اللہ علیھم ابدا و
یقتل ثلثھم افضل الشھداء عند اللہ ویفتتح الثلث لا یفتنون ابدا فیفتتحون
قسطنطینیۃ فبینما ھم یقتسمون الغنائم قد علقوا سیوفھم بالزیتون اذ صاح
فیھم الشیطان ان المسیح قد خلفکم فی اھلیکم فیخرجون وذلک باطل فاذا جاءوا
الشام خرج فبینما ھم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذ اقیمت الصلوۃ
فینزل عیسی ابن مریم فامھم فاذا راٰہ عدو اللہ ذاب کما یذوب
الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب حتی یھلک ولکن یقتلہ اللہ بیدہ فیریھم
دمہ فی حربتہ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ ہوگی
یہانتک کہ روم کے نصاری کا لشکر اعماق مین یا دابق مین اتریگا پھر انکی طرف مدینہ
سے لشکر اسلام نکلیگا وہی لوگ اسدن تمام روے زمین کے رہنے والون سے افضل ہونگے
مراد حضرت امام مہدی کا لشکر ہے پھر جب صف باندھینگے دونون لشکر تو نصاری
کہینگے کہ چھوڑ دو ہمارے درمیان اور ان مسلمان لوگون کا جنھون نے ہمارے ہی جورو بچے کو
لونڈی غلام بنا رکھے ہین تاکہ ہم انسے لڑین تو مسلمان کہینگے کہ خدا کی قسم

فتح قسطنطنیہ خروج دجال ظہور مہدی نزول عیسی علیہ السلام وقتل دجال

تمہارے اور انہیں ساتھ کے مسلمانوں کا درمیان چہوڑ دیں پس لڑیں اُن سے پس بہاگ جاویں
ایک تہائی اور جاوینگے سو نہ ممکن ہوگی ان بہاگنے والوں کا قصور اور تہائی لگینگے تو تہائی مسلمان
مارے جاوینگے اور کم ہو نگے خدا کبہی قبول کریگا اور تہائی لشکر قتل ہوگا وہ سب بہتر
شہیدوں میں خدا کے نزدیک ہونگے اور تہائی لشکر فتح کریگا اور وہ کبہی فتنہ میں نپڑینگے
پہر فتح کرینگے قسطنطنیہ کو جو روم کا تخت گاہ ہے اسی اثنا میں کہ وہ غنیمت لوٹ کا مال
بانٹتے ہونگے اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں میں لٹکا کر کہ ناگاہ ان میں شیطان پکاریگا
کہ دجال تو تمہارے پیچہے تمہارے گہر بار میں پہونچا پہر اس بات کے سننے سے نکلینگے اور یہ بات جہوٹہ
ہوگی پہر جب کہ اسلام ملک شام میں پہونچینگے تب دجال نکلیگا سو جس وقت مسلمان
لڑائی کی تیاری کرتے صفیں باندہتے ہونگے کہ نماز کی تکبیر ہوگی پہر جبکہ ہم بیٹہے
اترینگے عیسیٰ پہر امامت کرینگے انکی نماز میں پہر جب دیکہیگا خدا کا دشمن یعنی دجال عیسیٰ کو تو گہل
گہل جاویگا جیسے کہ نمک گہلتا ہی پانی میں سو اگر اسکو چہوڑ دیتے تو وہ خود بخود گہل جاوے
یہانتک کہ مرکے نیست ہو جاوے لیکن خدا اسکو قتل کرواویگا عیسیٰ کے ہاتہ سے پہر دکہاویگا
مسلمانوں کو اسکا لہو اپنے حربہ میں لگا ہوا روایت کیا اسکو مسلم نے ف
اعماق اور دابق نام دو گاؤں کا ہے ملک شام میں اور قسطنطنیہ بہت بڑا شہر ہے مسلمانوں کے
قبضے میں نہیں ہے اب روم کا بادشاہ مسلمان نہیں رہتا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تیار
قریب قیامت کے یہ بہی عمل ہو جاویگا پہر امام مہدی کے وقت میں فتح ہوگا چنانچہ انس سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الأرض الله الله
روایت کی مسلم نے انس سے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم نہوگی یہانتک کہ نہ کہا جاوے
گا زمین میں اللہ اللہ ف اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ قیامت اوس وقت ہوگی کہ
زمین پر کوئی اللہ اللہ نہ کہیگا یعنی تب کہ ختم ہو جاویگی دوسرا مطلب یہ کہ قیامت
اوس وقت ہوگی کہ کوئی گناہ پر کوئی انکار نکریگا یعنے اوس وقت کوئی ایسا بہی نہ رہیگا کہ منع کرے

م ۵۹۶
نہ کہیگا کرمعاذ اللہ ... وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم لا تقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات عن
جبل من ذھب یقتتل الناس علیہ فیقتل من کل مائۃ تسعۃ وتسعون
ویقول کل رجل منھم لعلی اکون انا الذی انجو مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ دریائے فرات ایک
پہاڑ کو کھول دیگا یعنی اوس کا پانی نمود ہوگا اوس پر لوگ لڑ مرینگے سو قتل ہونگے ہر ایک
سیکڑے سے ننانوے اور کہیگا ہر ایک آدمی انمیں سے کہ شاید میں قتل سے بچ رہونگا تو
سب سونا میں ہی لونگا ف فرات کوفہ اور کربلا کے دریا کا نام ہے

ح ۵۹۷
لا تقوم الساعۃ حتی یخرج رجل من قحطان یسوق الناس بعصاہ بخاری
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ نکلے
گا ایک مرد قحطان کے قبیلہ سے ہانکیگا لوگوں کو اپنے لاٹھی سے ف قحطان ایک شخص
تھا یمن کے اصل عرب اوسکی اولاد میں ہیں فرمایا کہ اوس قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا
حکم والا لوگ اوسکے ایسے تابو میں ہونگے جیسے بکریاں چرانے والے کے تابو میں کہ جدھر چاہے
ادھر ہانک لے جاوے شاید کہ اوس بادشاہ کا نام جہجاہ ہو جیسے کہ اوس حدیث میں

ق ۵۹۸
لکھا ہے ق ابوھریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی یکثر فیکم المال فیفیض حتی یھم
رب المال من یقبل منہ صدقۃ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ تم میں مال بہت ہو جاویگا تو ابل پڑیگا یہانتک
کہ مالدار فکر میں پڑیگا کہ کون اسکی زکوۃ کا مال لیویگا ف یہ قیامت کے قریب
امام مہدی کے وقت میں ہوگا کہ سب مالدار ہو جاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو زکوۃ کا مال
قبول کرے یا قیامت کی نشانیاں دیکھکے ایسا خوف پیدا ہوگا کہ مال لینے کی غرض

ق ۵۹۹
نہ ہوگی ق ابوھریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول
یا لیتنی مکانہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ

ظاہر ہوگی یہان تک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر تو کہیگا کسی طرح مین اسکی جگہہ
ہوتا ف یعنی قیامت قریب ایسے فتنہ وفساد عالم مین پہیلینگے کہ لوگ زندگی سے ناراض ہو
گے غرض کہ دیکہو کہ یہہ حدیث اور اسکے پہلے کی حدیثون مین حضرت نے قیامت سے پہلے
ہونیوالی چیزین قسم قسم کی خبرین دی ہین اب تک بعضی چیزین ہو چکین ہین اور بعضی رہ گئی ہونگی
یہ معجزہ ہی حضرت کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہوا آگی ہوگا ق لَا تَكْتُبُوْا عَنِّيْ وَ
مَنْ كَتَبَ عَنِّيْ غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوْا عَنِّيْ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ
مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ترجمہ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لکھو میری
حدیث کو سو جسنے مجھ سے سنکر سوا قرآن کے جو لکھا ہو سو اسکو مٹا ڈالے اور حدیث
نقل کرو مجھسے سنی جو بات مجھسے سو وہ لوگون کو سکہاؤ اور مجھپر جھوٹ نہ باندہو کہا اصفہانی
اس کتاب الی کے اس حدیث کا اول مضمون یعنی حدیث کے لکھنے کو منع فرمایا منسوخ
ہی ف اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کاغذ مین لکھتے تھے حضرت نے ڈر کیا کہ کہین قرآن
اور حدیث ناواقفون سمجھکر دیکہکے مل جاوے یا اشتباہ ہر کے کہ قرآن کے لفظون مین اور حدیث
کون اسواسطے حضرت نے حدیث کا لکھنا منع کیا جب قرآن لوگون مین خوب مشہور ہو گیا اور
اشتباہ کا شبہ گیا تو حدیث لکھنے کی بھی اجازت دی چنانچہ ابو ہریرہ کی حدیث اس
کتاب مین ہو چکی کہ حضرت نے کہا ابو شاہ یمنی کو حدیث لکھدو یہہ بندہ لیست جو دین محمدی
ہے کسی دین مین نہین کہ خدا کا کلام علیحدہ اور حدیث پیغمبر کی علیحدہ پھر حدیث کے
مراتب بھی جدا جدا صحیح علیحدہ حسن علیحدہ ضعیف علیحدہ اور صحابہ کے اقوال جدا
یہود اور نصاری کی کتابون مین عجب گھال میل ہی چنانچہ اونکی توریت اور انجیل مین
خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام بلکہ اون کے اصحاب اور تابعین کا کلام ایسا مخلوط ہی کہ عاقل
متحیر ہوتا ہی گویا تاریخ کی کتابین ہین صرف آسمانی کلام نہین ق لَا تَكْذِبُوْا
عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص پہنے گا ریشم دنیا میں سو مقرر یہ بات ہے کہ جو پہنے گا
وہ دوزخ میں جاویگا ق عمر لا تلبسوا الحریر فانه من لبسه فی الدنیا
لم یلبسه فی الآخرة بخاری اور مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
نہ پہنو ریشم کو سو جو پہنے گا ریشم کو دنیا میں وہ آخرت میں نہ پہنے گا ق
حذیفة عن النبی لا تلبسوا الحریر ولا الدیباج ولا تشربوا فی آنیة
الذهب والفضة ولا تأكلوا فی صحافها فانها لهم فی الدنیا ولكم فی الآخرة
بخاری اور مسلم میں حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مت پہنو ریشم کو
اور دیباج کو اور مت پیو چاندی کے برتنوں میں اور کھاؤ ان کے پیالوں میں اس واسطے کہ یہ
چیزیں کافروں کے واسطے دنیا میں ہیں اور تمہارے واسطے ہیں مسلمانوں آخرت میں
ف دیباج ایک قسم کی ریشم کی ہے اور بعضے ریشمی ہو اس کو دیباج کہتے ہیں اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ کمخواب تافتہ اور دریائی اور اطلس اور کلابتون اور زری
حرام ہے اور چاندی سونے کے برتنوں میں کھانا پینا یا عطردان یا سرمہ دان بنانا حرام ہے اگر آرائش
مقصود ہے تو اور عمدہ کپڑے اور عمدہ قسم کے چینی اور بلور اور شیشے کے برتن کہ
ہیں چھوڑ ریشمی کپڑا اور چاندی سونے کے برتنوں کو استعمال کرکے خدا اور رسول کو
ناخوش کیجئے ق معاویة بن ابی سفیان لا تلحفوا فی المسألة فوالله
لا یسألنی احد منكم شیئا فتخرج له مسألته منی شیئا وانا له كاره
فیبارك له فیما اعطیته مسلم میں معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ بہت چمٹ کر نہ مانگو سو قسم خدا کی جو تم میں کوئی مجھ سے
کچھ مانگیگا اور کچھ مجھکو ناخوش کرکے لیگا تو جو میں اسکو دونگا اس میں برکت
نہ ہوگی یعنی جو چمٹ کر سوال کرکے کچھ مجھ سے پاویگا وہ مال بے برکت ہوگا
معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہے خصوصا چمٹ کر مانگنا زیادہ تر حرام ہے اور [illegible]

ق
ق
بیان حرمت ریشم و ظروف سیمین و طلائی
ق م
ق

کتلقوا الجلب فمن تلقی فاشتری منه فاذا اتی سیده السوق فهو
بالخیار مسلم عن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑہ کر اناج کی کھیپ
نہ مول لیا کرو سو جس بیپاری کی کھیپ آگے سے مول لی جاوے تو جب بیپاری کہ کھیپ کا مالک بازار میں
آوے تو اسکو اختیار ہے اگلے بیچنے کو چاہے درست رکہے اور چاہے شکست کرے [illegible] بازار میں
بازار میں بیچے ف یعنے جو کوئی شہر سے آگے بڑہکے اناج کی کھیپ مول لینا حرام ہے اس واسطے کہ اسمیں دو
نقصان ہیں ایک نقصان بیپاری کا کہ نرخ بازار میں زیادہ ہے دوسرا تمام شہر کی حق تلفی
کہ بازار میں کھیپ آتی تو سب لوگ مول لیتے اسواسطے حضرت نے اسمیں بیپاری کو اختیار دیا
وعنه قال لا یمشی فی نعل واحدة ولا یحتبی فی ازار واحد ولا یأکل بشماله ولا
یشتمل الصماء ولا تضع احدی رجلیک علی الاخری اذا استلقیت مسلم عن جابر
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چلا کر ایک جوتی پہن کر اور ایک تہ بند میں زانو اٹھا کر گوٹ نہ
مارو کیونکہ بدن کہل جاویگا اور کہا بائیں ہاتھ سے نہ کہا اور اسطرح کپڑا کہ سب بدن پر لپٹ جاوے اوس طرح کہ
کسی کام میں ہاتھ نہ نکل سکیں اور نہ رکھو ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر جب چت لیٹے
تہ بند ہوگا تو بدن کہلیگا یہ حضرت نے مسلمانوں کو ادب سکہائی ق ابن عمر لا تمنعوا
اماء الله مساجد الله بخاری و مسلم عن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ منع
مت کرو اللہ کی باندیوں کو خدا کی مسجدوں سے ف یعنے اگر عورتیں مسجد میں نماز کے واسطے جاویں تو
منع کرو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر حضرت دیکہتے جو اب عورتوں نے خلاف شرع وضع نکالی ہے
تو مسجدوں میں انکا جانا منع کرتے اسواسطے مجتہدوں نے کہا ہے کہ حضرت کے بعد نہیں عورتوں کا
مسجد میں جانا درست تہا اور اس زمانہ میں وہ بہی بات درست نہیں ق ابو ہریرہ لا
تمنعوا فضل الماء لتمنعوا به فضل الکلاء بخاری و مسلم عن ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکو زیادہ پانی کو تا اوسکے حیلے سے زیادہ چارہ روکو ف یعنے اگر
تمہارا کنواں یا موضع یا تالاب ہو اور تم اوس پانی کا کام کر چکے ہو تو لوگوں کو اسکی بات

پانی سے پاک ہے بچتے سے منع کرو اور اگر پانی ہو کو بیگے تو جانور کو زمین کا چارا بھی جو
بالاب اور سوس کو پچتا اس لیے کہ جو بچتے سنگے پہر اور بھی زیادہ ہو پکام پانی ہوتے سے عقل
تمہاری ہے کہ اس پر سمجھا لیجئے کہ نہ آدمی اور جانور وہاں آویگا نہ چارا چیر لگا و کیو

قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رِبْعِيٍّ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا
الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَلَكِنِ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَتِهِ مسلم میں ابو قتادہ
حارث بن ربعی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بھگاؤ تر کھجور گدر اور پکی کھجور کو ملا کر اور
ترکھجور اور منقی کو ملا کر لیکن تر کرو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ ف عرب کھجور اور
منقی تر کرتے اوسکا شیرہ پیا کرتے سو حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کی چیز ملا کر نہ تر کیا
کرو کہ اسمیں جلد نشہ ہو جاتا ہے ق انس لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ
بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تومبے میں تر کیا کرو اور نہ روغنی میں اور مزفت
ف شراب کے برتن تھے اسواسطے انکے استعمال سے منع ہوئی م ابو هريرة لَا تَنْذُرُوا
فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ مسلم
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نذر نہ مانا کرو سو مقرر نذر ماننا تقدیر کو
کچھ نہیں ٹالتا اور نذر کے سبب سے تو البتہ بخیل کا مال خرچ ہو جاتا ہے ف یعنی بعضے اعتقاد
کہ نذر سے تقدیر ٹل جاتی ہے نذر کرنا بے فائدہ ہی اور درست نہیں اور اگر یہ
اعتقاد نہ ہو تو نذر کرنا درست ہی ق جابر لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ
حَتَّى أَجِيءَ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے جابر سے فرمایا تمہاری ہانڈی
نہ اتارو اور روٹی نہ پکاؤ جب تک میں نہ آؤں ف معالم میں جابر سے
روایت ہے کہ جنگ خندق میں کسی نے تین دن سے کھانا نہ کھایا تھا اور حضرت نے بھوک
سے اپنے پیٹ میں پتھر باندھے تھے سو میں نے اپنی بی بی سے کہا کہ حضرت کے پیٹ میں
میں سیر جو کا آٹا نکالا اور میں نے گوندھا اور ایک بکری کا بچہ تھا اوسکو ذبح کر کے دیگ میں

ق ۹۱ | ق | م | ق ۱۱ | معجزہ برکت طعام

رکھا ایک بکری کا بچہ پھر میں نے حضرت کو چپکے سے خبر کی کہ حضرت اور دو تین آدمی ساتھ لیں حضرت نے
سب کو پکار کے کہا کہ اے اہل خندق کے جلدی چلو اس واسطے کہ جابر نے تمہاری دعوت کی ہے چلو پھر حضرت
نے فرمایا جابر سے جب تک میں نہ آؤں ہانڈی نہ اوتارنا اور آٹا گوندھ کر روٹی نہ پکانا پھر حضرت آئے
پھر حضرت تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی میں لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی
پھر فرمایا کہ روٹیاں پکاؤ اور تقسیم کیا تمام ہو گئیں خدا کی کہ ہزار آدمی تھے سب کھا گئے اور
ہانڈی اسی طرح گوشت سے بھری جوش مارتی تھی اور آٹا بھی اتنا ہی موجود تھا اور پکتا جاتا تھا
یہ حضرت کا معجزہ نہایت مشہور ہے اس کی سند بہت صحیح ہے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ
حَتّٰی تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ
اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ بخاری و مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
نکاح نہ کیا جاوے بیوہ عورت کا جب تک اوس سے اجازت نہ لیجاوے اور نہ نکاح کیا جاوے
کنواری عورت کا جب تک اوسکا اذن نہ لیا جاوے لوگوں نے کہا کنواری کا اذن کس طرح
ہو یعنی وہ شرم سے کہ بھی نہ بتلاوے گی حضرت نے فرمایا کہ اوسکا چپ رہنا ہی اذن ہی ف
یعنی کنواری سے یوں کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہیں اگر وہ اجازت
دے تو بہتر ہی نہیں تو اسکا چپ رہنا ہی اجازت ہے امام اعظم کے نزدیک جب چھوٹی
لڑکی کا والی مختار ہے جہاں چاہے وہاں کرے خواہ بیوہ ہو خواہ کنواری اور جوان
عورت خود مختار ہے خواہ بیوہ ہو خواہ کنواری اور امام شافعی کے نزدیک بیوہ خود
مختار ہے چھوٹی ہو یا جوان ہو اور کنواری کا والی خود مختار ہے چھوٹی ہو یا جوان ہو ص
ابوہریرہ لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلٰی بِنْتِ الْاَخِ وَلَا ابْنَةُ الْاُخْتِ عَلَی الْخَالَةِ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ نکاح کیا جاوے پھوپھی کا بھتیجی پر اور نہ بھانجی کا خالہ پر ف
یعنی جیسے نکاح میں ایک عورت ہو تو اوسکی زندگی میں اوس عورت کی پھوپھی یا خالہ
کے ساتھ نکاح نہیں درست اگر وہ مر جاوے تو درست ہے اسی حدیث سے

قاعدہ ولکی الا کہ جو ایسی دو عورتین ہون کہ اگر ان مین کوئی مرد ہوتا تو ان مین باہم
نکاح درست ہوتا تو انکا جمع کرنا نہین درست ہے ۶۱۴ م ابو ہریرہ لا تنکح المرأۃ علی عمتہا
ولا علی خالتہا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نہ کیا جاوے عورت
کا اوسکی پھوپھی پر اور نہ اوسکی خالہ پر ۶۱۵ ق ابو سعید لا تواصلوا فایکم اراد ان
یواصل فلیواصل حتی السحر بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ طی کر روزہ کو یعنے سو جو طی کیا جاوے اور روزہ طی کا ارادہ کرے وہ سحری کے وقت تک طی کرے
ف یعنے اگر روزہ مدام رکھے شام کے وقت طی کیا اور سحری کھاوے تو البتہ درست ہے اور اگر
چاہے برابر دو یا تین روز رکھے اور شام کو کچھ نہ کھاوے یہ نہین درست ۶۱۶ ق اسماء بنت
ابی بکر لا توعی فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت لا توکی فیوکی اللہ
علیک لا تحصی فیحصی اللہ علیک بخاری اور مسلم مین اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے
کہ حضرت نے ان سے فرمایا کہ نہ بند رکھ تو خدا بھی بند کر لیگا تجھ پر اور خدا نے دیا کر جتنا ہوسکے
اور نہ کیسہ باندھ رکھ کہ خدا بھی باندھ رکھیگا اور گن کے مال کو نہ رکھ تو خدا بھی تجھکو گن کے
دیگا ف یعنے بخیل مت بن اور مال کو جمع کر رکھ خدا نے دیا کر خدا بھی تجھکو دیتا جاویگا اور اگر تو
روک رکھیگا تو خدا بھی روکیگا ۶۱۷ م جبیر بن مطعم لا حلف فی الاسلام و ایما حلف کان فی
الجاہلیۃ لم یزدہ الاسلام الا شدۃ مسلم مین جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا اسلام مین کچھ اعتبار نہین اور جو عہد و پیمان
بیچ زمانہ کفر کے تھے تو اسلام نے اوسکی زیادہ تر مضبوطی کی ف کفار عرب کا دستور تھا
کہ ایک قوم دوسری قوم سے قسم کرتی اور ایک دوسرے کی حق اور ناحق مین مدد کیا
کرتے سو فرمایا کہ اسلام مین کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا کچھ اعتبار نہین بلکہ
مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام مین اوسکی زیادہ تر تاکید ہے ۶۱۸ م عمر
لا یتعاقل فی الاسلام مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

کہ اسلام میں شغار درست نہیں شغار یہہ کہ ایک شخص اپنی بہن کا دوسرے سے نکاح کردے اس شرط سے کہ وہ بھی اپنی بہن کا نکاح میرے ساتھ مہر کرے گویا بدلائی کرلے تھے اسلام میں یہہ مہر چاہئے سو دین اسلام میں یہہ حرام ہوا

۶۱۹ ق اَبُوسَعِیْدٍ کُنَّا نَبِیْعُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَیْنِ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَیْنِ بِدِرْهَمٍ بخاری اور مسلم میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں بیچنا درست دو صاع کھجور کو ایک صاع سے اور نہ دو صاع کو ایک صاع سے اور نہ ایک درہم کو دو درہم سے ف صاع تین سیر کا ہوتا ہے یعنے ایک جنس کی چیز میں زیادہ دینا اور لینا نہیں درست کہ بیاج ہے

۶۲۰ ھ اَبُوهُرَیْرَةَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نماز نہیں ہوتی بدون قرآن پڑھے ف اس حدیث میں معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنا نماز میں فرض ہے

۶۲۱ ھ عَائِشَةُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ یُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کھانا نماز نہیں کہانا موجود ہو اور نہ اسوقت کہ حاجت پاخانے ضرور اور پیشاب غالب ہو ف یعنے جب کہانا طیار ہو تو پہلے کہانا کہا لے تب نماز پڑھے تاکہ نماز میں کہانے کی طرف دل لگا رہے اور اسیطرح جب حاجت ضرور پاخانہ یا پیشاب کی ہو تو اس سے فراغت کر کے تب نماز پڑھے تا نماز میں خلل نہ پڑے

۶۲۲ ق عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ بخاری اور مسلم میں عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں نماز اسکی جسنے الحمد کی سورۃ نہ پڑھی ف امام شافعی کے مذہب میں بدون الحمد پڑھے نماز نہیں ہوتی یہہ حدیث انکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک نماز بے الحمد کامل نہیں ہوتی ہے

۶۲۳ ق عَلِیٌّ لَا طَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کسیکی اطاعت بجا نہ لانا چاہئے گناہ میں اطاعت صرف نیک کام میں ہے ف یعنے بادشاہ یا ماں باپ یا استاد کی نیک کام میں اطاعت کرے اور خلاف شرع کام میں اطاعت نہ کرے

۶۲۴ ق اَبُوهُرَیْرَةَ لَا اَجْرَةَ وَخَیْرُهَا الْعَمَلُ

کہا ہے ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شگون بد لینا حقیقت بات نہیں اور بہتر نیک فال ہے
لیناف عرب کا دستور تہا چڑیاں اور جانوروں سے آواز ان پر شگون بد لیتے تھے سو حضرت نے
منع کیا کہ شگون اور ہوا و خیال ہے حکم خدا کے کچھ نہیں ہو سکتا اور فال اسکو کہتے ہیں
کہ کسی سے لفظ سنکر نیک گمان کرنا خدا کے بہروسے پر جیسے بیمار نے سالم کا لفظ سنے تو یوں
گمان کرے کہ میں خدا کے فضل سے صحیح اور سالم ہوا اور یہ جو فال نامے بے علموں میں
مشہور ہیں انمیں فال دیکہنا ہرگز درست نہیں انمیں تو خوف کفر ہی ہے غیب کے بات سوا

۶۲۹ ق

خدا کے کسیکو معلوم نہیں ف ق جابر لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَلَا غُوْلَ بخاری اور مسلم
میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگ جاتی اور
شگون بد لینا حقیقت نہیں اور دیو بہوت بہی ضرر دینے کا مالک نہیں ف کفار عرب کا
اعتقاد تہا کہ بیماری کو طاقت ہے کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہے سو فرمایا کہ یہہ غلط بات ہے
اور یہہ گمان تہا کہ جنگل میں دیو بہوت رنگ رنگ کی شکلیں بناتے ہیں اور لوگوں کو راہ
سے بہکاتے ہیں اور ضرر پہنچانے کے مالک ہیں سو فرمایا حضرت نے کہ یہہ بہی غلط بات ہے
بدون خدا کے چاہنے کوئی کچھ نہیں کر سکتا تم تمام جہان اسکے ہاتھ میں ہے کسی کو کیوں ڈرتے ہو اور
اوپر ابوہریرہ سے جو بخاری میں ہے دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جب جنگل میں تمکو دیو بہوت نظر پڑیں

۶۳۰ ق

تو تم اذان کہا کرو کچھ ضرر نہ ہوگا ف ق ابوہریرہ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَۃَ بخاری اور مسلم میں
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں درست اونٹنی کے پہلے بچے کو بتوں کے
واسطے ذبح کرنا اور رجب کے مہینے میں دسویں تاریخ تک قربانی کرنا ف کفار عرب
میں دستور تہا کہ جب اونٹنی کا پہلا بچہ ہوتا تو اسکو ذبح کرکے اسکا خون بتوں پر چہڑکتے
اور ماہ رجب کی تعظیم کے واسطے اول دس روز کے اندر قربانی کر دیتے سو حضرت نے

۶۳۱ ق

دونوں کو حرام کیا ق ابن عباس لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا
اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا

لرجل من الانصار لا عن من امرأته فقال له یا رسول الله مالي بخاری میں اور مسلم میں
عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو مال نہ ملیگا اگر تو نے اپنی جورو کی بدکاری میں
سچ کہا ہے تو جو تو نے اوس عورت سے صحبت داری کی ہے اوسکے بدلے میں مال گیا اور
اگر تو نے اوس پر جھوٹ باندھا تو تجھکو اوس سے اور بھی زیادہ دور ہے یہ حضرت نے اوس شخص سے فرمایا کہ
جس نے کہا جسنے لعان کیا اپنی جورو کو عیب لگایا تھا پھر جدا کر کے چاہا کہ مہر پھیر لے حضرت سے
کہا کہ یا رسول اللہ میرا مال جو دیا ہے سو لوا دیجئے ف ابو بکر و عمر و علی و عائشہ و فاطمہ
لا نورث ما ترکنا صدقة بخاری اور مسلم میں ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور علی مرتضیٰ
اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہیں چھوڑتے
ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں جو ہم چھوڑ جاویں اور خدا کی راہ میں صدقہ ہے ف بخاری میں
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ابی بکر صدیق کے پاس کسی کو
بھیجا اپنا حصہ مانگنے کو جو مدینہ اور خیبر میں زمین تھی تب صدیق نے کہا کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہمارے مال میں میراث نہیں جو ہم چھوڑیں سو صدقہ ہے بلکہ خدا کی راہ میں اور البتہ محمد
کی آل بی بیاں اور اولاد اسی مال سے کھاوینگی اور صدیق نے کہا کہ جو حضرت اس
مال میں کرتے تھے وہی میں بھی کرونگا میری طرف سے کچھ کمی بیشی اس میں نہ ہوگی
کے مضمون کی بابت کچھ نہیں تغیر کرونگا یہی مطلب ہے کہ اول فاطمہ علیہا السلام
کو معلوم نہ تھا کہ پیغمبروں کے مال میں وراثت نہیں ہوتی اس سبب سے مانگا جب معلوم
ہوا تو چپ ہو رہیں اور اس حدیث کو صرف ابی بکر ہی نے روایت نہیں کی جو کوئی
جدا عقیدہ کرے بلکہ علی مرتضیٰ نے بھی اسکی گواہی دی ہے غرض اسکا انکار کرنا
کرنا ہے اور ہر کاہ کی تصدیق اس ہی سے ہے ح عبدالله بن هشام لا والذي
نفسي بيده حتى اكون احب اليك من نفسك فقال له عمر فانه
الآن والله لانت احب الي من نفسي فقال الآن يا عمر بخاری میں عبداللہ بن

ہشام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کہاتا ہوں اس ذات پاک کی جسکے قابو میں
میری جان ہے کہ تمہارا ایمان نہیں ہوئیگا یہانتک کہ میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بہی زیادہ
پیارا ہو جاؤں تب حضرت سے عمر فاروقؓ نے فرمایا پہر عمر فاروقؓ نے کہا کہ قسم خدا کی اب تو آپ
یا رسول اللہ میرے نزدیک میری جان سے بہی زیادہ پیارے ہو گئے تب حضرت نے فرمایا کہ
ائے عمر اب تیرا ایمان پکا ہوا ف عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے
ساتھ تھے اور حضرت عمر فاروقؓ کا ہاتھ پکڑے تھے عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ سوائے
اپنی جان کے میں ہر چیز سے آپ کو زیادہ چہتا ہوں تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی پس معلوم
ہوا کہ جب تک حضرت اپنی جورو اور اولاد اور ماں باپ اور آقا اور پیر بلکہ خود اپنی جان
سے زیادہ عزیز و دوست نہ رکھیگا تو اسکا ایمان پکا نہیں ہوگا اور حضرت کی محبت کا یہی
کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے علیحدہ رہے کہ اگر شریعت محمدی کے خلاف
کسیکا کہنا مانے اور جو شادی یا غمی میں برادری کے ڈر سے خلاف شرع رسمیں کرے
یا نوکری چاکری میں آقا کی خاطر کو خلاف شرع کاموں میں مقدم سمجھے تو اسکا ایمان پکا نہیں
وہ حضرت کی محبت میں کچا ہی الہی ہمکو اپنے حبیب کی محبت میں پکا کرے
آمین رب العالمین خ انس لا تدعون منه درهماً یعنی مت چہوڑو عباس
بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک درم بہی انکو سمیں سے
عباس کے فدا میں کہ بدلے سے چہوڑنا ف جب جنگ بدر میں فتح اسلام کو ہوئی تو کافر
گرفتار ہوکے آئے اور قید ہو آئے ان میں عباس حضرت کے چچا بہی تھے حکم ہوا
کہ قیدی اپنے بدلے مال دیوین تو چہوٹین انصاریون نے حضرت سے عرض کی کہ اگر حکم
ہو تو ہم عباس کو بدون مال کے چہوڑ دین غرض انکی یہہ تہی کہ حضرت اس بات سے خوش
ہونگے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے سب مال لیا ایک درم بہی نہ چہوڑا پس معلوم
ہوا کہ حق باتوں میں خویش اور بیگانہ برابر ہی ہو اور دین کی رعایت کیا چاہئے دور نزدیک کی

وہو محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

٦٣٠ ح

٦٣١ م

ن الحسنات لا وخطاب انما یہب السا حل یا فیت کردگار کو کیل
قسدی المسیب تمنا لمن دعا الی الحمل لا احمید میں مروی ہے حضرت سے روایت
ہے حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو پاوے مسجد میں گم ہوا اسکے واسطے کہا گئی کس
پیہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد میں بات کرتا تھا سو اسے یوں کہا کہ کوئی سمجھا اوٹ
سے گر کہاں ف مسجد میں عباد کے واسطے کوئی جیسا اوس میں تلاش کرنا اور ایسا ہی
اوس میں بات کرنا درست نہیں اسواسطے حضرت نے اوس تلاش کرنیوالے کو بددعا دی مسجد میں
سوال کرنا درست نہیں ملکہ دعا بھی مسجد میں درست نہیں ق ۲۲ ابن عباس کا ہجرت لا تنگ
الفتح بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وطن
چھوڑنا لوا اس واسطے کہ مکہ فتح ہو چکا ہے ف حضرت کے مکہ فتح ہوا تھا تو کوئی سبب وطن والوں
کو ملک اور اگر دین کے لئے گئے لوگوں پر وطن چھوڑنا اور بعد میں حضرت پاس آنا کا فرض ہے
لیکن مکہ میں تھا جب فتح ہوا تو دار الاسلام ہوا تو اب ہجرت وہاں کی حکم باقی نہ
لیکن کا فروں کے ملک سے ہجرت کرنا اب بھی باقی ہے ما کہ دو سیر کہ تین آیا ہی ہجرت
اور تو ہ کرنا قیامت تک باقی ہے ق ۲۳ اتو قتادہ کا لا ہلات علیکم اطلقوا
تمہی مانگا اسم لیلۃ القدر لیں اپیا تو قتادہ نے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ تمہیں لائیگی ہوگی کھول لا و ہر کے پاس میرا چھوٹا پیالہ جو حضرت جس پاس
تب ہیں کہ او نہ تہا اوس دن وہ بہر و سلے فرمایا ف حاجت کے واسطے حضرت کے
ساتھ گیا تھا پانی کس تہا جب پھر گئے اصحاب سے حضور کیا کہ ہم ملک سے بیجے جب
پیاس سے کار نکلتا حضرت سے جب فرمایا کہ بیٹھ تو بہلا کہ کے پھر پیالہ منگوایا جو
گجا و پیہ ر کستا تھا اور وضو کے برتن میں چھوٹا پانی او میں تھوڑا اوسکو لیکے حضور سے لگایا
خواہ پیالہ یا جگہ او میں سے نکلا پانی اسی برکت ہوئی کہ سارے لشکر نے پیا سیر
ہو کر اس کر لینا پاس سے ہزار کا سیر حضرت کا معجزہ ہوا ق ۲۴ ان محمد کا یا کل الصدقت [illegible]

لا يصبر مؤمن على الأذى ان يا پر منسوخ ہے یہ حدیث منسوخ ہے بسبب حدیث الحدیث الذی رواہ ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ حتی کہ ذکر کی البانی الکاسی مسلم بن حجاج
نے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نبی اپنی قوم میں سے نہیں وقت زیادہ کہا اس
کتاب کے مصنف کہ یہ حدیث منسوخ ہی اسکو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث
منسوخ کیا اور ہم اوسکا جواب یہیں ذکر کیا ہے ق انس لا يؤمن احدكم حتى اكون
احب اليه من والده وولده والناس اجمعين بخاری اور مسلم میں انس سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں پورا ایمان دار ہوئیگا تم میں سے کوئی جبتک میں اوسکے
نزدیک زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں اوسکے باپ بیٹے اور سب آدمیوں سے ف یعنی جب
مجھکو سب سے زیادہ چاہے اور سب کی رضامندی پر میری رضامندی مقدم رکھے تب
پورا ایماندار ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس نے اپنے جی کو ہوا اور ہوس منا
اور شریعت محمدی کی تسلیم اطاعت کی اور ظاہر اور باطن سے حضرت پر فدا ہو گیا
وہی پورا ایماندار ہے اور اسیکا نام ولی ہے اور وہی فقیر کامل ہے اور سچا مسلمان ہے اور
جسکو یہ بات حاصل نہیں وہ مسلمان نہیں ہے جو لوگ یہ مرتبہ الہی ہے کو سچا مسلمان ہے کہ جس
کے ق انس لا يؤمن احدكم حتى يحب لاخيه ما يحب لنفسه بخاری
اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایماندار نہ ہو گا
جبتک اپنے بھائی مسلمان کیواسطے وہی بات نہ چاہے جو اپنے جان کیواسطے چاہتا ہے
اس حدیث میں حق اسلام کا بیان ہے یعنی جیسے اپنی جان کو بلا اور مصیبت سے بچانا ہے
ویسے ہی دوسرے کو بھی بچانا ہے اور جو بہتری اور خوبی اپنے واسطے چاہتا ہے
ویسے ہی دوسرے مسلمان کیواسطے چاہے اس حدیث پر عمل اور صاف دل ہونے
کے لئے کینہ اور حسد نہیں ق ابو هريرة لا يبع بعضكم على بيع بعض بخاری
اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنا مال دوسرے

بیچ لیجیے ہو یہ کہ نہ بیچے ف یعنی اگر ایک شخص اپنی چیز بیچتا ہو اور قیمت ملتی ہو تو
اسکی چیز کو نہ بیچ ... اپنی چیز نہ بیچو اسمین کہ دوسرے کی حق تلفی ہے اور اگر اسکی چیز کو بیچنے
والا ... کرے تو اس وقت ... درست ہے ... لا یبیع حاضر لباد دعوا
الناس یرزق اللہ بعضهم من بعض مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہ بیچے شہری گانوں والے کا مال چھوڑو لوگوں کو اسمین خرید و فروخت کرین
خدا روزی دیتا ہی ایک کو دوسرے سے ف یعنی اگر کوئی باہر سے شہر میں مثلا اناج بیچنے لاوے
اور بازار کے بھاو بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اس سے کہے کہ تو اپنی چیز میرے
گھر رکھ جا مین بیچونگا بتدریج کا اسکو حضرت نے منع کیا کہ اسمین خلق کو ضرر ہی اگر قحط
ہو لوگون کے نزدیک درست نہین اور اگر ارزانی ہو اور خلق کو ضرر نہو تو بعضون کے نزدیک
درست ہی ح لا یبغض الانصار رجل یؤمن باللہ والیوم الاخر
بخاری مین ابو سعید سے اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انصار سے عداوت
نرکھیگا جو مرد خدا اور قیامت کو مانتا ہی ف انصار مدینہ کے لوگ ہین جنہون نے حضرت
کو اپنے شہر مین رکھا اور حضرت پر اپنا جان اور مال فدا کیا اور اسلام کی مدد کی اسلیے
انکی محبت حضرت نے ایمان مین داخل کی ح لا یبقی احد فی البیت الا
لُدَّ وانا انظر الا العباس فانه لم یشہدکم بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نہ باقی رہے گھر مین دوا انکا نے حلق مین ادھر مین [illegible]
جاوے جب ... سوا کے کہ وہ تمہارے ساتھ موجود تھے ف حضرت کو بیماری مین [illegible]
حضرت کی بی بیون نے حضرت کی حلق مین بے اجازت دوا لگایا تھا جب حضرت
ہوش ... ہوئی تب یہ حدیث فرمائی حضرت نے [illegible]
میری تکلیف کے سبب سے کہ بیٹا پھر عذاب نکرے اور نہین تو حضرت کا یہ کرم [illegible]
کافرون سے بھی عوض نہ لیتے تھے ... لا یتوفی احد [illegible]

ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشاب کرے
بندھے پانی میں پھر اوس سے نہاوے ف یعنی جو پانی بند ہو سو پیشاب جیسے حوض کہ
پیشاب کرنا نہیں درست کہ نجس ہو جاویگا وضو اور غسل کے لائق نہ رہیگا ق
لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا بخاری اور
مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قصد کرے تم میں کا کوئی
تو نماز پڑھے سورج نکلتے اور نہ سورج ڈوبتے ف یعنی صبح اور عصر کے بعد نفل وقت
پہچاننا چاہیے یہ نہیں کہ قصد کیا کرے کہ اب پڑھتا ہوں اب پڑھتا ہوں پھر دیر کر
مکروہ وقت یعنی طلوع اور غروب میں نماز پڑھے ق ابوہریرہ لَا يَتَقَدَّمَنَّ
أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا
فَلْيَصُمْهُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشوائی
کوئی کرے رمضان کے ایک دن یا دو دن کا روزہ رکھ کے مگر وہ مرد جو اپنی عادت
کوئی روزہ رکھا کرتا ہو سو روزہ رکھے اوسکا ف یعنی جیسے بطور سنت
کسی کو دوشنبہ یا پنجشنبہ کے روزہ کی عادت ہو اور وہ دن رمضان سے متصل پڑتا ہے تو
اوسکو روزہ رکھنا درست ہے لیکن صرف رمضان کے پیشوائی کا ایک دن دو دن رکھنا
درست نہیں ق انس لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ بخاری اور مسلم
میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی موت کی آرزو نہ کیا کرے کسی
دکھ اور تکلیف سے جو اوسپر آتی ہو ف اس حدیث کا مطلب یہ بات ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ کوئی اگر آرزو کرنا ضرور ہو تو یوں کہے الٰہی زندہ رکھ مجھکو جب تک زندگی میرے حق میں بہتر
ہو اور موت دے جب ہو بہتر ف موت کی آرزو رنج دنیا کے سبب
اسواسطے منع فرمائی کہ واسطے بے صبری اور ناامیدی ہو اور اگر فساد زمانے سے
دین میں خلل پڑتا ہو تو موت کی آرزو کرنا درست ہے ق عثمان لَا يَتَّبِعُ جَمَلٌ

يُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يُصَلِّيْ صَلٰوةً اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا
بخاری و مسلم میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مرد وضو کرے سو اچھی
طرح وضو کرے یعنے تین تین بار سب جگہ خوب پانی پہنچاوے پھر نماز پڑھے کوئی نماز
ہو تو خدا اسکے گناہوں کو معاف کریگا وضو کے وقت سے پچھلے نماز تک ف اس
بشارت ہی تحیۃ الوضو کے نماز کی ق عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهٗ فِي النَّارِ
اَبَدًا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جمع نہو گا کافر اور اسکا قتل کرنے والا
مسلمان دوزخ میں ہمیشہ ف یعنے جس مسلمان نے کافر کو جہاد میں مارا وہ دخل دوزخ سے
بچا ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدَهٗ اِلَّا اَنْ يَجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهٗ فَيُعْتِقَهٗ
مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کام نہیں آتا بیٹا باپ کے مگر جب
باپ کسی کا غلام پاوے تو اسکو مول لیوے پھر آزاد کرے ف امام اعظم کے
نزدیک اسی طرح جب محرم برادری ہووے کا کوئی شخص مالک ہو سوال لیکر یا بخشش حق سے
سو پھرا اور ہو الا آزاد ہو جاتا ہی ق اَبُوْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ لَا يُجْلَدُ اَحَدٌ فَوْقَ عَشْرِ
جَلَدَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم میں ابو بردہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ کوئی کوڑا مارا جاوے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد میں خدا کے حدوں میں سے ف
حد وہ ہے جو سزا خدا نے مقرر کی جیسے کنوارا کی حد اسی کوڑے سو کوڑے اور تعزیر وہ جو کسی
قصور پر حاکم مارے سو مصلحت جانکر سو فرمایا کہ تعزیر کرنا دس کوڑے سے زیادہ نہیں جائز
اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور امام اعظم اور شافعی کے نزدیک انتالیس کوڑے سے
ملک تعزیر میں مارنا درست ہے اسواسطے کہ تعزیر خوف کے واسطے ہے تعزیر ہو ہی ہے
شعور حضرت کے [illegible] کرنا نہیں ایمان اور حیا غالب تھی اسو تھوڑی ذکر کو دے کفایت کرتے
اور اب [illegible] فقیہ ہیں کہ شرم کرے تو زیادہ تعزیر مناسب ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يُجْمَعُ
بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا بخاری و مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی

اور حضرت نے فرمایا کہ نکاح جب ہی پکا ہوتا ہے کہ اور اسکی مہر بھی کوئی تو ست تھوڑی بھی جمع کرنا ہے
اور نہ جدا کیجئے اور خالہ کو جمع کرنا چاہیئے ح ابوبکر کو لا تجمع بین متفرق ولا یفرق
بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ روی ہیں ابی بکر صدیق سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ صدقہ سے جدا جدا ہونے کو اور نہ جدا کرے لیے جانوروں کو زکوۃ کے
خوف سے ف یعنی جیسے چالیس بکری ہیں ایک شخص کی کہ زکوۃ ایک بکری دینی
دو شخصوں کی چالیس چالیس بکریاں علیحدہ علیحدہ ہوں تو زکوۃ دینے کے وقت
یہ حیلہ کریں کہ ان سب کو ملا دیں کیونکہ اگر ایک شخص کی سو اور ایک کی اکیس بکریاں
ہوں اور اگر علیحدہ علیحدہ رہیں تو دو بکریاں زکوۃ میں جائیں یا کسی کا ایک شخص کی
چالیس بکریاں ہوں تو ایک بکری دینا لازم تھا سو زکوۃ دینے کے وقت بیس بیس
دو جگہ کر دیں تاکہ زکوۃ دینا نہ پڑے اس واسطے کہ چالیس بکری سے کم پر زکوۃ نہیں
تو فرمایا کہ زکوۃ دینے والا زکوۃ کے خوف سے ایسا حیلہ نہ کرے اور نہ عامل زکوۃ لینے
والا اسی طرح زیادہ لینے کا حیلہ کرے معلوم ہوا کہ زکوۃ بچانے کا حیلہ کرنا درست
نہیں ہے یعنی ظاہری مسلمان زکوۃ کے مال کو کم کرتے ہیں کہ اسکا باج ہے
حیلہ کرو حضرت کو بیٹے بیٹیاں یا فقیر کو نہیں معلوم کہ اس میں کیا ہے پھر دو آدمی کو شامل
کر لیتے ہیں کوئی یا قیمت دیا اسی طرح سے وہ برتن اور اناج مول لیتے ہیں لوگ
خدا کو وہم دیتے ہیں یا زمین یا بارش یا مال ہم ہی پاتے ہیں ایسے نادرست حیلے ہوں
لوگ سمجھتے ہیں جو ہر حد سے غضب اور عذاب کیا کرے عائشۃ لا یجمع اہل بیت
تمر جیاع اہلہ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہیں بھوکے
ہیں کبھی وہ گھر والے جن کے پاس کھجوریں ہیں ف یہ واسطے حق میں فرمایا
جنکی غذا کھجوریں ہیں جیسے مدینہ کے لوگ ق البراء بن عازب لا یحبہم
الا مؤمن ولا یبغضہم الا منافق من احبہم احبہ اللہ ومن ابغضہم

انصار الله یحبہم الانصار ومحبہم اولیاء مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہے کہ
حضرت نے انصار کے حق مین فرمایا کہ ان کو دوست رکھے گا سوا ایماندار کے اور نہ ان
سے عداوت رکھیگا سوا منافق کے جو ان کو دوست رکھیگا خدا اوسکو دوست رکھیگا اور
جو ان سے عداوت رکھیگا خدا اون سے عداوت رکھیگا ف مدینہ والے حضرت کی مدد کے
اسواسطے انکو انصار کہتے ہین یعنی رسول کے مددگار اور انکی محبت مسلمانون پر فرض ہے
ق ان لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان بخاری و مسلم مین
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حج کرے اس برس کے بعد کوئی کافر مشرک
اور نہ طواف کرے کعبے کے گرد ننگا آدمی ف نوین سال ہجری حضرت نے
صدیق اکبر کو حاجیون کا سردار کر کے بھیج حج کو بھیجا اور یہہ حدیث فرمائی کہ سب کو
معلوم ہو جاوے کہ دوسرے سال کوئی کافر حج کو نہ آوے کافرون کا دستور تھا کہ طواف ننگے کرتے تھے
اور کہتے کہ ان کپڑون مین ہم نے گناہ کیے ہین اون سے کیا طواف کرین شرع نے منع کیا
حرام خصوصا کعبہ اور مسجد مین ق لا یحکم احد بین اثنین وھو غضبان
بخاری و مسلم مین ابو بکرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دو آدمیون
مین غصے کی حالت مین ف جب حاکم اور قاضی غصے مین ہوا اسوقت نہ فیصل کرے
اسواسطے کہ قضیہ فیصل کرنے کو ہوش اور عقل چاہیے کہ سچ اور جھوٹ کو سمجھے اسی
طرح جب بھوکا ہو یا پیاسا ہو یا اوسکا پیٹ بہت بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا نیند
غالب ہو تو قاضی اور حاکم کو حکم کرنا نہین درست کہ ان حالتون مین ہوش نہین رہتا جیسے غصے
مین ق لا یحلبن احد ماشیۃ احد الا باذنہ ایحب احدکم ان تؤتی
مشربتہ فتکسر خزانتہ فینتقل طعامہ فانما تخزن لہم ضروع مواشیہم
اطعماتہم فلا یحلبن احد ماشیۃ احد الا باذنہ مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی دودھ دوہے کسی کے جانور کا بے اوسکی اجازت کے بھلا کوئی تم

ہیں یہ جانتا تھا کہ کوئی اسکی کو خبر نہیں لگے گا حرام لوٹ کے اسکے کہ اپنا اٹکل کا تھا
سو ان سب جانور کے تھن تو ان کے کہا ہیکے دودہ کو حفاظت میں سب رکھتے ہیں تھن ان کے گویا
ایسے ہی حفاظت کے واسطے سو ہرگز نہ دوہی کوئی کسی کے جانور کو بدون اوسکی اجازت کے

ق ۱۵۵

ق ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل دم امرئ مسلم يشهد ان لا اله الا الله واني رسول
الله الا باحدى ثلث الثيب الزاني والنفس بالنفس والتارك لدينه المفارق
للجماعة متفق عليه اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہیں حلال
ہے خون اس مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہیں کوئی پوجنے کے لائق سوائے خدا کے
اور اسکی کہ میں پیغمبر ہوں خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو نکاح کیا مرد یا عورت
جو زنا حرام کاری کرے دوسرے جان بدلے جان کے تیسرے مرتد جسنے اپنا اسلام
کا دین چھوڑا اسلام کی گروہ سے علیحدہ ہوا ف یعنی مسلمان کا قتل تین صورت سے ایک

ع

تو حرام کاری نکاح والا دوسرے خون کے بدلے خون تیسرے مرتد جسنے اسلام کا دین چھوڑا ع
جابر لا يحل لاحدكم ان يحمل بمكة السلاح رواه مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت

بیان حلم آنحضرت صلعم با وجود قدرت وانتقام

نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے تم میں سے کسی کو ہتھیار اوٹھانا واسطے مکہ میں قتل کے واسطے
ف عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت بڑی عفو والے اور نہایت رحیم اور کریم
تھے باوجودیکہ کفار مکہ نے حضرت پر بڑی بڑی تکلیفیں اوٹھائی تھیں لیکن جب حضرت
نے مکہ فتح کیا تو ان کافروں سے پوچھا کہ اب تم اپنے حق میں کیا گمان کرتے ہو
اور کیا مجکو کرتے دیکھو ان لوگوں نے کہا کہ ہم بہتر گمان کرتے ہیں آپ تو ہمارے سردار
بیٹے ہی کریم والا اور کریم کا بیٹا اب سب تیرا قابو ہے جو چاہے سو کر تب حضرت نے
فرمایا کہ میں بھی وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا
لا تثريب عليكم اليوم یعنی آج تم پر کچھ الزام نہیں اور گناہ نہیں پھر اونکے خون

ع

معاف کر دیئے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی ق ابو هريرة لا يحل لامرئ ...

تُؤمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِیْرَۃَ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ وَّلَیْسَ مَعَھَا حُرْمَۃٌ
یعنی ذُو مَحْرَمٍ لَّہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ نکالا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت صلعم نے فرمایا کہ حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ کو اور قیامت کو یہ کہ سفر
کرے ایک رات دن منزل اور اسکے ساتھ اوسکا کوئی محرم نہ ہووے اور ایک روایت
میں یوں ہے کہ عورت کو سفر نہیں درست مگر محرم کے ساتھ ف عورت کا محرم وہ مرد ہے
جسکے ساتھ اس عورت کا کبھی نکاح درست نہووے جیسے باپ بھائی چچا بھتیجا بھانجا
بیٹا نواسہ پوتا عورت کو سفر کرنا بدون خاوند یا محرم کے حرام ہے درست نہیں
اسواسطے کہ اسمیں بڑے بڑے فساد ہیں ق اُمِّ سَلَمَۃَ لَا یَحِلُّ لِامْرَأَۃٍ مُسْلِمَۃٍ
تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجِھَا اَرْبَعَۃَ
اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا البخاری اور مسلم میں ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
حلال نہیں اگر عورت مسلمان کو جو خدا اور قیامت کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی
غم میں سوگ کرے اور اپنا سنگار چھوڑے مگر اپنے خاوند کے موت پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا اور سنگار چھوڑنا فرض ہے
ف یعنی کسی عزیز کے غم اور ماتم میں تین روز سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہیں مگر خاوند کے ماتم میں چار مہینے اور دس
سوگ فرض ہے ایسا شائع کر رہے ہے آپ سے زیادہ اور سوا دن خاوند کے غم میں بوریہ نشینی کرنا جیسے
ہندوستان میں اکثر رواج ہی یا محرم میں غم ایام سے سوگ کرنا اور سیاہ ماتم کرنا اس
سے معلوم ہوا کہ حلال نہیں حرام ہے ق سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ لَا یَحِلُّ لِامْرِیٍٔ
اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثٍ نکالا بخاری اور مسلم میں سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ حلال نہیں کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات چھوڑنا تین دن سے
زیادہ ف یعنی اگر معاملہ دنیاوی میں کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ترک
ملاقات درست ہے تین روز سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام کلام چھوڑنا
حلال نہیں اور اگر دین کے سبب سے رنج ہوا ہے تو تین سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہے

چنانچہ حضرت نے پچاس دن جہاد کے واسطے نجانے والوں سے نہ بولتے تھے
اور اسی طرح باپ کو بیٹے سے نہ بولنا اور خاوند کو جورو سے نہ بولنا واسطے
ادب کے تین دن سے زیادہ ہی درست ہے ق ابو ہریرہ سے لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ
أَخِيهِ بخاری اور مسلم میں روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ منگنی کرے تم میں سے کوئی
اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر ف یعنی جب ایک مسلمان کی منگنی کسی عورت کی نسبت
ٹھہر گئی ہو تو پھر وہاں اپنا پیام دینا حلال نہیں کہ اس میں دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے
اور اگر ابھی تک ٹھہری نہ ہو تو پیغام دینا مضایقہ نہیں ح ابو ہریرہ سے لَا يَدْخُلُ
أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا
وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ
عَلَيْهِ حَسْرَةً بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت
میں کوئی مگر اسکو دکھایا جاویگا اوسکے دوزخ کا مکان اگر وہ برائی کرتا تاکہ زیادہ شکر
کرے اور نہ داخل ہوگا کوئی دوزخ میں مگر دکھایا جاویگا اوسکو بہشت والا مکان اگر وہ
نیکی کرتا تاکہ اوسکو افسوس ہو ف یعنی بہشتی کو دوزخ دکھلا دینگے کہ اگر تو برائی کرتا تو دوزخ
کے فلانے مقام میں رہتا تو وہ زیادہ تر شکر ادا کریگا خدا نے اپنے کرم سے مجھکو اوس سے
بچایا اور دوزخی کو بہشت دکھلاوینگے کہ اگر تو نیکی کرتا تو فلانے مقام میں رہتا تو اوسکو
افسوس ہوگا م جابر لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا
أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةِ اللهِ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کو اوسکا
عمل بہشت میں نہ لے جاویگا اور نہ اوسکو دوزخ سے بچاویگا اور نہ میرا عمل مجھکو بہشت میں لیجاویگا
اور دوزخ سے بچاویگا بدون خدا کی رحمت اور کرم کے ف اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ نیک کام کچھ کام نہ آویگا جیسا بیدین کہتے
ہیں اسواسطے کہ قرآن اور حدیث میں خدا نے نیکوں کیلئے ثواب اور رحمت کا وعدہ کر دیا بلکہ یہ مطلب
ہے کہ آدمی اپنے نیک کام پر گھمنڈ نہ کرے اسواسطے کہ نیک کام خالص نیت سے بدون خدا کے

تو بہشت کے نہین ہوتا تو نیک کام بہی اصل خدا کی رحمت ہری ہے یعنی اصل سبب بہشت مین جانیکا
اور دوزخ سے بچنیکا خدا کی رحمت ہے اور نیک عمل اوسکی نشانی ہے مر انس لا یدخل
الجنۃ عبد لا یامن جارہ بوائقہ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت
مین وہ بندہ نجاویگا جسکا ہمسایہ اوسکی بدی اور ظلمون سے امن نپاوے ف ہمسایہ
کو رنج دینا ایسا حرام ہے کہ بہشت سے محروم رکہتا ہے ق جبیر بن مطعم لا یدخل الجنۃ قاطع
بخاری و مسلم مین جبیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین نجاویگا برادری کا کاٹنے والا یعنی
جو برادری سے احسان اور سلوک نکرے ق حذیفۃ لا یدخل الجنۃ قتات بخاری
اور مسلم مین حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چغلخور بہشت مین نجاویگا ف
یعنی جو فساد کرانے کے واسطے ادہر کی بات اودہر کہے وہ بہشت سے محروم ہے کہ شیطان
کا پیشہ اختیار کیا مر ابن مسعود لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ
من کبر فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا و نعلہ حسنا قال ان اللہ جمیل
یحب الجمال الکبر بطر الحق و غمط الناس مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین جسکے دل مین ایک ذرہ برابر بہی غرور ہو اور ایک شخص
مرد نے کہا کہ البتہ مرد دوست رکہتا ہے کہ اوسکا کپڑا اچہا ہو اور اوسکا جوتا اچہا ہو حضرت نے
فرمایا کہ مقرر خدا جمیل ہے یعنی نیک صفت ہی جمال یعنی سنوار اچہے کو دوست رکہتا ہے
یعنی اچہی پوشاک خدا کو پسند ہے یہ غرور نہین بلکہ غرور یہ ہے کہ اور غرور ہے حق بات کو
رد کرنا و اچہی بات کا انکار کرنا لوگون کو ذلیل اور حقیر جاننا ح ابو بکرۃ لا یدخل
المدینۃ رعب المسیح الدجال لہا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب
ملکان بخاری مین ابو بکرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ مین نہ آویگا
خوف مسیح دجال کا اوس دن مدینہ کے سات دروازے ہونگے ہر دروازہ پر دو فرشتے
جو کہ پہرا دینگے ف یعنے تمام عالم کو دجال کا ڈر ہوگا سواے مدینہ کے یہ حضرت کی برکت

مر ۲۲۳
ق ۲۲۴
ق ۲۲۵
مر ۲۲۶
ح ۲۲۷

سے ییہ کو فضیلت ہوئی ص٢٧١ م اُمِّ مُبَشِّرٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
مسلم میں ام مبشر سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ میں نہ جاویگا کوئی جس نے درخت
کے نیچے بیعت کی ف چھٹے سال ہجری جنگ حدیبیہ میں ببول کے درخت کے
نیچے پندرہ یا چودہ سو اصحاب نے حضرت ﷺ سے بیعت کی اور اقرار کیا کہ ہم مر جاویں گے
حضرت ﷺ کے ساتھ سے نہ پھریں گے خدا ان سے راضی ہوا قرآن میں اونکا ذکر کیا ہے سو اونکو حضرت ﷺ نے
فرمایا کہ اونمیں سے کوئی دوزخی نہیں وہ سب بہشتی ہیں ص٢٧٢ م اُمِّ مُبَشِّرٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ
اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ
بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ
الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا مسلم میں ام مبشر سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو خدا
چاہا تو نہ داخل ہوگا دوزخ میں درخت والے اصحاب سے کوئی جنہوں نے اوسکے نیچے بیعت
کی تو حضرت حفصہ نے کہا کہ کیوں نہ داخل ہونگے یا رسول اللہ سو حضرت ﷺ نے اون کو جھڑکا پھر
حضرت حفصہ نے کہا کہ خدا تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ تم میں سے ہر ایک دوزخ پر وارد ہوگا تو حضرت ﷺ
نے فرمایا کہ خدا قرآن میں اوسکے آگے فرماتا ہے کہ پھر ہم بچا لیویں گے پرہیزگاروں کو
اور دوزخ میں ڈالینگے ظالم کافروں کو گھٹنوں کے بل ف حضرت حفصہ کو یہ شبہ ہوا
کہ حضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں سے کوئی دوزخ کی طرف نجاویگا اور قرآن سے ثابت
ہوتا ہے کہ سب کا گذارہ دوزخ پر ہوگا حضرت ﷺ نے یہ جواب دیا کہ ہرچند دوزخ پر سب کا
گذارا ہوگا لیکن پرہیزگار لوگ بچ رہینگے کافر اوسمیں گر پڑینگے تو دوزخ میں داخل ہونا
نہ ثابت ہوا ص٢٧٣ م عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لَا يَدْخُلُ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِيْ هٰذَا عَلٰى مُغِيْبَةٍ اِلَّا
وَمَعَهُ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ آج
کے بعد کوئی مرد نہ جاوے آج کے دن کے بعد اوس عورت پاس جسکا خاوند سفر کو گیا ہو مگر

جو محرم آوے عورت کے ساتھ یا ایک اور مرد ہو یا دو مرد ہوں ف یعنے جس عورت کا خاوند غائب ہو
اوسکے پاس کوئی مرد اکیلا نہ جایا کرے اور اگر دو تین مرد ہوں تو مضایقہ نہیں مرد اور
عورت کی تنہائی میں بڑے بڑے فساد ہوتے ہیں اسواسطے حضرت صلعم نے خلوت سے منع فرمائی
ق اُمِّ سَلَمَةَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ يَعْنِي الْمُخَنَّثِيْنَ بخاری اور مسلم میں حضرت
ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ آیا کریں تمہارے پاس یعنے یہ مخنث
زنانے مرد ف حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ ہمارے گھر میں ایک زنانہ مرد
آیا حضرت نے اوسکو دیکھکے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورتوں کو زنانے مرد سے
پردہ کرنا ضرور ہے مخنث اوسکو کہتے ہیں جو مرد اور زنانہ مرد ہو خ اَبُو اُمَامَةَ لَا
يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ فِي رِوَايَةٍ رَأَى شَيْئًا مِنْ آلَةِ الْحَرْثِ
بخاری میں ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں داخل ہوتا ہے یہ کھیتی کا اسباب
کسی قوم کے گھر میں مگر اوس قوم میں ذلت اور خواری داخل کرتا ہے یہ حضرت نے
فرمایا جب کھیتی کا اسباب دیکھا ف یعنے جس قوم نے جہاد چھوڑا اور کھیتی میں مشغول
ہوئے وہ بیشک ذلیل اور بے قدر رہینگے کہ حاکم اون کو محصول کے واسطے مارتا ہے
اور مارتا ہے اور ہر طرح سے ذلیل کرتا ہے حدیث میں اشارہ ہے کہ مسلمان جہاد نہ
چھوڑیں اور دنیا کمانے میں مشغول ہوں نہیں تو ذلیل اور خوار ہونگے اور کافر
ہو جاوینگے چنانچہ اس زمانے میں ویسا ہی ہوا ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ
الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ میراث نہ لیگا مسلمان کافر کی اور نہ کافر مسلمان کی ف
یعنے کافر اور مسلمان میں وراثت نہیں ہے اگر ایک کا باپ کافر ہو تو مسلمان کا بیٹا اوسکا
حصہ نہ لیوے اور مسلمان باپ کا کافر بیٹا حصہ پاوے اور یہی مذہب ہے چاروں اماموں کا
خ جَرِيْرٌ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ بخاری میں جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ رحم کریگا خدا اوسپر جو لوگون پر رحم نہیں کرتا ف یعنے ظالم جو آدمیونکو
ناحق ستاتا ہے اور جو اوزبان سے خواہ ہاتھ سے خدا کی رحمت نہوگی ح ابو ہریرہؓ لا
یزال احدکم فی صلوتہ ما دامت الصلوۃ تحبسہ لا یمنعہ ان ینقلب
الی اھلہ الا الصلوٰۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ تم مین ہر کوئی نمازہی مین رہتا ہے جب تک اوسکو نماز ہی روکے رہی نہین کوئی چیز اوسکو
اپنے گھر والون کی طرف آنے سے روکتی سواے نماز کے ف یعنے مسجد مین جتنی دیر
جماعت کے انتظار مین گذرتی ہے وہ سب نماز مین داخل ہے نماز کے برابر ہر وقت
انتظار کا بہی ثواب ملیگا بشرطیکہ سواے انتظار نماز کے اور کسی کام کیواسطے
مسجد مین نہ ٹہیرا ہو ح ابن عمرؓ لا یزال المرء فی فسحۃ من دینہ ما لم یصب
دما حراما بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ ہمیشہ مرد اپنے دین کی راہ سے کشایش اور امن امان مین ہے جب تک ناحق خون نہ
کیا ہو ف معلوم ہوا کہ بعد شرک کے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہے جسکے سبب دین
مین تنگی ہو جاتی ہے مسلمان اور گناہ سہل ہے اوسکا زیادہ خیال کرے کہ قیامت مین اول
پہلے خون کا معاملہ فیصل کرے گا اور قرآن مین خونی کو دوزخ کا وعدہ ہے ح سہل
بن سعدؓ لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر بخاری مین سہل بن سعدؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہینگے جب تک روزہ جلد کہولا کرینگے
ف سورج ڈوبتے وقت روزہ کہولنا مستحب ہے اور سبب خیر کا اسواسطے
کہ حضرت کی سنت ہے دیر کرنا جیسے بعضے ناواقف شیعون کی صحبت سے کرتے ہین
کروہ ہے م سعد بن ابی وقاص لا یزال اھل الغرب ظاہرین علی الحق
حتی تقوم الساعۃ مسلم مین سعد بن وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے لوگ یعنے انصاری یا تمام عرب کے لوگ قایم

٧٤٨ ح

٧٤٩ ح

٧٥٠ ح

٧٥١ م

ہمیشہ حق پر رہینگے قیامت تک ف یعنے کہتے ہین شام کے لوگ مراد ہین یا مغرب کے ملک کے یا بہادر کوشش والے عرب کو ڈول اسواسطے فرمایا کہ ان کے ملک مین دریا نہین کنوؤن کو وہ لوگ ڈول اور چرسون سے سینچتے ہین واللہ اعلم بالصواب

ق عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک گروہ میری امت سے ہمیشہ قائم اور غالب رہینگے جبتک قیامت آویگی اور وہ غالب رہینگے ف مراد اس گروہ سے جہاد کرنے والے لوگ ہین اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ علماء حدیث مراد ہین اسواسطے کہ سب علماء دین کو حدیث کی حاجت ہے علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے محتاج ہین اور بدعتی لوگ ہمیشہ اہل حدیث غالب رہتے ہین جو وہ لوگ کی بدعت نکالتے ہین اوسکو اہل حدیث منع کی صحبت نسانے ہین

م عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُوْنَ يَتَسَاءَلُوْنَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ تجھسے پوچھتے رہینگے اے ابی ہریرہ کہ بھلا یہ تو خدا نے پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان دل مین خیال ڈالتا ہی کہ زمین آسمان کسنے بنایا تو کہتا ہے خدا نے تو شیطان پوچھتا کہ خدا کو کسنے بنایا سو تو قل ہو اللہ احد پڑھ اور منصفانہ قرآن کو دیکھ و سمجھیگا اور روایت ابوہریرہ سے یہی ہے کہ چند گنوار لوگ مسجد مین آئے مجھسے پوچھا کہ بھلا خدا کو کسنے پیدا کیا مین وہان سے اوٹھا اور مین نے کہا سچ فرمایا تھا حضرت نے کہ ایسے سوال کرنے والے احمق پیدا ہوتے ہین ف ہر انسان صاف طبیعت کے پیدائشی بات ہے کہ وہ جانتا کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا خدا ہی اوسکے پہلے کوئی چیز ہی نہین جو اسکو بنادے اور ہزارون دلیل عقلی سے یہی بات ثابت ہے اب سوال وہی کریگا جسکی اصل پیدائش مین خلل ہی اور عقل مین نقصان اور یہ عجب حماقت کا سوال ہے کہ جب

اسکو خدا کہا تو پھر اوسکے پیدا کرنے والے کو پوچھنا عین نادانی ہے کیونکہ خدا کا پیدا کرنے
والا کوئی نہیں تو وہ خدا کا ایک بڑی نادانی ہی مخلوق ہو گیا اور مخلوقات سے اسکے جب ایسا
وہم کسی کو خیال آوے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے ح ابن عمر کا

٧٧٩ م
بتراں هذا الامر في قريش ما بقي منهم اثنان بخاری میں عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ یہ خلافت اور سرداری کا حق قوم قریش
کے واسطے ہے جب تک اس قوم میں دو آدمی بھی باقی رہینگے ف یعنے سوائے
قریش کے کسی قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہیں یا یہ مراد ہے کہ قیامت تک
قریش کی حکومت قائم رہیگی اگرچہ بعضے ملک میں ہو چنانچہ اب یمن میں ان کا

٧٨٠ م
اور مغرب کا حاکم ہے ح ابو هريرة لا يستر عبد عبدا في الدنيا الا
ستره الله يوم القيمة مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
اور عیب چھپاویگا کوئی بندہ کسی بندہ کا دنیا میں مگر خدا اوسکے عیب قیامت
میں چھپاویگا ف اور دوسرا مطلب حدیث کا یہ کہ جو کوئی چھپاوے کسی کا بدن جیسے

٧٨١ ق
یعنے ننگے آدمی کو کپڑا دیوے خدا اوسکے گناہ آخرت میں چھپاوے گا ح سلمان
لا يستنجي احدكم بدون ثلثة احجار مسلم میں سلمان سے روایت ہے کہ حضرت نے
منع فرمایا کہ کوئی تم میں بدون تین پتھر یا ڈھیلے کے استنجا کرے ف
جا ضرور کے بعد تین ڈھیلے لینا سنت ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا امام اعظم
کے نزدیک اگر ایک ڈھیلے سے بھی صفائی حاصل ہو تو کفایت کرتا ہے اور

٧٨٢ ق
تین ڈھیلے لینا مستحب ہے فرض نہیں ح ابو هريرة لا يسوم المسلم على سوم
اخيه المسلم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
نہ مول کرے کوئی مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے مول پر ف یعنے اگر کسی
کا مول ٹھیر گیا ہو اور مالک راضی ہو چکا ہو تو دوسرا آدمی زیادہ قیمت دیکر اوسکو

مول بیشک اس میں واسطے مسلمان کی جان تافی ہے ح ۲۹۱ ابو سعید لا یسمع
مدى صوت المؤذن جن ولا انس ولا شيء الا شهد له يوم القيمة
بخاری میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جہان تک موذن کی آواز
پہنچتی ہے وہان تک جو جن اور آدمی اور کوئی چیز سنیگی وہ اذان دینے والے
کے واسطے قیامت میں گواہی دیگا ف یعنے اسکے ایمان کی اور اس بات
کی کہ وہ لوگون کو نماز کے واسطے بلایا کرتا تہا گواہی دینگے سب سننے والے جن او
آدمی اور فرشتے اور جانور اور درخت اور زمین اور پہاڑ اسواسطے مستحب ہے کہ
خوب زور سے اذان کہے ق ۲۹۲ ابو هريرة لا يشير احدكم الى اخيه بالسلاح
فانه لا يدرى احدكم لعل الشيطان ينزع في يده فيقع في حفرة من
النار بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اشارہ کرے
کوئی اپنے بہائی مسلمان کی طرف ہتیار سے اسواسطے کہ نہیں معلوم کسیکو شاید شیطان
اسکے ہات سے کہینچ لیوے پہر تو گرپڑے دوزخ کے گڑہے میں ف یعنے ہتیار سے اشارہ
کرنے میں یہ خوف ہے کہ شاید ہات چہوٹ پڑے اور مسلمان مرجاوے تو قاتل دوزخ
میں پڑے معلوم ہوا کہ ہتیار سے اشارہ کرنا حرام ہے ه ۲۹۳ ابو هريرة لا يشربن احد
منكم قائما فمن نسي فليستقي مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہ پیوے کوئی تم میں کہڑے ہوکر سو جو بہول کر پیچکا ہو وہ قے کر ڈالے ف
کہڑے ہوکر پینا بعضون کے نزدیک حرام ہے اور بعضون کے نزدیک مکروہ اسواسطے
کہ کہڑے ہوے اچہی طرح اندر نہیں پہنچتا پانی اور بعضے روایت میں آیا ہی کہ آپ مرود
جگہ پیدا ہوتا ہے اور طب میں بہی منقول ہے کہ بہت بیماری پیدا کرتا ہے اسیواسطے شاید
شاید قے کرنے کو فرمایا عبد اللہ بن عمر اگر کہڑے ہوکر کہونٹ پی جاتے
تو قے کر ڈالتے اور اکثر علما کے نزدیک قے کرنا واجب نہین ه ۲۹۴ ابو هريرة

لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَوْ شَهِيدًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو میری امت سے مدینے کی قحط اور شدت اور سختی پر صبر کریگا اور رہا رہے گا مین اوسکا قیامت کے دن بخشانے والا یا گواہ ہونگا ف یہ فضیلت ہے مدینہ کی اور بشارت ہے وہان کے بسنے والون کو اور اشارہ ہے کہ اگر وہان تکلیف بھی ہو تو لوگ وہان کا رہنا نہ چھوڑین م ابو سعید لَا يَصْلُحُ الصِّيَامُ فِي يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْأَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ روزہ رکھنا درست نہین دو دنون مین ایک تو عید قربانی کے دن دوسرے کی عید الفطر مین ف دونو عیدونمین روزہ رکھنا حرام ہے سب مجتہدون کے نزدیک م ابو ہریرۃ لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی تم مین نماز نہ پڑھے ایک کپڑے مین اسطرح کہ کندہے پر اوس کپڑے سے کچھ بھی نہو ف کھلے کندہے نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ بے تعظیمی ہے نماز کی اگر لنبا کپڑا ہو تو آدہے کا لنگ باندہے اور آدہے سے کندہے چھپاوے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو ناچاری ہے صرف لنگ باندہ کے نماز پڑھ لے معلوم ہوا کہ جسکے پاس اور بھی کپڑا ہو تو صرف پاجامہ سے نماز پڑھنا کندہے کھول کر مکروہ ہے ق ابن عمر لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الظُّهْرَ وَفِي رِوَايَةٍ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَهُ مُنْصَرَفَهُ مِنَ الْأَحْزَابِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی نماز نہ پڑھے ظہر کی اور ایک روایت مین عصر کی مگر بنی قریظہ مین یہ حضرتؐ نے کفار کے گروہون سے لوٹتے وقت فرمایا ف بنی قریظہ یہودی لوگ تھے مدینے کے قریب دو تین کوس اونکی بستی یا دو گڑہی تھی حضرتؐ مین اور

فضیلت مدینہ منورہ

م

م

ق

دربیان حقیقت تمسک برنص بعد فقہا و وہابیت

انہوں نے صلح توڑی تھی جب پانچویں سال ہجرت کے بعد جنگ احد کے کفار قریش عرب
کے بہت قوموں کو مدینہ پر چڑھا لائے تو یہود بنی قریظہ بھی حضرت سے قول توڑا
اور کافروں کے شریک ہوئے اس لڑائی کو جنگ خندق اور جنگ احزاب کہتے ہیں کافروں کا
لشکر دس ہزار تھا اور حضرت کا لشکر تین ہزار چند روز کافر مدینہ کو گھیرے رہے آخر
نہایت سرد ہوا چلائی کافر نہ ٹھہر سکے ناامید پلٹ گئے تب حضرت کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ
لڑو تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی بخاری اور مسلم میں باقی قصہ حدیث کا
یوں ہے کہ اصحاب حضرت کے حکم سے چلے عصر کا وقت راہ میں آگیا بعضوں نے راہ میں
نماز پڑھ لی اور کہا حضرت کو یہ غرض نہ تھی کہ اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ میں
سوا بنی قریظہ کے نماز نہ پڑھے بلکہ غرض حضرت کے کلام سے جلدی جانا تھا اور بعضے
اصحاب نے راہ میں نماز نہ پڑھی اور کہا کہ ہم تو بنی قریظہ میں جاکر پڑھیں گے اگرچہ نماز کا وقت
جاتا رہے حضرت نے ہم سے وہیں نماز کو فرمایا ہے پھر یہ حال جب بعضوں کی نماز پڑھنے کا
اور بعضوں کے نہ پڑھنے کا حضرت سے ذکر ہوا حضرت کسی پر ناخوش نہ ہوئے یعنی دونوں
اچھا سمجھے **ف** جیسا کہ حضرت کے اصحاب حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضوں نے ظاہر حدیث
پر عمل کیا اور بعضوں نے مطلب سمجھا سو ویسا ہی کیا اور سب ٹھیک نکلا ویسے ہی مجتہد لوگ بعضے جگہ قرآن اور حدیث
کے کئی طرح مطلب سمجھتے ہیں اور سب حق پر ہیں اسی واسطے اہل سنت و جماعت چاروں
اماموں کے مذہب کو حق جانتے ہیں اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہیں کہ کیوں ایک محمدی
دین میں اختلاف کیا اور چار مذہب ہوگئے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان
ہیں ایسے اختلاف میں کچھ حرج نہیں حضرت کے روبرو ایسا اختلاف حضرت کے اصحاب میں
ہوا اور حضرت نے درست کہا ح ق ابو هريرة لا يصم احدكم الجمعة الا يوما
قبله او بعده بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی روزہ نہ رکھے
جمعہ کے دن مگر یوں ملا کر نہیں کہ جمعہ سے پہلے بھی ایک روزہ رکھے یا بعد **ف**

ق

بلکہ صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ کا روزہ رکھے خواہ جمعہ اور
ہفتہ کا رکھے یعنی دو ملا کر رکھے تاکہ یہودیوں سے مشابہت نہ ہو کیونکہ وہ ایک ہی روز
صرف ہفتہ کو روزہ رکھتے ہیں ح ابو ہریرۃ لا یغتسل احدکم فی الماء الدائم وھو
جنب بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نہاوے کوئی شخص تم میں سے ٹھہرے
پانی میں ناپاکی کی حالت میں ف یعنی اگر حوض چھوٹا ہوگا تو ناپاکی کے غسل سے ناپاک ہو جاویگا
حنفی مذہب میں وہ دہ در دہ حوض یعنی چاروں طرف دس دس ہاتھ کا حوض ہو یا اتنا ہو
کہ کنارا پانی کا گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک اسکا رنگ یا مزہ اور بو نہ بدلے اور شافعی
مذہب میں قلتین یا مقدار یا کے ہی جب تک رنگ مزہ اور بو نہ بدلے ناپاک نہیں دو قلہ ہیں
مشکے جس میں ہزار رطل یا پانچ سو رطل پانی سماوے م ابو ہریرۃ لا یفرک مؤمن مؤمنۃ
ان کرہ منہا خلقا رضی منہا آخر مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ
مرد مسلمان جورو مسلمان سے دشمنی نہ رکھے اگر برا جانتا ہے اسکی کسی خو کو تو راضی ہوگا وہ اسکی
خو سے ف یعنی ایسی عورت جسکی سب خو بہتر ہو کہاں پاتے ہو کہ اگر عورت کی کوئی
خو بری معلوم ہو تو دوسری کوئی خو اسمیں نیک بھی ہوگی اسی خو سے اپنے دل کو
تسکین دیکر راضی رہا چاہیے جورو خاوند کی دشمنی اور ناموافقت میں بڑے فساد ہیں اسواسطے
حضرت نے موافقت کرنے کو فرمایا ح ابو بکرۃ لا یفلح قوم ولوا امرھم امرأۃ بخاری
میں ابو بکرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بھلا ہوگا اس قوم کا جس پر حاکم اور
مالک عورت ہو ف جب کسریٰ یعنی نوشیرواں کا پوتا مر گیا اور ایک بیٹی جسکا نام پوران
تھا ایران کی بادشاہ ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بادشاہی اور حکومت
کے واسطے عقل اور تدبیر چاہئے عورت ناقص عقل ہے بندوبست ملکی نہیں کر سکتی
برباد ہو جاتا ہے اسواسطے شرع میں عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہیں اور یہ مطلب
بھی اسی حدیث سے نکلتا ہے کہ جو مرد جورو کے تابع میں ہو خراب گیا م عمر لا یسئل الرجل فیم ضرب امرأتہ

ابوداؤد نے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی خوار ہوکر اور قید ہوکر بعد اس
دن کے یعنی حضرت نے فتح مکہ کے دن فرمایا ف ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اوسنے
بہت رنج دیا تھا فتح مکہ کے دن حضرت سے کسی نے کہا کہ فلانا شخص کعبے کے پردے میں چھپا ہے حضرت
نے فرمایا اوسکو مار ڈالو لوگ اوسکی مشکیں باندھکر لائے اور اسکا چہرہ دے کر قتل ہوا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی سب قریش مسلمان ہوجاوینگے بعد اسلام کے کوئی مرتد نہ ہوگا جو اس طرح
قید ہوکر مارا جاوے اور یہ مطلب نہیں کہ کوئی قریشی ظلم سے مارا نجاویگا اسواسطے
کہ بہت قریشی ظلم سے شہید ہوے ہیں چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہے اور مفصل بیان روضۃ الشہدا
السہیلی نے اپنی شرح میں امام حافظ اسمعیل کی کتاب السیر سے یون نقل کیا ہی
کہ یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر کے بعد جب نضر بن حارث قتل ہوا تہا فرمائی واللہ اعلم

فضیلت ذکر کی

ق ابو ہریرہ لا یقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتہم الملٰئکۃ وغشیتہم
الرحمۃ ونزلت علیہم السکینۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھتے ہیں خدا کی ذکر کرنے اور یاد کرنے کو تو
اونکو فرشتے چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور خدا کی رحمت اون کو چھپا لیتی ہے اور انپر
آرام اور چین اترتا ہی اور خدا اون کا ذکر کرتا ہی اونمین جو خدا کے پاس ہین یعنی فرشتوں
اور پیغمبروں کی روحوں مین ف ذکر خدا کی بڑی بڑی فضیلت ہی کہ ذکر کرنیوالے کو
چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں تاکہ ذکر کی برکت مین شریک ہوں اور خدا کی بیشمار
رحمت اونپر نازل ہوتی ہی اور دل میں الفت اور چین حاصل ہوتا ہے اور عرش پر اونکا
ذکر خدا کرتا ہے کہ فلانے میرے ایسے بندے ہیں جو مجھکو یاد کرتے ہیں ف قسمت ذکر کرنے
والوں کی اور یہ ہے تحمید الہی خدا اسکے قرآن اور حدیث پڑھنا خدا کا نام لینا
لوگوں کو وعظ اور نصیحت کرنا درود اور کلمہ پڑھنا نماز پڑھنا سب ذکر میں داخل ہے

خ ابوہریرہ لا یقل احدکم اطعم ربک وضئ ربک اسق ربک ولا یقل احدکم
ربی ولیقل سیدی ومولای بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی
تم میں نہ کہا کرے یعنے غلام سے کہ کھانا کھلا اپنے رب کو وضو کروا اپنے رب کو پانی پلا
اپنے رب کو اور نہ کوئی غلام یوں کہے کہ فلانا میرا رب ہے اور چاہیے یوں کہے
کہ فلانا میرا سید ہی اور مولا ہی یعنے میرا آقا ہے ف عرب کی زبان میں غلام کے
مالک کو رب بھی کہتے تھے سو حضرت نے اوسکا منع کیا کہ اسمیں شرک کی بو نکلتی ہی
رب سوا خدا کے کسیکو بولنا مناسب نہیں خ ابوہریرہ لا یقولن احدکم
اللہم اغفرلی ان شئت اللہم ارحمنی ان شئت لیعزم المسئلۃ فانہ لا مکرہ
لہ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی یوں کہا کرے کہ
مجکو بخش دے اگر تو چاہے الٰہی مجپر رحم کر جو تو چاہے بلکہ چاہیے کہ پکا قصد کرکے مانگے
اسواسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنیوالا نہیں جو دعا قبول ہونے والی ہے ف یعنے
خدا مالک مختار ہے کہ کوئی اوسکا روکنے والا نہیں پھر یہ کہنا کہ اگر تو چاہے تو میری دعا
قبول کر اسمیں بے پروائی نکلتی ہی اور تردد اور احتمال بوجھا جاتا ہے تو شرط کرنا اور
قید لگانا نچاہیے بلکہ خدا کے کرم پر بھروسا کرکے یقین کرے کہ میری حاجت قبول
ہوگی شک اور تردد نکرے اسواسطے کہ خدا اسکے نزدیک کچھ مشکل نہیں اوسکا روکنے
والا کون ہی ق ابن مسعود لا یقولن احدکم انی خیر من یونس بن متی
وفی روایۃ ما ینبغی لاحد ان یکون خیرا من یونس بن متی بخاری
اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی
یوں نہ کہے کہ البتہ میں بہتر ہوں حضرت یونس پیغمبرؑ کے بیٹے سے اور ایک روایت
میں یوں ہے کہ لائق نہیں کسیکو کہ یونس بن متی سے بہتر ہو ف سب پیغمبر سب
سے افضل ہیں ان میں کوئی افضل نہیں ہوسکتا ق عائشہ لا یقولن احدکم

جُنُثَتْ نَفْسِيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِيْ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہے کوئی ہمارا نفس خبیث ہوا یعنی پلید اور گندہ
ہوا ولیکن چاہیے کہ یوں کہے کہ میرا نفس دین میں کاہل و سست ہوا ف یعنی
خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے مسلمان اپنے تئیں نہ کہے سست اور کاہل کہنا اتنا
نہیں حضرت کا معمول تھا کہ برے ناموں کو بھلے سے بدل ڈالتے تھے ق ۲۹۱ اَبُوْهُرَيْرَةَ
لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِيْ وَاَمَتِيْ كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ وَكُلُّ نِسَاءِكُمْ اِمَاءُ اللّٰهِ وَ
لٰكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِيْ وَجَارِيَتِيْ وَفَتَايَ وَفَتَاتِيْ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہے کوئی اپنی غلام کو میرا بندہ اور لونڈی کو میری بندی تم سب
لوگ خدا کے بندے ہیں اور عورتیں تمہاری خدا کی بندیاں ہیں ولیکن چاہیے کہ
یوں کہے کہ میرا غلام اور میری لونڈی اور میرا جوانمرد اور میری جوان عورت ف
یعنی سمجھی جاوے گی کہ مالک سوا خدا کے اور کوئی نہیں اسواسطے منع فرمایا کہ اسمیں شرک
کی بو نکلتی ہے اور تاکہ غلام کے مالک غرور اور گھمنڈ سے بچیں اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ عبد النبی اور بندہ علی اور بندہ حسن نام رکھنا درست نہیں ق ۲۹۲ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ
يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ کوئی یوں ہرگز نہ کہے کہ کمبختی زمانہ کی اسواسطے کہ زمانہ کا پھیرنے والا خدا ہی ہے ف زمانہ کو برا
کہنا اسواسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کے قبضہ قدرت میں ہے اوسکا پھیرنے والا خدا ہے تو زمانہ کو
برا کہنا گویا خدا سے بے ادبی کی اوسکی تقدیر کو بد کہا اور اگر زمانے کو خود مالک مختار
جان کر برا کہتا ہے تو صاف کافر اور مشرک ہوا معلوم ہوا کہ زمانے اور فلک کو
برا کہنا جیسے کہ شاعروں کی عادت ہے شرع میں ہرگز درست نہیں ق جَابِرٍ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ
اَكَلَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ اِلَى الْمُغْتَسَلِ فَيَغْتَسِلُهُ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ لَقِسَتْ نَفْسِيْ مسلم
میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہا ہووے کوئی اپنے بھائی مسلمان

ق ۲۹۱ بیان اسماء کے نضرع

ق ۲۹۲

ق

کو جس جگہ سے پہر آیا ہے اوسکے بیٹھنے کے مکان پر جا کر بیٹھے ولیکن یون ہے
کہ کہیں مشغول ہے جدا ہو نماز کو جو جہاں اگر بیٹھا اوسکو اوٹھا یا اپنے بیٹھنے کے
واسطے نہیں درست لیکن یون کہنا درست ہے کہ کہیں مشغول تھا جو نماز سب کو جگہ

ق ر — باب ۲ ابن عمر لا یقیمن احدکم الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ بخاری اور مسلم
میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی اوٹھا دے کسی مرد کو اوس
مکان سے پھر وہاں آپ بیٹھے ف اگلی حدیث خاص جمعہ کے ذکر میں تھی اور یہ حدیث عام ہے
مسجد ہو یا کوئی اور مکان معلوم ہوا کہ جو شخص مدرسہ میں یا خانقاہ میں رہتا ہو یا
کوئی شخص کسی مکان پر مدام بیٹھا ہو تو وہاں اوسکا حق ہے وہاں اوسکا حق دار ہی اگرچہ وہ ایک

م — روز کہیں گیا ہو ۳ ابو ہریرة لا یقولن احدکم الکرم فانما الکرم قلب
المؤمن مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہا کرے کوئی انگور کو

ق — کرم سو کرم تو حقیقت میں ایماندار کا دل ہے ف کرم کے معنے سخاوت ہیں عرب کے
لوگ انگور کو کرم کہتے تھے اسواسطے کہ اوسکی بنی شراب کے پینے سے آدمی کے
مزاج میں سخاوت ہوتی ہی سو حضرت نے منع کیا کہ جس سے حرام ناپاک چیز بنتے
اوسکو یہ عمدہ لفظ کرم کہنا ہرگز لائق نہیں بلکہ کرم مناسب ہے ایماندار کے
دلکو کہنا جسمیں نور ایمان اور سخاوت ہے پھر حضرت نے فرمایا کہ انگور کے باغوں

ق — حدائق الاعناب کہاکرو معلوم ہوا کہ بری چیز کا اچھا نام نہ رکھے ۴ سعد
بن ابی وقاص لا یکید اہل المدینة احد الا انماع کما ینماع الملح فی
الماء بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

ق — کہ جو مدینے والوں کو مکر اور حیلہ کرکے رنج دیگا وہ گل جاویگا جیسے نمک پانی میں
گل جاتا ہے ۵ نافع عن ابن عمر لا یلبس المحرم القمیص ولا العمامة ولا البرنس
ولا السراویل ولا ثوبا مسہ ورس ولا زعفران ولا الخفین الا

ان لا يجد نعلين فليقطعهما حتى يكونا اسفل من الكعبين بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنے حج کا احرام باندھنے والا کرتہ اور نہ پگڑی اور نہ کنٹوپ اور نہ پائجامہ اور نہ جس کپڑے میں ورس یعنے زرد خوشبودار گھاس اور زعفران لگی ہو اور نہ موزے پہنے مگر جب جہاں جوتا نہ پاوے تو دونوں موزوں کو وہاں تک کاٹ لے کہ پشت پا سے نیچے ہو جاویں ف اس حدیث پر سب اماموں کا عمل ہے کہ احرام والے کو یہ چیزیں درست نہیں

۱۷ م

د عمارة بن رويبة لا يلج النار من صلى قبل طلوع الشمس وقبل غروبها مسلم میں عمارہ بن رویبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ جاویگا دوزخ میں جسنے سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھی ہے ف فجر اور عصر کا وقت ہے اور عصر کا ربار دنیا کا وقت ہے اسواسطے ان دونوں کی نماز کا اہتمام اور ثواب ہے

۱۴ ق

ق ابن عمر لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين بخاری اور مسلم میں ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار نہیں کاٹا جاتا ایک سوراخ سے دوبار ف یعنے ایماندار دو کام میں ایکبار دھوکا کھاتا ہے تو دوسری بار فریب نہیں کھاتا یا یہ کہ جب ایکبار کوئی گناہ اوس سے ہوگیا اور پھر پچھتا کر اوسنے توبہ کی تو پھر دوبارہ اوس گناہ کے گرد نہیں جاتا یہ تعریف ہے کامل ایماندار کی روایت ہے کہ ابو عزہ شاعر جنگ بدر میں پکڑا آیا حضرت سے اوسنے منت کی اور وعدہ کیا کہ اب میں دوسری بار کافروں کے ساتھ ہو کر نہ آؤنگا حضرت نے اوسکو چھوڑ دیا پھر وہ کافروں کے ساتھ جنگ احد میں آیا گرفتار ہوا پھر منت کرنے لگا اوس قصور کو معاف کیجئے اب ہرگز کافروں کے ساتھ نہ دونگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اب بار فریب میں نہیں آنیکا

۱۳ ق

ق ابن عمر [illegible] احد [illegible] ولا يمشي في [illegible] ولا يلتحف في [illegible] بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت

فرمایا اگر کوئی ہرگز نہ پکڑے اپنا آلۂ ناسل اپنے داہنے ہاتھ سے پیشاب کرتے وقت اور نہ دور کرے
ہاتھ سے پاخانہ میں ڈھیلے سے پونچھے اور نہ سانس چھوڑے برتن میں یعنی پانی پیتے
وقت پانی یا ناک میں نہیں ہے کچھ حرج اور کہیں آئے تو ورنہ داہنا ہاتھ کھانے پینے
کے واسطے ہے تو صرف اور پیشاب کی جگہ اوسکا لگانا مناسب نہیں ح أبو هريرة
لا يمنع أحدكم جاره أن يغرز خشبة في جداره بخاری میں ابوہریرہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکے کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے
ف اگر کسی کی دیوار میں کڑیاں رکھا جاتا ہو تو اسکو نہ روکے کہ یہ ہمسایہ کا حق
ق ابن مسعود لا يمنعن أحدكم أذان بلال من سحوره فإنه يؤذن
أو قال ينادي بليل ليرجع قائمكم ويوقظ نائمكم ليس الفجر أن يقول
هكذا وجمع بعض الرواة كفيه حتى يقول هكذا ومد إصبعيه السبابتين
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکے تمکو بلال
کی اذان اوسکی سحری کھانے سے اسواسطے کہ بلال اذان دیتا ہے یا آواز دیتا ہے یا کہا کہ پکار
دیتا ہے رات سے تاکہ تم میں جو نماز تہجد پڑھتا ہو وہ آرام کرلے اور جو سوتا ہو وہ نماز
اور سحری کھانے کے واسطے جاگ جائے اور فجر کا وقت وہ نہیں جو اسطرح اشارہ
کرے اور بعضے اس حدیث کے راوی نے اپنی دونوں ہتھیلیاں ملاکر اونچا کرکے دکھلا
دیئے جو لمبی اونچی روشنی اول ہوتی ہے اوسکا نام صبح نہیں حضرت نے فرمایا جب تک
اس طرح نہ اشارہ کرے اور حضرت نے اپنی کلمہ کی دو انگلیوں کو ملاکر پھیلایا دائیں
اور بائیں یعنے صبح وہی ہے جسکی روشنی چوڑی ہو ف یعنے صبح دو قسم ہے ایک صبح
کاذب جسکی لمبی روشنی ہوتی ہے اسوقت تک روزہ دار کو کھانا اور پینا حرام
نہیں اور فجر کی نماز اسوقت درست نہیں دوسری صبح صادق جسکی
چوڑی حکلی ہوتی ہے اوسوقت روزہ دار کو کھانا پینا حرام ہے ق أبو هريرة

لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مسلمانون مین سے جسکے تین
لڑکے مرجاوینگے اوسکو دوزخ کی آنچ نہ لگیگی مگر بقدر تحلہ قسم یعنی قسم پوری کرنیکے ف خدا
قرآن مین بطور قسم فرماتا ہی کہ سب پر مقرر دوزخ پر گذر ہوگا بس اتنا تو ضرور ہوگا
کہ دوزخ کے پل پر چلنا ہوگا باقی کچھ عذاب نہین اور حدیث مین آیا ہی کہ دنیا کی
چھوٹا لڑکا بھی مریگا وہ دوزخ سے بچیگا اسواسطے کہ لڑکے کی موت کا ماباپ پر سخت داغ ہوتا
اور پھر اوسنے باوجود اس مصیبت کے صبر کیا اور خدا کی تقدیر سے راضی رہا تو خدا
اوسکے بدلے اوسکو دوزخ سے بچایا ق جابر لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللهِ مسلم ۵۱۷
مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ نہ مرے کوئی مگر اس حالت مین کہ خدا سے نیک
گمان رکھتا ہون ف ایمان دو چیز مین خوف اور امید حالت صحت اور زندگی مین خوف
خدا غالب رکھے تاکہ گناہون سے بچے اور مرنے کے وقت خوف کو خیال نکرے کہ وہ وقت
گناہ کرنیکا نہین بلکہ اوس وقت خدا کو کریم اور رحیم اور غفار اور ستار جانکر بخشش کی
امید دل مین رکھے تاکہ خوشی اور شوق سے خدا کے طرف جاوے اور فرشتے جو حاضر ہوتے
اور جو مسلمان اوس وقت موجود ہون وہ بھی خدا کی رحیمی اور کریمی کی صفت بیان کرین تاکہ مرنے
والے کا دل اس سے بندھے اور خدا سے گمان نیک مضبوط ہو جاوے ق ابوہریرہ لا ۵۱۸
يَنْبَغِي لِلصِّدِّيقِ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا
کہ صدیق کو لائق نہین کہ بہت لعنت کیا کرے ف ابوبکر صدیق رضی نے کیا اپنے غلام
پر لعنت کی تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی صدیق اوس ولی کامل کو کہتے ہین جیسے ابوبکر
ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان لاوے جیسے مشہور رہی کہ ابوبکر
صدیق نے کچھ حضرت سے معجزہ نہ پایا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف دیکھتے ہی اونکے نور سے
حضرت کو پیغمبر جانکر ایمان لائے بعد پیغمبری کے رتبے کے ولایت سب درجون

ق مین صدیق ہے کے برابر کوئی مرتبہ نہین ق عتبۃ بن عامر لا ینبغی ہذا للمتقین کا لہ
پہننا کو عمر فروج حریر لکہ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ اسکا پہننا لائق نہین پرہیزگار لوگون کو یہ حضرت صلعم نے ریشمی قبا اوتار ڈالی
جو آپ پہنے تھے فرمایا ف فروج اوس قبا کو کہتے ہین جسکا پیچھے سے دامن چاک ہو
سوار کے واسطے خوب ہوتی ہی سو ریشمی قبا کسنے حضرت کو بھیجی تھی اوسوقت
تک ریشمی کپڑا پہننا حرام نہ تھا حضرت نے اوسکو پہن کر نماز پڑھی بعد نماز کے
اوسکو بیراحسان کر اتار ڈالا یعنی یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ متقی اور
خ پرہیزگار دنیا کی آرائش اور زینت نہین کرتے اگرچہ حلال ہو سیاح ہی ح ابن
عباس لا ینفر احد حتی یکون آخر عہدہ بالبیت بخاری مین عبداللہ بن عباس
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہرے حج کرنے والا یہان تک کہ پچھلا کعبے کا طواف
کرلے ف یعنی جب حج کے سب کام کر چکے تو آخر کو دوسرا طواف کعبے کا کرکے اپنے گھر کو
اوسکو طواف الصدر نام ہی امام اعظم کے نزدیک واجب ہے اور امام شافعی کے نزدیک
مر سنت ہے ت د عائشۃ لا ینفعہ لانہ لم یقل یوما رب اغفر لی خطیئتی یوم الدین
قالہ لہا حین قالت یا رسول اللہ ابن جدعان کان فی الجاہلیۃ یصل
الرحم ویطعم المسکین فہل ذلک نافعہ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکے کچھ کام نہ آویگا اسواسطے کہ اوسنے کسی دن نہین کہا
کہ ای رب میرے گناہ بخش تو قیامت کے دن یہ حضرت نے حضرت عائشہ سے فرمایا جب
حضرت عائشہ نے کہا تہا کہ یارسول اللہ ابن جدعان کفر کے زمانہ مین برادری سے سلوک
کرتا تہا اور محتاج کو کہانا دیا کرتا تہا بہلا یہ اوسکے کچھ کام آویگا ف یعنے وہ شخص کافر
قیامت کا ایمان نہ رکہتا تہا اسواسطے اوسنے کہی قیامت کی حضرت نا نگی اور
مر کافر کے نیک کام آخرت مین کچھ کام نہ آوینگے نیکیون کے واسطے ایمان شرط ہی [illegible]

عمر لَا یَنْقُشْ اَحَدُکُمْ عَلٰی نَقْشِ خَاتَمِی ھٰذَا مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
حضرت صلعم نے فرمایا کہ نقش نکرے کوئی جیسا میری اس انگوٹھی پر نقش ہی ف جس حال حضرت
صلعم نے ارادہ کیا کہ بادشاہون کو نامہ لکھیں اور انکو اسلام کے دین میں بلاوین لوگون نے
عرض کی کہ بادشاہ بغیر مہر لگے خط کا اعتبار نہین کرتے تب حضرت صلعم نے مہر کھدا اونکی جاندی کی
انگوٹھی پر تین سطرین اوسمین تھین ایک سطر مین محمد دوسری مین رسول تیسری مین اللہ حضرت
کے بعد وہ انگوٹھی ابی بکر صدیق کے پاس رہی اونکے بعد عمر فاروق کے پاس رہی اونکے بعد
عثمان کے پاس رہی پھر اونکے ہاتھ سے کنوے مین گر پڑی اور نہ ملی سو حضرت صلعم نے منع
کیا کہ کوئی اپنی مہر مین محمد رسول اللہ نہ کھدوا تاکہ شبہہ نہ پڑے کہ یہ حضرت کی مہر ہی
یا کسی کی ق عثمان لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْکِحُ وَلَا یَخْطُبُ مسلم مین حضرت عثمان سے
روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ نہ خود اپنا نکاح کرے حج کا یا عمرہ کا احرام باندھنے
والا اور نہ کوئی وکیل ہو کر اوسکا نکاح کر دیوے اور نہ خواستگاری کرے ف امام شافعی
اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہی کہ محرم کا نکاح نہین درست جبتک حج سے
فراغت نہ پاوے اور امام اعظم کے نزدیک درست ہی لیکن صحبت نکرے اون کے
نزدیک اس حدیث کے یہ معنی کہ نکاح نکرے یعنی صحبت نکرے اسواسطے کہ حضرت نے
اپنا نکاح حضرت میمونہ سے احرام مین کیا ق ابو ھریرۃ لَا یُوْرِدُ مُمْرِضٌ
عَلٰی مُصِحٍّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے
جانور بیمار ہوں وہ اوسکے گھاٹ پر جسکے جانور تندرست ہین پانی پلانے کو نلاوے
ف اسواسطے حضرت صلعم نے منع نہین کیا کہ تندرست کو اونکی بیماری لگ جاوے گی جیسا
کہ عوام خلقت کا اعتقاد ہی اسواسطے کہ حضرت صلعم نے خود فرمایا ہی کہ بیماری کسیکو لگ
نہیں لگتی چنانچہ اسی باب مین حدیث موجود ہی بلکہ حضرت نے اسواسطے منع کیا
کہ اگر تندرست جانور شاید بیمار جانورون کے بعد خدا کے تقدیر سے بیمار ہو گئے

سوم ۲۲ کرے

۱۲۳ ق

تو عوام کا باعث اور زیادہ تر مضبوط ہو جاویگی بیمار کٹ جاویگا تو ناحق سے شر کرینگے
کر نثار ہوویں گے اور خدا کو ہوویں گے

جو تحفے پاس اور حدیثیں ہیں جیسے سر لاؤ اور آؤ

الباب الرابع

م جابر اذا ابتعت طعاما فلا تبعه حتى تستوفيه مسلم نے جابر سے روایت
کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو غلہ اور اناج مول لیوے تو اسکو مت بیچ جب تک اسکو
اپنے قبضہ میں نہ کر لیوے اور وزن کر لیوے ف سب اماموں کے نزدیک بے قبضہ کئے اناج بیچنا
نہیں درست م جریر اذا ابق العبد لم تقبل صلوٰته مسلم نے جریر سے روایت
کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام اپنے میاں سے بھاگ گیا اسکی نماز قبول نہیں م جریر اذا
اتاكم المصدق فليصدر عنكم وهو عنكم راض مسلم نے جریر سے روایت
کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس زکوٰۃ لینے والا عامل آوے تو چاہیے کہ تم سے
راضی ہو کر پھرے ف اسلام کی سلطنت میں امام کی طرف سے بستیوں میں بعد سال کے
عامل زکوٰۃ کی تحصیل کو جاتا تھا اور اب بھی ولایت میں جاتا ہے اسکو فرمایا کہ وہ عامل خوش ہو
کر پھرے خوشی سے مال کی زکوٰۃ نقد اور جانوروں کی ادا کیا کرو اسواسطے کہ وہ امام کا بھیجا ہوا
اور امام کی اطاعت سب پر واجب ہے م ابوسعید اذا اتبعتم الجنازة فلا تجلسوا
حتى توضع مسلم نے ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم پیچھے جنازہ کے
چلو تو نہ بیٹھا کرو جب تک کہ وہ زمین پر رکھا نجاوے ف سنت یہی ہے کہ بدون
جنازہ رکھنے نہ بیٹھے کہ اگر جنازہ اٹھانے والوں کی مدد کی حاجت ہوئی ہے تب
جنازہ رکھے بیٹھنا مکروہ ہے ق ابن عمر اذا اتى احدكم الجمعة فليغتسل
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی
جمعہ کو آنے لگے تو چاہیے کہ غسل کرے م ابوسعید اذا اتى احدكم اهله ثم اراد ان

أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی تم میں سے
اپنی جورو سے صحبت کرے اور دوبارہ پھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہئے کہ وضو
کر لیوے ف یعنے اول بار اور دوسری بار کے بیچ میں وضو کرے کہ اس سے وقت وضو قوت اور رغبت زیادہ ہوتی
اور بدن ہلکا ہو جاتا ہے ق ۲۳۲ ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ
مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَ
حَرَّهُ وَعِلَاجَهُ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے کسی کے
پاس اسکا خدمتگار کھانا لاوے تو اسکو بھی کھانے کے واسطے بٹھلا لیوے اور اگر ساتھ اپنے
نہ بٹھلاوے تو اسکو ایک لقمہ یا دو لقمے دے اسواسطے کہ خدمتگار کھانا پکانے اور اوسکی
گرمی میں ملا ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار کھانا پکانے والے کو کچھ تھوڑا
کھانا دینا ضرور ہے اگرچہ اسکا کھانا مقرر ہو یعنے مروت سے بعید ہے کہ وہ محنت کرے
اور پکانے کی گرمی اوٹھاوے اور اس کھانے سے کچھ بھی نہ پاوے لیکن ساتھ کھلانا واجب
نہیں اگر کھلاویگا تو بہتر ہے اپنا غرور کھویا ق ۲۳۴ ق أَبُو أَيُّوبَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا
تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا بِبَوْلٍ وَلَا بِغَائِطٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا
بخاری اور مسلم میں ابو ایوب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جا ضرور کو جایا
کرو تو قبلہ کے سامنے نہ بیٹھا کرو اور نہ اسکو پیٹھ دیا کرو نہ پیشاب کے وقت نہ پاخانے
ضرور کے وقت بلکہ پورب یا پچھم بیٹھا کرو ف جا ضرور اور پیشاب کے وقت قبلہ
کے سامنے بیٹھنا اور پیٹھ دیکر بیٹھنا امام اعظم کے نزدیک درست نہیں نہ جنگل میں
نہ آبادی میں اور شافعی کے نزدیک جنگل میں منع ہے اور آبادی میں درست چنانچہ عبد اللہ
بن عمر کی اسمیں روایت بھی ہے لیکن زیادہ احتیاط امام اعظم کے مذہب میں ہے اور یہ
جو فرمایا کہ پورب پچھم بیٹھا کرو یہ مدینہ والوں کو فرمایا کہ اونکا قبلہ دکھن کی طرف ہے
ہندوستان کا قبلہ پچھم کی طرف کو ہے تو یہاں اوتر دکھن بیٹھنا چاہئے ق ۲۳۵ ق أَبُو هُرَيْرَةَ

اذا احب الله العبد نادى جبرئيل ان الله يحب فلانا فاحبه فيحبه
جبرئيل فينادي في اهل السماء ان الله يحب فلانا فاحبوه فيحبه اهل
السماء ثم يوضع له القبول في الارض بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہی اللہ کسی بندے سے تو پکارتا ہی جبرئیل
کو اور یہ فرماتا ہے کہ تحقیق خدا فلانے کو دوست رکھتا سو تو بھی اسکو دوست رکھ پہ تو جبرئیل
اوس سے محبت رکھتا ہے پھر پکار دیتا ہی جبرئیل آسمان والوں میں یعنے فرشتوں میں کہ تحقیق
خدا نے فلانے کو دوست رکھا ہی سو تم بھی اسکو دوست رکھو تو آسمان والے
اوس سے محبت رکھتے ہیں پھر اوس محبوب بندے کی زمین میں قبولیت اوتاری جاتی
یعنے زمین کے نیک لوگ اسکو مقبول جانتے ہیں اوس سے محبت رکھتے ہیں ف
خدا جس بندے کی محبت ظاہر کیا چاہتا ہے تو اوسکو آسمان اور زمین میں مشہور
کر دیتا ہی تاکہ فرشتے اوسکے واسطے استغفار کیا کریں اور زمین کے لوگ اوسکے
واسطے نیک ذکر کریں اوس سے محبت رکھیں اوسکی تعریف کریں اوسکی نیکی
یہی سبب ہی کہ اولیا اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہیں لیکن اس محبت میں
اتنی کمی ہے عوام جاہل کرتے ہیں کہ انکو نفع اور نقصان کا مختار جان کر انکو خدا کی
شریک کر سکتے ہیں یہ محبت نہیں حقیقت میں انسے عداوت ہی ح
اذا احدكم اعجبته المراة فوقعت في قلبه فليعمد الى امراته فليواقعها
فان ذلك يرد ما في نفسه مسلم میں جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
کسیکو پہلے معلوم ہو کہ کوئی اجنبی عورت پھر دل میں اوسکی صورت ٹھہر گئی یعنے اوسکا
خیال بندھا ہو تو اپنی جورو کی طرف آوے اور اس سے صحبت کرے سو یہ صحبت
اپنی جورو کا جماع کرنا دور کر دیگا جو اسکے جی میں آدمی عورت کا خیال ہی
ف بیگانی عورت کی اگر دل میں محبت آجاوے تو اوسکا کامل علاج یہی ہی کہ اپنی

جو بہتر

جو دوست صحبت کرے اگر ایک بار دوبارہ میں خیال کیا سہری ہیں تو کچھ ہاتھ آوے گا
عشق کی حکمت لوگ بھی جانتے ہیں اور لکھتے ہیں اسواسطے کہ دوستی
ملنی کی زیادتی ہے صحبت کی تو ستی کم ہو گی تو محبوب اور عشق بھی زور ہو اور حضرت
نے ہمیں اسواسطے فرمائی کہ کہیں تمام میں شکر کیا رہو جاوے ق ابو ہریرہ عن الحسن انکه کرایلیه
مو حسنة بلغها الکسب بسبعمائة الی سبعمائة ضعف وکل سیئة بمثلها حتی یلقاها
عتی علی اللہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی
اپنا اسلام سنوارا اور ایمان درست کیا تو جو نیک کام کریگا تو ویسا ہی لکھا جاویگا سات سو تک
لگتا ہے اور جو بدی کریگا تو وہ ایک ہی لکھی جاویگی جتنے کے ہیں بہانا کہ جدا ہے یعنی موت
ہی بیان ہے ف یعنی جب اسلام سنوارا تو ہر نیکی کو دس سے سات سو تک اجر پاتا ہے
نہیں کے مستحق بروجہ حسن کے جیسی نیت خالص ہو گی ویسی ہی بڑا ہی ہو گی اور بدی اگر کرے گا
تو ایک ہی لکھی جاوے گی اور اس میں ترقی نہیں امر حالت سے خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ کیسے وسعت
مسلمانوں کی بدی کو تو ایک ہی گنا ہے اور نیکی کو سات سو تک بڑھا دیتے اسلام سنوارنا یہ ہے کہ قرآن
اور حدیث کے موافق اعتقاد درست کرے شرک اور بدعت چھوڑے شریعت محمدی کی کمال تعظیم
اللہ عنہ کام ارادہ کرے جو ظاہر اور باطن سے محمدی ہووے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتبار ملک
صحیح اعتقاد ہی پر ہے ابو ہریرہ ایاکم والظلم فی الطریق فعدل عن ضرب تمنی اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب لوگ راہ اور گلی کے شاہ راہ میں جھگڑیں اور راستہ الگ ہو اور لوگ
کو چوڑائی سات ہاتھ کی ہے ف یعنی اگر راہ عام ہو جس سے اہل سب لوگوں کی آمد و رفت ہو اور راہ کی
الا کوئی اس میں عمارت بنانا چاہے اگر لوگ منع کریں تو اس میں شرع کا حکم یہ ہے کہ سات
ہاتھ چوڑائی کی راہ کو چھوڑ کر عمارت بنا دے تاکہ اونٹ اور گاڑی اور لوگوں کی آمد و رفت میں
حرج نہ ہو اگر راستہ کو چھوڑ کر صرف محلہ کے لوگ کے واسطے ہو تو وہاں اتنی چوڑائی نہ چاہیے
جیسی محلہ والوں کا حرج نہ ہو اور زمانہ سواری پر چلنا ہو جاوے تو تنگی نہ ہو ق ابو ہریرہ ان رسول اللہ

سجدۃ من صلوۃ العصر قبل ان تغرب الشمس فلیتم صلوتہ واذا ادرک سجدۃ من صلوۃ الصبح قبل
ان تطلع الشمس فلیتم صلوتہ رواہ البخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
کوئی ایک رکعت عصر کی نماز سورج ڈوبنے سے پہلے پاوے تو اپنی نماز پوری کر لیوے
یعنی تین رکعتیں باقی غروب کے وقت پڑھ لے اور جب ایک رکعت نماز فجر کی سورج نکلنے سے
پہلے پاوے تو باقی نماز کو پورا کرے یعنی ایک رکعت سورج نکلنے کے وقت پڑھے ف بیشک طلوع
اور غروب کے وقت سجدہ حرام ہے لیکن اگر ایک رکعت طلوع اور غروب سے پہلے پاوے تو
باقی نماز کو طلوع غروب ہوتے پڑھے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا سوا اسکے امام اعظم کے
اماموں کے نزدیک عصر کی نماز تو اسی طرح سے درست ہے اسواسطے کہ وقت ناقص تھا اور
ادا ناقص ہوئی لیکن فجر کی نماز طلوع کے وقت درست نہیں کیونکہ وقت کامل تھا تو ادا ناقص [illegible]
[illegible] کہتے ہیں کہ اس حدیث پر عمل اول تھا پھر حضرت نے وہ حدیث فرمائی جسمیں طلوع غروب
کے وقت سجدہ حرام ہے واللہ عالم عن ابی ہریرۃ اذا اذن المؤذن ادبر الشیطان ولہ حصاص
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب موذن اذان دیتا ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے گوز کرتا
ہوا ف یعنی اذان کی آواز سے شیطان پر ایسا رعب ہوتا ہے کہ خوف سے گوز کرتا ہوا بھاگتا ہے
اسواسطے حضرت نے ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ جب کسی کو جنگل میں شیطان اور بھوت ستاویں
یا نظر پڑیں تو اسوقت اذان پکار کے کہے تاکہ بھاگ جاویں اور یہ مجرب عمل ہے [illegible]
موسیٰ اذا اراد اللہ رحمۃ امۃ من عبادہ قبض نبیہا قبلہا فجعلہ لہا فرطا وسلفا بین یدیہا
واذا اراد ہلکۃ امۃ عذبہا ونبیہا حی فاہلکہا وہو ینظر فاقر عینہ بہلکتہا حین کذبوہ و
عصوا امرہ مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہے اللہ کسی
اپنے بندوں سے رحمت کرنیکا تو امت سے پہلے اس امت کے پیغمبر کی روح قبض کرتا ہے یعنی پیغمبر
کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہے پھر اس پیغمبر کو اپنی امت کا میر منزل بناتا ہے اور پیشوا [illegible]
امت کے آگے اور جب خدا کسی امت کی ہلاکی اور بربادی چاہتا ہے تو امت پر عذاب بھیجتا ہے

اوس وقت ہیکہ پیغمبر کے مبعوث ہونے تک انھیں اس کو پیغمبر کے مستثنی ہونیکی امید کو ثبت کیا آکے کہیے
امت کو شامل کیا اسکو اوس گا سرنوں جو سماکیا اور اوسکے حکم ما اف سے علیحدہ فرما کر
اور رحمت کما حقہ چاہتا ہی تو اوسکے پیغمبر کی ہیلے وہ اسباب ہوئی تھی تاکہ امت اوسکے حرم میں پیغمبر کے
اور ثواب پاوے اور اسکے بعد اوسکی شریعت پر عمل کرنیکو دو ثواب حاصل کرنے اور یہ ہیں
اس میں ہیکہ مکلف تھا اور کہ ہر کوئی جو مشہور ہو وسی عالم میں اور کو دوسرے مشتبہ کا امال کا گویا حضرت
نے اس حدیث سے اسی امید کو دلاسا کہ ہمارے فرقہ میں زیادہ مثبت ایا دل پہو سری او ہا
کو عصے لمی پر ماہی ہوائی جب تھیں اسو اسطے اس امت کو سب مرحوم کہتے ہیں اور درمیان
مدد کا عصے کیا اور چاہتا ہی تو اوسکے پیغمبر سے پہلے امت کو ہلاک کر دیا ما پیغمبر کے دیکھے ہو لے
ہو تیں اسواسطے کہ انہوں اسے کو بہت مدت تک پیغمبر کی قدر نکالی اوسکو پیچ دیا اور جھٹلایا سے
حضرت نوح اور جو ایسے ہونگا اور جو حضرت ہود اور حضرت صالح علیہم السلام کی امتوں کا حال ہوا
کہ پیغمبر انکو سمجھاتے اور وہ جھٹلاتے انکی سے ہلاک ہوئے ف عن عدی بن حاتم قال اذا ارسلت کلبک
المعلم وذکرت اسم اللہ علیہ فکل قال وان قتل قلت یا رسول اللہ انی ارمی کما علمت لیس معہا
الکلب ... بالمعراض ... فکل وان اصابہ بعرضہ فلا تاکل فانہ وقیذ
ترجمہ کہا میں نے یا رسول اللہ ابو مسلم بن عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو
چھوڑے اپنا کتا سکھایا ہوا اور لے خدا کا نام اوس پر چھوڑتے تو شکار کو کھا عدی بن حاتم نے
کہا میں نے کہا کہ اگر شکار کو جان سے مار ڈالے تو بھی کھا سکتا ہوں حلال ہے حضرت نے فرمایا
اگر مار ڈالے تو بھی حلال ہے جب تک نہیں شریک ہوا دوسرا کتا غیر شکاری اوسکے ساتھ ملا شکار میں
کہا ابو عدی بن حاتم نے کہا میں نے پوچھا کہ میں تیر سے شکار کرتا ہوں
اور شکار کو حاصل کرتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ جب پھینکے تو تیر کو اور تیر شکار کے
جسم میں گھس کر پہنچ جاوے تو اوسکو کھا اور اگر تیر شکار کے عرض سے لگے تو اوسکو مت
ف اس حدیث سے بہت مسئلے شکار کے معلوم ہوئے اول یہ کہ کتے کا شکار کھانا درست ہے

دوسرے یہ کہ کتے کو جب اسکا شکار چھوڑا ہو تو معاف ہے اور اگر کتے کو دیکھ چھوٹ گیا اور شکار
مارا گیا تو حلال نہیں تیسرے یہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہی اور تعلیم کی یہ صورت ہے کہ اسکو تین بار
شکار پر چھوڑ دے اور ہر بار وہ شکار مار لاوے اور خود نہ کھاوے چوتھے یہ کہ کتے کے چھوڑتے وقت
بسم اللہ کہنا شرط ہی اگر قصداً نہ کہے تو اسکا شکار مردار ہوا اور اگر بھولے سے نہ کہے تو حلال ہے
یہ مذہب ہی امام اعظم کا اور امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ زبان سے کہنا واجب نہیں مسلمان کے
دل میں ہی لیکن زبان سے کہنا مستحب ہی پانچویں یہ کہ اگر شکار کو زخمی کرے اور
شکار مر بھی جاوے تو بھی اسکا حلال ہے چھٹے یہ کہ اگر شکار میں کتے کے ساتھ دوسرا کوئی کتا
اسلام نہیں ہوئی اسکا شکار مارنے میں شریک ہووے تو شکار مردار ہوا اسواسطے کہ سبب حلال و حرام
ایک چیز میں جمع ہوے تو حرام ہی احتیاط کے سبب غالب ہوتا ہی ساتویں یہ کہ کتے کو کسی کے
تیر کے شکار میں زخم ہوا شرط ہی تا کہ خون نکلی جاوے اور اگر بے زخم صدمے سے مر جاوے
تو شکار حلال نہیں جیسے غلیل کا ساما تیر تھا کہ ہوا تو مردار ہی کہ خون نہ نکلا اسکی [illegible] حلال
اور شرع سے ہوتا ہی جو تیر ہوا در چیر پھاڑ ڈالے جیسے تلوار خوب تیز کا سنی دار ق [illegible]
اذا استاذن احدکم ثلثا فلم یؤذن لہ فلیرجع بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا جب کوئی کسی سے اسکے گھر میں جانے کی اجازت مانگے تین بار سو اسکو
اجازت ملی تو آوے ف اجازت مانگنے کو یوں چاہئے کہ دروازہ میں کھڑے ہو کر سلام
کرے پھر کہے کہ میں آؤں تین بار کہے اگر کوئی بلاوے تو اندر چلا جاوے نہیں تو پھر آوے اور
کہا انسا ور دوستوں کے ہاں جانے اجازت لے کے کی شرع میں اجازت کا اسواسطے حکم ہوا
ہے ہمیں معلوم ہو کہ اسکے گھر میں کسطرح سے بیٹھا ہی خ اذا استاذنت امراۃ احدکم
الی المسجد فلا یمنعہا بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
کسی سے اسکی جورو مسجد میں جانے کی نماز کے واسطے اجازت مانگے تو اسکو منع نہ کرے
خ ابن عمر اذا استاذنکم نساؤکم باللیل الی المسجد فاذنوا لہن بخاری میں ابن عمر

۱۱ ق ۵۳ خ ۱۳۱ خ ۴۲۸

عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری عورتیں رات کو مسجد میں جانیکو
اجازت مانگیں تو انکو اجازت دو ف اس حدیث کا بیان معلوم ہو چکا کہ اب
عورتوں کے نکلنے کا موقع نہیں رہا [illegible] اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُوتِرْ مسلم میں جابر سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق لیوے یعنی ایک یا تین یا پانچ
ق وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى
خَيَاشِيْمِهٖ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی سوتے سے
جاگے تو تین بار ناک جھاڑے اسواسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ میں رہتا ہے ف سوتے میں
بلغم اور رطوبت ولیخ اوپر کے ناک کی جڑ میں جمع ہوتی ہے اور اسکے سبب سے آدمی کو سستی ہوتی
ہے سو فرمایا کہ تین بار جھاڑے تاکہ وہ سستی دور ہو جاوے بلغم اور رطوبت کو شیطان ادھر اسکو
بلا اوس سے سستی اور کاہلی ہوتی ہے عبادت میں سو یہ شخص اور دوسی مسلمان کی [illegible]
کو شیطان رہتا ہے واللہ اعلم وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ
حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جب کوئی جاگے اپنی نیند سے تو نہ ڈالے اپنا ہاتھ برتن میں جب تک اسکو تین بار
نہ دھوئے اسواسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ کہاں اوسکا ہاتھ رات کو رہا یعنی شاید ناپاک جگہ پر لگا
ہوگا ف اگر برتن جانے بڑا ہو کہ جھکا کے نہ لے سکے تو چاہیے کہ چلو سے نکالے اسواسطے
کہ ہاتھ دھونے کو فرمایا کہ شاید ہاتھ میں نجاست لگ گیا ہو اور یہ دلیل ہے اسبات کی کہ نجاست کو جو
ہو اور ہاتھ بہو جاوے عرض کہ مستحب ہے کہ بن دھلے ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک پانی کے اندر ہاتھ
ڈالے ق وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَاِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهٗ اَوْ قَاتَلَهٗ
فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ اِنِّيْ صَائِمٌ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب کوئی صبح کرے کسی دن اس حال میں کہ روزہ دار ہو تو نہ فحش بکے اور نہ جہالت کرے اور
اگر کوئی مرد اوسکو گالی دیوے یا اوس سے لڑے اور سر لعنت کرے تو چاہیے کہ یوں کہے کہ میں تو

مرد اور دو مردوں میں اوپر دو رہویں ف یہ بات بیان ہے کہ پہلے کہنا یہ حصر تھا اگر رب
سے پیا بالسلمہ ولین سے کہ بیٹی رہے دو جوں مجکو مناسب نہیں کہ اوسکا جواب دو کہ رجان بیا
اور اسے روی کا لطف کیجیو ق جابر اذا اطال احدکم الغیبة فلا یطرق اهله لیلا
اور مسلم میں جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی سفر میں گہر سے زیادہ غائب ہو تو
گہر والوں میں رات کو نہ آوے یعنی اوکو گہر آوے ف اسکے کہنے میں بہت فائدے ہیں
کہ عورت اوسکی پاکی کے لئے زیر ناف کے بال دور کرلے تاکہ خاوند کو نفرت نہو اور خاوند بہی نہایہ
کہ صفائی حاصل کرے کہ عورت کو نفرت نہو اور وہاں مکروہ کیا ہے کہ ایسا ان ہو سکتا ہی
رات کو آنے میں یہ کہ نہیں ہو سکتا ایسا ہے کہ ایک شخص اپنی عورت کو حاملہ چھوڑ کر
سفر کو گیا سولہ برس کے بعد رات کے وقت گہر میں آیا بیٹا جوان ہوا تہا اپنی ماں کے پاس سوتا تہا
تو اس شخص کو گمان بد ہوا کہ عورت حرام کار ہی اپنے یار کے ساتھ سوتی ہے اوس کو محبت سے پہلے قتل کرنا
بیٹے کو مار ڈالا جب حقیقت حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو پیٹا سو اگر دن کو آتا تو یہ حال نہوتا اسیواسطے
حضرت نے مسافر کو منع فرمایا ہے کہ رات کے وقت گہر میں نہ آوے اسیطرح کے شریعت کے
حکموں میں ہزاروں فائدے دینی اور دنیاوی ہیں وقت پر اونکی خوبیاں ظاہر ہوتی ہیں
ه ابو سعید اذا اعجلت او اقحطت فلا غسل علیک وعلیک الوضوء فی اللسان ترجمہ
وھو حکم منسوخ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت سے صحبت
کرنے میں تو جلدی اور شتابی میں ڈالا جاوے یا جماع کرے بدون انزال کے تو غسل تجہ
پر نہیں اور وضو تجہکو لازم ہی حضرت نے عتبان بن مالک سے فرمایا اور یہ حدیث منسوخ ہے
ف حضرت ایکبار عتبان بن مالک کے گہر گئے وہ اپنی عورت سے صحبت کرتے تہے حضرت کی
خبر سنکے جلدی سے بدون فراغت ہوئے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت کو
حال معلوم ہوا تب حدیث فرمائی اول اسلام میں یہی حکم تہا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہتا
پہر یہ حکم منسوخ ہوا اب صرف صحبت سے بلا انزال بہی غسل واجب ہی ق عمار اذا اعطیتکما

میں بہتر ہے بنا اُن کی کچل وتسلیق بخاری اور مسلم میں حضرت عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب تجھکو بدون مانگنے کچھ ملے تو اوسکو لینا اور خدا کی راہ میں دینے ف فرمایا اونکو
حضرت کچھ دینے لگے عمر فاروق نے کہا جو مجھ سے زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجئے مجھکو کچھ حاجت
نہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جب بے مانگے کچھ ملے تو اوسکو خدا کی راہ
میں دینا بہتر ہے اگر حاجت ہو تو اپنے کام میں لاوے اور نہیں تو کسی اور محتاج
کو دے لیکن سوال کرنا دو طرح کی بات تو زبان سے مانگنا یہ تو صاف حرام ہے اور دوسرے
لالچ کسی چیز کی شخص سے تاک لگانا یہ دل کا سوال ہے تو لینے کی راہ سے یہ حرام ہے ق عمر
اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ بخاری اور مسلم میں عمر
فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سامنے آوے سیاہی رات کی پورب
سے اور جاوے دن اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کھولے ق ابوہریرہ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ
لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
جب زمانہ قریب ہوگا تو نہیں ہوگا کہ ایماندار کا خواب جھوٹا ہو ف اس حدیث کا
ایک مطلب تو یہ ہے کہ جب قیامت قریب آویگی تو مسلمان کا خواب سچا ہوا کریگا
قیامت میں سب باتیں ظاہر ہوں گی اور دوسرا یہ ہے کہ جب آدمی کی آخر عمر ہوتی ہے تو خواب سچا ہوتا ہے
اسواسطے کہ عالم آخرت قریب ہوتا ہے اور آخر عمر میں اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہے اور دنیا سے
سرد ہوتا ہے تیسرے یہ کہ بہار کے موسم میں جب رات دن برابر ہوتے ہیں تو خواب سچا ہوتا ہے
اسواسطے کہ ہوا گرم ہوتی ہے حواس صاف رہتے ہیں ق ابو قتادہ اِذَا اُقِيْمَتِ
الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ بخاری اور مسلم میں ابو قتادہ سے جنکا حارث بن ربعی
نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو تو مت اٹھو جب تک مجھکو آتے نہ دیکھ
لو ف حضرت کا گھر مسجد سے لگا ہوا تھا آپ گھر میں بیٹھتے تھے جب فرض کی تکبیر
ہوتی تب حضرت گھر میں سے تشریف لاتے تھے لوگ تکبیر کے ہوتے ہی اٹھ کھڑے ہوتے

سے سویرے جاکر بعد وہیں صبح سے ہوا کرو اور امام سے آگے نہ بڑھو کہ جب ختم تمام ہو تو لوگ
نمازکو سبب اسکے امام اعظم کی پیروی نہیں بجالاوینگے کہ سب امام اور مقتدی کھڑے ہوں اور بیٹھ جاویں اسکے
وقت نماز شروع کریں **ق** ابو ہریرہ سے روایت ہے اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الصَّلٰوۃَ وَالْاِمَامُ عَلٰی حَالٍ فَلْیَصْنَعْ کَمَا یَصْنَعُ الْاِمَامُ مسلم میں ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عرض ہو کہ کھڑے ہو لوگو کہ نماز سنت ہیں سو آئے فرض
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنتیں جماعت کی نماز ہونی ہی نہیں اور نفل پڑھنا
لیکن صبح کی سنت میں حرج نہیں کہ سبب جماعت سے پیچھے سنتیں کے اور دوسرے کے قریب
ہر کے جماعت ہی میں اور گر جانے سب سے سنت حاجت کی ایک کعب بھی ملے
تو سنت پڑھے ہر قسم ہاتھ اور رکوع ہی تک سے پڑھتا ہو اور ایک رکعت پڑھ چکا ہو
دوسری رکعت جا کر سیدھی کے جماعت میں شریک ہو وے۔ اگر اول رکعت کا سجدہ
کیا ہو تو وہیں رکوع کو کر جماعت میں ملے دو رکعت کی سنت کی ہو اعادہ کی **ح** ابو اسید الساعدی
التابعین اذا اکبروا کو ادا رکوا قیام واسعوا الکم کی دلیل ہی میں اسید ساعدی سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تک تحیہ اپنا اور گردن جھکائے امام ساتھی جیرانی کو **ف**
حدیث حضرت نے حکم دیا ہے سلسل کی اعادہ کر کے پڑھے تیر پیچھے تیز چلا کر تو کے
سب و درستے [illegible] اور تیر ترکیو کیا [illegible] جب جلد کریا کہ کوئی **ت**
ہمیں **ح** ابو ہریرۃ اِذَا قِیْلَ الرَّجُلُ لِاَحَدِکُمْ مَا بِالُ الدَّکَا مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی پر سے پتے بھائی کو کافر کہا تو وہ بات دونوں میں کسی پر پڑی اور لوٹ
ویسا ہی **ف** ایسے گروہ کافر ہے جیسے میں جس کو کافر کہا تو وہ ہے اگر وہ کو وہیں ہو سو سوت
کافر کہنے والے مرتا ہے پر سے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی سے یہ گناہ کرنے کے ستے مرکے
لوٹ والیا بیٹھیں کو لوٹنے سے یا اس پر بلٹ پڑھے یہ خدا کی غضب میں گرفتار ہوئے ہیں اپنی
کہا ہے اسیفہ ہیں کہ حلال ما جیش کا فروں کے کام کرے یا کافر وسکی عادتیں کے ہاں بہاں ہیں اور
اور کسی کے کافر کا رسل بطعن ماتے ہو گیا ہو او جو دیا سے دیں کی وجہ اسکی کہ کیا ہو تو وسکو یہی ہے

کافر

کافر کہتے تاکہ کوئی اوسکی راہ پر نہ چلے اور شریعت محمدی میں خلل نہ پڑے جیسے کہ اس زمانہ کے مقلدنا
ہوئے ہیں کہ شریعت محمدی کو سنتے ہیں بیشک کافر ہیں ق ابن عباسؓ ان النبی صلعم قال اذا اکل احدکم طعاما فلا
یمسح یدہ حتی یلعقہا او یلعقہا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا جب کوئی کہانا کہاوے تو اپنا ہاتھ کسی چیز میں نہ پونچھے جب تک کہ نہ چاٹ لے اپنا یا چٹاوے
ف یہ حکم اسواسطے ہوا کہ انگلیاں بعد کہانیکے نہ چاٹنا مغرور لوگوں کی عادت ہے اور چاٹنے میں برکت
اور تنا وسطے لکہا ہے کہ کہانے میں چار باتیں فرض ہیں حلال رزق کہانا اور اسکو خدا کی عنایت جاننا اور
راضی ہونا اوسکو کہانے کے تئیں شکر کرنا اور کچھ باتیں سنت ہیں اول بسم اللہ کہنا اخیر میں الحمد للہ کہنا اور دہنے
ہاتھ سے کہانا اور داہنا زانو اوٹہا کر بائیں پر بیٹھنا اور کبھی حضرت نے اکڑو بیٹھ کر بہی کہایا ہے اور دو
بہی چار ہیں بیٹھکے کہانا لقمہ چہوٹا بنانا خوب چبا کر نگلنا اور لوگوں کو کہاتے ہوئے نہ دیکہنا
اور علاج غرور کا یہ ہے کہ جو دسترخوان پر سے گرے کہانے کو چن کر اوٹھا کر کہانا اور بعد کہانیکے انگلیاں
چاٹنا اور مکروہ وہ چیزیں ہیں کہانیکو سونگہنا اور پہونکنا م ابن عمرؓ اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ
واذا شرب فلیشرب بیمینہ فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کہانا کہاوے تو اپنے داہنے ہاتھ سے کہاوے اور جب پیئے
تو چاہیئے کہ اپنے داہنے سے پیئے اسواسطے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کہاتا ہے اور بائیں سے پیتا ہے
م ابو ہریرہؓ اذا اکل احدکم فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ایتہن البرکۃ مسلم میں
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کہانا کہاوے تو چاہیئے کہ اپنی انگلیاں چاٹے
اسواسطے کہ اوسکو نہیں معلوم کہ کس انگلی میں برکت ہے ق ابو بکرۃ اذا التقی المسلمان بسیفیہما
فالقاتل والمقتول فی النار بخاری اور مسلم میں ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
دو مسلمان سامنا کریں تلواریں لیکر تو قتل کرنے والا اور جو قتل ہوا دونوں دوزخ میں ہیں ف
پوری حدیث یوں ہے کہ ابو بکرہ اس حدیث کے راوی نے حضرت سے پوچھا کہ قتل کرنے
والا تو اسواسطے دوزخی ہوا کہ قاتل رہا مگر جو قتل ہوا اسکا کیا قصور تہا حضرت نے فرمایا کہ وہ بہی تو

اسے حریف کے مارنے والے پر قصاص ہے تا اس لئے اوسکا قاتل ہو ہوا جیسی تو ضرور مارا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ قاتل و مقتول مسلمان دو زخی ہیں جب دونوں ایک دوسرے کے مارنے کا
قصد کریں اور عداوت سے لڑیں جس طرح نماز کا حکم ہوتی ہے تو اگر ایک مسلمان کو دوسرا مسلمان
حق مارنے کا ارادہ کرے یا چور اور راہ زن ایسا کرے تو وہ مسلمان اپنی جان جس طرح ہو سکے
بچاوے اور اگر بعض بتائے کہ دونوں کے مارنے میں کس طرح حکم ہے جیسا کہ تو ضروری ہے اس
امر میں کہ اپنی جان بچانا فرض ہے جس طرح کا قاتل دوزخی ہے اور جو مسلمان کا امام [illegible]
ہوں اونکا عمل یہی ہے عن عثمان بن ابی العاص الثقفی اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ
مسلم میں عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو امامت کرے قوم کی
تو ہلکی نماز ان کے ساتھ پڑھ یعنی جب امامت کرے تو ان کی رعایت کر کیونکہ ان میں بوڑھے اور بیمار
اور دودھ پلانے والے اور ضعیف بھی ہوتے ہیں ان کو تکلیف ہوتی ہے
کم [illegible] کی لمبی نماز ہی فرض ہے [illegible] بڑھ کر باختصار پڑھو رکوع
سجدہ پورا ہو مگر قومہ [illegible] لوگ بہت ہی تکلیف پاتے ہیں ہو نماز کو طول کریں اوس
صورت میں درست ہی ہو عن ابی ہریرة اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰئِكَةِ
غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
امام آمین کہیں تو تم بھی آمین کہو جسے فرشتے کہتے ہیں سو واسطے اوسکے جیسا کہ آمین کہنا فرشتوں کے
آمین کہنے کے موافق ہو جاوے بخشا جاوے اوسکے اگلے گناہ [illegible] اس کے سبب سے کہ یہ مبارک
دعا قبول کرنے کی ہے خدا کی رحمت ہر ہر سورہ کے ختم پر ہے آمین کہتے ہیں تاکہ تم بھی
آمین کہو جب تمہارا اور ان کا آمین کہنا موافق ہو تو گناہ معاف ہو [illegible] عن ابی قتادة قال
اصلی لکم صلاة [illegible] ابا [illegible] وبعضها جمیعا [illegible]
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ [illegible] کو چاہئے کہ [illegible]
[illegible] اور [illegible] اور حاجت کرے دونوں [illegible]

کو ساتھ ہے یا ولیوں کو ساتھ وقت آئے ہے لوں کر کے ایک ناؤں میں جو تو سے او دو سرا
باہر نکلتا ہو کہ اوس میں کلمہ ہی ہے اور عیوب میں ہے ق اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا
اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب خدا کسی قوم پر عذاب اتارتا ہی تو جتنے اوس قوم میں ہوتے ہیں سب پر عذاب
ہوتا ہی پھر قیامت میں اوٹھائے جاویں گے اپنے عملوں پر ف اسلئے جب کسی قوم پر عذاب ہوتا ہی
تو نیک اور بد سب ہلاک ہوتے ہیں لیکن نیکو کو عذاب دنیا ہی میں ہوتا ہے آخرت میں نیک لوگ
اپنی نیکیوں کا ثواب پاویں گے اور بد لوگ عذاب میں اسواسطے شریک ہوئے کہ اوس قوم کو گناہوں
سے منع کرتا اور اگر وہ کہا نہ مانے تو اون کے ساتھ کیوں رہے ق فَالْيُسْرُ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ
مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ
ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ مِنْ اَجْرِ بَعْضٍ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر سے خدا کی راہ میں کھانا کسیکو دیوے بدون فساد کے تو اوسکو ثواب
دینے کا ہے اور اسکے خاوند کو کمانے کا اور ایسا ہی رکھنے والے کو بھی اور ان میں سے کوئی کسیکے
ثواب کو کچھ کم نہیں کرتا ف بدون فساد کے یعنی اتنا نہ دے
ڈالے کہ اوسکے خاوند کو ضرر ہو اور یہ ثواب جب ہی کہ خاوند نے دینے کی اجازت دی ہو ق اِذَا
اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهِ مسلم میں حضرت عائشہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خرچ کرے عورت اپنے خاوند کی کمائی سے بغیر حکم اوسکے
تو عورت کو آدھا ثواب ہے ف بغیر حکم کے یعنی صریح حکم کے بدون کئے لیکن اوسکی
عادت سے معلوم ہو کہ وہ راضی ہے ق اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا
يَمْشِ فِي الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
جب ٹوٹ جاوے کسیکی جوتی کا تسمہ تو نہ چلے دوسری ایک جوتی پہنے جب تک اسکو درست
نہ کر لے ف عورت جو بعضی تک تھوڑا سا بھی ایک جوتا پہنا اسواسطے

[illegible] کہ گھر میں [illegible] اور صحبت میں [illegible] وعن ابی ہریرۃ [illegible]

[illegible] فانه لا يدري ما خلفه عليه ثم يقول

باسمك ربي وضعت جنبي وبك ارفعه ان امسكت نفسي فارحمها وان ارسلتها فاحفظها

بما تحفظ به عبادك الصالحين متفق علیہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں

کوئی اپنے بچھونے پر [illegible] تو چاہیے کہ جھاڑے اپنے بچھونے کو [illegible] کے اندر کی طرف

سے واسطے کہ اسکو معلوم نہیں کہ [illegible] کیا اثر ہے بعد اسکے [illegible]

[illegible] رب میرے [illegible] اور تیرے [illegible]

[illegible] میری جان کو [illegible] اگر چھوڑ دے تو اسکو بھی [illegible]

[illegible] ف سنت یہ ہے کہ سوتے وقت اول بستر جھاڑ لے تاکہ کیڑا اور گرد

[illegible] اور [illegible] کی طرف [illegible]

[illegible] کی [illegible] ق [illegible] اذا [illegible]

[illegible] متفق علیہ صحیح بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

[illegible] عورت [illegible]

[illegible] کیا کرتے ہیں ف اس واسطے لعنت کرتے ہیں [illegible]

[illegible] اذا [illegible] بخاری اور مسلم میں [illegible]

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو سوال کیا کرے [illegible]

[illegible] لوگوں نے عرض کی حضرت سے کہ [illegible]

[illegible] حضرت نے [illegible]

[illegible] حضرت نے [illegible] وقت [illegible]

اگر [illegible] اذا [illegible]

اخروا الصلوٰۃ عن وقتہا [illegible] جب تک کہ نماز پڑھتے رہیں مسلم میں عبداللہ [illegible] سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز موقوف کرو جب تک کہ [illegible] ہووے اور جب ڈوبے
سورج کا کنارہ تو نماز موقوف کرو جب تک کہ ڈوب جاوے ف سورج کے طلوع اور
غروب میں نماز حرام ہی ہے [illegible] اولئک [illegible] اسلام میں تو [illegible]
[illegible] حضرت نے فرمایا کہ جب بیعت لی جاوے دو اماموں [illegible] ان میں سے
واسطے کہ امام ہے دوسرے کو قتل کرو ف یعنی جب [illegible] مسلمانوں سے بیعت لی ہو اور
اسکے ساتھ بیعت ہو چکے بعد اسکے دوسرے امام سے بیعت [illegible] مسلمانوں [illegible] کی جو پہلے
امام ہے [illegible] باطل ہے ایک [illegible] دوسرے [illegible] شرارت اور امام کے
[illegible] اور یہ جو کہا کہ دوسرے امام کو قتل کر دیجئے [illegible] اسکو مردہ شمار کرو
[illegible] اسکا حکم جاری ہووے اور [illegible] امام [illegible] اور
[illegible] تو اسکو قتل کرو اسواسطے [illegible]
[illegible] ایک میان [illegible] دو تلوار [illegible] ملک میں بھی
واسطے اور اگر ساتھ ہی ایک ہی وقت میں دو امام ہو جاویں تو دونوں کی امامت [illegible]
[illegible] اسکے بعد جس [illegible] لوگوں کا اجماع ہو وہ امام ہے اور اگر دو امام بہت دور ملکوں
میں ہوں جیسے مشرق اور مغرب [illegible] ایک [illegible] دوسرے ملک میں [illegible] اسکا [illegible] اور
[illegible] دوسرے کی [illegible] ہو [illegible] تو امام [illegible] بہت
[illegible] سمجھے [illegible] صاحب کا یہ مذہب ہے [illegible] ایک [illegible] امام
[illegible] صاحب [illegible] سوا [illegible] اور [illegible] امام کو ضروری ہے
جہاد کرے مسلمانوں [illegible] کافروں کو غالب ہونے نہ دیوے [illegible] کافروں کو [illegible] احکام شرع
کے جاری کرے [illegible] ظالم [illegible] بیواؤں اور یتیموں کی خبرگیری کرے لیکن شرط
یہ ہے کہ امام احکام شرع [illegible] ہوشیار ہو [illegible] ملک کا [illegible]

کرے قوالی۔ کہا بیشک قریش کی قوم سے ہو گا اوسکے قرین ایکے ہو کر کسی غیر کو امامت میں حق نہیں ہے
مسائل بعض امت کے عقاید اور فقہ کے کتابوں سے دریافت کیا جاوے اور ابی سعید
تثاوب احدکم فلیمسک بیدہ علی فیہ فان الشیطان یدخل مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیوے تو اپنے منہ کو اپنے ہاتھ سے بند کر رکھے
اسواسطے کہ گھس جاتا ہی ف شیطان فرمایا سو کوئی چیز کو جیسے مکھی اور مچھر اور گرد و غبار کو جمائی
لیتے اثنا میں جب کوئی چیز منہ کے اندر گھس جاتی ہے سچ شیطان ہی گھس جاتا ہے اسواسطے کہ
جمائی بسبب بھرے پیٹ کے آتی ہی اور بدن میں سستی لاتی ہے اوس وقت شیطان بخوبی قابو پا
سکتا ہی اخیر باب التشہد ابو ہریرہ اذا تشہد احدکم فلیستعذ باللہ من اربع یقول اللہم
انی اعوذ بک من عذاب جہنم ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات ومن شر
فتنۃ المسیح الدجال [illegible] اذا فرغ احدکم من التشہد الآخر فلیتعوذ باللہ من اربع
من عذاب جہنم ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات ومن شر المسیح الدجال مسلم
میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی التحیات پڑھے تو چاہئے
کہ خدا سے چار چیزوں کی پناہ مانگے یوں کہے اے خدا میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے
اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے اور ایک دوسری روایت
میں یوں آیا ہی کہ جب فراغت کرے پچھلی التحیات سے تو چاہئے کہ خدا سے چار چیزوں کی پناہ مانگے
دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے
سے ف زندگی کا فتنہ یہ کہ آدمی گناہ کرے کافروں کی صحبت اختیار کرے یا بدعت اور جہالت [illegible]
اور موت کا فتنہ موت کے وقت کی سختی [illegible] خراب ہو [illegible] ہی کہ بعد التحیات اور درود کے
یہ دعا پڑھے ق وابو ہریرۃ [illegible] ثم [illegible] فلا یبصق قبل وجہہ [illegible]
ولیبصق عن یسارہ او تحت قدمہ الیسری بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی نماز کے تھوکے تو چاہئے منہ کے سامنے نہ تھوکے اور داہنے

والے اور ہوجاوے کہ اپنی بائیں طرف یا اپنے پاؤن کے نیچے تھوکے ف اگرچہ حضرت نے مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک لگا دیکھا تھا کہ اسکو چھڑا ڈالا اب یہ حدیث فرمائی یعنی قبلہ کے طرف تھوکنا اسواسطے منع ہوا کہ نمازی خدا سے عرض معروض کرتا ہے اور داہنی طرف فرشتے ہے کہ حضرت کے وقت مسجد میں فرش نہ تھا اسواسطے قدم کے نیچے تھوکنے کو فرمایا سو تب میں اگر نماز پڑھے تو کپڑے میں تھوک لے جیسا کہ اور روایت میں کپڑے کا ذکر ہے

ابو ہریرہؓ اذا توضا العبد المسلم او المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينيه مع الماء او مع اخر قطر الماء فاذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يداه مع الماء او مع اخر قطر الماء فاذا غسل رجليه خرجت كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء او مع اخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب وضو کرتا ہی مسلمان یا ایمان والا یہ شک ہی راوی کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لفظ فرمائی یا مومن کے سو دہوتا ہے اپنے مونہہ کو تو نکل جاتے ہیں اوسکے مونہہ سے سب گناہ جنکو اونکی آنکھ سے دیکھا پانی کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ اور جب اپنے دونوں ہاتھ دہوتا ہے تو اوسکے ہاتوں سے سب گناہ نکل جاتے ہیں جنکو ہاتھ سے پکڑا ہے پانی کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ پھر جب اپنی دونوں پاؤن دہوتا ہے نکل جاتے ہیں سب گناہ جنکو پیروں سے چل کر گیا پانی کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ یہانتک کہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے ف اس حدیث میں فضیلت ہی وضو کی معلوم ہوا کہ وضو سے گناہ دور ہوتے ہیں یعنی صغیرہ گناہ اور کبیرہ گناہ توبہ سے

ق جابرؓ اذا جاء احدكم يوم الجمعة وقد خرج الامام فليصل ركعتين بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آوے جمعہ کے دن اور امام خطبہ کو نکل چکا ہو تو چاہئے کہ دو رکعتیں پڑھ لیوے ف یہ حدیث دلیل ہی امام شافعی کی کہ دو رکعت

تحیۃ المسجد پڑھنا ضرور ہے اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہو امام اعظم کے مذہب میں خطبے کے وقت
کوئی نماز درست نہیں خطبے کا سننا فرض ہے سنت کرنے میں فرض فوت ہوتا ہے اور
دوسری روایت میں آیا ہے کہ جب امام خطبے کے واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوئی بات
کرنا درست نہیں مر اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ
جَہَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رمضان
کا مہینہ آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کئے
جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں باندھے جاتے ہیں ف اس حدیث میں رمضان کی برکت کا
بیان اسواسطے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ خالی ہوا اکثر گناہوں سے بچا تو رحمت
الٰہی کا جوش ہوا بہشت کے دروازے کھلے دوزخ کا ہوا شیطان بند ہوئے سو اسواسطے
کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر پیٹ بھرنے میں ہوتا ہے اور اکثر بے نمازی لوگ بھی رمضان میں
روزہ رکھتے ہیں اور نماز شروع کرتے ہیں یہی دلیل ہے شیطان کے قید ہونے کی غرض رمضان کی برکت میں
کچھ شبہ نہیں مر اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی حَاجَتِہٖ فَلَا یَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃَ وَلَا یَسْتَدْبِرْہَا
مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جا ضرور کے واسطے بیٹھے تو قبلے کا سامنا کرے
اور نہ اسکو پیٹھ دیوے مر اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِہَا الْاَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ
الْغُسْلُ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیٹھا عورت کے چاروں شاخے
میں اور لگا ختنہ مرد کا عورت کے ختنے میں تو ضرور واجب ہوگا غسل کرنا ف عورت کی چاروں شاخیں
دو ہاتھ پانوں اور دو رانیں یعنی صرف دخول سے غسل واجب ہے منی نکلے یا نہ نکلے اول حکم تھا کہ جب منی نکلے
غسل واجب ہوتا اس حدیث سے وہ حکم منسوخ ہوا اور یہی مذہب ہے تمام اماموں کا مر اِذَا جَمَعَ
اللّٰہُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرْفَعُ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِیْلَ ہٰذِہٖ غَدْرَۃُ فُلَانِ بْنِ
فُلَانٍ مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جمع کریگا اللہ اگلوں اور پچھلوں کو قیامت
کے دن ہر ایک دغاباز قول توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جاویگا پھر کہا جاویگا یہ دغابازی ہے

دنیا کی ملا پہلے سے کی ف جیسے امام حنیفہ کی ہر قول تو ڑا اسکو مدینا میں وصیت کر گئے ہیں آگے

وَلٰكِنْ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللّٰهِ شَيْئًا فَخُذُوْا بِهٖ فَإِنِّيْ لَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ مسلم میں طلحہ سے روایت

ہی کہ حضرت نے فرمایا جس میں تم کو خدا کی طرف سے کوئی خبر بتلا دوں تو اسکو پکڑ لیا کرو یعنی عمل کیا کرو

کہ یہ بشر ہوں اور مجھ پر بھی سہو ہو جاتا ہے یہ حکم یعنی بشر ہوں سو جس بات میں آدمی چوک جاتا ہے اور بھول جاتا ہے

ف اس حدیث کا قصہ یوں تھا کہ حضرت نے ایک بار لوگوں کو کھجور کے پھول کو مادہ کے پھول پر ڈالنے سے منع کیا اس

سال کھجور کم ہوئی تب یہ حدیث فرمائی جس میں لوگوں کی خطا کا ذکر ہے کہ دنیا کی مصلحت دنیا کے لوگ خوب جانتے ہیں

ق صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

بخاری مسلم میں مالک بن حویرث سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس طرح کہ تم مجھ کو نماز پڑھتے دیکھتے ہو اسی طرح تم بھی

اور پڑھا کرو دونوں میں نماز کا وقت آوے تو ایک تم میں سے اذان دیا کرے ف مالک بن حویرث روایت کرتے ہیں

کہ ہم دو لوگ حضرت پاس حاضر ہوئے جب ہم نے گھر جانے کا ارادہ کیا تو حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ نماز میں عمل اس طرح کیا جاوے اور جماعت دو آدمی سے بھی ہو جاتی ہے اور جب علم میں برابر ہوں تو بڑی عمر والا امام ہو

إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ بخاری مسلم میں ابن مسعود سے روایت

ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں بھی بشر ہوں جیسے تم ہو بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو تو جب میں بھول جاؤں تو مجھ کو یاد دلا دیا کرو

[illegible]

[illegible]

ف إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهٗ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهٗ أَجْرٌ

بخاری اور مسلم میں عمرو بن عاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب حاکم اور قاضی نے کسی مقدمہ میں حکم کرنا

چاہا سو سعی اور کوشش کر کے اس بات کی تحقیق کی اور پھر ٹھیک بات پا گیا تو اوس کو ثواب میں دو حصے ملیں گے

اور جب حاکم نے ٹھیک بات پانے کا ارادہ کیا اور سعی اور کوشش کی پھر چوک گیا یعنی

ٹھیک بات اوسکو معلوم ہوئی تو اوسکو ایک ہی ثواب ملے گا ف یعنی جب حاکم اور قاضی

فیصلہ کرنے میں خوب غور کرے اور قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے اوسکا حکم نکالا اگر وہ حکم ٹھیک ہے تو

اوسکو دو ثواب ہین اور اگر چوک گیا تو ایک ثواب ہے اوسکو یہ کہ جو کوئی ایسا نہین اوسی طرح جو سائل مجتہد
مسئلہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع امت مین صاف مذکور نہین اوسکو اپنے قیاس سے قرآن اور حدیث مین سے
اوسکے نکالے تو تقرر ثواب پا دیگا اگر ٹھیک مسئلہ نکالا تو دو ثواب ہین اور اگر چوک گیا اوسمین تو ایک ثواب لیکن شرط یہ
اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو اجتہاد کی شرطین علم فقہ مین مذکور ہین جو مجتہد نہو اوسکا یہ کام نہین اوسکو بہت علم اور فہم تیز
چاہیے اسواسطے اہل سنت مین چار مجتہد امام مقرر ہوچکے اونہی کی پیروی [illegible] اوسکو سلم [illegible]
اسیلیے [illegible] حضرت کے بیٹے سے بہت قریب تھا حضرت کے وقت کی [illegible] اور وفات کی
بہال [illegible] اور لوگ [illegible] اوس رات کے عالم کو [illegible] ہے ہر [illegible]
وَاَفِیْرِ لَہٗ [illegible] لَسِیْطَانٍ مسلم میں جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ [illegible] آدمی
[illegible] کہا [illegible] آدمی [illegible] ہی سو اوسکا [illegible]
کیا کیا [illegible] عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَکَانِ یُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَکَرَ مِنْ طِیْبِ
رِیْحِهَا وَذَکَرَ الْمِسْکَ وَیَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ طَیِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْکِ وَعَلٰى
جَسَدٍ کُنْتِ تَعْمُرِیْنَهٗ فَیُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰى رَبِّهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى آخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا
خَرَجَتْ رُوْحُهٗ قَالَ حَمَّادٌ وَذَکَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَکَرَ لَعْنًا وَیَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ خَبِیْثَةٌ جَاءَتْ
مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ فَیُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى آخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ رَیْطَةً کَانَتْ عَلَیْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰکَذَا رواه مسلم ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جب بدن سے ایماندار کی روح نکلتی ہے تو اوسکے لیے دو فرشتے آتے ہین اور اوسکو آسمان پر چڑھا لیجاتے ہین کہا
حماد اس حدیث کے راوی نے کہ حضرت نے یا ابو ہریرہ نے اوسکی خوشبو کا ذکر کیا اور مشک کا اور کہتے ہین آسمان
والے پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہے تجھ پر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تو نے آباد رکھا
پھر اوسکو اوسکے رب تک لیجاتے ہین پھر خدا فرماتا ہی کہ لیجاؤ اوسکو جہان مدت تک رہے قیامت تک
اور فرمایا حضرت نے اور کافر کی روح جب بدن سے نکلتی ہی کہا حماد نے اور حضرت نے یا ابو ہریرہ نے
اوسکی بدبو کو ذکر کیا اور اوسپر لعنت بارکی اور کہتے ہین آسمان والے ناپاک روح آئی زمین کی طرف

ہے حضرت عمرؓ نے بلایا پھر حکم ہوا ہی کو لکھا ہو اسکو کھلی ہوئی جنگ میں پیاسا مار کر لوہے پیٹے سو اس

رکھا حضرت نے مالک کو چونکہ ہاتھ سی مالک پر سطرح بھی حضرت سے آپ موج کو دی ہو یا

خیال کرینگے کہ بیٹے سے مالک سعد کی ف یہہ جو حکم ہو کر لیا ہو اسکو بنا بیٹے سے لکھ کر جاے کئی ہو

کو ادا ہو دن کے بعد معاملہ مرکز جسکا نام حاسس ہے ذکر ہو کا مگر سال کی سو نریکال پر کہتے ہیں

کذا

ہے حدیث عمار ابو اذا بلغ الامام تعلیق مسلم میں عبداللہ ہی بکا ہے و سب کی کہ حضرت

فرمایا کہ جب صاف ہوگا پھر اصلاح و عورت تو مالک ف ہی ہے محفوظ کہ سب مرتا ہے

ق

اور صاف کرینے سے پاک ہوجاتے ہیں سو سے جو حرکت اوس کو نظر ومر کی پائیدستے ہے حول

مالکی کے بیٹے و نام ساتھی کے سرنگت کے کام بھی سطرح کرے سو سنے ابو هریرہ اور ادا دخل

احدکم المسجد ملائکہ رکھتے مل ان علس تھا یہی ابو ہریرہ و سب کی کہ حضرت فرمایا

کہ جب کوئی مسجد میں جا رہا تو ورکس کو شیطان سے پیٹے طرف ہوا دکانا بھی المسجد سمجھے اسی

قر

اور اک کم لمس کرے سب مسجد میں شیطان سے حدیث سے صاف سامان ہوا کہ سوجہ لوگ کو ہا تھ کر کے

منہ لیے میں جمعہ کے دن مسجد المسجد میں ہو نماز اللہ ہر آئے سا آؤ اور اُسکو ایذا

اذا دخل احدکم المسجد فلیقل اللهم افتح لي ابواب رحمتك واذا خرج فليقل اللهم اني اسئلك

من فضلك مسلم میں لوگ مسجد میں اور مسجد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں داخل ہو

چاہیے کہ یوں کہے کہ ہی قاتل سے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول و مسجد سے نکلے تو یوں کہے کہ الہی میں

قد

تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتا ہوں جب مسجد میں جائے اور نکلے دعا پڑھا کرے جابر سے اذا دخل الرجل

بيته فذكر الله عند دخوله وعند طعامه قال الشيطان لا مبيت لكم ولا عشاء واذا دخل

ط

فلم يذكر الله عند دخوله قال الشيطان ادركتم المبيت واذا لم يذكر الله عند طعامه قال

ادركتم المبيت والعشاء مسلم میں جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے گھر میں جاوے

پھر یاد کرے خدا کو داخل ہونے اور کھانا کھانے کے وقت شیطان کہتا ہے کہ یہاں رات رہنے کا

مقام ہے نہ کھانا اور جب گھر میں داخل ہو اور خدا کو یاد نہ کرے تو شیطان کہتا ہے کہ یہاں رات ملی اور

اور سونے کے وقت بھی بسم اللہ نہ کہا تو شیطان کہتا ہے کہ تم کو رات کا رہنا اور کھانا دونوں ہاتھ آ گئے اور گھر میں آتے اور کھانا کھاتے بسم اللہ کہا تو شیطان کا حصہ نہیں گھر میں اور کھانے میں بسم اللہ کی برکت سے

ق۔ کا دخل نہیں ہوتا اور بسم اللہ کہنے سے شیطان کہانے اور سونے میں شریک نہیں ہوتا روی مسلم عن صہیب قال اذا دخل

اہل الجنۃ الجنۃ یقول اللہ تبارک وتعالی تریدون شیئا ازیدکم فیقولون الم تبیض وجوہنا الم تدخلنا

الجنۃ وتنجنا من النار قال فیکشف الحجاب فما اعطوا شیئا احب الیہم من النظر الی ربہم

مسلم میں صہیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب داخل ہو چکیں گے بہشت والے بہشت میں تو حق تعالی فرماویگا کیا تم چاہتے ہو کہ اور زیادہ دوں تمکو وہ کہیں گے کیا تو نے ہمارے منہ روشن نہیں کئے کیا ہم کو بہشت میں داخل نہیں کیا اور دوزخ سے بچا نہیں دیا پس پردہ اٹھا دیا جاویگا اور نہ دیا جاویگا ان کو کوئی چیز زیادہ پیاری اپنے رب کے دیدار سے

زیادہ پیاری ہو گی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت میں ایمانداروں کو دیدار الہی نصیب ہوگا اور بہشت کی کوئی نعمت اس دولت کو نہ پہنچے گی اور یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا اور جو اس سے

ق۔ بے نصیب ہیں وہ انکار کرتے ہیں جیسے معتزلہ اور خارجی اور رافضی روی عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ولا یقولن احدکم اللہم اغفر لی ان شئت ولیعزم المسئلۃ ولیعظم الرغبۃ بخاری و مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت

نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے کہ اے اللہ مجھ کو بخش دے اگر تو چاہے بلکہ یقین کے ساتھ مانگے کیونکہ

ق۔ خدا پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں روی ابو ہریرۃ اذا دعا الرجل امراتہ الی فراشہ فابت

فبات غضبان لعنتہا الملائکۃ حتی تصبح بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

جب مرد اپنی جورو کو اپنے بچھونے پر بلاوے اور وہ نہ آوے اور وہ مرد اس سے ناخوش ہو کر رات کاٹے تو فرشتے

ق۔ صبح تک اس پر لعنت کرتے ہیں روی ابو ہریرۃ اذا دعی احدکم الی الولیمۃ فلیاتہا بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا جب کوئی تم میں سے ولیمہ کے کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو وہاں جاوے ف ولیمہ کہتے ہیں اس کھانے کو جو نکاح کے پیچھے

کیا جاوے شادی کے بعد دوستوں اور برادروں کو جمع کر کے کھلاوے اور طعام ولیمہ سنت ہے اور اکثر

علما کے نزدیک ولیمہ میں جانا واجب ہے بشرطیکہ وہاں کوئی بات خلاف شرع نہ ہو اور بعضوں نے کہا

٧٩٢ ق

مروایت سنت ہی کھانا ضرور نہیں کہ مقدر ہو تو کھاوے قال ابو هريرة إذا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الطَّعَامِ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانیکے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہئے کہ یون کہے کہ مین روزہ دار ہون ف یعنے نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہی لیکن دعوت مین اظہار کرے یعنی روزہ کے عذر سے مین معذور ہون نہین تو کھاتا تا اوسکو رنج نہو

٧٩٣ ق

قال ابو هريرة إذا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب کوئی کھانیکے واسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہئے سو اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنیوالیکو نیک دعا کرے اور اگر بے روزہ ہو تو کھانا کھاوے ف یعنے دعوت کا رد کرنا حرام ہی کھانا نہین اگر عذر ہو تو اختیار ہی اگر دعوت مین کچھ بدعت ہو جیسے ناچ اور راگ اگر اوسکے جانے سے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوے اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو نہ جاوے اس عذر سے دعوت کا رد کرنا درست ہی

٧٩٤ ق

قال جابر إذا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی خواب دیکھے جو اوسکو بری معلوم ہو تو اپنے بائین طرف تھک دیوے تین بار اور تین بار یون کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور جس کروٹ لیٹا ہوا ہو اوسکو بدل ڈالے ف یعنے خواب بد او رغمگین شیطان کی طرف سے ہی موافق اس حدیث کے عمل کرے تو اوسکا ضرر اور وسوسہ دور ہو جاوے

٧٩٥ ق

قال ابو هريرة إذا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص خواب مین

مگروہ جو برا دیکھے تو اعوذ پڑھا ہو پھر نماز پڑھے اور اس خواب کو کسی سے نہ کہے ف
یعنے اگر کوئی برا خواب دیکھے اور دل میں اوسکا کچھ کھٹکا پیدا ہوا تو یہ تدبیر کرے کہ نماز
پڑھے اور خدا سے پناہ مانگے اسواسطے کہ کوئی بات بدون خدا کے حکم نہیں ہوسکتی اور
مکروہ خواب کا کہنا اسواسطے منع فرمایا کہ نادان لوگ اوسکو سنکے خدا جانے کیا
وسوسے ڈالیں اور روایت میں آیا ہے کہ اگر بہتر خواب دیکھے تو دانا دوست سے
کہے تاکہ بہتر تعبیر کہے اور بد خواب کسی سے نہ کہے ق عائشۃ اذا رأیت
الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ سَمَّی اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
مجھ سے کہ جب تو انکو دیکھے جو پیچھے پڑے جاتے ہیں قرآن کے وہم کے والی
آیتوں کے تو وہ لوگ وہی ہیں جنکا خدا نے قرآن میں نام لیا ہے تو ان سے
بچو یعنے پرہیز کرو اونکی صحبت سے ف قرآن کی آیتیں دو طرح کے ہیں محکم
اور متشابہ محکم وہ ہے جسکا مطلب صاف کھلا ہے اور متشابہ وہ ہے
جسکے مطلب میں دھوکا ہے صاف مطلب نہیں سو محکم آیتیں قرآن کی جو ہیں
اونھیں پر عمل کرنیکا حکم ہے اور متشابہ آیت کا کھوج کرنا اور اوسکی اصلیت
کو دریافت کرنیکا حکم نہیں قرآن میں حق تعالی نے فرمایا ہے جنکے دلوں میں
اورگمراہی ہے وہی لوگ متشابہ آیت کا کھوج کرتے ہیں سو حضرت نے فرمایا
کہ جو متشابہ آیت کا کھوج کریں تو وہ لوگ ایسے ہیں کہ بیشک گمراہی والوں میں ہیں
جنکا خدا نے قرآن میں نام لیا اور پیغمبر نے بتلایا سو اونکی صحبت سے کنارہ کرو
تاکہ اونکی بری صحبت کا اثر تمکو نہو جاوے مسلمان پر واجب
ہے کہ سب قرآن پر ایمان لاوے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کا اصل مطلب
کو خدا پر حوالہ کرے جس بات کو مالک حکمت والا منع کرے ہمکو کیا ضرور جو اوسمیں

بیان متشابہات قرآن

کھوج کرنا اور خدا کے غضب میں گرفتار ہوں ق عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ رَفَعَهُ قَالَ

إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ مَنْسُوخٌ بخاری اور

مسلم میں عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جنازہ

دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو یہاں تک کہ تم سے آگے بڑھ جاوے یہ حدیث

منسوخ ہے ف اول یہ حکم تھا پھر حضرت نے موقوف کیا ھد أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا

رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَقُولُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ مسلم میں ابوہریرہ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کسی مرد کو کہ کہتا ہے کہ سب لوگ

برباد ہوے ستیاناس گئے تو وہ سب سے زیادہ نہایت ستیاناس ہوا اسنے

لوگوں کو ستیاناس کیا ف اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ لوگوں کو خدا کی

رحمت سے ناامید کرے اور کہے کہ لوگ اپنے گناہوں سے ستیاناس گئے

مقرر دوزخ میں پڑیں گے بخشے نجاویں گے تو حقیقت میں یہ شخص خود برباد ہو گیا

اسواسطے کہ لوگوں کو رحمت سے ناامید کیا اور بندگی چھڑائی اور دوسرا مطلب

یہ کہ لوگوں کے عیب اور برائیاں نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہو گئے ہیں تو حقیقت

میں یہ خود برباد ہوا کہ لوگوں کی غیبت کی اور آپ کو بہتر سب سے سمجھا امام مالک

نے فرمایا کہ اگر لوگوں کے گناہ اور سستی دیکھ کر افسوس سے یوں کہے کہ ہائے

کیا لوگ بگڑ گئے ہیں برباد ہو گئے ہیں تو کچھ مضائقہ نہیں اور اگر یہ بات غرور

سے کہے اپنے کو بہتر سمجھے اور سب کو ذلیل جانے تو ہرگز درست نہیں حدیث کے

سوا نق ھد أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا

فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت

نے فرمایا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اسکو دیکھو یعنی

شوال کے چاند کو تو روزہ کھولو اور اگر بدلی گھری تم پر تو تیس رمضان کے دن روزہ

رکہدو **ق** ام سلمہ اِذَا رَاَیْتُمْ هِلَالَ ذِی الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلْیُمْسِکْ عَنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم دیکھو ذی الحجہ کا چاند اور ارادہ کوئی رکہتا ہو قربانی کا تو چاہیے کہ باز رہے اپنی بال اور ناخونون سے یعنے بال اور ناخن نہ کاٹے **ف** امام احمد کا یہی مذہب ہے کہ چاند دیکھنے سے قربانی کرنے والے کو بال اور ناخن کا کتنا حرام ہے اور شافعی اور مالک کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظم کے نزدیک جائز ہی **ق** اَبُوْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ اِذَا رَمَیْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ فَكُلْ مَا لَمْ یُنْتِنْ مسلم مین ابو ثعلبہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے تیر سے شکار کو مارا پھر شکار غایب ہو گیا یعنے کہین چھپ گیا یا چلا گیا پھر تو نے اوسکو پایا تو اوسکو کہا جب تک بدبو نہ کرے **ف** اگر شکار زخمی ہو شکاری کے تیر سے اور کہین چلا جاوے تو اگر شکاری اوسکے تلاش مین رہے نا امید ہوکے نہ بیٹھا ہو تو تلاش کی حالت مین اوسکو مردہ پاوے تو امام اعظم کے نزدیک اس شرط سے شکار حلال ہے اور نہین تو حرام ہے اور امام مالک کے نزدیک اگر اوسی دن پاوے تو حلال ہے اور اگر دوسرے تیسرے دن پاوے تو حرام ہی اور بدبودار گوشت کہانا حرام نہین لیکن مکروہ ہی **ق** اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَیَّنَ زِنَاهَا فَلْیَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ عَلَیْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْیَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ عَلَیْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَیَّنَ زِنَاهَا فَلْیَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ ثُمَّ لِیَبِعْهَا فِی الرَّابِعَةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمہاری کسیکی لونڈی حرام کاری کرے پہر ظاہر ہو جاوے اوسکی حرام کاری خواہ اسکے اقرار سے خواہ گواہون سے تو اوسکو مالک حد مارے یعنے کوڑے مارے اور اوسکو جہڑکی نہ دیوے پہر اگر دوسری بار حرام کرے تو چاہیے

کہ دوسری بار بھی حد مارے اور اسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر تیسری بار حرام
کرے سو اوسکا حرام ظاہر ہو جاوے تو چاہیے اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسّی
اسکی قیمت ملے یعنے پوری قیمت کا خیال نکرے جتنے کو بکے بیچ ڈالے اور
دوسری میں یوں ہی کہ چوتھی بار اوسکو بیچے **ف** عرب کا دستور تھا کہ لونڈی یوں
کی حرام کاری کو عیب جانتے تھے صرف جھڑکی اور گھرکی پر ٹال دیتے تھے جیسے
اکثر جگہ ہندوستان میں سو فرمایا کہ صرف جھڑکی پر نہ ٹالا کرو بلکہ اوسکو حد مارا کرو
خدا کے حکم موافق اور لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہی گھرکی اونکو کچھ فائدہ بھی
نہیں کرتی امام شافعی کا یہی مذہب ہی کہ مالک خود بدون حاکم کے اجازت لونڈی
غلام کو حد مارے اور امام اعظم کے نزدیک حاکم سے اجازت لے کر مارے **عَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا
سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ
فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو ارزانی اور سرسبزی کے سال تو
اونٹوں کا حق زمین سے دیا کرو یعنے اونٹوں کو زمین پر چرنے کو چھوڑ دیا کرو منزل
پر اوترکے اور جب تم سفر کرو قحط اور خشکی کے سال تو جلدی خشکی کی منزلوں کو
طے کر ڈالو اونٹوں کا گودا رہتے یعنے اونٹوں کی ہڈیوں کا گودا سوکھنے نہ پاوے
طاقت اونکی نہ جاتی رہے کہ تم منزل پر پہنچ جاؤ اور بڑی بڑی منزلیں کرکے
خشکی سے نکل جاؤ اور حضرت نے فرمایا کہ جب تم پچھلی رات کو منزل پر اوترا کرو
تو رستوں کو چھوڑ کر علیحدہ اترا کرو اسواسطے کہ رستے جانوروں کی آمد و رفت کے
راہیں ہیں اور کیڑوں کے مقام ہیں رات کو **ف** اس حدیث میں حضرت نے
سفر کے حکمتیں امت کو بتائیں **وَعَنْ اَبِیْ الْعَبَّاسِ اِذَا اَتَيْتُكَ الْعِلْمَ سَعِيْدٌ مَسْعُوْدٌ**

آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ مسلم مین حضرت عباس رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سجدہ کرتا ہی بندہ تو اوسکے ساتھ سجدہ کرتے ہین سات عضو سجدہ
کرنے مین اوسکا مونہہ اور اسکی دونون ہتھیلیان اور دونون اوسکے گہٹنے اور دونون
اوسکے قدم ف سونہ سجدہ کرتا ہی یعنے ماتھا اور ناک ق ۴۱۵ اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِذَا
سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ مسلم مین براء بن عازب رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو رکھ زمین پر اپنے دونون ہتھیلیون
کو اور اوٹھا رکھ دونون اپنے کہنیون کو ف یعنے سجدہ مین کہنیان زمین پر رکہنا
کُتے اور لومڑی کی طرح مکروہ ہی ق ۴۱۶ اَنَسٌ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا
عَلَيْكُمْ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سلام کرین
تمکو کتاب والے یعنے یہود اور نصاری تو اوسکے جواب مین کہو علیکم یعنے تمپر بھی
ف سلام دعا ہی سو اسواسطے منع کیا کافرون کو بلکہ علیکم کہنے کو فرمایا یعنے تمپر وہ
بات ہی جسکے تم لائق ہو ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَى
الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا
وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب تم نماز کی تکبیر اور قد قامت الصلوة سنو تو چلو جماعت کی نماز کے
واسطے ٹھہرے ہوے آہستگی اور آرام سے اور نہ جلدی کرو سو جتنی نماز
امام کے ساتھ پاؤ اوتنی پڑہو اور جو چھوٹ رہے اوسکو آپ تمام کرو ف
معلوم ہوا کہ جماعت کے واسطے جھپٹنا مکروہ ہی اسواسطے کہ جلدی مین دم
پھول جاتا ہے نماز چین سے نہین ہوتی اور یہی مذہب ہے
امام احمد کا اور بعضے علماء کے نزدیک پہلی تکبیر کے واسطے جلدی
کرنا درست ہی ق ۴۱۷ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ فَلَا

تَرْكَبُوهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا بخاری اور مسلم مین اسامہ
بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سنو کہ کسی زمین مین وبا ہے تو اوس مین نہ
جاؤ اور جب اوسی زمین مین وبا پھیلے جس مین تم ہو تو اوس سے نہ نکلو **ف**
جس ملک مین وبا ہو نہ جاوے کیون اپنے تئین بلا کی اوکھلی مین ڈالے اور
اگر اوسی ملک مین وبا پڑی ہو تو اوس مین سے نہ بھاگے صبر اور توکل خدا
پر کرے اور خدا سے بھاگ کے کہان بچے گا حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی کہ وبا مین صبر کرنے والا شہید کا ثواب پاوے گا اور وہان
سے بھاگنے والا گنہگار ہے جسطرح کافرونکی صف سے بھاگنا ۸۱۹ مر

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ
فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ
فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ
أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ مسلم مین عبد اللہ
بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان دینے والے
کی آواز سنو تو کہتے جاؤ جسطرح موذن کہتا ہی پھر مجھ پر درود پڑھو
اسواسطے کہ جو میرے اوپر ایک بار درود پڑھیگا خدا اوسکے سبب سے
دس بار اوس پر رحمت کرے گا پھر میرے واسطے وسیلہ مانگو سو اللہ سے وسیلہ
بہشت مین ایک بڑے عمدہ مقام کا نام ہے نہین لائق ہے وہ مقام مگر
ایک بندہ کے واسطے خدا کے بندون سے اور امیدوار ہون کہ وہ بندہ
مین ہی ہون گا بعد وہ عالی مقام مجھے کو ملے گا سو جو شخص خدا سے میرے
واسطے وہ وسیلہ مانگا کرے گا یعنی اذان کے بعد اوس پر میری شفاعت
ضرور ہوگی **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بعد اذان کے اول حضرت

۸۱۸ فضیلت درود و فضیلت سوال وسیلہ جواب

درود پڑھے پھر وہ دعا پڑھے جسمین وسیلہ کا ذکر ہی تو کر حضرتؐ کی شفاعت
اوسکے گناہ بخشتا ہے اور درود کی بڑی فضیلت اس حدیث سے معلوم ہوئی
کہ جو حضرتؐ پر ایکبار درود پڑھے اوسپر دس بار خدا رحمت کرتا ہی اور صاف
معلوم ہوا کہ سب پیغمبروں سے ہمارے حضرتؐ افضل ہین اسواسطے کہ وہ عالی مقام
یعنی وسیلہ سوا حضرتؐ کے اور کسی پیغمبر کو نملیگا اللھم صل وسلم وبارک
علی عبدک وحبیبنا محمد والہ واصحابہ اجمعین ق ٩٢٠ ابو سعید اذا سمعتم
النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم اذان سنا کرو تو کہا کرو جیسا موذن
کہتا ہی ف مگر دوسری حدیث مین ہی کہ بجای حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح
کے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے ق ٩٢١ ابو ہریرۃ اذا سمعتم نہاق الحمیر فتعوذوا
باللہ من الشیطان فانہا رأت شیطانا واذا سمعتم صیاح الدیکۃ
فاسئلوا اللہ من فضلہ فانہا رأت ملکا بخاری و مسلم مین ابو ہریرہؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم سنو گدھے کا رینکنا تو خدا کی پناہ
مانگو شیطان سے اسواسطے کہ اوسنے شیطان دیکہا ہی اور جب تم مرغ
کی بانگ سنو تو خدا سے اوسکا فضل و کرم مانگو اسواسطے کہ اوسنے فرشتہ
کو دیکہا ہی ف حدیث سے معلوم ہوا کہ گدہا شیطان کو دیکہہ کے بولتا ہی
اور مرغ فرشتے کو دیکہہ کے بولتا ہے گدہا بسبب حماقت اور بہت کہانے
کے شیطان سے مناسبت رکہتا ہی اور مرغ سخاوت اور شجاعت اور حسن
خوبی سے فرشتے سے مناسبت رکہتا ہی واللہ عالم ق ٩٢٢ ابو قتادۃ الحارث
بن ربعی اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء واذا اتی الخلاء
فلا یمس ذکرہ بیمینہ ولا یتمسح بیمینہ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ

سے روایت تھا کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص تم میں آئے تو دم نہ چھوڑے
اپنی میں اور جب پاخانہ میں ہووے تو نہ چھوئے اپنا ذکر داہنے ہاتھ سے اور نہ استنجا کرے داہنے ہاتھ سے
حدیث ۵ عن ابی هريرة اذا شرب الكلب في اناء احدكم فليغسله سبع مرات
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کتا تمہارے کسی برتن میں
پیوے تو چاہئے کہ سات بار دھووے اس کو ف امام شافعی کا مذہب ہے کہ کتے کے جھوٹے برتن
کو سات بار دھووے تو پاک ہووے لیکن ایک بار مٹی سے اور سات بار صرف پانی
سے اور امام اعظم کے نزدیک تین بار دھونے سے پاک ہوتا ہے سات بار دھونا اول حکم
تھا کہ ہر طرح کتوں کو ناپاک بتلانے کے لئے حدیث عن ابی سعید اذا شك احدكم
في صلاته فلم يدر كم صلى ثلاثا او اربعا فليطرح الشك وليبن على ما
استيقن ثم يسجد سجدتين قبل ان يسلم فان كان صلى خمسا شفعن له
صلوته وان كان صلى اتماما لاربع كانتا ترغيما للشيطان مسلم میں ابو
سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شک کرے اپنی نماز میں
پھر نہ جانے کہ کتنی پڑھی تین رکعت یا چار رکعت تو شک کو دور کرے اور
اور جس پر یقین رکھتا ہو اسی پر بنا کرے پھر دو سجدہ کرے سلام کرنے سے پہلے
تو اگر پانچ رکعتیں پڑھی ہوں گی تو دو سجدے سے جوڑا ہو جاویں گی یعنی چھ ہو جاویں
گی اور اگر نماز پڑھی چار ہی سے پورا کرنے کو تو دو سجدے ہوئے شیطان پر خاک ڈالنے کو
ف یعنے جب شک پڑی کہ تین رکعت ہوئیں یا چار تو شک چھوڑ دے
یقین کو لیوے یعنی کمتر کا اعتبار کرے اکثر کو نہ لیوے جیسے اس صورت میں تین رکعت
کا اعتبار کرے چار کو چھوڑ دے اور چوتھی رکعت پڑھ کے سجدہ سہو کا کرے پھر اگر
حقیقت میں پانچ رکعتیں ہوئی ہوں گی تو دو سجدے سے مل کر چھ ہو گئیں اور اگر
حقیقت میں چار ہی رکعتیں ہوئیں تو دو سجدہ ایسے شیطان پر خاک ڈالنے کو ہیں

شبہ تو شیطان کو ذلیل کرتی ہیں جب نماز پوری ہو ہی تو وہ دو سجدے اون کا ثواب نفل ہو دیا
شیطان کے منہ میں خاک پڑی کہ اوسکا مطلب نہ ہوا معلوم ہوا اگر سہو کا نقصان پورا
کرنیکے واسطے مقرر ہوے ہیں یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہے کہ شک میں کمتر کو
اختیار کرے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا کرے ق ٩٢٥ ابن مسعود اذا شک
احدکم فی صلوته فلیتحر الصواب فلیتم علیه ثم لیسجد سجدتین بخاری
اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسیکو شک پڑے
اپنی نماز میں تو چاہیے کہ اٹکل کرے ٹھیک بات کی پھر اوسی حساب سے پورا کرے پھر دو
سجدے کرے ف اور ہی روایت مصابیح میں یوں ہے کہ اول سلام کرے پھر دو سجدہ
کرے یہ حدیث ظاہر میں امام اعظم کی دلیل ہے کہ شک میں گمان غالب اور
اٹکل پر عمل کرے اور بعد سلام کے سجدہ سہو کا کرے یہ اوسکے واسطے ہی جسکو
شک بہت پڑتا ہو اور جسکو اول بار شک پڑے وہ اوس نماز کو چھوڑ کے
سر سے نماز شروع کرے م ٩٢٦ زینب بنت ابی معاویة الثقفیة
امرأة عبد الله بن مسعود اذا شهدت احداکن صلوة العشاء فلا
تمس طیبا مسلم میں زینب عبداللہ بن مسعود کی بی بی سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جب تم عورتوں میں سے کوئی عشا کی نماز کو آوے تو خوشبو نہ لگاوے
ف خوشبو عورت کو اسواسطے منع کی کہ جماعت میں کسیکو برا خیال نہ آوے
م ٩٢٧ ابو هريرة اذا صلى احدكم الجمعة فليصل بعدها اربعا
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعہ کی فرض
پڑھ چکے تو اوسکے بعد چار رکعتیں پڑھے ف یہی مذہب امام ابو حنیفہ کا کہ جمعہ کے
بعد چار رکعتیں سنت ہیں اور امام ابو یوسف کے نزدیک جمعہ کی پیچھے چھ رکعتیں سنت
ہیں چار پہلے دو پیچھے یہ روایت علی مرتضی سے ہی ق ٩٢٨ ابو هريرة اذا صلى احدكم للناس

فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ
فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ بخاری ومسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب
کوئی آدمی تمکو نماز پڑھاوے یعنی امام بنے تو چاہئے کہ ہلکی نماز پڑھے
اسواسطے کہ آدمیوں میں ضعیف اور بیمار اور بڈھے بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا
اپنے واسطے نماز پڑھے تو طول کرے جتنا چاہے وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ٥٢٩ ص
صَلَاةُ الْفَجْرِ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ ثُمَّ إِذَا صَلَّيْتُمُ
الظُّهْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَحْضُرَ الْعَصْرُ وَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ
تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَسْقُطَ الشَّفَقُ وَإِذَا
صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم فجر کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے جب تک سورج کا پہلا
کنارہ نکلے یعنی اوپر کا کنارہ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے جب تک
کہ عصر آوے اور جب تم عصر پڑھو تو اوسکا وقت ہے یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کو
جھکے اور جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے جب تک سرخی ڈوبے
اور جب تم عشا کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے آدھی رات تک ف ہر چند
عصر کا وقت ڈوبنے تک اور عشا کا وقت صبح تک ہے مگر اس حدیث میں مستحب
وقت فرمایا یعنی جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو اور وہ زرد ہو تو وہ وقت مکروہ
ہے اور عشا بھی بعد آدھی رات کے مکروہ ہے ح أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ ٦٢٠ ح
فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ فَقَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا
فَقَالَ إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب امانت ضائع کی جاوے تو انتظار کر قیامت
کا یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ قیامت کب آویگی پھر او

مروت کہا کہ امانت کا ضایع ہونا کیا حضرت نے فرمایا کہ جب سپرد ہو حکومت اور سرداری نالایق کو تو منتظر رہ قیامت کا یعنی بے علم کو عزل امر کا حاکم ہونا یہی نشانی ہے قیامت کی

ص ٩٣١ عَنْ أَبِي مُوسَى إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوهُ فَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو اسکو نیک دعا دو یعنی یرحمک اللہ کہو اور اگر الحمد للہ نہ کہے تو اسکو مت دعا دو

ق ٩٣٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اسکا بھائی یا صاحب جواب میں یرحمک اللہ کہے یعنی خدا تجھپر رحمت کرے اور جب اوسکو یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا یوں کہے دوسرے سے کہ یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی خدا تمکو نیک راہ بتلاوے اور تمہارے دلکو سنوارے ف چھینک صحت کی دلیل ہی اسواسطے الحمد للہ کہنا سنت ہوا اور جواب دینا بعضوں کے نزدیک واجب ہے اور بعضوں کے نزدیک مستحب

م ٩٣٣ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللّٰهُ فَقَالَ أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَافَسُونَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَجْعَلُونَ بَعْضَهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم پر فتح ہوگا ایران اور روم کا ملک تم کون قوم ہوجاؤ گے یعنی شکر گذار رہو گے یا ناشکری کیا عبد الرحمن بن عوف نے کہا ہم شکر گزار بندے رہیں گے جیسا ہمکو خدا نے حکم کیا تو حضرت نے فرمایا کہ یا اسکے سوا

ہوگے بعضے شکر گذاری نہ کروگے بلکہ ہوس کروگے پھر آپس مین حسد
کروگے پھر آپس مین ایک دوسرے کی جڑ کاٹو گے برابر یکا حق نہ مانو گے پھر آپس
مین بغض و عداوت رکھو گے راوی کو شک ہے کہ حضرت نے بلفظ فرمائی یا اور
مانند کوئی اور پھر حضرت نے فرمایا کہ پھر تم جاؤ گے محتاج مہاجرین مین سو ڈالو گے
اونکے بعضون کی گردنون پر یعنے بعض کو دوسرے کا تابع بین کر دوگے یا اونکو
تکلیف مالایطاق دوگے ف حضرت نے اس حدیث مین روم اور ایران کے
فتح ہونیکی آگے سے خبر دی اور زیادتی مال و دولت کی خرابیان اور فساد بیان
کئے سو صدیق اور فاروق کی خلافت مین اون کے بندوبست سے کچھ فساد
نہوا حضرت عثمان آخر خلافت مین البتہ تھوڑا سا فساد شروع ہوا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی
خلافت مین زیادہ بڑھا پھر تو یزید پلید اور مروان اور اوسکی اولاد کی حکومت اور سلطنت
مین مہاجرین اصحاب پر زیادتیان اور ظلم ہوا اور خرابیان ہوئیں سارا عالم جانتا ہے
۹۳۴ ح جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت کا ح ابن عمر اذا قاتل احد کم
فلیجتنب الوجہ بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
کوئی ایسے لڑے چاہیے کہ منہ کو بچا دے ف یعنے جب مسلمان سے مارکوٹ
ہو یا کوئی مسلمان ناحق قتل کا ارادہ کرے تو اپنے بچاؤ کے واسطے اوسکو
مارے لیکن منہ مین زخم نہ لگاوے اسواسطے کہ آدمی کا منہ اشرف جوارح ہے
یا کافر سے لڑائی ہو تو جیسا تک سکے منہ مارنے سے کام نکلے تو اوسکے منہ
۹۳۵ ہ مارے لیکن یہ فرض نہیں ہے ۵ ابو ہریرۃ اذا قال احد کم آمین
وقالت الملائکۃ فی السماء آمین فوافقت احدھما الاخری غفر لہ
ما تقدم من ذنبہ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس
وقت کسی نے آمین کہا اور فرشتون نے آسمان مین آمین کہی پھر موافق پڑ گئی

دیکھا میں دوسرے سے تو اوس آمین کہنے والے کے پچھلے گناہ معاف
ہو جاوینگے ف یعنے ایک ہی وقت میں آدمی اور فرشتون نے امین کہی
تو مغفرت ہوتی ہی خ ابو ہریرۃ اذا قال احد کم لاخیہ یا کافر فقد
باء بہ احدھما بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے
اپنے بھائی مسلمان کو کہا کہ یا کافر تو دونوں میں سے ایک پر کفر پلٹ پڑتا ہی
یعنے اگر وہ حقیقت میں کافر ہے تو اوسی پر ثابت رہا اور اگر وہ کافر نہیں
تو کہنے والے پر یک بارگی ق ابو ہریرۃ اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ
فقولوا اللھم ربنا لک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ
ما تقدم من ذنبہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب امام کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو اللھم ربنا لک الحمد اسواسطے
کہ جسکا قول فرشتون کے قول سے موافق پڑا اوسکے پچھلے گناہ معاف
ہو جاوینگے ف امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد کا یہی مذہب ہے
کہ امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی صرف ربنا لک الحمد کہے اور
امام شافعی کے نزدیک دونوں قول کو امام بھی جمع کرے مقتدی بھی جمع کرے
لیکن اس حدیث سے اول مذہب قوی معلوم ہوتا ہی خد ابو ہریرۃ اذا
قال الامام ولا الضالین فقولوا آمین فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ
غفر لہ ما تقدم من ذنبہ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اسواسطے کہ جسکا قول فرشتون کے
قول کے موافق پڑ جاوے گا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے
خد عمر اذا قال المؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر
اللہ اکبر ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ قال اشہد ان لا الہ الا اللہ

ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو کوئی تم مین سے جواب مین کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر موذن کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ تو سننے والا کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ پھر موذن جب کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ تو سننے والا کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر جب موذن کہے حی علی الصلوۃ تو سننے والا کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب موذن کہے حی علی الفلاح تو سننے والا کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ تو پھر جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو سننے والا کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب موذن کہے لا الہ الا اللہ تو سننے والا لا الہ الا اللہ اپنے سچے دل سے کہے تو بہشت مین جاوے **ف** اس حدیث مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کا جواب دینا سکہایا اور سچے دل سے جواب دینیوالا کو بہشت کا وعدہ کیا جب مسلمان اذان سنے تو سب کاروبار چھوڑ کر اذان کا جواب دیوے تاکہ بہشت کی بشارت مین داخل ہو اکثر علماء کے نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہے اور اگر ایک مکان مین کئی اذان کی آواز آتی ہو تو اپنے محلہ کی مسجد کی اذان کا جواب دیوے باقی کا جواب دینا واجب نہین اور اگر قرآن پڑھتا ہو تو چپ رہے جواب اذان کا دیکر پڑھے **۱۴۰** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی لِسَانِہٖ فَلَمْ یَدْرِ مَا یَقُوْلُ فَلْیَضْطَجِعْ مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب

کوئی رات سے اوٹھے یعنے تہجد کی نماز کے واسطے پھر قرآن اسکی زبان
سے صاف نہ پڑھا جاوے سو نیند سے ایسا غافل ہو کہ نہ جانے کہ کیا
کہتا ہی تو چاہیے کہ لیٹ رہے **ف** یعنے تہجد کی نماز سرور اور
حضور سے چاہیے نیند کے غلبہ میں یہ بات حاصل نہیں اسواسطے سو رہنے
کو فرمایا پھر جب غلبہ نیند کا دفع ہو تب نماز میں قرآن پڑھے ۔ [۴۲۱] ابو ہریرۃ

۴۲۱ ق

اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَلْیُصَلِّ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ مسلم میں ابو ہریرہ
رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اوٹھے یعنے تہجد کو
تو چاہیے کہ دو رکعت ہلکی نماز پڑھے **ف** حضرت نے خوب حکمت بتائی کہ اول
نیند کا خمار اور سستی بدن میں ہوتی ہے جب اول وسے ہلکی نماز پڑھی
تو باقی تہجد کی نماز بخوشی طول قرات سے پڑھے گا یا دو رکعت تحیۃ الوضو
کی مراد ہوں اور ہلکی رکعتیں اسواسطے فرمائیں تاکہ جلدی وسوسہ اوا [illegible]
اسواسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو وضو کر کے دو رکعتیں بے وسوسہ پڑھے
گناہ اوسکے پچھلے گناہ معاف ہوں گے پھر بعد رکعت اول دو رکعتوں میں ہلکی کر
پھر طول کرے جب تک کہ حضور دل حاصل ہے بعد غرض کے سبب نفلوں
سے تہجد کی نماز افضل ہے اللہ اسکا شر اسلمان کو دیوے آمین [۴۲۲]

۴۲۲ ق

ابو ہریرۃ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مسلم
ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اوٹھ جاوے
اپنی جگہ سے پھر وہ پلٹ آوے تو اوس جگہ وہی شخص زیادہ تر حقدار ہے
ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد کی صف میں بیٹھا
پھر وضو کرنے کو یا کسی اور کام کو جاوے اور دوسرا شخص اوسکی جگہ
پر بیٹھ گیا ہو تو اوسکو وہاں سے اوٹھا دیوے اور پہلا شخص اپنی

جلیہ پر بیٹھے اسی طرح اور مجالس میں بھی ﻫ اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَاِنَّہٗ یَسْتُرُہٗ اِذَا کَانَ بَیْنَ یَدَیْہِ مِثْلُ اٰخِرَۃِ الرَّحْلِ فَاِذَا لَمْ یَکُنْ بَیْنَ یَدَیْہِ مِثْلُ اٰخِرَۃِ الرَّحْلِ فَاِنَّہٗ یَقْطَعُ صَلٰوتَہُ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَۃُ وَالْکَلْبُ الْاَسْوَدُ مسلم میں ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھڑا نماز پڑھتا ہو تو اسکی آڑ ہوجاتی ہے جب اسکے آگے کجاوے کے پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو اور اگر اسکے سامنے کجاوے کے پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہو تو اسکی نماز توڑ دیتا ہے گدہا اور عورت اور کالا کتا ف جب اوسکے آگے ہو تو نماز پڑہنے والے کے سامنے ایک گز کے برابر لمبی لکڑی اور انگلی برابر موٹی لکڑی کھڑی کرے پھر اگر کوئی اوسکے آگے سے نکل جاوے تو کچھ مضایقہ نہیں اگر امام کے روبرو ہو تو مقتدیوں کو بھی کفایت کرتی ہے اور سب اماموں کے نزدیک گدہے اور سیاہ کتے اور عورت کے سامنے سے نماز نہیں جاتی لیکن امام احمد کے نزدیک صرف سیاہ کتے سے نماز ٹوٹتی ہے سب علما کے نزدیک ابو سعید کی حدیث دلیل ہے کہ نماز کسی چیز سے نہیں جاتی اور بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں حضرتؐ کے سامنے سویا کرتی تھی اور حضرتؐ نماز پڑھا کرتے تھے ﻫ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا قَرَاَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَۃَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّیْطَانُ یَبْکِیْ یَقُوْلُ یَا وَیْلِیْ اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَیْتُ فَلِیَ النَّارُ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب پڑھتا ہے آدم کا بیٹا قرآن میں سے کوئی آیت سجدہ کرتا ہے الگ ہو جاتا ہے شیطان روتا ہوا کہتا ہے کہ اے بہری کمبختی حکم ہوا آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنیکا سو اوسنے سجدہ کیا تو اوسکے لئے بہشت ہے اور مجھکو سجدہ حکم ہوا میں نے نمانا تو مجھکو دوزخ ہے ف اس حدیث میں سجدہ کی فضیلت اور شیطان کی حسد اور افسوس کا بیان ہے ﻫ رَبِیْعَۃُ اِذَا اَفْضٰی اَحَدُکُمْ

فَلْیَجْعَلْ لِبَیْتِہٖ نَصِیْبًا مِّنْ صَلٰوتِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ جَاعِلٌ فِیْ بَیْتِہٖ مِنْ
صَلٰوتِہٖ خَیْرًا مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص
نماز ادا کر چکے تو چاہیے کہ اپنے گھر کے واسطے بھی نمازین سے کچھ حصہ رکھے
اسواسطے کہ خدا اوسکے گھر مین نماز کے سبب بہتری اور برکت کرنیوالا ہے ف
یعنے جب مسجد مین فرض پڑھ لے تو سنت اور نفل گھر مین پڑھے اسواسطے کہ حدیث
مین آیا ہی کہ سوائے فرض کے سب نمازین گھر مین افضل ہین تاکہ خیر اور برکت گھر مین
ہو اور شیطان کا دخل نہو ق عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا قَعَدَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَقُلْ
اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی نماز
مین بیٹھے تو التحیات پڑھے یعنے سب زبان کی عبادتین جیسے تعریف اور ذکر
اور بدن کی عبادت جیسے نماز اور حج وغیرہ اور مال کی عبادتین جیسے زکوۃ اور
خیرات صرف خدا ہی کے واسطے ہین سلام تجھکو اے پیغمبر اور خدا کی رحمت اور
برکت اور سلام ہی ہمکو اور سب خدا کے نیک بندون پر گواہی دیتا ہون کہ
سوائے خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بندہ ہی خدا کا
اور اوسکا رسول ہی ف عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ ہم نماز مین بیٹھکر کہا کرتے
تھے خدا کو سلام جبرئیل کو سلام میکائیل کو سلام اور فلانے کو سلام تب
حضرتؐ نے ہمکو التحیات سکھلائی اور فرمایا کہ جب تم نے کہا خدا کے نیک بندون
پر سلام ہی تو جتنے خدا کے بندے آسمان اور زمین مین ہین خواہ فرشتے
خواہ پیغمبر خواہ اولیا خواہ جن خواہ آدمی سبکو تمہارا سلام پہنچ گیا اسیواسطے ہر ایک

۵۴۴ ق

کا نام لینا کچھ ضرور نہیں نمازمین التحیات پڑھنا امام اعظمؒ اور شافعیؒ کے نزدیک واجب ہے اور امام مالکؒ کے مذہب مین سنت ہے ق ابو ہریرہؓ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ رہ جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو مقرر تو نے لغو بات اور لغو حرکت کی ف خطبہ سننا واجب ہے اسوقت بولنا درست نہین اور جب دوسرے کو بولنے والے سے کہا کہ چپ رہ تو اوسکا بولنا بھی ثابت ہوا زبان سے تو منع کرے اشارے سے

ق ابن عمرؓ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا یَعْجَلْ حَتّٰى یَقْضِیَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَاِنْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھانا کھانے بیٹھے تو جلدی نکرے جب تک کھانے سے فراغت کر لے اگر نماز کی تکبیر بھی ہو گئی ہو ف جلدی کرنا اسواسطے منع فرمایا کہ کھانا کے طرف دل لگا رہے گا حضور دل سے نماز نہوگی اور اگر بہت بھوک غلبہ ہو کہ کھانا نہین ہے اور کھانا کھاتے تک جماعت ہوچکی گی تو نماز مین شریک ہو روایت ہے کہ عبداللہ بن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ کباب کھاتے تھے اتنے مین جماعت کی تکبیر ہوئی عبداللہ بن عباسؓ نے ابو ہریرہؓ سے کہا کہ جلدی نکرو اسکو کہا تاکہ نماز مین دل لگا رہے

ق ابن عمرؓ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی نماز پڑھے تو نہ تھوکے اپنے منہ کے سامنے اسواسطے کہ خدا کا قبلہ ہے اسکے روبرو

ق ابن مسعودؓ اِذَا كُنْتُمْ ثَلٰثَةً فَلَا یَتَنَاجٰی اِثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں تو دو آدمی چپکے کانمین بات کرین ایک کو چھوڑ کے ف

اسواسطے منع کیا کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا کہ وہ خیال کریگا کہ مجھکو مشورہ کے لایق نہین
جانتے ہین یا مجھ میری بدی کی فکر مین ہین اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جار آدمی
ہوان تو دو آدمی کا جیسے بات کرنا مضایقہ نہین ہے اس صورت مین رنج نہ اویگا
ابوسعید اِذَا کَانُوا ثَلٰثَةً فَلْیَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ
مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو ایک انکی
امامت کرے اور لائق تر امامت کے واسطے اونمین وہ ہی جو قرآن خوب پڑھتا
ہو ف حضرت کے وقت مین جو بڑا قاری ہوتا تہا وہ مسایل بھی خوب جانتا تہا اسلیے
حضرت نے قاری کو عالم پر مقدم رکھا اور اسلیے اکثر اماموں کا یہ مذہب ہے کہ عالم
مسئلہ دان قاری پر مقدم ہے کہ نماز مین اگر کچھ خلل ہوگا تو عالم درست کریگا
تر قاری اور حافظ کیا جاے کہ جسکی خیر سے نماز تو تلتی ہے اور کسی سے کہ وہ ہو
ہے ق جابر اِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَاِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ
عَلٰى حَقْوِكَ قال کہ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب کپڑا لمبا چوڑا ہو تو اسکے دونون کونون کو جدا جدا بایین اور داہنے کندہے
پر ڈال اور آگے سے شرمگاہ چھپا اور اگر کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو فقط
اپنی کمر پر باندہ لے یعنی شرمگاہ چھپانا مقدم ہے یہ حضرت نے جابر سے فرمایا ق
ابوہریرہ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلٰئِكَةٌ
يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاؤُا
يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے سب دروازون پر فرشتے ہوتے ہین
لکھتے جاتے ہین کہ فلانا شخص آیا اوسکے بعد فلانا پہر جب امام خطبہ کیواسطے منبر پر
بیٹھا تو لپیٹ ڈالتے ہین اون کاغذون کو جنمین لوگون کے نام لکھتے جاتے

ہے اور مسجد مین آ بیٹھتے ہین خدا کے ذکر سننے کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جب تک امام خطبہ نہین شروع کرتا تو آنے والون کو فرشتے لکھتے ہین تو اونکو ثواب
بھی ہوگا اور جب خطبہ شروع ہوا تو اوس وقت آنے والے کا نام فرشتے اپنے
دفتر مین نہین لکھتے حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جلد مسجد مین حاضر ہون ۹۵۴ عَنْ
اَبِیْ مُوْسٰی اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ دَفَعَ اللّٰہُ اِلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا
فَیَقُوْلُ هٰذَا فِکَاکُکَ مِنَ النَّارِ مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا ایک
نصرانی دیگا پھر فرماویگا کہ یہ تیری دوزخ کی خلاصی کا بدلا ہی یعنی تیرے بدلے
یہودی یا نصرانی دوزخ مین جاویگا تو چھٹ گیا **ف** یہودیون نے بہت پیغمبرون کو ستایا اور
قتل کیا اور نصرانیون نے حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا اور ہمارے حضرت کا انکار کیا
اور مسلمانون نے حضرت کو مانا تو اگلے سب پیغمبرون کو بھی مانا اسواسطے خدا نے مسلمانون
کا بدلا یہودیون اور نصرانیون کو مقرر کیا یہ ظلم نہین یہ انصاف ہی کہ تابعدار کو چھوڑ
دیا اور سرکش کو پکڑا لیکن یہ اون مسلمانون کے حق مین ہی جو بے عذاب بہشت مین
جاوینگے اسواسطے کہ حضرت اکثر مسلمان کو شفاعت کرکے دوزخ سے نکلواوینگے
اگر سب دوزخ سے بچے تو شفاعت کی پھر کیا حاجت تھی ۹۵۵ عَنْ جَابِرٍ اِذَا کَفَّنَ اَحَدُکُمْ
اَخَاهُ فَلْیُحَسِّنْ کَفَنَهٗ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے
بھائی مسلمان کو کفن دیوے تو چاہیے اچھا سپید کفن دیوے **ف** یہ مطلب نہین
کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک کپڑا مراد ہے اور اسکی قدر اور
لیاقت سے کمتر نہو ۹۵۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ
ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْ لَهٗ مسلم
مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدمی مرگیا تو اوسکا عمل کٹ گیا

اور موقوف ہو اگر تین طرح کے عمل موت کے بعد بھی اونکا ثواب نہیں موقوف ہوتا ایک
تو خیرات اور صدقہ جسکا فائدہ ہمیشہ جاری رہے دوسرے وہ علم جس سے نفع اوٹھایا جائے
تیسرے نیک بخت بیٹا جو باپ کے واسطے دعا کرے ف یعنے نیک
عمل کا ثواب آدمی کے بعد موت کے ختم ہوجاتا ہے مگر ان تین عملوں کا ثواب
موت کے بعد بھی موقوف نہیں ہوتا صدقہ جاریہ یعنے نیک کام جسکا فائدہ خلقت
کو ہمیشہ حاصل رہے جیسے مسجد اور کنوان اور مدرسے اور سرائے اور معافی کی زمین اور وقف
زمین کا یا گھر کا یا کتاب کا اور علم جس سے خلقت کو فائدہ ہو یعنے لوگون کو علم دین
پڑھانا دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دینی
علم کی کتاب کا ترجمہ اور شرح کرنا تاکہ ناواقف مسلمان دین سے واقف ہوجاوین اور
نیک بیٹا یعنے بدکار بیٹے سے میت کو ثواب نہیں حاصل مطلب اس حدیث
کا یہ ہی کہ موت ہر دم سامنے ہی ایسا نہو کہ دین کی راہ سے آدمی بے[illegible]
[illegible] مرجاوے ان تین کاموں میں جو ہوسکے اوسکی جلد فکر کرے اگر دنیا کا کچھ مقدور
ہے تو اوسکے موافق صدقہ جاریہ کی تدبیر کرے اگر علم ہی تو اوسکی باقی رہنے کی فکر
کرے اور اگر اولاد ہی تو انکو دین کی تعلیم کرے اور بری صحبت اور برے کاموں سے
بچاوے تاکہ موت کے بعد لوگوں کی دعا سے فائدہ اوٹھاوے معلوم ہوا کہ مردہ حقیقت
میں وہ ہی جسکا موت کے بعد کچھ نیک نشان نہ رہے زندہ جاوید گشت ہر کہ نکو نام زیست
کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را ق عن ابن عمر اذا مات الرجل عرض علیہ مقعدہ
بالغداة والعشي ان كان من اهل الجنة فالجنة وان كان من اهل
النار فالنار ثم يقال هذا مقعدك الذي تبعث اليه يوم القيامة
بخاری و مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
مرجاتا ہی مرد تو اوسکا اصلی مکان صبح شام سامنے کیا جاتا ہی اگر وہ جنتی

۹۷
ق

ہی تو بہشت دکھائی جاتی ہے اور اگر وہ دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے پھر اوس سے
فرشتے کہتے ہیں یہ تیرا وہ مقام ہے کہ قیامت کے دن وہیں تو بھیجا جاویگا ف
دکھلانے کا یہ فایدہ کہ ایمان دار خوش اور مشتاق ہو اور کافر کو رنج اور وحشت زیادہ
ہو ق ابو موسی اذا مر احدکم فی مسجد او سوق وبیدہ نبل فلیأخذ
بنصالها ثم لیأخذ بنصالها ثم لیأخذ بنصالها بخاری اور مسلم میں
ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مسجد یا بازار میں گذرے اور ہاتھ
میں تیر ہوں تو چاہئے کہ اوسکی کانسی ہاتھ میں پکڑ لیوے تاکہ کسی کے نہ لگے
ف کانسی پکڑ لینے کو اسواسطے فرمایا کہ کسی شخص کو نہ لگ جاوے اور تین بار اسواسطے
فرمایا کہ لوگ اس حکم کو اچھی طرح سمجھیں اور مسجد اور بازار کو اسواسطے خاص کر کیا
کہ وہاں اکثر ہجوم ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجمع میں چاقو بندوق
اور طمنچہ وغیرہ کو اون اور پر جہاں تک ہو سکے سنبھال کر رکھنا درست نہیں کہ اکثر ہو گئی ہے ۵۹

ابن مسعود اذا مر بالنطفة ثنتان واربعون لیلة بعث الله الیها
ملکا فصورها وخلق سمعها وبصرها وجلدها ولحمها وعظامها
ثم قال یا رب اذکر ام انثی فیقضی ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یقول یا رب اجله فیقول ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یقول
یا رب رزقه فیقضی ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یخرج الملک
بالصحیفة فی یده فلا یزید علی ما امر ولا ینقص مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نطفے پر بیالیس دن گذر جاتے ہیں تو اوسکی
طرف خدا فرشتے کو بھیجتا ہے سو وہ اوسکی صورت بناتا ہے اور اوسکے کان
اور آنکھ اور کھال اور گوشت اور ہڈیاں جدا جدا بناتا ہے پھر فرشتہ کہتا ہے کہ
اے رب یہ مرد ہوئیگا یا عورت تو تیرا رب حکم دیتا ہے جیسا چاہتا ہے اور فرشتہ
اوسکو لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ پوچھتا ہے کہ اے رب اوسکی عمر کتنی ہے اور فرشتہ

کہ یہ کہتا ہے سو فرما دیتا ہے تیرا رب جتنا چاہتا ہے اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہے
پھر فرشتہ کہتا ہے کہ اے رب اسکی روزی کتنی ہے سو خدا فرماتا ہے جتنا چاہتا ہے اور فرشتہ اوسکو لکھتا ہے پھر فرشتہ
اوس نطفہ کو باہر نکال لاتا ہے ہاتھ مین اپنے پھر نہین بڑھتا ہے اور نہ گھٹتا ہے ف یعنی فرشتے خدا کی طرف سے حکم کے سبب اس پر مقرر
ہین لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے سر لیا سو نہین ایسا اختیار نہین
رکھتے کہ جو چاہین سو کرین بلکہ ہر ایک کام مین ذری ذری بات خدا سے پوچھتے
ہین سبحان اللہ مالک اور حاکم اسکا نام ہے کہ عرش سے فرش تک لاکھون فرشتے
دار و غیرہ ہین لیکن بدون اوسکے حکم نہ کوئی پتا ہلے نہ قطرہ گرے اور یہ جو عالم مین
مشہور ہے کہ آدمی کی کہوپری مین یا ہاتھ پیر جو نقش ہین وہ قسمت کا لکہا ہے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ اس بات کی کچھ اصل نہین اسواسطے کہ قسمت کے حساب کو
فرشتہ باہر نکال لاتا ہے واللہ اعلم دوسرے باب کی حدیث مین تھا کہ چالیس دن
نطفہ رہتا ہے اور چالیس دن خون بستہ ہوتا ہے اور چالیس دن کے بعد گوشت
بنتا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چالیس ہی دن کے بعد گوشت
اور ہڈیان بنتے ہین تو مطلب یہ کہ چالیس دن کے بعد بدن بطور قالب کا ہوتا ہے
اور کامل پوری صورت بعد چار مہینے کے ہوتی ہے تو دونو حدیثون کا ایک ہی
مطلب ہے واللہ اعلم ق اَبُو مُوسٰی اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ
مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا بخاری مین ابو موسی رضی سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہے بندہ یا سفر کرتا ہے تو اسکا ثواب ویسا ہی لکہا جاتا
جیسا وہ اپنے وطن مین اور صحت کی حالت مین کرتا تھا ف یعنے بیمار کی عبادت
اور نماز خواہ بیٹھے ہو خواہ لیٹے ہو خواہ تیمم سے تو اوسکا ثواب صحت کی نماز
کے برابر ہے جو کھڑے ہو کر پڑھتا تھا وضو سے اور سفر کی دو رکعتون کا ثواب
چار رکعت کے برابر ہے جیسا وطن مین پڑھتا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وظیفہ

۸ ق

اور نفلون

اور نفلوں کا بھی ثواب پاویگا جو حالت صحت اور وطن میں کرتا تھا اور اب بیماری
اور سفر سے نہیں کر سکتا ق ابو ہریرہ یرفعہ اذا مضی شطر اللیل او ثلثاہ ینزل
اللہ تبارک وتعالی الی السماء الدنیا فیقول ھل من سائل یعطی ھل
من داع یستجاب لہ ھل من مستغفر یغفر لہ حتی ینفجر الصبح رو
من یقرض غیر عدیم ولا ظلوم رواہ مسلم مین ابو ہریرہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدھی رات جاتی ہی یا تہائی رات باقی
ہے خدا تعالی بڑی برکت والا اوترتا ہی پہلے آسمان تک پھر فرماتا ہی کہ کوئی
ہی مانگنے والا جو دیا جاوے کوئی ہی دعا کرنیوالا تو اوسکی دعا قبول ہووے
کوئی ہی گناہ بخشوانیوالا جسکے گناہ بخشے جاوین اسیطرح فرماتا ہی صبح تک
اور ایک روایت مین یون ہی کہ خدا فرماتا ہی کہ کون قرض دے اوسکو جو مفلس
ظالم اور نادہندہ نہین یعنی خدا کو اور ایک روایت مین یہہ ہے عدوم کے عدیم لیکن
مطلب ایک ہی ہی ف خدا تعالی جسم سے پاک ہی اوترنا چڑھنا اوسکی
شان نہین تو مطلب یہہ ہی کہ آدمی رات سے صبح تک رحمت الٰہی بندے کی طرف
نہایت متوجہ ہوتی ہی یہان تک کہ خود سوال دعا کا التفات فرماتا ہی تاکہ
قبول کرے معلوم ہوا کہ وہ وقت نہایت برکت اور رحمت اور قبولیت کا ہی
ہیو اسلیے اوس وقت کی نماز یعنے تہجد بعد فرض کے سب نفلون سے بہتر ہی افسوس
صد افسوس کہ یہہ دولت ہر رات کو ہو اور اہل غفلت اوسوقت نیند مین یا طرح
طرح مین اوس دولت سے محروم رہین اللہ اپنے کرم سے اوسوقت کی نماز کا
شوق ہمارے دلونمین ڈالے اور اوسکی قدر ہمکو سمجھاوے اور یہہ جو فرمایا کہ کون قرض
دے اوسکو جو مفلس اور بیمار نہین یعنے قرض اس خیال سے مفلس کو نہین دیتے
کہ یہہ کہان سے ادا کریگا اور بد معاملہ کو نہین دیتے کہ یہہ کہا جاویگا حق مارتا ہے

نہ ادا کریگا سو خدا فرماتا ہے کہ نہیں ہے کسی شخص کو یہ کہ نہیں اسکے سکون اور پناہ نہیں جو
اور نفع ہوتے بیٹے میری سنت غنی اور کریم جی ایک کے عوض دس سے سات سو تک
بعد میری امت میں بیٹے ہونگے تمکو کیا ہے الٰہی ۲۲ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ اِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ
کَانَتْ لَہٗ اِبِلٌ فَلْیَلْحَقْ بِاِبِلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ لَہٗ غَنَمٌ فَلْیَلْحَقْ بِغَنَمِہٖ وَمَنْ کَانَتْ
لَہٗ اَرْضٌ فَلْیَلْحَقْ بِاَرْضِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ مَنْ لَمْ
یَکُنْ لَہٗ اِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا اَرْضٌ قَالَ یَعْمِدُ اِلٰی سَیْفِہٖ فَیَدُقُّ عَلٰی حَدِّہٖ
بِحَجَرٍ ثُمَّ لِیَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰہُمَّ ہَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰہُمَّ ہَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا فَقَالَ
رَجُلٌ اَرَاَیْتَ اِنْ اُکْرِہْتُ حَتّٰی یُنْطَلَقَ بِیْ اِلٰی اَحَدِ الصَّفَّیْنِ اَوْ اِحْدَی
الْفِئَتَیْنِ فَضَرَبَنِیْ رَجُلٌ بِسَیْفِہٖ اَوْ یَجِیْءُ سَہْمٌ فَیَقْتُلُنِیْ قَالَ یَبُوْءُ بِاِثْمِہٖ
وَاِثْمِکَ وَیَکُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ رواہ مسلم ابو بکرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب فتنے اور فساد میری امت میں اترے یا پڑے تو جسکے
اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں جا ملے اور جسکی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں جا ملے اور جسکی
کھیتی زمین ہو وہ اپنی زمین پاس جا رہے پھر ایک مرد نے کہا کہ بھلا فرمائیے تو جسکے
نہ اونٹ ہوں نہ بکریاں نہ زمین وہ کیا کرے حضرت نے فرمایا وہ اپنی تلوار کا
قصد کرے سو پتھر سے اوسکی باڑھ کو کوٹ ڈالے جیسے اترنے کی جگہ کوئی
باقی نہ رکھے جو حوصلہ ہو لڑائی کا پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ میں جتنی ہو سکے الٰہی میں
تیرا حکم پہنچا چکا الٰہی میں تیرا حکم پہنچا چکا الٰہی میں تیرا حکم پہنچا چکا اسکو تین بار فرمایا
پھر ایک مرد نے کہا بتلائیے تو کہ اگر مجھسے زبردستی کریں یہاں تک کہ دو صفوں
یا دو گروہوں میں کسی طرف کھینچ لیجاویں پھر وہاں کوئی مجھکو تلوار سے یا کوئی تیر
آوے اور مجھکو قتل کرے حضرت نے فرمایا کہ تیرا اور اوسکا گناہ اوسی پر
پلٹ پڑیگا اور وہ دوزخیوں میں ہوگا اختلاف ہو گا حضرت کو معلوم تھا کہ میرے

ابد فساد ہونگے اور مسلمانوں میں قتل شروع ہوگا اسواسطے حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اور اوسوقت میں گوشہ گیری بتلائی اگر حضرت کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن
ابی وقاص اور ابوبکرہ مسلمانوں کی جنگ میں شریک نہوئے حدیث ق ابن عمر

اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام اپنے مالک کی
خیرخواہی کی اور اپنے خدا کی اچھی عبادت کی تو اوسکے دوہرا ثواب ہونگے ف یعنے
ایک ثواب جانا ہی مالک کی اطاعت کا اور دوسرا ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا

ح ابو ہریرہ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ
اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی
آدمی مال اور صورت میں اپنے سے بہتر کو دیکھے تو چاہئے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھے ف یعنے جب
کسی زیادہ مالدار اور خوبصورت کو دیکھے تو لازم ہی کہ جو اپنے سے کمتر میں مال اور شکل
میں اوسکو دھیان کرے تاکہ اوسکو حسد اور افسوس اور ناشکری نہ حاصل ہو اسواسطے کہ دنیا میں
جو شخص ہے اوس سے ہزاروں بدتر بھی عالم میں موجود ہیں مثلاً اگر کوئی محتاج ہے تو ہزاروں
محتاج بھی ہیں اور بیمار بھی ہیں اور اگر کوئی محتاج اور بیمار ہے تو سیکڑوں محتاج بھی ہیں بیمار بھی
ہیں اور کافر بھی تو اون سے ہزار درجے یہ بہتر ہے سبحان اللہ حضرت نے عجب مجرب علاج بتلایا
کہ اگر اسکا دھیان کرے تو کبھی رنج دل میں نہ ہو اور خدا کا شکوہ زبان سے نہ نکلے بلکہ شکر کرے
اور یہ صلاح ہے دین میں بھی کہ دنیا میں کمتر لوگوں کو دیکھے اور دین میں اپنے سے بہتر
لوگوں کو دھیان کرے تاکہ اپنی عبادت اور خوبیوں سے مغرور نہ ہو دل میں مثلاً اگر ایک شخص نماز
پنجگانہ پڑھتا ہے تو دوسرا تہجد بھی پڑھتا ہے تو وہی افضل ہے اسیطرح لاکھوں بندے ایک سے ایک عابد و
اور پرہیزگار دین میں موجود ہیں اگر یہ دھیان کیا کریگا تو ہمیشہ ڈرتا رہیگا اپنے آپ کو کمتر اور سست جانیگا
اور اگر پرہیزگاری میں اپنے سے کمتر لوگوں کو خیال کریگا مثلاً فلانا نماز نہیں پڑھتا فلانا مسند ورد ادہر کر

ق ۸۶۳

ح ۸۶۴

سبحان اللہ عجب علاج بتلایا

ح ہے نہیں کرتا اور کو نہیں دیتا تو آپ ہی شخص بہتر سمجھیگا اور یہی اسکے حق میں بہتر ہے ق انس روا
نعس احدکم فی الصلوٰۃ فلینم حتی یعلم ما یقرأ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں اونگھنے لگے تو اوسکو چاہیئے کہ سو رہے یہانتک کہ جو کچھ
پڑھتا ہے سمجھے ف یعنے سونیکے بعد جب ایسا ہشیار ہو کر اپنے پڑھنے کو سمجھے تب نماز پڑھے نیند کی حالت کی
نماز سے منع فرمائی کہ ایسی حالت میں آدمی کہتا کچھ اور نکلتا کچھ اور ہے ق عائشہ
اذا نعس احدکم وھو یصلی فلیرقد حتی یذھب عنہ النوم فان احدکم اذا صلی وھو ناعس لا یدری لعلہ یستغفر فیسب نفسہ
اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اونگھے نماز
پڑھنے میں تو چاہیئے کہ سو رہے یہاں تک کہ نیند جاتی رہے اسواسطے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھیگا
اونگھتا ہوا تو اوسکو نہ معلوم ہوگا شاید وہ تو مغفرت مانگنے کا قصد کرے سوا اپنے پر
بددعا کرنے لگے م ابو ہریرہ اذا وجد احدکم فی بطنہ شیئا فاشکل علیہ اخرج
منہ شیئ ام لا فلا یخرجن من المسجد حتی یسمع صوتا او یجد ریحا مسلم
میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب پاوے کوئی تم میں سے اپنے پیٹ میں کچھ گڑگڑاہٹ یا وسوسہ
اوسکو شبہ پڑے کہ اوسکے پیٹ سے کچھ نکلا یا نہیں تو مسجد سے نہ نکلے یہانتک
کہ آواز سنے یا بو پاوے ف یعنے جب تک قرائن سے وضو ٹوٹنے کا شبہ پڑے تو نماز ترک نہ
کرے اور مسجد سے باہر نہ نکلے اور جب ریح کی آواز سنے اور بدبو پاوے تو اس صورت میں وضو گیا
غرض کہ شبہ سے وضو نہیں جاتا یقین سے جاتا ہے م طلحہ اذا وضع احدکم بین
یدیہ مثل مؤخرۃ الرحل فلیصل ولا یبال من مر وراء ذلک مسلم میں
طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے آگے رکھا پچھلی لکڑی کے برابر
کوئی چیز پس چاہیئے کہ نماز پڑھے اور کچھ خیال نہ کرے کہ اوسکے اوس طرف سے کون
گذر گیا ف یعنے اگر میدان میں نماز پڑھے تو ایک ہاتھ برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ کر
پھر بے دغدغہ نماز پڑھے جو چاہے سامنے آمد و رفت کرے ح ابو سعید اذا وضع الرحال

٤٦٥ ق
٤٦٦ ق
٤٦٧ م
٤٦٨ م
٤٦٩ ح

وَاتَّخَذَتِ الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ
غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ
وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ بخاری میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہے
اور اسکو لوگ اپنے مونڈھوں پر اوٹھاتے ہیں تو اگر نیک روح ہوتی ہے تو کہتی ہے کہ مجھکو آگے
لیچلو اور اگر نیک نہیں ہوتی تو کہتی ہے ای خرابی تم کدہر اوسکو لئے جاتے ہو ہر چیز اوسکی
آواز سنتی ہے سوا آدمی کے اور اگر آدمی اوسکو سنے تو چیخ مارے ف بہلا آدمی کیونکر
موجود ہوتا ہی اوسکا تاب ہوتا ہی اور بد آدمی عذاب قبر کے خوف سے کہبراتا ہی
ثوبان إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مسلم میں ثوبان سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کہ میری امت میں تلوار ڈالی جاویگی تو اسکو قیامت
تک نہ اوٹھائینگے ف حضرت عمر کے بعد حضرت عثمان اوسطرف نکلے حضرت نے فرمایا [illegible] مظلوم
مارا جاویگا پہر یہ حدیث فرمائی یعنی جیسے امت میں خونریزی اور فساد شروع ہوگا قیامت
تک موقوف نہ ہوگا یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا ایسا ہی ہوا عائشہ
إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کہانا تیار ہو اور عشاء کی نماز کی اقامت ہو تو کہانا پہلے
کرو ف یعنی اول کہانے سے فراغت کرو پہر نماز پڑھو تاکہ تسکین سے نماز ہو کہانے کی طرف دل نلگے
حسن نعمانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ مجھکو بڑے سے آرزو تہی کہ میں حضرت کو خواب میں دیکہوں اور
کسی حدیث کی صحت حضرت سے تحقیق کروں تاکہ مجھکو اعلی رتبہ کی سند حاصل ہو اور آرزو میں بہت برس
گذرے آخر شب منگل کی ذیقعدہ کی اٹہارہویں تاریخ سن [illegible] ہجری کی [illegible] فجر کے قریب
میں نے خواب میں دیکہا گویا میں [illegible] نماز شروع کی اور حضرت [illegible]
اور حضرت کے ساتھ اور چند لوگ تہے سو حضرت نے مجھکو [illegible] اگر نماز [illegible]
ابو عبیدہ بن سلمی کہا وہ بات ادا کی کہ حضرت اونکو [illegible] نماز [illegible] جواب [illegible]

سے فرمایا کہ جو سمین کیا تم نے اگر چاہتے ہو خدا کو اور اسکے رسول کو جب کہا کہ ہاں تو فرمایا کہ دین حضرت نے لیا تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہے حدیث صحیح ہے جب اسکا کہا نا نہ ملا ہو اور کہانا شروع کرو حضرت نے کے پاس بیٹھے صحیح ہے

٤٦٢ خ — ابو ہریرۃ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْأُخْرَى شِفَاءً بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب گر پڑے مکھی کسی کے پینے کی چیز میں تو چاہیے کہ اوسکو ڈبو دے پھر نکال ڈالے اسلئے کہ اوسکے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے ف مکھی ایک پر کو نیچے رکھتی ہے جس میں بیماری ہے اور شفا والے پر کو اونچا رکھتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس جانور میں بہتا خون نہیں اوسکے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا

٤٦٣ م — جابر إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کہانا کہاوے تو چاہیے کہ اپنی انگلیاں چاٹ لے اسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اوسکے کہانے کی کس چیز میں برکت ہے ف اگر انگلیاں چاٹنا غرور کی وجہ سے نہ کرے تو یہ حق تعالی کی ناشکری ہے اور انگلیاں چاٹنے سے غرور دفع ہوتا ہے اور برکت کی امید ہے

٤٦٤ م — عبد اللہ بن مغفل إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ فِي التُّرَابِ مسلم میں عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب برتن میں کتا منہ ڈالے تو اوسکو سات بار دہو ڈالے اور آٹھویں بار خاک سے مانجے

٤٦٥ ق — جابر بن سمرۃ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بخاری اور مسلم میں جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ہلاک ہوگا کسریٰ بادشاہ فارس کا تو اوسکے بعد کوئی ایران کا بادشاہ نہ ہوگا اور جب قیصر روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اوسکے بعد روم کا بادشاہ نہ ہوگا اور قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جسکے قبضہ میں محمد کی جان ہے کہ صرف ہونگے دونوں کے خزانے

(حاشیہ: معجزہ ہے فتح روم و ایران کی طرف اشارہ ہے)

فی سبیل اللہ

خدائی اوس پر با جماعت کے ف یعنی روم اور ایران کے بادشاہون کے خاندان مین سلطنت تو رہیگی اسلام
کمال وہان ہوگا یہہ حدیث معجزہ ہے جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا چنانچہ ایران عمر فاروق کی
خلافت مین فتح ہوا اور تیس ہزار کا لشکر اسلام کا تھا اور سپاہی کفر کے بارہ ہزار اور رستم تھے نواحی جلسے
سے خزانہ ایران کا بہت کچھ ہاتھ آیا اور اسیطرح روم بھی مسلمانون کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہان کا خزانہ
لشکر اسلام مین تقسیم ہوا ح جابر اذا ھم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ
ثم لیقل اللہم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من
فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللہم
ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال عاجل
امری واجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ھذا
الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری واجلہ فاصرفہ
عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم رضنی بہ س جابر سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہئے کہ دو رکعتین فرض کے سوا
پڑھے یعنی نفل سنت کرے پھر یہہ دعا پڑھے اللہم آخر تک یعنی الٰہی مین تجھ سے خیر
مانگتا ہون تیرے علم کے وسیلہ اور تجھ سے قدرت مانگتا ہون تیری قدرت کے وسیلہ اور سوال کرتا ہون
تیرے بڑے فضل سے سو تو قادر ہے مجھکو قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور مین نہین جانتا اور تو
جاننے والا ہے چھپی ہوئی چیزون کا الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہہ کام بہتر ہے میرے واسطے میرے دین اور دنیا اور میرے انجام
کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اوسکو میرے واسطے مقدور کر اور اوسکو میرے واسطے آسان
کر پھر اوسمین میرے واسطے برکت دے الٰہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہہ کام میرے حق مین برا ہے میرے دین اور
دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اوسکو پھیر دے مجھ سے اور
مجھکو اوس سے اور مقرر کر میرے واسطے بہتر کام کو جہان کہین کہ ہو پھر مجھکو اوس سے راضی
کر دے ف جابر نے روایت کی ہے کہ حضرت ہمکو استخارہ سکھلاتے تھے جیسے قرآن سکھلاتے یا یعنی جیسی

۸۴۷
ح
نماز استخارہ کا بیان

کام کیا قصد کرے تو سنت اد کرے دو رکعت پڑھے پھر دعا کرے اور اس کام کا نام لے ...
پاسات روز اسیطرح کرے انجام بخیر ہوگا یا خواب میں کچھ حال معلوم ہوگا یا دل میں کچھ خیال گزرے
جم جاویگا تو سمجھے کہ جس طرف دل جمے اوس کام میں استخارہ کیا اوسکا نقصان نہیں ہوتا استخارہ سے بعضے
بے سنت شرع صحیح استخارہ کرتے ہیں یا بعضے لوگ بطریق نجوم استخارہ کرتے ہیں سو یہ
اسلیے غیب دریافت کرنیکا شرع میں کوئی قاعدہ مقرر نہیں

فصل

اس فصل میں وہ حدیث ہے جسکے سر پر راوی

ق ۵۶۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَمْعَۃَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاھَا اِنْبَعَثَ لَھَا رَجُلٌ عَزِیْزٌ عَارِمٌ مَنِیْعٌ
فِیْ رَھْطِہٖ مِثْلُ اَبِیْ زَمْعَۃَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
اوٹھی کے کونچیں کاٹنے کو قوم ثمود کا بڑا بدبخت اوٹھا اوسکی طرف ایک مرد اوٹھا جو ...
میں سردار تھا شریر زبردست تھا ابو زمعہ کی طرح ابو زمعہ ایک بڑا کافر تھا حضرت کو
تکلیف دیتا تھا آخر کو اندھا ہو گیا تھا اور اوسکے بیٹے جنگ بدر میں مارے گئے حضرت نے اس حدیث
میں اوس ملعون قوم ثمود کے بدبخت کی مثال دی یعنی قدار بن سالف قوم ثمود کا شقی ایسا ایک
تھا جیسے ابو زمعہ تمہاری امت میں

الباب الخامس

پانچویں باب میں چند قسمیں ہیں احادیث کی پہلی قسم وہ حدیثیں ہیں جن کے سر پر راوی ہے

ق ۵۶۷ اِنِّیْ مَا اَجِدُ لَکُمْ اِلَّا اَنْ تَلْحَقُوْا بِالذَّوْدِ قَدِمَ رَھْطٌ مِنْ عُکْلٍ ثَمَانِیَۃٌ فَاجْتَوَوُا
الْمَدِیْنَۃَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِبْغِنَا رِسْلًا بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تمہارے واسطے کوئی علاج نہیں پاتا سوا اسکے کہ تم اونٹوں میں جا کر رہو
حضرت نے قوم عکل کے آٹھ آدمیوں سے فرمایا اونکو مدینہ کی آب و ہوا ناموافق تھی سو انہوں نے کہا

بارھواں تھا بیمار ہوئے سبب آب وہوا کے تو آپ نے فرمایا وہ لوگ مسلمان ہو کر مدینہ میں بیمار ہو گئے
بیماری اونکو تھی حضرت نے اونٹ زکوٰۃ کے اونکو وہاں بھیج دیا جب اچھے ہوگئے
تو چرواہے کو مار ڈالا اور اوسکو قتل کرکے اونٹ ہانک لیچلے حضرت نے انکو پکڑوا
منگوایا اور گرم سلائی آنکھوں میں ڈالی اور اندھا کیا پھر اونکے ہاتھ پاؤں کٹوا ڈالے
رہزنی قطع الطریق اور قتل کیا چرواہے کو ق ابو ہریرۃ ما اذن اللہ لشیء
کاذنہ لنبی یتغنی بالقرآن یجہر بہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ خدا نے کوئی چیز ایسی نہیں سنی جیسے کسی پیغمبر کی قراءت سنتا ہے جب پیغمبر خوش آواز قرآن پڑھے
بلند آواز سے یعنی پیغمبر کا قرآن پڑھنا اور ہے خدا کو بہت پسند ہے ف قرآن خوش آواز سے
پڑھنا اور بھی بہتر ہے بشرطیکہ حروف کی کمی زیادتی نہ ہو اور ترتیل نہ چھوٹے اور
معانی میں خلل نہ ہو ح ابو ہریرۃ ما اعطیکم ولا امنعکم انما انا قاسم اضع حیث امرت
کہا ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تمکو نہیں دیتا اور تم سے نہیں روکتا میں
صرف تقسیم کرنیوالا ہوں رکھتا ہوں جہاں مجھکو حکم ہوتا ہے ف حضرت نے یہ ایسا اوسوقت فرمایا
جب بعضے لوگوں نے زیادہ مانگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دینا اور نہ دینا میرے اختیار میں نہیں
خدا کی طرف سے ہے م مستورد الفہری ما الدنیا فی الآخرۃ الا کما یجعل احدکم اصبعہ
السبابۃ فی الیم فلینظر بم یرجع مستورد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہے
دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کوئی اپنی کلمہ کی انگلی دریا میں ڈالکر دیکھے کسقدر پانی لگا اوسکے
ف یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر اور کم ہے جیسے دریا کے روبرو قطرہ [illegible]
باب ما ... ح ابن عباس ما العمل فی ایام افضل منہا فی ہذہ الایام قالوا ولا
الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج یخاطر بنفسہ
ومالہ فلم یرجع بشیء یعنی ایام العشر کا ہے ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دنوں میں افضل نہیں ہے ان دنوں سے یعنی ذیحجہ کے دس دنوں سے اصحاب نے

۸۸۹ ق قرآن در ... مستحب است ... خوانند

۸۹۰ ح

۸۹۱ م

۸۹۲ ح فضیلت عشرہ ذیحجہ

کہا اور راہ خدا میں جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہیں فرمایا اور راہ خدا میں جہاد کرنا بھی اس سے افضل
نہیں مگر اوس مرد کا جہاد افضل ہے جو نکلا اپنا جان اور مال نثار کرنا پھر نہ پلٹا کچھ لیکر یعنے شہید ہوگیا
ف معلوم ہوا کہ عشرہ ذیحجہ کے برابر کوئی ایام کی عبادت افضل نہیں ح ۹۲ عائشہؓ قالت ... ما انا بقارئ
الملک الذی جاءہ بغار حراء فقال اقرأ قال فاخذنی فغطنی حتی بلغ منی
الجہد ثم ارسلنی فقال اقرأ قلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثانیۃ حتی بلغ منی الجہد
ثم ارسلنی فقال اقرأ قلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثالثۃ حتی بلغ منی الجہد
ثم ارسلنی فقال اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم
الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں تہا
میں پہر حضرتؐ اوس روز سے فرمایا جو حضرتؐ پر آیا اپنے غار میں آیا پاس ایک فرشتہ اور کہا
پڑھ حضرتؐ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں اونے مجھکو پکڑا اور دبایا یہانتک کہ مجھکو طاقت نہ رہی پھر چھوڑ دیا مجھکو
دیا اور کہا پڑھ میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں اونے مجھکو پکڑا اور دوسری بار دبایا یہانتک کہ مجھکو
طاقت نہ رہی پھر اونے مجھکو چھوڑا اور کہا کہ پڑھ میں نے کہا کہ میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں اونے مجھکو پکڑا اور تیسری
بار دبایا یہانتک کہ مجھکو طاقت نہ رہی پھر اونے مجھکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ اپنے رب کا نام جسنے پیدا
کیا بنایا آدمی کو خون کی پھٹکی سے پڑھ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہے جسنے قلم سے
علم دیا سکھایا آدمی کو جسکی اوسکو خبر نہ تھی ف حضرتؐ جب چالیس برس کے ہوے اور پیغمبری کا
زمانہ قریب ہوا تو حضرتؐ نے گوشہ گیری اختیار کی مکہ میں ایک حرا پہاڑ ہے اوسکے غار میں جا کر
اور فکر میں رہتے اور غیب کی آوازیں سنتے درخت اور پتھر حضرتؐ کو سلام کرتا جو خواب دیکھتے
سو ٹھیک ہوتے چھ مہینے اسی حالت میں گذرے پھر سورۂ اقرا کی پانچ آیتیں حضرت جبرئیل لے
آئے ریشمی کپڑے پر لکہی ہوئی تہیں حضرتؐ حرف شناس نہ تھے زبر زیر کے حضرت جبرئیل نے
حضرتؐ کو دبایا اور علم لدنی دیا پھر حضرتؐ گھر میں تشریف لائے دل حضرتؐ کا کانپتا
تھا حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ مجھکو اوڑھاؤ جب حضرتؐ کو تسکین ہوئی حضرت خدیجہؓ سے

ح ۹۲

قصہ ابتداء نزول وحی

ماجرا

سب حال کہا اور فرمایا کہ مجھکو اپنی جان کا خوف ہے حضرت خدیجہؓ نے کہا یہ ہرگز نہین ہوویگا آپ
خوش ہو جیئے خدا آپ کو ہرگز رسوا نہ کریگا آپ تو قرابت کو ملاتے ہو اور سچ بولتے ہو اور بوجھ اٹھاتے ہو
محتاجون کا کام کر دیتے ہو مہمانداری کرتے ہو لوگون کے مصائب مین کام آتے ہو پھر حضرت
خدیجہؓ حضرت کو ورقہ بن نوفل کے پاس لیگئین سو ورقہ وہ شخص انجیل کا عالم تھا اور بوڑھا اور اندھا
ہو گیا تھا اوسنے جب حضرت سے یہ سب حال سنا تو کہا کہ یہ فرشتہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر
اوترا تھا کاش مین اوسوقت جوان ہوتا کاش مین زندہ ہوتا جب تیری قوم تجھکو نکالیگی حضرت
نے فرمایا کیا میری قوم مجھکو نکال دیگی ورقہ نے کہا ہان کوئی نہین آیا جو تیری مانند لایا مگر اوس سے دشمنی کی
[illegible] اور قرآن اوترنا متواتر ہو گیا ابو ہریرہؓ ما انزل اللّٰہ علیّ
فیہا الا ھذہ الآیۃ الفاذۃ الجامعۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل
مثقال ذرۃ شرا یرہ قالہ حین سئل عن الحمر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ خدا نے اس مقدمہ مین میرے اوپر کچھ نہین اوتارا مگر یہی ایک آیت جو کہ شامل ہے کہ جو ذرہ برابر نیکی
کریگا سو دیکھیگا اور جو ذرہ برابر بدی کریگا سو دیکھیگا ف اور گدھون کے حق مین حضرت سے سوال کیا کہ ان مین
زکوٰۃ ہے یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند انمین زکوٰۃ واجب نہین لیکن اگر کوئی اونکو
نیکی مین دیگا مقرر ثواب پاویگا اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نیکی کا ثواب دیگا اور بدی کا عذاب سو اسی طرح
تھا کہ گدھے مین زکوٰۃ نہین لیکن سواری کی نسبت سے کرے تو واجب ہے ابو ہریرہؓ ما انزل
اللّٰہ من السماء من برکۃ الا اصبح فریق من الناس بہا کافرین ینزل اللّٰہ الغیث
فیقولون بکوکب کذا وکذا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا نہین اوتارتا ہے خدا
کوئی برکت آسمان سے مگر بعضے لوگ اوسکے منکر ہو جاتے ہین خدا مینہ برساتا ہے تو لوگ کہتے ہین فلانے تارے
سے برسا ابو ہریرہؓ ما انزل اللّٰہ من داء الا انزل لہ شفاء بخاری مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اوتارا اللہ نے کوئی مرض مگر اوسکی شفا بھی اوتاری ہے
ف حضرت سلیمان کو حق تعالیٰ نے دواؤن کے خواص الہام کیے اکثر طبیب انہین سے معلوم ہوئی ہین

۸۸۴ ق
۸۸۵ ص
۸۸۶ ق

ہوا کہ علم طب سیکھنا درست ہی خدا کو شافی جانے اور علاج کرنا توکل کے مخالف نہین
اسواسطے کہ حضرت نے بہت علاج کیا ہی (ح ٨٨٧) ابو سعید سے ہے ما بعث اللہ من نبی ولا استخلف
من خلیفۃ الا کانت لہ بطانتان بطانۃ تامرہ بالمعروف وتحضہ علیہ وبطانۃ تامرہ بالشر
وتحضہ علیہ والمعصوم من عصم اللہ بخاری مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر نہین بھیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر کیا مگر اوسکے دو دوست ہوتے ہین ایک
نیکی کا حکم کرتا ہی اور رغبت دلاتا ہی نیک کام پر اور دوسرا بدی کا حکم کرتا اور رغبت دلاتا ہی اور گناہ مین
اور معصوم وہ ہی جسکو خدا بچاوے ف دوست سے مراد فرشتہ اور شیطان ہین پیغمبر اور خلیفہ دونو کے ساتھ ہوتے ہین لیکن پیغمبر
پر اسواسطے کہ معصوم ہوتا ہی شیطان کو مغلوب کر لیتا ہی یعنی پیغمبر سے اوسکا قابو نہین چلتا جیسے حضرت نے فرمایا
ہی کہ شیطان میرا تابع ہو گیا مجھکو بجز نیک کام کے وسوسہ نہین دیتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ پیغمبر کے سوا کوئی
معصوم نہین اگرچہ اولیاء شیطان سے بچتے ہین مگر معصوم نہین ہو سکتا یہی عقیدہ ہی اہل سنت کا (ح ٨٨٨) ابو ہریرہ
ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم فقال اصحابہ وانت فقال نعم کنت ارعاھا علی قراریط
لاھل مکۃ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے ایسا پیغمبر کوئی نہین بھیجا
جس نے بکریان نہین چرائی ہون اصحاب نے کہا اور کیا آپ نے بھی بکریان چرائی ہین حضرت نے
فرمایا کہ ہان مین بھی مکے والون کی بکریان چند قیراط کی مزدوری پر چرائی ہین ف بکریان
چرانے مین یہ حکمت ہی کہ پیغمبر پالنا سیکھین تاکہ آدمیون کی سرداری کرین قیراط پانچ جو کے
برابر ہوتا ہی سونے کا (ص ٨٨٩) ہشام بن عامر الانصاری قال ما بین خلق آدم الی قیام الساعۃ
خلق اکبر من الدجال مسلم مین ہشام بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدم کی خلقت
سے قیامت تک کوئی مخلوق شر و فساد مین دجال سے بڑا نہین ف یعنی سب دنون اور کل لوگون
اور دجال زیادہ تر ہے عالم مین کوئی بلا اسکے برابر نہین (ق ٨٩٠) اسامہ بن زید ما ترکت
بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء بخاری مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین چھوڑا مین نے اپنے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر پہنچانے والا ہو

ہو دونوں پر عورتوں سے ف یعنی مرد کے حق میں عورتوں کے برابر کوئی بلا اور فتنہ نہیں اسواسطے کہ انکو
چھوڑنا حرام کو اور انکی باتوں میں فساد ڈالنا الحق ہے غرضکہ اکثر فساد عورتوں کے سبب سے ہیں
اسواسطے حضرت کو زیادہ اندیشہ تھی ق ۸۹ عن ابن عمر ما تزال المسئلة بالعبد حتی یلقی اللہ
وما فی وجهه مزعة لحم اسکو روایت کیا مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہمیشہ
سوال کرتا آدمی یہانتک نوبت پہنچا دیگا کہ خدا کو ملیگا اسکے منہ پر ایک بوٹی بھی نہوگی ف
یعنی لوگوں سے سوال کرنیکا الا قیامت میں نہایت ذلیل ہوگا ق ۹۲ عن ابن عمر ما حق امرء مسلم
یمر علیه ثلث لیال الا وعنده وصیته بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہیں لائق ہے کسی مسلمان مرد کو کہ گذریں اوسپر تین راتیں مگر یہ کہ وصیت اوسکے ف یعنی جبکہ کوئی
قرض ہو یا کسیکی امانت ہو تو اوسپر لازم ہے کہ اپنے پاس اوسکی وصیت لکھ رکھے تاکہ اوسکے
بعد اوسکے وارث ادا کریں اسواسطے کہ آدمی کو اپنی موت معلوم نہیں وصیت لکھ رکھنا
اس صورت میں تو واجب ہے اور اگر کسیکا لینا دینا نہو تو وصیت کرنا واجب نہیں مستحب ہے ق ۹۳ عن المسور
بن مخرمة ومروان بن الحکم ما خلأت القصواء وما ذاک لها بخلق ولکن
حبسها حابس الفیل والذی نفسی بیده لا یسألونی خطة یعظمون فیها
حرمات الله الا اعطیتهم ایاها بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں تھکی اونٹنی جسکا قصواء نام ہے اور یہ اسکی خو نہیں ولیکن
اسکو بند کیا ہے ہاتھی کے روکنے والے نے یعنی خدا نے قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قابو میں
میری جان ہے نہ مانگینگے کوئی کام ایسا کہ اوسمیں خدا کی تعظیم کریں مگر میں اونکو دونگا یعنے وہ
بات قبول کرونگا ف حضرت جسسال احرام باندہکے مدینہ سے مکہ کو چلے عمرہ کرنیکو راہ میں
اونٹنی حضرت کی بیٹھ گئی اصحاب نے کہا کہ اونٹنی تھک گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو
اونٹنی کھڑی ہوئی پھر حضرت صلح کرکے پلٹ آئے چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے
بابوں میں ہوچکا ق ۹۴ عن انس [illegible]

[illegible]

الذی کان یقاتل لکان اغضب بخاری و مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر میں
تو کچھ نہیں دیکھا اور اس گھوڑے کو تیز قدم دریا کی مانند پایا مراد ابو طلحہ کا گھوڑا ہے جسکو مندوب کہتے تھے
ف ایک بار مدینہ میں خبر کی ہول شہرت ہوئی تو حضرت ابو طلحہ کا گھوڑا عاریت لیکر سوار ہوئے
تنہا سب کے آگے نکل گئے اصحاب پیچھے دوڑے جب معلوم ہوا کہ کچھ نہیں تو حضرت وہاں سے
پھرے تب یہ حدیث فرمائی یہ گھوڑا نہایت سست قدم مشہور تھا حضرت کی برکت سے
نہایت تیز قدم ہو گیا چنانچہ حضرت نے اسکی تعریف کی اس حدیث سے کمال شجاعت حضرت
کی معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت میں رات کو تنہا آگے بڑھ جانا کمال شجاعت پر دلیل ہے
ق ابو سعید ما رزق العبد رزقا اوسع علیه من الصبر بخاری و مسلم میں ابو سعید
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں دیا گیا بندہ کوئی روزی صبر سے زیادہ کشادہ
میں ف یعنی صبر اور قناعت کے برابر کوئی روزی نہیں اسواسطے کہ قناعت نہیں تو کتنا مال ہو
حرص نہیں جاتی شعر ای قناعت توانگرم گردان که ورای تو هیچ نعمت نیست ق زید
بن ثابت مازال بکم صنیعکم حتی ظننت انه سیکتب علیکم فعلیکم بالصلوة
فی بیوتکم فان خیر صلوة المرء فی بیته الا الصلوة المکتوبة بخاری و مسلم میں
زید بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہمیشہ رہا تمہارا ساتھ تمہارا عمل یعنی
تراویح کے واسطے جمع ہونا یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ تم پر فرض ہو جاوے گا پس
لازم پکڑو نماز کو اپنے گھروں میں اسواسطے کہ بہتر نماز مرد کی اپنے گھر میں ہے مگر فرض نماز
یعنی فرض نماز مسجد میں افضل ہے ف حضرت نے ایک سال رمضان میں مسجد کے اندر چٹائی
کا حجرہ بنایا عبادت اور اعتکاف کے واسطے حضرت نے اسکے اندر رات کو تراویح کی نماز پڑھی
چند اصحاب بھی ساتھ ہوئے ایک رات بہت لوگ مسجد میں جمع ہوئے حضرت نے اوس رات نماز نہ پڑھی
اصحاب سمجھے کہ حضرت سو گئے بعضے اصحاب کھانسنے لگے تاکہ حضرت جاگیں اور باہر آویں
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میں ڈرتا ہوں کہ تراویح کی نماز تم پر فرض ہو جاوے

بعد اگر ہو سکیگی تو لیکا دیو سنت سمجھتے گھر نفل جاکر پڑھو حضرت عمرؓ نے رمضان میں جماعت
بین تراویح کی نماز مسجد میں جاری کی اسواسطے کہ نماز کی خوبی حضرت کے فعل سے ثابت تھی مگر
فرض ہونیکے خوف سے حضرت نے موقوف کیا اور وہ خوف حضرت کے بعد بھی سو موقوف ہو گئی
خرض ہو نیکا ڈر نہ رہا شیعہ جو کہتے ہیں کہ تراویح حضرت عمرؓ کی ایجاد ہے اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ نیا بات نہیں بلکہ حضرت کی سنت ہے ق ۸۹۶ عَائِشَةُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي
بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیل مجھکو ہمسایہ کے ساتھ نیکی کی وصیت کرتا ہے یہانتک کہ گمان میں آیا
کہ جبرئیل ہمسایہ کو وارث کر دیگا ف یعنی یہانتک ہمسایہ کے ساتھ احسان کرنیکی تاکید کی
کہ میں سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہو جاویگا اس حدیث میں حق ہمسایہ کی کمال
تاکید ہے ق ۸۹۸ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عَلَى الْمُؤْمِنِ خُلُقًا وَعَلَى اللِّسَانِ تَلَقَّاهُ مسلم میں ابو درداؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
نہیں طلوع کرتا آفتاب کہیں مگر اوسکے دونوں کنارے پر دو فرشتے کہتے ہیں کہ الٰہی جلد دے
خرچ کرنیوالے سخی کو بدلا اور جلد دے بخیل کو نقصان ف یہ سبب ہے کہ سخی کا ہاتھ
خالی نہیں رہتا اور بخیل کا خواہ مخواہ نقصان ہوتا ہے ق ۸۹۹ أَبُو سَعِيدٍ مَا صَاحِبُكُمْ إِنْ كَانَ لَا يَتَحَامَلُ
يَبْغِي الْغَضَبَ بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں شیطان
اسمیں کیا کرو ف بعضے اصحاب پوچھا کہ ہم نہیں جانتے کہ وہ لوگ کون ہیں اللہ پیدا ہوا گر ہاکم سو تو
انزال کے وقت ہم اوس سے علیحدہ ہو جایا کریں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق ۹۰۰ أَنَسٌ مَا كَانَ
الرِّفْقُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ وَمَا كَانَ الْخُرْقُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ مسلم میں انسؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہوتی نرمی کسی چیز میں کبھی مگر کہ اوسکو زینت دیتی ہے
اور نہیں ہوتی سختی کسی چیز میں ہرگز مگر کہ اوسکو ناقص و معیوب کر دیتی ہے ف یعنی نرمی ہر
چیز کو سنوارتی ہے اور سختی بگاڑتی ہے نرمی سے دشمن دوست بن جاتا ہے اور سختی اور بدمزاجی

ق ۸۹۶

ق ۸۹۸

ق ۸۹۹

ق ۹۰۰ فصل در مدح نرمی و زینت خلقی

دوست دشمن ہو جاتا ہے ق ۹۰۱ عن انس ... مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ قَالَ عَلٰى ذٰلِكَ
اَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالُوْا اَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ خدا ایسا نہیں کہ تجھکو اس پر قادر کر دیتا یا یون فرمایا کہ مجھ پر قادر کر دیتا پھر حضرت نے زہر
کی وہ عورت تھی ف خیبر میں ایک یہودی عورت نے بکری میں زہر ڈال کے حضرت کی دعوت
کی حضرت نے اور اصحاب نے کھانا شروع کیا پھر آپ نے ہاتھ اٹھا لیا اور اصحاب کو منع کیا اور فرمایا کہ اس میں زہر
ہے اوس کو بلایا اوس نے زہر ڈالنے کا اقرار کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اس
زہر کی ہمیشہ تکلیف ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی سبب سے حضرت کا انتقال بھی ہوا ق ۹۰۲ عن
كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ... مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ هٰذَا وَتَرٰى بِكَ مَا اُرٰى اَتَجِدُ
شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفَ
صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَاحْلِقْ رَأْسَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم میں کعب بن عجرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو گمان نہ تھا کہ تجھکو اس قدر تکلیف پہنچی ہوگی اور ایک روایت
میں ہے کہ مجھکو معلوم نہ تھا کہ تجھکو اس قدر تکلیف ہوگی جیسا کہ اب میں دیکھتا ہوں کیا تجھکو ایک
بکری میسر ہے میں نے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا تو تین روز روزہ رکھ یا چھ محتاجوں کو
کھانا دے ہر محتاج کو ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہوں اور اپنا سر مونڈ ڈال یہ حضرت نے کعب بن
عجرہ سے فرمایا ف کعب بن عجرہ احرام باندھے ہوئے نکلے تھے اور سر کی جوئیں اون کے منھ پر گرتی تھیں
پس حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس عذر سے احرام والے کو سر منڈانا درست ہے لیکن کفارہ دیکر
بال اتروانا چاہئے اور اگر مقدور نہیں تو تین روزے رکھے یا چھ محتاجوں کو کھانا کھلاوے ہر ایک
کو ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہوں کے برابر ق ۹۰۳ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ... مَا لِيَ الْيَوْمَ
فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ قَالَ لِامْرَأَةٍ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ بخاری میں سہل بن سعد سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو آج عورتوں کی طرف کچھ حاجت و ضرورت نہیں یہ حضرت نے فرمایا
اوس عورت سے کہا تھا جسنے اپنی ذات کو حضرت کے سامنے کیا ف خدا نے حکم کیا تھا کہ

جو عورت خاوند والی بدون مہر کے اپنی ذات پیغمبر کو بخشے تو حضرت پر وہ عورت حلال
تھی پایا ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے اپنی ذات حضرت کو بخشی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے عورت کی کچھ مجھکو حاجت نہیں ہندوستان میں انصار
اسوقت میں مسلمان پڑھنے دیکھے ہیں کہ تمہارے پیغمبر کی تو بی بیاں نہیں بلکہ تمام عالم کے
عورتیں انہی واسطے حلال کر لیں تھیں اور حالانکہ پیغمبروں کو عورتوں کی طرف خواہش نہیں
ہوتی اسکا جواب یہ ہے کہ اگر عورت کثرت سے کرنا عیب کمال آدمی کا ہوتا تو سب انبیاء نامرد
اور ہیجڑے ہمیشہ کہے جاتے بلکہ خود آدمی کی انسانی دنیا میں ہوتا اسواسطے کہ اول حضرت آدم سے حوا
کی نسل جاری ہوئی بلکہ خود انجیل کے اندر پولس حواری نے اسکی کتاب میں جو عہد جدید میں ہے
لکھا یوں ہے کہ تمام خلق میں نکاح کرنا معزز اور افضل ہے اور توریت میں ہے کہ حضرت داؤد کی
ننانوے بی بیاں تھیں اور توریت میں موجود ہے کہ حضرت ابراہیم کی تین عورتیں تھیں سارا
اور ہاجرا اور قطورا اور حضرت موسی کی دو عورتیں تھیں ایک صفورا دوسری حبشی عورت اور حضرت
یعقوب کی چار عورتیں تھیں دو بی بیاں اور دو حرم سو اگر عورتیں کرنا پیغمبروں کی شان کے
مخالف ہوتا تو حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب اور حضرت موسی اور حضرت داؤد کیوں
کرتے اور باوجود دیگر [illegible] ہمارے پیغمبر پر خاوند والی عورتیں جو خوشی سے بدون مہر اپنی ذات
بخشیں حلال کیں تھیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پھر بھی حضرت قبول نکرتے تھے
پھر تو باوجود میسر ہونے اور اجازت الہی کے کنارہ کرنا دلیل ہے کمال عفت اور پاکیزگی کی
غرض کہ [illegible] اور اعتراضیں بہیا جو دین محمدی پر کرتے ہیں اسیطرح واہی تباہی ہیں
مشہور [illegible] آدمی ہو تو بخوبی انکی جوابدہی کر سکے اسکے واسطے کچھ زیادہ علم کے حاجت
نہیں ق الکنز ما من احد یشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله
صدقا من قلبه الا حرمه الله علی النار بخاری مسلم میں روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ کوئی ایسا آدمی نہیں جو اسکی گواہی دیتا ہوا اپنے سچے دل سے کہ کوئی لائق [illegible]

کے نہیں ہے کوئی معبود سوا خدا کے اور بیشک محمد اوسکا بندہ اور اوسکا رسول ہے تو کرے خدا اوسپر دوزخ حرام
ف یعنی سچے ایماندار کو دوزخ سے نجات ہے ق عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من الانبیاء نبی الا اعطی
من الایات ما مثلہ امن علیہ البشر وانما کان الذی اوتیتہ وحیا
اوحاہ اللہ الی فارجو ان اکون اکثرہم تابعا یوم القیامۃ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا پیغمبرون مین سے کوئی پیغمبر نہیں مگر کہ اوسکو معجزے دیے
گئے مستحق رکہ آدمی اوسپر ایمان لاوین اور مجھکو وہ چیز دی گئی جو وحی ہے یعنی قرآن جسکو
خدا نے میری طرف بھیجا سو مین امید رکھتا ہون کہ قیامت کے دن سب پیغمبرون سے زیادہ ہوونگے
میرے تابعدار ف یعنی ہر ایک پیغمبر کو خدا نے معجزے دیے کہ جسقدر اونکی پراستی
اور پیغمبری ثابت ہو جاوے اور لوگ اونپر ایمان لاوین لیکن حضرت کا معجزہ یعنی قرآن خدا
کا کلام سب معجزون سے بڑا اور افضل ہے کیونکہ یہ معجزہ قیامت تک باقی ہے اور معجزے
معجزے باقی نہ رہے اور جب قیامت تک باقی رہا تو ہر دم حضرت کے سچے ہونے کی دلیل قایم ہے
دوسرا نہیں تا قیامت لوگ مسلمان ہوتے چلے جاوینگے اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ سب
پیغمبرون کی امت سے محمدی لوگ زیادہ ہو جاوینگے اور ہر چند ہمارے حضرت سے ہزارون معجزے
ہوئے لیکن قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ قرآن ہی ہے اسواسطے حضرت نے صرف
اوسیکو ذکر کیا عادت الہی یون جاری ہے کہ جس زمانہ مین جس چیز کا بہت چرچا ہوتا ہے
تو اون پیغمبر کو بھی اوسی قسم کا معجزہ بدون سیکھے عنایت ہوتا ہے تاکہ اونکی بزرگی
سبکو معلوم ہو جاوے چنانچہ حضرت موسی کے وقت مین جادو کا چرچا تہا تو اونکو اوسی
قسم کا معجزہ دیا یعنی عصا سانپ بن جاتا تہا اور حضرت عیسی کے معجزات اکثر شفا بیمارون
کی کہ طب کا بہت چرچا تہا اور ہمارے حضرت کے وقت مین فصاحت اور بلاغت کا
عرب مین بہت چرچا تہا اسواسطے حضرت کو قرآن ملا اور حکم ہوا کہ اگر تمکو پیغمبر مین شک
ہے تو ایک سورت اسکے برابر کوئی بنا لاوے کسی سے نہ بن سکیگا سب فصحای عرب عاجز ہو گئے اگرچہ بہت کوشش کی

ضرور ہے کہ سہل کام چھوڑ کے اونچی جان دہنا کیونکر اختیار کرتے اور اعجاز قرآنی سے ثابت
قرآن سب الف میں افضل ختم نہیں ہوا اسواسطے کہ اسلام میں بہت مذہب ہو گئے ہیں ہر ایک
مذہب کے موافق بنالیا بر خلاف توریت اور انجیل کے کہ انہیں اعجاز نہ تھا اسلئے اون میں
تحریف اور اختلاف ہو گیا ح انس مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ
يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ بخاری نے انس سے روایت کی
کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگوں میں سے کوئی ایسا مسلمان نہیں ہے کہ تین لڑکے مر گئے ہوں جو جوانی کو
نہیں پہنچے مگر کہ خدا اسکو بہشت میں داخل کریگا ساتھ بزرگی رحمت اپنی کے ان لڑکوں پر ف یعنی باپ
کو لڑکوں کی کمال محبت ہوتی ہے اور جتنی محبت زیادہ ہو اتنی ہی اونکی موت کی مصیبت زیادہ
پھر جب باپ نے ایسی مصیبت میں صبر کیا تو لائق بہشت کے ہوا ح معقل بن یسار مَا مِنْ أَمِيرٍ
يَلِي أُمُورَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ لَهُمْ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ مسلم
نے معقل بن یسار سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا حاکم نہیں کہ جو مسلمانوں کے کاموں کا مالک
ہو پھر محنت کرے اون کے واسطے اور نہ اونکی خیر خواہی کرے مگر وہ حاکم مسلمانوں کے ساتھ بہشت میں
نہ داخل ہوگا ف معلوم ہوا کہ حاکم پر فرض ہے کہ رعیت کیواسطے محنت اور جانفشانی کرے
اور جو اون کے حقوق ہیں بہتر ہو سو عمل میں لاوے اور اگر حاکم اپنی رعیت سے تغافل کرے اور اپنی نفس
ہی پر نظر رکھے تو بہشت سے محروم ہوا ح ابن عباس مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ
أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيهِ مسلم نے عبد اللہ بن عباس سے
روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ایسا کوئی مرد مسلمان کہ مر جاوے پھر اسکے جنازہ پر چالیس مرد
کہ شرک نہ کرتے ہوں خدا کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہوں مگر کہ خدا اونکی شفاعت اسکے
حق میں قبول کرتا ہے ف معلوم ہوا کہ جب مسلمان موحد کا نماز پڑھنا سبب ہے میت
کی مغفرت کا عبد اللہ بن عباس تلاش کرکے جنازہ کی نماز کیواسطے چالیس مسلمان جمع کرتے
تھے جو جب اسی ہو سکے اور حضرت عائشہ کی روایت میں سو مسلمانوں کا ذکر ہے

تو جب چالیس کے ہو جاویں تو ... کی زیادہ قبول ہوگی اور بعض حدیث میں آیا ہے

کہ تین صفیں کریں ۱۰۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا یَفْعَلُ فِیْہَا حَقَّہَا اِلَّا جَاءَتْ یَوْمَ

الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرَ مَا کَانَتْ قَطُّ وَقَعَدَ لَہَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَیْہِ بِقَوَائِمِہَا وَاَخْفَافِہَا وَلَا

صَاحِبِ بَقَرٍ لَا یَفْعَلُ فِیْہَا حَقَّہَا اِلَّا جَاءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرَ مَا کَانَتْ وَقَعَدَ

لَہَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُہٗ بِقُرُوْنِہَا وَتَطَؤُہٗ بِقَوَائِمِہَا وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ لَا یَفْعَلُ فِیْہَا

حَقَّہَا اِلَّا جَاءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرَ مَا کَانَتْ وَقَعَدَ لَہَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُہٗ بِقُرُوْنِہَا وَتَطَؤُہٗ

بِاَظْلَافِہَا لَیْسَ فِیْہَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْکَسِرٌ قَرْنُہَا وَلَا صَاحِبِ کَنْزٍ لَا یَفْعَلُ فِیْہِ حَقَّہٗ اِلَّا جَاءَ

کَنْزُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ یَتْبَعُہٗ فَاتِحًا فَاہُ فَاِذَا اَتَاہُ فَرَّ مِنْہُ ... فَاِذَا رَاٰی اَنْ لَا بُدَّ

مِنْہُ سَلَکَ یَدَہٗ فِیْ فِیْہِ فَیَقْضَمُہَا قَضْمَ الْفَحْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ... روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے

فرمایا کہ اونٹوں کا کوئی ایسا مالک نہیں ہے جو اون کا حق نہ ادا کیا یعنی اونکی زکوٰۃ نہیں دیتا مگر

قیامت کے دن وہ اونٹ آویں گے جیسے کہ تھے اون سے زیادہ موٹے تازے ہوکر ... اور

ہیں اور اون کا مالک برابر میدان میں لیٹے گا اس طرح کہ وہ اونٹ اوسپر دوڑ کر اپنے پاؤں اور کھروں

سے کچلیں گے اور کوئی ایسا گائے بیلوں کا مالک نہیں جو اونکی زکوٰۃ نہیں دیتا مگر وہ گائیں بیل قیامت کے دن

آویں گے جیسے کہ تھے اون سے زیادہ فربہ ہوکر اور اونکا مالک برابر میدان میں لیٹے گا اسطرح پر کہ گائیں بیل اپنے

سینگوں سے اوسکو ماریں گے اور پاؤں سے اوسکو روندیں گے اور کوئی مالک بکریوں کا ایسا نہیں

جو اونکی زکوٰۃ نہیں دیتا مگر وہ بکریاں قیامت کے دن جیسے کہ تھیں اون سے زیادہ فربہ ہوکر

آویں گی اور اونکا مالک برابر میدان میں لیٹے گا اسطرح پر کہ وہ اوسکو اپنے سینگوں سے ماریں گی اور کھروں

سے روندیں گی اور اون میں کوئی بکری منڈی اور ٹوٹے سینگ کی نہیں ہوگی اور کوئی مالک خزانے کا

نہیں جو اوسکی زکوٰۃ نہیں دیتا مگر قیامت میں وہ مال ایک گنجا سانپ بنکر اوسکے پیچھے

دوڑیگا اپنا منہ کھولے ہوئے پھر جب مالک پاس آویگا تو اوسکو دیکھ کر وہ بھاگیگا تو وہ سانپ

اوسکو پکاریگا کہ لے اپنا گنج اور مال جسکو تو نے چھپا رکھا تھا میں اوس سے بے پرواہ ہوں

جب مالک دیکھیگا اور اسکے بچاؤ کی کچھ تدبیر نہیں تو ناچار ہو کر اپنا ہاتھ اوسکے منہ مین ڈالدیگا سو وہ اوسکے ہاتھ کو چبا ڈالیگا اونٹ کیطرح **ف** یعنی جو جانور زکوٰۃ کا مال ہی اوسکی زکوٰۃ نہ دیگا اوس پر ایسا عذاب ہوگا اور اژدہا کہ اوسکے سبب سے ہوگا کہ جب بہت زہر اوسکا اور نہایت زہردار ہوتا ہے تو اوسکے سرکے بال اوسکے زہر کے سبب سے جھڑ جاتے ہین **عن ابی ہریرۃ ما من صاحب ذہب ولا فضۃ لا یؤدی منہا حقہا الا اذا کان یوم القیٰمۃ صفحت لہ صفائح من نار فاحمی علیہا فی نار جہنم فیکوی بہا جنبہ وجبینہ وظہرہ کلما بردت اعیدت لہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ حتی یقضی بین العباد فیری سبیلہ اما الی الجنۃ واما الی النار** مسلم عن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی سونیکا کوئی ایسا مالک نہین جو اوسکا حق نہین ادا کرتا یعنی زکوٰۃ نہین دیتا مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو اوسکے لیئے اوس چاندی سونیکے پتر بنائے جاوینگے پھر دوزخ کی آگ مین وہ تپائے جاوینگے پھر اوس سے اوس مالک کی کروٹ اور ماتھا اور پیٹھ داغی جاویگی جب پتر سرد ہوجاوینگے تو پھر وہ ایکبار گرم کئے جاوینگے یہ عذاب اوسکو برابر ہوا کریگا جسکا ایک دن پچاس ہزار برس کا ہوگا یہانتک کہ بندون کے درمیان فیصلہ ہو چکیگا پھر اوسکو اوسکی راہ دکھائی جاویگی یا بہشت کی طرف یا دوزخ کیطرف **ف** افسوس صد افسوس زکوٰۃ نہ دینے والے مالدارون کے عذاب کا حال مفصل بیان ہو چکا ہے ہندوستان مین نماز روزہ کا جابجا کچھ چرچا ہے لیکن افسوس زکوٰۃ دینے کی عادت بالکل چھوٹ گئی ہے حالانکہ جب ان کے جان نکلتی ہے جان نکلجاتی ہے اور حال کی شادی غمی اور نام و نمود کے کامون مین ہزارون روپیئے برباد کرتے ہین بیاہی کبھی خیال کیون نہین لیکن کچھ نہ کچھ آخر اوسکا بھی خرچ ہوتا ہی لیکن زکوٰۃ کے نام سے روح قبض ہوتی ہے اکثر مالدار بخیلون کو دیکھا کہ اونہون نے کسقدر محنت اور مشقت سے مال جمع کیا نہ آپ کھایا نہ اوسکو خدا کی راہ مین دیا پھر جب بے نصیب مر گئے تو اونکے لڑکون اور وارثون نے اوس مال کو چند روز مین اوڑا دیا تو غور کیا جاوے کہ کتنی بڑی حماقت اور نادانی ہے کہ خود تو ہزار

شفقت سے مال جمع کیجئے او عزیز اسکو اوڑھاوین اور پیٹھ پر چپکا کر ہزار برس تک اون مین ایسے سخت
سخت عذابون مین جسکے صرف خیال کرنے سے روح قبض ہوتی ہے گرفتار ہوئے مال دار
مسلمانون کو لازم ہے کہ ان باتون مین خوب غور کرے اور موت کو ہر دم حاضر جانکر قیامت
کے سختیان و عیبان کرکے اپنے مالک کے حکم بجا لاکو اور اپنے مال کی زکوۃ نکالے اور
شیطان کے وسوسہ کو نمانے کہ زکوۃ دینے سے مال کم ہو جاویگا اسواسطے کہ خدا نے زکوۃ دوا
مال مین برکت دینیکا وعدہ کیا ہے شعر زکوۃ مال بدر کن کہ فضلہ رز را چو باغبان بزند بیشتر
دہد انگور حٰ ابو الدرداء ما من عبد مسلم یدعو لاخیہ بظھر الغیب الا قال
الملک ولک بمثل مسلم مین ابو درداؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کوئی ایسا
بندہ مسلمان نہین جو اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پیٹھ پیچھے دعا کرے مگر کہ فرشتہ کہتا ہے
کہ تجھکو بھی ایسی دعا کے برابر ثواب ملیگا ف معلوم ہوا کہ مسلمان کے پیٹھ پیچھے اوسکے واسطے دعا
کرنا ایسی چیز ہے جو خدا کے نزدیک بات ہے کہ فرشتہ دعا کرنیوالا کیواسطے دعا کرتا ہے اور حدیث مین
آیا ہے کہ غائب مسلمان کے حق مین دعا مقبول ہے سو اسواسطے کہ خوشی ہو اور ریا دور ہے حٰ ام حبیبہ
ما من عبد مسلم یصلی للہ کل یوم ثنتی عشرۃ رکعۃ تطوعا غیر فریضۃ الا
بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ او الا بنی لہ بیت فی الجنۃ مسلم مین حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان بندہ نہین جو ہر روز فرض کے سوا بارہ رکعتین سنت
کی خدا کیواسطے پڑھے مگر کہ خدا اوسکے واسطے بہشت مین گھر بناویگا راوی کو شک ہے کہ
اسطرح فرمایا کہ یون فرمایا کہ اوسکے واسطے گھر بنایا جاویگا بہشت مین مطلب ایک ہے
یعنی لفظ کا فرق ہے اس حدیث مین بارہ رکعت سنت موکدہ کے فضیلت کا بیان ہے سنت
دو رکعت پہلی فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی ق معقل بن یسار ما من عبد
یسترعیہ اللہ رعیۃ یموت حین یموت وھو غاش لرعیتہ الا حرم اللہ علیہ الجنۃ بخاری
اور مسلم مین معقل بن یسار سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا شخص نہین

مرتا ہے جسکو خدا نے کسی رعیت کا نگہبان کیا تو وہ مرتا ہے اس حال میں کہ رعیت کا بدخواہ مرتا ہے
مگر کہ خدا نے اوسپر بہشت کو حرام کیا ف یعنی ظالم حاکم بہشت سے محروم رہیگا ق عبد اللہ
بن عمرو ما من غازیۃ او سریۃ تغزو فتغنم وتسلم الا کانوا قد تعجلوا ثلثی
اجورھم وما من غازیۃ او سریۃ تخفق وتصاب الا تم اجورھم مسلم میں
عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جماعت غازیوں کی لشکر کی کافروں سے
لڑے پھر کافروں کا مال لوٹے اور سلامت رہی تو ان لوگوں نے دو تہائیاں اپنی مزدوری کی
پائیں اور جو لوگ بدون غنیمت پائے کام آئے یعنی شہید ہوئے تو اونکی مزدوریاں پوری
ہو گئیں ف یعنے زندہ غازیوں کو دو فائدے آئے ہیں دست ہیں ایک تو سلامتی دوسرے
مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت سو قیامت میں ملیگا اور شہیدوں کو تو دنیا میں کچھ
فائدہ نہیں ہوا تو انکا ثواب بالکل آخرت میں رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید غازی سے
زیادت افضل ہیں ق عمرو بن عبسۃ ما منکم رجل یقرب وضوءہ فیتمضمض
ویستنشق وینتثر الا خرت خطایا وجہہ وفیہ وخیاشیمہ ثم اذا غسل وجہہ
کما امرہ اللہ الا خرت خطایا وجہہ من اطراف لحیتہ مع الماء ثم
یغسل یدیہ الی المرفقین الا خرت خطایا یدیہ من انا ملہ مع الماء ثم یمسح
راسہ الا خرت خطایا راسہ من اطراف شعرہ مع الماء ثم یغسل قدمیہ
الی الکعبین الا خرت خطایا رجلیہ من انا ملہ مع الماء فان ھو قام فصلی
فحمد اللہ واثنی علیہ ومجدہ بالذی ھو لہ اھل وفرغ قلبہ للہ الا انصرف
من خطیئتہ کہیئتہ یوم ولدتہ امہ بخاری اور مسلم میں عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ کوئی تم میں ایسا مرد نہیں جو وضو کا پانی نزدیک لیجائے پھر کلی کرے ناک میں پانی ڈالے
اور جھاڑے مگر گر جاتے ہیں گناہ اوسکے چہرے اور اوسکے منہ اور ناک کے نتھنوں سے پھر منہ دھوتا
ہے جیسا کہ خدا نے اوسکو فرمایا ہے تو اوسکے چہرے کے گناہ گر پڑتے ہیں ڈاڑھی کے

۹۱۴ ق

۹۱۵ ق فضیلت وضو

ساتھ قطرہ ڈاڑھی کے دونوں طرفوں سے بہکر ہوتا ہے اور ہاتھوں کو دھو کہنیوں تک تو اوسکے دونوں
ہاتھوں کے گناہ انگلیوں کی پوروں سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہیں پھر جب اپنے سر کو مسح کرتا ہے
تو اوسکے گناہ بالوں کے کناروں سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہیں پھر جب دھوتا ہے اپنے دونوں
پاؤں کو دونوں ٹخنوں تک تو اوسکے پاؤں کے گناہ پوروں سے پانی کے ساتھ گر پڑتے
ہیں پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی اور خدا کی تعریف اور خوبیاں کی یاد جیسی شان ہے
کہ وہ لائق ہے ویسے اوسنے بزرگی کی یاد اور اپنے دل کو خدا کیواسطے خالی کیا یعنی حضور
دل سے پڑھی وہ نماز تو اپنے گناہوں سے پھرتا ہے اوس دن کی سی حالت جس دن
اوسکی ماں نے اوسکو جنا تھا ف یعنی وضو اور حضور دل سے نماز پڑھنیکی یہ تاثیر ہے
کہ سب صغیرہ گناہوں سے آدمی پاک ہو جاتا ہے باقی اسکا بیان آگے ہو چکا ح عدی بن
حاتم ما منکم من احد الا سیکلمه ربه لیس بینه و بینه ترجمان فینظر
ایمن منه فلا یری الا ما قدم و ینظر اشام منه فلا یری الا ما قدم و ینظر
بین یدیه فلا یری الا النار تلقاء وجهه فاتقوا النار ولو بشق تمرة
متفق علیہ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ تم لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں مگر کہ اوس سے قیامت میں خدا کلام کریگا اسطرح کہ
اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا یعنی بلا واسطہ خدا کلام کریگا
پھر نظر کریگا داہنے طرف تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو آگے بھیج چکا اور نظر کریگا بائیں طرف تو نہ دیکھیگا
مگر اپنے اعمال جو کر چکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو کچھ نہ دیکھیگا سوا دوزخ کے کہ اوسکے منہ کے سامنے ہوگی
سو لوگو بچو دوزخ سے اگرچہ آدھی کھجور ہی دیکر ہو پھر جسکو آدھی کھجور بھی نہ ملے تو نیک بات
کہکر بچے دوزخ سے ف یعنی ایسا سخت وقت ہر ایک مسلمان کے سامنے آنیوالا
ہے کہ خدا اوس سے بلاواسطہ کلام کریگا اور داہنے بائیں سوا اپنے اعمال کے کچھ نہ دیکھیگا اور سامنے
دوزخ دیکھتی ہوگی پھر حضرت نے اوس خطرناک وقت کے بچاؤ کی تدبیر بتلائی یعنے

[illegible]

کے دل ہی کو خوشی ہے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچا لینے کی بڑی تاثیر ہے ق

علیؑ ما منکم من احد الا قد کتب مقعدہ من الجنۃ ومقعدہ من النار قالوا

یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا فقال اعملوا فکل میسر لما خلق لہ اما من

کان من اھل السعادۃ فسییسر لعمل السعادۃ واما من کان من اھل

الشقاوۃ فسییسر لعمل الشقاوۃ ثم قرأ فاما من اعطی واتقی وصدق

بالحسنی الی قولہ للعسری بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ تم میں ایسا نہیں کوئی مگر کہ اوسکا ٹھکانا بہشت سے اور اوسکا ٹھکانا دوزخ سے لکھدیا گیا

بہشتی اور دوزخی لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے پہر اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے

لکھے پر کیوں نہ اعتماد کریں یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا کیا فائدہ ہے جو قسمت میں ہے سو ہوگا

تو حضرت نے جواب میں فرمایا کہ عمل کئے جاؤ اسواسطے کہ ہر ایک آدمی کو وہی سہل اور آسان

معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو جو اہل سعادت یعنی نیکبختوں سے ہوگا تو نیک

کام کیواسطے مستعد ہوجائیگا اور اہل شقاوت یعنی بدبختوں سے ہوگا تو شتابی سے

بدکام پر تیار ہوجاویگا پہر حضرت نے اپنے اس کلام کی قرآن سے سند بہی کہ خدا فرماتا ہے

سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام کو سچا جانا سو اوسپر ہم آسان

کردینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پرواہ بنا اور نیک دین کو اوسنے جہوٹہا

جانا تو اوسپر ہم آسان کردینگے کفر کی سخت راہ ف اصحاب یہ سمجھے تھے کہ تقدیر کے

روبرو عمل بے فائدہ ہے سو حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے خلاف

نہیں اسواسطے کہ خدا نے عالم میں چیزوں کو پیدا کیا اور ایک کو دوسرے سے ربط دیا اور موافق

اپنے حکمت کے بعضی چیز کو بعضی کا سبب ٹہرایا جیسے کہ بہوک ہی سبب ہے کہانے کا اور کہانا سبب

سیری کا اور زہر سبب ہی موت کا اسیطرح نیک عمل سبب ہی بہشت کا اور بد

سبب ہے وہ زرکا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہین اسیطرح رزق تقدیر مین لکھا ہے اور کسب
کرنا اسکا سبب ہے اور کوئی اوسکو مخالف تقدیر کے نہین جانتا غرضکہ مسلمان کو تقدیر پر
ایمان لانا واجب ہے اور اوسمین بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا
بھید نہین سمجھ سکتی اگر بہک جاتی ہے کیونکہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے تقدیر کا حال پوچھا
فرمایا کہ اندھیری رات کو سمندر مین ست پہنچیو یعنی تقدیر کے حقیقت دریافت کرنا آدمی کا
مقدور نہین ہے ۔ عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن و
قرینہ من الملائکۃ قالوا وایاک یا رسول اللہ قال وایای ولکن اللہ اعانی
علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر ۔ مسلم نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی کہ حضرت
نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی نہین مگر اوسکے ساتھ ایک شیطان اوسکا ساتھی بہکانیوالا
والا اور ایک فرشتہ اوسکا ساتھی نیک راہ بتانیوالا مقرر کیا گیا ہے لوگون نے کہا کیا
آپکے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان میرے
ساتھ بھی ہے لیکن خدا نے اوسپر میری مدد کی ہے سو وہ مسلمان ہو گیا ہے تابعدار ہے سو مجھے
سوا نیکی کے اور کچھ نہین بتاتا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا ہمزاد
شیطان مسلمان ہو گیا تھا اور یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا کہ سوا
پیغمبرون کے اور کوئی گناہون سے معصوم نہین ۔ عن عمر ما منکم من احد یتوضأ فیبلغ
الوضوء او یسبغ الوضوء ثم یقول اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا
شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ الا فتحت لہ ابواب الجنۃ
الثمانیۃ یدخل من ایہا شاء ۔ مسلم نے عمر فاروق سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم
مین سے جو شخص وضو کرے تو کمال مرتبہ کو پہنچاوے یا پورا کرے پھر یون کہے کہ گواہی دیتا
ہون مین کہ خدا کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہین وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور گواہی
دیتا ہون کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا پیغام پہنچانیوالا تو کھولے جاتے ہین

ہیں اوسکے واسطے بہشت کے آٹھوں دروازے جس دروازے سے کہ اوسکا جی چاہے بہشت
میں جاوے **ف** اس حدیث میں اچھی طرح پوری وضو کرنے اور بعد اسکے توحید اور
رسالت کی گواہی دینے کی تاثیر اور فضیلت کا بیان ہی **ح** ٩٢٠ ابو ہریرہ مَا مِنْكُنَّ
امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلٰثَةً مِنَ الْوَلَدِ اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ایسی کوئی عورت نہیں جو آگے بھیج چکی ہو تین لڑکے
یعنے جسکے تین لڑکے مرگئے ہوں کہ وہ اوس عورت کے اور دوزخ کے درمیان
پردہ ہو جاوینگے یعنی دوزخ سے بچاوینگے **ف** عورتوں نے حضرت سے عرض کی
کہ یا رسول اللہ مرد آپ کی صحبت میں ہردم حاضر رہتے ہیں اور دین سیکھتے ہیں تو آپ
واسطے ہمارے بھی کچھ باری مقرر کیجئے حضرت نے اونکی واسطے بھی باری مقرر کی اور
عورتوں سے یہہ حدیث فرمائی پھر ایک عورت نے کہا یا حضرت اگر کسیکے دو لڑکے
مرگئے ہوں حضرت نے فرمایا کہ وہ بھی دوزخ سے بچاوینگے **ح** ٩٢١ ام سلمة مَا مِنْ مُسْلِمٍ
تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِي
فِي مُصِيبَتِي وَاَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهَا مسلم میں حضرت
ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جسکو مصیبت
پہنچے پھر وہ کہے جو خدا نے اوسکو فرمایا ہی کہ انا للہ وانا الیہ راجعون یعنی ہم خدا کے
ہیں اور اوسیکی طرف جانے والے ہیں الہی ثواب دے مجھکو میری مصیبت میں اور
عوض دے مجھے اوس سے بہتر بدلا مگر کہ خدا عوض دیتا ہے اوس سے بہتر بدلا اوسکو دیتا ہی **ف**
جبکوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا مستحب ہی ایک بار
چراغ گل ہوگیا حضرت نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اصحاب نے کہا یا رسول اللہ چراغ گل ہونا
کون بڑی مصیبت ہی جو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون فرمایا حضرت نے فرمایا کہ
مسلمان کو جس سے تکلیف ہو وہی مصیبت ہی یعنے ہر رنج اور تکلیف میں کم ہو یا زیادہ

انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا چاہیئے ۹۲۲ ف عثمان قال ما من مسلم يتطهر فيتم الطهور
الذي كتب الله عليه فيصلي هذه الصلوات الخمس الا كانت كفارات لما
بينهن مسلم میں حضرت عثمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں کوئی ایسا مسلمان جو
طہارت کرے غسل ہو یا وضو پوری طرح طہارت کرے جو خدا نے اوس پر فرض
کی پھر نماز پڑھے یہی پنجگانہ نماز تو وہ نمازیں اپنے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتی
ہیں یعنے صغیرہ گناہوں کو مٹا دیں گی ۹۲۳ ف ابن مسعود ما من مسلم يصيبه اذى
من مرض فما سواه الا حط الله به سيئاته كما تحط الشجرة ورقها بخاری
میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ایسا کوئی مسلمان کہ
رنج اور تکلیف پہنچے بیماری سے یا سوا بیماری کے اور کسی سبب سے مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے
گناہوں کو جھاڑ ڈالتا ہے جیسے کہ پتے درخت کے جھاڑتا ہے ف یعنے ہر ایک رنج اور تکلیف
سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہیں بشرطیکہ رنج میں صبر کرے اور خدا کا گلہ شکوہ نہ کرے
۹۲۴ ف جابر ما من مسلم يغرس غرسا الا كان ما اكل منه له صدقة وما سرق
منه له صدقة ولا يرزؤه احد الا كان له صدقة مسلم میں جابر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جو بووے کسی درخت کو مگر کہ جو چیز کہ اوس
سے کھائی جاویگی سو اوسکے لئے خیرات ہوگی اور جو کچھ اوس سے چوری جاویگا خیرات
اور نہ نقصان کریگا کوئی اوس درخت سے مگر کہ مالک کیواسطے خیرات ہوگی ف
حدیث میں درخت لگانے کے ثواب کا بیان ہے کہ اوسکے پھل کھانے میں اور
اوسکے پھل وغیرہ چرانے میں اور اسیطرح درخت کے نقصان کرنے میں درخت والے کو
خیرات کرنے اور راہ خدا میں دینے کے برابر ثواب ہے معلوم ہوا کہ درخت لگانا
خواہ باغوں میں خواہ راہوں میں سب ہی سو اسواسطے کہ اوسکا ثواب ملتا رہتا ہے باقی
رہتا ہے اور اگر نیت ہو خلقت کو نفع رسانی کی تو وہ سب سے بہتر ہے ۹۲۵ ف عائشة ما من

مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا بخاری اور مسلم میں
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی مصیبت نہیں جو مسلمان کو پہنچے مگر اوسکے
سبب سے خدا اوسکے گناہ دور کرتا ہے یہاں تک کہ کانٹا چبھنے سے بھی ف یعنی اگرچہ
مصیبت اور تکلیف جو شخص کا ناچیز ہو جاسکی تو بھی ثواب سے خالی نہیں بخاری
[illegible] کی کتاب نہیں انکتہ لوازمی اسکا نام ہے

ق ۱۲۶ ابو ہریرۃ مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمَى اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَ
الرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کوئی ایسا گھایل نہیں جو خدا کی راہ میں زخمی ہوا ہو مگر آویگا قیامت کے دن اور
اوسکا زخم جاری ہوگا رنگ اوسکا خون کی رنگت اور بو اوسکی مشک کی سی
بو ف زخم سے خون اسواسطے جاری ہوگا تو اونکی شہیدی اور کمال سب پر ظاہر ہو کہ ان لوگوں نے
خدا کے واسطے جان دی اور زخم کھائی

ق ۱۲۷ ابو ہریرۃ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُوْلَدُ إِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ
إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا
نہیں ہوتا مگر کہ شیطان اوسکو چھوتا ہے جب کہ وہ پیدا ہوتا ہے سو وہ روتا اور چلاتا ہے
چلانا کہ شیطان کے چھونے سے مگر مریم کو اور اوسکے بیٹے کو شیطان نے نہیں ہاتھ لگایا
ف حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ کو شیطان نے اسواسطے ہاتھ نہیں لگایا کہ مریم کی ماں نے
حضرت مریم اور انکی اولاد کے واسطے خدا سے دعا مانگی تھی کہ شیطان کا اونپر دخل نہو
چنانچہ قرآن شریف میں یہ دعا مذکور ہے اور جب حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے تھے حضرت
جبرئیل نے اونکو پر سے ملا تھا اسواسطے اونکا لقب مسیح ہے یعنی ملا ہوا آپ اسواسطے
شیطان اونکو چھو نسکا

ق ۱۲۸ عائشۃ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ
مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ إِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت

کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مردہ نہیں جسپر مسلمانوں کا گروہ کہ شمار میں سو کو پہنچے
ہوں جنازہ کی نماز پڑھیں اور سب لوگ اوسکی مغفرت کی سفارش کریں مگر کہ اونکی
سفارش مقبول ہوگی رسالے حقیقی ف عبداللہ بن عباس سے روایت ہے چالیس
خالص مسلمان کی سفارش کا ذکر ہے اور اس حدیث میں سو کا ذکر ہے تو مطابقت کہ اگر تمام
مسلمان ہوں تو چالیس کی دعا کفایت کرتی ہے اور نہیں تو سو مسلمان کے
دعا مقبول ہے ق انس ما من نبي إلا وقد أنذر أمته الأعور الكذاب ألا
إنه أعور وإن ربكم عز وجل ليس بأعور مكتوب بين عينيه ك ف ر
بخاری مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں مگر اوسنے
اپنی امت کو ڈرایا ہے کانے بڑے جھوٹے سے یعنی دجال سے خبردار
ہو کہ بیشک وہ کانا ہوگا اور بیشک تمہارا رب کانا نہیں اوسکی دونوں آنکھوں کے درمیان
لکھا ہے ک ف ر یعنی کفر کے لفظ ف حضرت نے ایکبار خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ
ہر چند ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہے مگر میں تمکو بتلاتا ہوں
کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اوسکے ماتھے پر لکھا ہوگا یعنی ایسا صاف بتا کہ کسی نے نہیں
بتلایا کہ جس سے دیکھا جو شخص ہر ایک پر کھل جاوے اسواسطے کہ وہ خدائی کا دعوی
کریگا اور کانا ہوگا اور حالانکہ ناقص ہونا خدا کی شان نہیں اور دوسرا نشان اوسکے
کفر کا اوسکے ماتھے پر کفر کی خود لفظ موجود ہے مسلمانوں کو نظر آوینگی کافر اندھے ہو جاوینگے

قد عن ابن مسعود ما من نبي بعثه الله في أمة قبلي إلا كان له من أمته
حواريون وأصحاب يأخذون بسنته ويقتدون بأمره ثم إنها تخلف
من بعدهم خلوف يقولون ما لا يفعلون ويفعلون ما لا يؤمرون فمن
جاهدهم بيده فهو مؤمن ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن ومن جاهدهم
بقلبه فهو مؤمن وليس وراء ذلك من الإيمان حبة خردل رواه مسلم

عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں جسکو خدا نے کسی امت میں بھیجا
پہلے مجھ سے مگر اوسکے واسطے اوسکی امت سے خالص جان نثار لوگ اور اوسکے اصحاب ہوا کئے
ہیں کہ اوسکی سنت اور اوسکی راہ کو پکڑے رہتے ہیں اور اوسکے حکم کی پیروی اور
تابعداری کیا کرتے ہیں بعد چند روز یہ حال ہوتا ہے کہ اون کے بعد ناخلف لوگ آتے ہیں اور
کو کہتے ہیں جو کرتے نہیں اور وہ کام کرتے ہیں جنکا اونکو حکم نہیں پس جو شخص اون
ناخلفوں سے لڑا اپنے ہاتھ سے وہ ایماندار ہے اور جو اون سے اپنی زبان سے لڑا تو وہ بھی ایماندار ہے اور جو اون سے
دل سے لڑا وہ بھی ایماندار ہے ان تینوں کاموں سے سوا رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں ف یعنی
یہ قدیم دستور ہے کہ پیغمبروں کے دین اور سنت کو اون کے اصحاب اور مددگار لوگ ایک مدت تک بجا
رکھتے ہیں پھر اون کے بعد ناخلف لوگ اون کے دین کو برباد کرتے ہیں اور اپنی طرف سے بدعتیں
نکالتے ہیں پس ایماندار وغیرہ پر واجب ہے کہ اون کے مٹانے اور دور کرنے میں کوشش کریں علماء مرتبہ
تو یہ ہے کہ ہاتھ سے مٹاویں اور اگر نہ ہوسکے تو زبان سے منع کریں اور نہیں تو دل سے اونکو اور
اون کے بدعتوں کو برا جانیں اور جو ان تینوں باتوں سے کوئی ایک بات بھی نہ کریں تو اونکو
کچھ ذرہ برابر بھی ایمان نہیں اور یہ جو بعضے جاہلوں میں مشہور ہے کہ کسی بدعتی
عیسائی ہیں تو وہ ہم کو کفر و رجوع ہم سے لیکن اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات بالکل
غلط ہے بلکہ ایمان کا یہی نشان ہے کہ بدعت اور خلاف شرع کاموں سے عداوت رکھے
اور زبان سے اوسکی برائی بیان کیا کرے اور جس میں یہ بات نہیں وہ محمدی نہیں اسواسطے
کہ اوسکے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہو گیا نہ سنت کی طرف اوسکو
رغبت نہ بدعت سے نفرت ف ۹۳۱ [illegible] بخاری اور مسلم
میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں مرتا جبتک
اسکو اختیار نہیں دیا جاتا ہے زندگی اور موت میں ف یعنی بدون رضا مندی کسی پیغمبر
کو موت نہیں آتی یہہ خدا کی طرف سے تعظیم اور توقیر ہے پیغمبروں کے واسطے

۹۳۱ ق

۹۳۲ ح

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ الی یوم القیامۃ الا ہی کائنۃ بخاری مین
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی روح ہونیوالی قیامت تک نہیں مگر کہ وہ اس جہان مین
پیدا ہوگی ف یعنی جو روحین خدا کے علم مین ہین اس عالم مین ضرور پیدا ہونگے سب
نہین ممکن کہ دنیا مین نہ آوین کوئی عزل کرے یا نہ کرے اور یہ جو بعض کہتے ہین کہ بہت روحین قالب مین
نہ آوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط ہے مشہور ہے کہ حضرت نے یہ حدیث اوس وقت
فرمائی تھی کہ جب صحابہ نے عرض کی کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سے اولاد ہو اگر حکم ہو تو
عزل کیا کرین اور انزال کے وقت علیحدہ ہو جایا کرین مطلب حدیث کا یہ ہے کہ تمہارا یہ حیلہ
خالی ہے جو ہونیوالی روح ہے وہ ضرور ہوگی اور تمہاری تدبیر کچھ نہ چلیگی ق لیس من نفس
تموت لها عند الله خير يسرها انها ترجع الى الدنيا وان لها الدنيا وما
فيها الا الشهيد فانه يتمنى ان يرجع فيقتل في الدنيا لما يرى من فضل الشهادة
بخاری و مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی جان نہین مرتی جسکے واسطے خدا کے
نزدیک کچھ بھی بہتری ہو کہ اوسکو خوش معلوم ہو یہ بات کہ پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت
پر کہ اوسکو تمام دنیا ملے اور جو کچھ کہ دنیا کے اندر ہے یعنی جسکی مغفرت ہو چکی ہو اوسکو
آرزو نہین کہ پھر دنیا مین آوے اگرچہ ہفت اقلیم کی اوسکو سلطنت ملے مگر شہید وہ تمنا
اور آرزو کیا کرتا ہے کہ پلٹ کے پھر دنیا مین دوبارہ خدا کی راہ مین قتل ہو اس تمنا کا سبب
شہادت کے عمدہ درجہ دیکھکر ف اس حدیث مین شہادت کی بڑائی کا بیان ہے یعنی شہید کے
سب مطلب حاصل ہو جاتے ہین اوسکو کچھ آرزو باقی نہین ہے مگر قتل کی تاکہ زیادہ تر
خدا کے نزدیک عزت پاوے ق عائشة ما من يوم اكثر من ان يعتق الله فيه عبدا
من النار من يوم عرفة وانه ليدنو ثم يباهي بهم الملائكة فيقول ما اراد
هؤلاء مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عرفہ کے دن سے
زیادہ تر کوئی دن نہین ہے جس مین خدا بندون کو دوزخ سے زیادہ آزاد کرتا ہو مقرر حق تعالی

اسدن رحمت بہت نازل ہوتی ہی پھر فخر فرماتا ہی خدا حج کرنیوالون کے سبب سے فرشتون
پر فرماتا ہی کریم سے کہ یہہ لوگ کیا چاہتے ہین ف عرفہ نوین تاریخ ذالحجہ کا نام
ہی اسدن حج ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا دن سب دنون سے افضل ہے
۹۳۵ اُمِّ سَلَمَةَ مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ اِلَّا زَادَهُ
اللّٰهُ بِهَا عِزًّا مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین گھٹتا مال زکوة
دینے سے اور کوئی مرد ظلم کو نہین معاف کرتا مگر کہ خدا معاف کرنے کے سبب
سے اوسکی عزت اور قدر بڑھاتا ہی ف یعنی زکوة دینے سے مال نہین گھٹتا ہر چند
ظاہر مین نقصان معلوم ہوتا ہی اسواسطے کہ اوسکا ثواب خدا کے نزدیک ثابت
ہوتا ہی اور دنیا مین مال کے اندر برکت ہی ہوتی ہی اور ظلم معاف کرنیمین ہر چند
ذلت اور ناچاری معلوم ہوتی ہی لیکن خدا کے نزدیک عزت زیادہ ہوتی
ہی بلکہ خلقت مین بھی اوسکی بڑائی ثابت ہوتی ہی یون لوگ کہتے ہین کہ فلانا شخص کیا
بھلا اور نیک بخت آدمی ہی کہ باوجودیکہ اوسپر ظلم اور زیادتی ہوئی پر اوسنے دم نہ مارا
نہ بدلا بلکہ معاف کر دیا ۹۳۶ الْمِقْدَادِ [illegible] مِنَ اللّٰهِ [illegible]
[illegible] مَصَابِيْحَ [illegible] الْمَلِكِ [illegible]
مسلم مین مقداد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہہ دوسری بار کا دودھ تھا کہ خدا کی
[illegible] مجھکو بتلایا تو ہم دونون سانپہ [illegible] پی جاتے ہین [illegible] رحمت کے
دودھ کو [illegible] سے یہہ حضرت سلیے [illegible] کہا تو دوسرے بار تینون بکریان [illegible]
وقت ف مفصل قصہ اس حدیث کا مقداد سے یون روایت ہے کہ ہم تین آدمی [illegible] ہجرت
کرکے مدینے مین آئے اور بھوک کے مارے [illegible] سوجہتا تہا اور نہ کانون سے کچھ
سنائی دیتا تہا ہم حضرت پاس آئے حضرت ہمکو اپنے گھر لیگئے اور فرمایا ان تین
بکریون کا دودھ دوہو انکا دودھ ہم تم پیا کرینگے سو ہم تینون آدمی اونکا دودھ پیا کرتے

[illegible] نقصان مال

۹۳۵

۹۳۶

[illegible]

تھے اور حضرت کا حصہ رکھ چھوڑتے تھے حضرت کا دستور تھا کہ رات کو آتے اور ہمکو
اس طرح سے سلام کرتے کہ جاگتا آدمی سنتا اور سوتا نہ جاگتا پھر مسجد میں جاتے اور تہجد کی نماز
پڑھتے نماز کے بعد دودھ کو پیتے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت انصاریوں کے ہاں تشریف
لیگئے تھے میں نے اپنا حصہ کا دودھ پیا پھر لیٹ رہا پھر شیطان نے میرے دل میں یہ خیال ڈالا کہ
حضرت جہاں تشریف لیگئے ہیں کہانا کہایا ہوگا اگر میں حضرت کا بھی حصہ پی جاؤں سو میں
اوسکو پی گیا پھر مجھکو پچھتاوا آیا کہ میں نے کیوں حضرت کا حصہ پی لیا شاید کہ حضرت
وہاں سے بھوکے آویں اور یہاں اپنا حصہ نہ پاویں تو مجھکو بددعا کریں پھر تو میرا دین دنیا
دونو برباد ہوجاوے غرض کہ اس خیال سے میری نیند اوچٹ گئی اور پھر وہ دونو ساتھی میرے سو
رہے پھر حضرت آئے اور اپنی دستور سے حضرت نے سلام کیا اور مسجد میں گئے اور نماز پڑھکے دودھ
پینے کو آئے سو برتن کو خالی پایا آسمان کی طرف سر اوٹھایا میں سمجھا کہ مجھکو بددعا کرینگے
سو حضرت نے یوں فرمایا کہ الٰہی اوسکو کہلا جو مجھکو کہلاتا ہی اور پانی دے اوسکو
جو مجھکو پلاتا ہی میں سمجھا کہ اس دعا سے بکریاں موٹی ہو گئی ہونگی پھر گیا دیکھا
کہ بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے ہوے ہیں پھر برتن میں میں نے اوسکو
دوہا اور حضرت کے سامنے لیگیا حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ کیا اپنے
حصے پی چکے ہو میں نے کہا کہ ہاں ہم پی چکے ہیں پھر حضرت نے پیا اور
اور باقی مجھکو دیا میں نے پیا جب مجھکو معلوم ہوا کہ حضرت خوب آسودہ ہوگئے میں
تب میں نہایت خوشی سے ہنس پڑا اور حضرت سے یہ تمام قصہ کہا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی دودھ کا زیادہ ہوجانا خدا کی رحمت تھی اگر تو آگے سے بتلاتا تو ہم
اون دونوں ساتھیوں کو بھی اس رحمت کے دودھ میں شریک کرتے یہ قصہ معجزہ اور برکت
اسی حضرت کی دعا کی ہی ۳۲۵ عن عائشۃ [illegible] اللّٰہ وحدہٗ ولا [illegible] الاسلام میں حضرت
عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے وعدے کو خلاف نہیں کیا اور

۳۲۵

اوسکے لیئے وعدہ خلافی کرتے ہیں ف ایکبار حضرت جبرئیل نے حضرت
سے وعدہ کیا تھا کہ ہم فلانے وقت تمہارے پاس آوینگے سو وہ وقت گذر گیا
اور حضرت جبرئیل نہ آئے پھر حضرت نے دیکھا کہ گھر میں کتے کا پلا ہے اوسکو نکلوا دیا
جب حضرت جبرئیل آئے تب یہہ حدیث فرمائی یعنی خدا اور رسول اسکے وعدہ خلاف
نہیں کرتے اسکا کیا سبب جو تم اپنے وعدہ پر نہ آئے تب حضرت جبرئیل نے کہا کہ کتے کو
گھر میں رکھنا ہے فرشتے رحمت کے اوس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا اور تصویر ہوتی ہے

۴۲۸ ه

عن ابی سعید ما یصیب المؤمن من وصب ولا نصب ولا سقم ولا اذی ولا
حزن حتی الہم یہمہ الا کفر اللہ بہ من خطایاہ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں پہنچتا ایماندار کو درد اور نہ محنت مشقت اور نہ بیماری اور نہ
کوئی تکلیف اور نہ کوئی غم یہاں تک کہ تشویش جو اوسکو فکر میں ڈالے مگر کہ خدا اوس
سبب سے اوسکے گناہوں کو دور کرتا ہے ف یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ
ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہیں تو لازم ہے کہ رنج اور تکلیف میں صبر کرے شکایت نکرے
اسکو اپنے گناہوں کی دوا سمجھے اگر کڑوی دوا میں صحت ہو تو دانا آدمی اوسکو خوشی سے

۴۲۹ ق

پیتا ہے ق حدیث عائشۃ ما ینتظرہا احد من اہل الارض غیرکم یعنی صلوۃ العشاء
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں انتظار کرتا
کوئی عشاء کی نماز کی زمین والوں سے تمہارے سوا کوئی ف ایک رات حضرت نے بہت
دیر کرکے نماز پڑھی یہاں تک کہ بعضے لوگ سو گئے تھے پھر یہہ حدیث فرمائی
یعنی اسوقت تک زمین پر تمہارے سوا اس نماز پڑھنے سے کوئی باقی نہیں رہا یعنی سب
پڑھ چکے تمہیں منتظر بیٹھے ہو تو تمکو دو سبب سے زیادہ ثواب ہوا ایک تو انتظار کا ثواب
دوسرے اس وقت کی عبادت کا ثواب کہ تمہارا کوئی شریک نہیں معلوم ہوا عشاء کی

۴۳۰ ق

نماز دیر کرکے پڑھنا افضل ہے ق ابو ہریرۃ ما نقم ابن جمیل الا انہ کان فقیرا

فاغناہ اللہ ورسولہ واما خالد فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعہ و
اعتدہ فی سبیل اللہ واما العباس بن عبد المطلب عم رسول اللہ فہی علی
ومثلہا معہا ۔ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ناشکری
کرتا ابن جمیل مگر اسی سبب سے کہ وہ فقیر تہا سو اوسکو خدا نے اور اوسکے رسول نے غنی اور
مالدار کر دیا اور خالد کا تو یون حال ہے کہ خالد پر تم مفت زیادتی کرتے ہو البتہ اوس نے
اپنے زرہونکو اور اپنے ہتہیارونکو اور گہوڑیکو خدا کی راہ مین بند کر رکہا ہے یعنے جہاد کے
واسطے وقف کر دیا ہے اور عباس بن عبد المطلب سو وہ رسول خدا کے چچا ہین زکوٰۃ ہے اور
اوسکے ساتہہ اوتنی اور بہی یعنی دو برس یا دو سال کی زکوٰۃ ف زکوٰۃ تحصیل کرنے
والے نے حضرت سے گلہ کیا کہ ابن جمیل اور خالد اور عباس زکوٰۃ نہین دیتے تب حضرت
نے یہہ حدیث فرمائی یعنی ابن جمیل پر عتاب فرمایا کہ وہ مسلمان ہونیکی بدولت غنیمت
کے مال سے مالدار ہوا ہے پہر بہی ناشکری کرتا ہے اور زکوٰۃ نہین ادا کرتا اور خالد کا
حضرت نے بیان کیا کہ اوسنے اپنا مال خدا کی راہ مین وقف کر دیا ہے اس عبارت کے دو
معنی ہین ایک تو یہہ کہ جو شخص اپنا مال نفل عبادتین خوشی سے خرچ کرے اوس سے کب
توقع ہے کہ فرض ادا نکرے دوسرے یہہ کہ جس قدر مال اوسنے وقف کر دیا اوسپر زکوٰۃ واجب نہین
اور عباس کے حق مین فرمایا کہ اونپر دو سال کی زکوٰۃ ہے اونکو ادا کرنا چاہیے شاید
کہ حضرت عباس سے اوس تنگدستی کے سبب زکوٰۃ [illegible] لی ہو گی اسواسطے کہ یہہ درست ہے
حاکم اگر مصلحت جانے تو زکوٰۃ مین مہلت دیوے اور ایک روایت یون ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ عباس کی دو سال کی زکوٰۃ میرے اوپر ہے اس عبارت کے بہی دو مطلب ہین ایک تو یہہ ہے
کہ حضرت نے عباس سے کچہہ مال قرض لیا ہو سو اوسکو زکوٰۃ مین مجرا دیا یا عباس نے خود اپنی خوشی سے
دو برس کی زکوٰۃ پیشگی دی ہو یا حضرت نے خود وقت حاجت کے اون سے پیشگی مانگ لی
ہو اسواسطے کہ امام کو حاجت کے وقت پیشگی زکوٰۃ لینا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام

اور ثابت ہوئی اور احمد کا اور امام مالک کے نزدیک گواہی کا پیشگی لینا اور دینا درست نہیں

نوع آخر

دوسری قسم حدیث جسکے اسناد باب میں ہیں الفاظ کی صحت کیا

ق انس ما بال اقوام قالوا كذا وكذا لكني اصلي وانام واصوم وافطر واتزوج النساء فمن رغب عن سنتي فليس مني قال الخطابي يقال ان نفرا من اصحابه قال بعضهم لا اتزوج النساء وقال بعضهم لا آكل اللحم وقال بعضهم لا انام على فراش بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہے ان لوگوں کا جنہوں نے ایسا ایسا کہا لیکن میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور روزہ بھی رکھتا ہوں اور روزہ توڑتا بھی ہوں اور عورتوں سے صحبت کرتا ہوں سو جو میری سنت سے پھرا وہ میرا نہیں یہہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ اصحاب کو سنا کہ بعضے کہتے ہیں کہ میں کبھی عورتوں کی صحبت اختیار نہ کروں گا اور بعضا کہتا ہے کہ میں گوشت نہ کہایا کروں گا اور بعضا کہتا ہے کہ میں بچھونے پر نہ لیٹا کروں گا اور تین اصحاب جو بڑے عابد زاہد تھے حضرت کی بعضی بیبیوں سے حضرت کی عبادت کا حال پوچھا اونہوں نے جو جانا سو بیان کیا اون اصحاب نے حضرت کی عبادت کو کم جانا اور کہا کہ ہم کہاں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں خدا نے انکے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیئے یعنی اپنا خاتمہ معلوم نہیں تو ہم کو زیادہ عبادت کرنا چاہئے سو ایک نے کہا کہ میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا کبھی نہ توڑوں گا تیسرے نے کہا میں ہمیشہ عورتوں کی صحبت سے دور رہوں گا کبھی ان کے پاس نہ جاؤں گا پھر اتنے میں حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اس طرح کہتے ہو قسم ہے خدا کی میں تم سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں پھر یہہ حدیث فرمائی کہ ... اگر ... برابر عبادت کرنا ... سے ... کرنا ...

ضرور اوسکو نفیا کرتا اسواسطے کہ مجھکو خدا کا خوف تم سے زیادہ تر ہی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ خدا اور رسول کے نزدیک عبادت میں میانہ روی پسند ہی اسواسطے کہ زیادہ
روشنا ہی وہ آخر کو گر بیٹھتا ہی خدا نے یہہ حکم نہین کیا کہ تمام رات مین عبادت ہی کیا
کرین اور آرام نکرین بلکہ عبادت کے وقت ٹھہرا دیئے ہین اسمین ہزارون حکمتین
ہین وانا انسان کو لازم ہی کہ اپنی جان پر نہایت مشکل نہ ڈالے نفل عبادت پر ایسی کمر نہ
باندھے کہ فرض ہی ترک ہوجاوین اور اتنی سستی اور کاہلی بھی نہین اچھی کہ سوا سے
فرضون کے سنت اور نفل بالکل چھوڑ دیوے غرضکہ درمیان کی راہ اختیار کرے
نوبت زیادتی ہونے کی ق عَائِشَةَ قَالَتْ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ
أَصْنَعُهُ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً بخاری اور مسلم مین حضرت
عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون لوگون کا جو آپ کو بہت
دور کھینچتے ہین اس چیز سے جو مین کرتا ہون سو قسم ہی خدا کی کہ مین بمقدار اون سے
زیادہ ترجانتا ہون خدا کو اور اونکی نسبت مین خدا سے نہایت خوفناک ہون ف
حضرت نے خود کوئی کام کیا اور لوگون کو اجازت دی کرنیکی تو بعضے لوگون نے اوسکو
کچھ ہلکا جانا اور اوسکے کرنے مین تامل کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور اِسی حدیث
ایک مضمون کی یہہ معلوم ہوا کہ جس چیز کی شرع مین اجازت اور رخصت ہی اوسکو
ہلکا جاننا یا اوسکو خلاف تقویٰ اور پرہیزگاری کے سمجھنا درست نہین ہی شعر
بصدق وصفا کوش در شرع و نقی ولیکن میفزای بر مصطفیٰ ق عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَا
تُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ يَا أَبَا
الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنت کی
خاک کیا ہی یہہ حضرت نے ابن صیاد سے کہا سو ابن صیاد نے کہا کہ جنت کی خاک سفید
میدا مشک کی ہے اے ابو القاسم حضرت نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا ف حضرت کے

دز

...سے پوچھیں ... دنوں میں ایک شخص ابن صیاد نام پیدا ہوا تھا کاہن تھا اکثر
باتیں جنوں سے دریافت کرکے لوگوں کو بتلاتا تھا اور پیغمبری کا دعوی کرتا تھا حضرت عمر کی
خلافت میں مسلمان ہوا تھا پھر گم ہو گیا اوسکا حال معلوم نہوا بعضے صحابہ اسکو دجال جانتے
تھے اور حضرت کو درست جواب اسواسطے دیا اوسکو توریت کا علم تھا ق سہل بن
سعد ما تصنع بازارک ان لبستہ لم یکن علیہا منہ شیء وان لبستہ لم یکن
علیک شیء قال ان رجلا خطب امرأۃ عرضت نفسہا علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فلم یردہا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخاری و مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کیا تو کریگا اپنی لنگی سے اگر تو اوسکو باندھیگا تو اوس
عورت پاس کچھ نرہیگا اور اگر عورت نے باندھا تو تیرے پاس کچھ نرہیگا یہہ حضرت
نے اوس مرد سے کہا جسنے اوس عورت سے منگنی کی جسنے اپنی ذات حضرت
کو دی تھی سو اوسکو حضرت نے نہ قبول کیا تھا ف اسکا قصہ یہہ ہے کہ ایک
عورت نے کہا یا حضرت میں نے اپنی جان آپکو بخشی حضرت نے قبول نہیں کیا تب
ایک صحابی نے کھڑے ہوکر کہا کہ یا حضرت اگر آپکو اسکی حاجت نہیں تو میرا نکاح
اوس سے کروا دیجئے حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے پاس ہے جس سے تو اوسکا
مہر ادا کرے اوس نے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں تب حضرت نے فرمایا کہ جا تلاش
کرکے لوہے کی ایک انگوٹھی ہی لے آ اوس نے کہا کہ مجھکو نہ مل سکیگی لیکن میری لنگی حاضر
اسکو میں مہر میں دیتا ہوں تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے ایک لنگی میں
دو آدمی کا کسطرح گذارا ہوسکیگا آخر نا امید ہوکر وہ شخص اوٹھا حضرت نے
دیکھا کہ یہہ شخص بہت محتاج ہے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ تجھکو قرآن یاد ہے اوس نے
کہا کہ ہاں مجھکو فلانی فلانی سورت یاد ہے حضرت نے فرمایا کہ جا میں نے تیرا نکاح
اوس عورت کے ساتھ کر دیا قرآن کے یاد کروا دینے پر یعنے تو اوسکو سورتیں یاد کروا دے

بہی اسکا مہر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن اور کتب سنتے کو مہر کرنا ہی ہو سکتا ہی
اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک دس درم سے کم نہیں ہو سکتا
اور انکی دلیل اور حدیث ہے اور انکے مذہب میں اس حدیث کا یہہ مطلب ہی کہ یہہ حکم
ابتداء اسلام میں تہا جب مالوں کی تنگی تہی ف ٩ ابن مسعود ما تعدون الرقوب
فیکم قلنا الذی لا یولد لہ قال لیس ذاک بالرقوب ولکنہ الرجل الذی لم
یقدم من ولدہ شیئا قال فما تعدون الصرعۃ فیکم قلنا الذی لا یصرعہ
الرجال قال لیس بذلک ولکنہ الذی یملک نفسہ عند الغضب رواہ مسلم ع
عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بے اولاد تم اپنے درمیان کسکو شمار
کرتے ہو راوی کہتا ہی کہ اصحاب نے کہا کہ بے اولاد وہ ہی جسکی اولاد نہو یعنی جسکی اولاد
نہ جئے حضرت نے فرمایا کہ بے اولاد وہ نہیں بلکہ بے اولاد حقیقت میں وہ مرد ہی
جس نے اپنی اولاد سے کچھہ آگے نہ بہیجا یعنی جسکے روبرو کوئی اسکا لڑکا نہ مرا حضرت نے
فرمایا پہر پہلوان تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو ہم نے کہا کہ پہلوان
وہ ہی جسکو مرد نہ گرا سکیں حضرت نے فرمایا کہ یہہ کچھہ نہیں ولیکن پہلوان وہ ہی
جو غصہ کے وقت اپنی جان کو قابو میں رکہے یعنی زیادتی نکرے گالیاں نہ بکے ف
ہر چند ظاہر میں بے اولاد اور پہلوان اسکو کہتے ہیں جو تم نے کہا لیکن خدا کے
نزدیک حقیقت میں بے اولاد اور پہلوان وہ ہی جو حضرت نے فرمایا اسواسطے
کہ اولاد سے یہہ غرض ہی کہ مصیبت کے وقت کام آوے تو اگر کبیر کا لڑکا مر گیا اور
اوسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں اسکے کام آویگا اور اگر چہوٹا لڑکا ہی
تو وہ خدا سے اپنے ماں باپ کی شفاعت بہی کریگا تو بہر صورت اولاد کام آئی
اور جسکا لڑکا نہیں مرا اوسکو یہہ فایدہ حاصل نہیں تو گویا وہ سب سے بے اولاد ٹہیرا اگرچہ
ظاہر میں اولاد ہوئی تو اسکے کس کام کی اور اسیطرح پہلوان حقیقت میں وہی جو غصہ کو

اور پیچھا غالب نہ ہے دیگی اگرچہ ظاہر میں کرے ہو ق کعب بن مالک ما تخلفت
... ابتغت ظہرت حتی ... تبوک بخاری اور مسلم میں کعب
بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر میں چاہتا تو تجھکو پیچھے ڈالتا اور چھوڑ
سے رہ گیا تو سواری کو ڈھونڈھ لے کہ جاتا یہ حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا
جنگ سے آپکے وقت ف جنگ تبوک کی جب حضرت نے تیاری کی تھی تب
کعب بن مالک نے ساتھ جانیکے واسطے سواری ہول لی تھی مگر اونکا اتفاق جانیکا حضرت
کے ساتھ نہیں ہوا تھا جب وہ سب لوگ اوسی سے پلٹ آئے تب یہ حدیث حضرت
فرمائی باقی کعب کا قصہ آگے آویگا ق ابو ہریرہ ما عندک یا ثمامة فقال عندی
... الی آخر القصة بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا ثمامہ تیرے پاس کیا ہے یعنی کس فکر اور خیال میں ہے یہ حضرت
نے ثمامہ بن اثال سے کہا اوسکے مسلمان ہونے سے پہلے ف حضرت نے ایک بار
لشکر بھیجا وہاں ایک قوم کا سردار ملا جسکا ثمامہ نام تھا اوسکو پکڑ لائے
اور مسجد کے ستون میں اوسکو باندھ دیا جب حضرت اوسکی طرف تشریف لائے
تو یہ حدیث فرمائی یعنی کس فکر اور کس تدبیر میں ہے ثمامہ نے کہا کہ خیریت ہی اے
محمد اگر تو مجھکو مار ڈالیگا تو اپنے خون والے شخص کو مارا اور اگر احسان کرکے چھوڑ دیگا
تو شکر گذار مرد کو چھوڑا یعنی اس احسان کا حق مانا کرونگا اور اگر کچھ مال کی طمع ہو تو جو تیرا جی چاہے
سو مانگ پھر حضرت وہاں سے چلے گئے دوسرے روز حضرت نے پھر فرمایا کہ ای ثمامہ تو کس
خیال میں ہے ثمامہ نے وہی جواب دیا پھر حضرت اوسکے پاس سے ہٹ گئے تیسرے روز
پھر حضرت نے اوسی طرح پوچھا اور ثمامہ نے اوسی طرح جواب دیا پھر حضرت نے حکم کیا
کہ ثمامہ کو چھوڑ دو جب قید سے خلاصی ہوئی تو ثمامہ باغ میں جا کر نہایا پھر حضرت کی خدمت میں
مسجد کے اندر آیا اور سچے دل سے مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا اور کہا کہ ای محمد ...

نزدیک ان چیز سے زیادہ کوئی شخص تنہا سوا تیرے برابر کوئی میرا پیارا نہیں اور تیرا
دین میرے نزدیک سب دینوں سے بڑا معلوم ہوتا تھا سو اب تیرا دین سب دینوں سے میرے نزدیک
بہت پیارا ہو گیا اور تیرا شہر سب شہروں سے میرے نزدیک برا تھا سو اب تیرا شہر سب سے
زیادہ پیارا ہو گیا پھر کہا کہ یا حضرت میں حالت کفر میں عمرہ کا ارادہ کر کے چلا آپ کے
لشکر نے مجھکو پکڑ لیا اب مجھکو کیا حکم ہوتا ہے حضرت نے اسکو بشارت دی اور
عمرہ ادا کرنیکو فرمایا جب ثمامہ مکہ میں گیا عمرے کے واسطے تو کسی کافر نے کہا کہ
کیا ثمامہ تو کیا بیدین ہو گیا ہے ثمامہ نے کہا بلکہ میں رسول اللہ کے ساتھ مسلمان ہوا خبردار
اسکو یاد رکھو کہ جب تک حضرت حکم نہ دینگے تو گیہوں کا ایک دانہ بھی یمامہ سے تمہارے
پاس نہ آویگا یمامہ کا ملک غلے اور پیداوار والا مشہور تھا عن جابر قال بعثني النبي صلى
الله عليه وسلم في حاجة فانطلقت ثم رجعت وقد قضيتها فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فسلمت عليه
فلم يرد علي فوقع في قلبي ما الله اعلم به فقلت في نفسي لعل رسول الله صلى الله عليه وسلم وجد علي
هكذا واومأ بيده نحو الارض مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھکو بھیجا
کسی کام کے واسطے میں نے جا کر انجام دیا اور پھر آ کر حضرت سے سلام کیا حضرت
نے جواب نہ دیا اور میرے دل میں اس سبب سے کچھ خیال گزرا کہ میں نماز پڑھتا تھا یہ حضرت نے جابر سے فرمایا اور حضرت اونٹ پر بیٹھے
ہوئے اور طرف منہ کئے ہوئے نماز پڑھتے تھے سو جابر نے حضرت سے کہا کہ حضرت
نے یوں اشارہ کیا ہاتھ سے یعنی زمین کی طرف اشارہ کیا **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ نفل نماز پڑھنا سواری پر درست ہے خواہ قبلہ کی طرف منہ ہو یا اور طرف کو
اور اشارہ رکوع سجدے کا کرنا چاہئے مگر فرض نماز سواری پر درست نہیں اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ نماز میں سلام کا جواب دینا نہیں چاہئے عن زيد بن خالد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
وسقاءها ترد الماء وتاكل الشجر حتى يجدها ربها

اور مسلم میں زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہے تیرے واسطے اور کیا ہے
اوسکے واسطے یعنی بکری کا لینا اونٹ گم ہوئے کے پکڑنے سے تجھکو کیا کام چھوڑ اوسکو اسکے واسطے
کہ اوسکے ساتھ ہے اوسکا جوتا اور مشک موجود ہی کہ اپنے پانی پر جائیگا اور چل کر پانی پیئے
گا اور درخت کو کہا ویگا یہانتک کہ اوسکا مالک اوسکو پا جاویگا ف کسینے حضرت سے
پوچھا بکری کا حال تو بکری کا مسئلہ پوچھا حضرت نے پھر ایک کا جواب دیا پھر اوسی شخص نے اونٹ
کا مسئلہ پوچھا اوسکو مار کیوں نہ لیوے تب حضرت غصے ہوے یہہ حدیث فرمائی یعنے اونٹ
کو پکڑ لینا نہ چاہیے اسواسطے کہ اوسکے ضائع ہونیکا کچھ خوف نہیں جوتا اوسکے پاس
موجود ہے یعنی اوسکی ٹاپ یعنی چلنے سے پیر کو مضبوط ہے اور مشک اوسکے ساتھ موجود
ہے یعنی پیاس مارنیکی بڑی طاقت ہے کہ دس دس بیس بیس دن تک بدون پانی اونٹ
رہ سکتا ہے غرض یہہ کہ اوسکو نہ پکڑے اور یہی مذہب ہے امام مالک کا اور امام اعظم کے نزدیک
جہاں خوف ضائع ہونیکا ہو تو پکڑ لینا درست ہے ق ۱۴۹ مالک یا ام السائب او یا
ام المسیب تزفزفین قالت الحمی لا بارک اللہ فیہا فقال لا تسبی الحمی فانہا
تذہب خطایا بنی آدم کما یذہب الکیر خبث الحدید ف مسلم میں جابر سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو کیا ہوا ہے ام سائب کہ کانپ رہی ہے راوی نے شک
کیا کہ حضرت نے ام سائب کی کہا یا ام مسیب کی فرمایا اور عورت نے کہا کہ تجھکو تپ ہے
خدا اوسمیں برکت نکرے تو حضرت نے فرمایا کہ گالی مت دے تپ کو کیونکہ
اسواسطے کہ وہ آدم کے اولاد کی گناہ دور کرتی ہے جیسے آگ کی بھٹی لوہے کا میل
دور کرتی ہے ف یعنے اگرچہ ظاہر میں تپ سے تکلیف ہے لیکن جب اوسکے سبب
سے گناہ دور ہوینگے تو اوسکو بُرا کہنا نہ چاہیے کہ بیماری کا نشان ہے اسیطرح ہر بیماری کا
حال ہے ق ۱۵۰ مالک یا عائشۃ اغربت ف مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہے تجھکو اے عائشہ کیا تجھکو رشک آیا ف مسلم میں حضرت

عائشہ سے بوجہی روایت یون ہی کہ حضرت نے ایکبار بیچ بارہی کی رات کو بقیع
کے قبرستان مین تشریف لیگئے مردونکے واسطے دعا کرنیکو مین نے سمجھی کہ شاید حضرت
کسی اور بی بی پاس گئے ہین او ڈہونڈہ کر دیکھنے لگی جب حضرت تشریف لائے تو میرے
سیر احال دیکھکر حضرت نے فرمائی تب مین نے کہا کہ یا حضرت مجھے عورتونکا اندیشہ
پیدا ہوئی تب سے یہ تدبیر کیوکر کرنے لگی ہے قد جابر بن سمرۃ ما لی اراکم رافعی
ایدیکم کانہا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰۃ ثم خرج علینا فرانا
حلقا فقال مالی اراکم عزین ثم خرج علینا فقال الا تصفون کما
تصف الملائکۃ عند ربہا فقلنا یا رسول اللہ وکیف تصف الملائکۃ
عند ربہا قال یتمون الصفوف الاول ویتراصون فی الصف سلم جابر بن سمرۃ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا ہی مجھکو کہ مین تمکو ہاتھ اوٹہاتے دیکھتا ہون گویا
ہاتھ گویا چنچل گہوڑون کی دم ہین یعنے جیسے چنچل گہوڑون کی دمین ہلتی ہین تسپر [illegible] سے
تمہارے ہاتھ ہین پہر فرمایا ٹہیرے رہا کرو نماز مین یعنے ہلا چلا کرو پہر حضرت دیر کے بعد گہر
سے نکلے تو ہمکو دیکھا کہ ہم حلقہ حلقہ کئے بیٹھے ہین سو فرمایا کیا ہی مجھکو
کہ تمکو جدا جدا متفرق دیکھتا ہون پہر دیر کے بعد ہمارے پاس ہوکر نکلے اور فرمایا
کہ تم کیون نہین صف باندہتے ہو جیسے فرشتے صف باندہتے ہین اپنے رب کے
نزدیک تو ہم نے کہا یا رسول اللہ فرشتے اپنے رب کے نزدیک کیونکر صف باندہتے
ہین حضرت نے فرمایا پورا کر لیتے ہین پہلی صفونکو اور صف کے اندر ایکسے ٹہر جاتے ہین
یعنے ملے ہوئے کہڑے رہتے ہین کہ صف کے درمیان فرق نہین چہوڑتے
ف سنن ابو داؤد مین جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ جب اصحاب حضرت کے
پیچہے نماز پڑہتے تہے تو داہنے بائین اپنے سر کے ہاتھ اوٹہا کر سلام کرتے تہا
حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور سلام کے واسطے ہاتھ اوٹہانا نماز کے اندر منع کیا

قد

حدیث سے معلوم ہوا کہ حرکات نماز سے اگرچہ بخشش نماز میں درست نہیں اور صفوں کا پورا
کرنا مستحب ہی یہانتک کہ اول صف بہر جاوے تو دوسری صف بنانا چاہیے اور جب تک دوسری صف
بہر جاوے تب تیسری صف بنانا چاہیے اسیطرح اور صفوں میں لحاظ رکھنا ضرور ہی **ق** سہل ابن
سعد ؓ مالی رایتکم اکثرتم التصفیق من نابہ شیء فی صلوتہ فلیسبح فانہ
اذا سبح التفت الیہ وانما التصفیق للنساء بخاری اور مسلم میں سہل ابن سعد سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجھکو کیا ہی کہ میں نے دیکہا کہ تم نے بہت تالی بجائی جسکو
نماز میں کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی کسی ضرورت میں امام کو خبردار کرنا ہو تو چاہیے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ کہے
اسواسطے کہ جب کہیگا سبحان اللہ تو اسکی طرف التفات کیا جاویگا یعنی سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہو جاوینگے
حضرت نے فرمایا اور تالی بجانا عورتوں کے واسطے چاہیے یعنے اگر امام کی خطا پر عورت واقف ہو تو تالی بجاوے
لیکن بلکہ ہتھیلی پر ہاتھ مارے اسواسطے کہ عورت کی آواز سے اکثر مردوں کو خیال آتا
ہی **ف** صحیح بخاری میں روایت ہے کہ حضرت ایک قوم میں صلح کرانے کو گئے تھے
نماز کا وقت آیا لوگوں نے ابی بکر کو امام بنا کر نماز شروع کی پہر حضرت تشریف لائے
اور اصحاب نماز میں تھے تو حضرت بھی صف میں نماز کی نیت کرکے کہڑے ہوئے اصحاب
نے دستک دی تاکہ صدیق حضرت کے آنے سے خبردار ہو جاویں اور صدیق کی
یہہ عادت تھی کہ نماز میں کسیطرف نہ دیکہتے تھے جب بہت لوگوں نے تالیاں بجائیں
تو صدیق نے نظر کی دیکہا کہ حضرت صف میں کہڑے ہیں حضرت نے اشارہ کیا
صدیق اکبر سے کہ وہیں ٹہرے رہو اور امامت کئے جاؤ پہر صدیق اکبر نے دونوں ہاتھ
اوٹہا کر شکر خدا کا کیا کہ حضرت نے مجہکو امامت کرنیکو فرمایا پہر پیچہے ہٹے یہانتک
کہ صف میں برابر ہوگئے اور حضرت نے آگے بڑہ کے امامت کی پہر حضرت جب
نماز پڑہ چکے تو فرمایا اے ابی بکر میرے حکم کے بعد تو کیوں نہ قائم رہا صدیق
اکبر نے کہا کہ ابی قحافہ کے بیٹے کو یہ لیاقت نہیں کہ رسول اللہ کے آگے امام بنے

ق ۱۵۲

پھر حضرت نے اور اصحاب سے یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صدیق اکبر کی بڑی
عمدہ فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت نے اونکو اپنی امامت کرنیکا حکم دیا بلکہ اول صدیق
کے پیچھے نماز کی نیت بھی کر چکی تھی سبحان اللہ اس سے زیادہ کون کمال ہوگا کہ
تمام عالم کا امام اپنا بناوے ق ابن عباس و ح جابر مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ وَفِي ۹۵۴ خ
رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَكِ أَنْ تَكُونِي حَجَجْتِ مَعَنَا قَالَتْ أَبُو فُلَانٍ تَعْنِي
زَوْجَهَا حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا تَعْنِي الْبَعِيرَيْنِ وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا قَالَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي
رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي قَالَهُ لِأُمِّ سِنَانٍ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس
اور صرف بخاری میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے ام سنان کی ماں سے کہا کہ
کس نے منع کیا تمہیں حج کرنے سے اور عبد اللہ بن مبارک کی روایت میں یوں ہے کہ
کس نے منع کیا تمہارے ساتھ حج کرنے سے کہا اوس عورت نے کہ فلانے کا باپ یعنی
اوسکا خاوند ایک اونٹ پر حج کرنیکو گیا تھا اور دوسرا اونٹ کھیت سینچتا تھا
حضرت نے فرمایا کہ البتہ رمضان میں عمرہ کرنا ثواب میں حج کے برابر ہے یا میرے ساتھ حج
کرنے کے برابر ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان میں عمرہ
کرنا نہایت افضل ہے

نوع اخر

دوسری قسم کی حدیث

۹۵۵ م

م ابو ذر مَا اصْطَفَى اللهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ
قَالَهُ حِينَ سُئِلَ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ افضل کلام وہی ہے جو خدا نے اپنے فرشتوں کے واسطے یا اپنے
بندوں کے واسطے پسند کیا ہی یعنی سبحان اللہ وبحمدہ یہہ حضرت نے اسوقت فرمایا

جیسے پوچھا تا کہ کون کلام افضل ہے

نوع آخر

دوسری قسم کے حدیث

ح ٥٩٥ ابو ہریرہ ما اسفل من الکعبین من الازار ففی النار بخاری میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ازار اور پائجامہ ٹخنوں کے نیچے ہو سو دوزخ میں ہے یعنی
نیچے کا حصہ ایسی سزا دوزخ ہے ق ٥٩٦ رافع بن خدیج ما انھر الدم وذکر اسم اللہ
علیہ فکلوہ لیس السن والظفر وسأحدثکم عن ذلک اما السن فعظم
واما الظفر فمدی الحبشۃ بخاری اور مسلم میں رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہاوے اور خدا کا نام اوسپر لیا جاوے تو اوسکو کھاؤ
سواے دانت اور ناخن کے اور اب میں تمکو اسکا سبب بتلاؤنگا دانت تو ہڈی ہے اور ناخن
حبشیوں کی چھریاں ہیں یعنی وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہیں سو اونکی تقلید
کرنا مناسب نہیں ف یعنی جو چیز جیسے لوہا ہو یا لکڑی یا پتھر حلال جانور کا خون بہاوے
یعنے خون کو نکالے اور خدا کا نام اوسپر وقت ذبح لیا جاوے تو وہ گوشت حلال
اور پاک ہے لیکن دانت اور ناخن سے حلال کرنا درست نہیں اور یہی مذہب ہے امام
شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک جُدے ناخن اور ہڈی سے حلال کرنا درست نہین
اور اکھڑے دانت اور ہڈی سے حلال کرنا درست ہے ق ٥٩٧ عمر ما جاءک من ھذا المال
وانت غیر مشرف ولا سائل فخذہ وما لا فلا تتبعہ نفسک بخاری اور مسلم میں
عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیرے پاس اس مال سے آوے
بغیر حرص و طمع کے اور نہ سوال کیا ہو تو اوسکو لے اور جو ایسا مال نہ ہو تو
اوسکے پیچھے اپنی جان کو مت ڈال ف مسلم عمر فاروق سے روایت ہے

کہ حضرت نے جنکو مال دینے لگے ہیں منع کیا کہ جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو اسکو دیجئے حضرت
نے فرمایا اسکو لے اپنا کر یا میرا اور خیرات کر یہہ حدیث حضرت کی مشعر ہے اسپر
جو مال بدون لوبھ اور بے حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہے اور اگر زبان سے ظاہری
سوال کیا یا دلمیں طمع لگائی اور اوسکی طرف خیال لگا کر باطنی سوال کیا تو وہ حلال
طیب نہیں نقل ہے کہ امام احمد ایک شخص سے انہوں کر بازار سے گیہوں لائے امام احمد کے
فرزند گھر میں بیٹھے روٹی کہاتے تھے اوس شخص کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا امام احمد کے
بیٹے نے اوس شخص کو روٹی دی اوس بزرگ نے نہ قبول کی جب وہ باٹ کر چلے تو اونکو امام
احمد نے بلا کر روٹی دی تو انہوں نے قبول کی اور چلے گئے بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ اسکا
کیا سبب ہے کہ میں نے روٹی دی تو قبول نکی اور تم نے دی تو قبول کی امام احمد نے
کہا کہ اوس وقت انکا دل روٹی کی طرف مائل ہوا تھا تو اوسکو باطنی سوال سمجھے اسواسطے قبول
نکی اور جب میں نے روٹی دی تو اونکو خود اسکی تمنا نتھی کہ اوس سے نا امید ہو کر چلے تھے
اسواسطے قبول کی ف غرض کہ جس طرح ظاہری سوال زبان سے منع ہے ویسے باطنی سوال
بھی دل سے منع ہے ق يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْ فِي
عُمْرَتِكَ يَعْنِي مِنَ الْإِحْرَامِ وَاجْتِنَابِ الطِّيبِ بخاری اور مسلم میں یعلی بن امیہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تو اپنے حج میں کرتا تھا سو وہی اپنے عمرہ میں بھی کر یعنی
جسطرح حج میں احرام باندھتا اور خوشبو سے بچتا تھا اوسیطرح عمرہ میں بھی کر ف
مصابیح میں مجمل ہے روایت ہے کہ ایک شخص خوشبو اور جبہ پہنے تھا اوسنے حضرت
سے پوچھا کہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور یہہ جبہ میں پہنے ہوں اسمیں کیا حکم
ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ خوشبو کو تین بار دھو ڈال اور جبہ اوتار ڈال پھر یہہ حدیث
فرمائی ق أَبُو سَعِيدٍ مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ
يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ

احد عطاءً خیراً واوسع من الصبر بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو میرے پاس مال ہوگا اوسکو میں تمسے چھپا کر جمع نکر رکھونگا
اور جو سوال اور حرص کے کاموں میں سے آپکو بچاوے یعنی پرہیزگاری کی ارادہ کرے تو خدا
اوسکو سچا پرہیزگار کردیگا اور جو دنیا کے مال سے بے پروائی کی خواہش رکھیگا تو خدا اوسکی دل کو
دنیا کی مال سے بے پرواہ کردیگا اور جو شخص کہ مصیبت اور بلا میں آپکو صبر پر جبر سے لاویگا
تو خدا اوسکو سچا صابر یعنی بڑا صابر کردیگا اور کسیکو بہتر اور کشادہ تر صبر سے کوئی نعمت
نہیں ملی ف مصابیح میں روایت ہی کہ کچھ انصاری اصحاب نے حضرتؐ سے مال مانگا حضرتؐ
نے دیا پھر مانگا پھر دیا حضرتؐ کے پاس کچھ باقی نرہا تب یہہ حدیث فرمائی
یہہ حدیث نہایت اخلاق اور درویشی کی جڑ ہی معلوم ہوا کہ آدمی کی جو بدلنا چاہی
لیکن اول جو چھوڑنی میں محنت اور درماندگی ہی آخر کو سکھ اور عادت ہو جاتی ہی
یہہ محنت اور مشقت کی کچھ حساب نہیں یہہ جو لوگ کہتے ہیں کہ آدمی کی جو عادت
مدت کی پڑی ہو اوسکی بدلنا مشکل ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہہ غلط بات ہی اگر جو بدلنا چاہیں
ہوتا تو سمجھ دیکھا اور اونکی تعلیم لائق سو حال والوں کی جو نصیحت اور محنت سے ہوتا
ہی کیسے بات اور اسکا ہر کبھی کی تو ہلا آدمی کی کیونکر بدلی ہاں یہہ بات ہی کہ بدون
محنت کچھ نہیں ہوتا تو جو بدلنی کا طریقہ چاہی وہ حضرت رسالت علیہ السلام اور کسی سے سیکھے

نوع اخیر

دوسری حدیثیں

ق ابو ہریرہ ما بین النفختین اربعون بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو پھونکوں کے درمیان چالیس ہیں ف یعنی قیامت میں
دو بار صور پھونکا جاویگا اول بار سب خلق مر جاویگی دوسری بار میں جی اوٹھیگی کو

ق ۹۶۱

سے لوگون نے پوچھا کہ چالیس دن درمیان ہونگے یا چالیس مہینے یا چالیس برس ابوہریرہؓ نے کہا کہ نہین مجھکو معلوم نہین مین نے حضرت سے یونہی سنا ہے جیسا کہ تمسے کہا

۹۷۲ ق **عبد الله بن زيد الانصاري ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة** بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زید انصاریؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کی درمیان بہشت کی کیاریون مین سے ایک کیاری ہے

ف بعضی روایت مین گھر ہی بعضی مین حجرہ بعضی مین قبر سب روایتونکا ایک مطلب ہے کہ حضرت عائشہؓ کی حجرہ جہان حضرتؐ اکثر رہتے تھے اور وہین دفن ہوئے حضرت کی قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فرق ہی یعنی اوس مقدار مکان بہشت مین اوٹھ جاویگا اور وہانکی عبادت اور دعا نہایت مقبول ہی اوسکے برکت سے بہشت ملیگی مدینہ مین اب معمول ہی کہ وہان اکثر لوگ خاص کر کے نماز پڑھتے ہین اور دعا مانگتے ہین

۹۷۳ م **ابو هريرة ما بين لابتيها حرام** مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مدینہ کی دونو طرف کی پتھریلی زمین کی اندر شکار وغیرہ کرنا حرام ہی

۹۷۴ ق **ف** اس حدیث کا مطلب اس کتاب مین کئی بار ہو چکا **ق ابو هريرة ما بين منكبي الكافر مسيرة ثلثة ايام للراكب المسرع** بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کافر کے دونو کندھون کی درمیان تین دن کے راہ ہوگی تیز رو سوار کی **ف** یعنے دوزخ مین کافر کا نہایت بڑا قد ہو جاویگا تاکہ اوسکو زیادہ آگ ستاوے

۹۷۵ م **انس ما بين ناحيتي حوضي كما بين صنعاء والمدينة** مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری حوض کوثر کی دونو کنارونکی درمیان اتنا فرق ہی جتنا صنعا اور مدینہ مین فرق ہی **ف** صنعا یمن مین ایک شہر کا نام ہی مدینہ سے وہان تک کئی مہینے کی راہ ہی مطلب یہہ کہ حوض کوثر نہایت بڑا ہی

فصل

✲ اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکی سرخی پر آیا ہے ✲

٩٦٦ م ابی بن کعب یا ابا المنذر اتدری ای آیۃ من کتاب اللہ معک اعظم قال قلت اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم قال فضرب فی صدری وقال لیہنک العلم یا ابا المنذر مسلم میں ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابی ابا منذر تو جانتا ہے کہ خدا کی کتاب سے کون آیت بڑی تیری ساتھ ہے ابی بن کعب نے کہا کہ میں بولا کہ اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی آیۃ الکرسی سب سے بڑی آیت ہے ابی بن کعب نے کہا کہ حضرتؐ نے خوش ہوکر میرا سینہ تھپکا اور فرمایا کہ تجھکو علم مبارک ہو اے ابی ابا منذر

ف ابی ابا منذر کنیت ہے ابی بن کعب کی قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے حضرت نے انکی ذہن آزمائی کی پھر ان کی علم اور فہم سے خوش ہوئے اور برکت کی دعا کی آیۃ الکرسی اسواسطے سب آیتوں سے افضل ہے کہ اسمیں صرف خدا کی ذات اور صفات کا بیان ہے

٩٦٧ ق عائشۃ یا ابا بکر ان لکل قوم عیدا وہذا عیدنا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابی بکر ہر ایک قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے ف مصابیح میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت کپڑا اوڑھے لیٹے تھے اور انصاریوں کی دو چھوٹی لڑکیاں دف بجاکر بہادری کی کڑکے گاتی تھیں اتنے میں صدیق اکبرؓ آئے اور انہوں نے لڑکیوں کو ڈانٹا اور کہا کہ پیغمبر کے گھر میں شیطانی باجے کا کیا کام تب حضرتؐ نے منہ کھول کر یہ حدیث فرمائی یعنی عید کے دن ایسی راگ کا کچھ مضائقہ نہیں اسواسطے کہ اول دف بجانا حرام نہیں دوسری گانیوالیاں لڑکیاں ہیں جوان عورت نہیں جو محل شہوت ہو تیسری کوئی مضمون خلاف شرع نہیں بلکہ بہادری دین کی کا راگ تھا سو اسی سبب سے یہ حدیث

بعضے عالمونکا یہ مذہب ہے کہ خوشی کے دنوں میں جیسے شادی اور ختنہ اور عید ہوں بے
مزامیر نرا راگ یا دف کی ساتھ درست ہی بشرطیکہ دین کا میں کچھ ہرج نہو اور
گانیوالا خوبصورت لڑکا اور اجنبی عورت نہو اور راگ کا مطلب خلاف شرع نہو غرض کہ
راگ سننے کی عادت ہرگز درست نہیں بلکہ اسی حدیث سے صاف منع ہونا معلوم
ہوتا ہی کہ حضرت نے عید کا عذر فرمایا تو معلوم ہوا کہ اسکی عادت کرنا درست نہیں
اگرچہ خلاف شرع راگ نہو م عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ
اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ يَعْنِي سَلْمَانَ وَصُهَيْبًا وَبِلَالًا حِيْنَ قَالُوْا لِاَبِيْ سُفْيَانَ
مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ تَقُوْلُوْنَ هٰذَا
لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ مسلم میں عائذ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے
ابو بکر شاید کہ تو نے انکو غصہ دلایا اگر تو نے انکو ضرور غصہ دلایا ہوگا تو البتہ تو نے
اپنے رب کو غصہ دلایا مراد ان لوگوں سے سلمان فارسی اور صہیب رومی اور بلال حبشی
ہیں جب کہا ان تینوں نے ابو سفیان سے کہا تہا کہ خدا کی تلوارون نے خدا کی دشمن کے گردن
اپنی گرفت کا مکان نہیں پایا تو صدیق اکبر نے کہا تم ایسی بات قریش کے بڈہے اور انکے
سردار کو کہتے ہو ف ابو سفیان کفر کی حالت میں حضرت سے کئی بار لڑا تہا
اس سبب سے اسکو دشمن خدا کہا روایت ہی کہ ابو سفیان جب کہ ظاہر میں مسلمان ہوا
اور ہنوز دل میں ایمان نہ جما تہا کہ ایک روز سلمان اور صہیب اور بلال کے پاس ہو کر
نکلا ان تینوں اصحاب نے جوش اسلام سے یہ سخت بات کہی صدیق اکبر نے اس خیال
کہ صبر دلتالیف کہا کہ ابو سفیان ظاہری اسلام میں آیا ہے اسکی خاطرداری کی
آپ اور انکو ایسی سخت بات کہنے سے منع کیا پہر صدیق اکبر حضرت کی پاس گئے
اور یہ قصہ بیان کیا حضرت نے یہہ حدیث فرمایا چونکہ انکا سخت کلام محض
خدا کیواسطے اور محبت اسلام سے تہا خدا اور رسول کو پسند آیا جب صدیق اکبر حضرت کے پاس

۶۹۱ م

تو اون مومنون صحابیون کے پاس عذر کرنیکو گئی اور کہا ای میری بہائیو میں نے تمکو
غصہ دلایا ہے معاف کرو اونہون نے کہا کچہہ نہین ای بہائی تجہکو اللہ بخشی اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک لوگون کی عزت حرمت رکہنا ضرور ہی اور اونکو خوش
کرنا نہایت بڑی بات ہی کہ اونکی ناخوشی سے خدا ناخوش ہوتا ہی ق ابوبکر
بکر ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما بخاری اور مسلم مین صدیق اکبر سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ ای ابی بکر کیا تیرا گمان ہی اون دو مین جنکا تیسرا ساتہی مددگار خدا ہی
ف صدیق اکبر سے روایت ہی کہ ہجرت کیوقت خوف کفار سے مین اور حضرت
غار مین جاکر چہپی تہی کافر ہمکو تلاش کرتے کرتے اوس غار پر خاص سر پر
کہڑے ہو رہی تہی جب مین نے سر کو ان کے پاؤن دیکہی تب مین نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر انمین
کوئی اپنے پاؤن پر نظر کرے تو ہمکو دیکہہ لیوے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی
یعنی غمگین نہو ہمارا مددگار ہمارے ساتہہ ہی ہم دونون آدمیونکا ضایع نکریگا اس
حدیث سے حضرت کا کمال توکل خدا پر اور صدیق کی نہایت فضیلت ثابت ہوتی
اسی طرح سے اول یہہ کہ حضرت نے اپنے ساتہہ اونکو ملایا سبحان اللہ کیا عمدہ مرتبہ ہی جو خدا
اور رسول کے ساتہہ تیسرا ہین دوسری یہہ کہ ایسی سخت وقت مین کہ تمام عالم
حضرت کا جانی دشمن تہا صدیق نے حضرت کا ساتہہ دیا اور اپنی جان و مال و فرزندان کی بربادی
حضرت کی خوشی کے واسطے اختیار کرکے زیادہ جان نثاری کیا ہوگی تیسری یہہ کہ رسول ہی کہ سب سے
دشمن جسمین جاتی تہی کا خوف ہو اوسکو ساتہہ لینی مین جسکی اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور
نہایت بہروسا ہوتا ہی تو حضرت کا صدیق کو ساتہہ لیا اور اپنی بہید سے آگاہ کرنا دلیل ہی کہ
حضرت کی نزدیک صدیق اکبر سے یا وہ کوئی جان نثار معتمد دوست یار غار نہ تہا ق
سہل بن سعد یا ابا بکر ما شانک ان الناس علی ایمان بخاری اور
مسلم مین سہل بن سعد کی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوبکر کسی حیر دی مجہکو

۹۱ ق

ق ۹۲

رہ کا لوگوں کی نماز پڑھانی سے جب کہ میں نے تجھکو اشارہ کیا تھا ف اس حدیث
کا یہ ہوا کہ جسوقت بیمار تھے حضرت سبب گزرا کہ حضرت کہیں گئے تھے صدیق اکبر نماز لوگونکو
پڑھاتے تھے جب حضرت نماز میں تشریف لائے تو صدیق نے اشارہ فرمایا کہ امامت کی
جو صدیق نے آپ حضرت نے نماز پڑھا کر یہ حدیث فرمائی ق ۹۷۱ ابو ذرؓ یا اباذر
اتدری این تذھب ھذہ الشمس قلت اللہ و رسولہ اعلم فقال تذھب
تسجد تحت العرش فتستاذن فیؤذن لھا ویوشک ان تسجد ولا یقبل منھا و
تستاذن فلا یؤذن لھا ویقال لھا ارجعی من حیث جئت فتطلع من مغربھا
فذلک قولہ والشمس تجری لمستقر لھا ذلک تقدیر العزیز العلیم بخاری
اور مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ابو ذر کیا تو جانتا ہے کہ یہ آفتاب
کہاں جاتا ہے یعنی بعد غروب ہونیکے سو میں نے کہا خدا اور اسکا رسول زیادہ تر دانا ہے
پھر حضرت نے فرمایا کہ جاتا ہے سجدہ کرتا ہے عرش کے نیچے پھر اجازت مانگتا ہے کہ طلوع
کرے دوسرا دورہ شروع کرے پھر اسکو اجازت ملتی ہے اور قریب ہے کہ وہ سجدہ
کریگا اور قبول نہوگا یعنی قیامت کی قریب اور اجازت مانگیگا دورہ کرنے کی تو اسکو
اجازت نملیگی پھر اسکو حکم ہوگا کہ پلٹ جا جدہر سے تو آیا ہے تو نکلیگا پچھم کی طرف
سے سو یہی مطلب ہے قرآن میں خدا کی اس قول کا کہ آفتاب چلتا ہے اپنی قرارگاہ
تک یہ اندازہ ٹھیرایا ہے عزت والی دانا کا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
آفتاب کا چال مثل گھڑی کی ہے کہ ایک رات اور ایکدن چل کر ختم ہو جاتے ہیں
پھر دن کو کے دوسرے دن نہیں چلتی اسطرح ہر روز آفتاب بدون حکم الٰہی نہیں طلوع
کرتا جب اس حکیم مطلق کا ٹھہرانا حساب پورا ہو جاویگا تو اس عالم کی کل بگڑ جاویگی
اور الٹی چال چل کر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور اسیکا نام قیامت ہے ق ۹۷۲
ابو ذر یا اباذر اذا خفت [illegible] بخاری او مسلم میں ابو ذر سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابوذر جب تو شوربا پکاوے تو اسمیں پانی زیادہ
ڈال کر اور اپنے ہمسایوں اور پڑوسیوں کی خبرگیری کیا کر یعنی انکو بھی کچھ بانٹ دیا کر ف
حدیث میں بیان حق ہمسایہ اور جسکی تعلیم ہی اور نہایت ضروری کی نسبت صحا
يَا أَبَا ذَرٍّ اكْتُمْ هَذَا الْأَمْرَ وَارْجِعْ إِلَى بَلَدِكَ فَإِذَا بَلَغَكَ ظُهُورُنَا فَأَقْبِلْ ہمارے
میں ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابوذر چھپائے رکھنا اس امر کو یعنی
اسلام اپنے ظاہر نہ کرنا اور پلٹ جا اپنی بستی میں جب تو خبر پاوے ہمارے غلبہ پانیکی تو ہمارے
پاس چلا آئیو ف ابوذر سے روایت ہی کہ ابتداء اسلام میں جب نکلے گھر سے بہت ملنے کو تہامہ میں
مکہ میں حضرت پاس گیا اور مسلمان ہوا اور چاہا کہ اپنا اسلام ظاہر کردیں اس حضرت نے
یہ حدیث فرمائی ابوذر بہت تیز مزاج تھے اسواسطے حضرت نے انکو مکہ میں رہنا اور اسلام
ظاہر کرنا مناسب نہ دیکھا کہ مبادا جان پر نوبت پہنچے معلوم ہوا کہ جہاں جان کا خوف ہو وہاں
اپنا دین چھپانا درست ہی لیکن اس صورت میں دار الاسلام کیطرف ہجرت کرنا ہی ضرور ہے
اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ہمارا غلبہ ہو تو ہمارے پاس آ تو ص يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ
وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي
عَلَيْهِ فِيهَا قَالَ لَهُ لَمَّا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي مسلم میں ابوذر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابوذر تو ضعیف اور ناتوان آدمی ہی اور یہ حکومت
خدا کی امانت ہی اور مقرر حکومت قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا سبب ہے
مگر اسکو رسوائی اور شرمندگی نہیں جسنے حکومت لیکر اسکا حق ادا کیا اور جو اسپر
فرض تہا یعنی امانت داری اور رعیت پروری سو اسنے بخوبی ادا کیا یہ حضرت نے
ابوذر سے کہا جب کہ ابوذر نے کہا تہا کہ یا رسول اللہ مجھکو آپ تحصیل زکوٰۃ وغیرہ
پر حاکم نہیں کرتے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کو چاہیے کہ ناتوان آدمی کو
جس سے محنت خوب نہ ہوسکے اسکو حکومت نہ دیوے اور ثابت ہوا کہ جو ملک سے مال

تحصیل مال کرکے جو خدا کی امانت ہی سردار کو نہین چاہیے کہ اوسکو اپنا مال جانکر اپنی
خواہش کے موافق اوسکو خرچ کرے بلکہ آپکو خدا کا خزانچی سمجھکر خلق جسکو دلاوے
اوسکو دیوے ١٧٥ صـ ابوذر یا اباذر انی اراک ضعیفا وانی احب لک ما احب
لنفسی لا تامرن علی اثنین ولا تولین مال یتیم مسلم ابوذر سی روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر مین تجھکو ناتوان دیکھتا ہون اور البتہ مین چاہتا ہون
تیری واسطے جو اپنی واسطے چاہتا ہون تو دو آدمی پر بھی حاکم نہو جیو اور یتیم کی مال کا
متولی اور کارندہ نہ ہیو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناتوان کم محنت آدمی کے
حق مین یہی بہتر ہی کہ کسیطرح کی حکومت و سرداری عملہ نہ قبول کرے رتبا کی
چند روزہ زندگی کیواسطے کیون اپنی جان کو عذاب مین ڈالے لیکن اگر قوی
محنتی آدمی کو بھی خواہش سرداری کیلیے اور وہ امانت ادا کرے اور انصاف کرے تو اوسکا
ثواب اور عزت بھی بہت ہی چنانچہ دوسری حدیث مین حضرت صلعم نے فرمایا کہ حاکم عادل
قیامت مین عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا بہرصورت حکومت خطرے سے خالی نہین
تو اکثر سلف کی بزرگوارون نے حکومت باوجود سپرد ہونے کی نہین اختیار کی چنانچہ
امام اعظم نے عباسی بادشاہ کی قید سخت و تباہی اور تمام دار السلطنت کی
تشہیر کی ٩٩٦-١ صـ ابوسعید یا اباسعید من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا
وبمحمد نبیا وجبت لہ الجنۃ ثم قال واخری یرفع بہا العبد مائۃ درجۃ
فی الجنۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض قال وما ہی یا رسول اللہ
قال الجہاد فی سبیل اللہ الجہاد فی سبیل اللہ الجہاد فی سبیل اللہ مسلم ابو
سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوسعید جو راضی ہوگیا خدا کی الٰہی پر
اور اسلام کی دین پر اور محمد کی پیغمبری پر وہ بہشت کی لائق ہوگیا پھر حضرت نے
فرمایا کہ ایک دوسری عبادت ہی کہ جسکی سبب سے بندہ کی سو درجے بلند ہوتی ہین اور

درجے ہیں اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فرق ہی ابو سعید نے کہا یا رسول اللہ
وہ کون سی عبادت ہی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا خدا کی راہ میں جہاد
کرنا خدا کی راہ میں جہاد کرنا تین بار اسکو فرمایا **ف** یعنی بیان مغفرت کیواسطے کافی ہی
لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہی **ق** انس یا ابا عمرو ما بال ثابت اشتکی
یعنی ثابت بن قیس بن شماس یا ابا عمرو وهو سعد بن معاذ ... قال ثابت
انہ من اہل النار فلما اخبر بقول ثابت قال بل ہو من اہل الجنۃ بخاری میں
اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو عمر کیا حال ہی ثابت کا
کیا وہ بیمار ہی مراد ثابت سی وہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی اور ابو عمر کنیت ہی سعد
بن معاذ کی اور ثابت اپنی تئیں دوزخی کہتے ہیں جب ان کی قول کی حضرت کو خبر ہوئی
حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی **ف** انس سے روایت ہی کہ جب یہ آیت
اوتری کہ لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الخ یعنی اے لوگو نہ بلند کرو اپنی
آوازیں پیغمبر کے آواز پر کہ تمہارے عمل اکارت ہو جاویں بیٹھ رہا ثابت بن قیس انصاری اپنی
خطیب تھے اور انکی آواز نہایت بلند تھی اور انہوں نے حضرت کی پاس کا آنا چھوڑ دیا اپنی
گھر میں بیٹھ رہے اور یہ سمجھے کہ میں دوزخی ہوں اسواسطے کہ میری آواز نہایت بلند ہی
حضرت نے سعد بن معاذ سی پوچھا کہ ثابت بن قیس کیوں نہیں آتا ہی کیا بیمار ہی
سعد بن معاذ نے کہا کہ وہ میرا ہمسایہ ہی مگر مجھکو اسکی بیماری نہیں معلوم پھر سعد
بن معاذ نے ثابت بن قیس سے حال دریافت کیا اور سبب انکا پوچھا ثابت نے کہا کہ
تم جانتے ہو کہ میری بڑی آواز ہی تو میں دوزخی ہوا سعد نے یہ قصہ حضرت سے کہا
حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی یعنی آیہ کا یہ مطلب نہیں جو ثابت نے سمجھا بلکہ بے
ادبی سی شور کرنا پیغمبر کے روبرو منع ہی اور جسکی پیدایشی آواز بلند ہو تو وہ معذور ہی
سبحان اللہ حضرت کی اصحاب کیا با ادب خدا ترس تھے **ق** انس یا ابا عمرو ما فعل الشقیق

۹۲۵ ق

۹۲۶ ق

بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ ای ابو عمیر کیا کیا لال نی
یعنی تیری لال کو کیا ہو گیا ف ابو عمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اور سنے چڑیا پالی تھی
جسکو ہند میں لال کہتی ہیں سو وہ لال مر گیا تھا لڑکا اُسکے غم میں تھا اور انس
حضرت نی اُس لڑکے سی یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا حضرت میں اخلاق
تھی کہ چھوٹے چھوٹے لڑکون کی بھی خاطرداری کرتی تھی ۹۷۹ ق ابو موسیٰ سے یا ابا موسیٰ
لقد اعطیت مزمارا من مزامیر آل داؤد بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سی
روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ ای ابو موسیٰ البتہ تجکو بانسری دی گئی ہی
داؤد کی بانسریون سے ف ابو موسیٰ نہایت خوش آواز تھی حضرت سے
سحر میں ایک رات اُنکو قران پڑھتے سنا دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی
تیرے آواز ایسی دلکش ہے گویا تیرا گلا بانسری ہے اور تیرے آواز میں لحن
داؤد کا اثر ہی عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام ستر
آوازون میں زبور پڑھتے تھی ایسی طرح پڑھتی کہ غمگین آدمی خوش ہوجاتا اور
غمگین آواز سی پڑھتی تو حشرات اور تریکا کوئی جاندار بیہوش ہوجاتا اور زبور
میں لکھا ہی کہ جب حضرت داود علیہ السلام زبور پڑھتی تو جنگل کے ہرن حضرت کا
حلقہ کر لیتی اور شیر اور بہیرے قریب آجاتی اور دریا کا بہنا بند ہو جاتا اور پرندی
تھم جاتی اور سب کو غش آجاتا اور اکثروں کی روح بدن سے نکل جاتی غرض کہ خوش
آوازی نعمت خدا داد ہی بشرطیکہ اُسکو خلاف شرع راگون میں اور واہیات غزلون میں
نہ صرف کری بلکہ بے بناوٹ قران پڑھی کہ اسمین عبادت اور ہم لذت
دونو موجود ہیں ۹۸۰ م ابو ہریرہ سے یا ابا ہریرۃ اذہب بنعلی ہاتین فمن
لقیت من وراء ہذا الحائط یشہد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بہا قلبہ
فبشرہ بالجنۃ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ ای ابو ہریرہ لیجا میری

ان دونوں جوتوں کو ہے کہ پس ہے تو پہلے اس باغ کی اس طرف کہ وہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ سوا
خدا کی کوئی بندگی اور پرستش کے لائق نہیں اسکے گواہی دیتا ہو دل یقین کرکے اسکو تو
اسکو بہشت کی بشارت دے ف ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اصحاب حضرت کے
تلاش کرتے پھرتے تھے سبکو معلوم نہ تھا کہ حضرت کہاں ہیں میں نے دیکھا کہ ایک باغ کے
باغیچہ میں ہیں میں خدمت میں حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر ابو ہریرہ حضرت
کی جوتیاں لیکر بشارت دینے کو چلا پس پہلے عمر فاروق کی ملاقات ہوئی پوچھا کہاں
جاتے ہو ابو ہریرہ نے قصہ نقل کیا عمر فاروق نے ابو ہریرہ کو دھکا دیا کہ یہ بات لوگوں کو مت
سنا ابو ہریرہ نے عمر فاروق کا گلہ حضرت سے جا کر کیا حضرت نے عمر فاروق سے
کہا کہ تو نے ابو ہریرہ کو بشارت دینے سے کیوں منع کیا عمر فاروق نے
کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ میرے نزدیک یہ بات مصلحت
نہیں میں ڈرتا ہوں کہ لوگ اس بشارت پر اعتماد کر کے عمل کرنا چھوڑ دیں یا حضرت لوگوں
کو چھوڑ دو کہ عبادت کریں آخر حضرت نے عمر فاروق کی صلاح پسند کی ف معلوم ہوا کہ
عوام خلقت کو ایسی بات نہ سنا دے جس سے اونکی عقیدے اور عمل میں خلل پڑے
اور حضرت نے اپنی جوتیاں ابو ہریرہ کو اسواسطے دیں تھیں کہ تا لوگ اونکی بات کو
سند جانیں حضرت کی نشانی دیکھ کر معلوم ہوا کہ عمر فاروق کی حضرت کے نزدیک
بڑی عزت اور قدر تھی کہ اونکا صلاح اور مشورہ قبول ہوتا تھا اس حدیث میں صرف
توحید پر بہشت کی بشارت دی رسالت اور قیامت کا ذکر نہیں کیا اسواسطے کہ
لا الہ الا اللہ کہنا دین اسلام کا نشان ہی یعنی ایمان سبب ہے نجات کا اور ایمان
میں سب ضروریات دین کے عقیدے داخل ہو گئی ح عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ
أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ
تیرے قیدی نے کل کی رات کیا کیا ف بخاری میں پوری روایت ابو ہریرہ سے یوں ہے

۹۹۱

کہ حضرت نے مجھکو صدقہ عید الفطر پر وکیل کیا میں اسکی چوکی دیتا تھا اتنے میں ایک شخص
آیا اور اناج بہر بہر کی لینے لگا میں نے اوسکو پکڑا اور کہا کہ تجھکو میں حضرت کے پاس
پکڑ کر لیے چلتا ہوں اوسنے کہا کہ میں محتاج ہوں لڑکے بالے رکہتا ہوں میں نے اوسکو
چھوڑ دیا صبح کو میں حضرت کے پاس حاضر ہوا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی میں نے کہا کہ
اوسنے اپنی محتاجی اور عیال داری بیان کی تب حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹا ہے اور پھر
آویگا میں اوسکو تاکی رہا وہ دوسری رات پھر آیا اور اوسنے اناج اوٹھایا میں نے اوسکو
پکڑا اور کہا کہ میں تجھکو حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہوں اوسنے کہا کہ مجھکو
چھوڑ دے میں محتاج عیال دار ہوں میں نے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت نے
پوچھا کہ تیری قیدی نے کیا کیا میں نے حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹا ہے
اور پھر آج کی رات آویگا سو میں اوسکا تاکتا رہا تیسری رات کو بھی آیا اور اناج
اوسنے لیا اور میں نے اوسکو پکڑا اور کہا اب میں تجھکو ضرور حضرت کے پاس پکڑ لیے چلونگا اوس
کہا کہ مجھکو چھوڑ دے کہ میں تجھکو وہ بول سکہلا دوں جس سے خدا تجھکو فایدہ دیوے جب تو
بستر پر سونے کو جاوے تو آیت الکرسی پڑھ لیا کر خدا کی طرف سے ہمیشہ تجھپر
نگہبان مقرر رہیگا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ آویگا ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے
اوسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ تیرے
رات والے قیدی نے کیا کیا میں نے کہا کہ اوسنے اپنی گمان میں فایدے کی چیز
سکہلائی میں نے اوسکو چھوڑ دیا حضرت نے پوچھا کہ کون چیز اوسنے سکہلائی میں نے
آیة الکرسی پڑھنے کا سب حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ خبردار وہ
لیکن بہت بات میں وہ جہوٹا ہے سچ بولا تجھسے اور معلوم ہے کہ تین رات سے تو کسکے
ساتہ بات چیت کرتا ہے ابو ہریرہ نے کہا کہ مجھکو معلوم نہیں حضرت نے فرمایا کہ
وہ شیطان تہا ع ابو ہریرة یا اباہریرة [illegible] اسلمائی فـدا آنا ک

۵ ۱۲ ع

بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ ای ابو ہریرہ یہ غلام تیری پاس
آیا ہی ف ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ جب مین اپنی ملک سی مدینہ مین با سلام
آنیکو تو میرا غلام راہ مین گم ہوگیا مین حضرت پاس آکر مسلمان ہوا حضرت نے
غلام کی آنیسے پہلے یہ حدیث فرمائی یہ غلام بھی مسلمان ہوا یہ معجزہ ہی حضرت
ق سلمة بن الاكوع يا ابن الاكوع ملكت فاسجح ان القوم يقرون في قومهم
بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع سی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اکوع کی بیٹے
تو قابو پاچکا سو نرمی اور آسانی کر البتہ اون لوگونکی مہمانی ہوتی ہوگی اونکی قوم مین
ف صحیح بخاری مین سلمہ بن اکوع سی روایت ہی کہ مین تیر کے کوس پر حضرت
کے اونٹنیان چرائی پر تھین مجھکو خبر ہوئی کہ اونٹنیونکو غطفان کی قوم پکڑ لئی جاتی ہی
سو مین نے مدینہ کی جنگل مین تین بار تحقیق پکاری کہ لوگو دوڑو پھر مین اون کے پیچھے اکیلا دوڑا
یہانتک کہ مین اونکو پاگیا اور مین نے تیر مارنا شروع کیا اور مین یون کہتا جاتا تھا کہ مین اکوع کا
بیٹا ہون اور رجع کمینون کی ہی آج کا دن ہی سو اونکو پانی پینے کی فرصت نہ ہوئی اور مین نے اون
سب اونٹنیان چھین لین اور اونکو ہانک لیا حضرت کے پاس راہ مین حضرت سلمی صحابی
سوار دو لکوئی اور پیدل جاتے تھے سو مین نے کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ابھی پیاسی ہین
مین نے اونکو پانی نہین دیا سو اونکی پیچھے جلد لشکر بھیجی تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی اپنی جسپر حاصل ہوئی اور تو انپر غالب ہوا اب درگذر کر جا سکتی وہی وہ
اپنی قوم مین کھاتی پیتی ہوئی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب دشمن پر غالب
ہو چکی تو درگذر کرنا افضل بات ہی ق يا ابن الخطاب اذهب فناد في الناس
انه لا يدخل الجنة الا المؤمنون صحیح مسلم مین عمر فاروق سی روایت ہی کہ حضرت
نے مجھسی فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے جا پکار کر لوگون مین کہ مقرر یہ بات ہی کہ
نہ جاوینگے بہشت مین سوا ایماندار مردون کے ش جنگ خیبر مین ایک منافق لوتا

کی لالچ سے حضرت کے ساتھ ہو کر لڑنے گیا سو اسکی تیر لگا وہ مر گیا لوگوں نے کہا کہ
واہ شہید ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جو ایمان
نہ ہو تو کوئی عبادت کام نہیں آتی عبادت کی جڑ ایمان اور خالص نیت ہی **ق** عمر یا ابن
الخطاب الا ترضی ان تکون لنا الاخرۃ ولھم الدنیا وفی روایۃ یا ابن الخطاب
اولئک عجلت لھم طیباتھم فی الحیوۃ الدنیا بخاری اور مسلم میں عمر فاروق
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے کیا تو راضی نہیں ہے کہ ہم
کو آخرت اور انکو دنیا ملے یعنی ہمارے واسطے آخرت اور انکے واسطے دنیا کا آرام ہو یعنی چند روزہ آرام بہتر ہے یا ہمیشہ کا آرام اور دوسری
روایت یوں ہے کہ اے خطاب کے بیٹے ان کافروں کیواسطے بہتر اسباب اور عیش آرام کی
چیزیں جلد دیے گئیں دنیا کی زندگی میں **ف** مصابیح میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ میں
ایک روز حضرت کے پاس گیا تو حضرت چٹائی پر لیٹے تھے کوئی کپڑا اوپر نہ بچھا تھا چٹائی
کی نقش حضرت کی بدن پر پڑ گئی تھی اور چمڑے کا تکیہ دیے تھے جسمیں کھجور کی درخت کی
چھوترتی بھری تھی میں نے کہا یا رسول اللہ ایران اور روم کی کافر خدا کو نہیں پوجتے
اور خدا نے انکو بہت مال اور دولت اور عیش اور آرام دیا ہے آپ دعا کیجیے تو خدا آپکی
اور آپکے امت پر بھی روزی کشادہ کرے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس خیال میں ہے اے عمر
پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ایماندار کو مناسب نہیں کہ اس جہان فانی کی عیش و آرام
کی تمنا کرے اسواسطے کہ ایماندار کے آرام کا مقام بہشت ہے اور کافروں کو اکثر عیش
و آرام دنیا میں اسواسطے ہوتا ہے کہ آخرت میں انکا کچھ حصہ نہیں اسیواسطے اکثر بزرگوں نے
دنیا کی عیش سے کنارہ کیا کہ مبادا آخرت میں محروم ہوں **ق** سھل بن حنیف یا ابن
الخطاب انی رسول اللہ ولن یضیعنی اللہ ابدا بخاری اور مسلم میں سہل بن حنیف
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے میں البتہ اللہ کا پیغمبر ہوں مجھکو خدا ہرگز نہ
ضایع کریگا **ف** جنگ حدیبیہ میں حضرت نے مصلحت جانکر کافروں سے ظاہر میں دبکے صلح

کی تہا چنانچہ صلح مین یہہ شرط داخل تہا کہ اگر کافرونکا آدمی مسلمان ہوکر حضرت پاس آجاوے
تو حضرت اوسکو کافرون کے حوالہ کرین اور اگر کوئی مسلمان کافرونکے پاس چلا جاوے تو کافر
اوسکو نہ دیوین اصحاب کو اسکا بہت رنج تہا اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سبب جوش اسلام کی
زیادہ رنج گذرا تو کہا یا حضرت کیا ہم حق پر نہین ہین اور ہمارے دشمن کافر باطل پر اور ہمارے
مقتول بہشت مین اور اونکے دوزخ مین حضرت نے فرمایا کہ ہان یونہی ہی عمر فاروق نے کہا
کہ پہر ہم کیون اپنے دین مین اسطرح کی ذلت اختیار کرین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی
یعنی مین بحکم خدا کرتا ہون خدا اپنے پیغمبر کو کبہی ضایع نکریگا یہہ صلح حکمت سے خالی نہین
چنانچہ اس صلح سے بڑے بڑے فائدے ہوگئے اور دین اسلام کی نہایت ترقی ہوئی کہ حضرت سے
کفار مکہ سے خاطر جمع ہوکر خیبر کو فتح کیا اور بہت جمعیت سے سامان جنگ کر کے آخر مکہ بہی
۹۱۲ فتح کیا یہہ حکمت سوائے خدا اور رسول کے کسیکو معلوم نہ تہی اسیواسطے یہہ حدیث ہے ص عن عمر بن
الخطاب مَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى هٰذِهِ الْعِصَابَةِ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ
اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اے خطاب کے بیٹے تجہکو کیا معلوم ہے کہ شاید خدا اس جنگ بدر والی گروہ پر البتہ آگاہ ہوچکا سو
اونسے فرمایا کہ تم کرو جو تمہارا جی چاہے مین تمکو بخش چکا ف اس حدیث کا قصہ
مذکور ہوچکا کہ ایک صحابی سے بڑا قصور ہوا تہا عمر فاروق نے حضرت سے کہا کہ
یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اسکو مار ڈالون تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی بدر والون نے اپنے
ایمان خدا جانچ لی تہی اون دنون اسلئے گناہ پر مکرر نہین تو کیون اسکے قتل کا ارادہ کرتا ہی
اس حدیث سے اہل بدر کے اصحاب کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے معلوم ہوا کہ اونسے اگر کوئی قصور
بہی ثابت ہو تو مسلمان کو مناسب نہیں کہ اوسپر طعنہ دیوے جسطرح کہ مشہور شیعہ دیتے ہین جسکو خدا
بخشتا اوسکا بدگوئی والا گویا خدا کو صلاح دیتا ہی کہ اوسکو کیون بخشا اوسکی ایسی مثل ہے
۹۱۱ جیسے بہشتاری کے اور پیاسی کا ... ص اُسَامَةَ يَا اُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

یعنی رجلاً من الحرقات من جہینة قال لا الٰہ الا اللہ لما غشیناہ مسلم مین اسامہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اسامہ کیا تو نے اسکو قتل کر ڈالا اور لا الٰہ الا اللہ
کہنے کے بعد حضرت کی مراد دردہ مرد سے گروہ حرقات کا جو قوم جہینہ کی ایک شاخ ہے اور جسنے
لا الٰہ الا اللہ کہا تہا جبکہ اسکو گہیرا تہا ف اسامہ بن زید سے بہی روایت ہے
کہ حضرت نے مجہکو سردار بنا کر قوم جہینہ کے مارنیکو بہیجا تہا تو مین نے اونہین قوم کی ایک
مرد کو پایا جاتا کہ اسکو نیزہ مارون اوسنے لا الٰہ الا اللہ زبان سے کہا سو مین نے
اسکو نیزہ مار کر مار ڈالا پہر یہ قصہ مین نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہہ حدیث
فرمائی مین نے کہا یا رسول اللہ اوسنے اپنی بچاؤ کیواسطی کلمہ پڑہا تہا یعنی وہ سچے
مسلمان نہ تہا تو حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اوسکا دل چیر کے دیکہا تہا یعنی تجہکو دلکا
حال کیا معلوم ہے معلوم ہوا کہ شریعت مین ظاہر پر حکم ہے دلکا حال دریافت
کرنیکا حکم نہین اور اسامہ مجتہد تہے اور مجتہد کی خطا معاف ہے اسواسطے حضرت نے
اوس مرد کا خون بہا نہین دلوایا سبحان اللہ حضرت کی اصحاب کیا سچے لوگ تہی
کہ اپنی خطا آپ بیان کرتے تہی چہپاتی نہ تہے ع انس یا انجشة رویدک سوقک
بالقواریر مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انجشہ آہستہ
چل اور اونٹونکو شیشے کی طرح نہ ہانک ف انس سے روایت ہے کہ حضرت
کسی سفر مین تہے اور ایک حبشی غلام جسکا انجشہ نام تہا وہ حضرت کی بی بیون کے اونٹونکو ہانکتا
سو وہ غلام خوش آواز تہا اوسکے سرود گایا جاتا تہا اور دستور ہے کہ اونٹ سرود سے
بہت جلد جلد چلنے لگتے ہین تو بی بیونکو سواری مین تکلیف ہوتی تہی تب حضرت نے اسے
فرمایا اور اسکو سرود گانی اور جلد چلنی سے منع کیا اور عورتین تو نازک بدن ہوتی ہین اسواسطی حضرت نے
انکو شیشہ سا نازک کہا اور بعضی اس حدیث کا یون مطلب کہتی ہین کہ خوش آواز غلام عشق انگیز اشعار پڑہتا تہا
حضرت ڈرے کہ مبادا عورتون کے دلمین کچہ تاثیر ہو جاوے اور اونکو شیشہ سے تشبیہ دی کہ جلد ٹوٹ جاتی ہے

۹۹۲ قسم

فرمایا معلوم ہوا کہ عجوہ تو تمکو سود کا رنگ سنانا ضرور تھا کہ اوسکے مضمون سے شوق کا ہی ہو
اور درست ہمین کہ بیشبہ فساد کا سبب ہی ق انس یا انس کتاب اللہ یامر بالقصاص ٩٩٠
رواہ کتاب اللہ القصاص قال کان انس ابن النضر بخاری اور مسلم عن
انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای انس خدا کی کتاب تو بدلا لینے کا حکم کرتی ہی اور
ایک روایت مین یہ ہی کہ کتاب مین حکم بدلا لینے کا ہی اور حضرت نے انس بن نضر
سے فرمایا ف یہ دوسرے باب مین اس حدیث کا قصہ ہے جسکا کہ انس بن نضر کی بہن نے کسی کا
دانت توڑا تھا اور حضرت نے بدلا لینے کا حکم کیا تھا اور انس بن نضر نے قسم کہائی تھی کہ یا حضرت
اسکا دانت نہ توڑا جاویگا پہر اوسکے وارثون نے خون بہا قبول کیا اور بدلا نہ لیا ف ٩٩١ ق
ابو ہریرۃ قال یا بلال حدثنی بارجی عمل عملتہ عندک فی الاسلام منفعۃ فانی
سمعت اللیلۃ خشف نعلیک بین یدی فی الجنۃ قال
بلال ما عملت عملا فی الاسلام ارجی عندی منفعۃ من انی لم اتطہر طہورا
تاما فی ساعۃ من لیل ولا نہار الا صلیت بذلک الطہور ما کتب اللہ لی ان اصلی
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بلال بتلاؤ تمکو بڑی
فایدہ کا امیدواری والا عمل جو تو نے اسلام مین اپنے نزدیک کیا ہی یعنی تیری نزدیک سب
اعمال سے زیادہ تر منفعت کی امید کس عمل پر ہے اسواسطے کہ مین نے تیری دونو جوتون کی آہٹ
بہشت مین اپنی آگے سنی بلال نے کہا کہ مین نے اسلام مین کوئی عمل نہین کیا اپنی نزدیک
اس سے زیادہ تر منفعت کی امید کا کہ جب مین نے رات دن کسی ساعت مین پورا وضو کیا تو
اوس وضو سے نماز ضرور پڑہی جو خدا نے میری قسمت مین نماز پڑہنا لکہا ف اس حدیث
مین تحیۃ الوضو کی نماز کی فضیلت ہے حضرت نے اسواسطے پوچہا تاکہ بلال اسکو ہمیشہ کیا کرین اور غیر لوگ ٩٩٢
اسکا ثواب سنکر شوق سے تحیۃ الوضو پڑہا کرین ابو ہریرۃ یا بنی کعب بن لوی انقذوا
انفسکم من النار یا بنی مرۃ بن کعب انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد

انقذوا انفسکم من النار یا بنی ہاشم انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد
المطلب انقذوا انفسکم من النار یا فاطمۃ انقذی نفسک من النار فانی لا املک
لکم من اللہ شیئا غیر ان لکم رحما سابلہا ببلالہا رواہ مسلم روایت ہے ابوہریرہ سے
کہ حضرت نے فرمایا ای کعب بن لوی کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانوں کو دوزخ سے ای مرہ بن کعب کی اولاد
چھڑاؤ اپنی جانوں کو دوزخ سے ای عبد شمس کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانکو دوزخ سے ای ہاشم کی اولاد چھڑاؤ
اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد المطلب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای فاطمہ چھڑاؤ اپنی جان
دوزخ سے اسواسطے کہ میں بیشک مالک نہیں تمہارے بچانیکا خدا کے عذاب سے کچھ بھی مگر البتہ تمسے
برادری کا حق ہی سو میں اوسکو ملاؤنگا تری سے یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف
جب یہ آیت اتری کہ انذر عشیرتک الاقربین یعنی ڈرا عذاب الہی سے ای محمد قرابت والی اپنی قریب برادری کو
تو حضرت نے ابتدائے اسلام میں سب قریش کو مکہ میں جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی اور سنتے ہیں کہ
ایک جدی برادری کو علیحدہ نام لیکر حکم الہی سنادیا یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے سبب
برادری کے بہشت نہ سمجھو کہ بدون ایمان کے کسیکو دوزخ سے نہ بچا سکونگا یا کسی طرح کے
مسلمانوں کی شفاعت سو خدا کی اجازت کی چیز البتہ ہو گی رہا برادری کا حق سو مخول ادا
کرونگا ق انس یا بنی النجار ثامنونی بحائطکم ہذا قالوا لا واللہ ما نطلب
ثمنہ الا الی اللہ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای نجار
کی اولاد اس احاطے والے باغ کا مجھ سے مول کر دو قیمت لو انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم اسکی
قیمت نہیں چاہتے ہیں مگر خدا سے یعنی ہم حضرت کو بدون قیمت نذر کرتے ہیں اور خدا
سے ثواب کے امیدوار ہیں ف جب حضرت مدینہ میں آئے تو مسجد نہ تھی جہاں نماز کا وقت
آتا وہاں نماز پڑھ لیتے تھے سو اب جس جگہ حضرت کی مسجد ہے وہاں کھجور کا باغ تھا
انصار کی ملکیت کا حضرت نے مسجد النبی کی ارادہ پر اون سے یہ حدیث فرمائی اور جان نثار ان
نے بلا قیمت قصد نذر کیا وہاں کافروں کی قبریں تھیں حضرت نے اونکی ہڈیاں کھدوا کر

۹۹۳
ق

۹۸۴ م

مسلم باب عن اُبَیِّ بن کَعْبٍ یا اُبَیُّ اُرْسِلَ اِلَیَّ اَنِ اقْرَءِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ فَرَدَدْتُ اِلَیْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ الثَّانِیَةَ اقْرَءْهُ عَلٰی حَرْفَیْنِ فَرَدَدْتُ اِلَیْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ الثَّالِثَةَ اقْرَءْهُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْئَلَةٌ تَسْئَلُنِیْهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِیَوْمٍ یَرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰی اِبْرٰهِیْمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مسلم میں ابی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی بھیجا گیا میری طرف حکم اسکا کہ پڑہ قرآن کو ایک حرف پر یعنی ایک قراءت میں پس بہیجا میں نے بہر اسکو یعنی خدا کیطرف کہ آسانی کر میری امت پر سو خدا نے پہر حکم بہیجا میری طرف دوسری بار کہ پڑہ قرآن کو دو حرفوں میں سو میں نے پہر بہیجا خدا کیطرف کہ میری امت پر آسانی کر سو خدا نے حکم بہیجا میری طرف کہ پڑہ قرآن کو سات حرفوں میں یعنی عرب کے سات لغتوں میں اور یہہ حکم ہوا کہ تجکو بشمار ہر بار حکم کے جو بہیجی کی جسکو میں نے تیری طرف پلٹا ایک سوال کرنیکی اجازت ہی کہ تو اسکو مانگی یعنی نہیں پلٹا ہر گز تیری اور دعا کر تو قبول ہو حضرت نے فرمایا سو میں نے کہا اے خداوند میری امت کو بخش اے خداوند میری امت کو بخش یعنی دو بار تو سوال کر چکا اور پیچھے ڈال رکہا میں نے تیسرے سوال کو اوس دن کیواسطے کہ جب خلق جہکے گی میری طرف سب یہانتک کہ ابراہیم علیہ السلام بہی **ف** ابی بن کعب سے روایت ہی کہ ایک شخص نے قرآن کی قراءت میں پڑہا میں اوس قراءت کو نہیں جانتا تہا میں اوسکو حضرت پاس لایا حضرت نے میرے اور اوسکے دونوں کے پڑہنے کو درست فرمایا سو میرے دل میں وسوسہ ایسا شک پڑ گیا کہ حالت کفر میں بہی ایسا شک نہ تہا حضرت سمجھ گئے سو حضرت نے ایسا ہاتھ میرے سینہ پر مارا کہ اوس خوف کے مارے پسینہ میں ڈوب گیا اور گویا میں نے خدا کو دیکہ لیا یعنی شک جاتا رہا حق بات صاف کہل گئی یہہ حدیث حضرت نے فرمائی حضرت کو اپنی امت پر کیا شفقت تہی کہ عرض معروض کر کر کے سات قراءت اسات بولیوں کی اجازت لی تاکہ امت پر آسانی ہو

شکل نہ پاوی اور خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہئے کہ جب اپنے حبیب کو اپنی امت پر اتنا لاچار
دیکھا تو امت کی حق مین تین بار سوال کرنیکی اجازت دی سو حضرت نے امت کے
بخشش کا دو بار سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کی دن کیو اسطے رکہ چھوڑا کہ جب تمام
پیغمبر خوفناک ہونگے اور کسیکو طاقت نہ کہہ سکینگے تب ہمارے حضرت شفاعت پر مستعد
ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت مین پیغمبر لوگ بھی حضرت سے اپنی واسطے
ایسی سفارش چاہینگے یہانتک کہ ابراہیم علیہ السلام سے پیغمبر بھی دامن محمدی
پکڑینگے اس حدیث سے ہمارے حضرت کی فضیلت تمام پیغمبرون پر صاف ثابت ہوئی ٥ ١١٥

قبیصۃ بن مخارق یا بنی عبد مناف انی نذیر انما مثلی و مثلکم کمثل
رجل رای العدو فانطلق یربأ اھلہ فخشی ان یسبقوہ فجعل یھتف یا صباحاہ
مسلم مین قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبد مناف کی اولاد
مین عذاب الہی سے تمہارا ڈرانیوالا ہون اور میری تمہاری مثل جیسے اوس مرد کی مثل جسنے
دشمن کو دیکھ لیا کہ غارت کو جاتے ہین تو وہ مرد چلا کہ اپنی لوگون کو بچاوے سو ڈرا کہ
اوسکے پہنچنے سے دشمن آپہنچ جاوینگے سو وہین سے چلانے لگا کہ اری لوگو خبردار ہو جاؤ
دشمن آپہنچا ف جب قرآن مین حکم ہوا کہ اے پیغمبر اپنی برادر کو ڈرا دے عذاب الہی
سے تب حضرت نے اپنی سردار یعنی عبد مناف کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی مجہکو یقین کامل
ہے کہ قہر و غضب پڑینگے سو میرا دل تمہارے کفر پر جلتا ہے کہ مین گہبرا کر پکار کر کہتا ہون
کہ کفر چھوڑ کر مسلمان ہو تا عذاب سے بچ جاوے وہ مثل ہے کہ گہبرا کر اپنی قوم کو دیکہے بہاگ کر دشمن سے
خبردار کرتا ہے ١١٦ ثوبان یا ثوبان اصلح لحم ھذہ الاضحیۃ مسلم مین ثوبان سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ثوبان اس قربانی کی گوشت کو بنا یعنی پکا ف
ثوبان حضرت کی غلام تھے یارون سے گوشت پکانیکو فرمایا ثوبان سے روایت ہے کہ ہم
گوشت کہاتے رہے مدینہ تک رہا تو معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ قربانیکا گوشت یا رکہنا ہے

٩٩٧ ق

درست ہی اوپر اور ان میں سے جو زیادہ ہو کہنا منع ہی ق أَبُو هُرَيْرَةَ يَا حَسَّانُ أَجِبْ
عَنْ رَسُولِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سی
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے حسان تو جواب دے رسول اللہ کیطرف سی الہی اوسکی مدد کر
جبرئیل سی ف حسان صحابی تہی بڑی شاعر کافروں نے حضرت کی ہجو کی تہی سبب حضرت نے
حسان سے اونکی ہجو کہلوائی اور حسان کے واسطے دعا کی کہ جبرئیل اون کے شریک ہوویں اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ کافروں کی ہجو کرنا درست ہی بشرطیکہ اوسمیں دینی فایدہ ہو اور تائید ہو روح

٩٩٨ خ

القدس یعنی جبرئیل کو بعض سخن کی فرشتہ ہی خ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ يَا حَكِيمُ اِنَّ هٰذَا
الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ
نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ
السُّفْلٰى بخاری میں حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ ای حکیم البتہ یہ مال
سبز اور شیریں ہی یعنی بہت پیارا معلوم ہوتا ہی سو جسنی اوسکو لیا جان
کی سخاوت یعنی بی حرصی سی لیا تو اوسکو اوسکے واسطے اوس مال میں برکت دیجاویگی
اور جسنے اوسکو جان کی حرص سے لیا تو اوسکو ہرگز برکت نہوگی اور اوسکا حال ایسے
شخص کا سا حال ہوگا کہ کہاتا ہی اور اوسکا پیٹ نہیں بہرتا اور اونچا ہاتھ بہتر ہی
نیچے ہاتھ سی یعنی دینی والا ہاتھ اونچا کر دیتا ہی افضل ہی مانگنے والے سی جو ہاتھ
پہیلا کر مانگتا ہی اور لیتا ہی ف حکیم بن حزام سی روایت ہی کہ میں نی حضرت سے
کچہہ مال مانگا حضرت نے دیا پہر دوسرے بار مانگا پہر دیا پہر تیسرے بار مانگا پہر دیا حضرت
نی یہہ حدیث فرمائی یعنی سخی اور قناعت والیکے مال میں خدا برکت دیتا ہی کہ وہ
آسودہ رہتا ہی اور حریص والیکے مال میں برکت نہیں ہوتی جتنا لیوے کہتا ہی اوسکو تسلی
پر اوسکا پیٹ نہیں بہرتا جیسے جوع الکلب کے بیماری والا کتنا ہی کہاوے اوسکو سیری
نہیں ہوتی [illegible] حکیم بن حزام سی [illegible] روایت ہی کہ حضرت نے یہہ حدیث مجہہ سی فرمائی تہی میں نے

کہا قسم ہی اور سکے حسینے آپ کو یہ خبر کیا ہی کہ مین زندگی بہر کبہی کچہہ کسی سے نہ مانگونگا
چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے بہی کبہی نہین لیا صدیق اور فاروق اپنی خلافت مین
۹۹۶ ق بلا بلا کر دیتی تہی اور حکیم نہ لیتی تہی ق اَلزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ یَا زُبَیْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ الْمَاءَ
حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَی الْجَدْرِ بخاری اور مسلم مین زبیر بن عوام سی روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ای زبیر اپنا کہیت سینچ لی پہر روک رکہہ پانی کو یہان تک کہ کہیت کے مینڈون
پر پانی چڑہ جاوے یعنے لبالب ہو جاوے ف مصابیح مین روایت ہی کہ زبیر مین
اور ایک انصاری مین کہیت سینچنیکا جہگڑا ہوا حضرت نے حکم کیا کہ ای زبیر تو اول سینچ
کہ تیری زمین پانی سی قریب ہی پہر انصاری کو سینچنے دی تو انصاری نے غصہ سی کہا
کہ حضرت نے اپنی پہوپہی کی بیٹے کی خاطر داری کرتے ہین حضرت کو غصہ آیا پہر یہہ حدیث
فرمائی اول حکم مین دونون کی رعایت تہی کہ دونون برابر سینچین جب انصاری نے تقصیر
دلایا اور جو اوسکی حق مین مروت کی تہی نہ سمجہا حضرت نے زبیر کو اپنا پورا حق لینی کو فرمایا
اسواسطے کہ شرع کا حکم یہہ ہی کہ جسکی زمین پانی سی قریب ہو اول وہ خوب سینچ لی پہر
خ دوسرا سینچی خ ابو سعید یَا سَعْدُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُكْمِكَ قَالَهٗ
لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِیْ بَنِیْ قُرَيْظَةَ بخاری مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ای سعد البتہ یہہ لوگ اتری ہین تیری فیصلے کرنے پر یہہ حضرت نے سعد بن معاذ
سی فرمایا بنی قریظہ کی حق مین ف بنی قریظہ یہود سے تہی مدینہ کی قریب حضرت سے اور
اون سے صلح تہی پانچوین سال ہجرت کی جب جنگ خندق ہوتی تو بنی قریظہ حضرت سے
قول توڑ کی کافرون کی شریک ہوتی جب شرک مکہ کو پلٹ گئی تو حضرت نے
بنی قریظہ کی گڑہی پچیس روز تک گہیرا اون لوگون نے تنگ ہو کر پیغام دیا کہ ہم گڑہی
او ترتی ہین خالی کئی دیتی ہین اور ہم سعد بن معاذ کی فیصلہ پر راضی ہین جو ہمارے حق مین
وہ حکم کرین ہم اور حضرت اوسپر عمل کرین یہود اور سعد مشترک تہی آپسمین

مدد کار رہا ہے سو دستے سمجھے کہ سعد ہمارے رعایت کرینگے ہمکو بچا دینگے پہر حضرت نے سعد کو مدینہ
سے بلوایا پہر یہہ حدیث فرمائی یعنی ای سعد تیرے حکم پہ فیصلہ سو تو جیسا ہی جو تو حکم کر دیگا
عمل میں آوے سعد نے کہا کہ انکے لڑنیوالے جوان تو قتل ہون اور لڑکے اور عورتین
اونکے لونڈی غلام ہو جائیں حضرت نے فرمایا ای سعد تو نے خدا کی مرضی کی موافق
حکم کیا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوئے بعضے ایمان لائے اور وہ نو سو تہے

١٠١ ق عن

سعد بن ابی وقاص يا سعد ارم فداك ابي وامي بخاری اور مسلم میں علی مرتضے
رضی اللہ عنہ اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد تیر مار تجہہ پر ماں باپ
تجہہ پر قربان ف سعد بن ابی وقاص بڑے تیر انداز تہے جب جنگ احد میں کافرون نے
ہجوم کرکے حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت نے سعد سے یہہ حدیث فرمائی حضرت اور
لوگوں سے تیر لیکر سعد کو دیتے جاتے تہے صحابہ میں علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ میں نے حضرت سے کسیکے حق میں نہیں سنا کہ میرے ماں باپ تجہہ پر قربان ہوں سوائے
سعد بن ابی وقاص کے اس حدیث سے بڑی فضیلت اونکی ثابت ہوتی ہے سبحان اللہ
کیا رنگا رنگ کی قدرت ہے آدمیوں کی اختلاف میں کہ سعد بن ابی وقاص تو ایسے
حضرت کی جان نثار جنکو حضرت ایسی عمدہ بات فرما دیں اور اونکا بیٹا ایسے عمر
ابن سعد سا کمبخت سخت دل کہ حضرت کی لخت جگر یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
کو شہید کرے ولی سے شیطان پیدا کرنا اور شیطان سے ولی پیدا کرنا یہہ اوسیکی قدرت ہے

١٠٢ م

سلمة بن الاكوع يا سلمة اين حجفتك او درقتك التي اعطيتك
مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ کہاں ہے تیری ڈہال
جو میں نے تجکو دی تہی ف حضرت نے سلمہ کو ایک چمڑیکی ڈہال دی تہی سلمہ نے کسی اور کو
دیدی ڈال تہی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی باقی قصہ اسکا دوسرے بابوں میں ہوچکا

١٠٣ م

سلمة بن الاكوع يا سلمة هب لي المرأة لله ابوك يعني امرأة من السبي

مین سلمہ بن اکوع سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا ای سلمہ ہبہ کر دی وہ لڑکی قیدی عورت کہ
تیرا باپ بفضل الہی کیا خوب شخص تہا یعنی تو بڑے باپ کا بیٹا ہی تیری نزدیک یہ چیز دینا
کچھ بڑی بات نہین ف سلمہ سی روایت ہی کہ حضرت نے ابی بکر صدیق کو سردار
بنا کر ایک قوم سی لڑائی کو بہیجا کچھ کافر مارے گئے اور کچھ قید ہوئے انمین سی ایک
عورت مجھکو ملی تب حضرت نی یہ حدیث فرمائی آخر شب وہ عورت مین نی حضرت
کو دی حضرت نے وہ عورت کفار مکہ کو دیکر دو قیدی مسلمانونکو خلاص کروایا
ابن عباس یا عباس الا تعجب من حب مغیث بریرۃ ومن بغض بریرۃ
مغیثا بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عباس کیا
تجھکو تعجب نہین آتا مغیث کی محبت سے بریرہ کو اور بغض بریرہ کا مغیث کو ف
بریرہ لونڈی تہی اور اوسکا خاوند حبشی غلام تہا مغیث نام جب حضرت عائشہ نی بریرہ کو
مول لیکر آزاد کیا تو حضرت نے بریرہ کو مختار کیا کہ چاہی اوس غلام کی نکاح مین رہی چاہی
اوسکو چہوڑ دی بریرہ نے اوسکو ناپسند کیا تو مغیث اوسکی پیچہی پیچہی مدینہ کی کوچونمین
روتا پہرتا تہا اور وہ اوسکو نہین قبول کرتی تہی جب حضرت نی اوسکی محبت اور اوسکی
نفرت کو دیکہکر حضرت عباس سے یہ حدیث فرمائی پہر حضرت نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنی
خاوند سی پہر ملاپ کر لی اوسنی کہا یا حضرت کیا شرع کا حکم ہی مجھپر آپ فرماتی
ہین حضرت نی فرمایا کہ نہین بلکہ مین اوسکی سفارش کرتا ہون بولی تو کہا مجھکو تو
اوسکی کچھ حاجت نہین ہی یہی مذہب ہی امام اعظم اور امام شافعی کا کہ اگر لونڈی
آزاد ہوئی اور اوسکا خاوند غلام تو اوسکو اختیار ہی چاہی نکاح درست رکہی اور
چاہی توڑ ڈالی اور اگر اوسکا خاوند آزاد ہو تو امام اعظم کی نزدیک اختیار ہی اور امام
شافعی کی نزدیک اختیار نہین ہم ابن عمر یا عبد اللہ ارفع ازارک قال فرفعتہ ثم قال
زدہ فزدت مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نی مجھسی فرمایا کہ ای عبد اللہ

ادنچا کر اپنی آواز کو کہا عبداللہ بن عمر نے سو مین نے اوسکو اونچا کیا پہر حضرت نے فرمایا
اونچا کر سو مین نے اور زیادہ تر اونچا کیا **ف** کہنے عبداللہ بن عمر سے پوچہا کہان تک اونچا
کرا یا تہا انہون نے کہا کہ آپ نے چند لیرون تک پا جامہ ٹخنون کے اوپر کرنا مباح ہی اور آدہے
پنڈلیون تک مستحب **ق** ابو موسیٰ یا عبد اللہ الا اعلّمک کنزًا من کنوز الجنۃ لاحول

۱۰۶ ق

ولا قوۃ الا باللہ قال بلیٰ روایۃ مفصل نے بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ اے عبداللہ کیا مین تجہکو نہ بتلا دون ایک خزانہ بہشت کی خزانون
وہ خزانہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہی یہ حضرت نے ابو موسیٰ سے فرمایا **ف**
ابو موسیٰ کا نام عبداللہ بن قیس ہی اور اُن سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے
ساتہہ سفر مین تہی اصحاب پکار پکار اللہ اکبر کہتی تہی حضرت نے فرمایا کہ آہستہ کہو
بہرے اور غائب کو نہین یاد کرتے ہو پکارتے اور چلانے کی حاجت ہو خدا قریب اور
سنتا ہی اور مین حضرت کے پیچہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑہتا جاتا تہا تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنی بہشت مین اسکا اتنا کثرت سے ثواب ہی جیسے کافر کی نزدیک
دنیا کا خزانہ عمدہ چیز ہی **ق** عبد اللہ بن عمرو یا عبد اللہ لا تکن مثل فلان کان

۱۰۷ ق

یقوم من اللیل فترک قیام اللیل قال لہ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبداللہ تو نہ ہو فلانے کی طرح کہ وہ رات کو اوٹہا کرتا
تہا پہر اوسنے چہوڑ دیا رات کا اوٹہنا یعنی تہجد کی نماز یہ حضرت نے عبداللہ بن عمرو سے فرمایا
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نفل عبادت خواہ نماز خواہ روزہ خواہ وظیفہ شروع
کری تو اوسکو ہمیشہ نباہے کبہی کرنا کبہی چہوڑنا مکروہ ہی اسواسطے کہ ایسی عبادت کا

۱۰۸ خ

دلمین خوب اثر نہین ہوتا **خ** علی بن حاتم یا عدی ہل رأیت الحیرۃ قلت
لم ارہا وقد انبئت عنہا قال فان طالت بک حیوۃ لترین الظعینۃ ترتحل من
الحیرۃ حتی تطوف بالکعبۃ لا تخاف احدا الا اللہ ولئن طالت بک حیوۃ

لتفتحن کنوز کسریٰ قلت کسریٰ بن ھرمز قال کسریٰ بن ھرمز ولئن طالت بک
حیوۃ لترین الرجل یخرج ملأ کفہ من ذھب او فضۃ یطلب من یقبلہ منہ
فلا یجد احدا یقبلہ منہ ولیلقین اللہ احدکم یوم یلقاہ ولیس بینہ وبینہ
ترجمان یترجم لہ فیقولن لہ الم ابعث الیک رسولا فیبلغک فیقول
بلی فیقول الم اعطک مالا وافضل علیک فیقول بلی فینظر
عن یمینہ فلا یری الا جھنم وینظر عن یسارہ فلا یری الا جھنم

بخاری میں عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے عدی تونے حیرہ دیکھا
مین نے کہا اسکو نہین دیکھا اور البتہ اسکی خبر مجھکو پہنچی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری
زندگی زیادہ ہوئی تو سفر تو دیکھیگا اکیلی عورت شتر سوار کو کہ حج کی آرزو سے پرچڑ
چلی گی یہان تک کہ کعبہ کا طواف کریگی نڈریگی کسی سے سوای خدا کی اور اگر تیری زندگی
زیادہ ہوئی تو کہولے جاوینگے بادشاہ ایران کی خزانی مین نے کہا ایرانکا بادشاہ ہرمز
کا بیٹا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی اور اگر تیری
زندگی زیادہ ہوئی تو سفر تو دیکھیگا کہ مرد اپنی مٹھی بہر کے سونا چاندی لیکر نکلیگا
کہ تا کوئی محتاج اسکو لیوی سو نپاویگا کسیکو جو اسکو قبول کرے اور البتہ تم مین
سے کوئی ایک شخص خدا سے ملیگا جس دن کہ اوس سے ملاقات ہوگی یعنی قیامت
کو اور نہو گا اوسکی اور خدا کی درمیان کوئی دو بہاشیا جو درمیان مین ایکدوسرے
کی بولی سمجہادے یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا سو خدا فرماویگا اوس سے کہ کیا مین نے
تیری پاس کوئی پیغمبر نہین بہیجا سو تجکو میرا حکم پہنچا تا سو وہ کہیگا کہ ہان تیرے
پیغمبر نے تیرا پیغام پہنچایا پہر خدا فرماویگا کہ کیا مین نے تجکو مال اور اولاد نہین دی
اور تجہپر فضل اور کرم نہین کیا سو وہ کہیگا کہ سچ ہی تو نے سب کچہہ دیا پہر نظر کریگا
داہنی طرف سو آگ دوزخ کی کچہہ نہ دیکہیگا اور اپنے بائین نظر کریگا تو ہوا دوزخ کی کچہہ

تو دیکہیگا حیرہ وہ ایک شہر تہا کوفہ پاس اوسکا نام حیرۃ النعمان مشہور ہی مکہ مین اور اسکے
مدینے کی راہ ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی عدی بن حاتم سی کہ مین حضرت کی پاس
تہا سو ایک مرد نی افلاس اور محتاجی کا گلہ کیا اور دوسری نی رہزنی کی شکایت کی تب
حضرت نی یہ حدیث فرمائی عدی کہتی ہین کہ مین نی اپنی آنکہون سے دیکہا کہ ایک عورت شتر
سوار حیرہ سے کعبہ کو جاتی تہی اور حیرہ پر انکا ملک مستخر ہوا عمر فاروق کی خلافت مین یہ موجود تہا
اور جو تم لوگونمین جیتا رہیگا وہ بہی آپہی دیکہیگا یعنی کوئی محتاج نہ رہیگا جو صدقہ قبول کرے بعض کہتی ہین
کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت مین یہ بات ہو چکی اور بعضی کہتی ہین کہ حضرت امام مہدی کی وقت مین
ہوگی یہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہی کہ حضرت نی آیندہ کی خبر دی اور ایسا ہی
واقع ہوا باقی مضمون اس حدیث کا آگی بار بار چکا ۱۰۰۹ **ص** سعد بن ابی وقاص عن علی انت منی بمنزلة
هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی متفق علیه مسلم مین سعد بن ابی وقاص سی روایت ہی کہ حضرت
نی فرمایا کہ ای علی مرتضی تیرا رتبہ میرے نزدیک جیسے ہارون کا رتبہ موسی کی نزدیک مگر اتنا فرق
ہی کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین **ف** آٹہوین سال ہجری جب حضرت جنگ تبوک کو چلی تو علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ کو مدینہ مین خلیفہ کیا منافقون نے کہا کہ پیغمبر پر حضرت مرتضی علی بہار ہو رہی اس سے
اونکو ساتہہ نہ لیا علی مرتضی کو اس بات سی رنج ہوا نہ رہ کر حضرت کو جا ملی اور یہ منافقون کا
طعن بیان کیا اور کہا یا حضرت کیا آپ مجکو عورتون اور لڑکون پر خلیفہ کرتی ہین تب حضرت نی
یہ حدیث فرمائی یعنی اسمین کچہہ عیب نہین جانتا دیکہو موسی علیہ السلام جب کوہ طور پر گئی تہی
تو اپنی بڑی بہائی ہارون پیغمبر کو اپنی گہر والون اور بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئی تہی تو جیسی
ہارون کی حرمت موسی کی نزدیک تہی ویسی تمہاری عزت میرے نزدیک ہی مگر اتنی بات
البتہ ہارون مین زیادہ تہی کہ وہ پیغمبر بہی تہی اور تم پیغمبر نہین اسواسطی کہ مین خاتم النبیین ہون
میرے بعد کسی کا پیغمبر ہونا ممکن نہین اس حدیث سی بڑی فضیلت حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ
کی ثابت ہوئی اور کمال تہور تفضیلی خلیوہ گر ہو اور شیعہ جو کہتی ہین کہ اس حدیث سے علی مرتضی

کی خلافت کی حقیقت ثابت ہوتی ہی یعنی حضرتؐ کی بعد سوائے علی مرتضیٰ کی کوئی خلافت
کے لائق نہیں ہو سو اسپر جو بات ہی اسواسطے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کی حیاتمین
مرگئی تہی حضرت موسیٰ کے خلیفہ حضرت یوشع ہوئی تہی اگر حضرت ہارون انکے بعد زندہ رہتی اور
حضرت موسیٰ کے بعد خلیفہ ہوتی تو البتہ پوری مثال ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث
مین ہر طرح کی خلافت مراد نہیں یعنی جنگ تبوک کی پہرنی تک خلافت ہی ہمیشہ نہیں جیسے
حضرت ہارون کی بہی خلافت اوسی دم تک تہی جب تک حضرت موسیٰ کوہ طور تشریف لیگئے
تہی ہان یہہ مقرر ہی کہ اس حدیث سے علی مرتضیٰ کو خلافت کی لیاقت بخوبی ثابت ہوتی
ہی لیکن آپکے سوا دوسری خلیفہ کی انکار نہیں ہی صدیق اور فاروق اعظم
کی فضائل احادیث مین بیشمار ہین اس کتاب مین بہی بہت سی ہین مگر مذکور ہوچکی ہین اور
ہونگی اپنی خواہش کی موافق ایک حدیث کو پکڑ لینا اور اسکی سوا اور حدیثون کو
خیال نکرنا یا جہالت ہی یا تعصب هـ عمر یا عمر الا تکفیک آیة الصیف التی فی ۱۱۰ مــ
آخر سورة النساء فانہ حین اکثر علیہ فی السؤال عن الکلالة مسلم
عمر فاروق سی روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای عمر کیا تجھکو کفایت نہین کرتی ایام گرما کی
جو سورۂ نساء کی آخر مین ہی یہہ حضرتؐ نے اسوقت فرمایا جب عمر فاروق نے حضرتؐ سے بہت پوچھا
کلالہ کی حکم سے ف کلالہ وہ مرد یا عورت ہی جسکا باپ اور بیٹا نہو سورۂ نساء کی
آخر آیت یہہ ہی یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالة آیة یعنی ای پیغمبر تجھسے
کلالہ کی وراثت کا حکم پوچھتی ہین تو کہہ اگر مرد مرجاوی اور اوسکی بیٹا نہو اور اوسکی
بہن ہو تو آدھا مال اوسکا لیوی اور اگر دو بہنین ہون یا زیادہ تو دو تہائی لیوین اور اگر بہائی
بہن ہون تو مرد کا حصہ عورت سی دونا ہی یہہ آیت گرمی کی موسم مین اوتری تہی اسواسطے اسکو گرمی
کی آیت فرمایا هـ ابو هريرة يا عمر اما شعرت ان عم الرجل صنو ابیہ مسلم ۱۱۱ مــ
ہریرہ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای عمر تو نہین جانتا کہ مرد کا چچا اوسکی باپ ایک

جبر کی دو شاخین ہین ف یعنی چچا اور باپ بتعظیم و توقیر مین برابر ہین کہ دونون
ایک دادا کی نسل ہین جیسی ایک جڑ کی دو شاخ عمر فاروق زکوة کی تحصیل کے عامل تہے
حضرت عباس کی زکوة نہ دینی کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث
فرمائی ع و عن ابی ہریرۃ یا فلان الا تحسن صلوتک الا ینظر المصلی اذا صلی کیف
یصلی فانما یصلی لنفسه انی لابصر من ورائی کما ابصر من بین یدی رواہ مسلم ۱۰۱۲
ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلانے تو کیون نہین اپنی نماز خوبی سی
پڑہتا کیون نہین دیکہتا نمازی جب پڑہتا ہی کس طرح پڑہتا ہی سو وہ تو اپنی بہلے
کیلئے پڑہتا ہی مقرر مین دیکہتا ہون اپنے پیچہی سی جیسا اپنی آگی سی دیکہتا ہون
ف ایک شخص حضرت کی پیچہے صف مین نماز پڑہتا تہا اور ادہر ادہر دیکہتا جاتا
تہا جب حضرت نماز پڑہ چکی تو اسکو یہہ حدیث فرمائی یعنی نماز باادب حضور دل
سی چاہیے اور ادہر ادہر دیکہنا اپنی مالک کی روبرو کمال بے ادبی ہی اور یہہ معجزہ ۱۰۱۳
حضرت کا تہا کہ جیسا سامنی سی دیکہتی تہی ویسا ہی پشت سی ع و عن عبد اللہ بن ابی ف
اوفی یا فلان انزل فاجدح لنا قال یا رسول اللہ ان علیک نہارا قال انزل
فاجدح لنا قال فنزل فجدح فاتاہ بہ فشرب ثم قال بیدہ اذا غابت الشمس
من ہہنا وجاء اللیل من ہہنا فقد افطر الصائم بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن ابی اوفی سی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلانے اوتر سو ہمارے
واسطے ستو گہول اوسنے کہا یا رسول اللہ ابہی آپ کی اوپر تو دن ہی یعنی
آپ روزہ دار ہین اور دن ابہی باقی ہی حضرت نے فرمایا کہ اوتر سو ہمارے واسطے
ستو گہول راوی نے کہا سو وہ شخص اوترا اور اوسنے ستو گہولی اور حضرت کے
پاس لایا تو حضرت نے پیا پہر ہاتہ سی مشرق کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ جب آفتاب
ڈوبی ادہر سے اور رات آوی ادہر سے یعنی سیاہی تو روزہ دار کا روزہ افطار ہوا

ہو لیگا وقت آیا ف راوی سی روایت ہی کہ ہم رمضان میں حضرت کی ساتھ تہی
کہی جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت
اول وقت بہت جلد روزہ کہولتے تہی کہ بعضی لوگوں کو شبہہ ہوتا تہا کہ شاید ابہی دن
باقی ہی اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کی طرف سیاہی چڑہی وہی وقت ہی
روزہ کہولیگا ه عبد اللہ بن سرجس یا فلان بای الصلوتین اعتددت أبصلوتك
وحدك ام بصلوتك معنا قاله لرجل دخل المسجد والنبي صلى الله عليه وسلم
في صلوة الفجر فصلى ركعتين في جانب المسجد ثم دخل معه مسلم
ف عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے فلانے دو نمازوں میں سے کس نماز کو
تو نے حساب کیا یعنی کون نماز کو معتبر جانا کیا اوس نماز کو جو تو نے اکیلی پڑہی یا اوس نماز کو
جو تو نے ہمارے ساتھ پڑہی یہہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد میں آیا اور حضرت نماز
فجر کی پڑہتے تہی سو اوسنے شاید دو سنت رکعتیں مسجد کی ایک کنارہ میں پڑہیں پہر حضرت
کی ساتھ نماز میں داخل ہوا ف یعنی جماعت کی ہوتی سنت پڑہنا نہ چاہئی اور یہی مذہب
اکثر اماموں کا اور امام اعظم کی نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑہنے سے بعد جماعت میں
شریک ہو جاویگا تو مسجد کی باہر سی دور سنت پڑہی اور اگر جانے کہ ایک
رکعت بہی نملیگی تو جماعت میں شریک ہو جاوے سنت نہ پڑہے ه عمر یا فلان بن
فلان و یا فلان بن فلان هل وجدتم ما وعدكم الله ورسوله حقا فاني
قد وجدت ما وعدني الله حقا فقال عمر يا رسول الله كيف تكلم اجسادا
لا ارواح فيها فقال ما انتم باسمع لما اقول منهم غير انهم لا يستطيعون
ان يردوا علي شيئا ف سالم بن عمر فاروق سی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے فلانے بیٹے
فلانے کی اے فلانے بیٹے فلانے کی بہلا جو تم سی اللہ اور اوسکی رسول نی وعدہ کیا تہا
اوسکو سچ پایا سو میں نے تو جو خدا نے مجہہ سی وعدہ کیا تہا سچ پایا تو عمر فاروق نے کہا

ای رسول اللہ کیونکر آپ کلام کرتے ہین مردون سے جنمین روح نہین ہو حضرت نے فرمایا تم
سیر لقول کو ان سے زیادہ نہین سنتے یعنی تم ان مردون سے میرے کلام کی سماعت مین برابر ہو مگر یہ
بات مقرر ہی کہ وہ مجھے کچھ جواب نہین دے سکینگے ف جب جنگ بدر مین ابوجہل اور عتبہ
وغیرہ کفار قریش مارے گئے تو حضرت نے اونکے مردون کو ایک کنوئین مین ڈالدیا پہر اوس پر کہڑے
ہوکر یہ حدیث فرمائی یعنی جو خدا اور رسول نے تمہارے قتل اور عذاب کا اور میرے فتح کا وعدہ کیا
تہا سو سچ ہوا بعضی کہتی ہین کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مردونکو سماعت ہی اور حدیث سے
روح کو فنا نہین اور قبرستان مین مردونکو سلام کرنا دلیل ہی اونکی سماعت کی اور حدیث مین
ثابت ہی کہ جب مردے کو دفن کرکی لوگ پہر آتے ہین تو مردہ لوگون کے جوتون کی چاپ سنتا
اور بعضی کہتی ہین کہ مردونکو سماعت نہین یہ حضرت کا معجزہ تہا جو اون کافرون نے سنا
جسطرح ٹہیکریون نے حضرت کی ہاتہ مین تسبیح کی تہی اس حدیث مین ہے اون کافرون کے
اور مردون کے سماعت کا ذکر نہین صحیح بخاری مین قتادہ سے یہ روایت ہی کہ خدا نے دوبارہ
اون کافرونکو زندہ کردیا تہا کہ حضرت کا کلام سنکے پشیمان ہون اور اسیطرح حضرت عائشہ
سے بہی روایت ہی واللہ اعلم ۞ (۱۱۹) قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا
لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ
أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ
قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ
قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ
أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا
سُحْتًا كَذَا وَقَعَ فِي كِتَابِ مُسْلِمٍ حَتَّى يَقُومَ وَالصَّوَابُ يَقُولُ اِلى هٰذَا آخِرُ مَا أَوْرَدَهُ
بِالْأَلْفَاظِ مسلم مین قبیصہ بن مخارق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای قبیصہ سوال کرنا
حلال نہین مگر ایک کو تین قسم کی آدمیون سے ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا بوجہ اپنے اوپر

ڈالا تو اسکو سوال کرنا حلال ہی یہان تک کہ ادا کرے اتنا مال یا جاوے پھر رکے اور دوسرا مرد
وہ جسپر ایسی آفت پڑی جسسے اسکا مال برباد ہوگیا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہی
یہان تک کہ اپنی زندگی کی گذران کے لائق حاصل کرے یا حضرت نے یون فرمایا کہ زندگی
کی سدرمق حاصل کرے اور تیسرا مرد وہ ہی جسکو فاقہ کی نوبت پہنچی یہانتک کہ کھڑی
ہوکر گواہی دیوین اوسکے قوم کی تین دانا آدمی کہ فلانی کو فاقہ ہی تو اوسکو سوال کرنا
حلال ہے یہان تک کہ زندگی کی گذران کی لائق حاصل کرے یا یون فرمایا کہ زندگی کی سد
رمق حاصل کرے اور ان تین کی سوائی سوال کرنا اے قبیصہ حرام ہی کہاتا ہی سوال کرنیوالا حرام
صحیح مسلم مین اسیطرح حتی بقوم کی روایت ہی اور ٹہیک یہ قول ہی جسطرح ابوداود نے لام کی
روایت کیا ہی ف غیر کا بوجہ اپنی اوپر ڈالنا اسطرح پر کہ جیسے دو آدمی مین مال کے
سبب جہگڑا ہو قرض کی بابت یا خون بہا کی بابت یا داد کے بابت اور تیسرا آدمی اون
دونون مین صلح کروادے اور اوسقدر مال کو اپنی ذمہ پر کر لیوے تو اوسکو سوال کرنا درست
عرب مین اسیطرح کی رسم وادب کا بہت رواج تہا اور آفت سے مال برباد ہونا جیسے آگ سی جلنا یا
غرق ہونا یا لٹ جانا اور پہر جو فاقہ کی گواہی دینا ہی ہوکر فرمائی سو باعتبار احتیاط اور استحکام
کی ہی کسی عالم کی نزدیک یہ شرط نہیں کہ بدون گواہی کی فاقہ والیکو سوال کرنا درست نہو
حدیث سی معلوم ہوا کہ سوال کی اصل حرام ہی لیکن ان تین ضرورتون مین درست ہی انکی
سوائی کسیطرح سوال درست نہیں مصابیح مین قبیصہ سی روایت ہی کہ مین پاس حاضر ہوا جنوت
سی ایک نے سوال کیا حضرت نے مجہسے فرمایا کہ تو ٹہیر جا کہ ہمکو اوسکا مال جب ویگا تو مین تجکو
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ جابر یا معاذ افتان انت ثلثا اقرء والشمس
وضحٰها وسبح اسم ربک الاعلیٰ والیل اذا یغشیٰ ما قال لاجل من قرا البقرة والنساء الآخرة
بخاری مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے معاذ کیا تو فتنہ انداز ہی پڑہا کر والشمس
وضحیها اور سبح اسم ربک الاعلیٰ اور واللیل اذا یغشیٰ اور سوا اسکے یہ حدیث معکوس فرمائی جگہ

۱۰۱۰ خ

اوہوں نے عشا کی وقت سورہ بقرہ پڑہی تہی **ف** صحیحین میں جابرؓ سے روایت ہی کہ معاذ کا
دستور تہا کہ عشا کی نماز حضرت کی ساتہہ پڑہتی پہر اپنی قوم میں جا کر امامت کرتی سو
ایکبار معاذ نی سورہ بقرہ عشا میں شروع کی تو ایک مرد جماعت چہوڑ کی علحدہ نماز پڑہ کی
اپنی گہر چلا گیا معاذ نے اوسکو منافق کہا وہ مرد حضرت پاس گیا اور اوسنی کہا کہ یا رسول اللہ
ہم کہیتی والی محنتی لوگ ہیں یعنی دن کی محنت سی ہم ماندی ہو جاتی ہیں رات کو ہمکو
اتنی طاقت نہیں رہتی کہ ہم بڑی بڑی سورتیں عشا میں پڑہیں اور معاذ نی رات کو سورہ بقرہ پڑہی
میں اپنی نماز علحدہ پڑہ کی چلا گیا سو معاذ نی مجہکو منافق کہا تب حضرت نی معاذ سی تین دفعہ
فرمایا یعنی تو لوگوں کو فتنہ میں کیا ڈالا چاہتا ہی بڑی قرات سی تنہا ہت جبرا او دیگا معلوم ہوا
کہ امام کو اپنی قوم کی رعایت واجب ہی ہر وقت اونکی مرضی طول قرات نہیں درست شافعیہ
کے مذہب میں درست ہی کہ امام نیت نفل کی کری اور مقتدی فرض کی چنانچہ اس حدیث سی
معلوم ہوا کہ معاذ حضرت کی ساتہہ فرض پڑہتی تہی اور اپنی قوم کو نفل کی نیت سی پڑہاتی تہی
اور حنفی مذہب میں نفل والی کی پیچہی فرض والی کی نماز نہیں درست تو وہ کہتی ہیں کہ شاید
معاذ حضرت کی ساتہہ نفل کی نیت سی پڑہتی ہوں گی اور اپنی قوم کی ساتہہ فرض کی

١٠١ ق

نیت سی **ق** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ
قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ
شَيْئًا يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ اِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ قُلْتُ
اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ بخاری اور مسلم معاذ بن جبل کی روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا اے معاذ بن جبل بہلا تو جانتا ہی کہ کیا خدا کا حق ہی بندوں پر معاذ نی کہا میں نے کہا
اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر جانتا ہی حضرت نی فرمایا اسو مقرر خدا کا حق
بندوں پر یہ ہی کہ اوسکی بندگی کریں اور نہ اوسکی ساتہہ کسیکو شریک کریں پہر فرمایا اے معاذ
بن جبل بہلا تو جانتا ہی کہ کیا حق ہی بندوں کا خدا پر جب کہ وہ اوسکو کریں یعنی عبادت

کرنی لاشریک جانکر مین سے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر جانتا ہی حضرت نی فرمایا [illegible]
حق خدا پر یہ ہی کہ اونکو عذاب نکری ف خدا کا حق بندوں پر واجب ہی اور بندونکا [illegible]
خدا پر کچھ حق نہیں لیکن اونکی فضل و کرم کی راہ سی البتہ ہر طرحکی امید ہی [illegible]

١٩ ق
المغیرۃ [illegible] یا مغیرۃ خذ الاداوۃ [illegible] اسلم مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا اے مغیرہ [illegible] وضو کے برتن کو ف مغیرہ سے روایت ہی کہ مین حضرت کی
سفر مین ساتھ تھا [illegible] حضرت نے [illegible] حضرت کے ساتھ [illegible]
[illegible] کی شامی [illegible] آستین [illegible] حضرت نے وضو [illegible]
مین [illegible] اس حدیث سے معلوم ہوا [illegible]

نوع آخر

٢٠ ق
ق جابر یا اهل الخندق ان جابرا قد صنع لکم سورا فحیهلا بکم [illegible]
اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ اے خندق کہودنے والو البتہ جابر نے تمہارے [illegible]
کہانا تیار کیا سو جلدی چلو ف اسکا پورا قصہ تیسری باب مین ہو چکا کہ تہوڑی سی [illegible]
اور تہوڑی سی [illegible] کی برکت سی ہزار آدمی نے کہایا [illegible] خندق کی [illegible]

٢١ م
م ابو سعید یا اهل المدینة لا تاکلوا لحوم الاضاحی فوق ثلاث [illegible]
ابو سعید شکوا الی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان لهم عیالا و [illegible]
وخدما فقال کلوا واطعموا واحبسوا او ادخروا مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ اے اہل مدینہ کی لوگو نہ کہاؤ قربانیون کے گوشت کو تین دن سی زیادہ کہا ابو سعید نے
پہر لوگون نے شکایت بیان کی حضرت سی کہ ہمارے جورو لڑکی ہین اور ہمارے پاس [illegible]
غلام و حشم ہین یعنی اگر تین دن سے زیادہ اجازت ہو تو ہمکو آسائش ہو [illegible]
نے فرمایا کہ کہاؤ اور کہلاؤ اور بند کرو [illegible] ف یعنی [illegible] گوشت [illegible]

۱۰۲۲ ق

دن سے زیادہ رکھنا درست ہی اول حکم منسوخ ہوا ق عبد اللہ بن زید بن عاصم یا معشر
الانصار الم اجدکم ضلالا فھداکم اللہ بی وکنتم متفرقین فالفکم اللہ
بی وعالۃ فاغناکم اللہ بی بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن زید بن عاصم سی روایت ہی کہ
حضرت نی فرمایا کہ ای گروہ انصار کیا نہیں پایا میں نی تمکو گمراہ نہیں پس ہدایت کی تمکو دین کی اللہ تعالی
میری سبب سی اور تم متفرق تھی سو جدائی تمہاری آپس میں الفت اور محبت کر دی میری سبب سی اور
تم محتاج تھی سو حداتی تمکو غنا کر دیا میری سبب سی ف جنگ حنین میں جب فتح ہوئی اور مال غنیمت لگا
تو حضرت نی مسلمانوں کو مال بانٹ دیا اور انصار کو نہیں یا تو جوان انصار نی کہا کہ حضرت ہمکو نہیں دیتے
اور ہمکو دیتی ہیں جنکی خون ہمارے تلواروں سی ٹپکتے ہیں یعنی نو مسلم جو ابھی ہماری ہاتھ سی مسلمان ہوئی ہیں جب حضرت نے
انکو ایک جگہ میں جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی پھر انصار راضی ہوئی اور رونے لگی انصار کی دو گروہ تھے
اوس اور خزرج قدیم سے ان میں باہم دشمنی بڑی عداوت تھی اور دشمنی چلی آتی تھی جب حضرت کی
۱۰۲۳ ق
پاس دونوں گروہ مسلمان ہوئی تو باہم نہایت دوست ہو گئی یہ احسان جتایا حضرت نی ق
ابو ہریرۃ یا معشر الانصار قلتم اما الرجل فادرکتہ رغبۃ فی قریتہ قالوا قد کان
ذالک قال کلا انی عبد اللہ ورسولہ ھاجرت الی اللہ والیکم المحیا محیاکم
والممات مماتکم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا ای گروہ انصار
تمنی کہا کہ اس مرد کو یعنی پیغمبر کو خواہش ہوئی اپنی شہر کی انصار نی کہا یہ بات تو مقرر
ہوئی ہی حضرت نی فرمایا یہ ہونا نہیں میں مقرر اللہ کا بندہ ہوں اور اسکا رسول
ہوں ہجرت کی میں نی خدا کیطرف اور تمہاری طرف اب میری زندگی تمہاری زندگی کی ساتھ ہی
اور موت میری تمہاری موت کی ساتھ ہی ف مصابیح میں ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ
جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نی فرمایا کہ جو ابو سفیان کی گھر گیا اسکو امان ہی اور جسنی ہتیار
ڈال دیئے اسکو امان ہی تب انصار نے کہا کہ حضرت کو اپنے برادروں کی الفت ہوئی
اور اپنی بستی کیطرف رغبت آئی حضرت کو وحی سی یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے

۲۴ ق

یہ حدیث فرمائی ق اِبن مسعودٍ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ
فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے جوانوں کی گروہ جو
رکہتا ہو تم میں سے نکاح اور خانہ داری کی سو نکاح کرے اسواسطے کہ نکاح نظر کا بڑا روکنے
والا ہی اور شرمگاہ کا بڑا بچانیوالا ہی یعنی نکاح کی سبب سے آدمی حرامکاری اور اجنبی عورتوں کے
گھورنے سے بچتا ہی اور جسکو خانہ داری کی طاقت نہو تو وہ اپنی اوپر روزہ رکہنا ضرور جانے اسواسطے
کہ اوسکی حق میں روزہ رکہنا خصی کرنا ہی ف یعنی جسطرح خصی کر دینے سے شہوت باقی
رہتی نہیں ویسی ہی روزہ رکہنے سے معلوم ہوا کہ جسکو جورو کی کہانے کپڑے دینے کا مقدور
ہو اوسکی حق میں نکاح کرنا مستحب ہے کہ حرامکاری اور نظربازی سے بچے اور اگر مقدور
نہو تو روزہ رکہنا شروع کرے کہ ناتوانی سے خواہ مخواہ شہوت دور ہو جاوے گی ق

۲۵ ق

عَائِشَةَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللّٰهِ
مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ
يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
اے مسلمانوں کے گروہ کون ایسا ہی جو میرا بدلہ دریافت کرے کی مرد البوہی اوس مرد سے
جسکے ایذا اور تکلیف میری اہلبیت کو یعنی میرے گھر والی بی بی کو پہنچی سو خدا کی قسم
نہیں جانتا میں نے اپنی بی بی کو مگر نیک اور البتہ لوگوں نے ذکر کیا ہی اوس مرد کو کہ
نہیں جانا ہی میں نے مگر نیک وہ تو میری بی بی پاس کبھی نجاتا تہا بدون میرے ساتہ ہونے کی
ف یہ حدیث ٹکڑا ہی بڑی لمبی حدیث کا جب عبد اللہ بن ابی منافقوں کی سردار
نے حضرت عائشہ کو عیب لگایا صفوان بن معطل سے بخاری نے تخریج کیا مختصر قصہ حضرت
عائشہ سے یوں روایت ہی کہ ہجری پانچویں سال حضرت جنگ بنی مصطلق کو تشریف
لیگئے میں حضرت کی ساتھ تہی جب حضرت فتح کر کی مدینہ کی قریب پہنچی تو رات

کوچ کی خبر ہوئی میں حاجت ضروری کے واسطے لشکر کے باہر گئی پھر فراغت کر کے اپنے مکان
پر آئی یہاں معلوم ہوا کہ گلے کا ہار گر پڑا میں اوسی مقام پر تلاش کرنے کو گئی
وہاں تلاش میں دیر لگی جو لوگ میرے کجاوے کسنے پر مقرر تھے وہ میرے کجاوے کو اوٹھا کر
اونٹ پر کس کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے عورتیں اوس وقت کم خوراک اور نہایت دبلی
ہوتی تھیں اوس سبب سے کجاوہ کسنے والوں کو میرے بیٹھنے یا نہ ہونے کی کچھ خبر نہ ہوئی جب مجھکو
ہار ملا تب میں اپنے مقام پر آئی دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا میں وہاں بیٹھ گئی اس خیال
کر کہ آخر جب یہ احوال معلوم ہوگا تو ضرور میرے لینے کو لوگ آوینگے صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے
رہا کرتا تھا کہ گری پڑی چیز کو ساتھ لاوے اوسنے مجھکو سوتے دیکھا تو پہچانا کہ پردہ کے حکم سے پہلے
اوسنے مجھکو دیکھا تھا اوسنے افسوس اور تعجب سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا یہ تو پیغمبر
کی بی بی ہیں میں جاگ پڑی اوسکی کوئی بات اور کچھ میں نے نہیں سنی اوسنے اپنا اونٹ بٹھلایا
میں اوسپر سوار ہوئی وہ اونٹ کی نکیل پکڑ کے روانہ ہوا ظہر کے وقت لشکر میں پہنچی تو تہمت
کرنے والوں نے مجھپر تہمت باندھی اور بانی مبانی اس تہمت کا عبد اللہ بن سلول تہا میں
مدینہ میں آکر بیمار ہوگئی اور ایک مہینا بیمار رہی اور مجھکو اس تہمت کرنے کی کچھ خبر نہ تھی
مگر اسبات سے مجھکو تردد تہا کہ جیسی میری بیماری میں حضرت مجھپر مہربانی کرتے تھے اس بار وہ
مہربانی نہ تھی گہر میں آکر صرف اتنا پوچھتے تھے کہ اس عورت کا کیا حال ہے اوس وقت تک گہروں میں
پاخانے نہ تھے میں شہر کے باہر مسطح کی ماں کے ساتھ جا ضرورت کو گئی اوسکا پیر چادر میں الجھا
گر پڑی اوسنے اپنے بیٹے کو یعنی مسطح کو بد دعا دی میں نے کہا تو اوسکو کیوں بد دعا دیتی ہی
وہ تو بدری صحابی ہی تب اوسنے مجھکو اس تہمت کی خبر کی کہ مسطح بھی تہمت کرنیوالوں کا شریک
ہی یہ سنتے ہی میری بیماری اس غم سے دونی ہوگئی میں حضرت سے اجازت لیکر اپنے ماں باپ کے گہر گئی
کہ اس خبر کو تحقیق کروں میں نے اپنی ماں سے کہا اے ماں یہ کیا بات ہی جسکا لوگوں میں چرچا
ہی میری ماں نے کہا اے بیٹی تو صبر کر جو عورت اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہی اوسکی سوکنیں

اکہ رنگ بہت لگا کی ہیں میں نے کہا سبحان اللہ مہریکی ہیں لوگ ایسی گفتگو کرتی ہیں
اوس رات تمام رات مجھکو نیند نہ آئی اور ایسی جاگتی رہی پہر حضرت نے علی بن ابی طالب
اور اسامہ بن زید کو بلایا اور جب کہ وحی بند تھی ان سے صلاح اور مشورہ پوچھا اونسے کہ اپنی عورت
میں سے الگ کا آیا اور وہی مرا بالکل سو وعا ہو گیا اسامہ نے میری پاک دامنی بیان کی
اور کہا یا رسول اللہ وہ آپکی بی بی ہیں مجھکو تو سوای بہلائی اور بہتری کی کچہہ اور حال نہیں
معلوم اور علی بن ابی طالب نے کہا کہ خدا نے حضرت پر کچہہ تنگی نہیں کی اونکے سوا اور بہت عورتیں
موجود ہیں لیکن یہہ بریرہ لونڈی ہے پوچہئے وہ آپکو سچ سچ بتلا دیگی حضرت نے اوسکو بلا کر
فرمایا کہ ای بریرہ تونے کبہی عائشہ سے ایسی بات دیکہی ہے جس سے تجکو اوسکی پاکی میں
شک پڑی بریرہ نے کہا ای رسول اللہ قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپکو سچا بہیجا ہے کہ
میں نے کبہی اونکی پاکدامنی میں کچہہ فرق نہیں دیکہا ہاں اتنی بات البتہ ہے کہ عائشہ کم عمر لڑکی
ہی گہر کی خمیر لگاتی ہی اور وہ سو جاتی ہی یعنی کم عمری کے سبب سے ہوش نہیں کرتی
پہر حضرت مسجد میں تشریف لیگئی اور منبر پر چڑہ کر فرمایا یعنی ای مسلمانوں کون شخص اوس
کی جس نے میری بی بی کے باب میں مجھے ایذا دی ہے کہ اوسنے حق میرے گہر کے لوگوں کو بہت تکلیف
اور مجھکو تحقیق کر کے کچہہ برائی معلوم نہیں ہوئی تو سعد بن معاذ قوم اوس کا
سردار تہا اوسنے کہا یا رسول اللہ میں آپکا بدلا لینے کو تیار ہوں اگر تہمت کرنیوالا
قوم اوس سے ہے تو میں اوسکی گردن ماروں اور اگر دوسری قوم کا یعنی خزرج
کا ہو تو جو حکم آپ فرمائیں ہم کریں تو سعد بن عبادہ جو خزرج کی سردار تہے اپنی قوم کی
حمیت سے کہا کہ ای سعد تو زیادہ گستاخی کرتا ہی ہماری قوم والی پر اسید بن حضیر
اسی قوم کی تو ہی حمایت کرتا ہے پہر اسید بن حضیر سعد بن معاذ کے چچا زاد بہائی ان کہا ای سعد
عبادہ تو زیادہ گستاخی کرتا ہی قسم خدا کی ہم اوسکو ماریں گے تو منافق ہے کہ منافقوں کی
حمایت کرتا ہی غرضکہ قریب تہا کہ کشت و خون ہو رسول اللہ نے سب کو چپکا کیا حضرت عائشہ

روایت ہی کہ مین بیٹہی سوتی تہی کہ حضرت گہر مین تشریف لائی اور میرے نزدیک بیٹہے اور فرمایا
کہ عائشہ تیری حق مین نی ایسی ایسی باتین سنی ہین اگر تو پاک ہی تو عنقریب خدا تیری پاک
دامنی بیان کریگا اور اگر تو نی گناہ کیا ہی تو توبہ کر اسواسطے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہی تو خدا
گناہ معاف کرتا ہی جب حضرت بات تمام کر چکی تو میری آنسو بالکل بند ہو گئی اور مین نی
حضرت سے کہا کہ مجہکو معلوم ہی کہ آپ کو اس بات کی خبر پہنچی ہی اور آپ کی دل مین جم گئی
سو اگر مین انکار کرون اور کہون کہ مین اس عیب سے پاک ہون تو حضرت یقین کا ہیکو کرینگے اور اگر
نا کردہ گناہ کا اقرار کر دون تو حضرت اسکو سچ جانینگے اب میری اور حضرت کی درمیان سوا
حضرت یعقوب کے اور کوئی مثل نہین بن سکتی فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا
تَصِفُونَ یعنی اب صبر بہتر ہی اور تمہاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہی حضرت سے یہ
خدا ہی تہی کہ وحی اُترنی کی نشانیان حضرت پر ظاہر ہوئین اور سورہ نور مین خدا نی میری
پاک دامنی اور تہمت کرنی والون کے مذمت بیان کی پہر تو حضرت نی خوش ہو کر فرمایا اے عائشہ
بشارت ہی تجکو کہ خدا نی تیری پاکی بیان کی میری ماں باپ نی کہا اے عائشہ اُٹھ اور حضرت
کی تعظیم اور تعریف کر مین نی اسوقت نہایت غصہ مین یہی کہا کہ مین نہ اُٹہونگی اور نہ
حضرت کی تعریف کرونگی مین اپنی خدا کی تعریف اور شکر کرونگی جسنی میری بیگناہی ظاہر
حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ یہہ تو مجکو یقین تہا کہ خدا میری بیگناہی آخر کو ظاہر کریگا
لیکن یہہ معلوم نہ تہا کہ میری حق مین قرآن اُتریگا جو دنیا سے قیامت تک پڑہا جاویگا **ف** اس
حدیث سی بہت فائدی ظاہر ہوئی اول یہہ کہ جو بی گناہون کو عیب لگاتا ہی وہ
آخر کو خود فضیحت ہوتا ہی اور پاکون کی پاکی زیادہ تر ثابت ہو جاتی ہی دوسری یہہ کہ جیسی
حضرت عائشہ کو صبر کیا اسقدر اُسنی حضرت کو رنج دیا اور اُنہین مستغفرون میں داخل ہوئی
یہہ علم غیب جیسا اللہ کی سیکہ نہین ہیسا اُسکا ترددِ دل دریں کہ حضرت کو یہا الیکن ... تک
حقیقت حال حضرت کو نہ معلوم ہوا **ق** اَبُو سَعِيْدٍ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ ارِيْتُكُنَّ

اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے عورتوں
کی گروہ خیرات کرو اسواسطے کہ دوزخ میں تمہیں مجھکو دکھلایا گیا بہت تر یعنی دوزخیوں میں تمھاری گنتی
مردوں سے زیادہ دیکھی میں ف حضرت عید کو جب عیدگاہ میں گئے تو عورتوں کی گروہ پر
گذرے پھر یہ حدیث فرمائی عورتوں نے پوچھا یا حضرت اسکا کیا سبب ہے کہا تم بہت لعن کرتی ہو اور
رنجوں میں حضرت نے فرمایا کہ بہت کفر کرتی ہیں اپنی خاوند کا حق نہیں مانتے یعنی ناشکری کرتی ہیں

١٠٢٧ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات کرنا دوزخ سے بچاتا ہے ق اَنْتُمْ قَرَابَةُ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ

ق اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے یہودیوں کے گروہ
مسلمان ہو جاؤ تو بچے رہو یعنی قتل اور جزیہ اور دوزخ سے ف یہ حضرت نے مدینہ کی یہودیوں

١٠٢٨ خ سے فرمایا جب انکی نکالنیکا ارادہ کیا خ عَائِشَةَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ وَيْلَكُمْ اِتَّقُوْا
اللهَ فَوَاللهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّكُمْ لَتَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ حَقًّا وَاَنِّيْ جِئْتُكُمْ
بِحَقٍّ فَاَسْلِمُوْا قَالَ اَوَّلُ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَعْدَ اِسْلَامِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ بخاری میں
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے یہودیوں کے گروہ تمہارے کمبختی ہے خدا سے
ڈرو سو قسم ہے اوس خدا کی جسکی سوا کوئی لائق پوجنے کی نہیں البتہ تم جانتے ہو کہ میں بیشک
خدا کا رسول ہوں اور میں بیشک تمہارے واسطے حق دین لایا ہوں سو مسلمان ہو جاؤ یہ حضرت نے
اول مدینہ میں آئے ہو تھے بعد مسلمان ہونے عبد اللہ بن سلام کی فرمایا تھا ف
توریت میں حضرت کی نشانیاں مذکور تہیں یہودیونکو خوب معلوم تھا
کہ نبی آخر الزمان فلانے وقت فلانے شہر فلانی قوم میں پیدا ہوگا اور مکہ سے
ہجرت کر کے مدینہ میں آویگا بلکہ اسی واسطے اپنا ملک شام چھوڑ کر اکثر یہود مدینہ
آ رہے تھے کہ ہم حضرت کے ساتھ ہونگے اور جب کافروں سے لڑتے تو یوں دعا مانگتے کہ الٰہی پیغمبر
آخر الزمان کی برکت سے ہمکو فتح دے اسواسطے حضرت نے اس حدیث میں فرمایا کہ تم
میرے پیغمبری خوب جانتے ہو پھر جب حضرت مدینہ میں تشریف لائے تو اون کمبختوں نے

حسد کے اور عداوت کے سیر ہو گئی جیسے حضرت عیسیٰ کو نہ مانا یہودیوں نے اور حضرت محمد
کو نہ مانا ان یہودیوں نے جو امین ہیں اور جان لیا تھا حق جیسے عبداللہ بن سلام کہ وہ علماء یہود میں سے تھے اور پیروی کی حق کی

نوع عاشر

دوسری قسم کے بیان میں

۱۲۹ م — المغيرة بن شعبة اي نبي وما ينصبك منه انه لا يضرك قلت يقولون الدجال قال له
اخرجه الشيخان ذكر الا لطيفة اي نبی سلم میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا ای مغیرہ تجھکو رنج میں ڈالتی ہی دجال کی بابت وہ تجھکو کچھ ضرر نہ پہنچا سکیگا
یہ حضرت نے مغیرہ سے فرمایا اس حدیث کو بخاری نے بھی روایت کی مگر زیادتی کی لفظ اس میں
نہیں **ف** مغیرہ سے روایت ہی کہ میں حضرت سے اکثر دجال کا حال پوچھا کرتا تھا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اوسکے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کے
نہریں ہونگی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سر دیک یہ سب آسان ہی

۱۳۰ ق — اسامة بن زيد ان
سعدا الم تسمع الى ما قال ابو حباب قال كذا قال له يسعد بن عبادة حين عاد
وابو حباب هو عبد الله بن ابي بخاري و مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا ای سعد کیا تو نے نہیں سنا جو ابو حباب نے کہا اوس نے ایسا
اور ویسا کہا یہ حضرت نے سعد بن عبادہ سے فرمایا جب وہ کی بیمار پرسی کو تشریف لیگئی تھی
اور ابو حباب کنیت ہی عبداللہ بن ابی منافق کی **ف** حضرت ایکبار سعد بن عبادہ کے
بیمار پرسی کو چلے راہ میں مسلمان اور مشرک ملی جلی ایک مجلس میں بیٹھے تھے
اوس وقت تک عبداللہ بن ابی ظاہری اسلام بھی نہ لایا تھا سواری کی ٹاپ سے گرد اوڑی
اوس نے ناک بند کی اور کہا کہ دھول مت اڑاؤ حضرت نے سلام کیا پھر وہاں کھڑے
ہو کر وعظ کیا اور قرآن پڑھا عبداللہ بن ابی نے کہا کلام تو اچھا کرتے ہو لیکن مجکو

تکلیف تہی دواتی اگر منبر پر وعظ نصیحت کیا کہ جو تمہارے پاس ہے دیدے اوسکو سمجھاو عبداللہ بن ابی
صحابی وہاں موجود تہی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اسکو معاف کیجئے جو چاہتا سوار شاید ہو
اگرچہ یہہ نہیں سنتا فوم تو قرآن پر قربان مین پہر تو مسلمان اور کافرون مین نہایت لڑائی ہونی
قریب تہا کہ تلوار چلی حضرت نے سبکو چپکا کیا پہر سعد بن عبادہ کی گہر جا کر یہہ حدیث فرمائی سعد نے
کہا یا رسول اللہ صدر حسد کی جہت سی معذور ہی اسواسطے کہ حضرت کے تشریف لانی
سی پہلی یہان کے لوگون نے چاہا کہ اوسکی سر پر سرداری اور بادشاہی کا تاج رکہین
جو آپ دین حق لائی اور اوسکی ریاست مین خلل پڑا اسواسطے بیوا ایسی باتین کرتا ہی
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ریاست کا غم آدمی کو دشمن ایسی اکثر باتین رکہتا ہی ۵

۱۳ م الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ قَالَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ مسلم
حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عباس پکار درخت
والونکو یہہ حضرت نے جنگ حنین کی دن فرمایا ف حضرت عباس سے روایت ہی کہ جنگ
حنین کی دن مین نے اور ابو سفیان بن حارث نے حضرت کا ساتھ ایکدم نہ چھوڑا جب
مقابلہ ہوا تو کافرون نے ہر طرف تیر اندازی کی مسلمان ان کی تیرون سے بہاگ گئے اور حضرت سفید
خچر پر سوار کافرون پر حملہ کرتی تہی مین لگام کہینچتا تہا تا کہ حضرت جلدی نہ کرین اور ابو
سفیان رکاب پکڑی تہی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی جن لوگون نے درخت
کے نیچے جنگ حدیبیہ مین جان نثاری کی بیعت کی انکو پکار حضرت عباس کہتی ہین کہ مین نے اونچی
حضرت کی آواز سنتے ہی سب اصحاب لبیک لبیک کہتی ایسی جہکی جیسے گائین اپنی
بچون کیطرف جہکتی ہین پہر خوب لڑائی ہوئی اور حضرت نے مٹہی بہر خاک کافرون پر ماری اونکو
شکست ہو گئی جنگ حنین آٹہوین سال ہجری بعد فتح مکہ کی ہوئی

۱۴ ق الْمُسَيَّبُ بْنُ حَزْنٍ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ قَالَهُ لِأَبِي طَالِبٍ عِنْدَ
وَفَاتِهِ بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزن سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای چچا کہو

لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا اس کلمہ کو خدا کی نزدیک اس کلمہ کہنے کی سبب سی تا تیری واسطی میں
جھگڑوں گا یعنی تیری اسلام کی گواہی دیکر تجھکو بخشوا دونگا پھر حضرت نی ابوطالب سی کہا اسکو
مرتی وقت **ف** ابوطالب کی وفات کی وقت ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ موجود تھی
جب حضرت نی یہ حدیث فرمائی تو ان کمبختوں نی کہا ای ابوطالب کیا تو عبدالمطلب کی دین
کو چھوڑتا ہی حضرت بار بار کلمہ کو فرماتی تھی اور وہ شیطان اسیطرح ورغلاتی
تھی آخر شر کو ابوطالب نی کہا کہ وہ شخص عبدالمطلب کی دین پر مرتا ہی اور کلمہ نہ کہا

١٠٢٣ **ق** ابو موسیٰ سی ۔ اَیُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّکُمْ
تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا وَهُوَ مَعَکُمْ زَادَہ وَفِیْهِ کَانُوْا یَجْهَرُوْنَ بِالتَّکْبِیْرِ بخاری اور
مسلم میں ابو موسیٰ سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا ای لوگو نرمی کرو اپنی جانوں پر
یعنی شور نکرو البتہ تم بہری اور غائب کو نہیں پکارتی ہو تم تو سنتی دیکھتی والی کو پکارتی
ہو اور وہ تو تمہاری ساتھ موجود ہی یہ حضرت نی سفر میں فرمایا اور لوگ پکار پکار کے
اللہ اکبر کہتی تھی **ف** اس حدیث سی کھلا یہ معلوم ہوتا ہی کہ ذکر میں زیادہ
شور کرنا درست نہیں سو ایسی کہ زیادہ شور کر نہیں اپنی اوپر اسکی پکار پریشان ہوجاتی ہیں اور ذرا دھیمی
کہی

١٠٢٤ **ق** ابوہریرہ ۔ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللهَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وَاِنَّ اللهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ
بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ یٰاَیُّهَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
عَلِیْمٌ وَقَالَ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ثُمَّ ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ
السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْهِ اِلَی السَّمَاءِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ
وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ مسلم میں ابوہریرہ سی
روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ ای لوگو البتہ خدا پاک ہی نہیں قبول کرتا ہی مگر حلال پاک
اور مال پاک کو مقرر خدا نی حکم کیا اسی واسطی مومنوں کو جسکا حکم کیا پیغمبروں کو فرمایا قران میں
ای پیغمبرو کھاؤ پاک مال اور حلال شی اور نیک عمل کرو میں البتہ تمہاری

عمل کا جاننے والا ہوں اور خدا نے قرآن میں فرمایا ہے (یا ایہا الرسل کلوا) حلال مال اور
پاک چیزوں کو جو ہمنے تمکو دیں پہر حضرت نے ذکر کیا اوس مرد کا جسنے بڑا سفر
کیا گھر سے مال خاک آلودہ پھیلاتا ہے اپنی دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اور کہتا ہے کہ
اے رب میرے اے رب میرے اور حال یہ ہے کہ کہانا اوسکا حرام ہے اور پینا اوسکا حرام ہے اور پرورش اوسکی
حرام سے ہوئی ہے پہر کہاں سے ایسے شخص کی دعا قبول ہو ف پاک مال وہ ہے جسمیں کسیکو دعوی
اور جھگڑا نہو اور پرہیزگاری درست ہو جو حلال مال اور جسکا مال پاک نہیں اسواسطی کہ مالک
کا دعوی اسمیں موجود ہے اور حرج کا مال اور رشوت کا اور سارے کا اگرچہ اوسمیں تکرار
دعوی نہیں لیکن اسطرح مال لینا شرع میں درست نہیں تو ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال میں
خرچ کرنا بے فائدہ بات ہے کہ خدا اوسکو قبول نہیں کرتا اسواسطے کہ وہ پاک ہے تو ناپاک
پاک کو کسطرح قبول کرے اور حلال طلب کرنیمیں پیغمبروں اور اصحاب اور لوگوں کو
خدا کا ایک ساحکم ہے اسمیں دین اور لوگونکا جو کہتے ہیں کہ ہم صاحب علم اور پیغمبر
لوگ برابر نہیں جو اونکی طرح طلب حلال میں جانفشانی اور محنت کریں پہر حضرت نے
فرمایا کہ ہر چند مسافر اور پریشان کی دعا قبول ہوتی ہے لیکن جب اوسکا کہانا پینا
اور گوشت پوست حرام مال کا ہو تو دعا قبول نہوگی کیونکہ صورت ہے جو اسکو صحیح کام
ہو اور جہاد کا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مسلمان کو چاہئے ساری عبادتوں
سے حلال روزی تلاش کرنا مقدم ہے بدون اسکی عبادت میں کچھہ مزہ نہیں اور دعا
قبول ہوسکی پہر اسکے آگے اور بہت جو لوگ نادان کہتے ہیں کہ حلال مال دنیا میں
نہیں ملتا ہے اور اسکی تلاش بیفائدہ ہے سو غلط بات ہے اسواسطے کہ محنت مزدوری
کرنا کہیں کرنا سوداگری شرع کی موافق کرنا نوکری کرنا اب جو سکے تو اسمیں کوئی خلاف
شرع کام مکرنا شرع کا مگر کوئی شخص خدا کی راہ میں سوال اس سے اسکو کچہ دیدیں ایسے
ورثہ ہے جو مال ان طرح حاصل ہوتا وہ حلال اور پاک ہے غرض کہ حسب ا ... [illegible]

کو قیامت میں بخشا کو مشبہ دکھانیکا یقین کیا اوسکی نزدیک حلال روزی طلب کرنا مقدم ہی
اور حرام نوو خدا فراموش سی گفتگو نہیں ف عن ابن عباس يا أيها الناس إنه لم يبق
من مبشرات النبوة إلا الرؤيا الصالحة يراها المسلم أو ترى له ألا وإني
نهيت أن أقرأ القرآن راكعا أو ساجدا فأما الركوع فعظموا فيه الرب وأما
السجود فاجتهدوا في الدعاء فقمن أن يستجاب لكم رواه مسلم عبد الله بن عباس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ مبشرات کی قسم سے نبوت سے کچھ
باقی نہیں رہا سوا اچھے خواب کے کہ اوسکو مسلمان دیکھے یا اوسکے واسطے کوئی
اور مسلمان دیکھے اور مجھکو منع ہوا کہ میں قرآن پڑھوں رکوع کرکے یا سجدہ کرکے
سو رکوع میں تو خدا کی بڑائی بیان کرو یعنی سبحان ربی الاعلی کہو اور سجدہ میں
دعا میں کوشش کرو کہ سزاوار اسکی ہے کہ تمہاری دعا قبول ہووے ف یہ حدیث
حضرت نے انتقال کی قریب جب حجرہ کا پردہ اوٹھا کر فرمائی یعنی غیب کی اطلاع جو
کی تمکو حاصل ہوتا تھا سو اوسکا دروازہ بند ہوچکا کیونکہ سبب انتقال ہوتا ہی سبب
بعد کوئی پیغمبر نہیں ہاں مگر از جنس نبوت عالم غیب سے علم حاصل ہونیکا ایک خواب کا
ایک طریقہ باقی رہیگا قیامت تک خواہ مسلمان آپ دیکھے یا اوسکے واسطے کوئی اور دیکھے
پھر رکوع اور سجود میں قرآن پڑھنا منع فرمایا اور سجدہ کو قبول ہونیکا مقام بتلایا اسواسطے
کہ سجدہ کرنا عاجزیکا کمال رتبہ ہی رحمت الہی جوش کا ہی ف عن ابی سعید
أيها الناس إنه ليس بي تحريم ما أحل الله لي ولكنها شجرة أكره ريحها
يعني الثوم فما اخترنا الا ثنا حين فتحت خيبر قال من أكل من هذه الشجرة
مسلم میں ابو سعید سی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ میری
جنس نہیں کہ حرام کروں جسکو خدا نے میرے واسطے حلال کیا لیکن لہسن کا ایسا
پیڑ ہی کہ مجھکو اوسکی بو بری معلوم ہوتی ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب

لوگوں نے کہا کہ لہسن حرام ہوا حرام ہوا جب کہ حضرت نے فرمایا تھا کہ جو لہسن کہا دے
وہ ہماری مسجدوں میں نہ آوے ف یعنی حرام حلال مقرر کرنا بدون خدا کی حکم کے آپ کا
کام نہیں ہے خدا کی نشان ہی اور لہسن کی حرمت شرعی نہیں کراہت طبعی ہی

۳۷ م أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ
وَلَا بِالِانْصِرَافِ فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ
رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالُوا وَمَا رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو میں
تمہارا امام ہوں مجھ سے آگے رکوع نہ کیا کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور نہ سلام پھیرا کرو کیونکہ
میں دیکھتا ہوں اپنے آگے سے اور پیچھے سے پھر حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اس کی
ذات پاک کی جسکے قابو میں محمد کی جان ہی کہ اگر تم دیکھتے جو میں نے دیکھا تو تم ہنستے تھوڑا
اور بہت سا روتے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آپ نے کیا دیکھا حضرت نے فرمایا کہ میں
نے بہشت اور دوزخ کو دیکھا ف معلوم ہوا کہ مقتدی کو اطاعت امام کی واجب ہی
رکوع اور سجود قیام اور قعود میں امام سے سبقت حرام ہی جب ولے امام رکوع سجود
کر لیوے تو مقتدی کریں پھر ہنسنے کی برائی بیان کی کہ اسکا سبب غفلت ہی اور
رونے کی تعریف کی کہ اسکا سبب بیداری اور علم ہی

۳۸ خ ابن عباس أَيُّهَا النَّاسُ
عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيضَاعِ فَالْتَزِمُوا عَرَفَةَ بخاری میں عبد اللہ بن
عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو اپنے اوپر آرام لیو قرار لازم جانو کیونکہ
دوڑانا اونٹ اور گھوڑا کا کچھ نیکی نہیں پھر حضرت نے عرفے کی طرف چلنا فرمایا ف
عبید اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت جب عرفات سے چلے تو پیچھے بہت غل شور
سنا کہ لوگ اونٹوں کو مارتے ہوئے دوڑاتے آتے ہیں تب یہ حدیث فرمائی

۳۹ م عَلِيٌّ أَيُّهَا
النَّاسُ أَقِيمُوا الْحُدُودَ ... مسلم میں حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنی لوگو حدود کو قایم کرو اپنی غلاموں پر ف یعنی اگر تمہارے
غلام گناہ کریں تو اونکو سزا دو جیسی اس دم یا زیادہ چوری کریں تو ہاتہ کاٹو اور حرام کریں
کوڑے مارو پاس ... اور امام شافعی کی ہر ایک مالک سزا دینی کا مختار ہی اور امام اعظم
کی ہر ایک عبارت کی ... احارت حاکم کی مالک کو سزا دینیکا استحقاق نہیں ع
ابو سعید یا ایہا الناس ان اللہ یعرض بالخمر ولعل اللہ سینزل فیہا امرا
فمن کان عندہ منہا شیء فلیبعہ ولینتفع بہ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا اے لوگو البتہ خدا ہی اشارہ کرتا ہی شراب میں اور شاید کہ آگی اوتاریگا
اوسمیں کچہ حکم یعنی کہولکر حرام کردیگا جسکی پاس اوس شراب میں کچہ ہو بیچ ڈالے
اوسکو بیچ ڈالے اور اوس سے فایدہ اوٹہالیوے ف حق تعالیٰ قرآن میں اسی مضمون
کی آیتیں ... کہ ... شراب میں لوگو کو فایدے بہی ہیں اور گناہ بہی بڑا
لوگ شراب پیتی تہی اور کیونکہ ترک کرتے تہی حضرت اوس سے ڈرے کہ تحقیق
شراب حرام ہوجاتی ہی سو یہ حدیث فرمائی ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت کی فرشتگی
نقد ہوئے سے دن گذری کہ قرآن شریف میں شراب کے حرام ہونے کا حکم اترا
حضرت نے فرمایا کہ اب جسکے پاس شراب ہو تہی ہو جیسے کہ اسکا دیوی
سو اوسی پاس حکم سنتی اصحاب نے شراب لے ڈالی اور شراب بہا دی کہ تمام مدینہ
میں کہنڈ ہو گئی ع سترہ بن معبد الجہنی یا ایہا الناس انی قد کنت اذنت
لکم فی الاستمتاع من النساء وان اللہ قد حرم ذلک الی یوم القیمۃ من کان عندہ
منہن شیء فلیخل سبیلہ ولا تاخذوا مما آتیتموہن شیئا مسلم میں سبرہ بن معبد سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ میں نے تمکو اجازت دی تہی عورتوں
سے متعہ کرنیکی اور مشک خدا نے اوس متعہ کو حرام کیا قیامت تک جسکی پاس
متعہ والی عورتوں میں سے کوئی عورت ہو تو اوسکو چہوڑ دے اور جو دیکر دیا ہو ...

میرا خرچ سوا اسکو کہ کچھ کام نہیں ہی **ف** اس حدیث سی صاف معلوم ہوا کہ شعر کا
حکم حالت بہ نسبت مطابقت کہ حرام ہوا جیسے شراب اول مباح تھی پھر حرام ہوئی باقی اسکو اول
باب میں مذکور کی **م** جابر یا ایّھا النّاس خُذُوا عنّی مناسککم فانّی لا ادری
لعلّی لا احجّ بعد عامی هذا مسلم نے جابر سی روایت کی ہی کہ حضرت نی فرمایا ای لوگو سیکھ لو مجھ
کی عبادت حج کی طریقی اسوا سطی کہ مجھکو معلوم نہیں ہی شاید کہ میں حج نکرونگا اس برس کے بعد
ف یہ حضرت نی حجۃ الوداع میں فرمایا پھر حضرت کو حج کا اتفاق نہیں ہوا اور اسی سبب سی اس
فرمایا اسیواسطی اسکو حجۃ الوداع کہتی ہیں اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت کا قول
اور فعل حجت ہی **م** ابو هریرۃ یا ایّھا النّاس قد فرض اللّٰه علیکم الحجّ فحجّوا مسلم نی
ابو ہریرہ سی روایت کی ہی کہ حضرت نی فرمایا ای لوگو البتہ خدا نی تمپر حج کرنا فرض کیا سو
حج کیا کرو **ف** یہ حدیث دلایل فرضیت حج سی ایک دلیل ہی **خ** ابو امامۃ
یا ابن آدم انّک ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکه شرّ لک ولا تلام علی کفاف
بخاری میں ابو امامہ سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ ای آدم کی بیٹے زیادہ از حاجت مال کو
تیرا خرچ کرنا بہتر ہی تیری واسطی اور اگر تو نی اسکو روک رکھا تو برا ہی تیری واسطی
تجھکو ملامت نہوگی بقدر اپنی اہل و عیال کی تربیت رکھنی پر **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا
کہ سوائی زکوۃ دینی کی زاید مال کو راہ خدا میں دینا مستحب ہی کہ آخرت کا ذخیرہ ہو اور
رکھنی میں برائی ہی کہ اسکا حساب دینا پڑیگا لیکن بقدر اپنی گھربار کی خرچ رکھنی میں
ہرگز برائی نہیں اور توکل کی بھی مخالف نہیں کہ حضرت اپنی ازواج کو سال بھر کا خرچ
دیتی تھی **م** جابر یا ایّھا النّاس ... لکم ... لکم
مسلم میں جابر سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا ای قوم ... اپنی گھروں میں سے
... قدم ... جاوین اپنی ... تاکہ ...
... تم تھی اون کی ... حضرت کی ...

روم نے چاہا کہ مسجد کے گرد آ بسیں تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور مراد یہہ تھی اے بنی سلمہ
مسجد دور رہنے میں تمکو آنے جانے کی تکلیف ہی لیکن یہہ کتنا بڑا ثواب ہی کہ ہر ایک قدم کی
گنتی شمار پر ایک نیکی تمہارے واسطے لکھی جاتی ہی اور ایک گناہ معاف ہوتا ہی معلوم
ہوا یہہ کہ جسکا گھر مسجد سے دور ہو وہ اوسکے آنے جانے کے تکلیف کو غنیمت جانے

نوع آٹھوں

دو سنتوں کے بیان میں

ف ام سلمة یا ابنة ابی امیة سالت عن الرکعتین بعد العصر فانه اتانی ناس من عبد القیس بالاسلام من قومهم فشغلونی عن الرکعتین بعد الظهر فهما هاتان بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا اے ابی امیہ کی بیٹی تو نے مجھ سے بعد عصر کے دو رکعتوں کا حال پوچھا سو
اونکا حال یہہ ہی کہ کچھ لوگ قوم عبد القیس سے اسلام کا پیغام لائے تھے اپنی قوم سے سو
اونہوں نے مجھکو مشغول کرلیا بعد ظہر کے دو رکعتوں سے سو یہہ دو وہ رکعتیں ہیں **ف**
معلوم ہو کہ کریب سے روایت ہی کہ مجھکو عبد اللہ بن عباس وغیرہ چند اصحاب نے حضرت عائشہ
پاس بھیجا کہ بعد عصر کے دو رکعتیں پڑھنا سنت ہی یا نہیں حضرت عائشہ نے مجھکو حضرت ام سلمہ
کے پاس بھیجا حضرت ام سلمہ نے کہا کہ میں نے حضرت کو بعد عصر کے سنت سے منع کرتے
سنا پہر حضرت کو ایک روز میں نے عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا تو میں نے ایک
لڑکی کو حضرت پاس بھیجا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وہ
رکعتیں ظہر کی قضا تہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ اگر ظہر کی سنت قضا ہوں تو
بعد عصر کے پڑھ لے اور امام اعظم کے نزدیک عصر کے بعد سنت قضا کرنا حضرت کو خاص
تھا اب درست نہیں اسواسطے کہ سنت کی قضا بدون فرض کے جایز نہیں ح انس

حارِثَۃَ اِنَّہَا جِنَانٌ فِی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ ابْنَکِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰی بخاری عن انس
روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا ای حارثہ کی ما حال تو یون ہی کہ جنت مین کئی بہشتین ہین اور
مقرر تیرا بیٹا پہنچا بہشت اونچی مین **ف** حارثہ بدر مین شہید ہوا تہا اوسکی ماں نے حضرت کے
پاس آکر کہا یا رسول اللہ اگر حارثہ جنت مین ہو تو مین اوسکے غم مین صبر کرون اور اگر دوزخ کے
سوائی کہین اور ہو تو محنت کرونگی اوسکو رونے مین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی یہ نہ سمجہ کہ بہشت فقط ایک ہی ہی بلکہ بہشت مین کئی بہشتین ہین ایک سی ایک
اعلی اور تیرا بیٹا فردوس برین مین ہی جو سب سے عمدہ اور بلند ہی

۱۰۴۹ **خ** اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِیْلَ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ یَا اُمَّ خَالِدٍ ہٰذَا سَنَا یَا اُمَّ
خَالِدٍ ہٰذَا سَنَا وَہِیَ حَبَشِیَّۃٌ فِی الْمَوْضِعَیْنِ بخاری عن ام خالد سعید بن عاص
یا خالد بن سعید کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام خالد یہ سنا یعنی کی
چادر اچہی ہی ای ام خالد یہ اچہی اور ایک روایت مین بجائی سنا کی سنہ دونون جگہ آیا ہی
اور دونون ان لفظون کے معنی اچہی ہی **ف** ام خالد ہی سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت کی پاس
کئی قسم کے کپڑے آئی اونمین ایک چادر سیاہ دھاری دار اور نکی چہوٹی سی تہی حضرت نے
فرمایا کہ مین یہ کسیکو دون اصحاب چپ تہی اور مین کم عمر لڑکی تہی حضرت نے مجہکو بلاکر
وہ چادر دی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چہوٹے لڑکے کو کپڑا پہنا
کر اوسکی تعریف کرنا تاکہ لڑکی خوش ہوں مستحب ہے

۱۰۵۰ **ق** عَائِشَۃَ یَا اُمَّ سَلَمَۃَ
لَا تُؤْذِیْنِیْ فِیْ عَائِشَۃَ فَاِنَّہٗ وَاللّٰہِ مَا نَزَلَ عَلَیَّ الْوَحْیُ وَاَنَا فِیْ لِحَافِ امْرَاَۃٍ
مِنْکُنَّ غَیْرِہَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ام
سلمہ تو مجہکو نہ رنج دی عائشہ کے مقدمہ مین اسواسطی کہ سوا عائشہ کے تم مین سے کسی کے
لحاف مین مجہپر وحی نہین اوترتی **ف** اس حدیث کا مفصل قصہ یہ ہی کہ اصحاب کا دستور
تہا کہ حضرت عائشہ کی باری کی دن حضرت کو تحفی بہیجتے تہے کہ حضرت خوش ہونگی

حضرت کی بی بیان نے حضرت ام سلمہ کی معرفت حضرت سے التماس کی کہ اصحاب سب اپنے ہدیے
اور تحفے بھیجا کرین عائشہ کی کیا خصوصیت ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عائشہ کی
فضیلت صرف میری محبت ہی سے نہین بلکہ اوسمین ایسا دینی کمال ہے کہ سوائے اوسکے
اور کسی بی بی کے پاس مجھکو وحی نہین آتی معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک وہ سب بیبیون سے
افضل ہے سو حضرت ام سلمہ نے کہا کہ مین آپ کی رنج رسانی سے توبہ کرتی ہون یا رسول اللہ

۱۰۵ م انس یَا اُمَّ سُلَیْمٍ اَمَا تَعْلَمِیْنَ اَنَّ شَرْطِیْ عَلٰی رَبِّیْ اِنِّیْ اشْتَرَطْتُ عَلٰی رَبِّیْ
فَقُلْتُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَرْضٰی کَمَا یَرْضَی الْبَشَرُ وَاَغْضَبُ کَمَا یَغْضَبُ الْبَشَرُ فَاَیُّمَا
اَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَیْہِ مِنْ اُمَّتِیْ بِدَعْوَۃٍ لَیْسَ لَہَا بِاَھْلٍ اَنْ یَجْعَلَہَا طَھُوْرًا وَّ
زَکٰوۃً وَّقُرْبَۃً تُقَرِّبُہٗ بِہَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مسلم بن انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
اے ام سلیم کیا تو نہین جانتی کہ میری شرط اپنے رب سے یہ ہے کہ مین البتہ شرط کر چکا اپنے رب سے کہا
اسطرح کہ مین تو آخر آدمی ہون راضی ہوتا ہون جیسے آدمی راضی ہوتا ہے اور غصہ کرتا ہون جیسے
آدمی غصہ کرتا ہے تو جس کسی پر اپنی امت سے مین بددعا کرون کہ وہ اسکے لائق نہو تو الٰہی سبب
اسی بددعا کو اسکی گناہون کی طہارت اور پاکی اور اپنی نزدیکی کا سبب کر دیجیو کہ قیامت کے
دن اوس بددعا کی بدلی اسکو تیری نزدیکی حاصل ہو ف انس سے روایت ہے کہ میری ما
ام سلیم کی پاس ایک یتیم لڑکی تھی اسکو حضرت نے ایکروز دیکھ کر فرمایا کہ ارے تو تو بڑی
ہو گئی اب تجھکو بڑھنا نصیب نہو جیو انس لڑکی نے روکر ام سلیم سے کہا کہ حضرت نے مجھکو
بددعا دی ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ آپنے کیا میرے یتیم لڑکی کو بددعا دی حضرت نے فرمایا
کیسی بددعا ام سلیم نے کہا کہ وہ لڑکی روتی ہے اور کہتی ہے کہ حضرت نے مجھکو یون بددعا دی کہ تو
عمر دراز نہو جیو تو حضرت تبسم فرمانے لگے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی تو مت گھبرا کہ بے قصور والی کو
میری بددعا نہین لگتی بلکہ اسکے بدلے خدا کی نزدیکی اسکے حقمین برکت اور بہتری
ہوتی ہے حضرت کی بددعا ایسی تھی جیسی کہ عادت ماں باپ اپنی لڑکی کو کہتے ہین جل بجی یا کمبخت

اسی لیے سبب مگر دکل کے اسکا برا فوین جاہتی ہر جب حضرت یہی حدیث سعد بن [illegible]
حضرت کو کیا شفقت تہی اپنی امت پر کہ بیس جلدی کرکے اپنی بد دعا کی شرتا ثیر ہونی کی
شرط کرلی کہ شاید اگر غصہ کیلیے حقیقت کبہی ہو دیا کا سبب تو اثر نکری بلکہ برعکس اسکی
بہتر ہو **شعر** اپنی امت پہ جو شفقت تہی سرور کو ایسی شفقت کسی ماں باپ میں دیکہی
کسی ابتدا امت کو ہی ادام کہ جب بیٹا ہو رسول راہ اسکی چلیں رحمت کی کرین بیچ کیسی

م انس یا ام سلیم ان اللہ قد کفی واحسن قالہ نو مصنف مسلم میں انس سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا ام سلیم کا فرون کے شر کو خدا کفایت کر گیا اور اسنے ہم پر احسان کیا
یعنی حضرت نے جنگ حنین کی دن فرمایا **ف** حضرت نے ام سلیم کو خنجر باندہے دیکہا
پوچہا کہ یہ کیوں تو نے باندہا ہی ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ میں نے اس ارادہ سے
باندہا کہ اگر کوئی کافر میرے قریب ہو تو اسکا پیٹ پہاڑ ڈالوں تو حضرت یہ سنکر ہنسے
پہر حضرت فرمائی یعنی خدا کی کرم سے فتح ہو چکی تیری خنجر کی اب کیہ حاجت نہین

ق انس یا ام سلیم ما ھذا الذی تصنعین قالت عرق اجعلہ فی طیبنا
اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام سلیم تو یہ کیا کرتی ہے یہ حضرت نے
اسوقت فرمایا جب ام سلیم کو اپنا پسینا جمع کرتے دیکہا **ف** انس سے روایت ہی
کہ حضرت اکثر دنکو میرے گہر میں اکر سوتے تہے ایک روز حضرت کی بدن سے پسینا بہت
نکلا میری ماں یعنی ام سلیم پسینا حضرت کا پونچہ پونچہ کر عطر کے شیشی میں ہر نے لگی حضرت جاگ
پڑے اور یہ حدیث فرمائی یعنی تو کیوں یہ عمل کرتی ہی ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ یہ عطر کی
شیشی ہی اسمیں آپکا پسینا ڈالتی ہوں کہ حضرت کا پسینا عطر سے بہی زیادہ خوشبو
ہے اور دوسری روایت میں ام سلیم نے یوں جواب دیا کہ اپنی لڑکوں کی برکت کی
واسطے حضرت کا پسینا جمع کرتی ہوں حضرت نے فرمایا تو نے خوب کیا **م** انس

یا ام ولد انظرنی ای السکک شئت حتی اقضی لک حاجتک قالہ لامراۃ

كَانَ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً مسلم میں انس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے فلانی کی ماں دیکھ اور جس گلی کو تیرا جی چاہے جا کر
بیٹھ میرا کام کر دوں پھر حضرت نے اسکا کام کر دیا ف اس عورت سی فرمایا جسکی عقل میں کچھ خلل تھا یعنی
دیوانی تھی سو اسنی کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو آپ سی کچھ کام ہی ف ایک عورت
دیوانی حضرت پاس آئی کہ حضرت میرا فلانا کام کر دیجیے حضرت کمال اخلاق سی اوسکے
بھی خاطر شکنی نکرتے اور اسکا کام کر دیتے

ق ۱۰۵۴ وَعَائِشَةَ يَا عَائِشَةُ هَلْ رَأَيْتِهِمَا شَيْئًا يُرِيبُكِ يَعْنِي عَائِشَةَ قَالَ حِينَ قَالَ فِيهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا بخاری
مسلم میں حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنی سر پر دو کیا تو نے عائشہ سے کچھ
ایسا دیکھا جس سے تجھکو شک پڑے پھر حضرت نے استغفار فرمایا جب حضرت عائشہ کے حق میں تہمت
لگانے والوں نے کہا جو کہا ف تہمت کا قصہ اسی باب میں مفصل ہو چکا

ق ۱۰۵۵ وَعَائِشَةَ يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ قَالَهُ لِفَاطِمَةَ حِينَ بَعَثَهَا أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ يَنْشُدْنَهُ الْعَدْلَ وَعَائِشَةَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے بیٹی کیا تو نہیں چاہتی ہے جو میں چاہتا ہوں یہ حضرت
نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب انکو حضرت کی بیبیوں نے حضرت کی پاس بھیجا
عائشہ کے حق میں برابری چاہتی تھی ف دوسرے باب میں اسکا قصہ مفصل ہو چکا

ق ۱۰۵۶ ق عَائِشَةَ يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللّٰهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ جَاءَنِي
رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ
رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلِي أَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا وَجَعُ
الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ
قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذِي ذَرْوَانَ
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا تو نے جانا

کہ خدا نے مجھکو حکم کیا جسمیں سب اس کے حکم چاہا یعنی میری دعا قبول کی اور جادو کا حال بتلایا
میرے پاس دو مرد آئے سو ایک تو میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پیروں کے پاس سو کہا
اسنے جو میرے سر پاس تھا اوسنے جو میرے پیر پاس تھا یا اوسنے کہا جو میرے پیر پاس تھا
اوسنے کہ جو میرے سر پاس تھا کیا درد ہے اس مرد کو یعنی حضرت کو اسنے جواب میں
کہا کہ اسپر جادو کا اثر ہے اوسنے کہا کسنے اسکو جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کہ لبید اعصم
بیٹے نے کیا ہے اوسنے کہا کس چیز میں کیا ہے دوسرے نے کہا کہ کنگھی میں اور بالون میں
جو کنگھی سے جھڑے اور نر کھجور کے گابھے کے غلاف میں اوسنے کہا کہ وہ کہان رکھا ہے دوسرے
نے کہا ذی اروان کے کنوئیں میں **ف** مظاہر حق میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک
حضرت پر جادو ہوا خیال بندیکا کہ ناکردہ کام کو حضرت جانتے کہ میں کر چکا اور بخاری میں
یون روایت ہے کہ حضرت نے بیبیون سے صحبت نکر سکتے تھے چنانچہ ایک روز حضرت میرے
پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پھر یہ حدیث فرمائی پھر حضرت چند اصحاب کے ساتھ اوس
کنوئیں پر تشریف لیگئے اوسکے نکالا اوسی ہوتے ہی حضرت کو صحت حاصل ہوئی تب مینے کہا یا حضرت
اوس جادوگر یہودی کو سزا دیجئے اور شہر سے نکلوا دیجئے حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو شفا
دی مین کسواسطے لوگون میں فتنہ انگیزی کرون اور شور وغل مچاؤن حضرت پر جادو اثر
کرنیکی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت کی معجزے دیکھکر حضرت کو جادوگر کہتے تھے اور
مشہور یون ہے کہ جادوگر پر جادو اثر نہیں کرتا تو جب حضرت پر جادو کا اثر ہوا
اونکے نزدیک بھی حضرت کو جادوگر کہنا درست نہوا **ق** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ
اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلَى بَعْضٍ يَعْنِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم میں حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایعائشہ وہ حال نہایت سخت ہوگا کہان فرصت
ہوگی جو ایک دوسرے کو دیکھے یعنی قیامت کے دن **ف** مظاہر میں حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت میں لوگ ننگے بدن ننگے پاؤن اٹھینگے

۵۹۵ ق

مین نے کہا یا رسول اللہ عورت اور مرد ایک دوسریکو دیکھینگے تب حضرت نے یہہ
حدیث فرمائی یعنی سب اپنی اپنی مصیبت مین گرفتار ہونگی جو اسکی کہان ٹھکانا
ہوتگیکہ کوئی کسیکو دیکھی ۱۰۵۷ ص عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَحَّاشَةً مسلم مین حضرت
عائشہ سی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے عائشہ تو زیادہ گوئی بد زبان نہو ف
اسکا قصہ ہو چکا کہ یہودیون نے حضرت کو زبان درازی سے بد دعا کی حضرت عائشہ
نے انکو اسیطرح جواب دیا اور بڑہ کی لعنت کی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے
۱۰۵۹ ق جتنا انہون نے کہا اوس سی زیادہ کیون کہا عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ
أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهَذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ
ذَلِكَ السُّمِّ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے
عائشہ مین ہمیشہ اوس کہانیکی تکلیف پاتا ہون جو مین نے خیبر مین کہایا تہا اسما
یہہ وقت تو اب وہ ہی کہ مجھکو معلوم ہوتا ہی اپنی جان کی رگ ٹوٹتا اوسی زہر سے ف
۱۰۶۰ خ حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین یہہ حدیث فرمائی یعنی اوسی کا
زہر سکا اثر سے اب میرا انتقال ہی عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا
يَعْرِفَانِ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ يَعْنِي رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِينَ بخاری مین حضرت
عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے عائشہ میری گمان مین نہین آتا کہ فلانا
اور فلانا جانتی ہون اوس دین کو جسپر ہم ہین یعنی دو مرد منافق ف
حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ مین دو شخصونکا ذکر کرتی تہی کہ اتنے مین حضرت تشریف
لائی پہر اون دونون کی حق مین یہہ حدیث فرمائی یعنی نفاق کی نشانیان اون سے ظاہر
۱۰۶۱ خ ہوتی ہین غالب ہے کہ وہ اسلام کی حقیقت سی آگاہ نہین حضرت نے گمان کیا یقین نہین اسواسطے
کہ دل کا حال خدا ہی خوب جانتا ہی عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ
فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ اے عائشہ تمہارے پاس کھیل نہ تھا اسواسطے کہ انصار یونکو کھیل خوش معلوم ہوتا ہی

ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ انہوں نے ایک عورت کی ایک انصاری مرد سے شادی

کردی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کھیل فرمایا دف بجانی کو اور شعر پڑھنے کو جو کہ فحش نہ

ہو اور کہا حسن دف بجانا اور گانا حلال ہی بشرطیکہ ... جو بجز نیپور اور راگ کا مضمون

۱۰۴۲ ص سریع نفس ص عائشة يا عائشة مالك حشيا رابية قالت قلت لا شيء

فقال لتخبريني او ليخبرني اللطيف الخبير قالت قلت يا رسول الله بابي انت

وامي فاخبرته قال فانت السواد الذي رأيت امامي قلت نعم فلهدني في صدري

لهدة اوجعتني ثم قال اظننت ان يحيف الله عليك ورسوله قالت مهما يكتم

الناس يعلمه الله قال نعم قال فان جبريل اتاني حين رأيت فناداني فاخفاه

منك فاجبته فاخفيته منك ولم يكن يدخل عليك وقد وضعت ثيابك

وظننت ان قد رقدت فكرهت ان اوقظك وخشيت ان تستوحشي فقال

ان ربك يأمرك ان تأتي اهل البقيع فتستغفر لهم مسلم میں حضرت عائشہ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا تیرا حال ہی جو دم پھولی

اور ہانپتی ہی حضرت عائشہ نے کہا کس چیز سی یعنی کوئی سبب نہیں ہے

ہانپنی کا تو حضرت نی فرمایا کہ اسکا سبب بتلادے یا تو پھر مجھکو ظاہر و باطن کا

دانا خبردار بتلا دیگا حضرت عائشہ نی کہا یا رسول اللہ میری ماں باپ آپ پر قربان

پھر میں نے حضرت کو سب حال بتلا دیا حضرت نی فرمایا تو ہی تھی سیاہ سا جسکو

میں نے اپنے آگی دیکھا میں نے کہا کہ ہاں سو حضرت نی میری سینی کی میری چھاتی میں ایسا

دھکا مارا کہ میری درد ہونی لگا پھر حضرت نی فرمایا کہ کیا تو نی یہ گمان کیا کہ خدا اور

رسول اسکا تجھپر ظلم کریگا یعنی تیری باری کی رات کسی اور بی بی پاس رہیگا اور حضرت

عائشہ نے کہا جس چیز کو لوگ سب چھپاتی ہیں خدا اسکو جانتا ہی حضرت نی فرمایا کہ ہاں

حضرت نے فرمایا کہ البتہ جبرئیل میرے پاس آیا تھا جب کہ تو نے دیکھا پر اس نے مجھکو پکارا
اور تجھ سے چھپایا سو میں نے اسکو جواب دیا اور تجھ سے میں نے چھپایا اور جبرئیل کبھی
تیرے پاس نہ آیا تھا اور تو اپنی کپڑے اتار چکی تھی اور میں نے گمان کیا کہ تو سو گئی ہے سو میں نے برا جانا کہ
تجھکو جگاؤں اور ڈرا میں کہ تو گھبرا جاوے گی سو جبرئیل نے کہا کہ تیرا
رب تجھکو یہ حکم کرتا ہے کہ تو بقیع کی قبرستان والے مردوں کے پاس جا پھر انکی واسطے مغفرت
مانگ **ق** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میری باری کی رات حضرت میرے پاس تھے سو آپ نے
ایسا گمان کیا کہ حضرت کی نگاہ میں میں سو گئی پھر حضرت اٹھے اور آہستہ اپنی چادر لی اور
آہستہ جوتا پہنا اور آہستہ دروازہ کھولا پھر مجھکو بھی ایسا آیا کہ جب حضرت نکلے اور میں اپنی
پاس آیا میں نے بھی اپنی کرتا پہنا اور اوڑھنی اوڑھی اور حضرت کے پیچھے چلی یہاں تک
کہ حضرت قبرستان میں گئے اور بہت دیر تک وہاں کھڑے رہے پھر حضرت نے ہاتھ اٹھائے پھر
دعا کر چکے بعد اسکے حضرت وہاں سے پھرے تو میں بھی پھری حضرت جلدی چلے میں بھی جلدی
جلدی آگئی آگے لیٹ رہی جب حضرت آئے سو یہ حدیث مختصر ہے تفصیل صحیح مسلم کے قریب
کا نام ہے حضرت کے مکان سے بہت متصل ہے کتنے قدم کا فرق ہے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ قبرستان میں جانا اور مردوں کے واسطے دعا کرنا سنت ہے **ق** عائشہ ۱۰۹۱ **ق**
یا عائشۃ ما یؤمنني أن یکون فیه عذاب قد عذب قوم بالریح وقد
رأى قوم العذاب فقالوا هذا عارض ممطرنا وإذا لما قالت له یا رسول الله
أرى الناس إذا رأوا الغیم فرحوا رجاء أن یکون فیه المطر وأراك إذا
رأیته عرفت في وجهك الكراهة بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا اے عائشہ کون چیز مجھکو نڈر کرتی ہے تمامہ اس سے کہ ہووے
بیچ بادل کے عذاب مقرر کہ ایک قوم یعنی عاد پر عذاب ہو چکا ہے آندھی سے اور اس قوم نے
عذاب دیکھا تھا سو کہا تھا کہ یہ بادل ہے برسنے والا ہمارے پانی کی کہ برسانے والا ہے

فرمایا حسن کہ حضرت عائشہ نے کہا تہا یا رسول اللہ میں دیکھتی ہون لوگون کو جستا ابر
دیکہتے ہین خوش ہوتے ہین اسواسطے کہ امید رکہتے ہین کہ اسمین مینہ ہوگا اور مین آپکو جو دیکہتی ہون تو جب
آپ بدلی دیکہتے ہین تو آپکی چہرہ مبارک پر کراہت اور گہبراہٹ معلوم ہوتی ہی **ف** حضرت
عائشہ سے روایت ہی کہ مین نے حضرت کو کبہی اسطرح ہنستے نہین دیکہا کہ حضرت کا حلق
نظر آجاوے مگر مسکرانا تہا اور جب ابر ہوتا یا ہوا چلتی تو گہبراتی اور علاوہ خیر کے
خوف بہی کہی کبہی اور نہ کبہی ہنستے یہی حالت حضرت کی رہتی جبتک بارش نہ برستی اور
اسکا سبب پوچہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی مجکو خوف ہوتا ہی کیا معلوم کہ
اسپر عذاب ہو جیسا قوم عاد کی قوم اسطرح ہوا ہی سے برباد ہوئی قول شہور کا کہ تند بکمال
اس حدیث سے خوب مطلب حل ہو ابر کی اسکا نام ہی کہ بندہ اپنی مالک سے
ذری ذری بات مین لرزتا رہی

۱۰۶۴ **م** عَائِشَةَ يَا عَائِشَةُ مَتَى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هٰهُنَا مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے عائشہ یہ کتا
اس مکان مین کب گہس آیا تہا **ف** اسکا قصہ یہہ ہی کہ حضرت جبرئیل حضرت
پاس آنی کا وعدہ کیا تہا سو حضرت کی گہر مین کتا گہس آیا تہا اس سبب سے انکی آنی مین دیر
ہوئی تہی جب حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہہ حدیث فرمائی

۱۰۶۵ **م** أَبُو هُرَيْرَةَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِينِي الثَّوْبَ وَفِي رِوَايَةٍ الْخُمْرَةَ فَقَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ مجکو کپڑا
اور دوسری روایت مین ہی کہ جا نماز اٹہا دی سو حضرت عائشہ نے کہا کہ مجہکو حیض
کے دن ہین تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تو تیری ہاتہ مین نہین **ف**
ایسے حالت حیض مین عورت کو چیز پہرنا درست ہی اسواسطے کہ اوسکے ہاتہ مین تو نجاست نہین لگی

۱۰۶۶ **ق** عَائِشَةَ يَا عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ تغیر بئر ذروان بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ خدا کی قسم اس کنوئیں کا پانی جیسے مہندی کا پانی ہو
اسکے پاس کے درخت جیسے شیطانوں کے سر یعنی ہیبت ناک ہیں **ف** حضرت پر جادو
کرنیکا قصہ گذرا اس کنوئیں کی وحشت اور ویرانی کا حال حضرت نے بیان کیا **ق**

١٠٤٧ **ق**

عائشۃ یا عائشۃ هذا جبرئیل یقرأ علیک السلام بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے عائشہ یہ جبرئیل ہیں تجھکو سلام کرتے ہیں **ف** پس فرمایا
حضرت عائشہ نے یوں روایت ہی کہ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ یعنی جبرئیل کو سلام اور اللہ کی
رحمت یا رسول اللہ آپ دیکھتے ہیں وہ میں نہیں دیکھتی اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت
عائشہ کی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ اوپر کسی کی طرف سے دوسرے کو سلام پہنچانا مستحب ہے اور سلام
کا جواب دینا واجب کرینگا و بہتا افضل ہی جب عائشہ نے رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی **ص عائشۃ**

١٠٤٨ **ص**

یا عائش هلمی المدیۃ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے عائش
چھری کو دے **ف** عائش مختصر ہی عائشہ کا اس میں روایت ہی کہ سینگ دار سیاہ
مینڈھا کو حضرت لاکر انکو واسطے قربانی کے ... اور پھر چھری مانگی پھر فرمایا کہ پتھر سے
تیز کر دے پھر حضرت نے چھری کو پکڑا اور مینڈھے کو پچھاڑ کے بسم اللہ کہکر ذبح کیا
پھر فرمایا کہ الہی قبول کر محمد سے اور محمد کے گھر والوں سے اور محمد کی امت سے **ص عائشۃ**

١٠٤٩ **ص**

یا فاطمۃ بنت محمد یا صفیۃ بنت عبد المطلب یا بنی عبد المطلب لا املک
لکم من اللہ شیئا سلونی من مالی ما شئتم مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے
حضرت نے فرمایا کہ اے فاطمہ محمد کی بیٹی اے صفیہ عبد المطلب کی بیٹی اے عبد المطلب کی اولاد
میں مالک نہیں ہوں تمہاری نفع اور ضرر کا خدا کی طرف سے کسی چیز کا میرے مال سے مانگ لو جو تمہارا جی چاہے
ف جب یہ آیت اتری کہ اے پیغمبر اپنی برادری والوں کو خدا کے عذاب سے ڈرا دے تب
حضرت نے اپنی بیٹی اور پھوپھی اور دادا کی اولاد کو یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا میں انکو مال دیکر
میں مدد کروں اور آخرت کا میں مالک و مختار نہیں ہوں وہاں ایمان اور نیک عمل کام آویگا

۱۰۰ ق

قرابت بر بہو لیں ق ابو ہریرۃ یا نساء المؤمنات لا تحقرن احدٰکن لجارتھا ولو کراع شاۃ محرقۃ ھکذا ذکرہ الاقلیشی والروایۃ یا نساء المسلمات لا تحقرن جارۃ لجارتھا ولو فرسن شاۃ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ایماندار عورتو تم میں سے کوئی عورت اپنی ہمسائی کے تحفے کو حقیر اور ذلیل نہ جانے اور اگرچہ تحفہ بکری کے پانو کی جلی ہو اسیطرح اقلیشی نے ذکر کیا ہی اور مشہور روایت یون ہی کہ اے مسلمان عورتو چاہئے کہ نہ سمجھے دوسری ہمسائی کے تحفے کو اگرچہ تحفہ بکری کا کھر یا اسکا گوشت ہو ف یعنی ہمسایہ اور دوستوں کو آپس میں محبت اور الفت چاہئے ... دنیا ہی سے محبت نہ یاد و ہمرین ہی تھوڑے تھوڑے کا دھیان نہ خیال کیجئے ... اسیواسطے فرمایا کہ اگر کچھ نہیں ہوتا تو کم چیز کر ہمدردی ہی بہتر ہی ...

الباب الدس

بیچ بیان باب میں ہیبت قسم کی حدیثیں ہیں اول قسم میں جنکے سر پر ... ہے

۱۰۴۱ خ

خ عائشۃ لیس احد یحاسب الا ھلک بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں کہ جسکا حساب ہو مگر وہ برباد ہو جاویگا ف ... دو طرحکا حساب ہوگا ایک تو یہ کہ صرف نامۂ اعمال دکھلائے جاوینگے اسمین کچھ ... ہے ایمان دار ہونگا اور دوسری طرح یہہ کہ ہر گناہ پر پکڑ ہو یہ نہیں جسکا ایسا ہوگا ... ہی کہ اسکا انجام دوزخ ہی

۱۰۴۲ ق

ق ابو ہریرۃ لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑے حقیقت میں پہلوان تو وہ ہی کہ غصے کے وقت اپنی جان پر قابو رکھے یعنی باوجود غصے کے ایسی جو کہ ...

ق وعن ابی ہریرۃ لیس الغنی عن کثرۃ العرض انما الغنی غنی النفس
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہے تونگری بہت اسباب
دنیا کی زیادتی سے لیکن تونگری حقیقت میں دل کی بے پروائی ہے ف یعنی غنی اور
تونگر اسکا نام نہیں جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو اسواسطے کہ بعض اسباب
والا زیادہ احتیاج رکھتا ہے ع اگرچہ محتاج تو ہے حقیقت میں غنی اور بے پروا
اور قناعت والا ہے اسکا دل غنی ہے اسواسطے کہ حق تعالی نے دنیا کی محبت اسکو کچھ نہیں دی ع
تونگری بدل است نہ بمال ق وعن ابی ہریرۃ لیس المسکین الذی ترده الاکلۃ والاکلتان
ولا اللقمۃ ولا اللقمتان انما المسکین الذی یتعفف اقرؤا ان شئتم لا
یسألون الناس الحافا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہیں ہے محتاج وہ شخص جسکو ایک چھوہارا اور دو چھوہارے اور ایک لقمہ اور دو لقمے کی طرح
در بدر پھرا دے حقیقت میں بیچارہ محتاج تو وہ ہی ہے جو حرام اور سوال سے رکا رہتا ہے اگر تم
چاہو تو اس مطلب کو قرآن سے پڑھ لو کہ لا یسئلون کے وہ لوگ ہیں کہ باوجود محتاجی کے
لوگوں سے نہیں سوال کرتے مثل کم کرنیوالوں کے بیچارہ چھوٹوں ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جو محتاج لوگ کہ سوال نہیں کرتے انکے دینے میں زیادہ تر ثواب ہے گدائی
کرنیوالوں سے اور انکا حق مقدم ہے انکے حق سے اسواسطے کہ انہوں نے گدائی کو اپنا پیشہ مقرر
کر لیا ہے اگر ایک مقام سے نہ پاوینگے تو دوسرے مقام سے کما لاوینگے اور وہ بیچارے
بے زبان ہیں خواہ دنیا کی عزت سے خواہ توکل اور قناعت سے خ عن عبد اللہ بن
عمرو قال لیس الواصل بالمکافئ ولکن الواصل الذی اذا قطعت رحمہ
وصلہا بخاری میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنیوالا
وہ شخص نہیں جو اسکے عوض احسان کرے ولیکن برادری کا حق ادا کرنیوالا وہ ہے کہ جب
اسکا حق برادری کے لوگ توڑ دیں تو وہ اسکو جوڑے ف یعنی جو نیکی کرے بھائی بندوں سے جور اور ظلم کے

ستارہ میں انسے احسان کرے اسکے برادر نکا حق ادا کیا اور یہاں ساتھ احسان کرنا
احسان کرنا دین میں کچھ عمدہ بات نہیں کافر ہی اب اگر نہیں ق اسماء بنت عمیس
۱۰۷۶ ق لیس باحق بی منکم وله ولاصحابه هجرة واحدة ولکم انتم اهل السفینة هجرتان
یعنی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وکان قال لاسماء حین قدمت من الحبشة
سبقناکم بالهجرة فنحن احق برسول الله منکم بخاری ومسلم میں اسکی روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بہ استحقاق نہیں تم میں سے زیادہ مجھ سے اور اسکے ساتھ والوں کو ایک
ہجرت کا ثواب ہے اور تمکو ای جہاز والو دو ہجرت کا ثواب ہے یعنی عمر فاروق نے اسماء سے کہا تھا جب
حبش سے آئیں کہ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی سو ہم حضرت کے زیادہ حقدار ہیں تمہاری نسبت
ف ابتدا اسلام میں جعفر طیار نے معہ بہت سے اصحاب مکہ سے حبش کے ملک میں ہجرت کی پھر
حضرت اور باقی اصحاب مدینہ میں ہجرت کرکے آئے اور خیبر فتح ہوا تو جعفر طیار وغیرہ حبش سے
مدینہ میں ہجرت کرکے آئے تب عمر فاروق نے اسماء سے جو جعفر کے اسوقت نکاح میں تھیں اور حبش سے
آئیں تھیں کہا کہ ای اسماء ہم حضرت کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہم نے ہجرت میں سبقت کی اور
تم لوگ پیچھے آئی اسماء نے کہا کہ البتہ ہم دور ملک میں گئے تھے ہمکو ہر طرح کی تکلیف ہوئی اور
تم قریب ملک میں آئے جہاں کہانے پینے کی کچھ تکلیف نہیں پھر اسماء نے یہ گفتگو حضرت سے بیان کی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ حقیقی جدائی اور میں تکلیف زیادہ اور ثواب بھی درجہ
زیادہ مہاجرین حبش کو جہاز والا اسواسطے فرمایا کہ انکا حبش میں جانا اور آنا جہاز پر
ہوا تھا ق وعنها لیس الکذاب من اصلح بین الناس فقال خیرا او نمی خیرا ۱۰۷۷ ق
بخاری اور مسلم میں حضرت ام کلثوم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو
صلح کردیوے دو میں لوگوں کی نیک بات یا اچھی طرف سے جوڑ کر نیک بات لاوے ف
یعنی ہر چند جھوٹ حرام ہے لیکن بہ نیت صلاح کے درست ہے کہ دروغ مصلحت آمیز
از راستی فتنہ انگیز ح الصعب بن جثامة انا لم نرده علیک ولکنا حرم ۱۰۸۸ ح

بخاری میں صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے طرف سے تجھکو پھیر دیا
نہیں ولیکن ہم لوگ احرام باندھے ہیں ف یہ قصہ ہو چکا کہ حضرت احرام باندھے
ہوئے تھے راہ میں صعب نے گورخر کا شکار کیا تھا حضرت کو تحفہ دیا حضرت نے نہ لیا صعب کا
دل تھوڑا ہو گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر ہم احرام نہ باندھے ہوتے تو تیرا
تحفہ قبول کرتے ٥ ابو هريرة ليس السنة بان لا تمطروا ولكن السنة ان
تمطروا وتمطروا ولا تنبت الارض شيئا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
قحط وہی نہیں کہ تمہارے واسطے مینہ نہ برسایا جاوے ولیکن قحط وہ ہے کہ مینہ بارش ہوا اور پھر بارش
ہوا اور زمین کچھ نہ اگاوے ف یعنی سخت قحط وہ ہے کہ مینہ برسے اور زمین کچھ نہ اگاوے کیونکہ اس میں
سید قطع ہے اور نہ مینہ برسے تو صابر ہے ق ابو هريرة ليس على المسلم في عبده و
لا فرسه صدقة بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ مسلمان کے غلام اور
گھوڑے میں زکوۃ نہیں ف یعنی خدمتی غلام اور گھوڑے میں زکوۃ نہیں اور اگر غلام اور گھوڑے سوداگری
کے ہوں تو ان پر زکوۃ ہے ٥ جابر ليس فيما دون خمس اواق من الورق صد
قة وليس فيما دون خمس ذود من الابل صدقة وليس فيما دون خمسة
اوسق من التمر صدقة مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں پانچ اوقیہ سے کم
چاندی میں زکوۃ اور نہیں پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ اور نہیں پانچ وسق سے کم چھوارے میں زکوۃ ف
اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے دو سو درم ہوئے جو ہر ایک کے حساب سے ساڑھے باون تولے
ہوئے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے تخمینا پانچ من کے حدیث میں اتنے کا بیان کہ
اس سے کم میں زکوۃ نہیں امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک یہی ہے اور جب تک پانچ وسق نہ ہو
زکوۃ نہیں اور یہی حدیث ان کی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک اناج میں کچھ مقدار نہیں ہے
تھوڑے بہت سب میں زکوۃ ہے یعنی دسواں حصہ ق عائشة ليس كذلك ولكن المؤمن اذا بشر
برحمة الله ورضوانه وجنته احب لقاء الله واحب الله لقاءه وان الكافر اذا بشر

لِقَاءَ اللّٰهِ وَسَخِطَ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ
قَالَتْ كُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی حضرت نے فرمایا
یوں نہیں ولیکن ایماندار کو جب خدا کی رحمت اور رضامندی اور بہشت کی خوشخبری سنائی جاتی ہی
مرنے کے وقت تو وہ خدا سے ملنے کو دوست رکہتا ہی اور خدا اسکے ملنے کو دوست رکہتا ہی اور بیدین کو
جب مرنے کے وقت عذاب الٰہی اور اسکے غصہ کی خبر سنائی جاتی ہی تو وہ خدا سے ملنے کو مکروہ
برا جانتا ہی تو خدا بھی اسکے ملنے کو برا جانتا ہی اور حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضرت سے میں نے
پوچھا تہا کہ یا حضرت ہم سب موت کو برا جانتے ہیں ف یعنی زندگی میں موت کا برا جاننا
معتبر نہیں مرنے کے وقت کا اعتبار ہی کہ ایماندار رحمت الٰہی کی بشارت سے خوشی سے مرتا اور کافر
عذاب کے ڈر سے گہبراتا ہی اور موت کو برا جانتا ہی ع فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ لَيْسَ لَكِ

۹۳ نَفَقَةٌ قَالَ لَهَا لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ رَسُولُ اللّٰهِ مسلم میں فاطمہ بنت قیس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا خرچ اسپر واجب نہیں یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جب
اسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اسکو طلاق بائن دی تہی ف طلاق دو قسم ہی بائن اور رجعی
طلاق رجعی میں عدت کے اندر جورو کا خرچ خاوند پر واجب ہی سب علما کی نزدیک اور طلاق بائن
میں عدت میں اگر حاملہ نہو تو خاوند پر خرچ دینا امام شافعی کے نزدیک واجب نہیں بموجب اس حدیث کے
اور اگر حمل ہو تو واجب ہی اور امام اعظم کے نزدیک طلاق بائن میں خاوند پر خرچ واجب ہی
خواہ حمل ہو خواہ نہو اور یہ حدیث مخالف امام اعظم کے مذہب کی نہیں اسواسطے کہ فاطمہ کا خاوند
سفر میں تہا اسنے اپنی وکیل کی معرفت جو بہیجے تہے قدرے جو اسکو دئیے اور اسکی ناخوش ہوئی فاطمہ
کی تب حضرت نے فرمایا کہ وکیل پر تیرا خرچ واجب نہیں تو مکرر کرتی ہی اور یہ مطلب نہیں کہ خاوند پر

۹۴ ق واجب نہیں ق جَابِرٌ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ بخاری اور مسلم میں جابر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکہنا کچہ نیکی کا کام نہیں ف حضرت سفر میں تہے ایک شخص کو
دیکہا کہ اسپر سایہ کیا ہی اور لوگ گرد ہیں حضرت نے پوچہا کہ اسکو کیا ہوا لوگوں نے کہا کہ یہ شخص روزہ دار ہی

ہی ہے جیسا کہ مرثیہ گیر حدیث نوحہ یعنی جب کسی کو کلیف ہو تو سفر میں روزہ رکھنا خواہ مخواہ ضرور نہیں سب علما کا یہی مذہب ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں درست ہیں لیکن اگر طاقت ہو اور مرض کسی طرح نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے **قال** ليس منّا من حلق

١٠٩٥ ق

ولا خرق ولا سلق بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص ہم لوگوں میں نہیں جو غم اور مصیبت میں سر کے بال منڈاوے اور کپڑے پھاڑے اور منہ کو نوچے اور چلاوے

ف کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مر جاتا تو سب کے غم میں یہ کام کرتے جس طرح ہندو وغیرہ بال منڈاتے کی رسم ہے اسواسطے حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت میں محرم وغیرہ میں جو عوام کی عادت ہے کپڑے پھاڑنا اور چلا کر رونا حرام ہے اور سب لوگ حضرت کے طریق پر نہیں اسواسطے کہ مصیبت میں صبر لازم ہے اور اس رسم کی کام مخالف صبر کے ہیں **قال** ليس من بلد الا سيطؤه

١٠٩٥ ق

الدجال الا مكة والمدينة ليس نقب من انقابها الا عليه الملائكة صافين يحرسونها فينزل السبخة ثم ترجف المدينة باهلها ثلث رجفات فيخرج اليه كل كافر ومنافق بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا شہر نہیں جس کو دجال نہ روندیگا یعنی سب جگہ اس کا عمل دخل ہوگا سوائے مکے اور مدینہ کی کہ ہر دروازہ اور کوئی دروازہ ایسا نہ ہوگا جس پر فرشتے قطار باندھے کھڑے نہ ہوں سو دجال اتریگا مدینہ کی قریب یعنی دوسرے میدان میں پھر کانپیگا مدینہ اپنے لوگوں کے ساتھ تین بار تو نکل جاوینگے دجال کی طرف سب کافر اور منافق **قال** ليس من رجل ادعى لغير ابيه وهو يعلمه الا كفر

١٠٩٦ ق

ومن ادعى ما ليس له فليس منا وليتبوأ مقعده من النار ومن دعا رجلا بالكفر او قال عدو الله وليس كذلك الا حار عليه كذا قال مسلم وقال البخاري لا يرمي رجل رجلا بالفسوق ولا يرميه بالكفر الا ارتدت عليه ان لم يكن صاحبه كذلك بخاری اور مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مرد نہیں جو اپنا باپ چھوڑ کر غیر کو باپ بناوے جان بوجھ کر مگر وہ کافر ہو گیا اگر اس کو حلال جانا یعنی نعمت سے

کفران نعمت کیا اور جو شخص دعوی ملکیت کی کرے جو اسکا نہیں تو وہ ہمارے گروہ میں نہیں ہے اور ...
ٹھکانا دوزخ کو ٹھہرا دے اور جو پکارے کسی مرد کو کافر کہکر یا اسکو خدا کا دشمن کہے اور حال کہ وہ ایسا
نہیں ہے تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگا مسلم نے اسطرح روایت کی اور بخاری نے یوں روایت کی کہ ...
لگاویگا ایک مرد دوسرے مرد کو گناہ کی یا کفر کا مگر کہ وہ اسی پر پلٹ پڑیگا اگر وہ شخص ایسا ...
نہوگا **ف** معلوم ہوا کہ یہ بات بہت بڑا گناہ ہے اور بچنا اس چیز کا ... کہنا اور ... لکا
کافر کہنا یا ... کو فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہے جس میں کفر کا خوف ہے اور اگر کوئی صریح کفر کا
دیکھ کر کسیکو کوئی کافر کہے تو درست ہی لیکن پھر بھی احتیاط ضروری ہے ...

١٠٨٩ **ق** ابن مسعود **لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ** وَفِي رِوَايَةٍ أَوْ دَعَا ... بخاری و مسلم نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی کہ
نبی نے فرمایا کہ ہمارے راہ پر نہیں ہے جو مصیبت میں منہ کو کوٹے اور گریبان کو پھاڑے اور کفر کے بول بولے اور
دوسری روایت میں یوں آیا کہ جو ان تین کاموں سے ایک کام بھی کرے وہ ہمارے طریق پر نہیں **ف**
کفر کے بول سے ... واویلا وا مصیبتا کہنا کہ ... کیا ظلم ... ہم ...
کی ... ذکر کرے ... چلا کر روے ... کہ مصیبت ... صبر ... کو انا للہ وانا الیہ راجعون ...
پھر کفر کی ... نکو ... اپنی مصیبت ... لیکن دل میں غم کرنا اور ...
آنسو نکلنا منع نہیں

١٠٩٠ **خ** ابوہریرہ **لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ** بخاری نے
ابوہریرہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ ہمارے طریق پر نہیں جو قرآن کو خوش آوازی سے
... اور شعر سخن سے بے پروا نہو جائے یا یہ مطلب ہے کہ قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے اور ... رعایت
رعایت نکرے وہ ہماری سنت پر نہیں **ف** عرب کی ... عادت تھی کہ مجلسوں میں ... شعر
خوانی کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ قرآن کی ... کسی کلام کی ... نہیں کیونکہ ایسی فصاحت اور بلاغت
بشر سے ممکن نہیں اور اگر قرآن کا مطلب سمجھے تو دنیا کی حرص نکل جاوے اور ... کی ... میں السیع ...
نصیحت ... تو آپ نے خوش ... کیا اشعار ... دل لگانا ... دنیا ... سے ... اور ...

حقیقت میں حضرت کی راہ سے ہے الفیت اور دوسرا مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ آدمی جوش سے قرآن
پڑھنا سنت ہے لیکن ٹھیک حروف کم زیادہ نہ کرو اور راگنی کو دخل نہ دے کہ اس میں قرآن کی عظمت
و جلال میں خلل پڑتا ہی **ق ابن مسعود لیس من نفس تقتل ظلما الا کان علی ابن آدم**
الاول کفل من دمها لانه سن القتل اولا ویروی لانه کان اول من سن القتل ۱۰۹۰ ق
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہیں جو ظلم سے
قتل ہو مگر آدم کے پہلے بیٹے یعنی قابیل پر اسکے خون کا حصہ پڑتا ہی یعنی وہی گناہ میں شریک ہوتا ہے
اسواسطے کہ اسنے خون کرنیکی راہ نکالی اور دوسری روایت یوں ہے کہ اسپر گناہ اسواسطے
ہوتا ہی کہ اسنے اول قتل کی راہ نکالی **ف** حضرت آدم کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل
کو ناحق مار ڈالا تھا خون ریزی کی رسم اول اسی سے نکلی تو جتنے عالم میں قیامت تک خون ہونگے
سب کا گناہ اسپر ضرور ہوگا اسیطرح جو شخص کہ بدرسم خلاف شرع نکالیگا اسکے کرنیوالوں کا بار
اسکی گردن پر بھی وبال پڑیگا **ق ابن مسعود لیس هو کما تظنون انما هو کما قال** ۱۰۹۱
لقمان لابنه یا بنی لا تشرک بالله ان الشرک لظلم عظیم قاله لما نزلت الذین ق
آمنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم شق ذلک علی اصحابه وقالوا اینا لم یظلم نفسه
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اسکا مطلب یوں نہیں جیسا تم نے
گمان کیا وہ مطلب تو یوں ہے جیسا لقمان نے اپنے بیٹے کو کہا کہ اے بیٹا اللہ کا شریک نہ ٹھہرا کہ شرک
بڑا ظلم ہے یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب یہ آیت اتری کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان
میں ظلم کو نملایا انکو قیامت میں امن امان ہے تو یہ بات حضرت کے اصحاب پر بہت بھاری پڑی اور
انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں میں کون ایسا ہی جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہیں کرتا **ف**
ظلم برا کام کا نام ہی کفر بھی برا کام ہی گناہ بھی برا کام ہی تو اصحاب ظلم کے معنے عام سمجھے
اسواسطے گھبرا گئے تھے کہ آدمی اگر کفر اور گناہ کبیرہ سے بچی تو پر کچھ صغیرہ گناہ سے نہیں بچ سکتا
حضرت نے فرمایا کہ اس آیت میں ظلم سے مراد شرک ہی گناہ مراد نہیں جو تم

کیونکہ اس سے یہہ معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث مین بعضی جگہہ لفظ تو عام ہوتے ہین اور معنی
خاص مراد ہوتے ہین لیکن اسکی دلیل اور قرینہ ہی کیساتھہ

فصل فی نعم اسم تعریف بئس

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جن مین لفظ نعم اور بئس کا آیا ہی

۱۰۹۲ م — جابر نعم الادام الخل مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھا سالن سرکہ ہی
ف صاحب مجمع کی روایت ہی کہ حضرت نے ایکبار گہر مین روٹی کے ساتھہ کہانیکو سالن
مانگا لوگون نے کہا اور کچہہ موجود نہین سرکہ البتہ ہی حضرت نے اسکو منگوایا پہر حضرت اسکو
کہاتے جاتے تھے اور یہہ فرماتے تھے کہ کیا اچھا سالن ہی سرکہ کی تعریف دو سبب سے
فرمائی اول یہہ کہ سرکہ کم خرچ چیز ہی اسکے واسطے زیادہ سامان درکار نہین
بنا لینا مدت کو کفایت کرتا ہی تو قناعت والیکے حق مین خوب چیز ہی دوسرے یہہ کہ بلغم کے سبب
اگر بیماریان ہوتی ہین اور سرکہ بلغم کو کاٹ کر دور کرتا ہی ق حفصۃ نعم الرجل عبد اللہ

۱۰۹۳ ق — لو کان یصلی من اللیل بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
عبد اللہ اچھا مرد ہی اگر رات کو تہجد کی نماز بہی پڑہتا ف عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی
مین خواب مین دیکہا کہ مجہکو دو فرشتے دوزخ پر لیکر گئے مین نے دوزخ دیکہکر کہا کہ خدا کی
پناہ ہی پہر تیسرے فرشتے نے مجہسے کہا تو مت ڈر پہر خواب مین نے اپنی بہن حفصہ سے
کہا حفصہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی روایت ہی کہ اس رات سے
عبد اللہ بن عمر رات کو بہت کم سوتے تہی معلوم ہوا کہ تہجد کی نماز کو دوزخ سی بچانی کی

۱۰۹۴ خ — تاثیر ہی خ ابو ھریرۃ نعم الصدقۃ اللقحۃ الصفی منحۃ والشاۃ الصفی
تغدو باناء و تروح باخر بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خوب اونٹنی

دو دو بار کیا اچها صدقہ ہی خیرات کو اور یکشیرے خوب دو دو بار کیا اچها صدقہ ہی خیرات کو کہ صبح کو ایک برتن بہرے دودہ دے اور شام کو دوسرا برتن بہرے دودہ دے **ف** اونٹنی اور بکری شیر دار کا دودہ خیرات کرنیکو اس سے پسند فرمایا کہ ہر روز دو بار فایدہ اسکا حاصل ہی تو ثواب بہی ہر روز اسکو حاصل ہے

۱۰۹۵ م — **ابو هریرة نِعِمَّا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يُتَوَفَّى يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهِ نِعِمَّا لَهُ** مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا بات ہی بہتر کیا غلام کی جو اچہی طرح سے بندگی کرے رب کی اور کیا اچہی بات ہی غلام کے حق میں کہ مرجاوے خدا کی بندگی اور اپنے میاں کی خدمت اچہی طرح کرتے ہوئے پہر کیا اچہی بات اسکے حق میں **ف** غلام میاں کی تابعداری کی تعریف اسواسطے فرمائی کہ اسنے دو مالک کو راضی کیا حقیقی مالک کو بہی اور مجازی مالک کو بہی

۱۰۹۶ م — **عدي بن حاتم بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَهُ لِرَجُلٍ خَطَبَ عِنْدَهُ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى** مسلم نے عدی بن حاتم سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو برا خطیب ہے تو ن کہہ کہ جو نافرمانی خدا اور اسکے رسول کی کریگا وہ گمراہ ہوا حضرت نے اس مرد سے کہا جسنے حضرت کی حضور خطبہ پڑہا سو یون خطبہ میں اسنے کہا تہا کہ جو خدا اور اسکے رسول کی تابعداری کریگا تو اسنے راہ پائی اور جسنے ان دونوں کی نافرمانی کی سو گمراہ ہوا **ف** اس خطیب کو برا اسواسطے فرمایا کہ اسنے خدا اور رسول کو ایک لفظ مین ملا دیا تہا پہر اسکو ادب سکہایا کہ علحدہ علحدہ کہا کر

۱۰۹۷ ق — **ابو هریرة بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى إِلَيْهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ** بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ برا کہانا ہے کہانا ولیمہ کا [illegible] بلائے جاوین اسمین مالدار اور چہوڑے جاوین محتاج اور جو دعوت نہ قبول کرے اسنے نافرمانی کی اللہ اور اسکے رسول کی **ف** اکثر لوگ [illegible] کہانے مین مالداروں کو بلاتے ہیں [illegible] اسکو برا فرمایا [illegible] محتاج [illegible] اور دعوت قبول کرنیکو [illegible] خدا اور رسول کے [illegible]

ایسے میں محبت اور الفت حاصل ہے اور جو وہ نہ آویگا اور رد ہو تو گناہ قبول کرنا ہے محبت نہ [illegible]
ہرگز ہو نگا جب یعنی حرمت نہ قبول کی اسکی محبت تو پس تو اسکی خدا اور رسول کی [illegible]

۱۰۹۸ ق

ہوری ق ابن مسعود بئسما لاحدھم ان یقول نسیت اٰیۃ کیت وکیت
بل ھو نُسِّیَ واستذکروا القراٰن فانہ اشد تفصیا من صدور الرجال من
النعم متفق علیہ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بری
بات ہی واسطے ایک مسلمان کے حق میں کہ بولے کہ میں فلانی فلانی آیت قرآن کی بھول گیا بلکہ
وہ شخص بھلا دیا گیا اور یاد کرتے رہا کرو قرآن کو اسواسطے کہ قرآن مردوں کے سینوں سے بہت نکل
جاتا ہی اونٹ سے بہی زیادہ جو اپنی رسی توڑ کر سینوں سے چھوٹ جاتا ہی ف اونٹ جہاں
رسی سے چھوٹا بھاگا اسیطرح جب حافظ قرآن نے چند روز غفلت کی اور دور نہ کیا پھر وہ
قرآن بھول جاتا ہی اسواسطے کہ قرآن میں متشابہ بہت ہیں اسکے غفلت میں تا جو [illegible]
ہرگز ہی اسلئے حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اسکا دور اور تکرار کیا جاوے تاکہ اسکی [illegible]
نعمت کہ بڑی نعمت اور سخت سے حاصل ہوتی ہی غفلت سے برباد نہ ہو قرآن کا بھلا دینا گناہ
کبیرہ ہی اسکی آسان بات نجانے اور یہ جو فرمایا کہ یوں نکہے کہ میں قرآن کو
بھول گیا سو اسلئے کہ قرآن بھولنا گناہ ہی تو اسطرح نکہے کہ سب بے پرواہی
نکلے ہے اور خلاف شرع بات پر جرأت ثابت ہوتی ہے

فصل

فضائل میں سورتوں کے جیسے سب سورتوں کے سردار اور خاص کر کے [illegible]

۱۰۹۹ ق

ق جابر بینا انا امشی اذ سمعت صوتا من السماء فرفعت راسی فاذا الملک
الذی جاءنی بحراء جالس علی کرسی بین السماء والارض فجئثت منہ رعبا فرجعت
فقلت زملونی زملونی فدثرونی فانزل اللہ یا ایھا المدثر ترجمہ یا انذر [illegible]

وربک فکبر وثیابک فطهر والرجز فاهجر ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ جب میں چلا جاتا تھا کہ ناگاہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی تو میں نے سر کو
اٹھایا تو ناگہاں وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا میں آیا تھا آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا
ہوا ہے سو میں اس سے ڈرا اور زمین کی طرف جھکا پھر میں گھر آیا یعنی گھر والوں کو میں نے کہا کہ مجھ کو کمل
اڑھاؤ سو لوگوں نے مجھ کو اڑھایا پھر خدا تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں کہ اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھ
اور لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بول یعنی اللہ اکبر کہہ اور اپنے کپڑوں کو اپنے
ہر عیب سے پاک رکھ اور پلیدی کو چھوڑ دے تب پے درپے وحی آنے لگی **ف** اول اقرا کی سورت
اتری اسکے بعد مدت تک وحی نہ آئی پھر یا ایہا المدثر کی سورت اتری تب حضرتؐ نے کافروں
سے مقابلہ اور گفتگو کرنا شروع کیا **خ** عن ابی هريرة قال بينا انا نائم اتيت بخزائن الارض
فوضع فی یدی سواران من ذهب فكبر علی واهمانی فاوحی الی ان
انفخهما فنفختهما فذهبا فاولتهما الكذابين اللذين انا بينهما صاحب
صنعاء وصاحب اليمامة ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس وقت
میں سوتا تھا کہ زمین کے خزانے میرے سامنے ہوئے تو سونے کے دو کنگن میرے دونوں ہاتھوں میں
رکھے گئے سو مجھ پر بہت بھاری ہوئے اور انہوں نے مجھ کو رنج اور تشویش میں ڈالا تو مجھ کو حکم آیا کہ
انکو پھونک دے سو میں نے انکو پھونک مارا سو وہ جاتے رہے تو ان دونوں کنگنوں کی تعبیر میں نے
ان دو جھوٹوں کی کی جنکے میں درمیان ہوں یعنی صنعا والا اور یمامہ والا **ف** صنعا یمن
کا ایک شہر ہے حضرتؐ کے وقت میں ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنی ابو الاسود عنسی پیغمبری کا دعویٰ
کرتا تھا اور حضرتؐ کی پیغمبری کا بھی منکر نہ تھا سو حضرتؐ کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا
اور یمامہ عرب میں ایک ملک ہے وہاں مسیلمہ کذاب حضرتؐ سے پیغمبری میں شراکت کا دعویٰ کرتا تھا سو
وہ ابوبکرؓ کے خلافت میں وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا حضرتؐ کو خواب میں جو کہ انبیاء کی خواب وحی ہے
ان دونوں کا ہونا ظاہر ہوا تھا سو خدا نے انکو بھی ہلاک کیا معلوم ہوا کہ مرد اگر خواب میں کنگن پہنے

دیکھا تھا اس کی تعبیر [illegible] اور [illegible] سے اسکا تعبیر [illegible] اگر خواب میں [illegible]
دیکھے تو دیکھنے والے کو [illegible] دلیل [illegible] اور [illegible]
تعبیر ہونے کی دلیل ہی [illegible] قال ابن عمر بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت

١٠١١ ق

حتی انی لاری الری یخرج من اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما
اولته قال العلم بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر کی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں
سوتا تھا [illegible] ایک پیالہ لایا گیا سو میں نے اسکو پیا یہاں تک کہ
دیکھتا تھا [illegible] میرے ناخنوں سے نکلنے لگی یعنی نہایت آسودہ ہو گیا پھر میں نے اپنا
بچا ہوا [illegible] لوگوں نے کہا کہ اس خواب کی آپ نے کیا تعبیر کی حضرت نے
فرمایا کہ [illegible] اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودھ
پیتے ہوئے [illegible] اسکی [illegible] کی زندگی [illegible]
[illegible] حالت [illegible] کی حدیث سے نہایت [illegible]
ثابت ہو [illegible] راز [illegible] اسی سبب سے ان کی خلافت میں تمام
اسلام [illegible] دین کا بہت چرچا ہوا قال ابو ہریرة بینا انا قائم

١٠١٢ ق

اذا زمرة حتی اذا عرفتهم خرج رجل من بینی وبینهم فقال هلم فقلت این
قال الی النار والله قلت ما شانهم قال انهم ارتدوا بعدک علی ادبا
رهم القهقری ثم اذا زمرة حتی اذا عرفتهم خرج رجل من بینی وبینهم
فقال هلم قلت این قال الی النار والله قلت ما شانهم قال انهم ارتدوا علی
ادبارهم فلا اراه یخلص منهم الا مثل همل النعم [illegible]
کہ حضرت نے فرمایا کہ اس حالت میں کہ میں سوتا تھا کہ ایک گروہ سامنے آیا [illegible]
میرے اور ان کے درمیان ایک مرد [illegible] کہا کہ [illegible]
[illegible] کی قسم دوزخ کی طرف [illegible] کیا حال ہے [illegible]

تب میرے صحابی لیے پشتوں کی طرف الٹے پھرتے یعنے اسلام چھوڑ کر مرتد ہو گئے تھے پیچھے ایک گروہ
گروہ ظاہر ہوا یہاں تک کہ میں نے انکو پہچانا میرے اور انکے درمیان سے ایک مرد نکلا اور اسنے کہا
کہ آؤ میں نے کہا کدھر اسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف میں نے کہا کیا حال ہے انکا اسنے کہا کون
نصیب ہوا اسنے کہا تحقیق یہ لوگ پلٹ گئے تیرے بعد اپنے پشتوں کی الٹے سو میں نہیں گمان
کرتا کہ انمیں سے کوئی بچے مگر جیسے بچ رہتے ہیں چھوٹے ہوئے اونٹ بے والی وارث کے کہ کم
رہتے ہیں **ف** یعنے ان لوگوں میں سے نجات والے لوگ بہت کمتر ہیں جیسے ریوڑ سے
مرتد ہونے کے بعد حضرت کی حضرت کے انتقال ہونیکے بعد عرب کے چند ہزار لوگ مسلم مرتد ہو گئے
تھے زکوٰۃ کے منکر تھے صدیق اکبر نے اپنی خلافت میں انکو قتل کیا انہیں لوگوں کا احوال
حضرت کو خواب میں دکھلایا بعضے جو مذہب ایسی حدیث کا مطلب عداوت کے سبب سے
یوں اٹھایا کرتے ہیں کہ مراد ان مرتدوں سے معاذ اللہ حضرت کے اصحاب میں سوکشم
خوش ہوتے کرتے ہیں انکی دہی ہٹ کہ ایسے ہو کہ طالب اسے پوچھا کہ وہ دور دو کے ہوتے
ہیں اسنے کہا کہ چاروں حضرت کے اصحاب کی بزرگی قرآن اور حدیث میں مجمل اور مفصل اور متفق
اور صاف ظاہر ہی بعد بھگمان یا اس کے حساب میں کوئی دیندار ماتحت کریگا اسو سمجھے کہ صحابہ قابل تھے
مرتدوں کے بیعت انکی طرف کہ جلیج مگر یہیں چند کی ماران سے بلاشبہ وہ دین دار مستحق
ہوتی ہیں **ق** اَبُو سَعِيدٍ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ
مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ
قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الدِّينُ بخاری اور مسلم میں
ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا دیکھا میں نے لوگوں کو
میرے سامنے کئے گئے تھے اور ان پر کرتے تھے بعضا کرتا تو چھاتی تک پہنچتا اور بعضا
اسکے نیچے اور عمر بن خطاب میرے سامنے کئے گئے اور ان پر کرتا تھا کہ وہ اسکو زمین پر کھینچتے
تھے اپنے بہت لمبا تھا اصحاب نے کہا سو آپ نے اسکے کیا تعبیر کی یا رسول اللہ حضرت نے

ق
۱۱۲

فرمایا کہ دین ف دین اور کرتے ہیں بیچ مناسبت علم کے سبب کہ تا ہیں جیسا کہ
سردی گرمی سے بچاتا ہے ویسے ہی دین بچاتا ہے روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے آفت اور گناہ سے
بچاتا ہے جیسے حرارت سے تا ثابت ہوا کہ عمر فاروق کا دین نہایت کامل تھا اور حد سے زیادہ

خ ح

ابو ہریرۃ بینا انا نائم رأیتنی علی قلیب علیہا دلو فنزعت منہا ما شاء اللہ
ثم اخذہا ابن ابی قحافۃ فنزع بہا ذنوبا او ذنوبین وفی نزعہ ضعف واللہ
یغفر لہ ثم استحالت غربا فاخذہا ابن الخطاب فلم ار عبقریا من الناس ینزع
نزع عمر حتی ضرب الناس بعطن بخاری مسلم ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
حالت میں کہ سوتا تھا میں دیکھا میں نے اپنے تئیں ایک کنوئیں پر کہ اسپر ڈول ایسا تھا پس میں نے
اس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا نے چاہا پھر اسکو ابوبکر نے لیا یعنی صدیق اکبر نے لیا سو
ایک یا دو ڈول نکالا اور اسکے کھینچنے میں سستی اور آہستگی تھی اور خدا اسکو معاف کریگا
پھر وہ ڈول بڑا ہو گیا پس اسکو عمر بن خطاب نے لیا سو میں نے نہ دیکھا کسی سردار کو لیا عجیب
زبردست اور کسی کو نہ دیکھا جو عمر کا سا کام کرتا ہو یہاں تک کہ کھینچنے پانی کثرت سے
نکالا لوگوں نے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے انکی نشست گاہ میں بٹھلایا ف عرب
میں دستور کی کثرت ہی اور معمول ہی کہ پانی پلانے کے وقت اونٹوں کو کنوئیں پر لاتے ہیں
پھر سب کو پانی پلا کر علیحدہ مکان پر بٹھلاتے ہیں سو ڈول کھینچنے سے مراد دین کی
سرداری ہی اس حدیث میں ترقی اسلام اور صدیق اور فاروق کی خلافت کا اشارہ
ہی یعنی حضرت کے بعد صدیق خلیفہ ہونگے اور ایک یا دو ڈول آہستگی سے نکالیں گے یعنی
خلافت کی مدت تھوڑی ہوگی انکے وقت میں اسلام عالم میں خوب نہیں پھیلے گا چنانچہ صدیق کل
دو برس خلیفہ رہے اس میں مرتدین اور مسیلمہ کذاب وغیرہ کو مارے کہ عرب کا اسلام مشغول
رہے ملک شام کا کچھ حصہ فتح کیا تھا کہ انکا انتقال ہوا پھر عمر فاروق خلیفہ ہوئے دس برس
خلیفہ رہے انکے وقت میں تمام ہی خوب اسلام کا اشاعت کیا ملک شام اور مصر اور ارا

اور عراق اور کسریٰ و روم فتح ہوا اچہا اور ہمارا بڑے بڑے شہر معمور کرنا فتح سے ہوا اور جہاد
قائم مسجد بنا رہو میں اچہا ہمارا ریتی یہ تورنٹے کہیں اور ہمیشہ ہمارے سے مسلمانوں میں تقسیم
ہوے لوگ آسودہ اور خوش ہو گئے جو حضرت کے بعد ہوتا تہا سو خدا نے حضرت کو خواب میں دکہا
دیا ق أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ
قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا

۱۱۵ ق

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اس حالت میں کہ میں سوتا تہا
میں نے اپنے تئیں بہشت کے اندر دیکہا تو دیکہا یکایک ایک عورت وضو کرتی ہے ایک محل کے طرف
کہڑی ہو کر میں نے کہا یہ کس کا محل ہے فرشتوں نے کہا کہ عمر کا محل ہے سو مجکو عمر کی غیرت یاد آئی
سو میں پلٹا پیٹھ پہیر کر یعنی میں نے دل میں کہا کہ اسکی عورت یاس ہے اس محل میں جانے سے غیرت اور جو
آتی ہی سو اسواسطے میں اس عورت پاس نہیں گیا ف بخاری میں پوری روایت یوں ہی کہ
عمر فاروق نے جب حضرت سے سنا تو رونے لگے اور عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ پر مجھکو
غیرت آتی یعنی ایسی بات مجھ سے ممکن نہیں اس حدیث میں عمر فاروق کو بہشت کی بشارت
ہی اور وہ عورت وضو کرتی تہی ح أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا
خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَاهُ
رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنَى
لِي عَنْ بَرَكَتِكَ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں
کہ حضرت ایوب ننگے نہاتے تہے تو ان پر سونے کی ٹڈی کا جہنڈ گرا تو حضرت ایوب لپ بہر
کے اپنے کپڑے میں بہرنے لگے سو ان کے صاحب نے کہا کہ اے ایوب کیا میں
نے تجھکو مالدار نہیں کیا اس سے جسکو تو دیکہتا ہے یعنی بے پرواہ نہیں کر چکا یعنی تو تیرے پاس
نہیں تو کیوں اسکو سمیٹتا ہی حضرت ایوب نے کہا کہ کیوں نا مجکو تیری عزت کی قسم
کہ مجکو مال کی تو کچھ پرواہ نہیں لیکن تیری برکت اور عنایت کی ہوئی چیز سے مجکو بے پروائی

۱۱۶ ح

ہی نہیں **ف** یعنے اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے نہیں بلکہ بری عادت سے کرنا تو
لازم ہو ملک کی عنایت ہوئی ہے کسی حالت میں بے پرواہ یعنی ہو سکتا ہے
صرف مال کی کمی بے پروائی پر بے حال نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے غسل کرنا
درست ہی اور مالدار کو اگر بے طمع اور بے تلاش مال ملے تو وہ عنایت خدا کی ہے قبول کر لینا
توکل کے مخالف نہیں وعن ابی ہریرۃ بینا رجل بفلاۃ من الارض فسمع صوتا فی سحابۃ
اسق حدیقۃ فلان فتنحی ذلک السحاب فافرغ ماءہ فی حرۃ فاذا شرجۃ
من تلک الشراج قد استوعبت ذلک الماء کلہ فتتبع الماء فاذا رجل قائم فی حدیقتہ
یحول الماء بمسحاتہ فقال لہ یا عبد اللہ ما اسمک قال فلان للاسم الذی
سمع فی السحابۃ فقال لہ یا عبد اللہ لم تسئلنی عن اسمی فقال انی سمعت
صوتا فی السحاب الذی ھذا ماءہ یقول اسق حدیقۃ فلان لاسمک
فما تصنع فیہا قال اما اذ قلت ھذا فانی انظر الی ما یخرج منہا فا
تصدق بثلثہ واکل انا وعیالی ثلثا وارد فیہا ثلثہ مسلم میں ابو
ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں ایک مرد تھا ایک بیابان میں پس
سنا اس نے ایک آواز بدلی میں کہ فلانے شخص کے باغ کو سینچ دے سو ٹل
گیا وہ بادل پس برسایا پانی ایک پتھریلی زمین میں اپنے اور ڈال دیا تو ایک نالی ان
نالیوں سے لیا سب پانی سو وہ شخص پیچھے پانی کے چلا گیا تو ناگہاں
دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہے پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادھر ادھر کرتا ہی تب آیا وہ مرد کہا اے بندے خدا
کے کیا نام ہے تیرا کہا فلانا وہی نام جو بدلی میں سنا تھا سو باغ والے نے اس سے کہا اے بندے خدا کے
کیوں پوچھتا ہے تو مجھ سے نام میرا کہا میں نے سنی ایک آواز بدلی میں جس کا یہ پانی ہے کہتی تھی کہ سینچ دے
باغ فلانے کا تیرا نام لے کر سو تو کیا کرتا ہے اس میں کہا جب کہ تو نے یہ کہا تو
دیکھتا ہوں جو کچھ اس میں پیدا ہوتا ہے سو اس کی ایک تہائی خیرات کرتا ہوں اور ایک تہائی

جیسے لوگ درمیان کہا وےگا اور ایک شاہی پیسہ پانی کے رستے میں پلٹ کر خرچ کرو گا ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سات سو تک ثواب ہے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا ثواب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے
بموجب حکم الٰہی کے ہر جان و مال کے ساتھ ہوتا ہے کہ فلانی السنۃ فلانی جگہ فلانے کی
اور باقی باتیں ہی برابر اسی طرح سے دنیا کے کام حسب حکم فرشتے کرتے ہیں تو مسلمان کو لازم ہے کہ جو نعمت
اسکو ملے خواہ جان کی یا خواہ مال کی تو اپنے رب کی شکرگزاری کرے اور اسکو اتفاقی نہ جانے اپنے حق میں داد
الٰہی سمجھے ق مالك بن صعصعة بينما انا في الحطيم وربما قال في الحجر مضطجعا
اذ اتاني آت فقد قال وسمعته يقول فشق ما بين هذه الى هذه فاستخرج قلبي ثم اتيت
بطست من ذهب مملوءة ايمانا فغسل قلبي ثم حشي ثم اعيد ثم اتيت بدابة
دون البغل وفوق الحمار ابيض يضع خطوه عند اقصى طرفه فحملت عليه فانطلق بي جبريل حتى
اتى السماء الدنيا فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل
اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا فيها آدم فقال هذا ابوك
آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد
حتى اتى السماء الثانية فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد
قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيى
وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا يحيى وعيسى فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح
والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك
قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا
يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح
والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل
قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء
ففتح فلما خلصت فاذا ادريس قال هذا ادريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال

مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء الخامسة فاستفتح
قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل
مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فإذا هارون قال هذا هارون فسلم عليه
فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء
السادسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل
إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فإذا موسى قال هذا موسى
فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح فلما تجاوزت
بكى قيل له ما يبكيك قال أبكي لأن غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من أمته
أكثر ممن يدخلها من أمتي ثم صعد بي إلى السماء السابعة فاستفتح جبرئيل قيل
من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد بعث إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء
جاء فلما خلصت فإذا إبراهيم قال هذا أبوك إبراهيم فسلم عليه قال فسلمت عليه
فرد السلام علي ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت لي سدرة
المنتهى فإذا نبقها مثل قلال هجر وإذا ورقها مثل آذان الفيلة قال هذه سدرة
المنتهى وإذا أربعة أنهار نهران باطنان ونهران ظاهران فقلت ما هذان يا جبرئيل قال
أما الباطنان فنهران في الجنة وأما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع لي البيت
المعمور ثم أتيت بإناء من خمر وإناء من لبن وإناء من عسل فأخذت اللبن
فقال هي الفطرة التي أنت عليها وأمتك ثم فرضت علي الصلوة خمسين صلوة
كل يوم فرجعت فمررت على موسى فقال بما أمرت قلت أمرت بخمسين صلوة
كل يوم قال إن أمتك لا تستطيع خمسين صلوة كل يوم وإني والله قد جربت
الناس قبلك وعالجت بني إسرائيل أشد المعالجة فارجع إلى ربك فاسأله التخفيف
لأمتك فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فوضع

عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال مثله فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی
فقال مثله فرجعت فامرت بعشر صلوات کل یوم فرجعت الی موسی فقال مثله
فرجعت فامرت بخمس صلوات کل یوم فرجعت الی موسی فقال بما امرت قلت
امرت بخمس صلوات کل یوم قال ان امتک لا تستطیع خمس صلوات کل
یوم وانی قد جربت الناس قبلک وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجة فارجع
الی ربک فاسأله التخفیف لامتک قال سألت ربی حتی استحییت
ولکن ارضی واسلم فلما جاوزت نادی مناد امضیت فریضتی وخففت
عن عبادی حدیث المعراج متفق علیه لکنی تبعت فیه سیاق البخاری

بخاری اور مسلم میں مالک بن صعصعہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت حالت میں
کہ میں حطیم میں اور کبھی حضرت نے یوں فرمایا کہ میں حجرہ میں لیٹا تھا کہ ناگاہ ایک آنے والا
آیا یعنی جبرئیل سو انہوں نے پھاڑا راوی نے کہا کہ میں نے حضرت سے سنا فرماتے تھے سو انہوں نے
چیرا درمیان میں یہاں سے یہاں تک یعنی سینے کے نیچے سے ناف تک پھر میرا دل نکالا پھر ایک سونے کا
طشت ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا سو میرا دل دھویا گیا بعد اس کے پھر بھرا گیا پھر حضرت کے لئے جانور لایا گیا
نیچے خچر سے اور گدھے سے اونچا سفید جہاں تک اس کی نظر پہنچتی وہاں اپنا قدم ڈالتا تھا سو اس پر میں سوار کیا گیا
جبرئیل لے کر چلے یہاں تک کہ پہلے آسمان پر پہنچا تو جبرئیل نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کھلے تو کہا گیا کہ کون ہے
انہوں نے کہا کہ میں جبرئیل ہوں کہا کون ہے تیرے ساتھ جبرئیل نے کہا محمد ہیں کہا کیا بلائے گئے
جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہے ان کا آنا اچھا آنا آیا تو دروازہ کھولا گیا سو میں جب داخل ہوا تو ناگاہ دیکھتا
کیا ہوں کہ وہاں حضرت آدم ہیں سو جبرئیل نے کہا کہ یہ تیرا باپ آدم ہے اسکو سلام کر تو میں نے
سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر کہا اچھا بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجھ کو چڑھا لے
چلے یہاں تک کہ دوسرے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے تو فرشتوں نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا میں
جبرئیل ہوں کہا تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہیں کہا کیا بلائے گئے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہے ان کا آنا

اچھی آئی آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو میں جب دوسرے آسمان پر پہنچا تو وہاں یحییٰ اور عیسیٰ کو دیکھا اور وہ دونوں خالہ زاد
بھائی ہیں جبرئیل نے کہا یہ یحییٰ و عیسیٰ ہیں سو ان کو سلام کر تو میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے سلام کا
جواب دیا پھر دونوں نے کہا کہ اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجھ کو تیسرے آسمان کے
طرف لے گئے سو چاہا کہ دروازہ کھلے تو فرشتوں نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا میں جبرئیل ہوں کہا اور تیرے
ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہیں کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوش آمدید اسکو کیا اچھی آمد آیا
پھر دروازہ کھولا گیا سو جب میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں یوسف تھے جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہیں سو ان کو سلام
کر تو میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے مجھ کو سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل
مجھ کو چڑھا یہاں تک کہ چوتھے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے تو کہا گیا کہ یہ کون ہے کہا
جبرئیل ہوں کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہیں کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوش آمدید
آیا سو کیا اچھی آمد آیا جب میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں ادریس تھے جبرئیل نے کہا یہ ادریس ہیں سو
سلام کر تو میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر کہا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل
چڑھا یہاں تک کہ پانچویں آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے تو کہا گیا کہ یہ کون ہے کہا میں جبرئیل
جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہیں کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوش آمدید
سو کیا اچھی آمد آیا سو جب میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں ہارون تھے جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہیں سو ان کو سلام
کر تو میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر کہا کہ اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجھ کو
لے چڑھا یہاں تک کہ چھٹے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے تو کہا گیا کہ یہ کون ہے کہا میں
جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہیں کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوش آمدید
آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں موسیٰ تھے جبرئیل نے کہا یہ موسیٰ ہیں سو
سلام کر تو میں نے ان کو سلام کیا سو انہوں نے جواب دیا پھر کہا کہ اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جب میں
وہاں سے آگے بڑھا تو موسیٰ رو دیے کہا گیا کہ تم کیوں روتے ہو تو موسیٰ نے کہا میں اس
لیے روتا ہوں کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت میں جاویں گے

لے کر چڑھا ساتویں آسمان تک سو جبرئیل نے چاہا کہ دروازہ کھلے سو کہا گیا کہ کون ہے کہا جبرئیل کہا کون ہے ساتھ
تیرے کہا محمد کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب آیا سو
اچھی آمد آیا سو جب میں وہاں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں ابراہیم تھے جبرئیل نے کہا یہ تیرا باپ ابراہیم ہے
اس کو سلام کر تو میں نے اس کو سلام کیا سو انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر کہا اچھا آیا نیک بیٹا اور نیک نبی
پھر مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ تک بلند کیا گیا سو جب میں بلند ہوا تو ناگاہ اس کے بیر جیسے ہجر کے مٹکے
اور اسکے پتے جیسے ہاتھی کے کان جبرئیل نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے اور ناگاہ وہاں چار نہریں تھیں دو نہریں
چھپی اور دو کھلی تو میں نے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہیں جبرئیل نے کہا چھپی ہوئی دو نہریں تو بہشت کی
نہریں ہیں اور کھلی نہریں تو نیل اور فرات ہیں پھر مجھکو بیت المعمور ظاہر ہوا اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے
داخل ہوتے ہیں پھر لایا گیا ایک برتن شراب کا اور ایک دودھ سے بھرا اور ایک شہد سے بھرا سامنے
کیا تو میں نے دودھ کو لیا سو جبرئیل نے کہا یہ دین اسلام کی صورت ہے جس پر تو اور
تیری امت ہے پھر مجھ پر ہر روز نماز فرض ہوئی ہر دن پچاس وقت کی پھر میں وہاں سے پلٹ آیا
سو موسیٰ کے پاس ہوکر نکلا تو موسیٰ نے کہا کیا حکم ہوا سو میں نے کہا مجھکو ہر روز پچاس نماز کا حکم ہوا
موسیٰ نے کہا تیری امت ہر روز پچاس وقت کی نماز نہ پڑھ سکے گی اور البتہ خدا کی قسم میں آزما چکا ہوں
لوگوں کو تجھ سے پہلے اور میں نے علاج کیا ہے بنی اسرائیل کا نہایت سخت سو پلٹ جا اپنے رب کے پاس
سو اس سے مانگ آسانی اپنی امت کے واسطے تو میں پلٹ گیا سو خدا نے مجھ سے دس وقت کی نماز اتار دی
سو میں موسیٰ کے پاس پھر آیا تو موسیٰ نے اسی طرح کہا پھر اول بار کی طرح چالیس نماز سے بھی کم کروانے کو کہا
ان کے کہنے سے پھر میں پلٹ گیا تو خدا نے اور دس نماز اتار دیں پھر میں موسیٰ کے پاس آیا تو موسیٰ نے
اسی طرح کہا پھر میں پلٹ گیا تو خدا نے اور دس نماز کو اتار دیا پھر میں موسیٰ کے پاس آیا تو موسیٰ نے
اسی طرح کہا پھر میں پلٹ گیا سو مجھکو ہر روز دس نماز کا حکم ہوا پھر میں موسیٰ کے پاس آیا پھر موسیٰ نے اسی طرح
کہا پھر میں پلٹ گیا تو مجھکو ہر روز پانچ نماز کا حکم ہوا سو میں موسیٰ کے پاس آیا تو موسیٰ نے کہا تجھکو
کیا حکم ہوا میں نے کہا مجھکو ہر روز پانچ نماز کا حکم ہوا تو موسیٰ نے کہا تیری امت ہر روز پانچ نمازیں نہیں پڑھ سکیں گی

ڈالتے ہیں انکو جیسے پہلے اترا انکا بیٹوں اور بنی اسرائیل کے علاج کرنا انکا ہیوں نہایت ہے سخت سو پھر جا اپنے
رب پاس اور تخفیف مانگ اپنی امت کے لیے تو پھر آیا حضرت نے فرمایا سوال کرتا رہا میں اپنے رب سے یہانتک
کہ مجھ کو شرم آئی لیکن اب تو راضی ہوں اور قبول کرتا ہوں جب میں آگے بڑھا
تو پکارنے والے نے پکارا کہ میں نے جاری کیا اپنا فرض اور تخفیف کی اپنے بندوں پر
(ف) اس حدیث کو بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہے لیکن بخاری کی روایت میں یہ لفظ نہیں ...
اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت موسیٰ نے کعبہ بنایا تھا اور بعضوں نے کہا حضرت کی طرف
سے پہلے کعبہ بنایا گیا ... اور اس طرف ...
سے معلوم ہوا کہ حضرت ... ایک وقت ... اور بخاری مسلم کی دوسری روایت میں یوں بھی ہے کہ اس وقت
حضرت اپنے گھر میں تھے تو ... حضرت کو تعظیم ...
اسے معراج کو چلے تو کبھی حضرت نے ... اور کبھی ... دونوں ...
تھا اسکا ... حضرت کا ... ہوا ...
... بڑے بڑے سو تھے ... حضرت کے ...
سوا ایک ... دوسرے ... وقت ...
اور وہیں ... صفائی ... الٰہی کی ... حاصل ہوئی ... حضرت ...
معاذ اللہ ... اسواسطے ... سے پاک ... انکو اپنی ...
لوگ ... اور ... لوگ ایمان لائے ...
... اور ... لوگ ایمان ... تک ...
... اور اگر معاذ اللہ ... ہوتا تو بار بار حضرت ...
... اور حضرت ... نہیں ... بلکہ ...
... حضرت ... ایسا مرتبہ ... افضل ...

اور سدرۃ المنتہیٰ کے نیچے سے نکلیں [illegible] اگر اس [illegible] پانی [illegible] تو [illegible]

[illegible] حقیقت میں [illegible] کی [illegible] [illegible] کو حکم [illegible]

[illegible] آپ نے [illegible] کو اول حضرت کے [illegible] [illegible]

[illegible] اور سب [illegible] میں جو ساتوں آسمان [illegible]

[illegible] آئے اور [illegible] سلطنت [illegible] آسمان [illegible]

[illegible] ہوا [illegible] کہ [illegible]

[illegible] آپ کی حضرت [illegible] اسی [illegible] حکم ہوا [illegible]

[illegible] کی پچاس [illegible] ہوئی اور تقدیر الٰہی [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] اس [illegible] ہوئی [illegible]

[illegible] ہوئی [illegible]

[illegible] مسجد [illegible] ہوئی [illegible] اور [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] عائشہ [illegible] روایت [illegible]

[illegible] کہ حضرت کو [illegible]

[illegible] کو [illegible] میں حضرت نے خدا کو دیکھا [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] دیکھا اور [illegible]

[illegible] اگر [illegible] اور [illegible]

[illegible] انکار [illegible]

[illegible] انکار کرے تو [illegible] ق [illegible] لقد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

أرعى عليهم فإذا أرحت عليهم حلبت فبدأت بوالدي أسقيهما قبل بني وإنه
نأى بي ذات يوم الشجر فلم آت حتى أمسيت فوجدتهما قد ناما فحلبت كما كنت أحلب
فجئت بالحلاب فقمت عند رؤوسهما أكره أن أوقظهما من نومهما وأكره أن أسقي
الصبية قبلهما والصبية يتضاغون عند قدمي فلم يزل ذلك دأبي ودأبهم
حتى طلع الفجر فإن كنت تعلم أني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا فرجة
نرى منها السماء ففرج الله منها فرجة فرأوا منها السماء وقال الآخر اللهم إنه
كانت لي ابنة عم أحببتها كأشد ما يحب الرجال النساء وطلبت إليها نفسها
فأبت حتى آتيها بمائة دينار فسعيت حتى جمعت مائة دينار فجئتها بها فلما وقعت
بين رجليها قالت يا عبد الله اتق الله ولا تفتح الخاتم إلا بحقه فقمت عنها اللهم فإن كنت
تعلم أني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة ففرج الله لهم فرجة وقال
الآخر اللهم إني كنت استأجرت أجيرا بفرق أرز فلما قضى عمله قال أعطني حقي
فعرضت عليه حقه فتركه ورغب عنه فلم أزل أزرعه حتى جمعت منه بقرا وراعيها
فجاءني فقال اتق الله ولا تظلمني وأعطني حقي فقلت اذهب إلى تلك البقر وراعيها
فقال اتق الله ولا تستهزئ بي فقلت إني لا أستهزئ بك خذ تلك البقر وراعيها
فأخذه فذهب به فإن كنت تعلم أني فعلت ذلك ابتغاء وجهك ففرج ما بقي
ففرج الله ما بقي۔ متفق علیہ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس حال میں کہ تین آدمی
جاتے تھے کہ ان کو مینہ نے لیا تو وہ پہاڑ کے ایک غار میں گھس گئے تو ان پر پہاڑ کا ایک پتھر ان کے غار کے منہ پر
آگرا سو ان کو بند کر لیا تو بعضے ان کے بعضوں سے کہا دیکھو تو اپنے نیک کاموں کو جو خدا کے واسطے کئے ہیں ان کے ساتھ دعا
مانگو شاید کہ خدا اس پتھر کو تمہارے اوپر سے کھول دیوے تو ان میں سے ایک نے کہا کہ الٰہی میرا تو یہ حال تھا کہ
میرے ماں باپ تھے بڑی عمر والے اور میری جورو اور چھوٹے چھوٹے بچے تھے کہ میں ان کے واسطے بکریاں چرایا کرتا تھا
جب میں شام کو ان کے پاس آتا تھا تو ان کا دودھ دوہتا تھا سو اپنے ماں باپ سے شروع کرتا تھا تو ان کو پلاتا اپنے لڑکوں

پہلے وہ آتا تہا اور البتہ ایک رات مجھکو دو فرشتے وہ دو ڈالے بیٹھے پاس [illegible] تہا۔ دن کہریں [illegible]
سا ہو گئی تب ہی بات کو سنتا پایا ہے جس وقت وہ دو دو [illegible] جسطرح [illegible] تہا تو میں [illegible]
پاس بیٹھا ہوا مجھکو ابر اللہ کرم میں انکو نسبت دیکھا وہ [illegible] سے پہلے ارکو مکو بلا اور [illegible]
شور کرتی ہیں [illegible] پاس اس طرح [illegible] اور انکا حال [illegible] بیٹھے میں [illegible]
اب بہی کہا کہ اور [illegible] سے نزدیک پہلا [illegible] یا سوالی کر تو جاتا سو [illegible]
رضا مندی کے واسطے ہیں کیا سبب انکو ان [illegible] کہ بولے [illegible]
اونکو دیا سو اس [illegible] کو دیکھا اور [illegible] کہا الہی البتہ [illegible]
[illegible] کو کون [illegible] میں [illegible] کہا حق تہا سو [illegible]
دیکھا ارادہ کیا سو [illegible] کر [illegible] اس کو دو دن [illegible]
ایک [illegible] کہ [illegible] دو دو [illegible] کہا [illegible]
اور صلح [illegible] کا [illegible] مردون [illegible] کے [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] رضا مندی کے واسطے ترک کی [illegible] ہمارے واسطے [illegible]
تو خدا نے انکے واسطے کہولدیا اور تب [illegible] کہا کہ الہی [illegible]
[illegible] اول [illegible] دن تو وہ اپنا کام [illegible] کہا [illegible]
[illegible] کو جہوڑ [illegible] اور اسکے [illegible]
مال [illegible] کا [illegible] وہ دو [illegible] آیا سو [illegible]
اور [illegible] کہا حال [illegible] اور [illegible] طرف [illegible]
کہا خدا [illegible] کہا میں [illegible] نہین [illegible]
[illegible] کو [illegible] سب مجہے [illegible] اور اپنا سب [illegible]
[illegible] امانت [illegible] رضا مندی کے واسطے کی [illegible] سے [illegible]
[illegible] باقی رہی [illegible] کہولدیا **ف** اس [illegible] کام [illegible]

پیشوا اور اسکی تخت سلطنت زینت پائی جب کوئی شخص پر نہیب کے تو اپنے نفس کو علم کا اسیر
کرے حق تعالیٰ کی [illegible] کا بیان ہے کہ حق تعالیٰ اپنی [illegible] لوگوں کے حق پر مقدم ہی اور محب
سکون [illegible] قادر ہو کر کہا ہے یہ یا اور حضرت کی توفیق سے [illegible]
نعمان کی [illegible] کی بات [illegible] حق والوں کی [illegible]
الٰہی کی [illegible] کے [illegible] کی جلوہ کو اسکے حاصل ہو کر [illegible]

ق

مالک [illegible] ابو ہریرہ بینما رجل یسوق بقرۃ لہ قد حمل علیہا التفتت الیہ البقرۃ
فقالت انی لم اخلق لھذا ولکنی انما خلقت للحرث فقال الناس سبحان
اللہ بقرۃ تکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا
وابوبکر وعمر وبینما راع فی غنمہ عدا علیہ الذئب فاخذ منھا شاۃ فطلبہ
الراعی حتی استنقذھا منہ فالتفت الیہ الذئب فقال لہ من لھا یوم
السبع یوم لیس لھا راع غیری فقال الناس سبحان اللہ ذئب تکلم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا وابوبکر وعمر وما ھما ثم

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص بیل کو ہانکتا تھا
اور اسپر بوجھ لادا تھا اسکی طرف دیکھا بیل نے اور کہا کہ میں نہیں پیدا ہوا ہوں اس کے واسطے
واسطے کھیتی کے پیدا ہوا ہوں لوگوں نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل بولتا ہے حضرت نے فرمایا کہ
میں اسکو سچ جانتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ بھیڑیا
[illegible] آیا اور ایک بکری لے گیا چرواہے نے اسکا پیچھا کیا اور چھڑا لیا
بھیڑیا بولا [illegible] اس دن کون ہوگا جب [illegible] کوئی چرواہا
سوا میرے نہ ہوگا لوگوں نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بھیڑیا بولتا ہے حضرت نے فرمایا میں اسکو سچ جانتا ہوں
اور ابوبکر اور عمر بھی [illegible] ف [illegible] دونوں [illegible] ابوبکر اور عمر [illegible]
حضرت نے [illegible] ابوبکر اور عمر [illegible] نہیں [illegible] قول حضرت [illegible]

ہر شے کی بہت کلام ہو اور جو شخص موجود نہیں ہے مگر اسکو اسکا یقین ہے جیسے اللہ اور ہر شے کو کلام الٰہی کا ثابت ہونا
اور اللہ کی قدرت جیسے کہ حضرت نے فرمایا ایسا حال نہیں ہے صدیق اور فاروق کی ہے یعنی اُنکی تصدیق ایمانی ثابت ہوئی کہ
حضرت نے اپنے ایمان کے ساتھ ان کے ایمان کو ملا دیا اسلئے کہ اصحاب حاضر نہیں تھے کہا کلام ہی ایمان ہے اسکا
ایمان لائے ہیں ق اور حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص نے راستہ میں کانٹوں کی ایک شاخ پائی اسکو راستہ سے ہٹا دیا
اور اسکو الگ کر دیا پس شکر کیا اللہ نے اسکا اور بخش دیا اسکو بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
اس حال میں کہ ایک شخص چلا جاتا تھا راہ میں سو اُس نے کانٹے کی شاخ راہ پر پائی پس اسکو علیحدہ
کر دیا ف معلوم ہوا اس حدیث سے کہ احسان حد اور چھوٹی چیزوں کی حد کو پہنچا
کرتا ہے اور ثواب پاتا ہے ق اور حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص تھا ثواب کامل کا
اور حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص کو جس نے اپنی تلوار الٹی ٹکائی تھی ادا حسن اللہ
اللہ تعالیٰ نے اسکا دامن الی یوم القیامہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا اس حال میں کہ ایک شخص اپنے کپڑے پہنے ہوئے اور جیسے اپنے بدن کو دیکھتا اور خوش ہوتا
چلا جاتا تھی کہ ناگاہ خدا نے اسکو زمین میں دھنسا دیا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر گرتا اور دھنستا چلا جاتا
ف جیسے یہ حدیث ان باتوں میں ہے جو پہلی امتوں میں ہوئی ہیں لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ آدمی کو ایسی خوشی سے گھمنڈ اور اترانا کیا ہے جو آدمی کو غرور اور گھمنڈ میں گرفتار ہو جاتا ہے
دنیا میں جیسا اس شخص کو ہوا اور آخرت میں ہوا ہے الگ قوی گناہ ہے پہننا اور اچھی
اور اولاد کو بھی عبادت دلانے کے لئے ہے اور بعض آدمی اچھا لباس پہنتے اور بالوں میں کنگھی کیا کرتے اور پھر اسی
سبب سے جیسے کہ اگلی حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ شخص صرف راہ کے گھسیٹنے سے پکڑا گیا اور عذاب نقط
الگ چلنے اور گھمنڈ کرنے سے ہے میں دھنسا یا گیا تو اس حدیث سے یہ قاعدہ ثابت ہوا کہ ایسا کام
اگرچہ کم ہو مگر اسکے ثواب سے امید ہونا چاہیے اور گناہ اگرچہ ظاہر میں ضعیف معلوم ہوتا ہو پر اسکے وبال
سے ڈرنا چاہیے

فصل

الفصل الثالث تیسری فصل

۱۱۳ ق جابر لعن الله الذي ... وقال ... رواه ... بخاری اور مسلم نے
جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے ... کو ... حضرت نے فرمایا جاؤ
... ف ... حرام ہے سب علما کے نزدیک ... کے سوا اور ...

۱۱۴ ق ابوهريرة لعن الله السارق يسرق البيضة فتقطع يده ويسرق الحبل فتقطع يده روایت کی بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ سے روایت ہے کہ
فرمایا کہ خدا لعنت کرے چور کو کہ انڈا چراتا ہے تو اسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی چراتا ہے تو اسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہے
ف چور کا ہاتھ کاٹنے میں نصاب شرط ہے امام اعظم کے نزدیک دس درم چوری کی نصاب ہے
اور امام شافعی کے نزدیک ربع دینار یعنی ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر ہے تو مطلب اس
حدیث کا یہ ہے ... انڈا ... کی قیمت دس درم ہو اور رسی سے مراد ... کی
... جیسے ... کی قیمت ... ہوتی ہے یا یہ مراد ہے کہ جب آدمی کو انڈے
اور رسی کی چوری کی عادت ہوگی تو ... چیز بھی چرا دیگا تو ... ہاتھ کاٹا جائیگا ...

۱۱۵ ق ابن عمر لعن الله الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اس عورت پر جو دوسری عورت کے بال اپنے بالوں میں جوڑے اور اس عورت پر جو
بال جوڑوائے اور اس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اس عورت پر
جو اپنا بدن گدوائے ف بالوں میں بال جوڑنا اور بدن گودنا حرام ہے اسلئے کہ اس میں تغییر خلقت الہی
ہے اور ... دھوکا ہے

۱۱۶ ق عائشة لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود اور نصاریٰ پر کہ ان لوگوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنایا ف
بخاری میں روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت میں یہ حدیث فرمائی ... حضرت ... کہ ...

[illegible] روایت کی [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] ساتھ [illegible] اپنے [illegible] اولیا کے [illegible]

[illegible] کو [illegible] دنیا [illegible]

[illegible] عبادت [illegible] طرف سجدہ کرتے [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] معلوم ہوا [illegible]

[illegible] اولیا [illegible] قبر [illegible]

[illegible] اس واسطے [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] اعمال [illegible]

[illegible] لوگ [illegible]

[illegible] رسول اللہ [illegible] وسلم

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] علی [illegible] لعن اللہ من لعن والدہ

[illegible] لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ ولعن اللہ من آوی محدثا ولعن اللہ من غیر منار الارض

[illegible] حضرت [illegible] فرمایا [illegible]

[illegible] جانور ذبح [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible] حقیقت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] کیا [illegible] کی اور [illegible]

[illegible] اسکے [illegible]

اور [illegible] ذبح کیوقت [illegible] نام لیا جاتا [illegible]

[illegible] کا جواب [illegible]

نام لینے سے کیا ہوتا [illegible]

[illegible] ذبح کرو [illegible]

[illegible] کرو تو [illegible]

تو معلوم ہوا کہ انکو [illegible]

[illegible]

[illegible] جو جانور [illegible]

[illegible] ذبح کیوقت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حقیقت [illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] معلوم [illegible]

[illegible]

[illegible] دلیل [illegible]

[illegible] لیکن [illegible]

اسی واسطے کہ لعنت کے معنی ہیں رحمت سے دور کرنا ہیں اور سود کھانے والا رحمت الٰہی کو بہت
دور ہو جاتا ہے اس واسطے کہ سود کھانا بڑا گناہ ہے ... اور لعنت ... عمر ...
واسطے لعنت ... جیسے کہ ... وصل ... اور ماں باپ کا حق ... اور لعنت فرمائے
سیوطی ... اور کاتب ... دوسری روایت **فصل** الثالث ... میں
اور کے لعنت ...

1119 ل

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو آمن بی عشرۃ من الیہود
لم یبق علی ظہرہا یہودی الا اسلم
بخاری اور مسلم روایت ہے ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا اگر ایمان لائیں دس یہودی میرے ساتھ
ان دس میں سے ... سردار ... تو سب سلمان ہو جاتے ...
یہود ... **ف** یعنی اگر مدینے کے یہودوں میں سے دس بڑے سردار ... ایمان
لاتے تو سب لاتے ... سودی لوگ ہیں ... اور ... اور سردار
بہت ... ایک حصہ ... بہتر ... ہیں **ق**

1120

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان احدکم اذا اراد ان یاتی اہلہ فقال بسم اللہ اللہم
جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا فانہ ان یقدر بینہما ولد فی
ذلک لم یضرہ الشیطان ابدا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ اگر ... کوئی اپنی جورو سے صحبت کا ارادہ کرے اور ... کہے بسم اللہ
اللہم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا یعنی شروع اللہ کے نام سے
الٰہی بچا ہم کو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو سو اگر
اس جورو خاوند کے درمیان اس صحبت میں کوئی لڑکا قسمت میں ہوگا تو شیطان
اس کو ضرر نہ پہنچا سکیگا **ف** معلوم ہوا کہ صحبت داری سے
غرض اولاد کی رکھے ... اور ... ہر ... طور پر ہو اور
یہ بسم اللہ کو اس وقت پڑھ لیا کرے کہ اگر اولاد ہو تو بابرکت ہو **ح** ابو ہریرۃ

1121 ح

لَوْ أَنَّ الْأَنْصَارَ سَلَكُوا وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ رواہ البخاری
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر انصار چلیں ایک جنگل راہ یا اور گھاٹی تو میں البتہ انصار کی
راہ پر چلوں گا ف دین میں آپ نبی کی اطاعت واجب ہے پر آپ کی اطاعت نہیں تو
اس حدیث میں اگر ظاہر معنی مراد ہیں تو مطلب صاف ہے کہ دین کی بات نہیں اور اگر راستے سے
طریقہ مراد ہے تو مطلب یہ ہے کہ دنیا میں ہو تو ہم ان کے ساتھ ہیں حضرت انصار کی خاطر داری
منظور ہے یہ حدیث انصار کی بزرگی پر صاف دلیل ہے ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ أَنَّ حِمَارًا
اطَّلَعَ إِلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ
جُنَاحٌ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر کوئی شخص تیرے گھر میں بے اجازت
پھر تو اس کو کنکری سے مارے اور اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تجھ پر گناہ نہ ہوگا ف
اگے ہوگا مر اَبُو أَيُّوبَ لَوْلَا أَنَّكُمْ تُذْنِبُونَ لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا
يُذْنِبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ مسلم ابو ایوب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر تم گناہ
نہ کرو تو اللہ ایسی قوم پیدا کرے جو گناہ کرے پھر مغفرت مانگے اور اللہ ان کو بخشے ف
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اور اسکی کیا گنجائش ہے ق اُمّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ لَوْ أَنَّهَا
لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ
ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ

بخاری او رمسلم میں حضرت ام حبیبہ ابی سفیان کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت سے کہا اگر دُرّہ میری [illegible]
کے ... دوسرے گو دکہ پالی ہوئی ہوتی تو نہیں ہے کہ واسطے حلال ہوتی مقرر دُرّہ تو بیٹی ہے دودھ بھائی کی
[illegible] مجھکو اور اسکے باپ ابوسلمہ کو لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا ہے سو مت پیش کرو مجھ پر اپنی بیٹیاں
اور اپنی بہنیں [illegible] نکاح کے ... حضرت ام حبیبہ نے کہا [illegible]
[illegible] ف حضرت ام حبیبہ نے کہا تھا [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] سو ٹھیک [illegible] سال [illegible]
[illegible] حضرت ام سلمہ نے کہا کہ حضرت [illegible] ابو سلمہ کی بیٹی کے [illegible]
[illegible] نکاح کیا چاہتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی [illegible] علامات [illegible]
[illegible] دُرّہ میری ربیبہ [illegible] اسکی لڑکی ہے اور دوسرے [illegible] میری [illegible]
[illegible] صورت میں مرا [illegible] لا یحل لو اهل حرام [illegible] یا رسول ولا
[illegible] فانه [illegible] الحی [illegible] فسوق [illegible] لوہا سلم میں
[illegible] حضرت [illegible] لوگوں [illegible]
[illegible] لوگوں [illegible] گلی [illegible]
[illegible] لوگوں کی [illegible]
[illegible] اتی [illegible] ام [illegible] بخاری [illegible]
[illegible] ف [illegible]
[illegible] مدینہ [illegible] کہا [illegible]
[illegible] اور [illegible] حضرت [illegible] کی [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] حلا ‌ئت [illegible]
[illegible] معلوم [illegible]
[illegible] ق [illegible]

[illegible] یا مالک [illegible] حضرت [illegible] النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

ف [illegible]

[illegible]

[illegible] ق ابو ہریرہ [illegible]

لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے [illegible]

حضرت نے فرمایا اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں [illegible]

[illegible] عذاب [illegible]

[illegible] سوق علی [illegible]

لو دخلتموها ما خرجتم منها الی یوم القیامۃ یعنی النار التی اوقدها عبد اللہ

بن حذافۃ السہمی [illegible] بخاری اور مسلم [illegible] روایت [illegible] حضرت نے فرمایا

[illegible]

[illegible] ف عبد اللہ بن حذافہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حدیث [illegible] حدیث سے معلوم ہوا

[illegible]

ج [illegible] لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق [illegible]

[illegible]

لیا کہ گردن محمد کی روندوں کہ اگر دیکھوں تو ایسا کرونگا اور اگر قبول کرے انکو کوئی ایسا جو غریب ملک کا پایا تو
اسکا قبول کرو ان نبی کے دعوت اور تحقیق ہیں تم پر بہت اور جب انکا خیال نہ کیا یہ مسلمان کی

۱۳۱ ح

طاہر ہیں عن ابی هريرة لو دنا مني لاختطفته الملائكة عضوا عضوا
اخرجہ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابو جہل میرے پاس آتا تو البتہ اسکے فرشتے
اچک لیجاتے ف ابو جہل نے انکار کا درد کیا جیسا کہ کہا ہے ہوتے ہیں انا مشہور ہے
یہ حدیث صحیح ہے کہ ابو جہل نے کہا لات اور عزیٰ کی قسم اگر دیکھوں
ان کو کہ سجدہ کرتے ہیں تو انکی گردن کو روندوں پس آیا اور حضرت نماز پڑھتے تھے تو پاؤں کی
قصد کیا گردن روندنے کا پس ناگہاں اپنے ہاتھوں سے بچاتا اور الٹے پاؤں پھرا تو لوگوں نے کہا تجھکو کیا ہوا
اسنے کہا کہ میرے اور محمد کے درمیان ایک خندق ہے آگ کی اور ہول اور پر ہیں
معلوم ہوتے تھے حضرت نے فرمایا اگر میرے قریب آتا تو اچک لیجاتے فرشتے اسکے ٹکڑے ٹکڑے

۱۳۲ ھ

الیہ حدیث صحیح ہے عن ابی موسیٰ لو رأيتني وأنا أستمع لقراءتك البارحة
قال لہ مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر تو مجھکو دیکھتا جبکہ میں تیری قرأت
سنتا تھا تو مجھکو بہت معلوم ہوتا اور تو زیادہ خوش ہوتا ایسے سنتا تھا حضرت نے ابو موسیٰ سے

۱۳۳ خ

ف ابو موسیٰ نہایت خوش آواز تھے انکا قرآن پڑھنا حضرت نے سنا کہ آپکو
پسند آیا جیسا کہ حدیث ابو موسیٰ کی ہے عن ابن عباس لو سألتني هذه القطعة
ما أعطيتكها ولن تعدو أمر الله فيك ولئن أدبرت ليعقرنك الله وإني
لأراك الذي أريت فيك ما رأيت وهذا ثابت يجيبك عني
متفق علیہ بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا
اگر تو مجھسے یہ لکڑی کا ٹکڑا بھی مانگے تو تجھکو نہ دونگا اور خدا کے قصد کو جو تیرے حق میں
مقرر ہے ہرگز نہ ٹال سکیگا یعنی تجھکو ہلاک کریگا اور جو تو پھر جائیگا تو منہ پھیر
کر اسلام سے تو البتہ مار ڈالیگا تجھکو خدا اور میں تجھکو وہی جانتا ہوں جو کہ

جواب میں دکہلایا گیا جو کہ دکہلایا گیا اور نہایت تعجب [illegible] ثابت [illegible]

[illegible]

[illegible] ابن عباس [illegible]

[illegible] الملائكة [illegible] لئن رأيت محمدا يصلي عند الكعبة [illegible]

[illegible] انس [illegible] روایت ہے [illegible]

[illegible] ق [illegible] باب لو [illegible] ما في الارض [illegible] قد سألتك [illegible]

[illegible]

کہ مجھ سے حضرت نے وعدہ کیا تھا حضرت نے فرمایا تھا کہ جب بحرین سے مال آوے [illegible] حضرت کا انتقال ہوا اور صدیق

اکبر خلیفہ ہوئے تو ان کے پاس مال آیا صدیق اکبر نے کہا کہ جس کا حضرت پر قرض ہو یا حضرت نے کچھ دینے کا

وعدہ کیا ہو وہ ہمارے پاس آوے [illegible] صدیق اکبر نے کہا کہ [illegible] کہا اپنا ہاتھ بھر اور [illegible]

اپنے دونوں [illegible] تو [illegible] صدیق اکبر نے کہا [illegible] درہم اور [illegible] حضرت

[illegible] ١٢٦ م ابو هريرة لو قلت نعم لوجبت

ولما استطعتم [illegible] قال [illegible] يعني [illegible] مسلم بن [illegible]

حضرت نے فرمایا اگر میں ہاں کہتا تو ہر سال حج واجب ہوتا اور ہر گز تم سے نہ ہو سکتا [illegible]

[illegible] ف [illegible]

درہم [illegible] اقرع بن حابس نے پوچھا کیا ہر سال حج فرض ہے [illegible]

[illegible] سبب [illegible]

١٢٧ ق عمران بن حصين [illegible] لو [illegible] امرك [illegible]

[illegible] الفلاح [illegible] عصا [illegible] العصا [illegible] تعالى [illegible]

[illegible] عمران بن حصين [illegible] حضرت نے فرمایا [illegible] السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] روایت [illegible] ثقیف [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] صحابی [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] مسلمان [illegible]

[illegible]

١٢٨ ج ابو هريرة لو كان الايمان [illegible]

[illegible] لو كان الايمان عند الثريا لناله رجال [illegible]

ہنا یا ایمان ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر لٹکا ہوتا تو بھی فارس کے لوگ اس کو پا لیتے

اور دوسری روایت میں ہے کہ اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو بھی ان میں سے ایک شخص یا فارس کے لوگ اس کو پا لیتے [illegible]

[illegible]

١٣٩

١٤٠

۱۱۴۱ ق

ہیں تا معلوم ہو کہ امور دنیا میں تحریص حب ہے ق انس لو کان لابن آدم وادیان من
مال لابتغی الیہما ثالثا ولا یملأ جوف ابن آدم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب
بخاری و مسلم ف انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر آدمی کے پاس دو جنگل بھرا ہو مال کے ساتھ اور [illegible]
[illegible] تلاش کرے اور آدمی کا پیٹ سوائے خاک کے نہیں بھرتا اور [illegible] رحمت سے [illegible]
اور [illegible] توبہ کرتا ہے ف بیٹے آدمی کی حرص [illegible] سیر نہیں ہوتی [illegible]
[illegible] قبر کی [illegible] حرص اور قناعت کی تعریف
[illegible] مرد دنیا دار [illegible] قناعت [illegible]

۱۱۴۲ خ

[illegible] حدیث [illegible] ابو هريرة لو كان لي مثل أحد ذهبا
لسرني أن لا تمر علي ثلاث ليال وعندي منه شيء إلا شيء أرصده لدين
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر میرے پاس احد کے برابر سونا ہو تو مجھ کو یہی اچھا معلوم
ہو کہ [illegible] تین راتیں [illegible] کہ [illegible] قرض دار کے
واسطے [illegible] ف حدیث [illegible] اور ترک دنیا کی فضیلت اور [illegible] کہ قرض ادا کرنا [illegible] اور

۱۱۴۳ ص

[illegible] مرحبا لو لم تجد لو كلته منه لقام لكم [illegible] [illegible]
[illegible] فأتى الرجل [illegible] فلما أتاه وصيفا [illegible] حتى كاله [illegible]
[illegible] کہ حضرت نے فرمایا اگر تو اناج کو [illegible] نہ ناپتا [illegible]
[illegible] کیا تو [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] اور [illegible] ف [illegible]
[illegible] سوال [illegible] کہ [illegible] اور [illegible]
[illegible] تو [illegible] اور [illegible] وقت [illegible]
اور [illegible] کہ [illegible]

۱۱۴۴ ص

[illegible] ابن عباس لو تعلم الناس ما [illegible]

[illegible] النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

لو يعلم الكافر بكل الذي عند الله من الرحمة لم ييأس من الجنة ولو يعلم المؤمن بكل الذي عند الله من العذاب لم يأمن من النار بخاری [illegible]

[illegible]

لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان أن يقف اربعين خيرا له [illegible] بخاری اور مسلم میں [illegible]

[illegible]

ق ابی ہریرۃ لو یعلم المؤمن ما عند اللہ من العقوبۃ ما طمع بجنتہ احد ولو
یعلم الکافر ما عند اللہ من الرحمۃ ما قنط من جنتہ احد بخاری و مسلم میں ابو ہریرہؓ
سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایماندار جانتا جو کچھ اللہ کے پاس عذاب ہے تو اسکی بہشت کی کوئی
طمع نہ کرتا اور اگر کافر جانتا جو کچھ خدا کے پاس رحمت ہے تو اسکی بہشت سے کوئی ناامید نہ ہوتا ق ابی
ہریرۃ لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستہموا علیہ لاستہموا
ولو یعلمون ما فی التہجیر لاستبقوا الیہ ولو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح
لاتوہما ولو حبوا بخاری و مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ جانیں
جتنا ثواب اذان دینے اور جماعت کے اول صف میں ہے پھر انکا فیصلہ ہونیکا کوئی طریق نہ پاویں
سوا قرعہ ڈالنے کے تو البتہ قرعہ ڈالیں اور اگر جانیں کہ کیا ثواب ظہر کے اول وقت نماز پڑھنے
میں ہے تو جماعت کے واسطے سبقت کریں اور حاضر ہونیکی نہایت جلدی کریں اور اگر جانیں کہ کتنا ثواب
عشا اور صبح کی جماعت کا ہے تو ان میں آئیں گھسٹتے ف یعنے اگر اذان اور اول صف کا ثواب معلوم ہوجاتا
تو لوگوں میں جھگڑا پڑے حتی کہ قرعہ پر فیصلہ ہو کہ کون اذان دے اور کون پہلی صف میں داخل
ہو اس واسطے علما نے لکھا ہے کہ جب اذان میں جھگڑا ہوگا تو ضرور قرعہ ڈالیں جسکا نام نکلے وہ اذان دے
اور صف اول میں اگر جگہ نہ ہو اور جماعت کے اندر شامل کا ثواب معلوم ہو اور مسجد میں نہ آوے اور نماز
پڑھے تو اس کا ذکر کوئی نہیں ہے اور حدیث میں اذان اور صف اول کا ذکر ہے کہ اول وقت
ظہر جماعت اور عشا کی فضیلت کا بیان ہے لیکن دوسری حدیثوں میں ایسی کوئی تاکید نہیں
در صحیح ہے کہ لوگوں کو تکلیف نہ ہو اور جماعت پوری ہو ق ابن عمر لو یعلم الناس ما فی
الوحدۃ ما اعلم ما سار راکب بلیل وحدہ بخاری میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ اگر لوگ جانیں کہ تنہائی میں کیا خرابی ہے تو رات کو کوئی سوار تنہا کبھی نہ چلے ف معلوم ہوا کہ رات
کو تنہا سفر درست نہیں اس واسطے کہ اس میں دینی اور دنیاوی دونوں نقصان ہیں دینی نقصان
تو یہ کہ نماز جماعت سے محروم رہا اور دنیاوی یہ کہ تنہائی میں کوئی دشمن ایذا دے یا راہ بھول جائے

اور شیر خرگوش کا گوشت ہو گیا اور جب ان تینوں سوار کو بعض کر تاسخ ہوا تو پیادہ کو زیادہ تر مار دیتے

مثل مشہور ہے کہ اپنی ارزش اپنے ہاتھ ہے

فصل

افضل ان حدیثوں میں جن کے شروع میں لولا کا لفظ ہے

۱۱۵۰ ق

ف ابن عباس لولا ان اشق علی امتی لامرتھم ان یصلوھا ھٰکذا یعنی صلوٰۃ العشاء وقال حین اخرھا بخاری اور مسلم نے ابن عباس سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ جانتا تو میں انکو واسطے حکم کرتا کہ عشا کی نماز اسی طرح پڑھیں یعنی حضرت نے زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی تب یہ حدیث فرمائی ف معلوم ہوا کہ عشا کی نماز میں تاخیر مستحب ہے یعنی تہائی رات یا آدھی رات تک بعد اس کے مکروہ ہے

۱۱۵۱ م

ابو ہریرہ لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ جانتا تو میں انکو واسطے مسواک کے حکم کرتا یعنی ہر نماز کے وقت ف مسواک کرنا سنت ہے بالاتفاق خصوصاً نماز کے وقت اور اکثر علما کے نزدیک فرض کے برابر ہے زیادہ تاکید مسواک کی وضو کرتے وقت ہے اور نماز کے وقت اور سوکر اٹھنے کے وقت زیادہ مستحب ہے مسواک کرنی اور کہتے ہیں کہ نماز مسواک سے پڑھی ہوئی ستر نمازوں کے برابر ہے

۱۱۵۲ خ

انس لولا الھجرۃ لکنت امرأ من الانصار بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو انصاریوں میں سے ایک مرد ہوتا ف یعنی انصار کی محبت مجھکو ایسی ہے اور خاطر ہے کہ ہجرت کی صفت مجھ میں موجود نہ ہوتی تو میں اپنی ذات کو انصار میں شمار کرتا

۱۱۵۳ م

انس لولا ان لا تدافنوا لدعوت اللہ ان یسمعکم من عذاب القبر مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مجھکو یہ خوف نہ ہوتا کہ تم آپس میں مردوں کا دفن کرنا چھوڑ دو گے تو اللہ سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنا دے ف یعنی اگر تم عذاب کا سنو تو اپنے مردوں کا دفن کرنا چھوڑ دو معلوم ہوا کہ مردہ قبر میں عذاب کے وقت چلاتا ہے اور آواز اسکی سوا جن و انس کے سب سنتے ہیں

۱۱۵۴ ح

[illegible] لولا ان المؤمنون لعلمنا [illegible] قال الاصعب ... ختامة لما اصدرت الیہ [illegible] مسلم بن عبد اللہ بن [illegible] سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر [illegible] اسلام [illegible] قبول کرتے حضرت نے صعب بن جثامہ کو [illegible] اور [illegible] حضرت کو تحفہ دیا ف [illegible] محرم کو [illegible] اور [illegible]

۱۵۵ ق

[illegible] معلوم ہوا کہ [illegible] قبول کیا اور [illegible] درست تھا

انس لولا ان معی الھدی لاحللت بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر [illegible] قربانی نہ ہوتی [illegible] کے حج کا احرام اتار ڈالتا ف [illegible] حج [illegible] دور کرنے کے واسطے حضرت نے [illegible] صحابہ کو فرمایا کہ جس کے ساتھ قربانی نہ ہو وہ عمرہ کر کے احرام اتار ڈالے [illegible] حج کا احرام کرے اور خود حضرت نے احرام نہ اتارا [illegible] صحابہ کو احرام اتارا [illegible] دیکھ کر تامل ہوا [illegible] فرمایا [illegible] قربانی کے سبب [illegible]

۱۱۵۶ ق

انس لولا انی اخاف ان تکون من الصدقۃ لاکلتھا بخاری [illegible] روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر مجھ کو خوف [illegible] کا نہ ہوتا تو [illegible] کھا لیتا ف حضرت نے [illegible] معلوم ہوا کہ [illegible]

۱۱۵۷ ق

[illegible] ابو ھریرۃ لولا ان اشق علی المسلمین ما تخلفت عن سریۃ ولکن لا اجد حمولۃ ولا اجد ما احملھم علیہ ویشق علی ان یتخلفوا عنی بخاری و مسلم میں ابو ھریرۃ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانوں پر رنج [illegible] لشکر کا ساتھ چھوڑتا ولیکن میں [illegible] سواری نہیں پاتا اور نہ [illegible] سب صحابہ کو سوار کر دوں [illegible] مجھ پر رنج ہوتا ہے [illegible] ف [illegible] لشکر کے پیچھے [illegible] زیادہ ہوں اور حضرت کے ساتھ تشریف لیجانے [illegible] حضرت کی کمال [illegible] شفقت [illegible] ابتدا اسلام [illegible]

اس بسائی اور دہلے سوائی کی اصحاب سایہ کا سکے تھے حضرت بھی رکھ جاتے ہے اور حضرت کو اس اصحاب کے حال اسواسطے کسیرا اہا کہ کھانے رکھ جاتے کہ آپ تھوڑا سا ہے حدیث جوانی صبالت اور سکو کچھ رعایت رکھنے کا مال ہی

ق ابو ہریرۃ لولا بنو اسرائیل لم یخنز اللحم ولولا حوّاء لم تخن انثی زوجہا الدھر کہا روایت کی اسکو مسلم نے

حضرت نے فرمایا کہ اگر نہی اسرائیل کی قوم ہوتی تو گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہ ہوتی تو کوئی عورت خاوند کے ساتھ دغا بازی نہ کرتی **ف** حضرت کے ساتھ میں اسرائیل کو من و سلوی ملا تھا اور حکم تھا کہ دو روز کا رکھ چھوڑو تب انہوں نے رکھ چھوڑا اسی روز سے گوشت سڑنے لگا اور وہ رسم انکی جاری ہو گئی اور حوا نے ابلیس کی بات مان کر حضرت آدم کو گیہوں کھانے کی رغبت دلائی اور حوا سے ہی عورتوں کی جبلت میں خیانت آئی

ق ابن عمر اذا انزل الله بقوم عذابا اصاب العذاب من کان فیہم ثم بعثوا علی اعمالہم روایت کی اسکو بخاری اور مسلم نے حضرت نے فرمایا کہ جب اللہ کسی قوم پر عذاب اتارتا ہے تو جو لوگ اس میں ہوتے ہیں سب کو پہنچتا ہے پھر اپنے اعمال پر اٹھائے جائیں گے **ف** اس حدیث کا مضمون یہ ہے کہ جب کسی جگہ گناہ ہوتا ہے اور لوگ منع نہیں کرتے تو عذاب سب پر آتا ہے اور قیامت کو ہر ایک اپنے عمل کے موافق اٹھایا جائے گا

فصل

[illegible]

ق من ابتلی من ہذہ البنات بشیء فاحسن الیہن کن لہ سترا من النار روایت کی اسکو بخاری اور مسلم نے حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی ان بیٹیوں سے آزمایا جائے اور ان سے نیکی کرے تو وہ اس کے لیے دوزخ سے آڑ ہوں گی

کی جاوے تو بھی تم اسکی اطاعت اور تابعداری کیو جبتک تم کو قرآن پر چلاوے ف یعنی اگرچہ
حاکم بہت حقیر اور ناکارہ ہو تو بھی حکم شرع میں اسکی اطاعت واجب ہے پس حاکم سے مراد وہ حاکم ہے جو
خلیفہ کیطرف سے حاکم کیا گیا ہو نہ بادشاہ اور خلیفہ غلام نہیں ہو سکتا یا غلام سے مراد آزاد کیا ہوا
ہو جائرا ان تعتق من تحتکم اما اصبتم جائحة لا یحل لک ان تاخذ منہ
شیئا ان تاخذ مال اخیک بغیر حق مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر دلوایا تو
بھائی مسلمان کو میوہ پھر اسکو کوئی آفت لگ گئی تو تجھکو حلال نہیں ہے اسکی قیمت کچھ بھی لینی کس سبب
اپنے بھائی مسلمان کا مال ناحق لیگا ف امام احمد کا یہ مذہب ہے کہ جب مالک نے درخت پر میوہ لگا ہی بیچ ڈالا ہے
میوہ برباد گیا تو مالک کو اسکی قیمت معاف کر دینی چاہیے اور امام مالک کے نزدیک تہائی قیمت کم کر دینا
اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر مالک نے میوہ پکا ہوا تب بیچا ہے لیکن کچھ قیمت معاف
کرنا مستحب ہے اور اگر میوہ پکنے سے پہلے میوہ برباد ہوا تو کسی امام کے نزدیک قیمت لینا درست نہیں خ
ابن عمر ان تطعنوا فی امارتہ فقد کنتم تطعنون فی امارة ابیہ من قبل و
ایم اللہ ان کان لخلیقا للامارة وان کان لمن احب الناس الی وان ہذا لمن
احب الناس الی بعدہ یعنی سنا ابن عمر نے کہ زید بن حارثہ کے حق میں رسول اللہ نے فرمایا
حضرت نے فرمایا اگر تم اسکی سرداری میں طعن کرتے ہو تو البتہ تم اسکے باپ یعنی زید کی
سرداری میں طعن کرتے تھے اور قسم خدا کی زید سرداری کے لائق تھا اور میرے سب لوگوں سے وہ بہت زیادہ پیارا
تھا اور یہ اسامہ بھی اسکے بعد سب لوگوں سے میرے نزدیک زیادہ پیارا ہے ف زید حضرت کے آزاد کئے ہوئے غلام تھے
حضرت نے لشکر کا سردار کر کے شام میں بھیجا تھا جب وہاں شہید ہوئے تب حضرت نے انکے بیٹے اسامہ کو
سردار اس لشکر کا کیا تب بعض لوگوں نے طعن کیا تب حضرت نے یہ فرمایا اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت نے
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے اسامہ اور زید کی بڑی منقبت ثابت ہوتی ہے
کہ بعض بیان ہوئے خ ابن عمر ان عثیم الی الکراع تلخیص ابی یحیی بن عبد اللہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر کوئی شخص حبشی غلام بھی تمہارا سردار کیا جاوے

ح ۲۶۳

جاوے تو نہیں قبول کی ف یعنی ہجرت قبول کرتا ہے اگرچہ بیعت جہاد و ہجرت کی نہ ہو ح براء بن
عازب ان رأیتمونا تخطفنا الطیر فلا تبرحوا مکانکم ھذا حتی ارسل الیکم وان رأیتمونا ھزمنا القوم ووطئنا
ھم فلا تبرحوا حتی ارسل الیکم قال یوم احد لعبد اللہ بن جبیر واصحابہ
وکانوا خمسین رجلا تمام مضمون اس روایت کا یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم دیکھو
کہ پرندے ہمکو اچک لیتے ہیں تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹنا جب تک کہ میں تمکو نہ بلا بھیجوں اور اگر تم
دیکھو کہ ہم نے ان کافروں کو بھگا دیا اور روند ڈالا تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹنا جب تک کہ میں تمکو نہ بلا
بھیجوں یہ پچاس آدمی تیر انداز تھے جنکو حضرت نے جنگ احد میں
بن جبیر کو سردار ان پچاس کا کیا تھا ف جنگ احد میں حضرت نے کافروں کا سامنا
کیا اور احد پہاڑ کو پشت پر دیا اور پہاڑ کے ناکہ پر پچاس تیر انداز بٹھلائے سردار عبداللہ بن جبیر تھے
کر کے ان سے یہ حدیث فرمائی اول جب لڑائی شروع ہوئی کافروں کو شکست ہوئی جو ناکہ پر تھے
انہوں نے کافروں کو شکست دیکھ کر ناکہ چھوڑ دیا مال غنیمت لوٹنے لگے ... کافروں نے
مسلمانوں پر حملہ کیا اور اسلام کو شکست ہوئی ق ابو ہریرہ و زید بن

ق ۲۶۵

خالد الجہنی ان زنت فاجلدوھا ثم ان زنت فاجلدوھا ثم ان زنت فاجلدوھا
ثم بیعوھا ولو بضفیر یعنی الامۃ اذا زنت ولم تحصن بخاری یعنی لونڈی جب زنا کرے اور زید بن
خالد جہنی کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ جب لونڈی زنا کرے تو اسکو کوڑے مارو پھر اگر زنا
کرے تو اسکو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو بھی کوڑے مارو پھر چوتھی بار بیچ ڈالو اسکو
رسی کے بدلے ف یعنی تین بار اگر لونڈی زنا کرے تو اسکو کوڑے مارو اور چوتھے بار بیچ ڈالے
اگرچہ قیمت بہت تھوڑی ہو ... اور
...

ق ۲۶۶

ہیں ... ق ابن عباس ان شئت
صبرت ولک الجنۃ وان شئت دعوت اللہ ان یعافیک قالت ... لامرأۃ کانت تصرع

بخاری میں اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو چاہے صبر کر اور تجھ کو جنت
ملے گی اور اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اللہ تجھ کو چنگا کر دیوے پھر حضرت سے اس عورت نے فرمایا جو مرگی
کی بیماری رکھتی تھی ف حاصل روایت یہ ہے کہ عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ دیکھو یہ سیاہ عورت بہشتی
ہے حضرت سے اسنے کہا تھا کہ یا حضرت دعا کیجئے کہ میری مرگی دور ہو جاوے تب حضرت نے یہ ہدایت
فرمائی پھر اس عورت نے کہا کہ میں صبر اختیار کرتی ہوں اور صبر اختیار کیا لیکن یہ دعا کیجئے کہ مرگی کے
وقت میرا بدن نہ کھل جایا کرے حضرت نے دعا کی چنانچہ اسکا بدن اس حالت میں برہنہ نہ کھلتا تھا
معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت میں صبر کرنا کمال ہے ق عن عائشۃ ان
فقال حمزۃ بن عمرو الاسلمی یسالک عن الصیام فی السفر وکان کثیر
الصوم کا اس اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو چاہے
روزہ رکھ اور اگر تو چاہے تو روزہ نہ رکھ یہ حضرت نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے فرمایا تھا جسنے سفر میں روزہ
رکھنے کا مسئلہ پوچھا تھا اور اسکی عادت تھی کہ برابر روزہ رکھتا رہتا تھا ف معلوم ہوا کہ سفر میں
روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں درست ہے خ ابن عمر ان قتل زید فجعفر وان قتل
جعفر فعبد اللہ ابن رواحۃ امر فی غزوۃ موتۃ زید ابن حارثۃ
بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر زید مارا جاوے تو جعفر سردار ہے
اور اگر جعفر بھی مارا جاوے تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہے یہ حضرت نے فرمایا جنگ موتہ میں
زید بن حارثہ کو سردار کیا تھا ف حضرت کے ایلچی کو حاکم شام نے مار ڈالا تھا اسواسطے
حضرت نے آٹھویں سال ہجری میں موتہ پر جو ولایت شام کا ایک شہر ہے تین ہزار آدمی کا لشکر بھیجا انکی
سردار زید بن حارثہ کو کیا پھر یہ حدیث فرمائی چنانچہ تینوں سردار شہید ہو گئے پھر مسلمانوں
نے مشورہ کر کے خالد بن ولید کو سردار بنایا سو انہوں نے انکی تدبیر کی فتح نصیب ہوئی معلوم ہوا کہ
ایک ایک کے پیچھے کئی سرداروں کو مقرر کرنا درست ہے مصلحت سے بالفعل اگر ایک نہ ہو تو دوسرا مقرر کرو اس میں اگر ایک
سردار مارا جاوے تو فوج میں گڑبڑ نہ ہو دوسرا سردار معلوم ہو جاتا ہے اور معلوم کہ آپس میں جھگڑا نہیں ہو سکے

[illegible] اور رسول کو [illegible] سردار مقرر کیا [illegible] حضرت
نے ایک [illegible] کیا اور امیر [illegible] انکار کیا [illegible] صدیق اکبر کی خلافت [illegible] اصلاح اور [illegible]
[illegible] معلوم ہوا کہ [illegible] خدا اور رسول کے سوا [illegible] کام [illegible]
[illegible] اور حدیث [illegible] ق
[illegible] کان [illegible] فی [illegible] اور مسلم میں [illegible]
[illegible] حضرت نے فرمایا [illegible] میں [illegible]
[illegible] ف حضرت [illegible] کے باب میں [illegible]
[illegible] حدیث [illegible]
[illegible] حضرت کو [illegible] معلوم ہوا [illegible]
[illegible] ق کان [illegible]
کان النبی [illegible] اذا [illegible]
[illegible] حضرت نے فرمایا [illegible]
[illegible] اور [illegible] ف
[illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت نے فرمایا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مسلم میں روایت ہے [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] حدیث [illegible]

اپنی ملک اور حضرت اور جو شخص بیمار ہو اس کی بہت سخت ہوا ہے اور وہ سو گیا ہے کہ کوئی علاج کار گر نہ ہو وہ شخص بیمار ہے

۸۵ - جابر سے روایت ہے کہ تم ابھی فعل کرتے تھے فارس اور روم کے فعل کی طرح وہ کھڑے رہتے ہیں اپنے بادشاہوں کے سامنے اور وہ بیٹھے رہتے ہیں
إن كدتم آنفا لتفعلون فعل فارس والروم يقومون على ملوكهم وهم قعود فلا تفعلوا ائتموا بأئمتكم إن صلى قائما فصلوا قياما وإن صلى قاعدا فصلوا قعودا
حین صلی قاعدا والناس خلفه قیام فأشار إليهم فقعدوا فلما سلم قال
حضرت نے فرمایا کہ قریب تھا کہ تم ابھی فعل کرتے فارس اور روم کا سا کام کرتے وہ لوگ بادشاہ
کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں ایسا مت کرو تم اپنے امام کی پیروی کرو اگر امام کھڑے
ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو حضرت نے
بیماری میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور اصحاب پیچھے کھڑے تھے حضرت نے ان کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ بیٹھ گئے
جب حضرت نے سلام پھیرا تو یہ حدیث فرمائی **ف** بعض علما کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے اور اکثر علما کے
نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے آخر وقت میں حضرت نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور اصحاب پیچھے کھڑے رہے
تو معلوم ہوا کہ امام کے بیٹھنے سے مقتدی کو بیٹھنا ضروری نہیں اور دست بستہ کھڑے
ہونا ایسا ادب ہے جو درست نہیں لیکن تھا فقط کھڑے ہونا ادب کے واسطے لوگوں کے سامنے
واسطے درست ہے معیقیب بن ابی فاطمہ إن كنت لا بد فاعلا فواحدة مسلم بن
ابی عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو ضرور کنکریاں ہٹانا چاہے تو ایک بار کر **ف** یعنی
نماز میں سجدہ کی جگہ کی کنکریاں ہٹانے کی ضرورت ہو تو ایک بار تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اور یہ کام نماز میں بہتر نہیں اور اگر تجھ کو ہٹانا ہی ضرور ہو تو ایک بار کر اور افضل یہی ہے کہ اس کو بھی نہ ہٹائے
معلوم ہوا کہ کام اگرچہ نماز کے مخالف ہو تو نماز کو نہیں توڑتا **ح** محمد بن مطعم ان امرأة
اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فأمرها أن ترجع إليه فقالت أرأيت إن جئت ولم أجدك كأنها
تعنی الموت قال ان لم تجدینی فأتی أبا بكر کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجھ کو نہ پاوے تو ابو بکر کے پاس آنا یہ حضرت نے اس
حدیث میں اشارہ فرمایا تھا کہ میرے بعد ابو بکر خلیفہ ہیں تب اس نے کہا کہ بھلا بتلائیے اگر میں آؤں
اور حضور کو نہ پاؤں **ف** یعنی اگر میں آؤں اور حضرت کو نہ پاؤں یعنی اگر حضرت کا انتقال ہو گیا ہو تو کیا

کرون حضرت نے فرمایا کہ ابی بکر یاس والی صحبت کی بہت ہوتی ہے مگر کہا عثمانی کہا بھی کی اس حدیث میں حق تلکی
کی خلافت کا بھی اشارہ ہے ق عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَکُمْ بِمَا یَنْبَغِیْ لِلضَّیْفِ
فَاقْبَلُوْا وَاِنْ لَمْ یَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْہُمْ حَقَّ الضَّیْفِ الَّذِیْ یَنْبَغِیْ لَہُمْ بخاری نے اور
مسلم نے عقبہ بن عامر سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اترو کسی قوم میں پھر وہ تمہارے واسطے اس کا حکم کریں
جو کہ مہمان کے واسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وہ نہ کریں تو تم ان سے مہمان کا حق جیسا کہ ان کو چاہیے
لیلو ف یعنی کا اور یہ حکم حضرت نے شروع اسلام میں کیا تھا تو اس صورت میں یہ قول قرار بھی ہوا تھا کہ اگر مسلمان
تمہارے ملک میں آویں جاویں تو ان کی ضیافت اور حاجت روائی کیجیو تو اس حدیث میں وہی لوگ مراد ہیں
اور یہ مطلب نہیں کہ مسافر جبر اور زبردستی سے اپنی مہمانی مانگے ان النبی کو جانا درست کر نہ
سے م انس اِنْ یَعِشْ ہٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰی اَنْ لَا یُدْرِکَہُ الْہَرَمُ حَتّٰی تَقُوْمَ
السَّاعَۃُ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اس کو بوڑھا نہ
پاویگا کہ تمہاری قیامت قائم ہو جاویگی یعنی تمہاری موت کی ساعت پہنچے گی ف جنگلی لوگوں نے حضرت سے
پوچھا کہ قیامت کب آویگی اس قوم میں ایک چھوٹا لڑکا تھا اس کی طرف اشارہ کر کے یہ حدیث فرمائی
یعنی یہ لڑکا بوڑھا ہونے پاویگا کہ تم سب مر جاؤ گے تو تمہارے حق میں گویا قیامت آگئی یعنی بہت سے
اگر ابھی جانیں نہیں دیکھو یا سارا جہان نہیں ان لوگوں نے حقیقی قیامت کا سوال کیا حضرت نے مجاز سے جواب دیا
کا جواب ایسا اس مطلب کر کر فرمائے کہ میں قیامت کا وقت نہیں جانتا تو جنگلی جاہل بے اعتقاد ہو جائے
کہ کیسا نبی ہے کہ قیامت کو نہیں جانتا ہے ق عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنْ یَکُنْ ہُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ
عَلَیْہِ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ ہُوَ فَلَا خَیْرَ لَکَ فِیْ قَتْلِہٖ یعنی ابن صیاد بخاری اور مسلم میں عمر فاروق
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت میں وہ دجال ہے تو تم کو میسر نہ ہوگا اور اگر
ابن صیاد دجال نہیں تو اس کے قتل کرنے میں تمہارا کچھ بہتری نہیں ف ابن صیاد مدینہ میں ایک
لڑکا تھا عجیب غریب اس کے حالات تھے لوگ دجال کہتا تھا حضرت وہاں ہو کر نکلے سب لڑکے بھاگ گئے
وہ نہ بھاگا حضرت نے اس سے فرمایا کہ تو میری پیغمبری کی گواہی دیتا ہے کہا نہیں تو تم میری پیغمبری کی گواہی

ہو مصے اسی لوگو گمان ہوا کہ شاید یہی رکاوٹ ہے واسطے عزم ساتھ نہ دینے حضرت ہی کہا اگر حکم ہو تو ہر سال کریں
پیچھے ملنے
کا تو ان سے یہہ حدیث فرمائی یعنی اگر رہے ہم زندہ تو اسکو تو رہا رکھنگا اسواسطے کہ وہاں کی سنت
حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں مقدس ہی اور اگر یہہ وہاں نہیں تو اسکے دھونے اسکے ماننے کا وعدہ ہی
ابن عباس لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع مسلم عن عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ اگر میں اگلے سال تک زندہ رہا تو نویں تاریخ کا بھی ضرور روزہ رکھونگا ف حضرت ہر عاشورہ
کا یعنی محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھتے تھے جب مدینہ میں رمضان کے روزے فرض ہوئے تو اسکی فرضیت
منسوخ ہو گئی سبب حال کر دیتے تھے اصحاب نے کہا کہ یہود بھی اسدن کا روزہ رکھتے ہیں تب حضرت نے یہہ
حدیث فرمائی یعنی اگر میں زندہ رہا تو اگلے محرم میں نویں اور دسویں دو تاریخ کا روزہ رکھونگا تا کہ
یہود کی مشابہت نہو لیکن اس سال تک محرم کے حضرت کا انتقال ہوا اسی حدیث سے بعضے علما نے کہا ہی کہ نفل کا ایک روزہ
اکیلا کروہ ہی عن انس لیس من صدق لیدخلن الجنة قال الضمام بن ثعلبة مسلم عن انس
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر سچا ہی تو مقرر بہشت میں جاویگا یہہ حضرت نے ضمام بن ثعلبہ کے حق میں فرمایا
ف انحضرت سے ایک شخص آیا ضمام بن ثعلبہ اسکا نام تھا اسنے اسلام کے وہ حکم پوچھے حضرت نے اسکو
بانچ وقت کی نماز اور زکوٰۃ اور رمضان کے روزے اور حج اور رکوۃ بتائی تو اسنے کہا اسکی قسم جسنے تجھکو بھیجا
کہ میں نہ ان میں زیادہ کرونگا نہ کم جب وہ گیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی ضمام کے کلام کا یہہ مطلب
نہیں کہ سوائے فرض کے میں سنت اور نفل نہ کرونگا بلکہ یہہ مطلب کہ فرض جو زبانی حکم ہے اس میں کچھ کمی یا زیادتی اپنی طرف سے
نکرونگا اور دوسری وجہہ یہہ کہ وہ شخص اپنی قوم کیطرف سے ایلچی ہو کر آیا تھا تو مطلب یہہ کہ اپنی قوم کو وہ
جیسا فرمانا ہی ویسا پہنچاونگا کچھ کمی یا زیادتی نکرونگا حضرت سے سنا ہی ویسا ہی کہونگا عن ابوھریرۃ
لئن کنت کما قلت فکانما تسفہم المل ولا یزال معک من اللہ ظہیر علیہم ما دمت
علی ذلک قال یحدث قال یا رسول اللہ ان لی قرابۃ اصلہم ویقطعونی واحسن الیہم
ویسیئون الی واحلم عنہم ویجہلون علی مسلم ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر
حقیقت میں تو ایسا ہی ہے جیسا تو نے کہا تو گویا انکے منہ میں گرم راکھ ڈالتا ہی اور ہمیشہ خدا کی طرف سے

ساتھ ایک مددگار روشن دیتا ہے اگر تمکو یہ حالت سکھو کا ٹھیک کرتے ہیں حال اسکے تیسرے کا یہ مطلب ہے اس سے دیکھ بہت
لوگ کہا تھا کریا شغل اسکے تیسرے رشتہ میں اس حق کے سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھسے پرادر کا حق کاٹتے ہیں
میں احسان کرتا ہوں اور مجھسے برائی کرتے ہیں اور میں تحمل اور کیا کرتا ہوں اور وہ مجھسے جہالت کرتے ہیں
کا ٹلیاں دیتے ہیں ف یعنی اگر صفت حال ایسی ہے تو وہ لوگ تیرے ساتھ سلوک کرتے ہیں اور تو سن ترکے
کیا وجود تیرے احسانات اور تحمل اور نیکی کے اور کا حق سنبھال اور ادا کرتے ادا اسکے طرح رکھ کر نا
عمواں کی چہالت سے سکھے سامنے دیا ہیں گویا سیل اور تعریب ہوگی سے اور آمد الہیاں ہے تیرے ہیں
وشتہ مقرر ہو گا اسپر تیرے ساتھ یہ حالت برقائم رہے اس حدیث سے مراد بردباری اور تحمل انکی بہاہیب
ملی ثابت ہوئی

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرخیرہ کی لفظی

ق حکیم بن حزام سے روایت ہے کہا اصلاً ہر ساکان عن طاہر عمی تجارہ اس اسلم جس کرم کرم ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر صدقہ وہ ہے کہ ف لعنی فقر سے اور مکان کی حاجت کریا ہو اور دینا شروع
کرا ول ان لوگوں سے جو تیرے عیال ہیں اور سب سے بہتر صدقہ یہ ہے کہ کاش حق قرابت والے کے حق پر مقدم ہے میراث کریا تو والا
سے حکم اجات شرعی ہے بیان وہ موقوف ہوں اتنی سخت دعاؤں سے پیرم الذین یلونہم
ثم الذین یلونہم ثم یجیئ قوم تسبق شہادۃ احدہم یمینہ ویمینہ شہادتہ رواہ مسلم
اور سلم میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب لوگوں میں بہتر میرے زمانے کے لوگ
ہیں اصحاب پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو اصحاب کے ملنے والے ہیں اور شاگرد اور بہت دیدہ میں پیچھے تابعین
پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو انکے بعد ہوئے ہوئی احسان کے صحبت میں تبع تابعین پہلی بیرون کہ انہوں
بعد وہ لوگ اونچے ہوں گے ایک قسم برستی کی کرینگے اور ایک قسم کی قسم برستی کرینگے یعنی بعد تابعین
ہوگا ایسا اور ساتھ سے ماں پر وہ قسمیں کھا دینگے اور بات کو سچ سے ف ملاؤں
سیوطی نے کہا اسکی شرح میں کہا گیا کہ قرآن ایک زمانہ ہے مقدار اس کی معین لوگوں کا نام ہے بعضے دلیل
کہتے ہیں کہ ساتھ برس کا ہوتا ہی اور تحقیق سکے ہر ایک سو برس کا اسکی ہم جماعت دوسرے کو قرن کہتے

کچھ مقرر نہیں سو حضرت اور اصحاب کا زمانہ ابتداء نبوت سے اخیر صحابی کی وفات تک ایک سو بیس برس کا تھا
اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر برس آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہو چکا اس
وقت میں نہایت بدعتیں ظاہر ہوئیں اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور حکمت کا علم
یونانی زبان سے عربی میں ترجمہ ہوا اسکو دریافت کرکے بہت سے مسلمانوں کے عقیدے بگڑ گئے اور علماء
اہل سنت پر بادشاہوں کی زیادتیاں شروع ہوئیں غرض اسلام پر بڑی مصیبت پڑی اور دین میں
ملت گیا اور محبت دین کی کمی ہوتی گئی اب تک تو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ف
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کے اور حضرت کی صحبت کی برکت سے تین زمانوں تک
خیریت غالب رہی اور ان کی بعد اسکے شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہو جاویگی اور یہ مطلب نہیں کہ بالکل
خیریت جاتی رہیگی اسواسطے کہ امت محمدی قیامت تک سب بالکل گمراہ نہ ہو جاوینگے بلکہ ہر زمانہ
میں کچھ اہل حق قائم رہینگے اگرچہ اہل باطل کثرت ہوں اسواسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہے کہ جو قول اور فعل
اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں بے رد اور بے انکار رواج پایا وہ حق ہے اسکو قبول
کیا چاہیے اور جو قول اور فعل ان تین زمانوں کے بعد نکلا یا پیدا ہوا وہ بدعت ہے اسکو ہرگز نہ قبول کیا
چاہیے کہ اسمیں سراسر دین کی بربادی ہے اگر عاقل آدمی اسمیں غور کرے تو جتنی بدعتیں کہ جہان
میں ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں سب انکی پہچان اور گمراہی پوچھ جاوے ۔ عن ابی ہریرۃ خیر امتی القرن
الذی بعثت فیہم ثم الذین یلونہم قال ابو ہریرۃ واللہ اعلم اذکر الثالث ام لا
ثم یخلف قوم یحبون السمانۃ یشہدون قبل ان یستشہدوا رواہ مسلم ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر میری امت میں وہ زمانہ ہے جسمیں میں بھیجا گیا یعنی اصحاب کا زمانہ
پھر بعد اسکے وہ لوگ بہتر ہیں جو انکے ملے ہوئے اور انکی صحبت والے ہیں یعنی تابعین ابو ہریرہ نے
کہا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ حضرت نے تیسرے زمانہ کو بہتر کہا یا نہیں حضرت نے فرمایا پھر وہ
لوگ باقی رہ جاوینگے جو فربہی اور موٹاپے کو دوست رکھینگے گواہی دینگے بن گواہی بلائے ف
یعنی انکو خوف خدا اور خوف قیامت نہ ہوگا جو ایمان اور نیک عمل سے ہو گی صفائی کرینگے جیسا

۱۴۲
ھ

آخر کو جبکہ دنیا کی ریاست اور سرداری کو کمال تک پہنچے ریاضت اور محنت بہت تھوڑی کی آرام میں اور
میں مشغول ہوکر بندہ شکم ہوجاوینگے اسقدر زبان کا مزہ اور جو پوشاہ ہو لینے کی کچھ پروا
نا حق کو اسی دنیا کی تیاری ہوگئی بدون خواہش کے اور حاکم کو اس پر بیٹھ جو گئے اس
اور یہ حدیث کا ایک علامہ معجزہ کہ زمانہ کا اور شرحالیہ ہو انکے قتل اور رسول کا اخبار فرمایا تو وہ
لازم ہیں کہ ان سو اصحاب تابعین اور تبع تابعین کے کسیکے رستہ اور راہ کو قبول کریں امام اعظم اور
اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ تھے دین کا جو بنا
سبب سے مسلمانو کو آسان ہوگیا اسو اسطےکہ وہ خیر القرون میں داخل تھے اس واسطے اہل سنت
ترجیح دینے میں انکو اپنا پیشوا بنا یا **ق** اَنَسٍ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ
الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ
انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب انصار کے محلوں سے نجار کی اولاد کا محلہ بہتر ہے پھر
کے اولاد بہتر ان کے بعد حارث بن خزرج کی اولاد بہتر انکے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر اور انصار کے سب
محلوں میں بہتر ہے **ف** مدینہ میں انصار میں بہت محلے اور احاطے تھے حضرت کی
مدد سے کی اسواسطے کی جمل تعریف کی گویا ان لوگوں کے زیادہ مرتبہ ان شاء ہیں ہر ایک کی علیحدہ
نام لیکر خوبی بیان کی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ
صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
مردوں کی صفوں میں پہلی صف بہتر ہے اور پیچھلی صف بری ہے اور عورتوں کی صفوں میں بہتر
پیچھلی اور بری پہلی صف ہے **ف** حضرت کے وقت میں مرد اور عورتیں جماعت کی نماز میں شریک ہوتے اول
مردوں کی صفیں ہوتی تھیں انکے پیچھے عورتوں کی صفیں سو فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں اول صف بہتر ہو اسلئے
جلدی حاضر ہو اور امام کے قریب ہو اور عورتوں کی نہایت دور اور پیچھلی صف کو بہتر فرمایا اسواسطے کہ وہ مردوں سے
دور ہیں عورتوں کو قریب ہونے میں خیال اگر مرد و عورت متصل ہوں میں فساد کا خوف اور عورتوں کی صفوں میں پہلی
فرمایا اور پیچھلی کی تعریف کی تو اسواسطے کہ پہلی صف مردوں کے قریب ہے اسمیں خیال پیدا ہو تو نہیں اور پیچھلی صف مردوں

دونوں میں سے کوئی نہیں پڑھ رہا ہے بہت ہی معلوم ہوا کہ غور و فکر کرنا لازم ہے اگر ایک مقام پر مشغول ہو جائے

خ ما انتم حرکت بشئ افضل مما خرج منہ روایت ہے ابوذر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ نہیں تقرب ڈھونڈتے

اللہ سے ساتھ کسی چیز کے بہتر ف جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے ایک شخص سے نوجوان کو کہ قرآن پڑھتا تھا

دیکھ کر کہا ہے یہ اونٹ آئے حضرت کیلئے جارہے فرمایا کہ اگر قرآن پڑھ سکتا ہے کہا ہاں حضرت نے کہا کہ عمر کم ہے

اور بعد نہیں ہیں حضرت فرمایا بلکہ تمہیں ان کی اور سکو دو یہ سردار بنایا کیونکہ حضرت قرآن اس کو تھا

سنت اور اس طرح کے فرمانے ہیں داخل ہوتی ہیں سو اس طرح سے زیادہ لیا شرط کر لیتے ہیں

اس بیان کا حضرت نے اپنی طرف سے جہاں کہا کہ سلامت ہو یاروں اور دنیا والے جس میں سونا ہی جانا ہے کہ

میں یاد ہیں خ عثمان رضی اللہ عنہ کہ من تعلم القرآن وعلمہ بہتر تمہارا وہ ہے حضرت عثمان

علی مرتضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں میں بہتر وہ ہے جو قرآن کو سیکھے اور دوسروں کو سکھلائے ف

مراد اس سے پڑھنا اور قرأت یا اس کے معنی کو اور سمجھانا اور علم قرآن کے معانی اور مطالب اور احکام خود دیکھے اور لوگو

کو بتلائے کیونکہ اس میں اللہ کی کتاب ہے ہر حرف پر اس لفظ سے زیادہ تر افضل ہے کہ غرض تعلیم قرآن ہے

سب سے بہتر ق انوکھی ہر یرۃ خیر نساء رکبن الابل نساء قریش احناہ

علی ولد فی صغرہ وارعاہ علی زوج فی ذات یدہ رواہ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے

حضرت نے فرمایا کہ بہتر عورتیں کہ اونٹ کی سواری کرتی ہیں یعنی عرب کی عورتیں بہتر ہیں سب

عورتوں سے نیک عورتیں قریش کی عورتیں بہتر ہیں نہایت مہربان ہوتے ہیں اپنے بچوں پر

چھوٹے کے مال کی ف ام ہانی بنت ابی طالب کی بہن تھیں بیوہ ہو گئیں تھیں حضرت نے چاہا کہ ان سے نکاح کریں

پس فرمایا کہ یا حضرت تمام خلق سے آپ میرے نزدیک زیادہ پیارے ہیں لیکن میرے لڑکے نہایت چھوٹے

ہیں میں نہیں چاہتی کہ آپ کے بستر پر رہوں اور بچوں کو ان سے چھوڑوں میں ان کی حق تلفی سے

ان عذر کے سبب نہیں نکاح کر سکتی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور قریش کی عورتوں کی تعریف

اور تعریف کا عذر پسند کیا معلوم ہوا کہ عورتوں کی تربیت اچھی ہے کہ شوہر کا مال اور لڑکوں کو اچھی طرح پالے

اور خاوند کے مال کو نگاہ رکھے ق علیٰ ابیہ رکبانی ابنت عمران وخیر نسائی خدیجۃ

بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے زمانہ میں مریم عمران کی بیٹی سب
عورتوں سے افضل اور اپنے زمانہ میں یعنی امت محمدیہ میں خدیجہ سب عورتوں سے افضل ہیں خَیْرُ یَوْمٍ
طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ آدَمُ وَفِیْہِ اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ وَفِیْہِ اُخْرِجَ مِنْہَا وَلَا
تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا افضل دن جمعہ
کا ہے کہ جس پر آفتاب نکلا اسی دن آدم پیدا ہوئے اور اسی دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن بہشت سے نکالے گئے
اور قیامت نہ قائم ہوگی مگر جمعہ کے دن ف یعنی تمام عالم پیدا ہوا ایک شنبہ سے پیدائش شروع
ہوئی جمعہ کو ختم ہوئی تو یہود سمجھے کہ ہفتہ کو خدا نے عالم کی پیدائش سے فراغت پائی تو اسدن
کہ سب دنیا کا کام چھوڑ کے اسدن عبادت کریں اور نصاریٰ یہ سمجھے کہ ابتداء پیدائش عالم کی
یکشنبہ سے ہوئی اور انکے گمان فاسد میں حضرت عیسیٰ مقتول اور مصلوب ہو کر تین دن کے
بعد اسدن زندہ ہوئے تو یہ دن بہتر اور اسلام میں جمعہ بہتر اسواسطے کہ حضرت آدم کی پیدائش
اور بہشت میں داخل ہونا اور بہشت سے نکلنا اسی دن ہوا اور قیامت بھی اسیدن ہوگی تو اس
دن کی بزرگی معروف ہوئی اور نہایت خصوصیت تو لازم ہے کہ اسدن دنیا کا کام چھوڑ کر سب اہل عبادت
کی طرف متوجہ ہوں چند نظر ظاہر میں بہشت سے نکلنا انسان کی حق میں احسان نہیں لیکن حقیقت میں
بڑا احسان ہے اسواسطے کہ حضرت آدم کے نکلنے سے عالم میں نسل آدمی کی ترقی ہوئی انبیاء اور اولیاء اور
اتقیاء اور ابرار لوگ پیدا ہوئے اور زمین کی آبادی قیامت تک آباد رہیگی ھ عَوْفُ بْنُ مَالِکٍ
سے روایت ہے خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَہُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْہِمْ وَیُصَلُّوْنَ
عَلَیْکُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَہُمْ وَیُبْغِضُوْنَکُمْ وَتَلْعَنُوْنَہُمْ وَیَلْعَنُوْنَکُمْ مسلم
میں مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر تمہارے سردار اور حاکم وہ ہیں کہ تم انکو چاہو اور وہ تمکو چاہیں تم انکو دعا دو
اور وہ تمکو نیک دعا دیں اور بدتر تمہارے سردار وہ ہیں کہ تم انکو دشمن رکھو اور وہ تمکو دشمن رکھیں اور تم انکو بد دعا دو
اور وہ تمکو بد دعا دیں ف جب حاکم اور رعیت میں محبت ہوئی تو انتظام بخوبی ہوگا اسواسطے انکی
تو لازم ہے کہ حاکم اور رعیت میں بغض اور نفرت ہوئی تو انجام کار بد انتظامی ہوگی اسواسطے انکی

۱۱۶ م

۱۱۵ ھ

کی مرحدیث میں حاکموں کو نصیحت ہی کہ انصاف کریں اور ظلم سے دور رہیں اسواسطے کہ حقیقت میں انصاف اور عدالت حاکم کی تخت کا پایہ ہے اور ظلم اور عضب نقص کا سبب ہے ۞

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جن میں پیچھے حکم اصل الفصل کا

صحیح ہی

ابن عباس أبغض الناس إلى الله ثلاثة ملحد في الحرم ومبتغ في الإسلام سنة الجاهلية ومطلب دم امرئ بغير حق ليهريق دمه رواه البخاری روایت ہے عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا کہ سب لوگوں سے زیادہ ترو شمن پروردگار کے تین شخص ہیں ایک تو حرم کی حدوں میں کج رویت بری راہ چلنے والا دوسرا ہیں اسلام میں کفر کی رسم ڈھونڈنے والا تیسرا ناحق کسی شخص کے خون کا چاہنے والا اور ملحد سے مراد ہر کسی کو واسطے **ف** حرم میں کج روی کرنا ہے وہ کام کرنا جو وہاں حرام ہیں جیسے قتل اور لڑائی اور شکار کرنا یا کج روی سے سب گناہ مراد ہوں چنانچہ عبداللہ بن عباس کا قول ہے کہ جیسے عبادت کا حرم میں زیادہ ثواب ہے ویسے ہی گناہ کا بھی وہاں بڑا عذاب ہے اسواسطے حضرت عمر نے اول زیادہ تر رہنے سے مکہ میں اسیواسطے ابن عباس نے مکہ کی سکونت ترک کر کے طائف میں جا رہنا اختیار کیا تھا اور کفر کی رسم سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص کے عوض اسکے قبیلہ پر مواخذہ کرنا اور جانوروں سے شگون لینا لوگوں کے نسب میں طعن کرنا اور حاملہ عورت پر گریہ کرنا اور نوحہ کرنا ستاروں کی تاثیر سے جاننا اور ایسے امور جو زمانہ جاہلیت کے تھے اور شرع میں ممنوع ہیں اور مطلب ناحق سے یہ مراد ہے کہ اسکو کسی نوع کا حق نہیں اور ظاہر ہی فصل کی کچھ حاجت نہیں

هر ابو هريرة أثقل صلاة على المنافقين صلاة العشاء وصلاة الفجر ولو يعلمون ما فيهما لأتوهما ولو حبوا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب نمازوں سے زیادہ بھاری منافقوں پر عشا کی اور فجر کی نماز ہے اور اگر وہ لوگ جانتے جو کچھ ان میں ثواب ہے تو البتہ آتے گھٹنوں کے بل **ف** عشا کے وقت نیند کا غلبہ یا قصہ کہانی یا ناچ رنگ کا بکھیڑا رہتا ہے اور فجر کو نیند کی لذت چھوڑنا کچھ ظاہر ہی سہل نہیں اور جو کچھ ثواب ہے وہ معلوم ہوتا ہے اسواسطے ان دونوں وقتوں کی نماز سے نہیں رہ سکتی معلوم ہوا کہ جو عشا اور صبح کی نماز میں کاہلی کرے

۱۱۶۳ ق

اور دل خوش ہوتا ہے اور دنیا کی محبت سرد ہو جاتی ہے کہ اپنے دل کو سمجھاوے اور توبہ کرے ق الوحد یہ
وعائشۃ احب الاعمال الی اللّٰہ ادومھا وان قل بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ اور حضرت
عائشہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب عملوں میں بہت پیارا وہ عمل ہے جو مدام ہو
اگرچہ تھوڑا ہی ہو ف مدام عمل خدا کو اس واسطے بہت پسند ہے کہ اس کا کرنے والا ہمیشہ غافل نہیں کبھی ترک کرے اور کبھی
نہیں اور دوسرا سبب اس کے بہت پسند ہونے کا یہ ہے کہ اس عمل کی برکت دل میں ہو جاتی ہے روز بروز کو قرب اور
صفائی حاصل ہوتی جاتی ہے اور گناہ گاہ کرنے کا اثر دل میں نہیں جمنے پاتا جیسے بجلی کے چمکنے سے ابر میں
روشنی ہے پھر اندھیرا ہو جاتا ہے ایسے ہی طریقت والے اس کو یوں فرماتے ہیں کہ جب آدمی کوئی عمل عبادت یا
ذکر شروع کرے تو اس کو مدام کرتا رہے تاکہ اس کا نفع و برکت کم نہ ہو

۱۱۶۴ ھ عن ابی ہریرۃ احب البلاد الی اللّٰہ
مساجدھا وابغض البلاد الی اللّٰہ اسواقھا مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ حضرت نے
فرمایا کہ شہروں میں جگہ مسجدیں خدا کے نزدیک سب جگہوں سے زیادہ پیاری ہیں اور شہروں میں جگہ بازار خدا کے نزدیک بہت بری
ف مسجدیں اس واسطے زیادہ پسند ہیں کہ وہ عبادت کا مکان ہیں اور بازار اس واسطے
ناپسند ہیں کہ ان میں دنیا کی حرص بڑھتی ہے اور لوگ خرید و فروخت میں مشغول ہو کر عصر کی نماز قضا کر دیا کرتے ہیں اور
جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں

۱۱۶۵ خ عن عبد اللّٰہ بن عمرو احب الصیام الی اللّٰہ صیام داؤد کان
یصوم یوما ویفطر یوما واحب الصلوٰۃ الی اللّٰہ صلوٰۃ داؤد کان ینام نصف اللیل
ویقوم ثلثہ وینام سدسہ بخاری نے عبد اللّٰہ بن عمرو سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا نہایت پیارا
روزہ خدا کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہ رکھتے تھے اور نہایت پیاری
نماز خدا کے نزدیک داؤد کی نماز ہے کہ آدھی رات تک تو سوتے تھے اور تہائی رات وہ نفلوں کی نماز پڑھتے
تھے اور جب چھٹا حصہ اس کا باقی رہتا تو پھر سو رہتے تھے ف اگر ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا
اس واسطے پسند ہے کہ برابر روزہ رکھنے سے آدمی کو عادت ہو جاتی ہے روزہ کی کچھ تکلیف باقی نہیں رہتی اور تہجد کی نماز اس طرح
رات میں اس واسطے پسند ہے کہ آدمی جسم کا حق اور خدا کا حق دونوں ادا ہوتا ہے اور رات پچھلے سو جانے سے
حکمت یہ ہے کہ بیداری کا اثر چہرہ پر ظاہر نہ ہو اور ریا کا شبہ نہ رہے اور تہجد کا ثواب بھی حاصل ہو

جو سالک کو معلوم ہو کہ یہ طریق عبادت کا ہے تو عبادت میں زیادتی نہایت کمی اور سستی راہ خدا کو پسند
نہیں اسکا نباہ ہمیشہ ہو سکتا ہے اور اسکا حال معلوم ہو کہ تہجد کے سوا ضائع کرتا ہے تاکہ فجر کی نماز بھی ادا ہو
اور رات کے جاگنے کی مشقت سے دور رہتا ہو د سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى
اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ
بَدَأْتَ مسلم میں سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بہت پیارا کلام خدا کی نزدیک چار ہیں
اول سبحان اللہ دوسرا الحمد للہ تیسرا لا الہ الا اللہ چوتھا اللہ اکبر نہیں ضرر کچھ تجھ کو ان چاروں میں جس کو پہلے
وقت جس سے تو چاہے ابتدا کرے ف یعنی یہ بات نہیں کہ ان اللہ سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر
سب درست ہیں ق عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ
الْفُرُوْجَ بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب شرطوں میں بہت
لائق ہے جسکو پورا کیا جائے اس شرط کا زیادہ تر پورا کرنا لازم ہے جسکے سبب سے عورتوں کی شرمگاہیں حلال
کرلیں ف جو شرطیں قبل نکاح ذکر کی جاتی ہیں واجب الادا ہیں سوا انکے اول تو مہر ہے دوسرے
نفقہ تیسرے حسن سلوک دستور کی سوا اس کی جو مہر مقرر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسکا ادا کرنا سب سے مقدم ہے
اور جو مہر ادا کرنے کا قصد نہیں رکھتا وہ گنہگار ہے اور بعض شرطیں نکاح میں واجب الادا نہیں جیسے خاوند کا عورت
کے گھر میں رہنا اور عورت کو اپنے گھر میں نہ لانا یا خاوند کی زندگی میں دوسرا نکاح نہ کرنا یا پہلی جورو کو طلاق
دینا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَخْوَفُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ
زَهْرَةِ الدُّنْيَا قَالُوْا وَمَا زَهْرَةُ الدُّنْيَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَرَكَاتُ الْاَرْضِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ قَالَ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَأْتِي
الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ اِنَّ كُلَّ مَا اَنْبَتَ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ
الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثُمَّ اجْتَرَّتْ
وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ اَخَذَهُ بِحَقِّهِ
وَوَضَعَهُ فِيْ حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا

تخریج بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ زیادہ تر خوف جسکا مجھکو تم پر
ہے وہ چیزیں ہیں جو کہ نکالیگا تمہارے لیے اللہ تعالیٰ یعنی دنیا کی زینت اور آرائش سے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا
کی آرائش سے کون چیز مراد ہے حضرت نے فرمایا کہ زمین کی برکات جیسے اناج اور سب میوے اور فرش
اور سونے چاندی کی کہاں اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا نیک چیز بھی بدی لاویگی یعنی جب زمین کی پیدا
ہوئی چیز کو برکت اور خیر فرمایا تو بھلا خیر سے شر کیونکر ہوگا حضرت نے فرمایا یہہ ہی کہ خیر سے خیر ہی ہوتی
ہے خیر سے خیر ہی ہوتی ہے جیسے خیر ہی ہوتی ہے البتہ برابر کی گھاس کو ربیع کی فصل اگاتی ہے جانور کو
ہلاک کر ڈالتی ہے یا ہلاک کے قریب کر دیتی ہے اگر بدرجہ زیادہ کہاوے اور دوسری روایت میں ہے کہ جو
جانور کو ہلاک کرتا ہے پیٹ پھولکر قریب ہلاکت کے کر دیتا ہے یا اس جانور سبزہ کہا پیٹ اسکو ہلاکت
نہیں کرتا وہ کہایا کیا یہانتک کہ جب اسکے دونوں کوکہیں تن گئیں یعنی جب کہ آسودہ ہوا تو آفتاب کے
سامنے جا ٹھہرا پھر اسنے جگالی کی اور پیشاب کیا اور لید کی پھر چرا اور آگاہ ہو کہ یہہ کیا سو جسنے
کہانا شروع کیا بیشک یہہ مال دنیا کا ہرا بھرا اور شیریں ہے سو جسنے اسکو بچا لیا اور حق پر صرف
کیا یعنی حلال وجہ سے کمایا اور شرع کے موافق موقع پر خرچ کیا تو یہہ مال اسکا اچھا مددگار ہے
اور جسنے اسکو ناحق لیا یعنی طمع سے اور حرام وجہ سے جمع کیا تو اس مالدار کا حال اس بیمار
کا سا حال ہے کہ جو کھاوے بیمار رہے کہاتا جاتا ہی اور کبھی آسودہ نہیں ہوتا **ف** اس حدیث میں
حضرت نے ایک مثل حریص اور بخیل مالدار کی اور دوسری مثل نیک مالدار کی فرمائی سو جس مالدار نے
مال کو جمع کر رکھا اور حقداروں کا حق ادا نہ کیا اسکا حال اس جانور کا سا حال ہے جسنے گھاس
کہائی پھر پیٹ پھولکے گرمی کی تاب نہ لا سکا مر گیا تو گھاس نے اسکے حق میں زیادہ نقصان کیا جسطرح
ناحق جان گئی اور جس مالدار نے خود کہایا اور اپنی حاجت سے زیادہ مال کو خیرات کیا تو اسکا
حال ایسے اس جانور کا حال ہے جسنے گھاس کو چرا پھر آسودہ ہو کر آفتاب کے سامنے جگالی سے
ہضم کرکے پیشاب اور لید سے فضلہ دور کیا ایسے جانور کو ہرگز ہلاکت نہیں اور گرمی کا
کچھ ڈر نہیں سو جس مالدار نے اپنی ضرورت کے بعد جناب الٰہی کیطرف توجہ کی اور ثواب

الستا

رب کا سامنا ہوا تو زراعت اور حاجت والی کو مثل پیشاب اور لید کے علیحدہ کرنے میں اپنی محبت جانا کیا
اور معارف حمیدہ میں صرف کرکے اپنے رب کی عبادت گذاری کرتا ہے ق عائشہ اَسْرَعُكُنَّ لُحُوْقًا
بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے اپنی بیبیوں
سے فرمایا کہ تم میں سے میری ساتھ جلدی تر ملنے والی وہ بی بی ہے جسکا ہاتھ زیادہ تر لمبا ہے سب
بیبیاں حضرت کے بعد وہ بی بی پہلے مرگئی جس ... ف حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ جب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ظاہر میں انہوں نے سمجھ کر سب بیبیوں نے ہاتھ ناپے حضرت سودہ کا
ہاتھ سب سے زیادہ لمبا تھا جب حضرت کے انتقال کے بعد زینب بنت جحش کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا
کہ لمبے ہاتھ سے سخاوت مراد تھی اور زینب سب بیبیوں میں زیادہ تر سخی تھیں اپنے ہاتھ سے
محنت کرکے صدقہ کی عادت فرمائی ہمیشہ بیماری سواق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا
الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ سچے مضمون کا قصیدہ جسکو عرب نے کہا لبید شاعر کا قصیدہ ہے
جسکا یہ مصرع ہے کہ اللہ کا نام تھا سب جھوٹا ہے یعنی سوا اسکے ہر چیز فنا ہونے والی ہے ف زمانہ
جاہلیت میں لبید نام شاعر تھا اسکا کہا ہوا یہ شعر عمدہ ہوا کہ حق تھا اور موافق قرآن کے مضمون کے
تھا اس واسطے اسکی تعریف فرمائی معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون حق ہو اور حکمت اور نصیحت پر ہو
اسکا پڑھنا شعر میں منع نہیں بلکہ پسندیدہ ہے جیسے گلستان اور بوستان اور مولوی روم کی
مثنوی رحمۃ اللہ علیہم د اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيْثًا مسلم میں ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں میں بہت سچے خواب والا نہایت سچ بولنے والا ہے ف
یعنی جو کہ ہمیشہ سچ بولتا ہے اسکی خواب بھی سچی ہوتی ہے اس واسطے کہ ہمیشہ سچ بولنے سے آئینہ دل روشن ہوتا ہے اور زنگ اور کدورت سے
خواب میں عالم مثال کا عکس بخوبی نظر آتا ہے شک نہیں اسی واسطے فاسق کی خواب اکثر ... ہوتی
ہے ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ
الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بادشاہ [illegible]

نزدیک قیامت کی دن اور نہایت ذلیل ہوگا وہ شخص جسکا نام شہنشاہ اور بہا... حاکم کا
جاوی حقیقت میں کوئی بادشاہ نہیں سوای خدا کی ف ایران کے بادشاہونکو
شاہنشاہ کہتے تھے جسکا ترجمہ عربی میں ملک الاملاک اور ہندی میں مہاراج ہی جو لوگ ہمیں لکھا کرتے
تھا اور صاف ہی ادنیٰ نفری اسواسطی حضرت نے منع کیا تا کہ بندہ کو کب ... ہیں کہ چھوٹا منہ بڑی
بولے اسیطرح جو نام کہ خدا کو خاص ہین غیر خدا کو درست نہیں جیسے رحمن اور قدوس ہر جائز

قد افضل الصلوٰۃ طول القنوت مسلم و ابن ماجہ نی روایت کی کہ حضرت نے فرمایا افضل نماز وہ
ہی جسکا قیام دراز ہو ف زیادہ قیام میں نماز اسواسطی افضل ہی کہ جتنا قیام زیادہ ہوا اتنی ہی
کی قرات زیادہ ہوا ... کہتے ہیں کہ رکوع اور سجود کی کثرت بہتر ہی اور تہجد کی نماز میں طول قیام

قد افضل ہے ف افضل دینار ینفقہ الرجل دینار ینفقہ علی عیالہ و دینار ینفقہ علی
دابتہ فی سبیل اللہ و دینار ینفقہ علی اصحابہ فی سبیل اللہ مسلم نے ثوبان سے روایت
کی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر دینار کہ جسکو مرد خرچ کرے وہ دینار ہی جسکو اپنے جورو لڑکوں پر خرچ
کرتا ہی اور وہ دینار افضل ہی جسکو جہاد میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار بہتر ہی
جسکو جہاد میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہی ف جورو لڑکوں پر
مال خرچ کرنا اسواسطی افضل ہی کہ فرض ہی اور ... پر خرچ کرنا اسواسطی بہتر ہو کہ ...
... اور ... میں خرچ کرنا دین کی امداد ہے
اور ... ہی ... قد
ہے اور حضرات ... افضل الصیام
بعد رمضان شہر اللہ المحرم و افضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ صلوٰۃ اللیل مسلم نے
ابوہریرہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان کی محرم ... کے روزے ہیں
اور افضل نماز بعد فرض ... تہجد کی نماز ہے ف ...
... افضل ... اور تہجد کی نماز ... فضل ... محنت اور مشقت نفس پر بہت ...

مر

کا دمی ہوں سی اور ملکا اسی طرح دیکھی مگر ابو ہریرہ کہتے ہیں مالکی کی [illegible] میں رہے
وہ ساجد ہاکہو اللہ تعالیٰ [illegible] توقیر کریں و سہی کہ حضرت [illegible] اس وقت
رنگ میں ہوا ہے سستی کی حالت میں ہو جد کاں سب دعا کیا کرتے سجدوں کمال یہ عظم کاست
دعا کی صاحب حاضری سی کو سے اس [illegible] کو جاکر سے مالک کو داخل کریں
ایسے ایک حالت میں صاحب قرب الٰہی حاصل یا [illegible] آپ الٰہی [illegible] ہوتی ہے

ق

لوگ [illegible] ما مانگا [illegible] ام حرام بنت ملحان اور [illegible]
[illegible] ابو [illegible] البخاری [illegible] مسلم میں ام حرام ملحان کی بیٹی سے ہے کہ
حضرت [illegible] کہ اول لشکر میری [illegible] دریا سے [illegible] بہشت
واجب ہو [illegible] ام حرام بنت ملحان [illegible] میں بھی [illegible]

ق

[illegible] بخاری اور مسلم میں ام حرام ملحان کی بیٹی سے ہے کہ حضرت نے فرمایا پہلا
لشکر میری امت کا جو روم والوں [illegible] قسطنطنیہ لڑیگا وہ بخشے گئے

ف

ام حرام [illegible] کہ [illegible] تو [illegible] مانگے میں [illegible]
حضرت [illegible] حضرت [illegible] رکھا کو میری امت کے
لوگ [illegible] جیسے [illegible] سوار [illegible]
[illegible] کہا [illegible] کہ میں [illegible]
[illegible] ام حرام [illegible]
[illegible] حکومت میں [illegible] ملک [illegible] سوار [illegible]
[illegible] ملک [illegible] گھوڑے [illegible] ام حرام
[illegible] کہ حضرت [illegible] میں [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] فرمائی [illegible] لشکر [illegible]
[illegible] کہا کہ [illegible] ہوگئی

حضرت نے فرمایا کہ تو انہیں نہیں جانتا اور قسم خدا کی وہ مومن ہیں یہہ حدیث معجزہ ہے کہ حضرت نے
جیسے آیندہ کی بات کی خبر دی ویسی ہی ہوئی **هر** اِنَّ مُسْنَدْ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگوں
میں اول فیصلہ قیامت کے دن خونوں میں ہوگا **ف** مقصود اصلی دنیا میں انسان کی حیات
ہے اور کشت خون اسکے مخالف ہے اور سب گناہ بعد شرک اور کفر کی اسکے پیچھے میں تو اول
خونریزی کا فیصلہ مقدم ہوا حدیث میں اشارہ ہے کہ قتل کو آسان نسمجھا چاہیئے خدا کی
نزدیک ایسا سخت گناہ ہے کہ قیامت میں اول اسکا فیصلہ ہوگا **خ** اِبْنِ عَبَّاسٍ اَهْوَنُ اَهْلِ
النَّارِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ بخاری میں
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب دوزخیوں میں نہایت ہلکا عذاب
والا ابو طالب ہے اسکے پاؤں میں دو آگ کی جوتیاں ہیں جس سے اسکا دماغ اُبلتا ہے **ف**
ابو طالب نے کلمہ نہ پڑھا اسواسطے دوزخ نصیب ہوا اور حضرت سے نہایت سلوک کرتے تھے
اسواسطے سب دوزخیوں سے آسان عذاب ملا ہے معاذ اللہ جب ہلکے عذاب کا یہ حال ہے
کہ جیسے دماغ مثل ہانڈی کے جوش مارتا ہے تو سخت عذاب کو خیال کیا چاہیئے کہ کیسا ہوگا

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سیرت پر کلام الٰہی ہے

ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَأْكُلُهُ الْاَرْضُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ
يُرَكَّبُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمام آدمی کے بدن کو
زمین کھا جاتی ہے سوا اس ہڈی کے جس سے آدمی پہلے بنایا گیا اور اسی سے پھر بنایا جائیگا
ف عجب الذنب اس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے جانور کی دم نکلتی ہے آدمی کے بدن میں
اسکو دمچی کہتے ہیں سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی میں گل جاتا ہے مگر وہ ہڈی باقی رہتی ہے آدمی
کی پیدایش پیٹ میں اول اسی سے شروع ہوتی ہے اور قیامت میں اسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی

سود کی خاطر وہاں منتقل ہو کر جیسا عرب میں تھا دستور اب تیار ہو جاوے گا یہ جو فرمایا کہ زیادتی میں بہت بری چیز ہے
بات کے مارے ایک ماسہ اجزا اصلی کی ہوگی اگرچہ غیر اصلی اجزا اکل ہا وین ۱۳۲ ق عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل
المسلم علی المسلم حرام دمه وعرضه وماله رواه مسلم ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب
چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہے اسکا خون اور اسکی عزت آبرو اور اسکا مال ف حضرت نے جو تمام کلام
میں جہان بڑائی ہے مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی مدعا اور ظلم کی جڑ کاٹی اسواسطے کہ ظلم
میں فساد اور نہیں تینوں کا ہوتا ہے جو ناحق خون کسی مسلمان کا ناحق بہانا گناہ حرام ہوا تو خون بہانا اور ضرر پہنچانا
زیادہ اسکی ناحق گواہی دینا بھی حرام ٹھہرا اور جب مسلمان کی آبرو ریزی منع ہوئی تو اسکو ذلیل کرنا اسکو
ہتک کرنا اسکے عیب و بیعی سے حرام کا رہی اسکی چغلی کھانا غیبت کرنا بھی حرام ہوا اور جب اسکا مال لینا
ہوا تو قطاع الطریق ہو رہی دغا بازی قمار رشوت قمار بازی حرص بھی حرام ہوگئی اسکو لیکر
اس کا سود کے مال ناحق برباد ہونا بھی محافظت نوع انسان شریعت کی عمدہ غرض ہی سو اسکا
بیان اس حدیث میں کر دیا فرمایا ۱۳۳ ق عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل امتی معافی الا المجاهرون وان من
الاجهار ان یعمل الرجل باللیل عملا ثم یصبح وقد ستره ربه فیقول یا فلان عملت
البارحة کذا وکذا وقد بات یستره ربه ویصبح یکشف ستر الله عنه متفق علیه
اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت کے گناہ معاف ہونگے مگر
انکے گناہ نہیں معاف ہونگے جو اپنے پوشیدہ گناہ لوگوں پر ظاہر کرتے ہیں اور البتہ یہ بات
بھی اظہار میں داخل ہے کہ بندہ رات کو کوئی برا کام کرتا ہے پھر اسکو صبح اس حالت میں ہو کہ اسکے
رب نے اس گناہ کو چھپا رکھا ہو سو وہ شخص خود دیدہ کہے کہ او فلانے میں نے رات کو ایسا
ایسا کام کیا رات کو اسکے رب نے گناہ پردہ ڈالا اور صبح کو خدا کی پردہ کو کھولتا ہی ف پوشیدہ
گناہ لوگوں سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہی کہ معاف نہ ہوگا اسواسطے کہ اسمیں گناہ پر
جرأت اور بے پروائی ثابت ہوتی ہے اور معافی لائق ہوتا ہی کہ اظہار کرے اللہ اسمیں ترک ادب
بھی ہے پہناہ اور کبھی میں حد صاحب کے خدا اسیطرح پردہ پوشی کا اتمام چاہیے پردہ کرنا کیا ضرور

سو حافظ شہر میں کہ اگر وہ شہر ہوتا اور ظاہر ہوتا البتہ عطا ایک بڑے میل پہنچ کر اور حق کی اپنے توحید [illegible]
حروف تہا بڑے وہ باتیں کہا تو معرفت اور بڑے میل کے لائق رہا اور حدیث میں آیا ہیں کہ پوشیدہ گناہ [illegible]
کی پوشیدہ توبہ کرنی اور ظاہر گناہ کی ظاہر توبہ کرنی تاکہ تیک ایک خوشی میں کر اسکی توبہ کی [illegible]
گواہ ہوجاویں تا اور گناہ کا اسکے دیکھ کر توبہ پر مستعد ہوں **خ** وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ یَّاْبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ
فَقَدْ اَبٰی رواہ البخاری ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب میری امت بہشت میں داخل
ہوگی مگر جسنے کہ نہ مانا اور انکار کیا لوگوں نے کہا کہ کون ہے انکار کرنیوالا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے میری
اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت میں داخل ہوگا اور جسنے میری نافرمانی کی پس وہ منکر ہے
نکالی یا شریعت میں باتیں نئی اپنی خواہش سے نکالا اور وہ بھی منکر ہے **ف** اس حدیث میں تہدید ہے
اہل بدعت کی اور بدعت اور احکام شرع سے نہ ماننے والوں پر انکار ہی **ق** وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْهِ صَدَقَةٌ کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ
صَدَقَةٌ وَتُعِیْنُ الرَّجُلَ فِیْ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ عَلَیْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَیْهَا مَتَاعَهٗ
صَدَقَةٌ وَالْکَلِمَةُ الطَّیِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِکُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِیْهَا اِلَی الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ
وَتُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَةٌ متفق علیہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا ہر روز جس میں آفتاب نکلے آدمی کی ہر ایک جوڑ میں ایک خیرات [illegible]
ہی انصاف کرنا دو شخصوں میں خیرات ہی مدد کرنا مرد کی اسکے سواری میں سوار کرنا
خیرات ہی یا اسکا اسباب اسکے جانور پر اٹھا کر لاد دینا خیرات ہی اور نیک بات ہی کہ [illegible]
خوش کر دینا یا زیادہ نیکی دلانا بھی خیرات ہی اور ہر ایک قدم جو نماز کیواسطے چلے خیرات
ہی اور تکلیف دینے والی چیز جیسے کانٹا اور پتھر کو راہ سے دور کرنا خیرات ہی **ف**
یعنی ہر روز ہر آدمی کو خیرات کرنا لازم ہی انہوں سے کیونکہ ہر جوڑ زندگی رہنا اور حرکت کرنا
کا نائدہ احسان ہی حق سبحانہ و تعالیٰ کا بس شکر گذاری ہر ہر جوڑ کی ہر روز واجب ہی [illegible]

حیرانیت حضرت مالک نے تدبیر توفیق نہیں ہو تم پر جبر کرے مشکل ہی کی مگر انصاف اور عقل کو برا پایا تھا
مانا کیونکہ اسکی ہو رہی ہر سو زبان کر کر وبال اسکا اسباب لا دنیا بنا کر کیونکہ واسطے مسجد میں جانا مشہور تھی
رہ جیسی ہو زیادہ کو دور کرنا منبہ ہے کہ انکی حیرانیات اور حضرت تحاقی اور اقوال ہی اس انسان سے ہو
سامنے آدمی انکو کرے اور اپنے بڑائی کی صحت اور قوت کی شکر کہ آدمی خدا کی رضا مندی کی
واسطے ہر بالا دہ ق او ہو وہ مبتنی گلی نہ آپ اسکو قبول حوالہ تم کی اس کی اور مسلم میں الرسول
ہی روایت ہی کہ حضرت نبی نے فرمایا جسکی حیرانیت لاوی اور جسکو دی ہو وہ حرام ہی ف
سنیں بنگ اور بیوہ اور عورات اور نماز ہی ہے تو اقبل اس کا تمثیل رہیں گے نیکوکاران سے ترک
برابر ہی بلکہ تحقیق آگے آویگی ق انا کل شیء خلقنہ بقدر ... والکبیر او
الکبیر ... مسلم اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ہر ایک چیز خدا کی تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عجز اور کیس تقدیر سے ہی راوی کو
شک ہی کہ حضرت نے اول ... کا لفظ فرمایا یا کیس کا ف یعنی جو تقدیر سے ہوتی ہے تو
[illegible]
اور کر حضرت کا ... دخول ... اور ... شکر خدا کا شکر کریں ... تشنا رکو
بروایۃ ... انا ... کلام ... وکلام ... عن ...
یہاں ہی اور مسلم ... عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ ...
ایک شخص حاکم ہی اور ... اپنی رعیت اور ... پوچھا جاویگا ...
[illegible]
کہ انصاف کیا یا ظلم اور ... پوچھا جاویگا کہ ... ملک
[illegible]
... پوچھا جاویگا کہ ... اسکی ... اور ... کی ...
غلام ... پوچھا جاویگا کہ ... اسکے ... مالک

معاملت کی بابت عرض کرے ہر شخص اپنے زبردست ہو اور اپنی قابو والی چیزوں کی قیامت میں
پوچھا جاوے گا اگر تو نفسا و تو قدست اور ادا کی انکا حق کیوں نہ ادا کیا واسطے کیا سوال ہوگا
ما شاہی پر موقوف ہیں ھ جابر کل مسکر حرام ان علی اللہ عہدا لمن
یشرب المسکر ان یسقیہ من طینۃ الخبال قالوا یا رسول اللہ وما طینۃ
الخبال قال عرق اہل النار او عصارۃ اہل النار رواہ مسلم جابر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نشہ والی چیز ہے وہ حرام ہے بیشک خدا پر اسکا عہد ہے کہ جو نشہ والی چیز
پیئے گا اسکو فساد کی مٹی پلا دیگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ فساد کی مٹی سے کیا مراد ہے
حضرت نے فرمایا کہ دوزخیوں کا پسینہ یا دوزخیوں کا نچوڑ جیسے پیپ ف مصابیح میں ابتدا
یہی ہے کہ یمن کا ایک شخص حضرت پاس آیا اسنے کہا کہ ہمارے ملک میں جوار کی شراب لوگ
پیتے ہیں اسکو مزر کہتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ اسمیں نشہ ہوتا ہے کہا ہاں تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق ابن عمر کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن
شرب الخمر فی الدنیا فمات وھو یدمنھا لم یتب لم یشربھا فی الآخرۃ
رواہ مسلم ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک نشہ والی چیز خمر
ہے اور سب نشہ والی چیزیں حرام ہیں اور جسنے شراب پی دنیا میں پھر وہ شراب کو سدا پیتا
رہا اور توبہ نہ کی اور مر گیا تو وہ آخرت میں بہشت کی شراب نہ پیوے گا ف اس حدیث سے صاف
معلوم ہوا کہ جو چیز مست کردے اور نشہ لاوے وہ شراب ہے اور حرام ہے خواہ انگور سے
بنے خواہ کھجور خواہ منقی یا شہد یا گیہوں یا جو یا باجرا یا جوسی یا درخت کا عرق جیسے تاڑی
تاڑی ہو یا سیندھی یا بالکل گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ قلیل ہو یا کثیر اسکا سب حرام ہے
اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام محمد اور محدثین کا
اور ابو حنیفہ امام اعظم کے نزدیک محض حرام شراب وہی ہے جو شیرہ انگور سے بنے اور جو اور چیزوں
کی ہو کر جب تک کہ ان چیزوں سے اتنی ہو ہی جو نشہ کے قریب نہیں بیکل اگر لا نشہ لا

مقتدیوں کو رکوع امام محمد کے قول پر فرض ہے جنانچہ نہایہ ہمدرزیلعی ورعینی اور فتاوی عالمگیری اور
در مختار اور اشباہ و نظائر میں مذکور ہے چنانچہ مولانا عبد الحی لکھنوی نے تاثر ہی امداد ان بیان کیا ہے
بر جواب استفتا میں اس مطلب کو خوب بیان کیا ہے اور دیکھا ہے سالہ ہی علامہ عبد الحق اور شاہ عبدالغنی
نے اسپر تنقط کئے ہیں جو چاہے اسکو دیکھے ق ابن عباس کل مصور فی النار یجعل

۱۲۲۱ ق

اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تصویر بنانیوالا دوزخ میں
ہی ف یعنی جاندار کی صورت بنانا حرام ہے ق جابر کل معروف صدقۃ بخاری

۱۲۲۲ ق

اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہے
ف یعنی اسمیں خیرات کی برابر ثواب ہے

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جن کے پہلے برقند کا لفظ ہے

۱۲۲۳ ق

ق ام ہانی بنت ابی طالب قد اجرنا من اجرت وامنا من امنت یا ام ہانی یوم
فتح مکۃ بخاری اور مسلم میں ام ہانی ابو طالب کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے پناہ دی
جسکو تو نے پناہ دی اور ہم نے امن دیا جسکو تو نے امن دیا آنحضرت نے ام ہانی سے فرمایا جس دن مکہ
فتح ہوا ف ام ہانی نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی مرتضی نے اسکے قتل کا ارادہ کیا
ام ہانی نے اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق جابر قد

۱۲۲۴ ق

لحقت جملک بالرجل ترید بالبیع ولک ظہرہ الی المدینۃ قال البخاری اور مسلم میں جابر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرے اونٹ جابر دینار کو لیا اور تجھکو مدینہ تک اسکی سواری کی اجازت
دی یہ حضرت نے جابر سے فرمایا ف جابر سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں حضرت کے ساتھ تھا
میرا اونٹ بہت تھک گیا تھا میں سب کے پیچھے رہتا تھا ایکبار حضرت میرے پاس سے گذرے سو
میرے اونٹ کو ایک کوڑا مارا پھر وہ اونٹ خوب تیز رفتار ہو گیا کہ کبھی ایسا تیز قدم نہ تھا پھر
حضرت نے فرمایا کہ یہ اونٹ کو مار کے ہاتھ بیچ ڈال میں نے اسکو بیچ ڈالا مگر مدینہ تک کی سواری کی شرط کر لی

تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب مدینہ میں پہنچے تو میں حضرت کی پاس صبح کو اونٹ کو لے
گیا حضرت نے چار درہم اس اونٹ کی قیمت دیا اور پانچ جو کی برابر سونا قیمت سے زیادہ دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ
دونوں تجھکو دیئے ف جب بیع کیے پیچھے بائع کو سواری کی شرط کرنا درست نہیں اور جابر نے جو
سواری کی شرط کی تھی سو حقیقت میں شرط نہ تھی بلکہ حضرت کیطرف سے احسان تھا سواری کی اجازت
بطور عاریت تھی اور یہ بات حضرت کو خاص تھی اور ظاہر حضرت کو جابر پر احسان کرنا منظور
تھا [illegible] ه ۱۲۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَ
قَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد
کو پہنچا جو مسلمان ہوا اور دیا گیا اسکو بقدر ضرورت روزی حلال اور خدا نے قناعت دی اسکو دیا اس چیز پر جو عنایت
کی ف قناعت والے اللہ نے کو اسواسطے کامیاب فرمایا کہ ایمان سبب ہے اسکی آخرت
سنورنے کا اور قوت ضروری سے دنیا کی تکلیف بھی نہ ہو گی تو گویا وہ دو جہان سے برخوردار ہوا ایمان
اگر ایمان ہوا اور قناعت ہو گئی تو ایسا شخص بادشاہ ہے اور لطف مطلق [illegible] یہ نہیں ہوا طمع آدمی کو نظروں
میں ذلیل اور حقیر کرتی ہے شعر ای قناعت تونگرم گردان که ورای تو ہیچ نعمت نیست
لیکن اہل عیال کے ضروریات کو طلب کرنا قناعت کی منافی نہیں بلکہ طمع زائد از حاجت
حرص کی تلاش کا نام ہے خ ۱۲۲۶ ابْنِ عُمَرَ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي أُسَامَةَ وَإِنَّهُ أَحَبُّ
النَّاسِ إِلَيَّ بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو یہ خبر پہنچی ہے
کہ تم نے اسامہ کے حق میں کچھ کہا اور البتہ اسامہ میرے نزدیک سب آدمیوں
سے زیادہ پیارا ہے ف اسامہ کو حضرت نے آخر عمر میں ایک لشکر کا سردار کیا تھا بعضے لوگوں
نے کہا کہ نوجوان کو بڑے بڑے اصحاب پر سردار کیا ہے ان کی حکمت ہی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی ه ۱۲۲۷ [illegible] كُنْتُ قَدْ [illegible] اللّٰهُ [illegible] قَالَ الرَّجُلُ مِنَ
[illegible] لَهُ [illegible] الطَّعَامِ [illegible] وَكَانَ لَا
حَتَّى [illegible] مِنَ الْاتِّجَارِ فَإِنَّهُ يُسْتَحَبُّ أَنْ [illegible] الْمَسْجِدِ

انی ارید ان یکتب لی ممشای الی المسجد ورجوعی اذا رجعت الی اھلی فقال رسول
ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمع کر دیا ہے خدا نے تیرے واسطے یہ سب کچھ حضرت نے وال
انصار میں سے ایک مرد تھا اس سے لوگوں نے کہا کہ اگر تو سواری مول لے تو اندھیری میں اور گرمی میں سو وقت نماز کے واسطے
اس پر سوار ہوا کرے تو مناسب ہے اور جس مرد کا حال ہے تھا کہ کوئی جماعت نماز کی نہ اس سے چھوٹتی تھی اور جو
حضرت کی مسجد سے بہت دور رہتا تھا تو اس نے جواب دیا کہ مجھ کو اس بات کی خوشی نہیں کہ میرا گھر مسجد کے
متصل ہو اس واسطے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ مسجد کی طرف میرا آنا لکھا جاوے یا ثواب کو اور جب کہ وہ پھر آوے
گھر جاوے تو اس لئے کہ وہی ثواب لکھا جاوے ف معلوم ہوا کہ مسجد کی طرف آمد و رفت دونوں میں ثواب
ہے جس کا گھر دور رہتے قدم زیادہ ہوتا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے ۵ وعن ابن مسعود قال قد سألت

الله لآجالٍ مضروبةٍ وايامٍ معدودةٍ وارزاقٍ مقسومةٍ لن يعجّل شيئا قبل حلّه او
يؤخّر شيئا عن حلّه ولو كنت سألت الله ان يعيذك من عذابٍ في النار
او عذابٍ في القبر كان خيرا وافضل لام حبيبة رضي الله عنها انما سمعها
تدعو وتقول اللّٰهمّ متّعني بزوجي رسول الله وبابي ابي سفيان وباخي

معاویۃ مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے خدا سے اجلوں کا بھی
ہوئی ہوں اور گنی ہوئی دنوں اور بانٹی ہوئی روزیوں کو مانگا ہرگز جلدی نہ کریگا کسی چیز کو اسکے
مقرر ہونے سے پہلے اور نہ کسی چیز کو اسکے وقت معین سے تاخیر کریگا اور اگر تو خدا سے یہ مانگتی
کہ مجھ کو دوزخ کی عذاب سے یا قبر کی عذاب سے بچا دے تو بہتر اور افضل ہوتا یہ حضرت نے حضرت ام حبیبہ
سے فرمایا کہ انہوں نے دعا میں یہ حضرت کو سنا کہ الٰہی مجھ کو بہرہ مند کر میرے خاوند کی طرف سے جو خدا کا رسول ہے
اور باپ ابوسفیان کی طرف سے اور بھائی معاویہ کی طرف سے ف یعنی موت اور زندگی اور رزق
ہر ایک بات خلق خدا کی نزدیک خدا کے مقرر ہو چکی ہے وقت معین سے تقدیم یا تاخیر ممکن نہیں
تو اسکے واسطے دعا کرنے کی کچھ حاجت نہیں کہ خود بخود ہوگا اگرچہ یہ سوال حرام نہیں لیکن اولیٰ اور بہتر
کہ آخرت کی بہتری کے واسطے سوال کرے . عبادت ہو وق العمر ق

قد عجب الله من صنيعكما بضيفكما الليلة يعني رجلا من الانصار رواه
انصاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو بہت بھلا معلوم ہوا
اور نہایت راضی ہوا آج کی رات تمہارے کام سے جو تم دونوں نے اپنے مہمان سے کیا ف
حضرت کے پاس ایک محتاج نہایت بھوکا آیا حضرت نے فرمایا کہ کوئی اسکی مہمانی کرے ابو
طلحہ انصاری اسکو اپنے گھر لیگئے جورو سے پوچھا کہ کچھ کھانا ہی اسنے کہا کچھ نہیں ہے مگر لڑکوں
کا کھانا ہی ابوطلحہ نے کہا کہ لڑکوں کو بہلا کر سلادے اور حضرت کے مہمان کی توقیر ضرور ہی لڑکوں کو سلا کر
مہمان کے آگے کھانا رکھ دینا اور اپنے چراغ درست کرنے کے بہانہ سے اٹھ کر چراغ کو گل کر دینا تاکہ مہمان
جانے کہ گھر والے بھی میرے ساتھ کھاتے ہیں تب تک اسے خبر نہ ہووے چنانچہ جب مہمان خوب
کھا کر آسودہ ہو گیا اور گھر والے بھوکے سو رہے حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت
نے ابوطلحہ اور انکی بی بی سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا صاحب بزرگ تھے
اور کیا خوب اخلاق انکا تھا کہ محتاجی کی حالت میں اپنی جان پر اوروں کو مقدم رکھتے تھے چنانچہ
اس صفت میں حق تعالی انکی تعریف فرماتا ہے وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی
حضرت کے اصحاب اپنی جانوں پر عزیزوں کو مقدم کرتے ہیں اگرچہ انکو تنگی اور حاجت ہو پھر ایسے
لوگوں سے کیا ممکن ہی کہ اہلبیت کا حق چھین لیوین اور ناحق صدیق اکبر سے بیعت کرین
حق غالب ہو کر رہتا ہی باب مناقب عمر خ ابوهريرة قد كان فيما قبلكم من بني اسرائيل
رجال يكلمون من غير ان يكونوا انبياء فان يكن في امتي احد فعمر متفق عليه
ابن ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے مرد ہوئے ہیں کہ
کلام ہوتا تھا یعنی خدا کی طرف سے انکی دل میں الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے حالانکہ
وہ پیغمبر نہ تھے سو اگر میری امت میں کوئی ہوگا تو عمر فاروق ہوگا ف بیشک
حضرت کی امت سب امتوں سے افضل ہے جب اگلی امتوں میں صاحب الہام اور کلام لوگ تھے تو
حضرت کی امت میں بطریق اولی ہونگے یہاں اس حدیث سے صریح عمر کی فضیلت ثابت ہوئی

خ

کی

کی ثابت ہوئی

فصل

اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جنکے شروع میں لفظ لقد کی ہی

د هم ابو هريرة لقد احتظرت بحظار شديد من النار ولا الى ثالث اربع لله لى لقد دفنت ثلثة مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے بڑا مضبوط حصار بنایا دوزخ کی آگ سے یہ حضرت نے اس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے سو اللہ میں تو تین لڑکے گاڑ چکی ہوں ف یعنے جسکے تین چھوٹے لڑکے مریں اور وہ اسکی آتش فراق میں صبر کرے وہ آتش دوزخ سے پناہ میں ہوگی عورت بوجہ بڑی کم بختی ہے اسکی اولاد مر گئے اسواسطے اسنے حضرت سے دعا کی اسو حضرت نے اسکی تسکین کردی کہ تو رنج نکر کہ انکے سبب سے تو بلا اعظم سے بچ گئی

خ عمر لقد انزلت على الليلة سورة لهي احب الي مما طلعت عليه الشمس ثم قرأ انا فتحنا لك فتحا مبينا بخاری میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آج کی رات مجھ پر ایک سورۃ اتری کہ میرے نزدیک تمام دنیا سے بہتر ہے پھر حضرت نے انا فتحنا کی سورۃ پڑھی ف جب حضرت نے حدیبیہ میں بظاہر ذلت سے صلح کی تو اکثر اصحاب کو قلق تھا عمر فاروق کو سب سے زیادہ اسکا رنج تھا اسواسطے اس خوشی میں شریک ہوئے انکو حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی کہ فتح کی بشارت سنکر انکا غم دور ہو جاوے

ق ابو موسى لقد اهلكتم او قطعتم ظهر الرجل يعني المطري في المدح بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم نے ہلاک کر ڈالا یا یوں فرمایا کہ تم نے اس مرد کی پیٹھ کاٹ ڈالی یہہ اس شخص سے فرمایا کہ جسنے دوسرے شخص کی بہت تعریف کی ف حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ دوسرے شخص کی تعریف اور توصیف بڑھ بڑھ کر کرتا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مبالغہ روبرو تعریف کرنا نہایت مذموم ہے کہ آدمی اپنی تعریف سنکر گھمنڈ

د میں آتا ہی اور اسکو پتھر ہوکے تحصیل کیا الخ دوم رہتا ہی د عمران بن حصین

لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ

اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ قَالَ الْجُهَيْنِيَّةُ الَّتِي اَقَرَّتْ بِالْحَبَلِ مِنَ الزِّنٰی

مسلم میں عمران بن حصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ اس عورت نے ایسی

توبہ کی ہے کہ اگر اسکی توبہ مدینہ والی ستر گنہگاروں میں بانٹی جاوے تو سب کو البتہ کفایت

کرے اور بہلا اس سے زیادہ فضیلت اپنی جان دینا ہے کسیکو افضل پایا یہ حضرت نے

اس عورت کی حق میں فرمایا جو جہینہ کی قوم سے تھی جسنے زنا کیا تھا پھر اقرار کیا

ف حضرت کے روبرو ایک حاملہ عورت آئی اور اسنے کہا یا حضرت میں نے حرام کاری کی

کیا مجھکو سزا دیجئے اور حد مارئے حضرت نے اسکے ولی سے فرمایا کہ اسکو اچھی طرح رکھیو جب کہ

بچہ جنے تو میرے پاس لیکر آیو پہر جب اسکو لڑکا پیدا ہوا تو وہ حضرت کے پاس لیکر آیا حضرت

نے اسکے کپڑے اسکے بدن پر مضبوط باندھدئے تا کہ بدن نہ کھل جاوے پہر وہ پتھروں سے

ماری گئی حضرت نے اسکی نماز جنازہ پڑھی تو عمر فاروق نے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے اسپر نماز پڑھی

حالانکہ اسنے حرامکاری کی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اسکی حرامکاری سبکو

نہ معلوم تھی اسنے خود خوف خدا سے اقرار کیا اور خدا کیواسطے اپنی جان دی اسکی توبہ ایسی

خالص ہے کہ ستر گنہگار مدینہ کے مغفرت کیواسطے اسکی کفایت کرتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا

اگر حرام سے حمل ہو تو بدون بچہ پیدا ہوئی اسپر حد مارنا نہ چاہئے کہ معصوم بچہ ضائع ہو سبحان اللہ

حضرت کی وقت کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہو جاتا تہا تو عذاب آخرت کا اسکو

ڈر ہو جاتا تہا کہ اپنی جان دیتا اسکی ایمان معلوم ہوتا تھا ایمان اسکا نام ہی خ ابو ہریرہ

لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا قَالَهُ لِلْاَعْرَابِيِّ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا

بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ تو نے تنگ کیا کشادہ رحمت

کو یہ حضرت نے اس گنوار آدمی سے فرمایا جسنے یوں دعا مانگی کہ الہی مجھ پر رحم کر اور محمد پر اور ہمارے

ساتھ کسی اور پر رحم کر **ف** یعنی رحمت الٰہی میں تنگی ہوتی ہی سارے جہان کے گنہگاروں کو کفایت کرتی ہے تو کیوں تنگ کرے معلوم ہوتا ہی **د** انسؓ لَقَدْ رَأَیْتُ اثْنَیْ عَشَرَ مَلَکًا یَبْتَدِرُوْنَھَا اَیُّھُمْ یَرْفَعُھَا قَالَ اِنَّ رَجُلًا جَآءَ وَقَدْ حَفَزَہُ النَّفَسُ فَقَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ وَسَیَأْتِیْ الْحَدِیْثُ ھُوَ یَا عَنْ رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعِ الْاَنْصَارِیِّ

مسلم میں انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میں نے دیکھا بارہ فرشتونکو کہ اسکی طرف جلدی کرتے تھے کہ انمیں کون فرشتہ اسکو اٹھالیجاوے وجہ حضرتؐ نے اسکو فرمایا جو ایک آدمی آیا پہلے سانس پھولا ہوا تھا اُسنے کہا اللّٰہ اکبر الحمد للّٰہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ بعضون نے کہا کہ وہ مرد رفاعہ بن رافع انصاری ہے **ف** حضرتؐ نماز میں تکبیر کہ رفاعہ انصاری جماعت کیواسطے دوڑ کے ہوئے آئے اور یہہ کلمات پڑہے حضرتؐ نے بعد نماز کے پوچھا کہ یہہ کلام کسنے پڑہا رفاعہ نے رفاعہ کیطرف اشارہ کیا تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے واسطے فرشتے مقرر ہیں کہ آسمان پر لیکر اٹھا لیجاتے ہیں **د** ابو ہریرہؓ لَقَدْ رَأَیْتُ رَجُلًا یَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّۃِ فِیْ شَجَرَۃٍ قَطَعَھَا مِنْ ظَھْرِ الطَّرِیْقِ کَانَتْ تُؤْذِی النَّاسَ

مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میں نے دیکھا ایک مرد کو بہشت میں چلتا پھرتا تھا بسبب ثواب اس درخت کے جسکو کاٹا تھا راہ میں کہ تکلیف دیتا تھا اس درخت سے لوگونکو تکلیف تھی **ف** معلوم ہوا کہ خلق کی راحت رسانی بہشت میں پہنچاتی ہے **د** ابو ہریرہؓ لَقَدْ رَأَیْتُنِیْ فِی الْحِجْرِ وَقُرَیْشٌ تَسْأَلُنِیْ عَنْ مَسْرَایَ فَسَأَلَتْنِیْ عَنْ اَشْیَآءَ مِنْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْھَا فَکُرِبْتُ کُرْبَۃً مَّا کُرِبْتُ مِثْلَھَا قَطُّ فَرَفَعَہُ اللّٰہُ لِیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ مَا یَسْأَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَأْتُھُمْ بِہٖ وَقَدْ رَأَیْتُنِیْ فِیْ جَمَاعَۃٍ مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ فَاِذَا مُوْسٰی قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ فَاِذَا رَجُلٌ جَعْدٌ ضَرْبٌ کَاَنَّہٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَۃَ وَاِذَا عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِہٖ شَبَھًا عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدِ الثَّقَفِیُّ وَاِذَا اِبْرَاھِیْمُ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ اَشْبَہُ النَّاسِ بِہٖ صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ فَحَانَتْ

الصَّلٰوۃُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوۃِ قَالَ قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا
مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَبَدَاَنِي بِالسَّلَامِ مسلم میں ابو ہریرہ رضی
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں تو حطیم میں تھا اور قریش مجھسے
شب معراج کا حال پوچھتے تھے سو قریش نے بیت المقدس کی بہ چیزیں اور نشانیاں
پوچھیں تو مجھکو خوب یاد نہیں اور مجھکو بڑا رنج ہوا کہ ویسا رنج کبھی نہوا تھا سو خدا
نے اس مکان کی صورت اٹھا کر میرے سامنے کردی کہ میں اسکو دیکھتا جاتا تھا
جو نشانی مجھسے وہ پوچھتے تھے میں انکو بتلاتا تھا اسکو دیکھ کر اور شب معراج میں
نے اپنے تئیں پیغمبروں کی گروہ میں دیکھا سو موسیٰ تو کھڑا نماز پڑھتا تھا سو وہ تو [illegible] تھا
گھنگر والے بال والا دبلا دہلا ایسا تھا جیسے قوم شنوءہ کی لوگ اور ناگاہ عیسیٰ ابن مریم کو
دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہے اسکی زیادہ تر مشابہت میں قریب تر عروہ بن مسعود ثقفی ہے
اور ناگاہ ابراہیم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہے سب لوگوں میں سے زیادہ تر مشابہ انکے تمہارا
صاحب ہے مراد اپنی ذات سے مراد لیے پھر نماز کا وقت آیا تو میں نے ان پیغمبروں کی امامت
کی پھر میں جب نماز سے فارغ ہوا کسی کہنے والے نے کہا ای محمد یہ مالک ہے دوزخ کا داروغہ
سو تو اسکو سلام کر تو میں اسکی طرف متوجہ ہوا سو اسینے مجھکو پہلے سلام کیا ف
جس رات حضرت کو معراج ہوئی اسکی صبح کو حضرت نے اسکا حال کعبہ میں حطیم کے اندر لوگوں
سے بیان کیا کفار قریش کو نہایت تعجب ہوا اکثر قریش بیت المقدس کو دیکھے ہوئے تھے
ان لوگوں نے وہاں کی نشانیاں حضرت سے پوچھیں حضرت کو یاد نہ تھیں خدا نے
اسکی صورت سامنے کردی سو حضرت نے ٹھیک ٹھیک وہاں کے پتے بتلا دیے
کافر شرمندہ ہو کر رہ گئے معراج کے قصے میں روایت ہے کہ حضرت نے جبریل سے کہا کہ
میں معراج کا قصہ کسیکے کہوں لوگ مجھکو سچا جانینگے جبریل نے کہا ابی بکر صدیق تیری
تصدیق کریگا جب کافروں نے حضرت سے معراج کا حال سنا تو جھٹ انکے پاس گئے

ابی بکر صدیقؓ سے کہا ابی بکر صدیقؓ نے کہ کچھ تعجب نہیں کہ جو خدا اکرم میں جبرئیلؑ کو عرش
سے زمین پر بھیجتا ہی وہ قادر ہی کہ اسیطرح حضرتؐ کو بھی زمین سے آسمان پر لیجاوے
اسیسبب سے ابی بکرؓ کا صدیق لقب ہوگیا شنود ہیں وہ ایک قوم کا نام ہے اُنکے
لوگ گنگرالے بالوں والے اور دبلے ہوتی ہیں آج حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح میں بھی لوگ
نماز پڑھتے ہیں جیسا اس عالم میں عبادت ورفعت ہیں ق المسور بن مخرمۃ و مروان بن
الحکم لقد رأی ہذا ذعرا النبی احدا فرجعنا الا ان رجعنا یا ابی البصیر
من المدینۃ بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ مسقور اس شخص نے خوف دیکھا ان دو مردوں سی ایک مر رہا دوسرا ابی البصیر کو مدینہ سے
بلبا لیگئے ف حدیبیہ کی سال حضرتؐ سی اور کفار قریش سے چند شرطوں پر عہد ہوا تھا
اُن میں ایک یہ بھی تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان ہوکر حضرتؐ پاس آوی تو حضرتؐ اسکو
پھیر دیں اور اگر حضرتؐ کا کوئی مسلمان قریش پاس بھاگ جاوے تو قریش اسکو نہ دیں حضرتؐ نے
اس شرط کو مانا تھا عمر فاروقؓ کو اسکا رنج تھا حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ان میں سے مسلمان ہوکر
آویگا خدا اسکے لئے کوئی نہ کوئی راہ نکالیگا اور جو کوئی ہمارے پاس کا فروں میں ملیگا خوب ہوا
کہ خدا نے اس ناپاک کو دفع کیا جب حضرتؐ مدینہ میں تشریف لائے تو قوم قریش سے
ابی بصیر مسلمان ہوکر حضرتؐ پاس مدینہ میں آئے قریش نے دو آدمی حضرتؐ پاس بھیجے حضرتؐ نے
بموجب عہد کی ابی بصیر کو انکے ساتھ کردیا جب مدینہ سی چھ کوس پر پہنچے تو ناشتے کا ارادہ کیا
ابی بصیرؓ نے ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہے اسنے کہا ہاں بہت
عمدہ ہی ابی بصیر نے دیکھنے کے بہانہ سے تلوار مانگ کر اسکو مار ڈالا دوسرا آدمی بھاگ گیا
کانپتا ہوا حضرتؐ پاس آیا تب حضرتؐ نے اسکو دیکھ کر یہ حدیث فرمائی پھر حضرتؐ نے
اس سے حال پوچھا اسنے بیان کیا بعد اسکے ابی بصیر آئے حضرتؐ نے فرمایا کہ ابی بصیر
لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہی ابی بصیر نے جانا کہ حضرتؐ مجھکو پھر حوالہ کر دینگے تو مدینہ سے نکلکر

سمندر کے کنارے پر جا ٹھہری پھر جو شخص کہ کفار قریش سے مسلمان ہو کر آتا تھا وہ ابو بصیر
کے پاس رہتا تھا جب مسلمانوں کی بہت بھیڑ ہو گئی تو کفار قریش کے قافلے جو ملک شام
سے آتے جاتے تھے انہوں نے مارنا شروع کئے قریش نہایت عاجز ہوئے پھر حضرت کے
پیغام بھیجا کہ اس شرط سے ہم باز آئے مسلمانوں کو اپنے پاس بلا لیجئے اور راہزنی سے منع کیجئے
سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی خدا نے مسلمانوں کو سلامت بچایا ہ ثوبان

۲۲۰ قد

لَقَدْ سَأَلَنِي هٰذَا عَنِ الَّذِي سَأَلَنِي عَنْهُ وَمَا لِي عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى أَتَانِي اللّٰهُ
بِهٖ قَالَ حِيْنَ سَأَلَهُ حَبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُوْدِ عَنْ أَوَّلِ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَعَنِ
الشَّبَهِ مسلم میں ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ سے اس نے پوچھا جو کچھ
پوچھا اور حال یہ کہ مجھکو اسکا کچھ بھی علم نہ تھا یہاں تک کہ خدا نے مجھکو اسکا علم دیا یعنی حضرت
نے اسوقت فرمایا جب کہ علماء یہود میں سے ایک عالم نے حضرت سے پوچھا کہ پہلا کھانا اہل جنت کا
کون ہوگا اور کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی ماں کے مشابہ ہوتا اور کبھی باپ کے ف مصابیح میں روایت
ہے کہ جب حضرت مدینہ میں آئے تو عبد اللہ بن سلام نے کہ یہود میں بڑے عالم تھے
حضرت سے کہا کہ میں تین باتیں پوچھتا ہوں کہ انکو سوا پیغمبر کے کوئی نہیں جانتا ہے
تو کہ قیامت کی نشانیوں سے پہلی نشانی کون سی ہے اور بہشتیوں کا پہلا کھانا کون ملیگا اور
کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور کبھی ماں کی صورت پر تب حضرت
نے یہ جواب فرمائی پھر جواب دیا کہ قیامت کی اول نشانی آگ ہے جو لوگوں کو پورب سے
پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور بہشتی لوگ اول کھانا مچھلی کے کلیجہ کا لٹکا ہوا گوشت
کھاوینگے اور اگر مرد کی منی نے سبقت کی تو لڑکا باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور اگر عورت
کی منی نے سبقت کی تو ماں کی صورت پر ہوتا ہے پھر عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ میں
گواہی دیتا ہوں کہ سوا ہی خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور آپ خدا کے سچے رسول

امتحان مودن علماء یہود صدق نبوت آنحضرت

۱۲۴۱ خ

ابن خ ابو ہریرہ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

لَقَدْ ظَنَنْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَنْ لَّا یَسْئَلَنِیْ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَحَدٌ اَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَاَیْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَی الْحَدِیْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَبْلِ نَفْسِهٖ

کہا روایت ہے ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میں جانتا تھا ابو ہریرہ کہ مجھ سے اس بات کو تجھ سے پہلے کوئی نہ پوچھیگا اسواسطے کہ میں دیکھتا تھا تیری حرص کو بات کے دریافت کرنے پر بڑا سعادتمند لوگوں میں میری شفاعت کیواسطے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جسنے لا الہ الا اللہ کو اپنے دل سے خالص ہو کر کہا ف ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ میں نے حضرتؐ سے پوچھا کہ یا حضرتؐ بڑا سعادتمند آپکی شفاعت کا قیامت کے دن کون ہی تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابو ہریرہؓ حضرتؐ کی حدیث کی بڑے شوقین اور نہایت کوشش کرتے تھے اسی سبب سے ہزاروں حدیث کی انسے روایت ہی سب احادیث شفاعت کی اگر غور کیجئے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؐ کی شفاعت پانچ طرح ہوگی اول شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی جیسے جبکہ لوگ قبروں سے اٹھینگے حساب سے پہلے میدان میں کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبراوینگے اور سب پیغمبر جواب دینگے تو اسوقت حضرتؐ بخشوا دینگے اور حساب کتاب کرا کے اس مصیبت سے نجات دلاوینگے انکا نام شفاعت کبری ہی یہہ شفاعت حضرتؐ کو مخصوص ہی دوسرا کا اسمیں دخل نہیں دوسری شفاعت اسوقت ہوگی کہ کچھ لوگ جہنم کیطرف روانہ کئے جاوینگے اور حضرتؐ انکی شفاعت کرکے راہ سے پھیر لاوینگے اور تیسری شفاعت سے لوگ جہنم کے کنارے تک پہنچ کر نجات پاوینگے اور چوتھی شفاعت سے جو لوگ کہ دوزخ میں پڑ چکے ہیں نکالے جاوینگے جنکے بدن سوا سجدہ گاہ کی جل بھن گئے اور پانچویں شفاعت سے بہشتی لوگوں کی اور زیادہ تر درجے بلند ہونگے اور چھٹی شفاعت سی ان کافروں پر جنہوں نے حضرتؐ سے احسان کیا تھا کچھ عذاب میں تخفیف ہوگی واللہ اعلم خ عائشۃؓ

لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِیْمٍ اِلْحَقِیْ بِاَهْلِكِ قَالَ لِابْنَةِ الْجَوْنِ وَاسْمُهَا اَسْمَاءُ بِنْتُ

النعمان بن ابی الجون بن الحارث بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا البتہ تو نے بڑی مالک کی پناہ مانگی جا اپنے لوگوں میں یہ حضرتؐ نے جون کی بیٹی
سے کہا اور اسکا نام اسما تھا نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی ف حضرت
نے جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا حضرتؐ کی بعض بی بیونکو رشک ہوا اسکو
یوں کہا کہ تجھکو غیرت اور شرم نہیں آتی کہ تو نے ایسے شخص سے نکاح کیا جسنے تیرے
باپ اور بھائی کو مارا اور بعضی روایت میں یوں ہے کہ کسی بی بی نے اسکو یوں
سکھلایا کہ جب حضرتؐ تیرے پاس آویں تو یوں کہنا کہ میں خدا کی پناہ مانگتی ہوں تجھ سے
وہ حضرتؐ تجھکو بہت پیار کرینگے پھر جب حضرتؐ اسکے پاس تشریف لائے اسنے اسیطرح
خدا کی پناہ مانگی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہ اشارہ
کہ طلاق کا ہ جویریہ بنت الحارث لقد قلت بعدک اربع کلمات ثلاث مرات ۲۴۳
لو وزنت بما قلت منذ الیوم لوزنتهن سبحان الله وبحمده عدد خلقه
ورضی نفسه وزنة عرشه ومداد کلماته مسلم میں جویریہ بنت الحارث سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے تیرے بعد چار کلمے تین بار کہے اگر انکو تولے تیرے
کہے کے ساتھ تو وہی تولنے بھاری تر ہیں وہ چار بول یہ ہیں سبحان الله وبحمده عدد خلقه
ورضی نفسه وزنة عرشه ومداد کلماته یعنی میں خدا کی پاکی بولتا ہوں خوبیوں کے
ساتھ اسکے مخلوقات کی شمار کے برابر اور بقدر اسکی رضامندی اور خوشی کے اور اسکے
عرش کے تول کے برابر اسکے کلمات کی سیاہی کے برابر ف حضرت جویریہ کے پاس سے
حضرتؐ صبح کے وقت تشریف لیگئے اور وہ اپنی جا نماز پر بیٹھی ذکر کر رہی تھیں پھر حضرت
گھر میں جب پھر تشریف لائے اسکو جا نماز پر بیٹھا ذکر میں مشغول پایا پوچھا کہ کیا اسی طرح
ذکر کر رہی ہے انہوں نے کہا کہ ہاں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ف یعنی میں نے
تیرے پاس سے جانے کے بعد چار لفظ تین بار کہے ان کا ثواب اس تمام تیرے وظیفہ سے

۱۲۲۴ ح

فرمایا ہے اس حدیث میں اس ذکر کی تعیات فرمائی کہ پڑہتے ہیں ملکی اور ثواب میں ہماری خ

خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ عِظَامِهِ مِنْ

لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُوضَعُ الْمِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَيُشَقُّ

بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَلَيُتِمَّنَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ

مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ

مجایہ ہے خباب بن ارت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم سے آگے وہ لوگ تھے

کہ انکی گوشت ہڈی یا پٹھے تک لوہے کی کنگہیوں سے نوچے جاتے تھے اس سختی سے انکو اپنے دین سے

نہ پھیرتی تھی اور اسکے سر پر آرہ رکہا جاتا تہا سو اسکا بدن چیرکے دو ٹکڑے کر دیا جاتا تہا

ایسی مصیبت ہی اسکو اپنے دین سے نہ پھیرتی تھی اور و قسم ہے خدا کی البتہ اس دین کو پورا اور کامل

کریگا یہانتک سوار چلیگا شہر صنعا سے حضرموت کی شہر تک سوا ہی خدا کی کسی سے

نڈریگا اور نہ خوف کریگا اپنی بکریوں پر مگر بہیڑیئے سے ولیکن تم تو جلدی کرتے ہو ف

خباب سے روایت ہی کہ ہم نے مکہ میں مشرکوں سے بہت تکلیف پائی حضرت سے ہم نے

یہہ حال بیان کیا اور حضرت کعبہ کے سایہ میں چادر کو تکیہ دیئے بیٹھے تھے ہم نے کہا کہ آپ

ہمارے واسطے دعا نہیں کرتے کہ خدا اس کفار کے غلبہ سے نجات دے حضرت انکے کہنے سے اور

چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا یعنی ہماری بیصبری سے غضب آیا پھر یہہ حدیث فرمائی یعنے کیوں

بیصبری اور جلدی کرتے ہو تم سے اگلے دیندار ہرن پر ایسی سختیاں گذریں کہ انکے گوشت

نچ گئے اور چیرڈالے گئے پہر تو ایسی سختی کبہی نہیں ہوئی باقی دین کا غلبہ سو خدا اسوا فق

اپنے وعدہ کے کریگا ملک میں ایسا امن ہوگا رہزنوں کا خلل اٹہجا سوار بیخوف چلا جاویگا یا خدا کا

خوف ہوگا یا بکری پر بہیڑیئے کا چنانچہ یہہ وعدہ فاروق اعظم کی خلافت میں پورا ہوا اس حدیث

میں ارشاد ہی کہ دیندار کو لازم ہی کہ تکلیف اور مشقت سی نگہبرا دی صبر کرے دین پر مضبوط

۱۲۲۵ خ

بنا رہی آخرش اسکو خلاصی ہوگی خ عَائِشَةُ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدُّ

مالقيت منهم يوم العقبة اذ عرضت نفسي على ابن عبد ياليل بن عبد كلال فلم يجبني الى ما اردت فانطلقت وانا مهموم على وجهي فلم استفق الا وانا بقرن الثعالب فرفعت راسي فاذا انا بسحابة قد اظلتني فنظرت فاذا فيها جبريل فناداني فقال ان الله قد سمع قول قومك لك وما ردوا عليك وقد بعث اليك ملك الجبال لتامره بما شئت فيهم فناداني ملك الجبال فسلم علي ثم قال يا محمد ان الله قد سمع قول قومك وانا ملك الجبال وقد بعثني اليك ربك لتامرني بامرك فيما شئت ان شئت ان اطبق عليهم الاخشبين فقال رسول الله صلى الله عليه بل ارجو ان يخرج الله من اصلابهم من يعبد الله وحده لا يشرك به شيئا قال لها حين قالت هل اتى عليك يوم كان اشد من يوم احد بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میں نے بڑی قوم سے یعنی قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف میں نے ان سے اس دن پائی جب کہ کہا تھا میں نے انصار یعنی مجھ سے بیعت کی جس دم کہ پیش کیا میں نے اپنے تئیں ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے پس سو نہیں جو چاہا تھا میں نے اس پر کہنا مانا یعنی اسلام قبول کیا سو میں رنجیدہ ہو کر اپنی راہ پر چلا تھا میں ہوش میں نہ آیا مگر اس جگہ میں پہنچ کر ہوش درست ہوئی جسکا نام قرن الثعالب ہے سو میں نے اپنا سر اٹھایا تو ناگاہ میں نے بدلی دیکھی کہ اس نے مجھ پر سایہ کر لیا سو میں نے دیکھا تو اس میں جبرئیل ہے سو مجھکو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا نے سنا تیری قوم کا قول جو تیرے حق میں کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ خدا نے تیرے پاس پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ بھیجا تا کہ تو اس فرشتے سے حکم کرے جو تو ان کافروں کے حق میں چاہتا ہے پھر مجھکو پہاڑوں کے داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجھکو سلام کیا اور کہا اے محمد سو تحقیق خدا نے سنا جو تیری قوم نے تیرے حق میں کہا اور میں فرشتہ ہوں پہاڑوں کا داروغہ اور مجھکو خدا نے تیرے پاس بھیجا ہے تا کہ تو مجھے حکم کرے جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافروں پر دو ان دونوں پہاڑوں کو جنکے درمیان مکہ ہے حضرت نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں امیدوار ہوں کہ خدا ان

کی اولاد

کافرون کی مجمع سی وہ اولاد نکالی جو صرف خدا کی عبادت کرین اور اسکی ساتھ کسی چیز کا ساجھا نہ
لگاوین بعد حضرت کی حضرت عائشہ سی کہا جنکو حضرت عائشہ نے پوچھا کہ یا حضرت بہلا آپ پر جنگ احد
کے دن سے بہی کوئی دن سخت تر گذرا ف جب ابوطالب اور حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا انکی وفات سے
حضرت کا کوئی غمخوار اور حمایتی نرہا کفار قریش نے حضرت کی تکلیف رسانی پر زیادہ دو کمر باندھی تو
حضرت طائف میں تشریف لیگئے جو مکہ سے دو منزل ہے وہان کی رئیسون سے یعنی ابن عبد
یالیل ابو مسعود اور حبیب سے جو عبد جاہی اور انکو اسلام کی دعوت کی ان کمبختون نے حضرت کی
بات نہ سنی بلکہ لڑکون اور شہدون کو پیچھا کر دیا انہون نے بہت بی ادبی حضرت سے کی گالیان
دین اور پتھرون سی حضرت کی ایڑیان زخمی کر ڈالین پہر حضرت غمگین وہان سے پہرے
جب قرن الثعالب مین پہنچے وہان ٹہرے اور یون دعا کی کہ الہی مین اپنی ضعف اور عاجزی
اور اپنی ناچاری اور لوگون کی نزدیک اپنی بیقدر ہونیکا تیری آگے گلہ کرتا ہون تب جبرئیل
اور پہاڑون کا داروغہ فرشتہ حاضر ہوا لیکن حضرت نی ان کافرونکی ہلاکی نچاہی سبحان اللہ
کیا بیقیاس حضرت مین صبر تہا کہ باوجود ایسی ایسی تکلیفات کی اپنا کرم نچھوڑا الرسول خیر خواہ
دشمنا نکا عقدہ حضرت سے حل ہوا جو حضرت کا صبر اور کرم و دیانت کری سو ما ارسلناک الا
رحمۃ للعالمین کا مطلب بخوبی بوجھے اللہم صل وسلم علی سیدنا محمد سید
الصابرین و امام الکاملین د ر ابن مسعود لقد ہممت ان امر رجلا یصلی
بالناس ثم احرق علی رجال یتخلفون عن الجمعۃ بیوتہم مسلم مین عبد اللہ بن
مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا البتہ مین نے ارادہ کیا کہ حکم کرون کسی مرد کو کہ لوگون
کو جماعت کی نماز پڑہاوی پہر مین ان مردونکی گھر جلا دون جو جمعہ کی نماز مین نہین آتی ف
اس حدیث سی نکلا کہ تاکید نماز جمعہ کا فرض ہونا ثابت ہوا اسیواسطی فقہ مین لکہا ہی کہ جو شخص
با جمعہ کی نماز ترک کری اسکی عدالت ساقط ہی گواہی کے لائق نہین اور معلوم ہوا کہ امام کو
جایز ہی کہ اپنا کسیکو خلیفہ کری نماز کی امامت مین اور خود کسی اور ضروری کام مین مشغول ہو

کو بعد مرنے جنتی ہین اگر شخص بر فرض یہ بالکل کہتا ہین کہ بعضون کے بڑے شدت سے نہ ترسنے
والون کا گناہ دور ہوا اور معلوم ہوا کہ شدت مرض مین انکا تلف کرنا ہی درست ہی خ عائشہ
لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى
الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللَّهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللَّهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ
بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے ارادہ کیا کہ مین کسیکو
ابی بکر اور انکے بیٹے عبد الرحمن کے پاس بھیجون اور اسکو اپنا خلیفہ اور ولیعہد کردون تاکہ کہنے
والے کوئی اور بات کہیں یا آرزو کرنے والے خلافت کی آرزو کرین پھر مین نے کہا کہ ابی بکر کے
سوا کسیکی خلافت نہ مانیگا اللہ اور مومنین بھی دفع کرینگے یا کہ یون فرمایا کہ دفع کریگا خدا اور
نہ مانینگے مومنین ف اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت
مین مجھسے فرمایا کہ بلا لا میرے پاس اپنے باپ اور بھائی کو تاکہ مین اسکی اپنی خلافت
لکھدون مین ڈرتا ہون کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ مین لائق
تر ہون خلافت کا مگر خدا اور مومنین نہ مانینگے سوای ابی بکر کے دوسرے کی خلافت کو ان دونو حدیثون
سے نہایت معلوم ہوا کہ حضرت کو صدیق اکبر کی خلافت بدل منظور تھی اور چاہا کہ اپنے روبرو انکو
خلیفہ کرجاوین اور خلافت نامہ انکو لکھدیوین لیکن تقدیر پر اور اجماع پر کفایت کی یعنی حضرت
کو معلوم تھا کہ سوای ابی بکر کے کسیکی خلافت خدا کو منظور نہین اور اجماع بھی سوای صدیق کے
کسی پر نہ واقع ہوگا تو اس سبب سے انکو اپنا ولیعہد کرنا حضرت نے ضرور نہ سمجھا اس حدیث
سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبر کی اور خلافت انکی حقیت ثابت ہوئی اور یہ حدیث معجزہ ہے
کہ آپنے جو کچھ خبر دی تھی ویسی ہی ہوئی ف ابو الدرداء لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنًا
يَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرَهُ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ
مسلم مین ابو الدرداء سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے ارادہ کیا کہ لعنت بھیجون
لونڈی کی صحبت کرنیوالے پر ایسی لعنت کرون کہ اسکے ساتھ اسکی قبر مین گھس جاوے

خ
دین حجت خلافت صدیق اکبر

قد

کیونکر وہ لڑکے کو اپنا وارث کریگا اور حالانکہ وہ اسکے حلال نہیں کیونکر اس لڑکے کو اسے جائیگا ر
حالانکہ وہ اسکو حلال نہیں **ف** اس حدیث کا سبب یہہ ہی کہ لوٹ میں ایک لونڈی
آئی تھی اسکا پیٹ ہوا تھا حضرت نے پوچھا کہ یہہ کسکی لونڈی ہی لوگوں نے کہا کہ فلانے شخص کی
ہے حضرت نے پوچھا کہ اسکا مالک اس سے صحبت ہی کرتا ہی لوگوں نے کہا کہ ہاں تب حضرت نے
یہہ حدیث فرمائی یعنی اسکا تو پیٹ ہو رہا ہی اور لڑکا پیدا ہوا سو اگر مالک اسکو اپنا بیٹا
بنایا اور سبب اسکو اول خاوند کا حمل ہوا تو اسے کا غیر کے بیٹے کو اپنا وارث ٹھیرایا اور حالانکہ
کا حرام اور مسلمان پر درست نہیں اور اگر مالک نے اسکو اپنا بیٹا نہ کیا اور شاید یہہ نطفہ مالک
ہی کا ہو تو اسکو غلام بنایا اور اسکی غلام کیطرح خدمت لیا کیونکر درست ہوگا حاصل
یہہ ہی کہ نسب کا خلط کرنا درست نہیں اسیواسطے حاملہ عورت سے جو اور لونڈی ہو خواہ طلاقی
مدروں حیض ہو لی جانے تا کہ لڑکا پیدا ہو نہ صحبت کرنا نہیں درست تاکہ نطفہ میں مشتبہ نہو ے

وَعَنْ جُذَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ حَتّٰى ذَكَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ وَ
فَارِسَ يَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ مسلم میں جذامہ بنت وہب سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ دودھ پلانے والی عورت کی صحبت سے منع کروں یہانتک
کہ مجھکو یاد آیا کہ روم اور ایران کے لوگ ایسا کرتے ہیں سو انکے اولاد کو کچھ ضرر نہیں کرتا ہے

ف عرب لوگ دودھ پلانیوالی عورت سے صحبت کرنا برا جانتے تھے اور اطبا بھی بچا سا
مضر لڑکے کے منع کرتے ہیں اسی سبب سے حضرت نے بھی منع کرنیکا ارادہ کیا تھا پھر جب دیکھا
کہ ایران اور روم میں یہہ رواج ہے اور اولاد کو کچھ ضرر نہیں ہوتا اور تجربہ سے معلوم
ہوا کہ یہہ بات واجب الامتناع نہیں صرف ایک ضعیف احتمال پر کیوں امر دشوار کا منع
اٹھاویں لسیا کر اسکا میں گرفتار ہوں ہا

الباب السابع

ہاتو بن ابی عیینہ فصلیں ہیں اور کسی طرح کی خیانت نہیں ہے اور کہیں کہیں حدیثیں ہیں ہیں

باب الف لام خ سلیمان بن صرد الآن نغزوهم ولا يغزوننا نحن نسير إليهم

المعروف بحل الاحزاب ف سلیمان بن صرد کی روایت ہے کہ حضرت

[illegible] کے تیر وں والے قریش اور دوسرے [illegible] حضرت کی اس وقت

رہا جب کفار کے گرد ہو کر ہٹائے ف جنگ خندق اور جنگ احزاب کا قصہ مشہور ہے

کہ [illegible] مسلح ہو کر [illegible] جنگ خندق کے حضرت نے قصد [illegible] حضرت [illegible]

سال کے [illegible] اور [illegible] ق عائشة [illegible] الازواج [illegible]

اسلف وما [illegible] کہ [illegible] الخلف بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت

نے فرمایا کہ [illegible] کے لشکر میں جنت کی [illegible] اور وقت [illegible]

دیں [illegible] اور [illegible] والا [illegible] اور [illegible] سے [illegible] اور [illegible] یہاں [illegible]

[illegible] ف یعنی [illegible] کا [illegible] اور [illegible]

[illegible] سالم [illegible]

ہو گئے اور جو [illegible] خ وہ [illegible] رہتے [illegible] اور یہی

سبب [illegible] شیطان [illegible] شعر [illegible]

اور [illegible] ه [illegible] بن کعب [illegible]

ثلث [illegible] مسلم میں ابو موسیٰ اور ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت

نے فرمایا کہ [illegible] اجازت مانگا تین بار [illegible] اجازت [illegible] گھر میں جا [illegible]

[illegible] باف [illegible] السلام علیکم [illegible] اجازت [illegible]

اگر اجازت ہو [illegible] اجازت [illegible] کا فائدہ [illegible] آدمی اپنے

گھر میں [illegible] تو [illegible] ه [illegible] الاستئذان [illegible]

[illegible] الشعر [illegible] الطائف [illegible]

مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ... یعنی بہت سی بار یا زیادہ اور
لنگوٹیاں باندھنا شرع ہے یعنی حج میں اور روزہ رکھنا ... اور طواف یعنی کعبہ کے گرد گھومنا
لازم ہے یعنی ... ف یعنی
لیے کو ... بدون طہارت کی کوئی عبادت درست نہیں صفا اور مروہ کے بیچ
دوڑنا ... ق عمر بن الخطاب الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا
رسول الله وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت
اليه سبيلا قال صدقت فعجبنا له يسئله ويصدقه قال فاخبرني عن
الايمان قال ان تؤمن بالله وملئكته وكتبه ورسله واليوم الآخر وتؤمن بالقدر
خيره وشره قال صدقت قال فاخبرني عن الاحسان قال ان تعبد الله كانك
تراه فان لم تكن تراه فانه يراك قال فاخبرني عن الساعة قال ما المسئول عنها
باعلم من السائل قال فاخبرني عن اماراتها قال ان تلد الامة ربتها وان ترى الحفاة
العراة رعاء الشاء يتطاولون في البنيان بخاری اور مسلم میں عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ اسلام یہی ہے کہ تو گواہی دے اس بات کی کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں اور محمد خدا کا رسول ہے
اور پڑھے نماز کو ٹھیک ٹھیک اور دے زکوٰۃ ... رمضان کا روزہ رکھے اور حج کرے اگر تجھ کو
راہ کی طاقت ہو ... جبرئیل نے کہا ... جبرئیل حضرت کے پاس آدمی کی
صورت بن کر آئے تھے ... کہا کہ تم نے سچ کہا ... حقیقت ... حضرت نے
فرمایا ایمان یہی ہے کہ تو یقین لاوے اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے پیغمبروں کو اور پچھلے
دن کو اور تقدیر کو ... جبرئیل نے کہا تم نے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو احسان اور اخلاص
کی حقیقت ... حضرت نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی اسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اس کو دیکھتا
ہے سو اگر ... جبرئیل نے کہا تو ... قیامت ...
کہ کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ ... پوچھنے والے سے اس کو ... زیادہ تر نہیں جانتا ...

میں تم اور میں دونو برابر ہیں جبرئیل نے کہا پس مجھے بتلائیے حضرت نے کہا کہ قیامت کی نشانی
یہہ ہی کہ لونڈی جنے اپنے مالک اور مربی کو یعنی مالکوں کے نطفہ سے لونڈیاں جنیں خاوند کی اولاد ہیں
اپنے باپ کی طرح لونڈیوں کی ہی شہری خلاصہ مطلب یہہ کہ قیامت کے قریب کثرت سے نافرمانی کثرت
ہو جاوے گی اور دوسری نشانی قیامت کی یہہ ہی کہ تو دیکھے ننگے پاؤں ننگے بدن محتاج بکریاں چرانے والوں کو
کہ عمارتوں میں مانگے ہوا ہیں پینے کپڑے اور یہی حقیقت لوگ دولتمند ہونگے بڑی بڑی عمارتیں بنا کر فخر
کرینگے ف اور ایک روایت اس حدیث کی یوں ہی کہ عمر فاروق نے کہا کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے
کہ ایک دن ہو یہاں نہایت سفید کپڑے اور کالے سیاہ بال والا کہ اسپر سفر کا اثر معلوم ہوتا تہا اور ہم میں
سے کوئی اسکو نہیں پہچانتا تہا سو چلا آیا یہاں تک کہ حضرت کے پاس بیٹھا اور اپنے گھٹنے حضرت کی زانو سے ملا کر
اور اپنی دونو ہتھیلیاں حضرت کی رانوں پر رکھیں اور کہا کہ اے محمد مجھکو اسلام کی حقیقت بتلائیے
حضرت نے یہہ حدیث فرمائی عمر فاروق نے کہا پھر وہ مرد چلا گیا اور میں دیر تک ٹھیرا رہا پھر حضرت
نے فرمایا کہ اے عمر تو جانتا ہی کہ یہہ پوچھنے والا کون تہا میں نے کہا کہ خدا اور اسکا رسول بہت زیادہ جاننے
والا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہہ جبرئیل تہا تمہارے پاس آیا تہا تمکو دین سکھلانیکو اس حدیث کو
حدیث جبرئیل کہتے ہیں اور سکھلانیوالے ان چیزوں کے جبرئیل تھے اور ام الاحادیث اور نام الجوامع بہی اسکا
نام ہی یعنی سب حدیثوں کی یہہ حدیث جڑ ہے اور سب مطلب اور سب حدیثوں میں ہیں وہ
سب اس حدیث میں مجمل موجود ہیں جیسے سورہ فاتحہ کو ام الکتاب کہتے ہیں کہ سب قرآن کے مطالب
پر شامل ہی حضرت جبرئیل نے چار چیزیں حضرت سے پوچھیں اول اسلام کی حقیقت دوسرے
ایمان تیسرے احسان چوتھے قیامت سو فرمایا کہ اسلام کے پانچ رکن ہیں توحید اور رسالت
کی گواہی اور نماز اور زکوۃ اور رمضان کے روزے اور حج معلوم ہوا کہ اسلام ظاہری اعمال
کا نام ہی اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنی خدا کو یوں اعتقاد کرے کہ وہ
سب عیب اور نقصان سے پاک ہی اور سب خوبیوں سے موصوف ہی اور فرشتوں کا یوں
اعتقاد کرے کہ وہ نوری خدا کے بندے ہیں ہر رنگ بر رنگ صورت بنا لیتے ہیں

حکم کے سارے عالم کا انتظام کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ پاک ہیں ہر عیب سے اور کمالات کا یوں
اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیم کلام ہے اور ایسی سو سے کچھ اوپر کہتے ہیں کہ خدا کی بھیجی ہوئی کتابیں
ہیں دس حضرت آدمؑ پر اتریں اور پچاس حضرت شیثؑ پر اور تیس حضرت ادریسؑ پر اور دس حضرت
ابراہیمؑ پر اتریں اور چار کتابیں جو تمام عالم میں مشہور ہیں توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن
سو منسوخ ہیں قرآن کی سوائے اس کتاب پر عمل کرنا درست نہیں اس واسطے کہ مردود اعتقاد رکھیں
ورد و تحریف ہو گئے وہ منسوخ ہیں دوسری یہ کہ اگلی کتابوں میں غلطی ہوئی سب قرآن میں موجود
ہیں تو سوائے قرآن کی دوسری آسمانی کتاب کی حاجت نہیں اور پیغمبروں کا یوں اعتقاد
کرے کہ وہ سب سے افضل اور پاک لوگ ہیں خدا نے انکو اپنے کمال رحمت سے آدمیوں کی طرف
بھیجا تاکہ انکو راہ بتلاویں اور ان کا دین اور دنیا سنواریں اور انکو قسم قسم کے معجزات دیے تاکہ
راستی میں کوئی عاقل آدمی شک نہ لاوے وہ سب گناہوں سے پاک ہیں صغیرہ ہوں یا کبیرہ جو
بھی بھولے سے درگذر ہوئی وہ بھی درست شک ہے اور حضرت آدمؑ کا گیہوں کھانا بلا قصد تھا بھول کر
چونکہ انہی اسطرح اور پیغمبروں کو بھی یہاں بس کیا جاتی ہے اور سب پیغمبروں میں ہمارے حضرت
افضل ہیں جو کمالات ظاہری اور باطنی کہ انسان میں ممکن تھے وہ تمام ہمارے حضرت پر
ختم ہوگئے اس واسطے ہمارے حضرت کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی حاجت نہ رہی خلافت اور امامت کا
اعتقاد نبوت کے اعتقاد میں داخل ہے اپنا انکا یہ مدار کہ نہیں جیسا کہ شیعہ کہتے ہیں اور پچھلی باتوں کا
یوں اعتقاد کرے کہ قبروں کی باتیں تک اور دوزخ اور بہشت کے داخل ہونے تک جو حضرتؐ نے
فرمایا ہے سو درست ہے یعنی عذاب قبر اور قیامت کی نشانیاں اور صور کا پھونکا جانا اور مردوں کی
جلانا اور حساب کتاب اور عمل کا بدلہ اور ترازو عمل تولنے کی اور پل صراط اور حوض کوثر اور دوزخ
اور بہشت اور سب چیزیں حق ہیں انکی کچھ شک نہیں اور تقدیر کا یوں اعتقاد کرے
کہ جو عالم میں ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا بھلا یا برا سب تقدیر سے ہی ہے اس کی جناب
ہو چکے ہیں کوئی تو بدشکنی بلکہ باوجود اسکے آدمی کو کچھ اختیار دیا ہے کہ اسکے سبب

انسان مورد عتاب یا مدحت ثواب یا عذاب کے لائق ہوا ہی تقدیر کا اعتقاد اس طرح رکھنا چاہیے
زیادہ اس میں غور اور گفتگو کرنا منع ہے اور گمرہی ہی اسواسطے کہ عقل ہماری نہیں تھی کہاں طاقت
ہی کہ کارخانہ خدائی کے بھید سمجھے اسواسطے حضرت نے تقدیر کی بحث اور تکرار سے منع فرمایا ہے کما
مفصلا کی حضرت نے جو صفت بیان کی وہ ایمان مجمل کی ہے جسمیں کہ کوئی اعتقاد کرے
حضرت نے فرمایا اور بتلا دیا ہو سکے اور درجہ یہی کہ احسان کیواسطے لیا ہی کہ عبادت اسی طور پر
کے احسان یعنی اخلاص کے دو درجے فرمائے علی ہذا درجہ یہ ہی کہ عبادت میں ایسا حضور ہو کہ
گویا خدا کو دیکھتا ہی اسکو مشاہدہ کہتے ہیں اور ادنی درجہ یہ ہی کہ یہ تصور کرے کہ خدا اسکو
دیکھتا ہی اسکو مراقبہ کہتے ہیں اس تصور میں بھی کمال تعظیم اور ہیبت ادب اور حیا اور شوق
اور حضوری حاصل ہوگی ممکن نہیں کہ اس تصور میں ادنی ادب چھوڑے یا ادہر ادہر التفات
کرے جیسے بادشاہ اگر کسکو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہے کہ وہ ہاتھ پاؤں ہلاوے نظر کو ادہر ادہر
معلوم ہوا کہ تصوف اور درویشی احسان کا نام ہی ظاہر اعمال کو اسلام کہتے ہیں اور باطنی
اعتقاد کو ایمان کہتے ہیں اور حضوری اور اخلاص کو احسان کہتے ہیں اور ... اور
اسلام اور ایمان اور احسان اگرچہ جدا جدا نام ہیں اور کبھی اسلام اور ایمان کو ایک کہتے
ہیں اسواسطے کہ اسلام بدون ایمان کی درست نہیں اور ایمان بدون اسلام کی کامل نہیں
اور بعضے لوگ احکام ظاہری کو شریعت اور تصفیہ باطن کو طریقت اور مشاہدہ اور مراقبہ
کو حقیقت کہتے ہیں معلوم کرنا چاہیے کہ دین کی بنا فقہ اور کلام اور تصوف پر ہی سو اس
حدیث میں حضرت نے تینوں مقام کو بیان فرمایا اسلام ہماری فقہ کا جسمیں
عقائد کا بیان ہی اور احسان اشارہ ہی تصوف کا جسمیں حق الیقین اور مشاہدہ اور
اور مراقبہ جو کہ ہی معلوم ہوا کہ دین میں کامل وہی ہے جو فقہ اور کلام اور تصوف کا جامع
ہو اور جسمیں ان تینوں میں سے بعض ہو اور بعض نہ ہو وہ ناقص ایسکی ہی اسواسطے کہ بعد ...
متفق ہیں کہ شیطان ہی کہ کلام سب سے ... علم اور عمل کو ... اور فقہ ... و ...

اسکے زاہد مشک اور طالب سرور حق اسواسطے کہ عمل بدون نیت سالک حق کے شوق اور حضور دل کے
باتمام نہیں ہی راستے میں اور ما فی گزرتی ق عَن عُمَرَ الاعمالُ بالنّیات ولِکُلِّ امرِئٍ ما نَوی
فَمَن کانت ھجرتُہ الی اللہ ورسولِہ فھجرتُہ الی اللہ ورسولِہ ومَن کانت
ھجرتُہ الی دُنیا یُصیبُھا او امرأۃٍ یتزوّجُھا فھجرتُہ الی ما ھاجر الیہ بخاری اور مسلم
نے عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عملوں کا اعتبار نیتوں سے ہے اور ہر ایک
مرد کے واسطے وہی ہے جو اُسنے نیت کی ہے کوئی عمل جو بہت کی نیک اور ثواب کے
لائق ہیں سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہوئی تو اسکی ہجرت خدا اور رسول کے
واسطے ہوگی یعنے اسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اسکو پاوے
یا کسی عورت کے واسطے کہ اس سے نکاح کرے تو اسکی ہجرت اسی کیطرف ہوگی جسکے
واسطے اسنے ہجرت کی یعنے دنیا اور عورت ف بعضی روایت میں یوں آیا کہ ایک
شخص نے ایک عورت کے واسطے جسکا نام ام قیس تھا مدینہ کیطرف ہجرت کی لوگوں نے
یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے ایسی ہجرت کا کچھ ثواب
نہیں کیونکہ خالص نہیں ہے اور ارادہ اور قصد دل کا نام نیت ہے زبان سے کہنے کی
کچھ حاجت نہیں اگر مثلاً نماز کی نیت دل میں کی زبان سے نہ نکلی یا زبان سے
خلاف اسکے نکلی تو کچھ مضائقہ نہیں پکارکے زبان سے نماز میں نیت کرنا مکروہ ہے
نہیں بلکہ نہیں اختلاف ہی کہ زبان سے نیت کہنا درست ہی یا نہیں اہل فقہ اسکو
مستحب کہتے ہیں تاکہ دل اور زبان موافق ہوجاویں اور اہل حدیث کے نزدیک
زبان سے کہنے اسواسطے کہ حضرت سے ثابت نہیں ہر چند بدعت دینی نہیں
نہایت عمدہ عبارت ہی لیکن جو نیت خالص نیت کے کچھ حقیقت نہیں اسی
طرح علم اور درویشی اور تعلیم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے کہ اگر محض خدا کے
واسطے ہی مستحسن اللہ اور نہیں تو اسکو فاسد بیہودہ سمجھا چاہیے اور جب

نیت برقرار ٹھہرا تو خوشبو لگانی سے مباح کامون مین ثواب ہوتا ہی جیسے کہنا اس
نیت سی کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تاکہ نماز درست ہو اپنی جورو
سے صحبت کرنا تاکہ نیک اولاد ہو اور حرامکاری سے بچے اور اگر ایک عمل مین
کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا جدا ثواب پاوے مثلاً مسجد مین بیٹھنا
ایک امر ہے لیکن آدمی کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہے ایک تو یہہ کہ دوسری نماز
کی انتظار کرنا دوسری یہہ کہ آنکھہ اور کان کو گناہوں سے روکنا تیسرے اعتکاف
کرنا چوتھے حضرت پر درود اور سلام کرنا پانچوین علم سیکھنا یا غیر کو سکھلانا نیک
بات بتلانا برے کام سے روکنا غرض کہ یہہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت
مین اصل ہے اور بدنیتی یا ریاکاری کی جڑ کاٹ دیتی ہے اسیواسطے محدثین کا معمول ہے
کہ حدیث کی کتابون مین اول اسی حدیث کو لکھتے ہین تاکہ حدیث پڑھنے والون
کی درستی نیت درست ہوجاوے خداہی کیواسطے علم حدیث پڑھین دنیا کیسی
طرح لگاؤ نہ رکھین امام شافعی سے روایت ہی کہ اس حدیث کو دین مین ستر جگہہ دخل
ہے مراد کثرت ہی یعنی ہر جگہہ اسکا دخل ہے عبادات مین اور معاملات مین اور عادات مین
سب علماء حدیث اس حدیث کی صحت پر متفق ہین اور بعضے اسکو متواتر کہتے ہین

واللہ اعلم عن ابی ایوب اَلْاَنْصَارُ وَمُزَیْنَةُ وَجُهَیْنَةُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ وَمَنْ
كَانَ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوَالِیَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلَاهُمْ

۱۲۵۶ م

م ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قوم انصار اور قوم مزینہ اور قوم
جہینہ اور قوم غفار اور قوم اشجع اور جو عبداللہ کی اولاد سے ہین میری دوستدار ہین نہ اور
لوگ اور خدا اور خدا کا رسول انکے دوست اور حمایتی ہین ف حدیث مین ان سب قومون کی
فضیلت کا بیان ہی کہ ایمان کے سچے ہین اور محبت کے پورے ق عن ابی ہریرۃ

۱۲۵۷ ق.

اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً وَّالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ رواہ البخاری

وَسَتَعُودُونَ ترو روایت مسلم سَتَعُودُونَ اَوسَتَوَلَّوْنَ عَلَى الْاَعْقَابِ کَمَا اور آدم میں بریرہ کی ہے ایک
حضرت نے فرمایا کہ دنیا کی ستر دوزخ کی ستّر حصّوں میں اور جب ایک شاخ سی باقی تمام رہی روایت میں
ستر ویں اور مسلم کی روایت میں شاید یہی ہو کہ حضرت نے ستر ساجیں سرالی بیان کیا ف
یہ ایمان بہت درجہ کی ہی اور یعنی یکیان اور جو سامنے سے حکم مسر اور شحاعت اور سخاوت
اور دو بدلہ اور حیا حیث اور شوق اور دعا وغیرہ اسکی شاخیں ہیں ورجہ بالا ایمان کی بڑی ہے اسلئے
ہی اس لیئے کہ تمہیں جان لو حالانکہ کوئی ہیں مگر اس میں چند کی دوا گر تعلیم ہو جاوی تو مقرر
کرلیوے یہ جو مرماتا کہ الال کی ستر ساجیں ہیں یا مانفہ سو کر ترتیب مراد ہی اسوا سطیکہ عرب
کی عادت ہے یہ سو اسی حالا ور دسواں کے اکو کوئی ہیں پھر سکتا ہے ایمان تمام ہیکہ ہیں اور دوسو
کی حرص ولیس ہی کہ جس کیا ہوں اور کثرت کی حصّہ ہی سوا گر کا قدر ہیں کوئی بیکیاست ہو تو آخر
اسکے بچے کام ہوا دیکھ اسو اسطیکہ شاخ ہو وا دنیا کے سر سبز ہیں وسکی باقی تو خشک ہو جاتی ہے

ھ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يُعْجِبَانَ بِمَا بِهِ وَلَكِنْ يَمَانِيَةٌ مُسْلِم ابی ابوہریرہ روایت کو حضرت نے فرمایا
کہ جوہ ایمان ہیں کا ہی اور حکمت بھی یمنی ہے ف حاصل ہیں کے لوگ حضرت کا اس لئے اور بایا
الا لئے کہ حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ اہل یمن کے لوگ بہت نرم دل ہوتی ہیں حکمت اس علم کو
کہتے ہیں جس سے یقین او رشتا اور پسند ہو جاوی اس سبب ہیں تزکیہ النفس کی ایسا ہی کی سمجھ
فرمایا حضرت نے یمن میں بہت بڑے بڑے عالم اور درویش ہونے والے ہیں اور اب بھی موجود ہیں

ق اَلثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا
صُمَاتُهَا مالک روی اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت تو
اپنی جان کی خود مختار ہے بہ نسبت اسکے والی کے یعنی ولی کا اسپر جبر نہیں ہے نکاح میں اور کنواری
عورت سی نکاح کی اجازت مانگا جاتا ہے اور اسکا جب رہنا ہی اسکی اجازت ہی ق اَلْاَكْرَمُونَ
اَلْاَشْرَفُونَ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داہنی طرف
کے لوگ مقدم ہیں داہنی طرف کی مقدم ہیں داہنی طرف کے مقدم ہیں ف مصابیح میں

انس سے روایت ہے کہ انکے گھر کی بکری کا دودھ کی لسّی پلایا حضرت نے اسکو پیا اور آپ کی بائیں طرف
صدیق اکبر تھے اور داہنی طرف ایک جنگلی گنوار تھا پس عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ ابا بکر کو
تبرک صدیق اکبر کو دیجیے حضرت نے اس گنوار کو دیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی داہنے طرف والا
بائیں طرف والے پر مقدم ہے کہ اول اسکو دیجیے اگرچہ بائیں طرف کا داہنے طرف والے سے افضل
ہو ق اَلنَّوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ بخاری اور مسلم میں نواس بن سمعان سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیکی عمدہ خوی ہے ق اَلْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ بخاری
اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برکت گھوڑوں کی چوٹیوں میں ہے ف
سبب اسکا گھوڑے جہاد میں ہوتے ہیں اور سبب ہیں قوت اسلام کی اور غنیمت حاصل ہونیکی ق اَلْبُزَاقُ
فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اسکو مٹی سے دبا دینا اس گناہ کا اتارا ہے ف اور
اگر مسجد سنگین ہو یا اسمیں فرش لگا ہو تو تھوک کو پونچھ ڈالنا چاہیے ق حکیم بن حزام
اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ قَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِي
بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا بخاری اور مسلم میں حکیم بن حزام سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچنے والا اور مول لینے والا دونو مختار ہیں جبتک کہ دونو جدا نہیں
ہوئے یا یوں فرمایا کہ انکو اختیار ہے یہانتک کہ جدا ہوئے پھر اگر وہ سچے ہوئے اور دونوں نے عیب
ظاہر کر دیا یعنی بایع نے عیب اپنی چیز کا اور مشتری نے عیب قیمت کا ظاہر کر دیا تو انکو اس
خرید و فروخت میں برکت ہوگی اور اگر وہ جھوٹھے ہوئے اور عیب چھپایا تو انکی خرید و فروخت
کی برکت مٹائی ف یعنے جبتک کہ بایع اور مشتری ایک جگہ بیٹھے رہے جہاں چیز بکی
تو دونو کو اختیار ہے چاہے بایع اپنی چیز کو نہ بیچے اور مشتری مول نہ لیوے اور جب کہ کوئی
دونوں میں سے اٹھا اور مجلس سے چلا تو اب کسیکو اختیار نہ رہا بیع تمام ہوگئی اور یہی مذہب
امام شافعی کا اور امام محمد کا اور امام اعظم کے نزدیک جبکہ ایجاب و قبول دونو طرف سے ہوا تو

سے تمام ہو گئی کیونکہ اعتبار باقی نہ رہا تو اس حدیث میں امام شافعی کے نزدیک جسم کی
جدائی مراد ہے اور امام اعظم کے نزدیک قول کی جدائی مراد ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خرید
و فروخت کی برکت سچ بولنے اور اپنی چیز کے نقصان ظاہر کر دینے پر موقوف ہے یہی سبب ہے
کہ اب سوداگروں اور دوکانداروں کے مال میں برکت نہیں ہے کیونکہ جھوٹ اور دغا بازی بہت
رائج ہو گئی خ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلْبَيِّنَةُ اَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ قَالَهُ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ لَمَّا
قَذَفَ امْرَاَتَهُ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ رواہ البخاری روایت ہے عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ گواہ لانا چاہیے یا کہ حد مارے جاوینگی تیری پیٹھ میں یہ حضرت نے
ہلال ابن امیہ سے کہا جبکہ اپنے عورت اپنی کو شریک بن سحماء سے عیب لگایا ف
مشکوۃ میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہلال ابن امیہ نے حضرت کے روبرو اپنی جورو
کو عیب لگایا ساتھ شریک بن سحماء کے حضرت نے فرمایا گواہوں سے اس بات کو
ثابت کرو یا تیرے پیٹھ پر مار پڑیگی ہلال نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی اپنی عورت سے حرام
کرتے دیکھے تو جاوے اس وقت گواہ ڈھونڈنے پھر سے حضرت نے پھر یہی فرمایا یعنے حکم شرع یونہی
ہے تب ہلال نے کہا میں قسم کھاتا ہوں اس کی جس نے بھیجا تم کو سچا یہ کہ میں
دعوے میں سچا ہوں سو البتہ خدا اوتاریگا جس سے بری ہو میری پیٹھ مار سے تب جبرئیل
اترے اور اس مضمون کی آیتیں سورۂ نور میں اتریں کہ جو لوگ عیب لگاویں اپنی جوروں کو اور
شاہد نہوں انکے پاس سواے اپنی جان کے تو ایسوں کی گواہی یہہ کہ چار گواہی دیوں اللہ کے
نام کی کہ بیشک میں سچا ہوں اور پانچویں بار یوں کہے کہ خدا کی لعنت اس شخص پر اگر وہ
جھوٹا ہو اور عورت سے ٹلتی ہے مار یوں کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی کہ البتہ
وہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار یوں کہے کہ اللہ کا غضب ہو اس عورت پر اگر مرد سچا ہو پھر ہلال
آیا اور اسنے بموجب حکم کے گواہی دی اور حضرت فرماتے جاتے تھے کہ اللہ جانتا ہے کہ
یہی کہ تم میں سے ایک شخص جھوٹا ہے تم دونوں میں کوئی توبہ بھی کرنے والا ہے پھر ہلال کی عورت

۱۲۶۵ ح

کھڑی ہوئی اسنے اسیطرح چار بار گواہی دی جب پانچویں بار کی نوبت ہوئی تو لوگوں نے
اسکو روکا اور کہا کہ یہ پانچویں بار لگادیگی یعنے تجھکو عذاب مین اگر تو جھوٹی ہو تو
بس کچھ سو وہ عورت تھم گئی اور ٹھٹکی یہانتک کہ ہم سمجھے کہ پھر جاویگی پھر
اپنے عیب کا اقرار کریگی پھر بولی کہ مین اپنے قوم کو ہمیشہ فضیحت کرونگی سو اسنے
پانچوین گواہی بھی دی حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اس عورت کو اگر اسکا لڑکا سیاہ
آنکھ والا اور بھرے سرین والا اور موٹی پنڈلیونکا پیدا ہو تو وہ حقیقت مین شریک بن سحما کا نطفہ
ہے سو اسنے ویسا ہی لڑکا پیدا کیا جب ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم پیشتر نہ ہوا ہوتا
تو مین اسپر رجم کرتا یعنے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کو چاہیے کہ ظاہر پر حکم کرے
اگرچہ باطن برخلاف اسکے قرینہ موجود ہو ق اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا
تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ بخاری اور مسلم عن ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جمہائی شیطان کے اثر سے ہے سو جو کوئی تم مین سے جمہائی لیوے تو
چاہیے کہ اسکو دبا دے جتنا کہ دبا سکے ق اَلتَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ
وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ بخاری اور مسلم عن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دستک
عورتوں کو چاہیے اور سبحان اللہ کہنا مردوں کو چاہیے ف یعنے اگر امام نماز مین بھولے
تو عورت دستک یعنی تالی سے خبردار کرے اور مرد سبحان اللہ کہے ق سَعْدُ بْنُ
اَبِي وَقَّاصٍ اَلثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ قَالَ الرَّحْمٰنُ قَالَ فِيْ مَرَضِيْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ
مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الْحَدِيْثَ بخاری اور مسلم عن
سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تہائی مال مین وصیت کر اور تہائی تو
بہت ہی یا بڑا فرمایا کہ بڑی بات ہے یہ حضرت نے سعد سے فرمایا جب کہ اسنے کہا ایسی حالت
مین کہ دو حصے مال کے خیرات کروں حضرت نے فرمایا کہ نہیں سعد نے کہا تو
آدھا مال خیرات کروں حضرت نے فرمایا کہ نہیں سعد نے کہا تو تہائی مال خیرات کروں تب

حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف خوش ہوا میں سعد بیمار ہوگئے صرف انکو وارث ایک
لڑکی تھی تب انہوں نے اپنے مال کو خیرات کرنا چاہا تو تہائی کی قید آپ نے سے متصل ہوچکا ہی معلوم
ہوا کہ تہائی سے زیادہ وصیت نہیں درست ہی خ اَبُو رَافِعٍ مَوْلیٰ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِہٖ بخاری میں ابو رافع سے جو آزاد غلام حضرت
کے تھے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ تر حقدار ہی اپنے لگے ہوئے
مکان کا ف یعنی جب کہ گھر بکے تو ہمسایہ کے ہوتے اجنبی آدمی اسکو نہیں مول لے سکتا
اسکو حق شفعہ کہتے ہیں م د اَبُو ھُرَیْرَۃَ اَلْجَرَسُ مَزَامِیْرُ الشَّیْطَانِ مسلم میں ابوہریرہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھنٹا باجا ہوکر شیطان کا باجا ہی ف گھنٹا
اونٹ وغیرہ کی گردن میں اسواسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہوجاتا ہے اور عورت
کے گھونگھرو اور زیور بجنے اور جھانجھ بھی اسمیں داخل ہیں کہ اسکی آواز سے مردوں کی
طرف توجہ ہوتی ہے خ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْجَنَّۃُ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ مِنْ شِرَاکِ نَعْلِہٖ
وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِکَ بخاری میں عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ تم لوگوں میں سے ہر ایک کے ساتھ بہشت قریب ہی اسکے جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ
اور دوزخ بھی اسیطرح ف یعنے بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت متصل ہے دور مت
سمجھو اگر ایمان ہے اور نیک عمل ہیں تو بہشت بہت قریب ہے اور اگر کفر اور گناہ ہیں تو دوزخ
قریب ہی ق جَائِزَۃٌ اَلْعُمْرٰی بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ عمریٰ روا ہو گیا انکا نام ہی ف یعنے عمریٰ کا ہبہ تمامی عمر پر موقوف
نہیں ہوتا اور مرنے پر بھی تصرف چاہیئے شرع کا دیا ہوا سب کا قائل کا مال بحق کہ العبد
لک عمرا جعلتہ لیکن بعد معہود آل کے وارث درست نہیں خ اَبُوْ سَعِیْدِ ابْنِ
الْمُعَلّٰی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ھِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُوْتِیْتُہٗ
بخاری میں ابو سعید معلی کی روایت میں ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الحمد للہ رب العالمین کا نام

سبع المثانی اور قرآن عظیم ہی جو نبی کو ملی **ف** قرآن میں خدا نے حضرت کو نیا
احسان جتایا کہ ہم نے تجکو سبع المثانی اور قرآن عظیم دیا سو حضرت نے فرمایا کہ سبع المثانی
اور قرآن عظیم سے مراد سورۂ فاتحہ ہے اسکو سبع المثانی اسواسطے کہا کہ اسمیں سات
آیتین ہین اور کسی نماز مین سورۂ فاتحہ دوبارہ سے کم نہین پڑھے جاتی اور اسکا نزول بھی دوبار
ہوا مکہ مین بھی اور مدینہ مین اور قرآن عظیم فاتحہ کو اسواسطے فرمایا کہ جو مطلب قرآن مین
مفصل ہیں وہ تمام اس سورہ مین مجمل موجود ہین **ق** عائشۃ الحمّٰی من فیح جہنم
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تپ دوزخ کی
سخت گرمی سے ہی **ف** یوہی روایت ہی کہ اسکو پانی سے سرد کرو یعنی تپ کا علاج
غسل ہے سرد پانی سے لیکن یہہ علاج اس تپ کو ہی جو دھوپ سے یا گرم
غذا اور دوا سی پیدا ہوئی ہو اور یہ نہیں کہ ہر ایک تپ کا یہی علاج ہے اسواسطے
کہ عرب کا ملک گرم ہے اکثر اسی قسم کی وہان تپ ہوتی ہے طب میں اسکو حمی یومی
کہتے ہیں **ق** الحیاء لا یاتی الا بخیر بخاری اور مسلم مین
الحیاء خیر کلہ عمران بن حصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سب کی سب بہتر ہے
خ عمران بن حصین الحیاء لا یاتی الا بخیر بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سوا بھلائی کے کچھہ نہین لاتی **ف** یعنی حیا شرعی کا ہر
حال مین نیک ہی ثمرہ ہوتا ہی **ق** ابن عمر الحیاء من الایمان بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا ایمان سے ہی **ف** یعنی شرم
ایمان کی علامت ہی کہ اسکے سبب آدمی برے کاموں سے بچتا ہے جتنی شرم زیادہ ہو اتنا
ایمان زیادہ اور جتنی شرم کم اتنا ایمان کم **م** اذا تمنی احدکم فلینظر الذی یتمنی
فانہ لا یدری ما یکتب لہ من امنیتہ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت دار خزانچی اور دیانتدار جو دیوے مالک کے حکم کے موافق

دیا اول کو نکر خیرات کرنے والوں سے ایک وہ بھی ہے **ف** یعنے دوسرے کا ثواب بھی اسے ہی دیا اور وہ اور جانب امان بھی شریک ہیں لیکن خوشی سے دیوے اور جو اور دخل دیتے ہوئے گھٹا دے وہ ثواب سے بے نصیب ہے اسواسطے کہ مالک تو دلانا ہے اور اسے مال کا امین ہیٹ ہوتا ہی اسکے برابر دوسرا اصل نہیں **ه** اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ رَوَى الْكَرْم

مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب ان دو درختوں سے ہے کھجور سے اور انگور سے اور دوسری روایت میں اسی طرح ہے کہ کرم اور کھجور سے اور ایک روایت میں کرم کی لفظ ہے مطلب سے لفظ کی کمی ہے **ف** یعنے عرب کی شراب اکثر کھجور اور انگور ہی سے ہوتی ہے اور یہ مطلب نہیں کہ شراب انہیں دو چیزوں سے ہوتی ہے سوا ان کے اور کسی کی شراب حرام نہیں **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں وابستہ ہے قیامت کے دن تک **ف** یعنے ثواب عظیم اور برکت کی فتح جہاد پر موقوف ہے اور گھوڑے جہاد کے سبب ہیں تو حقیقت میں خیر اور برکت انہی کے گھوڑے سے ہی سبب ظہر ہی اس حدیث میں اشارہ ہے کہ اسلام اور جہاد کی بنیاد گھوڑوں کی پرورش ہے قائم رہیں **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِيْ لَهُ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ لَهَا فِيْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ لَهُ اٰثَارُهَا وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ فَهِيَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ اَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا

وَرِیَاءً وَنِوَاءً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِیَ عَلٰی ذٰلِکَ وِزْرٌ کا ترجمہ [illegible]
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہیں ایک کے واسطے اجر کے واسطے ثواب
ہیں ایک کے واسطے پردہ ہیں اور تیسرے کے واسطے وبال ہیں تو جس کو ثواب ہوتا ہے وہ
مرد ہے جس نے گھوڑے کو خدا کی راہ میں جہاد کے واسطے باندھ رکھا پھر اس کو کسی چراگاہ یا باغ
کسی میں دراز کیا تو جس قدر وہ اس چراگاہ یا باغ میں سے کھائے گا اس قدر اس کی نیکیاں [illegible]
اور جتنی گھاس کہ کھاوے تو اس مرد کو اتنی نیکیاں ملیں گی اور اگر اس کی رسی ٹوٹ
گئی اور وہ ایک یا دو ٹیلے پر چڑھ گیا تو اس مرد کو اس کے پاؤں کی لید اور نقش قدم کی
حسنات ہونگی اور اگر وہ کسی نہر پر گزرے اور اس سے پانی پیا اگرچہ مالک نے پلانے کا
ارادہ نہ کیا ہو تو بھی اس کے واسطے حسنات ہونگی اور یہ گھوڑے اس مرد کے واسطے ثواب کا سبب
ہیں اور جس مرد نے گھوڑے کو باندھا [illegible]
نکالی سواری مانگنے سے [illegible]
لئے ان کی زکوٰۃ ادا کی [illegible] تو یہ گھوڑے اس مرد کے واسطے
پردہ ہیں [illegible] اور جس مرد نے کہ گھوڑے کو باندھا اترانے اور دکھانے
کے لئے اور اہل اسلام کی دشمنی کے واسطے [illegible] گھوڑے
وبال ہیں ف یعنی گھوڑے پالنے والے تین قسم پر ہیں ایک جہاد کے واسطے پالنے والے
[illegible] دوسری قسم یہ کہ [illegible] کے واسطے [illegible]
دنیا کا فائدہ [illegible] تیسری قسم یہ کہ [illegible] کے واسطے
پالے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دنیا کا مال ہے التمست کہا ... [illegible] ... وَعَنْ عِمْرَانَ ... [illegible] ... عَلَیْہِ وَسَلَّم
اس عبادت سے غرض یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا مال دار کا حصہ ہے اور کام کی ہے ف
دنیا مالدار کا پیدا ہونا ... [illegible] ... اگرچہ ... [illegible] ... اور ... [illegible]
اس سے یہ کہ ... [illegible] ... اور حاجت کا ... [illegible] ... ماسے [illegible]
... [illegible] ... لطف ... [illegible] ... مالدار کا ... [illegible]
... [illegible] ... کا مرتبہ ... [illegible] ... شریک ... [illegible]
... [illegible] ... طرح ... [illegible] ... علاوہ ... [illegible]
... [illegible] ... اور ... [illegible] ... کمال ... [illegible]
روایت ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو ... الدُّنْیَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْأَۃُ الصَّالِحَۃُ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا برتنے کی چیز ہے اور
بہتر ... [illegible] ... نیک عورت ہے ... [illegible] ... کی روایت میں ... [illegible]
... [illegible] ... اَلْمَتَاعُ ... ف نیک عورت اس واسطے بہتر ہے کہ ... [illegible]
... [illegible] ... اور ... [illegible] ... گھر کو ... [illegible]
... [illegible] ... نیک بخت ... [illegible] ... دیا ہے
... [illegible] ... اور ... [illegible] ... عورت نیک ہوئی تو مرد کی ... [illegible]
... [illegible] ... وَعَنْ تَمِیمٍ الدَّارِیِّ ... الدِّینُ النَّصِیحَۃُ الدِّینُ
النَّصِیحَۃُ الدِّینُ النَّصِیحَۃُ قُلْنَا لِمَنْ یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُولِہٖ وَلِأَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِینَ
وَعَامَّتِہِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے تمیم داری سے کہ حضرت نے فرمایا کہ دین خیرخواہی کا نام ہے
دین خیرخواہی کا نام ہے دین خیرخواہی کا نام ہے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کس کی خیرخواہی کا نام ہے
فرمایا کہ اللہ کی خیرخواہی اور اس کے رسول کی اور اس کی کتاب کی اور اماموں مسلمانوں کی
اور تمام مسلمانوں کی ف اللہ کی خیرخواہی یہ ہے کہ اس کا ایمان لاوے اس کے ...

میں کمی کرے عمل کو دیانت سے حاصل کرے اسکے حکموں کو یعنی اللہ کے حکموں کی ادا ہی سے
اور رسول کی پیروی اسی سے کہ انکی تصدیق کرے انکے سنتا ہی تر سے چلے اور بدعت سے
بچے اور مراد کی پیروی اسی سے کہ اسکے حرف کو حتی الامکان بچائے اور کرے کمال تعظیم سے
اور اسکی بطالت کو دور کرے محکم پر عمل کرے متشابہ کا ایمان لاوے اسرار عجائب
کے اعتراض کو دفع کرے اور مسلمین کے حاکموں کی نصیحت ہوں کی پیروی یہ ہے کہ ترک کے ہوا کی
کی اطاعت کرے اپنی مخالفت سے اور مسلمانوں کی پیروی یہ ہے کہ مدد ورحم ان کو فائدہ پہنچانے
انکو بچانے سے ان کو رنج دینے سے اور دور کرے ان سے جو طلب ہوئے ہوں ان کے واسطے
ف عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذہب بالذہب والفضۃ بالفضۃ والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلا بمثل یدا بید
فمن زاد او استزاد فقد اربی الآخذ والمعطی فیہ سواء رواہ مسلم اور روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ سونا سونے کے عوض اور چاندی چاندی کے عوض اور گیہوں گیہوں کے عوض برابر برابر
اور دست بدست ہو پس جو زیادہ دیوے یا زیادہ مانگے تو وہی سود ہے لینے والا اور دینے والا اس میں برابر ہیں
ق وعن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذہب بالورق ربا الا ہاء وہاء والبر بالبر ربا الا ہاء وہاء والشعیر بالشعیر ربا الا ہاء وہاء
والتمر بالتمر ربا الا ہاء وہاء متفق علیہ اور روایت ہے عمر سے کہ حضرت نے فرمایا سونا بدلے
چاندی کے سود ہے مگر دست بدست اور گیہوں بدلے گیہوں کے سود ہے مگر دست بدست
اور جو بدلے جو کے سود ہے مگر دست بدست اور کھجور بدلے کھجور کے سود
ہے مگر دست بدست یعنی ورنہ سود ہے اور ایسے ہی ہے کہ چاندی بدلے چاندی کے سود ہے
مگر دست بدست اور سونا بدلے سونے کے سود ہے مگر دست بدست ف
ہے حاصل یہ ہے کہ ملنی والی چیزیں اور بدلے لینے اور دینے میں دو صورتیں ہیں ایک
صورت یہ ہے کہ ایک جنس کا بدلہ ہے جیسے چاندی کو چاندی کے ساتھ تو اس میں دو شرطیں ہیں کمی بیشی نہ ہو
اور نقد ہو دوسری یہ کہ جنس دو ہوں اگر بیچ لیا کسی چیز کو جیسے گیہوں کو جو کے

ہووے وہ میری عادت سی نباہ جی اور بڑا گناہ ہے صورت ہو کہ وہ جس کا بدلہ اپنے حاجت کا بدلہ
سے انگیوں کا بدلہ اٹھا کر اس میں ہر طرح کے دوست دوست جو اپنا کی دوستی نباہ جس میں
ایک پیر کیونکا دوسرا جوت بدلہ دوستی در گزر سے تعت ہو کہ نیکیوں کو آ جاوے اور
کل ہو ویہ ماجی ہر گز وہ ہے ح اِنَّ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةَ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ
مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھا خواب
نیک مرد کا ایک حصہ ہے چھیالیس حصوں سے ف یعنی جیسے پیغمبر کے علم میں قیاس اور
دخل نہیں ویسے ہی نیک خواب میں عقل اور فکر کا دخل نہیں محض خدا ہی کی طرف سے ہوتی ہے تو
نیک مرد کی خواب بھی اسی قسم سے ہوئی اور چھیالیس حصے ہونے کی وجہ ساتھ میں
خدری ح اِنَّ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ بخاری میں ابو سعید
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک خواب ایک حصہ ہے پیغمبری کا چھیالیس حصوں
سے ق اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ بخاری اور مسلم میں
ابو قتادہ سے جنکا حارث نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک خواب اچھے خواب اللہ کی طرف سے
ہیں اور بری خواب شیطان کی طرف سے ف خواب تین قسم ہیں ایک خواب نیک جس سے دین کی
قوت ہو اور اعتقاد سنور جاوے اور دل کھل جاوے اور دوسری قسم خواب پریشان ہے جس سے رنج اور غم
ہو یا خدا کی غضب کی ہو جیسے یہ کہ آدمی کو اپنے تئیں الٹا دیکھے یا خدا اور اس کے پیغمبر سے کوئی
مسئلہ کی صورت سیدھی نہ ہو اور تہمت ہے کہ یہ قسم شیطان کی طرف سے ہے فرمایا اور وہ تیسری قسم کے
خواب کو شیطان کی طرف سے فرمایا اور تیسری قسم کو بیان نہ فرمایا جو دل پر بیٹھ جاوے اس کے بیان کی
حاجت نہیں ق اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَّصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ
اللّٰهُ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ناتا رشتہ
عرش میں لٹکا ہی رہتا ہے کہتا ہے کہ جو ملاوے مجھ کو جوڑا اللہ اس سے جوڑے اور جو کاٹے مجھ کو کاٹا
خدا اس کو ف یعنی برادری کا حق ہے جس سے عدم حق جیسے ان کا حق ادا کرنا

خدا کا رحم ہے جس پر اسکو رحم ہو وہ خدا کی رحمت سے دور نہ ہو **ح** ١٩١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [illegible] الظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ رواہ البخاری

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گروی جانور کی سواری کی جائے اسکے دانہ گھاس کے بدلے اور دودھ والے جانور کا دودھ پیا جائے جب گروی ہو اور جو سواری کرے یا دودھ پئے اسی کے ذمہ ہے خرچ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گروی جانور کی سواری کرنا اور اسکا دودھ پینا درست ہے کھانے کے بدلے مرتہن کو درست ہی اور یہی مذہب ہے امام احمد کا لیکن انکے نزدیک جب کا نفع لینا اسکے خرچ کے مقابل سے زیادہ نہیں درست اور امام شافعی کے نزدیک صاحب کا حق مالک کو ہے اور اسی پر خرچ لازم ہے اور امام اعظم کے نزدیک جیسے وہ چیز گروی ہے ویسے ہی اسکا نفع بھی ہے مرتہن اگر منافع کو لیوے تو رباء میں داخل ہے منع کرتا ہے اور خرچ اسکا مالک پر لازم ہے **ق** ١٩٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [illegible] السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالسَّاعِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور محتاج کی خاطر دوڑتا ہے وہ ثواب میں ایسا ہے جیسا خدا کی راہ میں جہاد کرنا ابوہریرہ نے کہا مجھکو گمان پڑتا ہے کہ حضرت نے یہ بھی فرمایا وہ کوشش کرنیوالا ایسا ہی ہے جیسے تہجد کی نماز پڑھنیوالا کہ کبھی نماز نہ چھوڑے اور جیسے روزہ رکھنے والا کبھی روزہ نہ توڑے **ف** کوشش یہ کہ مال بیوہ عورت اور محتاج کو اسیلئے جمع کرے یا اپنی کمائی سے انکی خبرگیری کرے یا انکا کام کاج کردے اسکو عابدی اور ہمیشہ تہجد پڑھنے والے اور ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ثواب ہے اس حدیث سے مہاجر کی رعایت کی علاوہ فضیلت ثابت ہوتی **ق** ١٩٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [illegible] السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے کھانا اور سونا اس سے [illegible]

پینے سے ہے جب کوئی اطلاع ہے کہ جو ہر گیا ہی اپنے کام سے فراغت پاوے تو چاہئے کہ شتابی
سے اپنے گھر والوں پاس آوے ف معلوم ہوا کہ بے ضرورت سفر کرنا مکروہ ہی کہ اسمیں سراسر
تکلیف ہی اور جب کسی ضرورتکو آدمی سفر کرے تو بعد فراغت کے وہاں نہ ٹھہرے کہ اسمیں گھر کا
سب بند و بستی ہے اس حدیث میں وطن میں رہنے کی ترغیب ہے تاکہ جمعہ اور جماعت سے فوت ہوا
اور جو حقوق لوگوں کی ہیں تلف ہوں ق ابن عمر الشؤم فی المرأة والفرس والدار بخاری اور مسلم نے
عبد اللہ بن عمر سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ نحوست اور نامبارکی عورت میں ہی اور گھوڑے
اور گھر میں ف اس حدیث سے وہ نحوست مراد نہیں جیسا جاہلوں کا اعتقاد تھی بلکہ یہہ
حدیث بطریق فرض کے ہے یعنے اگر نحوست کسی چیز میں ممکن ہوتی تو ان چیزوں میں تھی
چنانچہ تم سلف کی حدیث میں موجود ہے جسکو سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ عورت نامبارک
یہہ کہ بد مزاج ہو اور گھوڑے کی نامبارکی یہہ کہ شریر اور بد ذات ہو اور گھر کی نامبارکی یہہ کہ تنگ
ہو اور ہمسایہ بد ہو م انس الشرب فی ثلثة انفاس امرأ واشفی وابرأ مسلم میں انس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین دم میں پانی پینا پیٹ کو خوب جلد اتر جاتا ہے اور گرانی نہیں
کرتا اور پیاس کو اور بیماری کو خوب شفا دیتا ہے ف اس حدیث میں پانی پینے کا ادب فرمایا اور تین
دم میں پینے کی حکمت بتلائی کہ اس طور سے پانی خوب ہضم ہوتا ہے اور تھوڑے پانی سے پیاس
بجھتی ہے خ ابن عباس الشفاء فی ثلث فی شرطة محجم او شربة عسل او کیة بنار وانا انہی
امتی عن الکی بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شفا بیماری سے
تین چیزوں میں ہی سینگی کے کھچنے میں اور شہد کے پینے میں اور آگ کے داغنے میں اور میں
منع کرتا ہوں اپنی امت کو داغنے سے ف اس حدیث کی شرح چاہئے اسمیں ہو جسکی ترجمہ اس
حدیث داغنے سے منع فرمایا لیکن داغنا بھی حضرت سے ثابت ہوا ہی تو مطلب یہہ کہ اگر اور دوا سے
صحت ہو تو داغنے سے دور رہے اور نہیں تو درست ہی خ جابر الشفعة فیما لم یقسم فاذا
وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة بخاری میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق شفعہ

ق ۱۲۹۵
م ۱۲۹۶
خ ۱۲۹۷
خ ۱۲۹۸

سمس کے تعصب نہیں ہوتی اور حساب ہے مگر حساب مرکش اور اس علاوہ اسکے کسی قسم کا
ف دو قسم کا سعد ہے ایک کا جیسے کہ گھر کے دو مرکز ہیں اور مس سے الگ کے سر کا
سعد ہے سو اسکو سعد ہے اسمیں شریک کے ہر شخص ہیں اسکا اور دوسری سعد ہے ایک گھر
اگر کوئی گھر بیچے تو اسکے لیے ہیں شرکا سعد ہیں اپنا امام شافعی کے نزدیک
شفعہ ہی اور ہمسایگی پر شفعہ نہیں ورنہ مدت انکی کہ سے کہ یہ پہلی قسم ہی اور زوارہ گھر
علاحدہ ہو اور راہ اسکی جدا ٹھہری تو شفعہ نہ ہوگا اور امام اعظم کے نزدیک شفعہ دونوں صورتوں میں
اور ہمسایگی میں بھی ثواب حاصل ہے کا مطلقا کیونکہ سبب سے شفعہ شریک کا [illegible]
ہمسایگی کا سعد یا سہرا ہے [illegible] ابوہریرہ الصدق [illegible] القیم
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صبح اور رعاد کی [illegible]
اور [illegible] اور نور یعنی صادق ف [illegible] روشنی کی [illegible]
اور دوسرے وجہ یہ ہے کہ [illegible] انکا [illegible]
التوبیر [illegible] بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ سوا موت کے کالی میں ہر بیماری کی دوا ہے ف [illegible]
گرم بیماری کی سرد دوا اور سرد کی گرم تو حدیث کا مطلب [illegible] بیماریوں کی
اسواسطے کہ گرم [illegible] گرم اور سرد دونوں قسم کی بیماریوں کو فائدہ کرتی
ہے اسواسطے کہ علم طب میں ثابت ہے کہ [illegible] گرم بیماریوں کو فائدہ کرتی ہیں اور
سردیکو دور کرتی ہیں [illegible] اسی جگہ کی بیمار کو گرم ہو یا سرد [illegible] حالانکہ
اور اسیطرح جو کلونجی تپ کو فائدہ کرتی ہے ہو یا سرد ہی [illegible] مزاج گرم
[illegible] علی سینا نے قانون میں لکھا ہے کہ [illegible] کلونجی گرم [illegible] بلغم کو
اور ریح کو دور کرتی ہے اور [illegible] کو فائدہ کرتی ہے اور [illegible]
[illegible]

ہی اور اگر اسکو معجون کی گولی باندہ کر کھاوے تو بلغم کو فایدہ کرے اور اگر ساتھ سرکہ کے تو سر درد

کو دور کرے اور اگر ساتھ [illegible] کرے تو [illegible] کو دور کرے اور دانت کا درد دور ہو اور اگر [illegible]

کے ساتھ [illegible] ناک میں ٹپکاوے تو درد سر [illegible] ہو اور [illegible] کو دور کرے اور پیٹ کے

کیڑے اس سے مر جاتے ہیں اور اگر چند روز اسکو استعمال کرے تو حبس البول جلدی ہو جاوے اور پیشاب

اور [illegible] اور گرم پانی کے ساتھ [illegible] اور گردہ کے پتھری کو گلا دے اور بلغمی اور سودا کو دور کرے

اور [illegible] اسکے دہوئیں سے کیڑے مکوڑے ہلاک ہو جاتے ہیں معلوم ہوا کہ سونس میں بہت سے

فایدہ ہیں یہاں تک کہ طبیبوں کے متعلق بعضی باتیں اسکے [illegible] کہ جب معلوم ہوا اسکے

حضرت نے اسکی تعریف فرمائی ق الشهداء خمسة المطعون والمبطون والغرق

وصاحب الهدم والشهيد في سبيل الله بخاری اور مسلم ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ شہید پانچ قسم ہیں ایک وہ جو وبا میں مر جاوے اور دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے

مرے یعنی دست آویں اور تیسرا جو ڈوب جاوے اور جوتھا جسپر دیوار گر پڑے اور پانچویں راہ خدا کا

شہید جو جہاد میں [illegible] ف یعنی ان کو بھی جہاد کا مرتبہ فضیلت کا اگرچہ اعلیٰ قسم کا وہی شہید ہے

جو جہاد میں مارا جاوے ۱۳۰۲ م سعد [illegible] هكذا وكذا [illegible]

[illegible] سے روایت ہے کہ حضرت [illegible] انبیاء اور [illegible] حضرت [illegible] بار ایک

[illegible] ف صحیح بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت [illegible]

[illegible] جانتے ہیں [illegible] اور [illegible] اور [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] اور ایسا [illegible] کبھی [illegible] ہوتا ہے اور کبھی [illegible]

ف حضرت [illegible] کی [illegible] اشارہ کرکے فرمایا کہ [illegible]

اور کبھی تیس کا مسئلہ کی روایت [illegible] اور [illegible] انتیس ہی [illegible]

[illegible] کون [illegible] رمضان کے مہینے کا روزہ ہم پر فرض ہوا اور کبھی رمضان [illegible]

[illegible] کا ہوتا تو [illegible] کا تمام ثواب [illegible] حضرت [illegible] فرمائی اور کمال [illegible]

فرمایا حضرت نے ذکر کرکے فرمایا کہ دونوں صورت میں ثواب برابر ہے جو ادنیٰ کہ نکلا ہو خواہ اپنا مستحق کا

ع ابو ہریرہ سے قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ طُولِ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ مسلم ابو ہریرہ

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا جوان ہے دو چیزوں کی محبت میں کہ عمر کو لمبی اور مال کی بہت کی محبت

میں ف یعنے پیری میں عمر دراز کی محبت اور کثرت مال کی محبت نہایت بڑہ جاتی ہے ع

مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد ۔ عمر دراز کی محبت اسواسطے زیادہ ہوتی ہے کہ دنیا چھوڑنا

نہیں چاہتا اور نیک عمل نہ ملنے سے موت اور قبر اور قیامت سے بھی گھبراتا ہے اور کثرت مال

کی محبت اسواسطے ہوتی ہے کہ بیمار اولاد کے کام آوے اور جیسا خود بیری میں محتاج ہو اس حدیث

میں مذمت ہے طول عمر اور کثرت مال کے حرص کی ق انس اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى بخاری

اور مسلم میں انس نے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ صبر کا ثواب اول صدمے کے ساتھ ہے

ف ایک عورت قبر پر روتی تھی حضرت اُدھر سے نکلے اس عورت سے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور صبر

کر وہ بولی کہ پرے ہٹ مجھ پر سے تم پر وہ مصیبت نہیں پڑی جو مجھ پر پڑی ہے لیکن وہ عورت حضرت

کو نہیں پہچانتی تھی کسی نے اسے کہا یہ تو حضرت تھے تو وہ گھبرائی اور پیچھا کیا پھر حضرت پاس آئی

اور کہنے لگی کیا حضرت میں نے آپ کو نہیں پہچانا تھا اب میں اپنے کہے کی معافی چاہتی ہوں اور صبر کرتی ہوں

تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے ابتداء مصیبت صبر کا وقت ہے اور ایسے صبر کا شرع میں ثواب

اور اعتبار ہے اسواسطے کہ جب مصیبت کو بہت مدت گذری تو آدمی کو خود بخود صبر آجاتا ہے یا بدل

یا کافر ہو اس صبر کا اعتبار نہیں ع ابو ہریرہ اَلصَّلَوٰةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ

اِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَ الْكَبَائِرُ مسلم میں ابو ہریرہ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک

رمضان سے رمضان تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہیں جب کبیرہ گناہوں سے بچے

ف معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہوں کو دور کردیتی ہیں اور کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہوتے

ہیں اور جس گناہ میں حق العبد ہو یعنے آدمی کی تقصیر کی ہو تو اسکے معاف کرنے پر اسکی بخشش

ق اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ الصَّلٰوۃُ اَمَامَکَ بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہی ف پوری روایت اسامہ بن زید سے یہہ ہی کہ حضرت حج میں عرفات سی چلے راہ میں حضرت نے پیشاب کیا پھر وضو کیا میں نے کہا کہ مغرب کا وقت آگیا ہے نماز پڑھ لیجیے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی یہاں نہیں آگے چلکے نماز پڑھینگے پھر جب وہاں پہنچے جسکا مزدلفہ نام ہی تو اترے پھر وضو کیا اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اسکے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ باوضو رہنا مستحب ہے اگرچہ ایک وضو سے نماز پڑھی اور معلوم ہوا کہ مزدلفہ میں مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے یعنی گناہوں سے بچاتا ہی ف روزہ دار کا حق تعالی اسکے گناہوں بخشتا ہی اور جب گناہوں سے بچا تو دوزخ سے بچا ق اَبُوْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيُّ الضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَنْ يُّقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُؤْثِمُهُ قَالَ يُقِيْمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيْهِ بِهٖ بخاری اور مسلم میں ابو شریح سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضیافت کی حد تین دن ہیں اور اسکا تکلف ایک رات اور ایک دن ہے اور مسلمان مرد کو حلال نہیں کہ ٹہرا رہے اپنے بھائی پاس یہانتک کہ اسکو گناہ میں ڈالے اور مسلم میں اتنی روایت اور زیادہ ہے کہ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کیونکر اسکو گناہ میں ڈالیگا حضرت نے فرمایا کہ مہمان ٹہرا رہے اسکے پاس اور اسکے پاس کچہہ نہو جس سے وہ اسکی ضیافت کرے ف یعنی جب صاحب خانہ محتاج ہوا اور مہمان تین دن سے زیادہ رہا تو اسکو گویا گنہگار کیا اسواسطے کہ صاحب خانہ تنگ ہوکر ہوا کی غیبت کریگا کہ عجب بیحیا آدمی ہے کہ ٹلتا نہیں کہاں سے اسکو کہلاؤں یا کہیں سے حرام مال لیکر اسکی ضیافت کریگا اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ضیافت کا حق تین دن تک ہے سوا ایکدن تو دعوت ہو پھر عمدہ کہانا تکلف سے کرے اور دو دن جو موجود ہو اسکو کہلا

کرے اور وبا کو درست نہیں کہ بھی اور زیادہ رہے اور اگر ماندہ ہا کہ خوشی سے

۱۳۰۹ کرے تو مضایقہ نہیں خ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰی طَائِفَۃٍ مِّنْ
بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ بخاری میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب ہے

۱۳۱۰ بنی اسرائیل کی ایک گروہ پر بھیجا گیا ق اَنَسٍ اَلطَّاعُوْنُ شَہَادَۃٌ لِّکُلِّ مُسْلِمٍ بخاری میں
اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا شہادت ہے ہر مسلمان کی ف یعنی
جس بستی میں وبا ہو اور وہاں کے لوگ وہیں ٹھہرے رہیں اور مر جاویں تو وہ شہید
ہیں اسواسطے کہ وہ لوگ مثل غازیوں کے ثابت رہے اور ثابت رہے اور جیسے وبا

۱۳۱۱ بنی اسرائیل کے قوم پر عذاب تھی لیکن امت محمدی میں شہادت کا سبب ہے م مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مسلم میں معمر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گیہوں

۱۳۱۲ بدلے گیہوں کے برابر چاہئے یعنی اگر کم یا زیادہ ہو گئے تو بیاج ہی م اَبُوْ مَالِکٍ
اَلطُّہُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَأُ الْمِیْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
تَمْلَآنِ اَوْ تَمْلَأُ مَا بَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوۃُ نُوْرٌ وَّالصَّدَقَۃُ بُرْہَانٌ
وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ وَّالْقُرْاٰنُ حُجَّۃٌ لَّکَ اَوْ عَلَیْکَ کُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْ فَبَایِعٌ نَفْسَہٗ
فَمُعْتِقُہَا اَوْ مُوْبِقُہَا مسلم میں ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ طہارت
آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ کہنے کا ثواب اعمال کے ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ والحمد للہ
کا ثواب یا ہر ایک کا ثواب آسمان اور زمین کے بیچ میں کو بھر دیتا ہے اور نماز نور ہے اور
صدقہ یعنی خیرات کرنا ایمان کی دلیل ہے اور صبر کرنا یعنی طاعت اور تکلیف میں دین پر ثابت رہنا روشنی
ہے اور قرآن تیرے فائدے کی دلیل ہے کہ اس پر عمل کیا یا تجھ پر الزام کی حجت ہے اور اگر اس پر عمل نہ کیا
ہر ایک آدمی صبح کرتا ہے سو اپنی جان کو بیچتا ہے یعنی صبح ہوتے ہر شخص کسی کام میں مشغول ہوتا ہے
سو یا اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے اگر نیک عمل کیا یا اسے ہلاک کرتا ہے اگر بد عمل
کیا ف طہارت کو آدھا ایمان اسواسطے فرمایا کہ ظاہر و باطن کی صفائی کا نام ایمان ہے سو ظاہر

بدن کی طہارت یعنی غسل اور وضو نصف ایمان ہوئی اور باطن دل کی صفائی سب یعنے
صحیح عقیدت اور نیک اخلاق نصف باقی ٹھہری اور نماز کو اسواسطے نور فرمایا کہ نماز گناہوں سے
اور بری باتوں سے جو دلکی سیاہی کا سبب ہیں روکتی ہی یا نماز کے سبب سے قبر میں نور ہوگا
اور قیامت کی پلصراط میں نماز کی روشنی سے نمازی بہشت تک پہنچے اور خیرات کو ایمان کی
دلیل اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے اپنا مال خدا کی راہ میں دیا تو معلوم ہوا کہ اسکو خدا کا اور آخرت کا
ایمان ہے اور شیون تو ابنی محبوب چیز کو بدن پر خرچ کرنا اور صبر کو روشنی اسواسطے فرمایا کہ جب
آدمی مصیبت میں جزع فزع نکرے اور تکلیف سے نگھبراے تو شیطان اور نفس کی
ظلمت دور ہوتی اور حب اللہ کی نور روشن ہوتی ق اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ظلم اور ستم
کیا جاوے ہوگی خدا سے کے دن ف یعنے قیامت میں ظلم کے سبب سے ظالم کے آگے
اور پیچھے اندھیرا ہوگا ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ
قَيْئِهِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنی دی
چیز کا پھیر لینے والا کتے کی مثل ہے جو اپنی قی کو پھر نگل جاتا ہی ف امام شافعی کے نزدیک
دی چیز کا پھیر لینا بموجب اس حدیث کے درست نہیں اور امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہے
د مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ مسلم میں معقل بن یسار سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا بندگی کرنا فتنوں کے زمانے میں ایسا ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا
ف یعنے جب فتنے دنیا میں عالموں میں رائج ہوا اور دنیا میں فساد پھیلا تو اوس وقت کے
عبادت کا ثواب ہجرت والی ہجرت کے ثواب کی برابر ہے اسواسطے کہ ایسے وقت دین پر ثابت
رہنا بہت مشکل کام ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ
جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جانور کے مارنیکا بدلا نہیں اور کنوا کھودنے میں اگر مزدور مر جاوے تو بدلا نہیں اور اگر

کہان کہیں ہو نہیں مزدور مرجاوے تو بدلا نہیں اور کاڑون سے گزرے خزانے میں پانچوان
حصہ بیت المال کا ف یعنی اگر کسیکا جانور بلا تعدی مالک کے کسیکو مار ڈالے یا زخمی کرے
تو اسکے مالک پر تاوان نہیں اور اگر مزدور کنوا کھودتا تھا یا کہان کھودتا تھا اگر کنوا یا کہان بیٹھ
گیا اور مزدور دبکے مرجاوے تو کھودنے والے پر کچھ عوض اور دیت نہیں ہے ق
اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا
الْجَنَّةُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے
عمرے تک اتارتا ہے درمیان کے گناہ کو اور پاک حج کا ثواب سوائے بہشت کے کچھ بدلا نہیں
ف پاک حج وہ ہے جسمیں گناہ اور بیہودہ باتیں اور جھگڑا نہو یعنے مقبول حج گناہوں
کو اسطرح کھو دیتا ہے کہ آدمی بہشتی ہو جاتا ہے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ بخاری
اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمر بھر کو چیز دینا درست ہے
ف یعنے اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسیکو دیوے اسطرح سے کہ میں نے تجھکو دیدی
عمر تک دیا تو درست ہے اگر اسکا قبضہ ہوا تو وہ مالک ہو گیا اور بعد اسکے مرجانے کے اسکے
وارث مالک ہونگے جیسے سب ہیں اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ کا ق جَابِرٌ اَلْعُمْرٰى لِمَنْ
وُهِبَتْ لَهٗ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمر بھر کی چیز
اسی کی ہے جسکو دی گئی یعنی وہ مالک ہے جسکو چیز دی ف یعنے عمر تک قبضہ کے سبب سے ملک
ق اَبُوْسَعِيْدٍ اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَاَنْ يَّسْتَنَّ وَاَنْ يَّمَسَّ
طِيْبًا اِنْ وَجَدَ بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جمعہ
کے دن غسل کرنا ہر ایک بالغ جوان پر واجب ہے اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو ف
بعضے بموجب اس حدیث کے کہتے ہیں کہ جمعہ کا غسل واجب ہے لیکن اکثر علماؤں کے نزدیک
غسل واجب نہیں سنت اور مستحب ہے اگر بموجب ظاہر اس حدیث کے غسل کو واجب کہے اور مسواک
اور خوشبو لگانا بھی واجب کہئے حالانکہ مسواک اور خوشبو کسیکے نزدیک واجب نہیں تو مطلب حدیث کا یہ ہے

ق ۱۳۲۱ عمل اوس جب بھی ثابت ہو اور بہایت بہتر ق ابو ہریرۃ الفخر والخیلاء فی الفدادین من اہل
الوبر والسکینۃ فی اہل الغنم بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا فخر اور اترانا
اور بڑا شور کرنے والوں میں ہے جو اونٹ والے ہیں اور نرمی بھیڑ بکری والوں میں ف عرب میں
عادت تھی کہ وہ گرچہ تھی سو انکی عادت بتلائی کہ اونٹ والے بددماغ ہیں اور بکریاں چرانے والے
غریب ہیں یہہ صحبت کی تاثیر ہے کہ اونٹ اکثر متکبر ہوتا ہے اور بکری غریب اسواسطے پیغمبروں میں ہر ایک
ق ۱۳۲۲ نے بکریاں چرانے کی عادت کی ق ابوہریرۃ الفطرۃ خمس الختان والاستحداد
وقص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کی پیدائشی چیزیں پانچ ہیں اول ختنہ کرنا دوسرے ناف کے نیچے مونڈنا
تیسرے مونچھیں کترنا چوتھے ناخن کاٹنا پانچویں بغلوں کے بال اکھاڑنا ف یعنی ہر ایک انسان کی
طبیعت ہی ہوں ان پانچوں چیزوں کو ایسا پسند کرتا ہے گویا کہ یہہ پیدائشی بات تعلیم کی اسمیں کچھ
حاجت نہیں اسواسطے کہ ان میں اول تو پاکی اور ستھرائی ہے اور دوسرے فایدے بھی نکلتے ہیں یہہ فایدہ ختنے
کا یہہ ہے کہ نجاست کا قطرہ نہیں رہتا اور جماع میں زیادہ لذت ہوتی ہے اور ناف کے نیچے کے بال
مونڈنے میں یہہ فایدہ ہے کہ میل دور ہوتا ہے اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہے اور مونچھ کے کترنے
میں یہہ فایدہ ہے کہ مجوسی اور یہود کی مشابہت نہو اور کھانے پینے میں کچھ اٹک نہ رہے اور ناخن کاٹنے
میں یہہ فایدہ ہے کہ میل اور نجاست نہ جمے اور بغل کے بال دور کرنے میں یہہ فایدہ ہے کہ میل نہ جمے اور رنگ
کی گندگی دور ہوتی ہے شرح سنت میں ہے کہ ناف کے نیچے کے بال استرے سے مونڈنا افضل ہے اور اکھاڑنا
بھی درست ہے اور جسکو بال اکھیڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہے اور بغل کے بال مونڈنا بھی درست ہے
اور دوسری حدیثوں میں پیدائشی چیزیں دس فرمائیں پانچ تو جو اس حدیث میں ہیں اور باقی پانچ یہہ اول
سر پر مانگ نکالنا جب کے سر پر بال ہوں دوسرے کلی کرنا تیسرے ناک صاف کرنا چوتھے مسواک
کرنا پانچویں پانی سے استنجا کرنا کبھی حضرت نے بالخلوق کرایا اور کبھی بغیر کسی ضرورت کے بھی
ح ۱۳۲۳ کروایا ح عن عبد اللہ بن عمرو الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس

شمار گناہ کبیرہ

وَالیَمِینُ الغَمُوسُ بخاری میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اکبر کبائر یعنی بہت بڑے گناہ یہ ہیں
خدا کے ساتھ شرک کرنا ماں باپ کو رنج دینا نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی قسم کھانا
ف یعنی نہایت کبیرہ گناہ چار ہیں اور دوسری حدیث میں سات فرمائے ہیں اب وقت
علماء بہتر جانا دل زنا یا گناہ کبیرہ وہ ہے جس کے کرنے والے پر قرآن یا حدیث میں وعید شدید
ہو اور سخت سزا کا وعدہ ہو قوت القلوب میں ابو طالب کی نے کبیرہ گناہ ستر لکھے ہیں چار
گناہ تو دل سے متعلق ہیں اول شرک دوسری معصیت پر اصرار تیسری ناامیدی خدا کی رحمت سے
چوتھی نڈر ہونا خدا کے غضب سے اور چار گناہ زبان سے متعلق ہیں اول جھوٹی گواہی دینا
دوسری پاک آدمی کو زنا کی تہمت لگانا تیسری جھوٹی قسم کھانا چوتھی جادو کرنا اور تین
گناہ پیٹ سے متعلق ہیں اول شراب پینا دوسری یتیم کا ناحق مال کھانا تیسری سود لینا اور دو
اور دو گناہ شرمگاہ سے متعلق ہیں اول زنا کاری دوسری اغلام کرنا یعنی بچہ بازی اور دو گناہ
ہاتھ سے متعلق ہیں اول ناحق خون دوسری چوری اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی ماں باپ
کو رنج دینا سو انکو لازم ہے کہ ان گناہوں سے نہایت ڈرتا رہے جیسے کہ زہر سے ڈرتا ہے
سو مطلب زہر سے دنیا کی زندگی میں خلل ہے جس کا انجام فنا ہے اور کبیرہ گناہ سے آخرت
بگڑتی ہے جس کو کبھی ثبات نہیں اور صغیرہ گناہ پر اصرار نہ کرے اس واسطے کہ جب صغیرہ گناہ پر
اصرار کیا تو وہ کبیرہ گناہ ہو جاتا ہے ھ م ابو ذر اَلکَلبُ الاَسوَدُ شَیطَانٌ مسلم میں
ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کالا کتا شیطان ہے یعنی موذی ہے ف
کالے کتے کو اس واسطے شیطان فرمایا کہ نہایت موذی ہے اور شکاری نہیں ہوتا تعلیم
نہیں قبول کرتا اور اکثر سویا کرتا ہے اس واسطے اس کا قتل کرنا درست ہے ق ابو ہریرہ
اَلکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا اچھی بات بھی صدقہ ہے یعنی خیرات میں داخل ہے ف یعنی اگر کوئی سوال کرے
اور کچھ موجود نہ ہو تو اس کو دعا دو کہ خدا تعالیٰ اور کہیں دلا دے یہ بھی خیرات میں داخل ہے یا اچھی بات

مراد نہو کسی مسلمان کے دل کو کسی بات سے خوش کرے بشرطیکہ خلاف شرع نہو ق سعید بن زید
الکماۃ من المن وماءھا شفاء للعین بخاری اور مسلم میں سعید بن زید سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھنبی ایک قسم من سے ہے اور اسکا پانی آنکھ کی شفا ہی ف یعنے جس
طرح حضرت موسیٰ کے وقت میں من اترا اور بنی اسرائیل کو بے رنج اور تلاش ملتا تھا ویسے کھنبی
بھی بدون جوتنے بونے زمین میں پیدا ہوتی ہے اسکا کھانا درست ہے فرمایا اسکا پانی آنکھ کی دوا ہے
خالص ہی یا اور کسی چیز سے ملا کر لکھا ہی ح ابوھریرۃ الذی یخنق نفسہ
یخنقھا فی النار والذی یطعنھا یطعنھا فی النار بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا جو شخص اپنے تئیں گلا گھونٹ کے مارے وہ آپ کو دوزخ میں گلا گھونٹا کرے گا
اور وہ جو اپنے کو تلوار یا چھری بھونک کے مارے وہ دوزخ میں آپ کو بھونکا کریگا ف یعنے جو
جس طرح آپ کو حرام موت مارے گا وہ اسی طرح کی دوزخ میں سزا پایا کریگا جیسے غیر کو ناحق مارنا حرام
ہی ویسی ہی اپنی جان بھی مارنا حرام ہی م انس المؤذنون اطول الناس اعناقا
یوم القیامۃ مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اذان دینے والے قیامت کے
دن سب لوگوں سے گردن بلند ہونگے ف بلند گردن ہونگے یعنے رحمت الٰہی کے زیادہ امید
وار ہونگے انکو اسلئے منتظر اور امیدوار ہی مراد کیونکہ گردن دراز کرنا ہی تاہم یہ مطلب کہ قیامت
میں پسینہ لوگوں کے منہ تک پہونچیگا لیکن اذان دینے والوں کے سبب گردن بلندی کے رنج
نہ ہوگا یہ مطلب کہ گردن بلند ہونگی یعنے سب لوگوں میں باعزت اور سردار ہونگے د ابوھریرۃ
المؤمن اخو المؤمن مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار
بھائی ہے ایماندار کا ف یعنے جب مسلمان دوسرے مسلمان کو دینی بھائی ٹھہرا تو اسکی
محبت اور خیرخواہی واجب ہوئی جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہی د ابوھریرۃ المؤمن القوی
خیر واحب الی اللہ من المؤمن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ما ینفعک
واستعن باللہ ولا تعجز وان اصابک شیء فلا تقل لو انی فعلت کان کذا

ولکن او لکن قل قدر اللہ وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشیطان مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ قوی ایماندار بہتر اور پیارا ہے خدا کے نزدیک ضعیف اور سست ایماندار سے
اور ہر ایک ایماندار میں خواہ مضبوط ہو خواہ سست بہتری ہے حرص کر اس پر جو تیرے کام آوے اور خدا سے
مدد مانگ اور ہمت نہ ہار اور اگر تجھکو کوئی رنج اور مصیبت پہنچے تو یوں مت کہہ کہ اگر میں فلانا کام کرتا تو ایسا
ایسا ہوتا ولیکن یوں کہہ کہ خدا کی تقدیر یہی تھا اور جو اسنے چاہا سو کیا اسواسطے کہ اگر کہنا شیطانی کام کا دروازہ
کھولتا ہی ف مضبوط ایماندار خدا کو اسواسطے پیارا ہوتا کہ وہ دین کے کاموں میں ہمت سے سب
دین کی کاموں پر ثابت مستعد رہتا ہے جہاد کرتا ہے نیک کام بتلانے اور برے کام سے روکنے
میں کسی سے نہیں ڈرتا اور عبادت پر مستعد رہتا ہے کسی رنج اور تکلیف سے جی نہیں ہارتا کام میں سست نہیں
ہوتا بخلاف سست ایماندار کی کہ اس سے دین کا کام بخوبی نہیں ہوسکتا پھر فرمایا کہ ہر ایک میں مضبوط ایماندار
سست سے بہتری ہے لیکن خیر ہر دو میں ہے اسواسطے کہ ایمان دونوں میں موجود ہی گو کہ اسکا ایمان قوی
ہے اور اسکا ضعیف پھر حضرت نے تعالی اپنی رغبت دلائی اور سستی دور ہونے کی علاج فرمائی
یعنی ایماندار کو مناسب ہے کہ اپنے فائدے کی کوشش میں سرگرم ہو جاوے اور اسکے سر انجام کی خدا سے
مدد چاہے دینی کام میں سست ہو کر ہمت نہ ہارے کہ خالی ہاتھ رہ جاویگا اسواسطے کہ دنیا اور
دین سے محرومی کا اصل سبب سستی و کاہلی ہے اور چونکہ آدمی رنج اور مصیبت سے خالی نہیں رہ
سکتا سو اسکا بھی علاج فرمایا یعنی تکلیف میں یوں نہ کہے کہ اگر میں فلانا کام کرتا تو ایسا ہوتا
یعنی رنج نہ ہوتا یا اگر فلانا شخص ہمارا دین بچاتا تو زندہ رہتا بلکہ اسکو تقدیر حوالہ کرے تاکہ رنج
سے بچے اسواسطے کہ تقدیر کے مقابلے میں اگر ہوتا شیطانی کام ہی کہ آدمی تقدیر کو بھولکر اسباب
ظاہری پر بھروسا کرتا ہی اور ناحق گناہگار بخم اٹھاتا ہے ق ابو ہریرہ المؤمن للمؤمن
كالبنيان يشد بعضه بعضا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
ایک ایماندار دوسرے ایماندار کے حق میں ایسا ہے جیسے عمارت کی دیوار کہ اسکا ایک دوسرے کو مضبوط کرتا
رہتا ہی ف جیسے ... ایک اینٹ کی دوسری اینٹ سے مضبوطی ہوتی ہے

ق ۱۳۳

اصحابہ کی ہمک ومادہ برکولازم ہی ستر ایما سرا نکاہ وکار زمے حاملہ مطلب کہ [illegible] ہری رو

۳۲۱ ق اتفاق ہے موقوف ہے ق عن ابن عمر کوئی ریاکل فی معی واحد والکافر یاکل فی سبعۃ

ایسا بخاری ومسلم میں ماثور وجہ اتقس عمر سے تو یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ [illegible]

[illegible] کھاتا ہے وکافر [illegible] کھاتا ہے ف ملک کا فر کی صاحب ہوتی ہے [illegible]

بکریوں کا دودھ سات [illegible] مراد وہ سلمان ہو تو ملک [illegible] رو ہے

آنسو ہو گیا سے حضرت سے یہ حدیث فرمائی [illegible] صاحب ہمال کا معصیا [illegible]

[illegible] حرثوں کا مرکی لیا سانپ کھاتا ہے [illegible] کبھی [illegible]

۳۲۲ م قد کلم ہم کلمون معادن اللہ استغفر ایسا [illegible] رداسے ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ مادہ [illegible] زیادہ [illegible] ف ما ہی واپ لوگوں کا اس [illegible]

[illegible] سیدھا ہو گئے [illegible] ہماں کا معصیا ہمیری [illegible]

۳۲۳ ق سارہ ہیں ق عن عایشۃ [illegible] الماہر بالقرآن مع السفرۃ الکرام البررۃ والذی [illegible] القرآن

[illegible] روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کا ہوشیار [illegible] لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ ہی ہو گا

[illegible] اور [illegible] ان [illegible] اور قرآن پڑھتا ہے [illegible] دو ثواب ہے

[illegible] پڑھنے کا اور دوسرا [illegible] ف [illegible] قرآن کی [illegible] سے ہوتا

[illegible] پڑھتا ہے [illegible] تو اس [illegible] فرشتوں کے

[illegible] قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں [illegible] باوجود محنت

[illegible] واسطے لوگوں کا [illegible] کہ اس کے واسطے وہ لوگ [illegible]

[illegible] کس طرح [illegible] اگر [illegible] سبحان اللہ کہ فرشتوں میں سماہو او گر

۳۲۴ ق [illegible] ق ایما [illegible] المسبح [illegible]

[illegible] بخاری ومسلم میں [illegible] سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ یہ ملی حرمت سے اسکی سو دور کیا اور مگر کا ... الا فف کہ سوائے کتاب
حضرت علی کے سب ہی لو مجھ سے بات میں کچھ کہا ہو گا لو ... کہیں ہے کہ حضرت
حرم کا دیا اما کر دیں جو صحیفہ ہیں دی یہ کہ سونت سے ملے اور جملا و سے تب حضرت
حدیث عوالی سے یہ مات نکالی اور حلال ہی ہے ہرگز درست ہیں کہ ظاہر
اور ماکن ہیں کہ وقال المدینة حرم ما بین عیر الی ثور فمن احدث فیها حدثا او آوی محدثا
فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل منه صرف ولا عدل ذمة المسلمین واحدة
یسعی بها ادناهم فمن اخفر مسلما فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل الله
منه صرفا ولا عدلا ومن والی قوما بغیر اذن موالیه ومن ادعی الی غیر ابیه او
الی غیر موالیه فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل الله منه صرفا ولا عدلا
بخاری و مسلم میں علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مدینہ حرام ہے ان دو پہاڑوں کے
درمیان میں کہ ایک پہاڑ کو عیر کہتے ہیں اور دوسرے کو ثور سو جو کوئی اس میں
نکالے نئی بدعت یا نکالنے والے کو جگہ دیوے سو اس پر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی
لعنت ہے خدا نہ قبول کریگا اس سے ... نفل عبادت کو نہ فرض کو اور
ایک ہی ہے عہد مسلمانوں کا ... سو جو شخص کہ مسلمان کے امان کو توڑے سو اس پر
اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہے نہ قبول کریگا خدا اس سے نفل نہ فرض
اور جو کوئی دوست رکھے ... بغیر اجازت اپنے آقاؤں کے ... دن اور
اور دوسری روایت میں یوں ہے اور جو شخص نسبت کرے اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف یا
آزاد کرنیوالے کے غیر کی طرف نسبت کرے تو اس پر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی
ہی نہ قبول کریگا ... نفل اور نہ فرض (ف) ... سے کے
... اور ... درست ہیں ... کے حرم میں ہی ... گر
سے اور ... مسلمان کی ... کافر ... [illegible]

ہوگی

ہو اسکی امان کر لوگو کو سرزنش پر وہ مت لیکن حضرت عیسی کی اور نشانیاں بیک
کیے مددگار رکھا عہد کیا اور سکندری الحارث کے دروم متے وہ قسم کر ساوت
ص ساراں پر بیج ہوا عدا وسب ستا ہو ۵ عن سعد ابی تا پیر اللہ حضر لوگ کو واحد
لا املاء عما الحکم عہد کا املاء اللہ بھا اس فوخر کر لو کو کسب عدلا ای ایما و عملا
الاکک لتنقصا او بھنگ لوم القمی شاس سعد بن ابی واقص ہے آپ سے روایت
فرمایا کہ رسم ناع بیٹے سمری کو لو کو لو چھ ہو کہ جو ڑ جاو لوگو کو ئی وسم کو تر جا لگا کہ جدا
کیکے عوض تبے بہتر کو اسمیں لاونگا اور سب رہیگا کو ئی بہشت کی نکلے بہتر کر میں
نکا سب پاس کیسے ماں کا گواہوں گا ساتھ ف لو می حدیث تو نے کہ حضرت
نے فرمایا کہ میں کا ملک مج ہوگا یعنی لوگ تب سے نکلکر وہاں جاوینگے پھر یہ حدیث ہمارے اور آیا
کیا کہ دیتے والو کو ہم سمجھو ڑیں پر ہیں اور اگر کوئی وہاں سے نکل جاوینگا تو بہتے کا کم ہوگا
ہمیں لیسے اصل لو کو ملکو حدا ون لاونگا پھر فرمایا کہ جو مدینے میں نکلے اور رنج سہیگا اسکا
سعج ور گواہ میں ہونگا اس میں سے مدینے کی شرح مصلب باب سومی او قول سکر شتے
ح والو کو عہد لت اسے ہیں ح انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجمع اللہ المؤمنین یوم القیامۃ
نہر لکا اللہ ہال لا الطاعون اپنے اللہ بکاریں لیکن نے روایت سے کہ حضرت نے فرمایا
کہ مدینے میں دجال نہ آئیگا تو فرشتوں کو پاویگا کہ اسکی چوکی دار کرتے ہیں سو اسکے سر دیکت
آونگا اور اسا اللہ وہاں وبا بھی نہ آویگی ف ابن مسعود المرء مع من احب متفق بخاری
اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے بھی ایسا ہی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوا اسکے ساتھ ہے
جس سے کہ محبت رکھتا ہی ف ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت قیامت کب ہوگی حضرت
نے فرمایا کہ قیامت کے واسطے تو نے کیا سامان کیا ہے اس نے کہا یا رسول اللہ قیامت کے
واسطے نماز اور روزہ کی زیادتی کا سامان میرے پاس نہیں ہے لیکن میں اللہ اور اسکے
رسول کی محبت رکھتا ہوں مت حضرت نے یہ حدیث فرمائی سنے اللہ و رسول کی محبت

سدھ سال میں یہ حدیث ساتھ شے الہیت کو قد البرّ وَالْخَيْرَةُ الْمُسْتَبَّانِ مَا
قَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ مِنْهُمَا حَتَّى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُوْمُ مسلم میں انس اور ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ دونوں گالی دینے والوں کا گناہ اس پر ہے جس نے شروع کیا سو اس کا گناہ اسی شروع کرنے والے
پر ہے جب تک کہ گالی دی مظلوم زیادتی کرے ف یعنی اگر دو شخص آپس میں ایک
دوسرے کو گالی دیوے تو دونوں طرف کی گالی کا گناہ اسی پر ہے جس نے اول گالی دی
شروع کیا سو واسطے کہ اسی نے اول باعث گالی کا ہوا اور اگر مظلوم نے سوا اس کے زیادتی کی
گالی کے بدلے دو گالیاں دیں تو دونوں گناہ میں شریک ہوں گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدلہ
جواب دینا درست ہے بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے لیکن صبر کرنا بہتر ہے ق
الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان بھائی ہے مسلمان کا نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسکو ہلاکی میں ڈالتا
ف یعنی جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ٹھہرا تو اس پر ظلم کرنا یا اسکو بلا میں ڈالنا
اسکی حمایت نہ کرنا [illegible] ق الْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ
يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ
الثَّابِتِ بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مسلمان جب قبر میں
سوال کیا جاتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے کہ سوائے اللہ کے کوئی پوجنے کے لائق نہیں اور محمد
رسول اللہ ہیں سو یہی مطلب ہے اللہ کے قول کا جو ترجمہ ہے کہ ایمان والوں کو ثابت بات پر
کہتا ہے ہر دو بات توحید اور رسالت کی گواہی بھی معلوم ہوا کہ قبر کا سوال حق
قرآن اور حدیث دونوں سے ثابت ہے ق [illegible]
مثل [illegible] بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
مسلمان [illegible] ف یعنی مسلمان [illegible]
[illegible] ق [illegible]

فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل
ہجرت کرنیوالا وہ ہے جو اسکو چھوڑ دے جس سے منع کیا ہے ف ہجرت اسکو کہتے ہیں کہ مسلمان
کافروں کا ملک چھوڑ کر اسلام کے ملک میں جا رہے سو فرمایا کہ عمدہ ہجرت وہ ہے کہ گناہ سے ہجرت کرے یعنی
ظاہری ہجرت سے اور گناہ چھوڑنا باطنی ہجرت ہے ف [illegible]
[illegible] بخاری و مسلم میں [illegible] سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ [illegible] ف [illegible]
[illegible]
ہجرت کے منع کرے الناس تبع لقريش في الخير والشر مسلم میں جابر سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگ سب نیکی اور بدی میں قریش کے تابع ہیں ف یعنی قریش
تو عرب میں سردار ہیں اگر قریش نیک ہو تو اور لوگ بھی نیک ہو جاویں اور اگر قریش بگڑے
تو سب بگڑیں [illegible] ق
الناس تبع لقريش في هذا الشأن مسلمهم تبع لمسلمهم وكافرهم تبع لكافرهم الناس
معادن خيارهم في الجاهلية خيارهم في الإسلام إذا فقهوا تجدون من خير الناس أشد
الناس كراهية لهذا الشأن حتى يقع فيه بخاری و مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ لوگ اس دین میں قریش کے تابع ہیں مسلمان انکا قریش کے مسلمان
کے تابع ہیں اور کافر انکا قریش کے کافر کا تابع ہیں آدمیوں کا حال کیا کانوں کا سا حال ہے جو ان لوگوں میں
کفر کی حالت میں افضل تھے وہی لوگ اسلام میں بھی افضل ہیں جس وقت کہ دین میں
سمجھ دار ہو جاویں [illegible] شرعی کو خوب سمجھیں [illegible] آدمیوں میں بہت اسکو برا جانینگے
[illegible] ہوگا [illegible] اسلام سے یا اس خلافت سے جب تک کہ پھنسیں
اسمیں ف یعنی قریش میں [illegible] تھا [illegible] کفر میں [illegible] اسلام میں
[illegible] قریش [illegible] افضل [illegible] قاعدہ [illegible] جیسے کانیں مختلف ہوتی

ہیں کہ بعضے یکساں ہوتے ہیں اور بعضے بعضے کی نسبت اعلیٰ آدمی بھی مختلف ہیں کہ بعضے خاندان
عمدہ ہیں شرافت اور سخاوت ریاست عزت عصمت میں جیسے ہاشمی قریشی نبی ہاشم جیسے
قریش کا خاندان اور بعضے خاندان ایسے نہیں ہیں جیسے اور عرب پس فرمایا کہ جو کفر میں
بہتر ان تھا وہی اسلام میں بھی بہتر ہے بشرطیکہ علم اور عمل کو حاصل کیا ہو اس واسطے کہ
شرافت ذاتی اور وہ تیرگی کہ ملکر نور اعلیٰ بہتر ہو گئی معلوم ہوا کہ شرافت ذاتی بدون
خدا کے نزدیک کچھ حقیقت نہیں اور یہ جو فرمایا کہ بہتر وہی ہے جو نہایت نفرت رکھتا ہو
اسکے دو مطلب ہیں ایک یہ جو حالت کفر میں اسلام سے بہت نفرت رکھتا ہو اسلام کے بعد
وہی افضل ہے جیسے عمر فاروق و خالد ولید و عکرمہ اس واسطے کہ جو کفر میں بہت مضبوط ہوتا
وہ اسلام میں بھی بہت مضبوط ہوتا ہے مضبوط لوگ جوہر رکھتے ہیں دوسرا معنی یہ
کہ جو خلافت اور امارت قبول سے پہلے نفرت رکھتا ہو وہی افضل ہے اس واسطے کہ
اسکو سزاوار کی طمع نہیں اور جب اسکو سردار بنایا تو خوب جانفشانی کرتا ہے
ق تجدون الناس کابل مائة لا تجد فیہا راحلة بخاری اور مسلم نے عبد اللہ بن عمر سے
روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمیوں کی مثال جیسے سو اونٹ کہ نہیں پاوے گا ایک بھی جو لائق سواری کے
ہو ف یعنی جیسے سو اونٹ میں بھی ایک عمدہ رفتار نہیں نکلتا ویسے ہی سو آدمیوں میں ایک
بھی کامل آدمی صحبت کی لائق نہیں ملتا مطلب یہ کہ ناقص لوگ کثرت سے ہیں اور کامل کمیاب ہیں
م عن ابی موسی النجوم امنة للسماء فاذا ذهبت النجوم اتی السماء ما توعد وانا امنة لاصحابی
فاذا ذهبت اتی اصحابی ما یوعدون واصحابی امنة لامتی فاذا ذهب اصحابی اتی امتی
ما یوعدون روایت کی مسلم نے ابو موسیٰ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ تارے پناہ ہیں آسمان
کے جب جاتے رہینگے تارے تو آجاویگا آسمان پر جس کا وعدہ ہو یعنی ٹوٹ پھوٹ
جاویگا اور میں پناہ ہوں اپنے اصحاب کی جب میں جاتا رہوں گا تو آجاویگا میرے
اصحاب پر جس کا ان کو وعدہ ہے یعنی اختلاف پڑیگا اور میرے اصحاب پناہ ہیں میری

امت

امت کے بعد جب معاملہ ختم ہو جائیگا تو آویگا امر الہی جسکا کہ وعدہ کیا گیا ہے یعنی ساعت اور
یہ سب عالم میں ظاہر ہو جائیں گے ف حضرت کی ان کی پیشن گوئی کا نام ہے یعنی جو کچھ ہوا
حضرت سے ملا ہوا حضرت کے بعد اصحاب میں اختلاف اول خلافت میں یعنی کہ
حضرت عثمان کا اور بعد ان کے اصحاب کا زمانہ رہا تو ان کی برکت سے فساد نہیں اور جب گئے
کل صحابہ اور اصحاب کے بعد فساد شروع ہوا اور بعد بدعت کے عالم گمراہ ہو گیا یہ حاجت
سجدہ کی سنت اس آیت کی ہے جو سامنے ہوا ق اَیْنَ شُرَکَآئِیَ الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے پڑھا سورہ نجم کو مکہ میں
اور سجدہ کیا اسکے ف امام شافعی کے نزدیک نحل کی آیت پر سجدہ ہے اور یہی مذہب
انکے تابعین اور امام علی کے نزدیک نحل کے بیچ میں سجدہ مروی ہے مذہب میں
علی اور ابن عباس سے کہ حضرت نے سجدہ کیا نحل میں جیسے سجدہ کی روایت ہے کہ سورہ حج کی دو
سجدہ کی ان میں حضرت عائشہ اور عبداللہ بن عباس اور ابو ہریرہ سے اور جامع الاصول
میں بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے سجدہ کیا نحل میں
اور عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نحل میں سجدہ ہے
اور رکوع میں کہ حضرت نے سجدہ کیا اور سجدہ میں کہا حضرت نے
کہ لوگ جاتے ہیں ... ق وَلَوْ اَنَّهُمْ ... بخاری اور مسلم میں حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آزاد عورت کا نکاح کیا جس نے آزاد کیا
پس حضرت لونڈی اور غلام کو آزاد کیا اگر غلام کو چھوڑ کر جاوے اور اسکا وارث
اور ذکر ہو لا یحیٰ ق اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا فراش والے کا ہے اور زانی کو پتھر ف
یعنی لڑکا مالک فراش کا ہے جس کے نکاح میں لونڈی ہو خواہ نکاح سے خواہ ملکیت سے
اور زنا کار دعویٰ کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہے اسکی بات میں تصدیق نہیں وہ مالک

ق نہیں اور اگر حرام کا رسیا ہو تو اسکو سنگسار کر دیا جائے ق وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَلْحَلِفُ اَلْکَاذِبُ مُنَفِّقَۃٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَکَةِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جھوٹی قسم کالا اور مال کو رواج کا سبب ہے اور برکت کے نقصان کا سبب ہے ف
یعنے تجارت میں جھوٹی قسم کھانے سے سوداگر کو یہ احتمال ہوتا ہے کہ میری بکری خوب ہوگی
حالانکہ جھوٹی قسم سے اسکی بہت بڑی برائی ہے تو نا پسند کرتا ہے خدا اسکی برکت کو دور کرتا ہے اور
لوگ بھی اسکو جھوٹا خیال کر کے اس سے خرید و فروخت کم کرتے ہیں معلوم ہوا کہ سود اگر
اور بیوپار کی برکت راستی میں ہے خ اِنَّ مَکَارِ الْیَمِیْنِ عَلٰی اللّٰهِ عَلَیْهِ بخاری میں عبداللہ
بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کا علیہ ہر ایک ف معاملہ ہر قسم
اس صورت میں ہے کہ جب کوئی گواہ نہ لیں م وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَلْیَمِیْنُ عَلٰی نِیَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ مسلم میں
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم دینے والے کی نیت پر ہے
ف یعنے قاضی جس مطلب کی قسم لیوے اسی پر قسم ٹھیرے اگر قسم کھانیوالا کچھ اور نیت قاضی کی
نیت کے برخلاف کر لے تو اس کی نیت کا اعتبار نہیں کیا جائیگا اور اگر ارادہ کر لیا تماد اسکے اس قول کا کچھ اعتبار
نہیں لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو اسوقت قسم کھانیوالے کی نیت کا
اعتبار ہے

فصل

اس فصل میں حدیثیں ہیں کے سرمہ لگانے کی فضیلت میں

م وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگائی ہو وہ ہمارے ساتھ آخر کی عشاء کے
نماز میں نہ حاضر ہو ف حضرت نے اسواسطے منع کیا کہ تاریکی کے وقت میں خوشبو کے
سبب سے جوان مردوں کو بد خیال نہ آوے معلوم ہوا کہ خوشبو لگا کر رات میں عورت
کا نکلنا درست نہیں ق وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ اسْتَعْطَرَتْ

لکن عصوا بینہ حشوا من النار بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جو کوئی مسلمان
آزاد کرے کسی مسلمان بردہ کو چھڑا دیگا اللہ اسکے ہر ایک عضو کے بدلے اسکا ہر ایک عضو دوزخ سے
ہ جریر ایما عبد ابق فقد برئت منہ الذمۃ وفی روایۃ ایما عبد ابق من موالیہ فقد
کفر حتی یرجع الیھم مسلم میں جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غلام بھاگا تو تمام
ہوگئی اس کی اسلام کی پناہ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جو غلام بھاگا اپنے مالکوں سے
سو البتہ کافر ہوگیا جب تک کہ ان پاس پلٹ آوے ف اگر غلام بھاگنے کو حلال جانکر بھاگا تو
سچ مچ کافر ہوگیا اور اگر حلال نہیں جانا تو کافر نعمت ہوا مسلمہ کہ ان نعمت کا اور ابو
ہریرۃ ایما قریۃ اتیتموھا واقمتم فیھا فسھمکم فیھا وایما قریۃ عصت اللہ
ورسولہ فان خمسھا للہ ورسولہ ثم ھی لکم مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جس بستی میں کہ تم آئے اور وہاں ٹھہرے تو تمہارا حصہ اسمیں سے اور جس
بستی والوں نے خدا اور اسکے رسول کی نافرمانی کی جیسے قرآن کی تو البتہ اسکا پانچواں حصہ
اللہ اور رسول کا ہے پھر اس بستی کے باقی چار حصے تمہارے ہیں ف اس حدیث میں بیان
ہے فی اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدوں جنگ کافروں سے خالی کردیا یا صلح سے قابو میں
آیا وہ سب کا سب واسطے بیت المال کے اسکو فی کہتے ہیں نہیں غازیوں کا حصہ مقرر
نہیں بلکہ اگر غازی وہاں جاکر ٹھہریں تو بطور عطا کی حصہ پاویں گے اسواسطے کہ مصارف
بیت المال میں غازی بھی داخل ہیں اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اسمیں پانچواں حصہ
بیت المال کا اور باقی چار حصے غازیوں کے اسکو غنیمت کہتے ہیں خ عمر ایما مسلم
شھد لہ اربعۃ بخیر ادخلہ اللہ الجنۃ قال فقلنا واثنان قال واثنان
ثم لم نسئلہ عن الواحد بخاری میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
جس مسلمان کی چار مسلمان نیکی کی گواہی دیں خدا اسکو بہشت میں داخل کریگا عمر فاروق نے کہا اور تین
اگر تین کی گواہی ہو تب بھی بہشت میں لیجاتا ہے حضرت نے فرمایا اور دو کی گواہی سے بھی بہشت میں لیجاتا ہے عمر فاروق

فد ٣٠٦
فد ٣٠٧
١٣٧ خ

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر لکھی

خ ابن مسعود اَیُّکُمْ مَالُ وَارِثِہٖ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ مَالِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا مِنَّا
اَحَدٌ اِلَّا مَالُہٗ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ مَالِ وَارِثِہٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَہٗ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِہٖ مَا اَخَّرَ

بخاری میں عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کون تم میں ایسا ہے کہ جسکے نزدیک
وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پیارا ہو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم میں ایسا نہیں ہے کہ
اپنے مال سے وارث کا مال زیادہ پیارا ہو حضرت نے فرمایا سو البتہ اسکا مال تو وہی ہے جو اسنے آگے
بھیجا یعنے خدا کی راہ میں خرچ کیا اور اسکے وارث کا مال وہی ہے جو چھوڑ گیا ف اپنا مال وہی جانے جو کام
آوے اور کام وہی مال آویگا جو خدا کی راہ میں خرچ ہوا اور جو کہ خرچ نہیں کرتے اور اپنا مال جمع
کرتے ہیں وہ نادان ہیں کہ اسکو اپنے وارث کو دیگے اسکے کچھ کام نہ آیا م عقبہ بن

عامر اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنْ یَّغْدُوَ کُلَّ یَوْمٍ اِلٰی بُطْحَانَ اَوْ اِلَی الْعَقِیْقِ فَیَاْتِیَ مِنْہُ بِنَاقَتَیْنِ کَوْمَاوَیْنِ
فِیْ غَیْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ فَقُلْنَا کُلُّنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نُحِبُّ ذَالِکَ قَالَ اَفَلَا
یَغْدُوْا اَحَدُکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَیُعَلِّمُ اَوْ یَقْرَءُ اٰیَتَیْنِ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ نَاقَتَیْنِ
وَثَلٰثٌ خَیْرٌ مِّنْ ثَلٰثٍ وَّاَرْبَعٌ خَیْرٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِہِنَّ مِنَ الْاِبِلِ

مسلم میں عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کون تم میں ایسا ہے کہ
چاہے کہ ہر روز صبح کو بطحان یا عقیق کو جاوے اور وہاں سے دو اونٹنیاں بڑی کوہان والی
لاوے بغیر گناہ اور قطع رحم کے یعنے وہ چوری یا غصب کیا ہو نہ کسی رشتہ والے کا حق لیکر تو ہم نے کہا کہ ہم
سب دوست رکھتے ہیں یا رسول اللہ اس بات کو حضرت نے فرمایا تو پھر کیوں نہیں تم میں سے ہر ایک مسجد
کو جاتا ہے کہ وہ سکھلاوے یا پڑھے دو آیتیں قرآن کی یہ بہتر ہے اسکے حق میں دو اونٹنیوں
سے اور اسیطرح آگے انکا شمار اونٹنیوں کے شمار سے بہتر ہے یعنے پانچ افضل ہیں پانچ سے اور چھ سے افضل

ایسا جیسے کہ ف سلماں اور عقیق مدینہ سے دو کوس پر دو مکان ہیں وہاں تاراج کیے
تھے عمرہ مال غنیمت کہ ریگ اونٹ پہنچے سو واسطے اسکو حاصل کر کیا خلاصہ مطلب یہ کرو ان کو
بڑے اور ہولے کا ثواب دینے کے تمام نفس مال سے بہتر ہے سو واسطے کر نیکا ثواب اسکا باقی ہے
اور دنیا کا مال فنا ہونیوالا ہے ان هذا الا الذی هم یتحدثون یا اسد تیسنا ۱۳۱۳ م
نعماد له واحد بادو معا او اما یحب ان لنا سمیع ما اصنع بها قال یحثون ام
الكم يا اولاد الله لو كان حيا كان عندنا يسير انه اسك تكنف وهو ميت وما اله
والله الذي يا هو وعلى الله من هذا عليكم مسلم جابر سے روایت ہی کہ حضرت
واماتم من ست کون جنتا ہے کہ یہ شہر کا یہ کہ وہ جھوٹے کان والا اسکو ملکہ وہم کے ہوتے
ملے ہیں اسکا حضرت نے کان لگائے تو ہم نے کہا ہم نہیں جانتے کہ یہ کوئی خبر دیکر نے اور ہم
کہا کہ نہ اسکو حضرت نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ یہ تو ملے ہم نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو
ہماں عیسا تھا کہ اسکے کان ہیں اسکے جیتے ہیں سو تو خیال کیوں کرنا جیسا ہو گیا ہیں حال
ہیں ہو حضرت نے فرمایا خدا کی قسم کہ مقرر ہو جاوے کہ روک لگے اس کو ریا نہ فرمایا اور وہ اس
سے ف یہ کہ گم مردار سے پرہیز کرتے ہو وہ دنیا سے زیادہ ترک کیا کرو اسواسطے کہ دنیا عطا
کے ترک مردار سی ہی زیادہ تر دلیل ہی ما لک سن ابو هريرة ايكم يذكر حين طلع ۱۳۱۴ م
القمر وهو مثل شق جفنة والدجال اكبر قبلة القمر عند مسلم ابو ہریرہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کسکو یاد ہی وہ وقت کہ جب نکلا تھا جیسے
کنارہ کا کنارہ یہ حضرت نے اسوقت فرمایا کہ اصحاب آپس میں حضرت کے پاس شق القمر کا ذکر
کرتے تھے کہ کب ہوا ف یہ شق القمر حضرت میں تھی حتی کہ چاند پارہ ہو گیا تھا
کہ ستار المتوی میں رات اور چمکا اور حدیثوں میں صاف مذکور ہے

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے بسبب سے راضی ہی

خ ٥٦٢

أَتَانِي رَجُلٌ ... عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ... فَقَالُوا أَخْبَرُنَا وَابْنُ أَخْيَرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالُوا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَتَنَقَّصُوهُ فَقَالَ هٰذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

تم بیچ عبداللہ بن سلام کے کیا ہو حضرت نے پوچھا یہودیوں سے کہا عبداللہ بن سلام کیسا آدمی ہے تم میں کہا یہودیوں نے کہ وہ بہتر ہمارا ہے اور بیٹا بہتر ہمارے کا ہے اور سردار ہمارا ہے اور بیٹا سردار ہمارے کا حضرت نے فرمایا بھلا بتاؤ تو اگر عبداللہ مسلمان ہو جاوے یہود نے کہا کہ خدا اسکو اسلام سے پناہ میں رکھے پھر عبداللہ بن سلام اندر سے نکل آئے اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ تو یہود نے کہا کہ یہ شخص ہم میں نہایت برا ہے اور برے کا بیٹا اور انکی نہایت گھٹائی عبداللہ بن سلام نے کہا یہی بات میں ڈرتا تھا یا رسول اللہ

ف عبداللہ بن سلام مدینہ کے یہودیوں کے بڑے عالم تھے جب وہ مسلمان ہوئے تو حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ یہود قوم بہتان باندھنے والی ہے میرے اسلام کے ظاہر ہونے کے قبل میرا حال ان سے دریافت کیجیے تو پیچ تعریف میں کہیں گے اور اگر وہ جانیں گے کہ میں مسلمان ہوا ہوں تو بہتان باندھیں گے بعد اسکے عبداللہ ایک مکان میں پوشیدہ ہو کر بیٹھ رہے اور حضرت نے یہود کو بلا کر عبداللہ کا حال پوچھا اول تو انہوں نے انکی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ وہ مسلمان ہوئے تو عیب ان میں لگے بیان کرنے یہی عادت ہے اہل باطل کی کہ اپنے موافق کی تعریف کرتے ہیں اور مخالف کی برائی

م ٥٦٣

اخْتُصِرَ ... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِوَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ أَيُّ وَادٍ هٰذَا قَالُوا هٰذَا وَادِي الْأَزْرَقِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى هَابِطًا مِنَ الثَّنِيَّةِ وَلَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةِ هَرْشَى فَقَالَ أَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ قَالُوا ثَنِيَّةُ هَرْشَى قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ

خَلَّتِهِ وَهُوَ يُلَبِّي مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کون نالہ
ہے اصحاب نے کہا کہ یہ ازرق نالہ ہے حضرت نے فرمایا گویا کہ میں دیکھتا ہوں موسیٰ کو کہ اتر رہے
ٹیلے سے اور ان کی بلند آواز ہے خدا کی طرف اس طرح سے کہ اللھم لبیک یہاں تک کہ پھر سے گزرے ایک
ہی ثنیہ سے تو میں حاضر ہوں پھر حضرت آگے پھر تشریف لے گئے پس فرمایا کہ یہ کون ٹیلا ہے
اصحاب نے کہا کہ ہرشی ٹیلا ہے حضرت نے فرمایا گویا میں دیکھتا ہوں یونس بن متی کو سرخ اونٹنی
پر اور اونکی ڈالی پر جوتی پہنے ہوئے ہیں جبہ کا صوف کا ہے ان کے اونٹنی کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے اور وہ
کہتے اللھم لبیک کہہ رہے ہیں ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع کے سال کہا اور مدینہ کی راہ میں
فرمایا حضرت نے یہ حال عالم امثال میں دیکھا یا انکی روحوں کو واقعی دیکھا

فصل

اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جنکے سر پر تیسری فصل کا ہے

ق مالک بن بحینہ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا الصُّبْحَ أَرْبَعًا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مالک سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا صبح کی تو چار رکعتیں پڑھتا ہے کیا صبح کی تو چار رکعتیں پڑھتا ہے
ف صحیح مسلم میں عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ نماز فجر کی اقامت ہوئی تو حضرت نے ایک مرد کو
دیکھا کہ نماز پڑھتا ہے اور مؤذن اقامت کہتا ہے سب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب فجر کی
جماعت ہوتی ہو تو سنت صف میں پڑھنا منع ہے اس حدیث کا راوی عبداللہ بن مالک ہے
اور مالک کی طرف نسبت اس حدیث کی غلطی ہے ھ ابو ھریرۃ أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ
قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي
مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ
فَقَدْ بَهَتَّهُ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ معلوم ہے کہ غیبت کیا چیز
اصحاب نے کہا خدا اور اسکا رسول خوب جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا
وہ ذکر کرے جو اسکو برا لگے اسکا نام غیبت ہے لوگوں نے کہا بتلا دیجیے اگر فرمائے تو ذکر کرے

بہائی میں تسبیح و ہی بات ہو جو میں نے کہی کہ اگر تو نے بہائی کی ہی غیبت
تو تو نے کہا تہی تو نے اسکی غیبت کی اور اگر اسمین وہ بات نہیں جو تو نے کہی تو تو نے
اسپر بہتان باندہا **ف** یعنی یہی بات کا نام تو غیبت ہی اور اگر جہوٹی بات ہو تو اسکا
نام بہتان ہے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جس چیز کو آدمی برا مانے وہی عیب ہی خواہ اسکے
نسب کا یا بدن ہو خواہ دین کا خواہ اسکے قول اور فعل کا خواہ اسکے دین کا خواہ اسکے عیب
زبان سے کرے خواہ اشارے سے کہ یہ سب حرام ہے لیکن ظالم کی عیب حاکم کے روبرو اور
مابین کی جرح لے کر گناہ کرنا ہے اور ناقص لقب جو مشہور ہو جیسا اعمش اعرج اور درست ہی

م عن ابی ھریرۃ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ سمع وجبۃ فقال تدرون ما ھذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال ھذا حجر رمی بہ
فی النار منذ سبعین خریفا فھو یھوی فی النار الآن حتی انتھی الی قعرھا
قال لما سمع وجبۃ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اسلام ماتے تو
کہ یہ کیا تہا ہم نے کہا اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ پتھر تہا کہ دوزخ میں
ستر برس سے پہینکا گیا تہا سو دوزخ میں اب تک اترا چلا جاتا تہا یہانتک کہ اسکی تہ میں پہنچ گیا یہ
حضرت نے اس وقت فرمایا جب ایک ربہا کافر مر گیا **ف** ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ ہم اصحاب
حضرت کی صحبت میں حاضر تھے کہ ہم نے ایک ایسی آواز سنی جیسے کوئی چیز اوپر سے گرتی ہے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وہ دوزخی جو مرا ہے دوزخ میں ستر برس کی راہ سے

م عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون من المفلس قالوا المفلس فینا من لا درھم لہ ولا متاع فقال
ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیامۃ بصلوۃ وصیام وزکوۃ ویاتی قد
شتم ھذا وقذف ھذا واکل مال ھذا وسفک دم ھذا وضرب ھذا فیعطی
ھذا من حسناتہ وھذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل
ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایاھم فطرحت علیہ ثم طرح فی النار
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے

حاجات لے جایا کرینگے مین عادل الشکلی کیونکہ اسکے پاس سے ظلم ہو ہوسکا سبب حضرت نے فرمایا کہ
میری امت سے مفلس حقیقت میں مفلس وہی ہے قیامت کے دن آوے نماز روزہ زکوٰۃ اور کیوں لیکر حالانکہ
اسنے کسیکو گالی دی اور کسیکو تہمت لگائی اور کسیکا مال کھا لیا اور کسیکا خون بہایا
اور کسیکو مارا سو اسکی نیکیوں میں سے مظلوم کو دلایا جاویگا اور اسی طرح سے مظلوم کو
دلایا جاویگا سو اگر قبل ادا ہونے قرض کے اسکی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان مظلوموں کے گناہ لئے
جاوینگے سو اس ظالم پر ڈالے جاوینگے پھر وہ دوزخ میں ڈالا جاویگا ف معلوم ہوا کہ
مسلمانوں کی عبادت اور نیکیاں حق العباد کے بدلے جاوینگی اور اگر نیکیاں کم ہوں اور لوگوں
کے حق زیادہ ہوں تو لوگوں کے گناہ ظالم کے گردن پر ڈالے جاوینگے تو جب نیکیاں نہیں اور لوگوں
کے گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت میں وہی شخص ہے مفلس ہے الٰہی ہمکو ان بلاؤں سے بچا
جو اس حدیث میں بیان ہوئیں اسلئے کہ مسلمان حق العباد اور عبادات الٰہی سے خبردار رہیں
اور حضرت عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ یعنی اے عمر جانتے ہو یہ پوچھنے والا کون تھا
حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو کیا جانتا ہے کہ یہ پوچھنے والا کون ہے میں نے کہا اللہ اور رسول
زیادہ تر جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمہارے پاس آیا کہ تمکو سکھلاوے تمہارا دین
ف اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب کے اول حدیث جبرئیل میں مفصل ہو چکا ہے اَتَرْضَوْنَ
اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ
الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ
الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا اَنْتُمْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ
اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ
الْاَحْمَرِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم راضی ہو کہ
تم راضی ہو کہ تم بہشت کے لوگوں میں چوتھائی ہو ہم نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا کہ

تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیوں کے تہائی ہو ہم نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا
قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے قابو میں محمد کی جان ہے کہ مقرر میں امید رکھتا ہوں کہ تم بہشت
میں آدھے ہو گے اور اسکا سبب یہ ہے کہ بہشت میں نہ جاوینگے مگر مسلمان جانکے کوئی نہ داخل
ہوگا اور نہیں ہو تم اہل شرک میں مگر جیسے ایک سفید بال کالے بیل کی کھال میں یا جیسے ایک
سیاہ بال لال بیل کی کھال میں ف یعنی آدمی بہشت میں اسّی صفیں ہونگی اور نصف
باقی میں اور امتوں کی یعنی ہوگی حال حضرت نے جو تہائی فرمایا پھر تہائی پھر آدھا سو
کہ لوگ شکر الٰہی کریں اور دمبدم خوشی میں ترقی ہو ق عنہ اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ
طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ
هٰذِهِ الْمَرْاَةِ بِوَلَدِهَا قَالَهَا حِيْنَ رَاٰى امْرَاَةً مِّنَ السَّبْيِ تَسْعٰى اِذَا وَجَدَتْ
صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَاَلْزَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ بخاری اور مسلم میں عمر
فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ عورت پھینکنے والی ہے
اپنے لڑکے کو آگ میں ہم نے کہا قسم خدا کی کہ ہرگز نہ پھینکے گی تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ
خدا کا رحم اپنے بندوں پر بہت زیادہ ہے اس عورت کی رحم سے اپنے بیٹے پر یہ حضرت
نے اسوقت فرمایا جب ایک قیدی عورت کو دیکھا کہ دوڑتی جاتی ہے جب اپنے قیدیوں
میں اپنے بچے کو پایا پھر اسکو اپنے پیٹ سے چمٹا لیا پھر اسکو دودھ پلانے
لگی ف اس حدیث میں بیان ہے وسعت رحمت الٰہی کا اس طرح بندے پر
ہ عن ابی هريرة اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ اَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ
سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ لَمَّا نَزَلَتْ
لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ
بِهِ اللّٰهُ فَقَالُوْا كُلِّفْنَا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا نُطِيْقُ الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَ
الصَّدَقَةَ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا نُطِيْقُهَا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے

فرمایا کیا تم وہ کہا چاہتے ہو جیسا تم سے پہلے کتاب والوں نے کہا کہ ہم نے حکم خدا کا سنا اور نہ مانا
بلکہ تم یون کہو کہ اے ہمارے رب تیرا حکم سنا اور مان لیا اے رب ہمارے تیری بخشش چاہتے
ہیں اور تیری طرف ہمارا ٹھکانا ہے یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جبکہ سورۂ بقرہ کے اخیر میں آیت
اتری کہ خدا ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا اسکو چھپا
اسکا حساب لیگا اللہ تم سے کریگا تو اصحاب نے کہا کہ ہمکو اول ان کاموں کا حکم ہوا جنکو ہم کر سکتے
ہیں مثل نماز روزہ جہاد اور زکوٰۃ اور صدقات کی اور اب تم پر یہ آیت اتری اور ہم اسکی طاقت نہیں رکھتے
ف یعنی خیالات اور وسواس دل کو روکنا ہمارے اختیار میں نہیں اگر اسکا بھی حساب ہوا تو
ہمارا کہیں ٹھکانا نہیں حضرت نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کی طرح حکم خدا کی نافرمانی کرو اور بندوں کو لائق نہیں
کرنے مالک کے حکم میں تکرار کرے بلکہ تم یہ حکم بھی مان لو لیکن خدا سے مغفرت مانگو کہ وہ تمپر
آسانی کرے پھر اصحاب نے حضرت کے ارشاد کے موجب عمل کیا اور حکم مانا تو یہ آیت اتری کہ
حق تعالےٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس قدر جتنا اسکو اختیار ہے یعنی اب خیالات اور خطرات
پر کچھ مواخذہ نہیں تفسیر مدارک میں لکھا ہے کہ سب علماء کا یہی مذہب ہے کہ خطرات پر مواخذہ نہیں لیکن
عزم پر مواخذہ ہے عزم اس ارادہ کو کہتے ہیں جو دل میں جم گیا ہو اور ٹھہر چکا ہو ص ام سلمۃ
اَتُرِیْدِیْنَ اَنْ تُدْخِلِی الشَّیْطَانَ بَیْتًا اَخْرَجَہُ اللّٰہُ مِنْہُ قَالَہَا لِامْرَاَۃٍ جَاءَتْ تُسْعِدُ اُمَّ سَلَمَۃَ
عَلٰی بُکَائِہَا عَلٰی اَبِیْ سَلَمَۃَ بخاری میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تو چاہتی
ہے کہ شیطان کو اس گھر میں داخل کرے جس سے خدا نے اسکو نکالا ہے یہ حضرت نے اس
عورت سے فرمایا کہ [illegible] ام سلمہ کو رولانے آئی تھی ف حضرت ام سلمہ کے اول
خاوند کا نام ابی سلمہ تھا جب وہ مر گئے تب کوئی عورت انکو رولانے آئی تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی ایمان کی برکت سے شیطان اس گھر سے دور ہو چکا اب رونے پیٹنے سے
شیطان کو پھر اس گھر میں داخل [illegible] اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے
کیواسطے محفل کرنا شیطانی کام ہے مصیبت میں صبر چاہیے کہ ماتم کرنا [illegible] ق عائشۃ

تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیوں کے تہائی ہو ہم نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا کہ
قسم اس ذات پاک کی جسکے قابو میں محمد کی جان ہے کہ مقرر میں امید کرتا ہوں کہ تم بہشتیوں
میں آدھے ہو گے اور اسکا سبب یہ ہی ہے کہ بہشت میں مسلمان جاوینگے کوئی نہ جائیگا
ہو گا اور نہیں ہو تم اہل شرک میں مگر جیسے ایک سفید بال کالے بیل کی کھال میں یا جیسے ایک
سیاہ بال لال بیل کی کھال میں **ف** یعنی آدمی بہشت میں آدھے تمہی ہو گے اور نصف
باقی میں اور سب قوموں کی امتیں ہونگی اول حضرت نے جو تہائی فرمایا پھر آدھا اسواسطے
کہ لوگ شکر الٰہی کریں اور دو سیوم خوشی میں ترقی ہو **ق** عمر اترون ہذہ المرءة
طارحة ولدها فی النار قلنا لا واللّٰہ فقال اللّٰہ ارحم بعبادہ من
ہذہ المرءة بولدہا قالہ حین رای امرءة من السبی تسعی اذا وجدت
صبیا فی السبی اخذتہ فالزقتہ ببطنہا وارضعتہ بخاری اور مسلم نے عمر
فاروق سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ عورت پھینکنے والی ہے
اپنے لڑکے کو آگ میں ہم نے کہا قسم خدا کی کہ ہرگز نہ پھینکے گی تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ
خدا کا رحم اپنے بندوں پر بہت زیادہ ہے اس عورت کی رحم سے اپنے بیٹے پر یہ حضرت
نے اسوقت فرمایا جب ایک قیدی عورت کو دیکھا کہ دوڑی جاتی ہے جب اسنے قیدیوں
میں اپنے بچہ کو پایا پھر اسکو اپنے پیٹ سے چمٹا لیا پھر اسکو دودھ پلانے
لگی **ف** اس حدیث میں بیان ہے وسعت رحمت الٰہی کا **ہ** ابن عباس سے روایت ہے
اتریدون ان تقولوا کما قال اہل الکتابین من قبلکم سمعنا وعصینا بل قولوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر ولما نزلت
للہ ما فی السموات وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم
بہ اللہ قالوا کلفنا من الاعمال ما نطیق الصلوة والصیام والجہاد و
الصدقة وقد انزلت علیک ہذہ الآیة ولا نطیقہا مسلم نے ابو ہریرہ سے

فرمایا کہ تم وہ کیا چاہتے ہو جیسے تم سے پہلے اہل کتاب نے کہا کہ سنا ہم نے حکم خدا کا نہ مانا بلکہ فرمایا
ملائکہ نے بولا کہ ہو کہ الٰہی جیسے تیرا حکم ہے سنا اور مان لیا اے رب ہمارے تیری بخشش کو ہم چاہتے
ہیں اور تیری طرف پھر جانا ہے تکا چاہئے یہہ حضرت نے ثبوت فرمایا کہ سورۂ بقر کے آخر میں آیت
آمن ہے کہ خدا ہی کا ہے جو کہ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اگر ظاہر کروگے جو تمہارے جی میں ہے یا اسکو چھپا
رکھوگے حساب لیگا اسکا تم سے خدا پس جب یہہ آیت اتری تو اصحاب نے کہا کہ ہمکو اول ان کاموں کا حکم ہوا جسکو ہم کر سکتے
ہیں مثل نماز روزہ اور جہاد اور صدقات کی اور اللہ تم پر یہہ آیت اتری اور ہم اسکے قادر نہیں
ہیں ف یعنی خیالات وسوسے ہیں اوسکو روکنا ہمارے اختیار میں نہیں اگر اسکا بھی حساب لیا جاوے تو
ہمارا کہیں ٹھکانا نہیں حضرت نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کی طرح حکم خدا کو رد کرتے ہو مثل اہل کتاب
کے اپنے مالک کے حکم میں مکر کرتے ہو بلکہ تم یہہ کہو ہم نے سنا اور مانا خدا سے مغفرت مانگو یعنی
تمامی کرتے پھر اصحاب نے حضرت کے موجب ارشاد کے عمل کیا اور حکم مانا تب یہہ آیت اتری کہ
خدا کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اسی قدر جسقدر اسکو اختیار ہے یعنی آنا خیالات اور خطرے
پر پکڑ نہیں بعضے اکثر نے لکھا ہے کہ سب علماء کا یہی مذہب ہے کہ خطرے پر مواخذہ نہیں لیکن
عزم پر مواخذہ بھی ہے عزم سے ارادہ کو کہتے ہیں جو دل میں جم گیا ہو اور ٹھہر چکا ہو حدیث ام سلمہ
[illegible] الشیطان [illegible] اللّٰہ [illegible] ام سلمہ
علی [illegible] ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی
ہی کہ شیطان کو اس گھر میں داخل کرے جس سے اللہ نے نکالا ہے یہہ حضرت نے اس
عورت سے فرمایا کہ ام سلمہ تھیں پھر ام سلمہ کو رونا آیا ف حضرت ام سلمہ کے اول
خاوند کا نام ابو سلمہ تھا جب مر گئے تب یہ عورت انکو رولاتے تھے حضرت نے یہہ حدیث
فرمائی جسسے ایما ہے کہ ہر کسی میں شیطان اس گھر میں ہو جو اپنے اسباب اور بیٹے سے
شیطان کہ پھر اس گھر میں داخل ہے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے
کے واسطے محل کرنا شیطانی کام ہے حقیقت میں صبر چاہیے کہ ناحق نہ پیٹے سمجھا ق عالم

اَتُرِیْدِیْنَ اَنْ تَرْجِعِیْ اِلٰی رِفَاعَۃَ لَا حَتّٰی تَذُوْقِیْ عُسَیْلَتَہٗ وَیَذُوْقَ عُسَیْلَتَکِ قَالَ الرَّاوِیْ
وَکَانَتْ الْقُرَظِیُّ ثُمَّ طَلَّقَہَا الْبَتَّۃَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ رفاعہ کے نکاح میں پھر پلٹ جاوے یہہ نہیں درست ہے
جبتک کہ تو اُس دوسرے خاوند کا شہد نہ چکھے اور وہ تیرا شہد نہ چکھے یعنے بدون صحبت
کے اول خاوند سے نکاح نہیں درست ہے یہہ حضرت نے رفاعہ کی عورت سے فرمایا اور رفاعہ نے
اسکو تین بار طلاق دی تھی **ف** رفاعہ کی عورت حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت
میرے خاوند نے مجھکو تین طلاق دی سو میں نے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کیا تو میں نے اسکو
ایسا پایا جیسے کپڑے کا پھونٹ یعنے نامرد ہی تو حضرت سنکر ہنسے اور یہہ حدیث فرمائی معلوم
ہوا کہ تین طلاق کے بعد اول خاوند سے نکاح نہیں درست جبتک کہ دوسرا خاوند اس سے
صحبت نہ کر چکے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِیْنِ
ہٰذِہٖ لَمَنَادِیْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنْہَا وَاَلْیَنُ بخاری اور مسلم میں براء ابن
عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تم تعجب کرتے ہو اس ریشمی قبا کی نرمی سے البتہ جنت
میں سعد کے رومال اس سے عمدہ اور نرم تر ہیں **ف** ایک نصرانی بادشاہ نے حضرت کو ریشمی قبا
تحفہ بھیجی اصحاب نے اسکی تعریف کی اور نرمی دیکھکر تعجب کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے
دنیا کا نفیس اسباب اس لائق نہیں کہ اسکی خواہش کیجئے آخرت کی نعمتوں کی طلب کرو اسواسطے
کہ جب بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے عمدہ ہے تو وہانکی قبا کو خدا ہی جانے کیسی عمدہ ہوگی **ق**
اَبُوْ بَکْرَۃَ اَرَاَیْتُمْ اِنْ کَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَیْنَۃُ وَجُہَیْنَۃُ خَیْرًا مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَبَنِیْ عَامِرٍ وَالْحَلِیْفَیْنِ بَنِیْ اَسَدٍ
وَغَطَفَانَ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّہُمْ لَاَخْیَرُ مِنْہُمْ قَالَ الْاَقْرَعُ بْنُ
حَابِسٍ قَالَ اِنَّمَا بَایَعَکَ سُرَّاقُ الْحَجِیْجِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَیْنَۃَ وَجُہَیْنَۃَ بخاری اور
مسلم میں ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ اگر قوم اسلم اور قوم غفار اور قوم مزینہ
اور قوم جہینہ بہتر ہوں بنی تمیم کی قوم سے اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم سے تو کیا

اسکو نقصان اور ٹوٹا پھر سے اقرع نے کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا تو قسم ہے اسکی جسکے

قابو میں میری جان ہے کہ وہ قومیں اسلم وغیرہ بہتر ہیں ان قوموں سے یعنی تمیم وغیرہ سے پھر حضرت

نے اقرع بن حابس سے فرمایا کہ اس لیے حضرت کو یوں کہا تھا کہ تجھے تو چاہیے تھا کہ چوروں

کی طرف سے نہ لیوے سلم و غفار اور مزینہ اور جہینہ **ف** اسلم و غفار اور مزینہ اور جہینہ کے

قوم تھے کی راہ میں رہتے تھے غریب کم ذات تھے اور کفر کی حالت میں حاجیوں کو لوٹ

لیتے تھے اور بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم عمدہ لوگ تھے سوا اول اسلام و عمر

مسلمان ہوئے تو اقرع بن حابس کہ بنی تمیم کا سردار تھا مسلمان ہو کیا احسان جتانے لگا اور قوم

اسلم و غفار سے عروج کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک وہی بہتر ہے

جو دین پر چلے اگرچہ ذات کا کمینہ ہو سرداری اور شرافت دنیا کی خدا دیں و دنیا میں کچھ عزت

نہیں **شعر** شاہ عشق سید و ترک نسب کی حاجت کو دیں راہ حلال سے حلال عمری سبب

ق ... اللّٰہ ... تستحل مال اخیک ... رواہ البخاری ومسلم ... روایت

ہے کہ حضرت نے فرمایا بھلا اتو کہ اگر خدا روک دے پھل کو کسطرح تو اپنے بھائی مسلمان کے مال کو

حلال کریگا **ف** اس حدیث کا مقصد جتنے باب میں ہو چکا کہ حضرت نے کچھ پھل بیچے سے منع

کیا ہے پھل کو آفت لگے کہ اگر جھڑ جاوے تو مشتری سے قیمت لیا کرے کہ حلال نہ ہوگا **ق**

... أليس قد صليت معنا ... قال

يا رسول الله ... قال نعم يا رسول الله قال فان الله قد غفر لك

حدك ... روایت ہے ابو امامہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلا اسلام ... گھر سے

نکلا ہو کہا ... اچھی طرح وضو ہی کیا تھا اس نے کہا درست ہے یا رسول اللہ حضرت نے

فرمایا پھر تو ہمارے ساتھ نماز میں حاضر ہوا اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا سو مغفرت

خدا نے تیری حد بخشی یا یوں فرمایا کہ تیرا گناہ بخشا **ف** ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ میں

گناہ حد ادا کیے کے لائق کیا ... حضرت نے نہ پوچھا کہ کون گناہ ہے پھر حضرت نماز میں مشغول

پڑھتے وہ شخص بھی نماز میں ہمراہ تھا بعد فراغت کے پھر اُس شخص نے کہا کہ مجھ پر حد مار تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی شاید کہ اسکا گناہ صغیرہ تھا جیسے بوسہ یا مساس جیسا کہ بعضی روایت
صاف آیا ہے اسواسطے حضرت نے اسکا یہ حضرت جماعت پڑھنے سے فرمائی اسواسطے
کہ صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہوجاتے ہیں اور حضرت نے اسواسطے اُس سے نہ پوچھا کہ بدکام کا
تفحص بہتر نہیں اور اگر وہ اپنے گناہ کو کھول کر بتلاتا اور وہ لائق حد ہوتا تو حضرت اسپر
حد مارتے ق ابن عمر ارأیتکم لیلتکم ہذہ فان راس مائۃ سنۃ منہا لا یبقی ممن ہو علی ظہر الارض
احد بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم
تو دیکھو اس رات کے حال کو سو البتہ حال تو یوں ہے کہ اس رات سے سو برس کے سر تک جو لوگ
زمین پر ہیں کوئی باقی رہیگا ف عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے آخر عمر میں ایک
عشا کی نماز پڑھائی پھر یہ حدیث فرمائی اب سے سو برس سے زیادہ اس وقت میں کسی کی عمر
نہوگی مطلب حدیث کا یہ تھا کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بیفائدہ اور دوسرا
فائدہ اس بیان کا یہ بھی حضرت نے جانا تھا کہ میرے بعد بعضے جھوٹے لوگ بہت سی صحبت
کا دعوی کرینگے جیسے کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد بابا رتن حضرت کی صحبت کا دعوی
کرتا تھا سو اس حدیث سے اسکا دعوی غلط ہو گیا اسواسطے کہ حضرت کے قرن کے لوگ سو برس
کے اندر ہو چکے ق ابن عباس ارأیت لو کان علی امک دین فقضیتہ اکان یؤدی ذلک
قالت نعم قال فصومی عن امک بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو اسکو تو ادا کرتی بھلا اسکی طرف سے
ادا ہوتا اس عورت نے کہا کہ ہاں ادا ہوتا حضرت نے فرمایا تو روزہ بھی رکھ اپنی ماں کی طرف
سے ف ایک عورت نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ میری ماں مرگئی اور اسپر فرض روزے
تھے اگر میں روزہ رکھوں تو اسکے طرف سے ادا ہو سکتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اور سمجھا دیا کہ جسطرح بندیکا قرض ادا ہو جاتا ہے وارث کے ادا کرنے سے ویسے ہی اللہ کا

نہ کی

ہی میں پیدا ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے اسحق کا اور باقی اماموں کے یہاں ہے کہ روزہ رکھنے سے مراد
یہ ہے جیسا کہ ہر روز رکھے بدلے ایک ایک مسکین کو کہانا کہلاوے جیسا کہ دوسری حدیث میں
صاف آیا ہے کہ جو مر جاوے اور اس پر روزے ہوں تو اسکا وارث اسکی طرف سے مسکین کو کھلاوے
اور دوسری حدیث میں بھی کو فرمایا ہے کہ جسکے پہلے روزہ رکھا اور اسمیں اسی
طرح لیا ہو سکے ہیں ق أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ
خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ
فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا بخاری
اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بتاؤ تو اگر تم میں سے کسی کے دروازے
پر ندی ہو کہ وہ اسمیں سے ہر روز پانچ بار نہاتا ہو کیا اسکا کچھ میل باقی رہیگا اصحاب نے
کہا کہ کچھ اسکے میل سے باقی نہ ہوگا حضرت نے فرمایا کہ یہی حال ہے پانچ نمازوں کا کہ اللہ ان کے سبب سے
محو کرتا ہے گناہوں کو مٹا دیتا ہے ف یعنی جیسے ہر روز پانچ وقت نہانے سے بدن پر میل نہیں
رہتا اسیطرح پنجگانہ نماز سے گناہ نہیں رہتے لیکن مراد یہاں گناہوں سے صغیرہ ہیں
چھوٹے گناہوں کا مٹانا اور ماسوا اسکے بہتر ہی اسیطرح نماز میں بھی حضور دل لے اور ایسے ہی رکھے
روزہ کو کہ طہارت ضرور چاہیے تاکہ گناہ کا میل دل سے چھوٹے ق جَابِرٌ قَالَ
فَأَتَاكَ أَعَمَّ فَارْكَعْهُمَا وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا ثُمَّ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ
حِينَ جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ أَصَلَّيْتَ قَبْلَ أَنْ تُصَلِّيَ بخاری و مسلم
جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو دو رکعتیں پڑھ چکا ہے جسے تحیۃ المسجد کہتے
اُس نے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا کہ اٹھ اور انکو پڑھ لے اور دوسری روایت یوں
ہے کہ اٹھ اور دو رکعتیں پڑھ اور ان میں اختصار کر لے یعنی ہلکی پڑھ تو حضرت نے سلیک غطفانی
سے فرمایا جبکہ وہ جمعہ کے دن آیا اور حضرت منبر پر بیٹھے تھے تو سلیک بیٹھ گیا بدون
پڑھے تحیۃ المسجد کے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت بھی تحیۃ المسجد پڑھنا درست ہے

اوریہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک خطبہ کے وقت تحیۃ المسجد نہیں
درست اسواسطے کہ دوسری حدیث میں آیا ہی کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو نکلا تو نماز اور کلام
نہیں چاہئے ق ابو ھریرۃ قصۃ ذو الیدین بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ذو الیدین سچ کہتا ہی ف مصابیح میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے عصر کی نماز پڑہائی اور دو ہی رکعت کے بعد سلام پھیر دیا پھر کھڑے ہو گئے جماعت
میں صدیق اور فاروق بھی تھے مگر رعب سے کلام نہ کر سکے جماعت میں ایک شخص تھا
خرباق نام اسکا لقب ذو الیدین تھا اسواسطے کہ اسکے ہاتھ لمبے تھے اُسنے کہا یا رسول اللہ
کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے حضرت نے فرمایا یہہ کچھ بھی نہیں یعنے نہ نماز کم ہوئے نہ میں بھولا
ہوں اُسنے کہا کچھ تو ضرور ہوا ہے یا نماز کم ہوئی یا آپ بھولے ہیں تب حضرت انکی
طرف متوجہ ہو کر یہہ حدیث فرمائی یعنے ذو الیدین سچ کہتا ہی اصحاب نے کہا کہ ہاں
پھر حضرت آگے بڑھ گئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور سجدہ سہو کا کیا اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ بھول چوک پیغمبروں کو بھی ہوتی تھی اور اگر امام کو شک پڑے تو مقتدیوں کے قول پر
عمل کرے اور کلام قلیل نماز کو نہیں باطل کرتا لیکن امام اعظم کے نزدیک ہر طرح کا کلام
نماز کو باطل کرتا ہی امام طحاوی نے کہا ہے کہ اسوقت تک نماز میں کلام کرنا حرام نہیں
تھا پھر کلام کرنا نماز میں منسوخ ہو گیا عینی نے شرح ہدایہ میں لکہا ہی کہ اول اسلام
میں کلام کرنا نماز میں درست تھا چنانچہ زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہی پھر جب کلام
کرنا منسوخ ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جب امام چوک جاوے تو مقتدی سبحان اللہ کہیں کہ امام کو
آگاہ کرے سو اگر یہہ حدیث نسخ کلام کے بعد کی ہوتی تو ذو الیدین تسبیح سے حضرت
کو آگاہ کرتے کلام نہ کرتے اور جب کہ کلام کیا تو صاف معلوم ہوا کہ یہہ قصہ اسوقت
کا ہی جب کلام کرنا درست تھا تو ثابت ہوا کہ یہہ حدیث منسوخ ہے واللہ اعلم ق

[illegible] قَالَ فَاكْتَلِي وَثُمَّ تَلْنَزِ اَيَّام اَوْ اَطْعِم

اُسْكُنْ وَاَسْأَلُكَ نَسَبَكَ لَا اَدْرِي بِاَيِّ ذٰلِكَ بَدَأَ فَانْظُرُوا مِنَ الْحَدِيْثِ

بخاری اور مسلم میں کعب بن عجرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تجھکو تکلیف دیتے ہیں تیرے سر کے کیڑے میں نے کہا ہاں حضرتؐ نے فرمایا تو بالون کو منڈا ڈال اور تین روزے رکھ یا چھ محتاجون کو کھانا کھلا یا ایک قربانی ذبح کر راوی کہتا ہی کہ میں نہیں جانتا کہ ان تین چیزون میں سے کون چیز اول حضرتؐ نے فرمائی پھر حضرتؐ نے کعب بن عجرہ سے فرمایا جنگ حدیبیہ کے زمانہ میں **ف** معلوم ہوا کہ جب سر کی جون تکلیف دیوین تو بالونکو منڈاوے اور پھر کفارہ دیوے باقی قصہ حدیث کا ہو چکا **م** ابو ہریرہؓ نبی

١٣٨٧ م

صلعم کر ایا وجد اِلٰی اَهْلِهِ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰيٰتٍ يَّقْرَأُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی چاہتا ہی کہ جب اپنے گھر لوٹ جاوے تو تین گابھن اونٹنیان بڑی قدر والی موٹی گھر میں پاوے ہمنے کہا ہان حضرتؐ نے فرمایا تو کوئی تین آیتین اپنی نمازمین پڑھے اُسکے حق میں بہتر ہی تین گابھنی تینون بڑی قدر والی موٹیون سے **خ** اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فِيْ لَيْلَةٍ بخاری میں

١٣٨٨ خ

ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم سے عاجز ہی اس سے کہ تہائی قرآن ہر ایک رات میں پڑھے **ف** اصحاب نے کہا یا رسول اللہ تہائی قرآن ہر رات کو پڑھنا کس سے ہو سکے حضرتؐ نے فرمایا کہ قل ہو اللہ قرآن کی تہائی ہی یعنی اسکا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہے **م** اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم میں سے عاجز ہی اس سے کہ ہر روز ہزار نیکیان حاصل کرے پھر حضرتؐ کے پاس بیٹھنے والون میں ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم میں سے ہزار نیکیان کرے

١٣٨٩ م

[illegible]

حضرت نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اسکے واسطے ہزار نیکیاں لکھی جاوین یا
اسکے ہزار گناہ مٹ جاویں اگر وہ گنہگار ہی ف سو بار سبحان اللہ
پڑھنے سے ہزار نیکیاں اسواسطے ہوویں کہ خدا نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر
کیا ہی تو دس کو سو چند ہزار ہوا

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر ق ہی

١٢٩٠ ق ألا أحدثكم حديثا عن الدجال ما حدث به نبي قومه إنه أعور وإنه
يجيء معه بمثال الجنة والنار فالتي يقول إنها الجنة هي النار وإني أنذركم كما أنذر به نوح قومه
بخاری و مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبر نہ دوں میں تمکو دجال کی وہ بات
بتلاتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہیں بتلائی وہ بات یہہ ہی کہ دجال کانا ہی اور وہ باغ اور
آگ کی صورت اپنے ساتھ لاویگا تو جسکو وہ باغ کہیگا وہ حقیقت میں آگ ہی اور میں تمکو
ڈراتا ہوں جیسا نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا

١٢٩١ م ألا أخبرك بأحب الكلام إلى الله إن أحب الكلام
إلى الله سبحان الله وبحمده مسلم میں ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا
میں تمکو بتلاتا ہوں خدا کے بہت پیارے کلام کو تحقیق بہت پیارا کلام خدا کے نزدیک سبحان
اللہ وبحمدہ ہی یہہ حضرت نے ابوذر سے فرمایا

١٢٩٢ ق ألا أدلكما على ما هو خير لكما من خادم تسبحان
الله ثلثا وثلثين وتحمدانه ثلثا وثلثين وتكبرانه اربعا وثلثين عند المنامكما
رضي الله عنهما حين سألتا خادما بخاری اور مسلم میں علی مرتضی سے روایت ہی حضرت
نے فرمایا کہ کیا میں تجھکو بتلاؤں جو تیرے لئے خدمتگار سے بہتر ہی جہان تو سووے تینتیس بار سبحان اللہ
اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار یہہ حضرت نے فاطمہ سے فرمایا جبکہ
انہوں نے لونڈی خدمتگار مانگی تھی ف اور ایک روایت میں ہی کہ حضرت فاطمہ حضرت کے
پاس آئیں چکی پیسنے کی تکلیف بیان کرنے اور لونڈی مانگنے کو انکو خبر معلوم ہوئی

تھی کہ حضرت پاس کوئی غلام آیا ہے پس اسوقت حضرت سے ملاقات ہوئی حضرت عائشہ سے یہہ
پیغام کہا پس جب حضرت تشریف لائے تب حضرت عائشہ نے یہہ پیغام پہنچایا اسوقت حضرت
ہمارے گھر تشریف لیگئے تو علی مرتضی اور حضرت فاطمہ بستر پر لیٹے تھے حضرت کو دیکھکر اُٹھنے کا
ارادہ کیا حضرت نے فرمایا کہ تم دونو لیٹے رہو پھر حضرت سرہانے کیطرف دونو کے درمیان بیٹھے
تو یہہ حدیث فرمائی کہ سوتے وقت پڑھا کرین یاد رہو مقصود یہہ ہے کہ حضرت نے حضرت فاطمہ کو لونڈی نہ دی
اور یہہ ذکر انکو سکھلایا اسواسطے کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم منظور تھی اس ذکر کی یہہ تاثیر ہے
کہ جو شخص کسی کام میں تھک جاتا ہو اور سوتے وقت اس تسبیح کو پڑھے تو تھکی ماندگی دفع ہو
ح سلمة بن الاكوع الا اخبركم باشد حرا منه يوم القيمة هذين الرجلين
الراكبين المقفيين مسلم میں سلمہ بن اکوع کی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا میں
تمکو بتلاؤں قیامت کے دن میں جو اس سے زیادہ تر گرمی اور سوزش میں ہیں یہہ دونو سوار ہیں جو
پیٹھ پھیرے جاتے ہیں یہہ حضرت نے اشارہ دو منافقوں کیطرف کیا ف مسلم میں
روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک بیمار کو پوچھنے گئے اسکو تپ تھی میں نے اسکے بدن پر
ہاتھ رکھا اور کہا کہ واللہ میں نے آج تک ایسی تپ جلتی کبھی نہیں دیکھی تب حضرت نے یہہ جواب
فرمایا یعنی آخرت کی گرمی کے روبرو دنیا کی گرمی کچھ حقیقت نہیں ق حارثة بن وهب
الا اخبركم باهل الجنة كل ضعيف متضعف لو اقسم على الله لابره الا
اخبركم باهل النار كل عتل جواظ مستكبر متفق عليه اور مسلم میں حارثہ بن وہب سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا میں تمکو بہشتی لوگ بتلاؤں جو بیچارہ غریب ہی لوگوں کی نظروں
میں حقیر اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اسکی قسم کو سچا کر دیوے کیا میں
تمکو بتلاؤں دوزخی لوگ جو تند مزاج اور حرام خور گھمنڈ والا ہے ف بہشت غریب
بے زور مسلمانوں کا مقام ہے اور دوزخ بد خلق سخت گو زبردست مغرور والوں کا مکان ہے جو بہشت
کا طالب اور دوزخ سے ڈرتا ہو وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ بنے اور جو بہشت کی پروا نہ رکھے

١٣٩٥ ھ دلانے سے ڈرے سو جو چاہے سو کرے ھ زید بن خالد الجہنی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا نے اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ اَنْ يُسْئَلَهَا مسلم زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں بتلاؤں بہتر گواہ کو سو بہتر وہی ہے جو گواہی پوچھنے سے پہلے گواہی دیوے ف بے مانگے گواہی دینا اس صورت میں افضل ہے جب اسکے سوا اور کوئی گواہ نہ ہو اور بدون اسکی گواہی کے کسیکا حق تلف ہوتا ہو تو واسطے حقوق معاملات میں قتل طلاق کے گواہی دینا بہتر ہے اسکی بات میں جو اسکی مذمت میں اور حدیث میں آئی ہے کہ بعد اسکے لوگ پیدا ہونگے جو بے مانگے گواہی دینے کو تیار ہونگے

١٣٩٦ ق عَنْ اَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللهِ فَاٰوَاهُ اللهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم میں ابو واقد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ان میں خبر دیتا ہوں تینوں شخص کی سو ان میں ایک نے تو خدا کی طرف رجوع کی تو خدا نے اسکو جگہ دی اور دوسرا نے شرمایا تو خدا نے بھی اس سے شرمایا یعنی اسکو اپنے غضب سے بچایا اور تیسرے نے تو منہ موڑا تو خدا نے بھی اس سے منہ موڑا ف بخاری میں ابو واقد سے پوری روایت یوں ہے کہ حضرت مسجد میں بیٹھے تھے اور حضرت کے پاس لوگ تھے کہ تین آدمی سامنے آئے تو ان میں سے ایک لوٹ گیا اور دو آگے آئے سو ان دو میں سے ایک نے حلقہ میں مکان خالی پایا سو وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا اسکے پیچھے بیٹھا جب حضرت کلام سے فراغت پا چکے تب یہ حدیث فرمائی یعنی جو اسنے جلسہ میں بیٹھا تو گم جدا اور بات کرنے کو سو خدا نے اسکی کوشش قبول کی اور دوسرا جو شرمایا تو خدا نے اسکو عذاب سے بچایا اس سبب کہ وہ بھی حضرت سے دور رہا لیکن مجلس میں شریک رہا اور تیسرا جب اسنے لائق جگہ نہ پائی تو غرور کے سبب چلا گیا اسواسطے غضب الٰہی میں گرفتار ہوا معلوم ہوا کہ علما اور صلحاء کی مجلس میں قریب ہونا نہایت افضل ہے اور مسعود غفار ہے

١٣٩٧ ھ جابر سے ہیکن تو زمین کو دی اور وہاں سے جاکر چلے آتا تھا وہی ھ لَقَدْ كُنْتُ ... [illegible]

يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ

نسائی میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا نہ بتلاؤں تمکو وہ چیز جسکے سبب خدا گناہوں کو مٹا دیوے اور درجے بلند کرے اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللّٰہ ہمیں تو ضرور بتلائیے حضرت نے فرمایا پورا وضو کرنا سختی و تکلیفوں میں اور کثرت آمد و رفت مسجد کیطرف اور انتظار کرنا دوسرے وقت کی نماز کا ایکوقت کی نماز کے بعد سو حقیقت میں یہی عمدہ رباط ہی **ف** رباط اسکو کہتے ہیں کہ دار الاسلام کی حد پر جہاد کی نیت سے گھوڑے باندھے جاویں تاکہ کافروں کا فساد دور ہو جاوے سو فرمایا یہ تین عمل باطن کی جہاد ہیں کہ شیطان سے لڑ کر وہ کئے جاتے ہیں وقت جاڑوں کے وضو کرنا جیسے نہایت سردی میں یا بیماری میں اچھی طرح تین بار اعضا کو دھونا اگرچہ تمام پانی مول لیکر وضو کرنا کثرت آمد و رفت مسجد میں جیسے گھر کا نماز کیواسطے آنا جانا اور نماز کا انتظار کرنا جیسے مسجد میں مثلاً ظہر پڑھ کے مغرب کیواسطے منتظر بیٹھنا

ق

اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِمَّنْ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰئِكَةُ يَعْنِيْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا میں شرم نہ کروں اس شخص سے کہ فرشتے شرماتے ہیں جیسے عثمان بن عفان سے **ف** دوسرے باب میں یہ قصہ ہو چکا کہ حضرت پنڈلی کھولے صدیق اور فاروق کے روبرو بیٹھے تھے اور جب حضرت عثمان آئے تو حضرت نے پنڈلی برکو ڈھانکا حضرت سے اسکا سبب پوچھا حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے حضرت عثمان کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی اسواسطے کہ حیا بہت شرم زیادہ ایمان کا

ح

زیادہ ہی عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ بخاری میں ابوبکرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا میں تمکو

بتلاؤں میں تم کو بڑے گناہ جو بہت بڑے ہیں ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ بتلائیے حضرت نے فرمایا
خدا کا شریک مقرر کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی اور حضرت تکیہ لگائے بیٹھے تھے سو اٹھ بیٹھے
پھر فرمایا خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار
ہو جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر حضرت ہمیشہ اس کو کہتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا
کہ حضرت نہیں چپ ہوتے ق وعن ابن مسعود ان محمدا قال الا انبئکم ما العضہ ھی النمیمۃ القالۃ
بین الناس مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں
تم کو کہ بہتان کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جو کر گفتگو ہے لوگوں میں فساد ڈالنے کی ق عمرو بن
العاص ان آل ابی فلان لیسوا لی باولیاء انما ولیی اللہ وصالح المؤمنین
زاد البخاری ولکن لھم رحم ابلھا ببلالھا بخاری اور مسلم میں عمرو بن عاص سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ ابی فلاں کی اولاد میری دوست اور مددگار نہیں
میرا دوست و مددگار خدا ہی اور مسلمان نیک ہیں اور بخاری میں اسی روایت پر زیادہ کیا ہے لیکن ان کو
میرے ساتھ قرابت ہے جس کو میں تر و تازہ کروں گا یعنی صلہ رحم کا حق ادا کروں گا ف حضرت
نے کسی شخص کو مجمل ذکر کیا کہ فلانے کی اولاد ہماری دوست نہیں واللہ اعلم وہ کون شخص تھا
اس کو معین نہ کیا کہ اس کا فلاں نام ہے تا کہ موجب ضرر نہ ہو بعض کہتے ہیں کہ حکم بن العاص مراد
ہے اس کو جدا نہ کر... صالح المؤمنین سے بعض کہتے ہیں کہ صدیق اور فاروق
یا علی مرتضی مراد ہیں واللہ اعلم ق ابو مسعود عقبہ بن عمرو الانصاری قال
ان الایمان ھھنا وان القسوۃ وغلظ القلوب فی الفدادین عند اصول
اذناب الابل حیث یطلع قرنا الشیطان فی ربیعۃ ومضر بخاری اور مسلم میں ابو
مسعود سے جن کا نام عقبہ بن عمرو ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ ایمان ادھر ہے
اور سختی اور بے رحمی دلوں کی ان لوگوں میں ہے جو چلاتے ہیں اونٹوں کی دموں کے
نزدیک جہاں سے شیطان کے دو سینگ نکلتے ہیں یعنی قوم ربیعہ اور مضر میں ف اول حضرت نے یمن کی طرف

اشارہ کرکے انکی تعریف کی اسیواسطے کہ یمن کے لوگ بہت جلد ایمان لائے اور پورب کیطرف اشارہ
کیا اور انکی مذمت کی جیسے قوم ربیعہ اور مضر کے پاس اونٹ بہت تھے اسواسطے وہ اسلام کی نعمت سے
رہیں شیطان کے دو سینگ ہیں مراد سورج ہی اسوقت طلوع کرتا ہے تو شیطان اپنے دونوں سینگ اسمیں
لگا دیتا ہے کہ لوگ سجدہ کرتے ہیں اسکی طرف م عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا
اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ فَالْعَقْلُ الْمُنْزَلُ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا
اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ مسلم میں عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ
اللہ قوت سے مراد تیر اندازی ہے یہ حضرت نے تین بار منبر پر فرمایا کہ یہ آیت پڑھی کہ کافروں
کے لئے قوت تیار کرو جہانتک ہو سکے ف قرآن میں قوت کی لفظ مجمل تھی حضرت نے
اسکی تفسیر کی یعنی قوت سے مراد جسکا خدا تعالیٰ حکم کرتا ہی تیر اندازی ہے تیر اندازی اسواسطے حکم ہوا
کہ دور کا ہتھیار ہی اور توپ اور بندوق بھی تیر اندازی میں داخل ہے اسواسطے کہ
طرح اکی بھی مار ہی دور کی ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اِنَّ بَنِیْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ اسْتَاْ
ذَنُوْا اَنْ یُّنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ
اِلَّا اَنْ یُّرِیْدَ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَنْ یُّطَلِّقَ ابْنَتِیْ وَیَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا هِیَ بَضْعَةٌ
مِّنِّیْ یُرِیْبُنِیْ مَا اَرَابَهَا وَیُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاهَا بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ سے روایت ہے
حضرت نے فرمایا کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجھ سے انکی اجازت مانگتے ہیں کہ اپنی بیٹی
کو علی ابن ابی طالب سے نکاح کر دیویں سو میں انکو اجازت نہیں دیتا پھر بھی میں انکو اجازت نہیں
دیتا پھر بھی میں انکو اجازت نہیں دیتا مگر یہ کہ ابی طالب کا بیٹا چاہے کہ میری بیٹی کو طلاق دیوے
اور انکی بیٹی سے نکاح کرے کیونکہ میری بیٹی ٹکڑا ہے میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہی مجھکو بھی وہی چیز رنج دیتی
ہے اور مجھکو تکلیف دیتی ہے جو اسکو تکلیف دیتی ہے ف علی مرتضیٰ نے ابو جہل بن ہشام کی بیٹی
سے نکاح کا ارادہ کیا فاطمہ زہرا نے حضرت سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ لوگوں کو یہ گمان ہی کہ حضرت اپنی
بیٹیوں کے واسطے غصہ نہیں کرتے اور علی مرتضیٰ ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرتے ہیں تب حضرت کھڑے ہوئے اور خطبہ

پڑہا اور یہ حدیث فرمائی پھر علیؓ مرتضیٰ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح موقوف کر دیا اگر کوئی کہے کہ شرع میں تو چار نکاح مرد کو درست
ہیں پھر حضرتؐ نے کیوں منع کیا اسکا جواب یہ ہے کہ حضرتؐ صاحب شریعت تھے حضرتؐ کو اختیار تھا کہ اسکو
منع کریں اسواسطے حضرتؐ کی خلاف مرضی کرنا شرع میں درست نہیں اسکے سوا دوسری وجہ یہی کہ جیسے کہ
ہو سکے تو نہ چاہیے نکاح میں اسطرح حضرتؐ کی بیٹی کے ہوتے عدو اللہ کی بیٹی سے نکاح جائز نہ ہو
ق یا فاطمۃ الا ترضین ان تکونی سیدۃ نساء المؤمنین او سیدۃ نساء ہذہ الامۃ
متفق علیہ کیا بخاری اور مسلم نے فاطمۃ زہرا سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو راضی نہیں ہوتی اس سے کہ تو
کہ مسلمانوں کی عورتوں کی سردار ہو یا فرمایا اس امت کی عورتوں کی سردار ہووے یہ حضرتؐ نے فاطمۃ زہرا
سے فرمایا ف مصابیح میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کی بیبیاں حضرتؐ کے پاس بیٹھی تھیں
کہ فاطمۃ زہرا آئیں حضرتؐ نے فرمایا مرحبا میری بیٹی پھر حضرتؐ نے انکو بٹھلایا اور انسے سرگوشی یعنی
کان میں بات کی تو فاطمۃ نہایت رونے لگیں جب حضرتؐ نے انکو غمگین دیکھا تو دوسری بار سرگوشی
کی پھر تو وہ ہنسنے لگیں میں نے پوچھا کہ حضرتؐ نے تمسے کیا سرگوشی کی فاطمۃ زہرا نے کہا حضرتؐ کا بھید
تو میں نہیں ظاہر کر سکتی پھر جب حضرتؐ کا انتقال ہو گیا تو میں نے فاطمۃ زہرا سے کہا کہ میرا حق جو تمپر
ہے اسکی رو سے میں تمکو قسم دیتی ہوں کہ اس سرگوشی کا حال مجھسے کہو تو فاطمۃ زہرا نے کہا ہاں اب تو کہتی ہوں
پہلی بار جو حضرتؐ نے مجھسے سرگوشی کی تھی تو یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجھسے جبرئیل ایکبار قرآن کا دور
کرتے تھے اور اس سال دوبار دور کیا سو مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ میری موت قریب ہی اسواسطے میں
رونے لگی تھی پھر دوسری بار حضرتؐ نے میرے کان میں کہا کہ بیشک تو ہی پہلے مجھسے ملیگی
خدا سے ڈرتی رہیو اور صبر کیجیو میں تیرا بہتر پیشوا ہوں اور کہا کیا تو اس سے راضی نہیں ہوتی کہ تو جنتی
عورتوں کی سردار ہووے یا یوں فرمایا کہ مسلمانوں کے عورتوں کی سردار ہو اس حدیث سے
بڑی عمدہ فضیلت فاطمۃ زہرا کی ثابت ہوئی ق ابن عمر الا تسمعون ان اللہ لا یعذب
بدمع العین ولا بحزن القلب ولکن یعذب بہذا او یرحم بخاری اور مسلم میں
عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم نہیں سنتے ہو کہ البتہ خدا آنکھ کے آنسو سے

۱۴۰۵ فضیلت فاطمۃ زہرا

۱۴۰۶

اور والوں کے غم سے عذاب نہیں کرتا و لیکن عذاب کرتا ہے سبب اس زبان کے یا رحم کرتا ہے
ف مصابیح میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ بیمار تھے حضرت انکی عیادت
کو گئے اور حضرت کے ساتھ عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعودؓ تھے
حضرت جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ سعد بن عبادہ غش میں بیہوش پڑے ہیں تو پوچھا کہ کیا مر گیا
لوگوں نے کہا کہ غش میں ہیں تو حضرت رو دیے اور لوگ بھی حضرت کا رونا دیکھکر رو دیے پھر حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنے دل میں غم کرنا اور صرف آنسو سے رونا درست ہے اور زبان سے نوحہ کرنا
اور واویلا کہنا غضب الہی کا سبب ہے اور اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تو رحمت الہی کا سبب
ہے ۱۴۱۲ خ ابوھریرۃ الا تعجبون کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنہم یشتمون
مذمما ویلعنون مذمما وانا محمد بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا
تعجب نہیں آتا کہ کیونکر حق تعالی پھیر دیتا ہے مجھ سے قریش کی گالی اور لعنت کو پھیرتا ہے وہ گالی دیتے
ہیں مذمم کو اور لعنت کرتے ہیں مذمم کو اور میں تو محمد ہوں ف محمد کی معنے سراہا نہایت تعریف
والا اور مذمم کی معنی برا ہا مارا ہوا یا لا سو قریش عداوت کے سبب سے حضرت کو محمد نہ کہتے تھے مذمم
کہتے تھے اور بدگوئی کرتے تھے حضرت نے اصحاب کو یہ احسان الہی بتایا کہ دیکھو کس طرح سے
خدا نے مجھکو انکی بدگوئی سے بچایا کہ وہ تو مذمم کو برا کہتے ہیں مجھکو کیا میرا نام تو محمد ہے
۱۴۱۳ ھ حذیفۃ بن الیمان الا رجل یاتینا بخبر القوم جعله الله معی یوم القیمۃ
قالہا ثلثا لیلۃ الاحزاب مسلم میں حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا
کوئی مرد نہیں جو ہمکو قوم کفار کی خبر لا دے خدا اسکو قیامت میں میرے ساتھ کرے
حضرت نے تین بار کہا احزاب کی رات میں فرمایا ف جنگ احزاب یعنی جنگ خندق میں
قریش وغیرہ کفار نے ہجوم کرکے مدینہ گھیر لیا تھا سو ایک رات نہایت سردی چلی تھی سردی کے سبب
چلنے کی طاقت نہ تھی اس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ کافروں کی خبر لا دے تو یہ حالی
رہ جاتا ہے حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے تین بار یہ فرمایا لیکن کسی کو جرأت نہ ہوئی پھر

حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اے حذیفہ تو اٹھ اور انکی خبر لا تو مجھکو اب کچھ عذر نہ رہا اسواسطے کہ میرا
نام لیا تھا اور مجھکو جانا پڑا اور حضرت نے فرمایا کہ جا کے خبر لا اور ان کسیکو مجھپر برانگیختہ نہ کیجو
جب میں حضرت کے پاس سے چلا تو مجھکو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ میں حمام میں ہوں سب
میں وہاں پہنچا تو میں نے ابوسفیان کو دیکھا کہ آگ سے اپنی پیٹھ سینکتا تھا میں نے چاہا کہ ایک
تیر اسکے ماروں لیکن حضرت کی بات یاد کر کے میں رک گیا پھر میں لوٹ آیا اور حضرت کو
انکی خبر پہنچائی تو حضرت نے اپنا کمبل جو پہنے ہوئے تھے مجھکو اڑھا دیا میں کمبل اوڑھکر صبح تک
سو رہا جب صبح ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ اٹھ اے بڑے سونیوالے اس حدیث سے حذیفہ کی
عظیم فضیلت ثابت ہوئی ۞ جابر الا لا یبیتن رجل عند امرأۃ ثیب الا ان یکون
ناکحا او ذا محرم مسلم نے جابر سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کوئی مرد رات کو
ایسی عورت پاس نہ رہے جو کواری نہیں مگر یہ کہ اسکا خاوند ہو یا رشتہ دار محرم ہو ف
نکاحی عورت پاس مرد کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہے خواہ رنڈ ہو خواہ دلہن کواری عورت ہو
یا بیاہی یا بیوہ لیکن اس حدیث میں کواری عورت پاس رہنے سے صاف منع نہیں فرمایا
اسواسطے کہ اکثر عادت یوں ہی ہے کہ کواری پاس کبھی مرد نہیں رہتا خ ابن عمر الا من کان
حالفا فلا یحلف الا باللہ بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
خبردار ہو کہ جو قسم کھایا چاہے سو اللہ کی ہی قسم کھاوے ف یہ بات کہ عرب کی عادت تھی کہ اپنے
باپ دادوں کی قسم کھاتے تھے سو حضرت نے منع فرمایا اسواسطے کہ قسم تعظیم کیلئے کھائی جاتی ہے سو اللہ کے سوا مخلوق کی قسم کھانا
۞ جندب بن عبد اللہ الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور
انبیائہم وصالحیہم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد انی انہاکم عن ذلک مسلم نے
جندب بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ اپنے انبیا اور اولیا کی قبروں
کو مسجدیں بنا لیتے تھے خبردار ہو تم قبروں کو مسجدیں مت بناؤ میں تمکو اس سے منع کرتا ہوں ف
یعنی قبروں پر نماز مت پڑھو اسواسطے کہ شرک نہ ہو جاوے کہ غیر خدا کی عبادت ہوتی ہے

منع حرمت مسجد قبور

اول ترک عالم ہی اسطرح سے رائج ہوا اسواسطے حضرت نے یہ کیا کیونکہ عام لوگ منع کیا معلوم ہوا کہ قبروں کو سجدہ کرنا حرام ہے اور اگر عبادت نیت سے ہو تو کفر ہے

فصل

یاس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے بخاری اور مسلم نے

ق وعن عبد اللہ بن عمرو قال الم اخبر انک تصوم ولا تفطر وتصلی اللیل فلا تفعل فان لعینک حظا ولنفسک حظا ولاھلک حظا فصم وافطر وصل ونم وصم من کل عشرۃ ایام یوما ولک اجر تسعۃ قال انی اجدنی اقوی من ذلک قال فانک اذا فعلت ذلک ھجمت عیناک ونھکت نفسک

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کیا مجھکو خبر نہیں ہوئی کہ تو روزہ رکھا کرتا ہے اور افطار نہیں کرتا اور یہ رات بھر نماز پڑھا کرتا ہے سو ایسا مت کیا کر اسواسطے کہ تیرے دونوں آنکھوں کا حصہ بھی تجھ پر حق ہے اور تیری جان کا حصہ ہے اور تیری جورو کا حصہ ہے سو روزہ رکھ اور افطار کر اور نماز پڑھ اور سویا بھی کر اور روزہ رکھا کر ہر ایک دس دن میں ایک دن کا اور تجھکو اسکے سوا نو دن کا ثواب ملیگا اور دوسری روایت یوں ہے کہ البتہ جو تو یوں ہی کریگا تو دونوں تیری آنکھیں بیٹھ جاوینگی اور ضعیف ہو جاویگی تیری جان **ف** عبد اللہ بن عمرو اس حدیث کے راوی بہت عابد مرد ہے انہوں نے نکاح کیا تھا شب و روز عبادت میں مشغول رہتے جورو سے خبر نہ ہوتی اکثر عمرو بن عاص عبد اللہ کے باپ گھر میں آتے تو بہو کو دیکھا کہ پرانے میلے کپڑے پہنی ہے اسکا سبب پوچھا اس عورت نے کہا کہ میرا خاوند مجھ سے خبر نہیں ہوتا شب و روز عبادت میں مشغول رہتا ہے تو لڑکے کے باپ نے عبد اللہ کی شکایت حضرت سے کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے تو ایسی عبادت کرتا ہے کہ اپنی جان اور اپنی جورو کا ضائع کرتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت میں اعتدال اور تو سط خدا کو پسند ہے نہ اتنی افراط بہتر کہ اور حقوق ضائع ہوں اتنی تفریط بھی کہ جانوروں کی طرح جاگ اور خواب خور میں مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے

م وعن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم تر آیات انزلت اللیلۃ لم یر مثلھن قط قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس مسلم

میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نہیں دیکھیں آیتیں کہ جو آج کی رات
اُتریں اُنکے برابر کسی کی کبھی نہیں دیکھیں یعنے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
ف لبید بن اعصم یہود نے حضرت پر جادو کیا تھا بال میں گیارہ گرہیں دی تھیں جب قل
اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی گیارہ آیتیں اتریں گیارہ گرہیں کھل گئیں حضرت کو
صحت حاصل ہوئی یہ جو فرمایا کہ انکے برابر کوئی آیتیں نہیں یعنے دفع سحر اور حفظ بلیات کیواسطے یہ دو
سورتیں خاص ہیں **ق** ابو ہریرة الم تروا الانسان اذا مات شخص بصره قالوا بلى قال فذلك حين
يتبع بصره نفسه مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تم کیا نہیں دیکھتے آدمی
کو جب مرجاتا ہے تو اسکی آنکھ اوپر کی طرف کھلی ہو جاتی ہے لوگوں نے کہا کیوں نہیں حضرت نے فرمایا
سو وہ اسوقت ہوتا ہے جب کہ اسکی بینائی جان کی پیروی کرتی ہے **ف** یعنے جان کے ساتھ بینائی
بھی نکل جاتی ہے جو سبب ہے آنکھ کے کھلے رہنے کا **ق** عن عائشة الم تري ان قومك حين بنوا الكعبة
اقتصروا عن قواعد ابراهيم فقلت يا رسول الله الا تردها على قواعد ابراهيم قال لولا
حدثان قومك بالكفر لفعلت بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
مجھے فرمایا کہ تو نے نہیں دیکھا کہ تیری قوم یعنے قریش نے جب کعبہ بنایا تو انہوں نے ابراہیم
کی بنیادوں سے کم کر دیا تو میں نے کہا یا رسول اللہ آپ اسکو پھر کے بنائے ابراہیم کی بنیاد
پر حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو میں یونہی کرتا **ف** کفر کے
زمانے میں کفار قریش نے کعبہ بنایا تھا تو خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیم کی قدیم بنیاد سے شمال
کی طرف جدھر حطیم ہے سات ہاتھ کم کر دیا حضرت نے اسکو دوبارہ اسواسطے نہ بنایا کہ قریش
نو مسلم تھے انکو رنج ہوتا کہ پیغمبر نے ہماری بنائی عمارت کو توڑا یا شاید اسلام سے پھر جاتے **ق**
بکر الم یأن للرحیل قال بلى فخرج الى المدينة بخاری اور مسلم میں ابوبکر صدیقؓ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ابھی کوچ کا وقت نہیں آیا پھر حضرت نے صدیق اکبرؓ سے کہا
لئے نکلے کہ مدینہ کی طرف **ف** حضرت نے جب مکہ سے ہجرت کا ارادہ کیا تو ...

کھائیں ہو تی سیاہ رسے جو تھی شب مدینہ کیطرف روانہ ہوئے تمام رات چلے جب صبح ہوا اور گرمی ہوئی تو حضرت کو صدیق نے ایک پتھر کے سایہ تلے سلایا جب حضرت جاگے تب حضرت نے

یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ سفر میں رفیقہ صالح مشورہ ضرور چاہئے

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکی سند اکیلا ہی

ق ابو ہریرۃ افلا اعلمکم شیئا تدرکون بہ من سبقکم وتسبقون بہ من بعدکم ولا یکون احد افضل منکم الا من صنع مثل ما صنعتم قالوا بلی یا رسول اللہ قال تسبحون وتکبرون وتحمدون دبر کل صلوۃ ثلاثا وثلثین مرۃ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا میں تمکو وہ چیز بتاؤں جس سے تم اگلے امتوں کے مرتبے پاجاؤ اور اپنے پچھلے لوگوں سے بڑھ جاؤ اور نہو کوئی تم سے بہتر مگر وہی شخص جو کرے جیسا تم نے کیا اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللہ ایسی چیز ضرور بتائیں حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہو اور اللہ اکبر کہو الحمد للہ کہو ہر ایک نماز کے پیچھے تینتیس بار ف محتاج اصحاب نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت جو ہم عبادت کرتے ہیں مالدار لوگ بھی وہی کرتے ہیں لیکن وہ ہم سے بڑھ کے زکوۃ اور خیرات دیتے ہیں اور یہہ ہم سے نہیں ہو سکتا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی ق عائشۃ افلا اکون عبدا شکورا قالہ حین قیل لہ اتتکلف ہذا وقد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا میں شکرگذار بندہ نہوں حضرت نے فرمایا جب حضرت سے لوگوں نے کہا آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں اور حال یہہ ہی کہ البتہ آپ کے اگلے پچھلے بھول چوک سب معاف ہوگئے ہیں ف حضرت شب خیزی اور تہجد کی نماز اتنی کثرت سے کرتے تھے کہ آپ کے قدم ورم کر گئے تب اصحاب نے عرض کی کہ آپ کس واسطے اتنی مشقت اور تکالیف اٹھاتے ہیں آپ کے بھول چوک مغفرت کا خدا نے قرآن میں وعدہ کیا ہی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی یہہ میری عبادت گناہ مٹانے کے واسطے نہیں ہیں اپنے رب کے احسان کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میری مغفرت کا وعدہ کیا

جو کہ افضل الانبیا کیا بندگی کی جیسکو توفیق دی معلوم ہوا کہ بندہ کسیطرح خداکی بندگی سے بیپروا
نہیں ہوسکتا اگر حضرت ہیں تو اُسکی شکرگذاری واجب ہوئی اور یہہ جو بعضے جاہل کہتے
ہین کہ جب آدمی کامل ہوگیا اور خدارسیدہ ہوا تو اسکو عبادت کی کچھ حاجت نہین اس حدیث
صاف معلوم ہوا کہ یہہ نہایت غلط بات ہے اسواسطے کہ حضرت سے زیادہ تر خدارسیدہ کون
ہی جسکو عبادت کی حاجت نہو عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ اَفَلَا تَتَّقِی اللّٰہَ فِیْ ہٰذِہِ الْبَہِیْمَۃِ الَّتِیْ مَلَّکَکَ
اللّٰہُ اِیَّاہَا فَاِنَّہٗ شَکَا اِلَیَّ اَنَّکَ تُجِیْعُہٗ وَتُدْئِبُہٗ مُخْتَصَرًا مِّنْ قِصَّۃِ الْجَمَلِ لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ حِیْنَ دَخَلَ حَائِطًا
مِنْہُ بِالْکَمَالِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ مسند مسلم میں عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا تو کیا خدا سے نہیں ڈرتا اس جانور یعنی اونٹ کے مقدمے میں جسکو خدا نے تیری ملکیت
مین دیا ہی سو البتہ وہ اونٹ مجھسے گلہ کرتا ہی کہ تو اسکو بہوکہا رکہتا ہی اور محنت اس سے
محنت لیتا ہے یہہ حضرت نے ایک انصاری مرد سے کہا جب حضرت اُسکے احاطے والے باغ مین گئے
تو وہان ایک اونٹ تہا جب اس اونٹ نے حضرت کو دیکہا تو اُس نے آواز کی اور اُسکی دونو
آنکہون سے آنسو بہے ف جب اونٹ چپ ہوا تو حضرت نے مہربانی سے اُسپر ہاتھ پھیرا اور پوچھا کہ یہہ
کسکا اونٹ ہی تب انصاری نے کہا کہ میرا ہے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یہہ حدیث ہے
معجزہ کہ جانور بہی حضرت کو پہچانتے تہے معلوم ہوا کہ بے زبان جانورون پر بہی شفقت اور رحم کرنا
واجب ہے جو رحم نکرے وہ گنہگار ہے عذاب کے لائق ق اَلَسْتُمْ تَخْرُجُوْنَ مَعَ رَاعِیْنَا فِیْ
اِبِلِہٖ فَتُصِیْبُوْنَ مِنْ اَبْوَالِہَا وَاَلْبَانِہَا لِقَوْمٍ مِّنْ عُکْلٍ اَوْ عُرَیْنَۃَ بخاری اور مسلم میں انس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم باہر نہیں نکلتے ہمارے چرانیوالے کے ساتھ اسکے اونٹون
مین تو پاؤ انکے پیشاب اور دودہ کو یہہ حضرت نے قوم عکل یا قوم عرینہ کے چند لوگون سے فرمایا
ف اٹہ آدمی اس قوم کے مدینہ مین بیمار ہوئے تہے انکو جلندر تہا حضرت نے اونٹ چرانی
پر مدینہ سے باہر نکلے انکو وہان چرانے والے کے ساتھ بہیجا جب وہ اونٹون کا پیشاب اور دودہ
پیکر چنگے ہوئے تو چرانے والے کو مار کے اونٹونکو لے چلے پہر حضرت پاس پکڑ لائے حضرت نے

انکے ہاتھ پاؤں کٹوا ڈالے اور آنکھوں میں سلائیاں پھروائیں اور انکو میدان میں ڈالدیا کہ مر گئے

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر میم ہوے

ق ۳۳۱

ق عن انس الذي يسافعون تمكرين الذباب ماد على معبرة على وجوهم القيمة

بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جس شخص کو دنیا میں اسکے دونوں پاؤں پر چلایا گیا وہ قادر ہی اس پر کہ قیامت کے دن اسکو اسکے منہ کے بل چلاوے

ف ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ قرآن میں خدا فرماتا ہی کہ قیامت میں کافر منہ کے بل چلینگے یہہ کسطرح سے ہوسکیگا حضرت نے یہہ جواب فرمایا یعنے جس نے پاؤں میں چلنے کی طاقت دی وہ منہ میں بھی دے سکتا ہے یعنے خدا کے آگے یہہ مشکل چیز آسان ہے

ق ۳۳۲

ق عن انس يشهد ان لا اله الا الله وانى رسول الله يعني مالك بن الدخشم قالوا انه يقول ذلك وما هو في قلبه قال لا يشهد احد ان لا اله الا الله واني رسول الله فيدخل النار او تطعمه

بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ اسکی گواہی نہیں دیتا کہ سواے خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور اسکی کہ میں خدا کا رسول ہوں مراد اس سے مالک بن دخشم ہی اصحاب نے کہا وہ تو یہہ کہتا ہی لیکن اسکے دل میں اسکا اعتقاد نہیں یعنے وہ منافق ہی حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں جو لا اله الا الله محمد رسول الله کی گواہی دیوے پھر دوزخ میں پیٹھے یا یوں فرمایا کہ اسکو دوزخ کھاوے ف حضرت کے اصحاب منافقوں کا ذکر کرتے تھے مگر زیادہ تر نفاق کی نسبت مالک بن دخشم کیطرف کی سو حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے جسنے توحید اور رسالت کی گواہی دی وہ بہشتی مسلمان ہی اور اگر اسکے دل میں اسکا اعتقاد ہوگا تو خدا اسکو سمجھیگا

حم ۱۳۲

فلما اسلم ... عن ابي بكر ... ان الله ... الصادقين

ايا كي ... رسول الله ... صلى الله عليه وسلم ...

... رسول الله ... ايا ...

ثم تردون الی البیت ... لو وضعها فی حرام اکان علیه فیها وزر فکذلک اذا
وضعها فی الحلال کان له اجر قال الناس من اصحابه یا رسول الله ذهب اهل الدثور
بالاجور یصلون کما نصلی ویصومون کما نصوم ویتصدقون بفضول اموالهم مسلم میں
ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اللہ نے تمکو وہ دیا جسکا تم وہ صدقہ دو
البتہ ہر ایکبار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار
الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور نیک بات بتانا صدقہ ہی
اور بری کام سے روکنا صدقہ ہی اور تمہارے جماع کرنے میں صدقہ ہی اصحاب نے کہا یا
رسول اللہ کیا ہم میں سے کوئی تو اپنی شہوت کا کام کرے اور اسمیں بھی اسکو ثواب
ہوگا یعنے اپنی لذت میں ثواب ہونے کی کیا وجہ ثواب تو عبادت میں ہوتا ہی حضرت نے
فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر اپنی شہوت کو حرام میں رکھ لیتے زنا کرے تو البتہ اسپر گناہ ہو
تو اسیطرح جب اس شہوت کو حلال میں رکھا تو اسکو ثواب ہوگا یعنے ثواب شہوت پر نہیں
بلکہ خدا کی اطاعت پر ہی کہ اسنے اپنی شہوت کو حرام سے روکا حلال میں صرف کیا یہ حضرت
نے اپنے چند اصحاب سے کہا جنہوں نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مالدار لوگ تو ثواب لے گئے وہ
نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے اور اپنی حاجت سے
زیادہ مالوں کو صدقہ دیتے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں **ف** یعنے صدقے و خیرات
کا ثواب صرف مال ہی پر موقوف نہیں کہ تمکو افسوس آوے بلکہ ہر ایک نیک عمل میں خیرات
کا ثواب حاصل ہی یہاں تک کہ جماع میں بھی ثواب ہی اسیوقت ہی جب نیت بخیر کرے یعنے حکم
خدا بجا لانے کو کرے نیک اولاد کی اس سے امید رکھے **ع** ابو سعید انکما انطلقتما
فی سبیل اللہ ... وجل فی بیانکما ... ان لا اوتی بحمل بعل
ذلک الا کلتیہ مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یا ہم جب جاوین
راہ میں ناقہ پر ... کر اتر جایا کریگا کوئی مرد ہمارا ... گھر والوں میں اسکی ... جیسے ... کرے

الجماع

اور اذن جماع کے وقت مجھ پر یہہ بات لازم ہوئی کہ پھر اب میرے پاس اللہ کا جاوے گا جس نے بیہ کیا ان میں سے کہ سبب سے حضور امیر عذاب کرے گا اور ایسی یاد دیگا کہ لوگوں میں عبرت ہوجاوے ف یعنی لوگ جماع کے شوق سے جو ہو کے سبب حضرت کے ساتھ جہاد میں نہ شریک ہوتے تھے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور بعضی روایت میں یوں آیا ہی کہ جب ماعز نے زنا کا اقرار کیا حضرت نے اسکے سنگسار کرنیکا حکم کیا پھر خطبہ میں یہہ حدیث فرمائی یعنے جہاد میں نہ جانا اور رہنے کا یہی انجام ہی کہ لوگ زنا میں گرفتار رہتے ہیں اور یہہ جو فرمایا کہ اسکی آواز جیسے بکری کی آواز تو حرارت کے واسطے اور اسواسطے کہ بار بار جماع میں مشغول رہنا ہی ق وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم لوگوں میں ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے ہیں یہہ حضرت نے اس شخص سے کہا جسنے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کو پوچھا ف یعنے اگر ایک کپڑے میں نماز درست نہو تو عرب میں اکثر لوگوں کی نماز نہو کسواسطے کہ تم عرب لوگوں میں ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے نہیں ہوتے ص وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّونَ عَنْهُ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ حَتّٰى اَشْتَرِيَهُ ثُمَّ اَحِلَّ كَمَا حَلُّوا مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نہیں جانتا کہ میں نے لوگوں کو ایک کام کا حکم کیا سو وہ تو تردد کرتے ہیں یعنے اسپر عمل نہیں کرتے یہاں تک تو صرف مسلم کی روایت ہی آگے روایت بخاری اور مسلم دونوں کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں اپنا حال آگے سے جانتا جو پیچھے جانا تو قربانی کو اپنے ساتھ نہ لاتا اور احرام کھول ڈالتا جیسا کہ لوگوں نے کھول ڈالا ف حضرت نے حجۃ الوداع میں حج کی نیت سے احرام باندھا اور قربانی ساتھ لی جب مکہ میں پہنچے تو حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام اتار دے حج کے موسم میں پھر احرام باندھے تو اصحاب کو احرام اتارنے میں تردد تھا اسواسطے کہ حضرت نے احرام نہ اتارا تھا سو فرمایا کہ میں قربانی

ساتھ مرا لڑکا جیسے لاچار ہوگیا اگر میں یہہ حال پہچانتا تو مکے میں قربانی خرید کرتا جیسے لوگوں نے
احرام اترنا اور میں بھی اوتارتا

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے ترجمے برالے

ق عَنْ جَابِرٍ اَمَا اِنَّكَ قَادِمٌ فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ كذا كذا بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خبردار ہو جا کہ البتہ تو اپنے گھر میں آنیوالا ہی تو جب
اپنے گھر میں آئیو تو ہوشیاری کیجیو ہوشیاری کیجیو یہہ حضرتؐ نے جابرؓ سے فرمایا ف
جابرؓ سے روایت ہے کہ میں تازہ نکاح کر کے جہاد میں حضرتؐ کے ساتھ گیا تھا جب علم
سے پھرے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو حضرتؐ نے پوچھا کہ کیا تو نے نکاح کیا ہی میں نے
کہا ہاں تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی کہ ہوشیاری کیجیو یعنے جماع کریو لڑکے حاصل
کرنیکے واسطے ہی فقط آب ریزی مسطور نہ کرنا اور تو سفر سے آیا ہی کثرت سے جماع کر
ناتوانی ہوگی اور اگر عورت کو حیض کے دن ہوں تو صبر کرنا کہ وہ پاک ہو جاوے شتابی کیجیو ق

يَقُوْلُ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَمَا اِنَّكِ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ قَالَهُ لَمَّا
اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً بخاری اور مسلم میں حضرت میمونہ بنت حارثؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
خبردار ہو جو اگر اس لونڈی کو اپنے ماموؤں کو دیتی تو ثواب تجھ میں بہت بڑا ہوتا یہہ حضرتؐ نے حضرت
سے فرمایا جب انہوں نے ایک لونڈی آزاد کی ف حضرت میمونہ حضرتؐ کی بی بی ہیں انہوں
نے ایک لونڈی بدون حضرتؐ کے پوچھے آزاد کی رات کو یہہ حال حضرتؐ سے کہا حضرتؐ
نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلہ رحم کا ثواب بیشتر برادر پرور کا آزاد کرنے سے زیادہ ہے

ط عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَمَا اِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلٰى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى
يَجِيْءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِيْنَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَاِذَا كَانَ
الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا قَالَ غَدَاةَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ لَمَّا صَلَّى الْعَصْرَ

سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ماجرا تو یوں ہے کہ نیند میں تقصیر
نہیں تقصیر تو اس صورت میں ہے جو نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آ جاوے سو جو شخص ایسا
کرے یعنے سو رہے اسکی نماز قضا ہو جاوے تو قضا کی نماز پڑھے جس وقت کہ اس کو یاد آوے پھر جب کل
ہو تو کل کی نماز وقت پر پڑھے یعنی یوں نہ کرے کہ جس وقت آج کی قضا پڑھی کل کی ادا بھی اسی وقت
پڑھے اس خیال سے کہ آج سے شاید وقت بدل گیا یہ حضرتؐ نے لیلۃ التعریس کی صبح کو کہا نماز
فجر کی قضا کر چکنے کے بعد **ف** حضرتؐ جہاد سے پھرے تھے اور رات بھر چلے تھوڑی سی رات رہی سو رہے
اور چند اصحاب کو جو کیسرا سفر رکھا کہ نماز کے وقت جگا دیویں سو اتفاق ہوا کہ سب سو گئے نماز فجر کی
قضا ہو گئی دن چڑھے اول حضرتؐ جاگے وہاں سے تھوڑی دور ہٹ کے قضا کی نماز پڑھی اصحاب نے کہا کہ اس
نماز کی تعبیر کا کیا کفارہ ہے سو حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی **ق** عن علی ابا ابا یعقوب رایت نما
نعید مانی کیف احدهما ... التیمم ولکنا لا امر کان لا یسرنا ... یسیره
جاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقرر ان
دونوں پر عذاب ہوتا ہے اور نہ کسی مشکل کام میں عذاب نہیں ہوتا ان دو میں سے ایک تو چغلی کے واسطے مد
د ب کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے کنارہ نہ کرتا تھا اور دوسری روایت میں ہے بنا
سے طہارت نہ کرتا تھا **ف** حضرتؐ دو قبروں پر گذرے اور ایک تر کھجور کی چھڑی کے دو ٹکڑے قبرو
پر گاڑ دیے اور فرمایا کہ جب تک یہ تر رہیں گے خدا کی تسبیح کریں گی اسکی برکت سے ان کے
عذاب میں تخفیف ہوگی اور یہ حدیث فرمائی ہے جس چغلی سے فتنہ ہو اور پیشاب سے کنارہ نہ کرنا طہارت
نا ہے ایسے کام نہیں جو آدمی پر مشکل ہوں دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب کے
باعث سے ہوتا ہے **ق** ابو سعید یا بالی لم استحلفکم تهمة لکم ولکنه اتانی جبریل فاخبرنی ان الله
یباهی بکم الملائکة قال وخرج علی حلقة من اصحابه فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر الله ونحمده
علی ما هدانا للاسلام ومن به علینا قال الله ما اجلسکم الا ذاک قالوا آلله ما اجلسنا الا ذاک
مسلم میں معاویہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خبردار ہو کہ میں نے تم سے سوگند نہیں لی

روایت کی لیکن میرے پاس جبرئیل آئے پس مجھکو خبر دی کہ البتہ خدا تمہارے سبب سے فرشتوں
سے فخر کرتا ہے یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب حضرت اپنے اصحاب کے حلقہ پر گذرے تو پوچھا کہ
کس چیز نے تمکو بٹھلایا اصحاب نے کہا ہم بیٹھے خدا کی یاد کرتے ہیں اور اسکی تعریف کرتے ہیں کہ اسنے ہمکو
اسلام کی راہ بتلائی اور اس کے سبب سے ہم پر احسان کیا حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہے کہ تمکو
اسکے سوا اور کسی کام نے تو نہیں بٹھلایا اصحاب نے کہا خدا کی قسم ہمکو سوا اسکے اور کسی
کام نے نہیں بٹھلایا ف معمول ہے کہ کمال خوشی میں کبھی اپنے دوست سے یقینی بات کو قسم دلا کر پوچھتے
ہیں تاکہ دوبارہ تاکید خوشی حاصل ہو اسی قسم کی حضرت نے اصحاب کو قسم دلائی پھر کمال شفقت سے فرما
دیا کہ میں نے قسم دلانا بدگمانی کے سبب سے نہیں کی کہ اصحاب کو رنج نہو اور یہ جو فرمایا کہ خدا فرشتوں سے فخر کرتا
ہے یعنی خدا فخر کرتا ہے یعنی انکی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہے کہ باوجودیکہ بنی آدم شہوت اور
غضب کے حال میں گرفتار ہیں پھر بھی میری یاد سے غافل نہیں ہوتے اس حدیث سے ذکر کی بزرگی
فضیلت ثابت ہوئی ق سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰى
غَيْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ [illegible] رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ [illegible] اِلٰى غَزْوَةِ تَبُوْكَ بخاری اور مسلم میں
سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس سے راضی نہیں ہے کہ تو ہو
میرے نزدیک بمنزلہ ہارون کے موسیٰ کے نزدیک مگر فرق اتنا ہی ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں یہ
حضرت نے علی مرتضیٰ سے فرمایا جنگ تبوک کے چلتے وقت ف منافقوں نے طعنہ دیا تھا کہ
حضرت اپنے ساتھ نہیں لے گئے بے وقعت ذلیل جان کے انکو گھر میں چھوڑے جاتے ہیں تب حضرت نے
علی مرتضیٰ کے دلاسے کے واسطے یہ حدیث فرمائی باقی بیان اس حدیث کا پانچویں باب میں مفصل
ہو چکا ھ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ
مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ [illegible]
[illegible] مسلم میں عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ کیا تو نہیں جانتا کہ بیشک اسلام اگلے گناہ دور کر دیتا ہے اور ہجرت اگلے

گناہوں

گناہون کو دہا دیتی ہی اور حج اگلے گناہون کو دہا دیتا ہی یہہ حضرت نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا
جبکہ اس نے بیعت کرنے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تب حضرت نے فرمایا کہ اے عمرو تجھکو کیا ہوا
جو تو نے بیعت سے [illegible] عرض کیا کہ مین چاہتا ہون کہ شرط کرون حضرت نے فرمایا کونسی شرط کریگا
انہون نے کہا اپنی مغفرت کی شرط **ف** جب کافر مسلمان ہوا تو اسکے سب گناہ خواہ ظلم خواہ کبیرہ خواہ
صغیرہ معاف ہوجاتے ہین اسلام کے برکت سے کسی چیز کا مواخذہ باقی نہین رہتا لیکن ہجرت
اور حج سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہین کبیرہ گناہ نہین معاف ہوتے مگر بطریق خرق عادت ہر چند
اس حدیث مین کچھ کبیرہ اور صغیرہ کی قید نہین لیکن شریعت کا قاعدہ یہی ہی کہ سواے اسلام کے
اور عبادت سے صرف صغیرہ معاف ہوتے ہین لیکن جلال الدین سیوطی نے بخاری کے حاشیہ پر
لکہا ہی کہ بعضے روایت مین آیا ہی کہ حج سے صغیرہ کبیرہ سب معاف ہوجاتے ہین واللہ اعلم

١٢٣٤ **م** ابو ہریرہ اما لو قلت حین امسیت اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم تضرک
قالہ حین قال لہ یا رسول اللہ ما لقیت من عقرب لدغتنی البارحۃ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ اگر تو شام کے وقت یون کہتا کہ اعوذ بکلمات اللہ التامات
من شر ما خلق یعنے مین پناہ مانگتا ہون خدا کی پوری تاثیر والے کلاموں کے سبب تمام مخلوقات
کے ضرر سے تو تجھکو ضرر نکرتی یہہ حضرت نے اس مرد سے کہا جس نے کہا تھا یا رسول اللہ
کہ کیا ہی تکلیف مجھکو بچھو سے ہوئی کہ اس نے مجھکو رات کو کاٹا **ف** معلوم ہوا کہ اس دعا
مین دفع سمیات کی تاثیر ہی

١٢٣٥ **ق** ابو ہریرۃ اما وابیک لتنبأنہ ان تصدق وانت صحیح شحیح
تخشی الفقر وتامل الغنی او مسلم وتامل البقاء ثم اتفقا ولا تمہل حتی اذا بلغت الحلقوم
قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان تفرد بلتنبأنہ وابیک بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تیرے باپ کی قسم ہی کہ البتہ تجھکو تیرے سوال کی
خبر معلوم ہوجاویگی بہتر صدقہ یہہ ہی کہ تو خیرات کرے جس حالت مین کہ تو تندرست اور بخیل
ہو محتاجی سے ڈرتا ہو اور مالداری کی امید رکہتا ہو مسلم مین اتنی روایت زیادہ ہی کہ تجھکو زندگی

کی امید ہو یہہ بخاری اور مسلم دونوں نے اس روایت میں اتفاق کیا اور خیرات کرنے میں
دیر مت کر یہان تک کہ مرنے لگے اور روح حلق میں پہنچے اسوقت تو یون کہے کہ فلانیکو
اتنا اور فلانیکو اتنا اور وہ تو فلانے وارث کا ہو چکا صرف بیان میں اما و ایک کی روایت
ہی ف ایک مرد نے حضرت سے پوچھا کہ میں اپنے مال کو کیونکر صدقہ کروں اور کون سی
خیرات افضل ہی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے خیرات کرنا صحت کی حالت میں
افضل ہے کہ مال دینے کو جی چاہے زندگی کی امید ہو اور یہہ نہیں کہ جب جان نکلنے لگی تو
وصیت شروع کی کہ فلانیکو اتنا مال دینا اور فلانیکو اتنا اسواسطے کہ اگر اسوقت نہ کہیگا
دیگا تو بھی مال اسکے ہاتھ سے گیا اور غیروں کو ملا یعنے وارثون کو ق المسیب بن حزن انکا
ہی انہ لاستغفرن لک ما لم انہ عنک فانزل اللہ ما کان للنبی والذین امنوا الی قولہ
اصحاب الجحیم قالہ لابی طالب عند موتہ ذکرہ البخاری اور مسلم میں مسیب بن حزن سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو خدا کی قسم میں تیرے واسطے مانگے جاونگا جبتک
مجکو تیری بخشش مانگنے سے روکا نہ ہوگی پہر خدا نے یہہ آیت اتاری کہ پیغمبر اور ایماندار لوگوں کو
نہیں کہ مشرکوں کے واسطے دعا کریں مغفرت کی اگرچہ اون کے قرابتی ہوں جب کہ ان پر ظاہر ہو
چکا ہی کہ مشرک دوزخی لوگ ہیں یہہ حضرت نے ابیطالب کے مرتے وقت فرمایا ف ابو طالب
نے مرتے وقت حضرت نے کہا کہ ای چچا لا الہ الا اللہ کہہ لے تو میں خدا سے تیری مغفرت کو واسطے
حجت کرونگا ابوجہل نے کہا کہ ای ابو طالب باپ دادے کا دین مت چھوڑ بار بار حضرت کلمہ
کہنے کو فرماتے رہے اور ابوجہل مکرر وہ منع کرتے رہے آخر ابو طالب نے کہا کہ میں عبد المطلب کے
دین پر مرتا ہوں تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی پہر حضرت کو طلب مغفرت کی منع ہوئی ابو
طالب حضرت کے چچا ہیں حضرت پر نہایت فدا تھے سو واسطے حضرت کو انکی مغفرت
کی بہت آرزو تھی ق ابو ہریرۃ اما یخشی احدکم اذا رفع راسہ قبل الامام ان
یحول اللہ راسہ راس حمار او یجعل اللہ صورتہ صورۃ حمار ذکرہ البخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے

روایت

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم مین کوئی نہین ڈرتا جب کہ امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہی کہ خدا اسکے سر کو گدھے کے سر سے بدل ڈالے یا خدا اسکی صورت کو گدھے کی صورت کر ڈالے **ف** یعنی جو مسجد پہلے اپنے امام کے قبل سر اٹھاوے وہ نادان ہے حقیقت مین گدھا ہی اور ظاہر مین آدمی کیونکہ امام کی اطاعت نہین کرتا یا یہ مطلب کہ ایسی ہوگی سزا آخرت مین ایسی ہوگی خلاصہ مطلب کہ مقتدی جلدی نکرے اوپر امام کی اطاعت واجب ہے

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے مضمون سخاوت پر شامل ہی

ق ابوہریرہ مثل البخیل والمتصدق مثل رجلین علیہما جبتان من حدید اذا ہم المتصدق بصدقۃ اتسعت علیہ حتی تعفی اثرہ واذا ہم البخیل بصدقۃ تقلصت علیہ وانضمت یداہ الی تراقیہ وانقبضت کل حلقۃ الی صاحبتہا ان یوسعہا فلا تتسع

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنیوالے کی کہاوت جیسے دو مرد ہونکی کہاوت ہی جنپر دو کرتے یا دو زرہین ہون لوہے کی جب ارادہ کرتا ہی خیرات کرنیوالا خیرات کا تو اسپر زرہ کشادہ کرلیتی چوڑی ہوجاتی یہانتک کہ اسکے نقش قدم پر گھس جاتی ہی اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اسکی زرہ سمٹ جاتی اور اسکے دونو ہاتھ گردن تک کھچ جاتے ہین اور ہر ایک حلقہ زرہ کا دوسرے حلقے سے چمٹ جاتا ہی تو وہ کوشش کرتا ہی کہ زرہ کشادہ ہو سو نہین کرسکتا اور دوسری روایتون ہے کہ زرہ نہین کشادہ ہوتی **ف** یعنی سخی جب خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اسکا سینہ کشادہ ہوجاتا ہی اور ہاتھ اسکے اطاعت کرنے مین دیتے کیونکہ خوب پہیلتے ہین بخلاف بخیل کے کہ خیرات کرنے سے اسکا دل تنگ ہوتا ہی تو دینے کو ہاتھ نہین پہیلتے گویا کسی نے اسکے ہاتھ پکڑ لئے خلاصہ مطلب یہ کہ سخی خوشی سے خیرات کرتا ہی اور بخیل سے خیرات کرتے جان نکلتی ہے اور روح جھجھکتی

ق ابو موسی مثل البیت الذی یذکر اللہ فیہ والبیت الذی لا یذکر اللہ فیہ

متفق علیہ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس گھر کی مثل جسمین خدا کا ذکر ہوتا ہے
اور اس گھر کی جسمین خدا کی یاد نہیں ہوتی جیسے زندے اور مردے کی مثل ہے یعنے جس گھر میں
خدا کی یاد ہوتی ہے وہ بابرکت اور بارونق ہے اور جسمین خدا کی یاد نہیں وہ بے برکت ہے م جابر
مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلَىٰ بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مسلم
جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازون کی مثل جیسے جاری دریا گہری کی مثل
کہ کسیکے دروازے پر ہووے اور پانچ بار ہر روز اسمین نہاوے **ف** یعنے ایسا شخص گناہون
سے پاک ہوگا جیسے پانچ وقت کا نہانیوالا میل سے صاف ہوتا ہے **خ** اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ مَثَلُ الْقَائِمِ
فِي حُدُودِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَىٰ سَفِينَةٍ فَصَارَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ
أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَىٰ مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ أَنَّا
خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَإِنْ تَرَكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا عَلَىٰ
أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا بخاری مین نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
اُسکی مثال جو خدا کی حدون پر کھڑا ہے یعنے گناہ نہین کرتا اور جو ان حدون مین گر پڑا یعنے گناہ مین
ڈوبا اُس قوم کی مثل ہے جنہون نے قرعہ ڈالکے جہاز مین اپنا اپنا مکان ٹھہرایا سو بعضون نے
اسکا اوپر کا مکان پایا اور بعضون نے نیچے کا مکان پایا سو جو لوگ تلے رہے جب انہون نے
پانی چاہا تو لیکے اوپر والون پر گذرے تو تلے والون نے کہا کہ اگر ہم اپنے حصے کے مکان کو پانی
کے واسطے توڑ پھاڑ لیوین اور اپنے اوپر والون کو آمد و رفت کی تکلیف سے بچاوین تو اچھی بات
ہے سو اگر اوپر والون نے تلے والون کو انکی خواہش پر چھوڑ دیئے تو نہ منع کیا تو اوپر اور
تلے کے سب ہلاک ہونگے یعنے ڈوبینگے اور اگر اونکے ہاتھ پکڑ لیئے تو اوپر والے خود بھی بچے اور
تلے والے بھی سب بچے **ف** یعنے جو لوگ کہ ایک شہر یا ایک گھر مین رہتے ہون بعضے انمین سے
گناہون سے اور خلاف شرع کامون سے بچتے ہون اور بعضے بد کامون مین مشغول ہون
اور متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگارون کو بد کامون سے نہ روکین تو آخرت کے عذاب

مین دونون شریک ہین اور اگر دنیا مین عذاب آویگا تو سب برباد ہونگے خواہ متقی لوگ تھے جو
سے راضی ہون یا ناراض جیسے کہ کشتی اگرچہ اکثر سفید ہو لیکن ایک سوراخ سے ڈوبتی ہے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر یعنے خلاف شرع کام سے لوگون کو روکنا واجب
ہی اسواسطے کہ برے کام جب کثرت سے ہونگے تو اُنمین سب کی بربادی ہی ق اِنَّمَا مَثَلُ
الْقُرْآنِ مَثَلُ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کے مثل بندھی اونٹ کی ہے
مثل ہی کہ اگر اسکے مالک نے باندھ رکھا تو اسکو اپنے قابو مین بند رکھا اور اگر اسکو
رسی سے چھوڑا تو جاتا رہا ف یعنے حافظ قرآن کو لازم ہی کہ ہمیشہ دور کرتا رہے
نہین تو بھول جاویگا ق مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ
وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا
حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَ
مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ بخاری اور مسلم
مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس ایماندار کی مثال جو قرآن پڑھا کرتا ہی ترنج
یعنے میٹھے نیبو کے مثل ہی کہ اُسکی بو بھی اچھی اور اُسکا مزا بھی اچھا اور اُس ایماندار کے مثال جو قرآن نہین
پڑھا کرتا چھوارے کی سی مثل ہی کہ اسمین بو نہین اور اُسکا مزا میٹھا ہی اور اُس منافق کے جو
قرآن پڑھا کرتا ہی ریحانہ مروے کے سے مثل ہی کہ اسکی بو اچھی اور اسکا مزا کڑوا اور اُس منافق کی
مثال جو قرآن نہین پڑھا کرتا اندرائن کی پھل کے سی مثل ہی کہ اُسمین بو نہین اور مزا اُسکا کڑوا ف یعنے مومن
قرآنخوان مین دو صفتین ہین ایک باطنی یعنے اعتقاد دل اسکو میٹھا مزا فرمایا اور دوسری ظاہری
جسکا اثر لوگون کو پہنچتا ہی اسکو خوشبو کے ساتھ مثال دی یعنے سو مومن قاری کو دونو کمال ظاہر اور باطن
دونو بہتر ہی اور جو مومن کہ قرآن خوان نہین اسکا باطن ایمان کے سبب سے اچھا مگر ایسا کمال ظاہری نہین
اور منافق قرآن خوان ظاہر تو شیرین مگر باطن نہین کہ اُسکا اعتقاد درست نہین اور جو منافق کہ

۱۲۲۵ ق

قرآن خوان ہیں ظاہر اسکا اچھا نہ باطن ق بجابر مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ السُّنْبُلَةِ تَخِرُّ كَمَا الزَّرْعِ
مَرَّةً وَتَسْتَقِيمُ مَرَّةً وَتَقَعُ أُخْرَى وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ لَا تَزَالُ قَائِمَةً حَتّٰى تَنْقَعِرَ بخاری اور مسلم میں جابر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مومن کے مثال بالی کی سی مثل ہے کہ اسکو ہوا ہلاتی ہی تو کبھی اٹھتی ہی
اور کبھی گرتی اور کافر کی مثال صنوبر کی مثل ہے کہ ہمیشہ کھڑا رہتا یہاں تک کہ جڑ سے اور اکھڑ جاتا ہے
ف صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہی ہوا سے کم جھکتا ہی اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اکھڑ جاتا ہی
نارنگی اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب یہ کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت میں گرفتار رہتا ہی تو اسکے
گناہ اس میں تخفیف ہوجاتے ہیں اور کافر کو مصیبت کم ہوتی ہی اور اگر مومن ہی تو ثواب سے محروم ہی یعنے
مومن کو لازم ہی کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبراوے اسکو خدا کا احسان سمجھے اور اپنے گناہوں کا

۱۲۲۶ ق

کفارہ عن النعمان بن بشیر مثل المؤمنین فی توادہم وتراحمہم کمثل الجسد اذا اشتکی بعضہ تداعی
سائرہ بالسہر والحمی مسلم میں نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایمانداروں کی
مثال اپنے آپس کے محبت اور رحم میں بدن کے سی مثال ہے جب کہ بعض حصہ اسکا دکھتا ہے تو باقی عضو
بدن کے بیداری اور تپ میں شریک ہوجاتے ہیں ف یعنے اگر سر میں درد ہو تو تمام بدن کو بیکلی ہوتی
ہے اسیطرح ایمانداروں کی آپس کے محبت کا حال ہے کہ اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب مومن
شریک ہیں اسلیے مقتضائی کمال ایمان کا یہ ہے کہ ایسی محبت آپس میں حاصل کریں اور جسکو غیر کا رنج و غم

۱۲۲۷ ق

رنج نہو اور باوجود قدرت کے اسکو بلا سے نجات نہ دے اسکے ایمان میں نقصان ہی عن ابن عمر
مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلٰى هٰذِهِ مَرَّةً وَإِلٰى هٰذِهِ مَرَّةً مسلم میں
عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی مثال اوس بکری کی سی مثال ہی جو
مارے مارے پھرتی ہو دو گلوں کے درمیان یعنے دو ریوڑ کے درمیان میں کبھی اس گلہ میں
چلی جاتی ہو اور کبھی اس میں ف یعنے منافق شک اور شبہ میں گرفتار ہی کبھی ایمان کی بات
سنکر ایمان کیطرف جھکتا ہی اور کبھی کفر کی بات سنکر کفر کیطرف جھکتا ہی (وہ ہمیشہ نہ ادہر کا

۱۲۲۸ ق

نہ ادہر کا) عن ابی موسیٰ مثل الجلیس الصالح والسوء کمثل صاحب المسک وکیر الحداد لا یعدمک

فیہ

بیدہا وہو یذب عنہا وانا اٰخذ بحجزکم عن النار وانتم تفلتون من یدی ۔ مسلم میں
جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور تمہاری مثل اس مرد کی سی ہے جسنے آگ جلائی
تو ٹڈیاں اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہانکتا جاتا ہے اور میں پکڑنے والا ہوں تمہارا
کمرگاہ کو دوزخ سے اور تم چھڑائے بھاگتے ہو میرے ہاتھ سے ف یعنی تم شہوت اور گناہوں
میں ایسے گرتے ہو جیسے کیڑے آگ میں گرتے ہیں اور میں برابر اسی طرح تم کو گناہوں سے
روکتا ہوں جیسے کوئی کسیکا پٹکا پکڑ کے روکتا ہو لیکن تم نہیں رکتے اس حدیث سے حضرت
کی کمال شفقت اپنی امت پر کمال راست برآمد ہوتی ہے ف حکم مثلی ومثل الانبیاء
کرجل بنی داراً فاکملہا واحسنہا الا موضع لبنۃ فجعل الناس یدخلونہا
ویتعجبون ویقولون لولا موضع اللبنۃ قال رسول اللہ فانا موضع اللبنۃ جئت فختمت
الانبیاء ۔ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور پیغمبروں کی
مثل اس مرد کی سی مثل ہے جسنے ایک گھر بنایا تو اسکو پورا بنایا تو اسکو پورا بنایا اور ستھرا سنوار
بنایا مگر ایک اینٹ کا مکان رہنے دیا اور لوگ اس گھر میں آنے لگے اور تعجب کرنے
لگے اور کہنے لگے اس اینٹ کا مکان کیوں نہ تیار ہوا اسلئے اتنی روایت اور زیادہ کی ہے
سو میں اس اینٹ کا مکان ہوں میں اسطرح آیا کہ میں نے پیغمبروں کو ختم کیا ف یعنے نبوت کا
محل بدون خاتم النبیین کے ناتمام تھا جب حضرت تشریف لائے تو محل پورا ہو گیا جتنے عہدہ کمالات
پیغمبروں کی تھے وہ حضرت پر ختم ہو گئے اسواسطے ہمارے حضرت خاتم النبیین ہوئے کوئی
کمال باقی نہیں رہا جو کوئی پیغمبر حضرت کے بعد آکر اسکا جلوہ گر ہوتا

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکو سوائے امام اور مالک کی

ق ابو سعید اتاکم رجلہ فی الطریق فقالوا یا رسول اللہ ما لنا من مجالسنا
بد نتحدث فیہا فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ابیتم الا المجلس فاعطوا

الطریق حقہ قالوا وما حق الطریق یا رسول اللہ قال غض البصر وکف الاذیٰ وردّ
السلام والامر بالمعروف والنہی عن المنکر یعنی روایت ہے بخاری و مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ بچو راہوں کے بیٹھنے سے تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہمکو تو راہوں کی بیٹھنے سے کوئی چارہ نہیں کہ ہم وہاں
آپس میں بات چیت کرتے ہیں سو حضرت نے فرمایا اگر تم وہاں کے بغیر نشست کے نہیں مانتے تو راہ کا حق ادا
کرو اصحاب نے کہا راہ کا کیا حق ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی نگاہ نیچی رکھنا اور لوگوں کے عیبوں سے آنکھ بند رکھنا
لوگوں کی تکلیف دینی والی چیز کو دور کرنا یعنی اینٹ پتھر وغیرہ کا ہٹا دینا اور سلام کا جواب دینا اور نیکی
سکھلانا اور برے کام سے روکنا ف یعنی راہ میں بیٹھنا مستحسن نہیں اور اگر بیٹھنے کی ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا

١٣٥٠ ق

کرے ق عقبۃ بن عامر ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل من الانصار یا رسول اللہ
افرأیت الحمو قال الحمو الموت یعنی روایت ہے بخاری و مسلم میں عقبہ بن عامر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ پرہیز کرو
پاس جانے سے عورتوں کے تو ایک انصاری نے پوچھا یا رسول اللہ بھلا خاوند کے رشتہ دار دیور وغیرہ کا کیا حال ہے تو فرمایا
عورت پاس جانا دیور جیٹھ وغیرہ کا گویا موت ہے یعنی خاوند کے رشتہ دار کا عورت پاس جانا موت یعنی ہلاکت
کا سبب ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتہ دار جیسے دیور جیٹھ وغیرہ کو خلوت میں عورت

١٣٥١ خ

پاس جانا بہت بری بات ہے کہ عورت کا سامنے آنا درست نہیں خ ابو ہریرۃ ایاکم والظن فان الظن
اکذب الحدیث یعنی روایت ہے بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بدگمانی سے اسواسطے کہ بدگمانی بڑی

١٣٥٢ ق

جھوٹی بات ہے ف یعنی جس طرف اپنی گمان بری کسی مسلمان پر بدظن ہونا نہایت برا ہے ق انس
ایاکم ودعوۃ المظلوم وان کان کافرا یعنی روایت ہے مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
بچو مظلوم کی بددعا سے اگرچہ مظلوم کافر ہو ف یعنی کسی پر ظلم کرنا اور اسکا دل دکھانا نہ چاہئے کہ مظلوم کی دعا رد

١٣٥٣ م

نہیں ہوتی م ابو قتادۃ ایاکم وکثرۃ الحلف فی البیع فانہ ینفق ثم یمحق یعنی روایت ہے مسلم میں ابو قتادہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو زیادہ قسم کھانے سے بیچنے میں اسواسطے کہ قسم کھانے سے رواج دیتی ہے پھر برکت کھو دیتی ہے
ف یعنی بیچنے والا بار بار جھوٹی قسم ہر طرح کھاتا ہے اور اللہ اسپر برکت نہیں دیتا اور دل کا نقصان اتنی قسم سے ہی

١٣٥٤ ق

بیچنے کا نامسز فرمایا کہ اس میں جب آدمی سودا کھاتا ہے جو چیز بک جاتی ہے مگر اسمیں برکت نہیں رہتی

ابو هريرة اياكم والوصال اياكم والوصال كذا في الوصال بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو
تم وصال کے روزہ سے حضرت نے دو بار یہی فرمایا اور اسی طرح کی روایتیں ہیں لفظ مکرر ہیں اور حضرت نے فرمایا کہ بچو طرح کی
بچو طلبی کے روزوں سے ف وصال اسکو کہتے ہیں کہ روزہ رکہا جاوے اور افطار نہ کرے اور دوسرے دن بہی روزہ رکہے
اور یہہ معلوم ہوا کہ اسکی ممانعت ہے اور اگر طاقت ہو تو حرام ہی در ابو هريرة اِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ قال

مو

رواه في حديث ابي الهيثم بن التيهان مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچ دودہ والے جانور کے ذبح کرنے سے
یہہ حضرت نے ابو الہیثم بن تیہان سے فرمایا ف ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے ایکدن گہر سے نکلے تو صدیق
اور فاروق رضی اللہ عنہم کو دیکہا فرمایا کہ تم کیسے نکلے گہر سے تو انہوں نے کہا بہوک سے حضرت نے فرمایا کہ قسم
خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں بہی اسی سبب سے نکلا ہوں پہر حضرت اور اصحاب ابو الہیثم انصاری کے گہر گئے وہ گہر میں نہ تہا اسکی بی بی نے
حضرت کو کمال خوشی اور نہایت تعظیم سے بٹہایا پہر ابو الہیثم آئے حضرت اور اصحاب کو دیکہکر کہا الحمد للہ آج کے
دن مجہسے زیادہ کسیکے گہر ایسے بزرگ مہمان نہیں پہر وہ ایک خوشہ کہجور کا لائے اور چہری لیکر چلے حضرت
نے فرمایا کہ بچ پہر ابو الہیثم نے جاکر دودہ والی بکری کو ذبح کرنا چاہا حضرت نے یہہ حدیث فرمائی جب حضرت اور
اصحاب آسودہ ہوئے تو صدیق اور فاروق سے کہا کہ خدا کی قسم کہ تم سے اس نعمت کا سوال ہوگا کہ تم گہر سے بہوکے
نکلے تہے سو خدا نے تم کو ایسی نعمت کہلائی معلوم ہوا کہ گرسنگی کی حالت میں مخلص دوست کے گہر جانا اصحاب
کی عادت ہے یہہ سوال ہونا ... حضرت نے جو دودہ والے جانور کے ذبح سے منع کیا تو بنا اسکی یہ ہے کہ مصلحت فرمایا
کہ اسکا فایدہ بہت ہے جو اسکا ذبح کرنا مناسب نہیں کہ اسکو ذبح کرنا منع نہیں حرام ہی

فصل

اس فصل میں دو حدیثیں ہیں کہ جسکے ... نہیں

ق

ق البراء بن عازب انا النبي لا كذب انا ابن عبد المطلب اللهم نزل نصرك قال
بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں پیغمبر ہوں اسمیں کچہہ جہوٹ
نہیں میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں الہی اپنی مدد اتار یہہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف کسی شخص نے
براء بن عازب سے حنین کی بابت پوچہا کہ تم اصحاب لوگ جنگ حنین میں کیا بہاگ گئے تہے تب اسنے کہا

کہو اللہ حضرت نبی تو گرمی شفاعت میری اللہ تعالیٰ کے آگے تو عرض قدم اٹھائینگے اور حضرت کے سبقت کرنے

کے سبب کا دروازہ حضرت کو دیکھ کر لیا تب حضرت جاتے بہشت کے اندر اور کا دروازہ کھلوا کر کے یہ حدیث دلالت

حضرت نے اس کلام میں باب الاول تمام میں فخر نہیں کیا بلکہ اپنے منوت کی حقیقت ثابت کی اسواسطے کہ

نے اس کو بہت سنا کہ عبد المطلب کی اولاد میں ایک تمہید اہوگا جو ملک کہیگا ق‌س اَنَا اَوَّلُ

شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَإِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا

يُصَدِّقُهُ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بہشت میں اول سفارش

کرنیوالا میں ہوں پیغمبروں میں کسی پیغمبر کی تصدیق نہیں ہوئی جتنی میری تصدیق ہوئی کہ اللہ تعالیٰ

میں ایسا بھی پیغمبر ہے جس کی امت میں ایک آدمی کے سوا کوئی تصدیق کرنیوالا ف یعنی جتنی کہ

میری بہت مسلمان امتی کسی پیغمبر کی نہیں اسلئے اول میں ہی سفارش کرونگا بہشت میں سفارش کی

کی ہوگی ق اَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي

وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میں اور لوگوں کی نسبت

زیادہ نزدیک عیسیٰ بن مریم سے ہوں سب پیغمبر سوتیلے بھائی ہیں اور میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ف سب

پیغمبروں کا دین ایک ہی ہے یعنی توحید اور عبادت اور شریعتیں مختلف ہیں تو گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ہیں

باپ تو سب کا ایک اور مائیں کئی خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ سب پیغمبر ہوئے ہیں پر نسبت ہے

عیسیٰ کو میرے ساتھ کہ ان کا بیٹا کہنا اور مجازات ہی ہے اور یہ جو فرمایا کہ میں عیسیٰ سے زیادہ نزدیک ہوں

اسلئے کہ درمیان کوئی پیغمبر نہیں ہوا بعد عیسیٰ کی پیغمبری کے اور حضرت انکی حقیقت کے گواہ ہونگے

چنانچہ عیسیٰ نے بوحنا کی انجیل میں بطور حضرت کی بشارت کہا ہے کہ میری بعد فار قلیطا آویگا میری

حقیقت کا گواہ ہوگا ق اَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ میں زیادہ تر مسلمانوں سے ہوں انکی ذاتوں سے زیادہ سو جو کوئی مسلمانوں میں سے

مرے اور قرض چھوڑ جاوے تو اسکا ادا کرنا مجھ پر لازم ہے اور جو مال چھوڑ جاوے تو اسکے وارثوں کا حق ہے ف

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت کا ابتدائے اسلام میں یہ معمول تھا کہ جب کوئی جنازہ آتا تو حضرت پوچھتے
کہ اسنے اپنے قرض ادا ہونیکا کچھ مال چھوڑا ہے سو اگر معلوم ہوتا کہ قرض ادا ہونیکا مال ہے تو حضرت اسکے
جنازہ کی نماز پڑھتے اور اگر قرض ادا ہونیکی کوئی صورت نہ ہوتی تو جنازہ کی نماز نہ پڑھتے اور مسلمانوں سے نماز پڑھنے
کو فرماتے پھر جب اسلام کی فتح ہوئی اور غنیمت کا مال بہت آنے لگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
قرضدار [illegible] حضرت [illegible] کہ لوگ قرض چھوڑ کر مریں اور جو کوئی قرضدار مرے تو وہ
قرض ادا کرونگا ۱۲۶۱ قد ابو ہریرہ انا سید ولد آدم یوم القیمة واول من ینشق
عنه القبر واول شافع واول مشفع مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں آدم کی اولاد کا سردار
ہوں قیامت کے دن اور قبر پھٹنے والوں میں پہلا میں ہوں اور شفاعت کرنے والا پہلا میں ہوں ف یعنے
حشر میں قبریں پھٹ کر مردے زندہ ہو کے نکلیں گے تو اول میری قبر پھٹے گی اور اول میری شفاعت
قبول ہوگی بعد اسکے اور پیغمبروں کی ہوگی [illegible] حضرت کی سرداری کی [illegible] گواہی ہے
کہ [illegible] سرداری [illegible] یعنے میری [illegible]
[illegible] قیامت میں بنی آدم کا سردار
[illegible] حضرت [illegible] تو عالم میں بنی آدم کے سردار اور افضل البشر ہیں [illegible] کا
[illegible] قیامت [illegible] تمام خلق مصیبت میں گرفتار ہوگی [illegible] خوف الٰہی سے
شفاعت نکر سکینگے اسوقت ہمارے حضرت کی شفاعت مقبول ہوگی [illegible] اور [illegible] حضرت کی
سرداری [illegible] ۱۲۶۲ قد جابر انا سید [illegible] علی الحوض [illegible] القیمة
یعنی [illegible] مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں [illegible] قیامت کے دن
[illegible] سے ستر [illegible] حضرت [illegible]
ایک قرض [illegible] قرآن خوان [illegible] کیطرف مقدم کر [illegible]
حدیث [illegible] ۱۲۷۲ ق جریر انا فرطکم علی الحوض [illegible]
[illegible] مسلم میں [illegible] روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تمہارا [illegible] حوض کوثر پر ۱۲۷۳ قد ابو موسی

انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبة ونبی الرحمة وفی اطراف لابی مسعود
نبی المرحمة ونبی الملحمة کذا ذکرہ وفی نسخة الملحمة رواہ مسلم روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہ حضرت
نے فرمایا کہ مین محمد ہون اور احمد ہون اور مقفی ہون اور حاشر ہون اور نبی التوبہ ہون اور نبی الرحمت ہون اور
اطراف ابی مسعود مین یون روایت ہے کہ نبی المرحمت اور نبی الملحمت ہون اور ایک نسخہ مین نبی الملحمة کی جگہ
ف حضرت کے نام بہت ہین یہان یہ اسماء صفات ذکر کئے گئے اسکی سبب سے ہوا اور وحی کے معنے سب خوبیاں
زیادہ قابل تعریف کے لائق اور مشتق ہے سب سے پیچھے دنیا مین آنے والا اور حاشر لینے والا حشر آپکے قدم پر ہوگا
نبی التوبہ یعنی ایسا پیغمبر کہ اسکے سبب سے توبہ کا دروازہ کھلا اور ایسا کہ آپکی امت کی توبہ مقبول ہے اور نبی الرحمت یعنی
ایسا پیغمبر کہ سب عالم کے لئے رحمت ہین اور زندگی مین سراسر رحمت ہے اور نبی الملحمة یعنی جنگ کا پیغمبر کہ
تلوار سے دین کو عالم مین پھیلایا اور اطراف ابو مسعود ایک کتاب کا نام ہے جسکو ابراہیم بن محمد دمشقی نے تصنیف
کیا ہے بعضے نصاریٰ ہندوستان مین مسلمانون پر اعتراض کرتے ہین کہ تمہارے پیغمبر نے تلوار کے
زور سے اسلام کو پھیلایا اور آدمیون کو قتل کیا حالانکہ جبر زبردستی دین مین کسی پیغمبر نے نہین کی
بھی کرنا اتفاق عقل اور دکھ دینا ہے جبر سے اور ایمان عمدہ چیز ہے جب ظالم کا
ظلم اور کافر کو دفع کرنے اور دین کی حفاظت کیلئے جہاد کیا تو اسکا قتل کرنا عقل کے نزدیک عیب نہین اور
لوگ اسکی محبت سے خراب ہون چنانچہ اگر کسی کا انگوٹھا سڑ جاوے تو اسکا کاٹ ڈالنا بہتر ہے
اعضا کے بچانے کیلئے اور وہ اسکے تورات اور انجیل کو نصاریٰ بھی حق جانتے ہین حالانکہ تورات مین
کافرون سے جنگ موجود ہے حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد کا جہاد عالم مین مشہور ہے
اسکو جنگ تورات مین دیکھ لے بلکہ زبور کے دوسرے فصل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین
علیہ السلام یون فرمایا کہ اے پہلوان تو اپنی تلوار حمائل کرکے ران پر لٹکا
سوار ہو تیرا داہنا ہاتھ ہیبت ناک کام دکھلائیگا اور زبور کے دوسرے فصل مین حضرت کے حق مین
خدا یون فرماتا ہے کہ وہ تیری ہند و مشرق سے حکم کریگا اور جو کوئی دیکھا ظالم کو
زمین سے کریگا جب تک آفتاب باقی رہیگا اسکا دین اور بادشاہی اور اسکا نام باقی رہیگا انقطاع

دو تو دلیلون سے صاف معلوم ہوا کہ جہاد کرنا عمدہ کام ہے خدا کے نزدیک اگرچہ نصاریٰ کی ثابت نہیں اور
یہ جو نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہ دو دلیلیں عیسیٰ کے حق میں ہیں سو صاف غلط ہے اسواسطے کہ
ان کے نبی تو اور کسی کا ذکر ہوا ہے پہلوان اور مجاہد صادق ہیں آخر مگر یہ دونوں دلیلیں سب
حضرت کی نعت میں صاف دلیل ہیں

۱۶۶۳ ھ

دمشلِ بن سعد اٰمَادَ وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور یتیم کا خبرگیراں بہشت میں ایسے ہیں جیسے یہ دونوں انگلیاں اور حضرت نے اشارہ کیا کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف **ف** یعنی یتیم کی پرورش کرنے والے اور اسکے مال کی حفاظت کرنے والے کا بہشت میں اتنا درجہ بلند ہے کہ میرے درجہ سے ایسا اتصال ہے جیسے ان دو انگلیوں میں

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جن سے بعض امور کی وسعت ثابت ہے

۱۶۶۶ ق

ق عَائِشَةَ دُوْنَكُمْ يَا بَنِيْ اَرْفِدَةَ قَالَ يَوْمَ عِيْدِ السُّوْدَانِ وَكَانُوْا يَلْعَبُوْنَ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا لو ہنی ارفدہ اور یہ حبشیوں کو کہا اللہ کی امان دیتے حضرت نے عید کے دن حبشیوں کو کہا اسلئے کہ وہ لوگ کھیلتے تھے ڈھال اور برچھیوں سے **ف** ارفدہ ایک شخص تھا جس کا نام ہے حبشی کی جماعت اولاد میں روایت ہے کہ عید کے دن حضرت عائشہ کے گھر میں حضرت نے اندر سے دیکھا کہ حبشی ڈھال اور برچھیوں سے کرتب کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کھیل کو اسواسطے دیکھا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہے جیسے تیر کی گھڑ دوڑ کی کثرت خصوصاً ایسے مباحات کا عید کے دن اظہار اللہ نے کیا تو یہ سب سوا سنت ہے

۱۶۶۷ ق

ق عَائِشَةَ عَلٰی رِسْلِكَ يَا بَنِيْ اَرْجُوْ اَنْ يُؤْذَنَ لِيْ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکر ٹھہر جا اسی سبب سے میں امید رکھتا ہوں کہ مجھکو بھی ہجرت کی اجازت ہو جاوے یہ حضرت نے ابی بکر صدیق سے کہا ہجرت سے پہلے **ف** حضرت کے سب اصحاب مدینہ کیطرف ہجرت کر گئے تھے صدیق اکبر نے بھی حضرت سے ہجرت کی اجازت مانگی تب حضرت نے

یہہ حدیث فرمائی یہہ صدا کر حضرتؐ کے ساتھ لئے منظور ہے جب حضرتؐ کو حرت کی اجازت
ہوئی تو حضرتؐ مکے ہمراہ مدینہ میں آئے اس سبب سے ساتھ صاحب صدیق اکبرؓ کی
ثابت ہوئی کہ حضرتؐ نے اپنی رفاقت کیواسطے سوا ابی صدیق اکبرؓ کے کسیکو نہ اپنایا ف ۱۳۶۷
صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بخاری اور مسلم میں حضرت
صفیہؓ سے یہہ روایت ہے کہ حضرتؐ نے دو انصاری مردونسے کہا کہ جلدی نکرو ٹھہر جاؤ لیکن
یہہ عورت تو صفیہ بنت حی ہے ف صحیح کی ابتدا بوری روایت یوں ہی کہ حضرت
صفیہ حضرتؐ کی ملاقات کو آئیں اور حضرتؐ رمضان میں اعتکاف میں بیٹھے
تھے حضرتؐ سے باتچیت کرتی رہیں رات زیادہ گئی حضرتؐ انکو پہنچانے چلے راہ میں
دو انصاری مرد ملے تب حضرتؐ نے انسے یہہ حدیث فرمائی یعنے یہہ میری بی بی ہے
اور کوئی اجنبی عورت نہیں مگر گمان ہو انہوں نے کہا کہ سبحان اللہ یا رسول اللہ
آپ کی نسبت بدگمانی کیا وہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدمی کے بدن میں شیطان اسطرح
پھرتا ہے جیسے خون میں ڈر لگا کہ تمہارے دلمیں کچھ بدگمانی ڈالے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی تہمت کے
مکانوں سے بچے اور اگر ایسے مقام میں مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگوں میں ظاہر کر دیوے تا کہ لوگ بدگمانی
میں گرفتار ہوں ف ذُو مُوسٰى عَلٰى رِسْلِكُمْ اَعْتَمَكُمْ وَاَبْشِرُوْا اِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ق ۱۳۶۸
اَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ اَوْ قَالَ مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ
اَحَدٌ غَيْرُكُمْ فَالْحِيْنَ اَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ بخاری اور مسلم ابن ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جلدی کرو ٹھہر جاؤ میں تمکو سنا تا ہوں اور خوشخبری سنا تا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان ہے
کہ تمہارے سوا کوئی ایسا آدمی نہیں جو اس گھڑی یہاں حاضر ہو یا یوں حضرتؐ نے فرمایا
کہ تمہارے سوا اس گھڑی کسی نے نماز نہیں پڑھی یہہ حضرتؐ نے اسوقت فرمایا جب نماز عشا کی بہت
دیر سے پڑھی ف یکبار حضرتؐ کو آنے میں رات گئی دیر ہوئی تب یہہ حدیث فرمائی یعنے اللہ کا تم پر احسان ہے کہ
دنیا کی عبادت ہماری ہی نبی کے واسطے مقرر کی اور آدمی عبادت میں اسوقت تمہارے شریک نہیں د ۱۳۶۹

أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ
وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان
امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا اپنی سختی اور آسانی مین اور اپنی خوشی اور ناخوشی مین اور اپنے
اوپر غیر کے تقدم مین **ف** یعنی حاکم جو حکم کرے اسکی اطاعت واجب ہی خواہ وہ کام تجھپر سخت ہو یا آسان
تو خوش ہو یا ناخوش اور اوس حالمین بھی کہ حاکم تیرے اوپر غیر کو بڑھاوین اور اوسکے حقیقت کے مقدم کرنے
اور تجھکو نہ دیوے لیکن گناہ مین اطاعت حاکم کی نہین **ھ** ثَوْبَانَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ
لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً مسلم مین ثوبانؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا اپنے اوپر لازم جان سجدون کے کثرت اسواسطے کہ نہین تو ایسا سجدہ کریگا خدا کے
سبب سے مگر اوسکا درجہ بلند کریگا اور اسکے سبب سے تیرا گناہ گرا دیوے یہہ حضرتؐ نے ثوبان سے فرمایا
ثوبان حضرتؐ کے چیلے تھے اونھون نے حضرتؐ سے پوچھا کہ یا حضرتؐ مجھکو وہ کام بتلائے جو مجھکو جنت
مین لیجاوے تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی **ھ** جَابِرٍ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ
شَيْطَانٌ يَعْنِي الْكَلْبَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو
کالے بھجنگ کتے کا قتل کرنا جسکی آنکھون پر دو سفید داغ ہوون کہ وہ شیطان ہی یعنی موذی ہے
ف مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ اول حضرتؐ نے کتون کے قتل کا حکم کیا یہان تک کہ ایک
عورت جنگل سے آتی تھی اوسکے ساتھ ایک کتا تھا وہ بھی قتل ہوا پھر حضرتؐ نے کتون کا مارنا منع کیا اور
یہہ حدیث فرمائی **ق** جَابِرٍ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ
قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ اپنے اوپر لازم جانو کالا پھل پیلو کا کہ وہ بہتر اور خوشبودار ہے جابرؓ نے کہا پھر ہمنے حضرتؐ سے
پوچھا کہ کیا آپ بھی بکریان چرا لیتے تھے حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان اور کوئی بھی ایسا پیغمبر ہے جس نے بکریان
نہین چرائین **ف** جابرؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ ایک منزل پر اترے تھے اور وہان
پیلو کے پھل چن چن کر کھاتے تھے تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یعنی کالے پھل کھاؤ کہ وہ بہتر ہین

لیے نکریاں اول اسواسطے جزئیات امت کا استلام کرسکیں ھ اِنَّ فِیْکُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ مَا
تُطِیْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
لشہ اور روسے عمل لازم کرو جو تم کرسکو اسواسطے کہ خدا کو ملال اور ماندگی نہیں ہوتی یہاں تک
کہ تم تھک جاؤ ف حضرت عائشہؓ بخاری میں روایت ہی کہ ھمارے یہاں ایک عورت آئی کہ
ایک رسی لگائی تھی رات بہر نماز پڑھتی تھی جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اسکو پکڑ لیتی حضرت گہر میں آئے
تو اسکا حال پوچھا تو میں نے اوس عورت کا حال کہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی
عبادت جیسی تاب ہو اتنی بہتر ہے کہ خوشی سے ادا ہو اسمیں جی لگے کہ خدا ثواب اور رحمت کو نہیں کم کرتا
تاوقتیکہ تم ملال اور ماندگی عبادت میں نہ کرو ح سَاَنْتَ عَائِشَةُ عَلَیْكِ بِالرِّفْقِ وَاِیَّاكِ وَالْعُنْفَ
وَالْفُحْشَ بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے عائشہ نرمی لینا
کر اور بیچ سختی اور بدگوئی سے ف اس حدیث کا قصہ دوسرے باب میں گذرا کہ یہودیوں نے
حضرت کو کوسا تہا حضرت عائشہؓ بہی جواب میں سخت کہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی

فصل

اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جنکے سر پر نام ہے

خ جَابِرٌ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ لَكَ الثَّمَنُ لَكَ الْجَمَلُ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی یعنی تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ
ہی یہہ حضرت نے جابر سے کہا ف حضرت نے جابر سے اونٹ مول لیا تہا پہر اونکو قیمت اور اونٹ
دونوں بخشی یہہ حدیث فرمائی ھ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ لَكَ بِهَا یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ قَالَهُ لِرَجُلٍ جَاءَ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
مسلم میں ابو مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو اس اونٹنی کے عوض سات سو اونٹنی
نکیل والیاں قیامت میں ملینگی یہہ حضرت نے اس مرد سے کہا جو ایک نکیل والی اونٹنی لایا
پہر اوس نے کہا کہ یہہ اونٹنی اللہ کی راہ میں نذر ہی ھ خالد اِنَّكَ لَكَ ... دَارِ الْاَحِبَّةِ ... الدَّائِمِ

اتحیرا دیا اللہ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر بیماری کیلئے دوا ہی پھر جب دوا
دوا بیماری کو پہنچے تو خدا کے حکم سے صحت حاصل ہوتی ہی **ف** یعنے حقیقت میں ہر ایک بیماری کی دوا
علم الہی میں مقرر ہو چکی ہی اگرچہ اطبا کو نہ معلوم ہو پہر فرمایا کہ باوجود یکہ ہر بیماری کی دوا ہی لیکن وہ دوا
اپنی تاثیر میں مستقل نہیں حکم مطلق کے حکم کی محتاج ہی یہی سبب ہے کہ سو بار ازمائی دوا بعضی جگہہ
مطلق نہیں اثر کرتے **ق** ابن مسعود یحشر لکل غادر لواء یوم القیامۃ یقال ہذہ غدرۃ فلان بخاری اور
مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا ہر ایک عہد شکن قول
توڑنے والا کا ایک جہنڈا ہوگا قیامت کے دن بدلا اسکی عہد شکنی کے **ف** جہنڈا بلند ہونے کا مطلب یہہ کہ
فضیحت ہو قیامت میں **ق** ابو ہریرۃ لکل نبی دعوۃ مستجابۃ فتعجل کل نبی دعوتہ وانی اختبأت دعوتی
شفاعۃ لامتی یوم القیامۃ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ ہر ایک پیغمبر کی ایک مقبول دعا ہوتی ہی کہ اوسکو وہ مانگتا ہی اور میں
چاہتا ہوں انشاء اللہ کہ ذخیرہ کر رکہوں اپنے مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لئے قیامت کے
دن **ف** اور جتنے پیغمبر تہے انکی بہت دعائیں مقبول ہوتی تہیں لیکن انکے نزدیک یقینی مقبول دعا ایک
ہوتی ہی اور باقی میں امید ہوتی ہی یقین نہیں سو حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنی یقینی مقبول دعا
کو اپنی امت کے واسطے رکہ چھوڑا کہ قیامت کے کشش میں انکے کام آوے اس حدیث سے حضرتؐ
کی شفقت اپنی امت پر ظاہر ہی یہہ شعر اوس کا ہی شکر خدا کہ مجھے پایا مصطفی سا پیشوا نہ
دیکہا تم پر تہا رحم مصطفی حول محشر کا یہی سامان کر گیا تم کو اب لازم ہی اسکی پیروی دیو رکرو
بد عمل سے کہ گمراہی **ح** معن بن یزید لک ما نویت یا یزید ولک ما اخذت یا معن بخاری میں
معن بن یزیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا تیرے لئے ہی جسکا جو تو نے نیت کی ای یزید اور تیرا
ہی جسکا جو تو نے پایا ای معن **ف** یزید نے زکوٰۃ کا مال اپنے وکیل کو دیا کہ کسی محتاج کو دیوے
وکیل نے نادانستہ یزید کے بیٹے معن کو تاریکی میں دیا جب یزید کو یہہ حال معلوم ہوا تب اپنے بیٹے
کو حضرتؐ کے پاس لیگیا اور یہہ حال کہا تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یعنے تیرے اوپر سے زکوٰۃ

اور اجو کچھ اسکو لینا درست ہوا نادار آشنائی کے سبب سے اور یہی مذہب ہی امام اعظم
کا اور امام احمد کا اگر تاریکی ہیں باپ یا بیٹے کو زکوۃ دیدے نادانستگی سے تو زکوۃ ادا ہوجاتی
ہی دوبارہ زکوۃ دینا ضرور نہیں **خ** عَائِشَةَ لٰكِنَّ اَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ بخاری میں حضرت
عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو افضل جہاد مقبول حج ہی **ف** بخاری میں
روایت ہی کہ حضرت عائشہ نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ ہم جہاد کو افضل عبادت سمجھتے ہیں اگر
فرمائیے تو ہم بھی جہاد کریں تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے عورتوں پر جہاد فرض نہیں اور
انکے حق میں مقبول حج جہاد کے برابر ہے مقبول حج وہ ہی جسمیں گناہ نہیں **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لِلْعَبْدِ
الْمَمْلُوْكِ الْمُصْلِحِ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
غلام نیکوکار کو دو ثواب ہیں **ف** یعنے ایک ثواب خدا کی عبادت کا اور دوسرا ثواب مالک
کی خدمت کا **مر** اَبُوْهُرَيْرَةَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ مسلم میں
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا غلام کا کھانا اور کپڑا اپنے پر واجب ہی اور اس
سے کام نکروائے مگر جتنی اسکو طاقت ہو **ق** جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لِيْ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَاَنَا
الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ
بخاری اور مسلم میں جبیر مطعم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں میں محمد
ہوں اور احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ خدا میرے سبب سے کفر کو مٹاتا ہی اور میں حاشر ہوں
کہ میرے قدم پر لوگوں کا حشر ہوگا اور میں عاقب ہوں یعنے پچھلا پیغمبر ہوں

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکی ہر کلمہ لم یا لن سے ہے

خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ
بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ باقی رہی پیغمبری سے سوائے بشارت
دینے والی چیزوں کی اصحاب نے کہا کہ بشارت دینے والی کون چیزیں ہیں حضرت نے فرمایا

کہ مبشرات

یعنی اچھے خواب **ف** نبوت کا علم غیب سے آتا ہی سو فرمایا کہ غیب سے علم آنیکا سوا اچھے خوابوں کے اب کوئی طریقہ نہیں رہا اسواسطے کہ نبوت ختم ہو گئی **ق** اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا آنحضرت نے نہیں بولا کسی نے گود میں مگر تین لڑکوں نے صحیح بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لڑکا جھولے اور گود میں بولا سوا تین لڑکوں کے ایک عیسیٰ بن مریم دوسرے جریج والا لڑکا اور تیسرا لڑکا اوس حالت میں کہ دودھ پیتا تھا **ف** یعنے شیر خوارگی کے حالت میں ان تین کے سوا کوئی بچہ نہیں بولا حضرت عیسیٰ کا بولنا تو قران میں مذکور ہے کہ حضرت مریم کے پاکدامنی انکے کلام سے ثابت ہوئی اور جریج والے لڑکے کا قصہ یہ ہی کہ بنی اسرائیل مین جریج ایک عابد مرد تھا عبادت خانہ میں نماز پڑھتا تھا کہ اسکی ماں وہان آئی اس نے جریج کو پکارا جریج نماز کے سبب سے نہ بولا نماز میں مشغول رہا اور اسکی ماں پلٹ گئی دوسرے دن پھر اسکی ماں اسکے پاس آئی تب بھی نماز میں تھا اسکے پکارنے سے نہ بولا تو اسکی ماں نے یوں بددعا دی کہ الٰہی یہ نہ مرے جبتک حرام کار کا منہ دیکھ لیوے بنی اسرائیل میں جریج کی عبادت کا بہت چرچا ہوا ایک حرام کار عورت تھی کہ اسکا حسن مشہور تھا اوس نے کہا کہ دیکھو میں جریج کو دگاتی ہوں اور اسکا فتنہ میں ڈالتی سب کہو تو ہوں سو وہ عورت بدکار اسکے روبرو گئی اور نے اسکی طرف کچھ دہیان ہی نہ کیا تو ایک چرواہے کے پاس گئی جو جریج کے عبادت خانہ پاس چرایا کرتا تھا سو اسنے اس سے بدکاری کی جب لڑکا پیدا ہوا تو یوں بدکار عورت نے کہا کہ یہ جریج کا لڑکا ہی پھر تو سب بنی اسرائیل جریج سے بدعقاد ہو گئے اسکو عبادت خانہ سے نکال لائے اور عبادت خانہ گرا دیا اور اسپر مار پڑنے لگی جریج نے کہا تمکو کیا ہوا ہو جو مجھکو مارتے ہو لوگوں نے کہا تو نے اس کسبی سے بدکاری کی یہ لڑکا جنی ہے جریج نے کہا وہ لڑکا کہان ہی تو لوگ اسکو سامنے لائے جریج نے کہا اب مجھکو چھوڑو نماز پڑھ لینے دو پھر وہ نماز پڑھ کے لڑکے پاس آیا اور اسکے پیٹ میں انگلی گڑا کر کہا کہ اے لڑکے بول کہ تیرا باپ کون ہی لڑکا بولا کہ میرا باپ فلانا چرانیوالا ہی پھر تو سب لوگ جریج کو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادت خانہ سونیکا بنا دیں جریج نے کہا کہ کچھ اسکی حاجت نہیں جیسا مٹی کا تہا ویسا ہی بنا

سو اسطرح بنا دیا اور شیر خوار لڑکے کا قصہ جو ہی ہے کہ اسکی ماں نے لڑکے کو دودہ پلاتی تہی پہر سوار ایک گذرا
دیکہا تو کہا کہ الہی میرے لڑکے کو ایسا کریو اس لڑکے نے دودہ پینا چہوڑ دیا اور کہا الہی مجہکو
مت کریو ایسا پہر اسکی ماں نے ایک عورت کو دیکہا کہ اسکو چوری اور زنا کی تہمت کے حالت میں مار رہے تہے
اسنے کہا الہی میرے لڑکے کو ایسا مت کریو لڑکے نے دودہ پینا چہوڑ کے کہا کہ الہی مجہکو ایسا ہی کریو
پہر لڑکے نے کہا کہ وہ سوار ظالم تہا اور یہہ عورت محض بے قصور ہے اسواسطے میں نے تم سے خلاف
دعا کی ق ابوہریرہ لم یکذب ابراهیم النبی قط الا ثلث کذبات ثنتین فی ذات الله قوله
انی سقیم وقوله بل فعله کبیرهم هذا وواحدة فی شان سارة بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراهیم پیغمبر نے کبہی ایسی بات نہیں بولے جو حقیقت میں سچے ہو
اور ظاہر میں جہوٹے ہو سوا تین بار کے دو باتیں خدا کی مرضی میں ایک تو یہہ قول کہ میں بیمار
ہوں اور دوسرا یہہ قول بلکہ انکے اس بڑے نے کیا اور ایک بات سارا کے حق میں ف حضرت
ابراهیم کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تہی سو انکی عید کا جب دن آیا تو انہوں نے چاہا کہ حضرت
ابراهیم کو لیجاویں حضرت ابراهیم نے بوجب ان کے اعتقاد کے اپنے تئیں بچانا چاہا اور دیکہا ستارونکو
دیکہکر فرمایا کہ میں بیمار ہوں یعنے بوجب تمہارے اعتقاد کے گردش آسمانی اسکو چاہتی ہے کہ میں
بیمار ہو ن گا یا دل رنج کو بیماری کہا اور جب نکلا قوم عید میں شہر کے باہر گیا تو بتخانہ میں جاکر سب
بتونکو توڑا اور تہوڑا بڑے بت کے گلے میں رکہدیا جب قوم نے پوچہا کہ بتونکو کس نے توڑا تو
حضرت ابراهیم نے کہا اوس بڑے بت نے توڑا ہو گا جسکے گلے پر تبر رکہے جب تو وہ شرمندہ ہوئے
اپنی بت پرستی کی حماقت پر وہ لوگ بت پرست بت کی نہایت تعظیم اور عبادت کرتے تہے اسی سبب
سے حضرت ابراهیم نے بت شکنی کی تو گویا وہی بت توڑنیکا سبب ہوا اسواسطے حضرت ابراهیم نے
اسی کیطرف توڑنے کی نسبت کی اور جب حضرت ابراهیم ملک عراق سے ہجرت کرکے شام کے
ملک میں گئے تو وہاں کے بادشاہ نے سنا کہ ایک خوبصورت عورت آئی ہے چہین لیا اور اسکے خاوند کو
مار ڈالتا اور اگر بہائی ہوتا تو اسکو نہ مارتا یہہ حضرت ابراهیم نے اپنی بی بی سارہ کو جو نہایت خوبصورت

تہیں

پس فرمایا کہ گر مادر سا اسکو ملاوے اور مجھکو لوٹے تو یوں کہیو کہ یہ شخص میرا بھائی ہے دینی
بھائی ہے تو یوں اسمیں حقیقت میں سچ ہیں اور ظاہر میں جھوٹ ف اگر کوئی کہے کہ یہ کی دلیل
کہ کیا کہ یکم عمله الجنة قالوا ولا انت یا رسول الله قال ولا انا الا ان یتغمدنی الله منه بفضل
ورحمة یعنی مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کسی کو تم میں اسکا
عمل بہشت میں داخل نہ کریگا اصحاب نے کہا اور نہ آپکو ہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا اور مجھکو بھی بہشت
میں میرا عمل نہ لیجائیگا مگر یہ کہ خدا ڈھانک لے مجھکو اپنے فضل اور رحمت میں ف دلالت ہے اور حصول
الٰہی کے ... نجات کیواسطے کافی ہیں حقیقت میں نجات کا سبب انکا فضل ہی اور رحمت انکا ہے

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے ترجمہ لکہا ہے

○ عن انس ان رسول الله لما صور الله آدم في الجنة تركه ما شاء ان يتركه فجعل ابليس يطيف به ينظر اليه
فلما رآه اجوف عرف انه خلق خلقا لا يتمالك رواه مسلم یعنی انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جسوقت کہ بنایا خدا نے آدم کا بہشت میں تو اسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اسکا پڑا رکھنا
چاہا شیطان نے اسکے گرد گھومنا اور اسکی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اسکو خالی
پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ ایسا مخلوق ہی کہ تھم نہ سکیگا یعنی ہوس میں استقرار نہ پایا کہ لگا اپنے تیئں
نہ روکیگا ف ایسے روایت میں آیا ہی کہ آدم کا پتلا دنیا میں بنایا اور اس حدیث سے معلوم
ہوتا ہی کہ بہشت میں بنا تو مطلب یہ ہی کہ خمیر آدم کا دنیا میں تیار ہوا اور پتلا بہشت میں اور بعضے کہتے
ہیں کہ روح بہشت میں داخل ہوئی اور پتلا دنیا میں بنا کے اور طائف کے درمیان ایک بیابان میں
چالیس برس پڑا اس حدیث میں جنت سے مراد وہی باغ ہی فرشتوں کو معلوم نہ تھا کہ اسکا نام کیا ہے
اور اسکے پیدا کرنے سے کیا غرض ہے سب کو ایک حیرت تھی جب شیطان نے اسکے تیئں کھوکھلا دیکھا یعنی
تو خالی پیٹ ہونے سے دریافت کیا کہ یہ کبھی اسکو اپنی جان پر قابو نہ رہیگا اور یہ بھی بولا کہ اگر خدا نے
اسکو مجھ پر فضیلت دی تو میں اسکی نافرمانی کرونگا اور اگر مجھکو اسپر اختیار دیا تو اسکو ہلاک ہی کر ڈالونگا

ق ... فَجَلَّى اللّٰهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے بخاری اور مسلم میں جابر سے کہ حضرت نے فرمایا جب جھٹلایا مجھکو قریش نے ... کھڑا ہوا میں حطیم میں ... بیت المقدس کو ... اور میں اسکی طرف نظر کرتا تھا ... نشانیوں سے خبر دینا شروع کیا اور میں اسکی طرف نظر کرتا تھا

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے ... ہوا ہے

ق وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ... أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ الْعَصَا عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ انْكِحِي أُسَامَةَ ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ

... روایت ہے مسلم میں فاطمہ بنت قیس سے کہ حضرت نے فرمایا ابو جہم ... اپنی لاٹھی کندھے سے نہیں اتارتا ... اور معاویہ ... مفلس ہے ... کچھ مال نہیں تو اسامہ سے نکاح کر ... جب ... حفص نے ... طلاق دی ... ابو جہم اور معاویہ بن سفیان نے ... پیغام دیا

ف فاطمہ بنت قیس نے حضرت سے صلاح پوچھی کہ میں ابو جہم سے نکاح کروں یا معاویہ سے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ... اس سے معلوم ہوا کہ صلاح دینے میں کسیکا عیب بیان کرنا درست ہے ... اور یہ غیبت میں داخل نہیں ق وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ ...

الْإِسْلَامَ فَأَقْبَلُ وَأَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ ... [illegible]

بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے حضرت نے فرمایا کہ اسلام تو میں قبول کرتا ہوں اور مال کا حال تو یہ ہے کہ مجھکو اس سے کچھ مطلب نہیں ... حضرت نے یہ ... اس سے کہا جب وہ مسلمان ہوئے ف کفر کی حالت میں مغیرہ کافروں کے قافلے کے ساتھ تھے ... پھر انکو سوتا دیکھکر مار ڈالا اور انکا مال لیکر حضرت کے پاس مسلمان ہو کر آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ... کافر کا مال ... درست نہیں ... [illegible]

شہر ملسی کہ غالب ہوا اور عہد شکنی ہوا اور جب کافروں کی رفاقت اور لوگوں کی اعتبار کی یا اسکے اہل
میں رہے تو انکا مال چرایا اور دنیا دینا ہرگز درست نہیں **ق** عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ اَمَّا
الطُّرُقُ الَّتِیْ رَاَیْتَ عَنْ یَسَارِکَ فَھِیَ طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِیْ رَاَیْتَ
عَنْ یَمِیْنِکَ فَھِیَ طُرُقُ اَصْحَابِ الْیَمِیْنِ وَاَمَّا الْجَبَلُ فَھُوَ مَنْزِلُ الشُّھَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَہٗ وَاَمَّا
الْعَمُوْدُ فَھُوَ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الْعُرْوَۃُ فَھُوَ عُرْوَۃُ الْاِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُسْتَمْسِکًا بِھَا حَتّٰی تَمُوْتَ
متفق علیہ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ راہیں جو تو نے
اپنی بائیں دیکھیں سو وہ کافروں کے راہیں ہیں جنکے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں ہونگے اور تو نے
راہیں جو دیکھے اپنی داہنی طرف دیکھیں سو وہ جنکے لیے راہیں ہیں جنکے داہنے ہاتھ میں نامۂ اعمال ہونگے
اور پہاڑ کا تو یہ حال ہے کہ وہ شہیدوں کا مقام ہے اور تجھکو نہیں ملنے کا اپنی عمر میں تو انہیں شہادت
سے [illegible] اور ستون تو وہ اسلام ستون ہے اور وہ رسی تو اسلام کی رسی ہے تو اسکو ہمیشہ پکڑے
رہیگا مرتے دم تک **ف** عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرد میرے پاس آیا
اور [illegible] سو اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا میں اسکے ساتھ چلا تو میں نے اپنی بائیں طرف کئی راہیں دیکھیں
میں نے ان میں چلنے کا ارادہ کیا اس نے کہا ان میں مت چل کیونکہ وہ بائیں والوں کی راہیں ہیں پھر میں نے داہنے
طرف راہیں دیکھیں تو اس مرد نے کہا کہ ادھر چل میں ادھر چلا تو ایک پہاڑ میں نے دیکھا اس نے کہا اسپر
چڑھ سو میں نے کوشش کی اور چڑھنے کا ارادہ کیا پر سرین کے بل گر پڑتا تھا پھر میں اسکے ساتھ لگے چلا
میں نے ایک ستون دیکھا جسکا سرا آسمان سے لگا تھا اور اسکے سرے پر ایک رسی تھی بطور دستگیر کے اور
مرد نے کہا اس ستون پر چڑھ میں نے کہا کیونکر میں اسپر چڑھوں کیونکہ اسکا سرا تو آسمان سے لگا ہے تو
مجھکو چڑھا دیا میں جب سرے پر پہنچا تو رسی پکڑ لی صبح تک وہ رسی میرے ہاتھ میں تھی پھر میں نے یہ خواب
حضرت سے کہا اب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ اَمَّا الطِّیْبُ الَّذِیْ بِکَ
فَاغْسِلْہُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّۃُ فَانْزِعْھَا ثُمَّ اصْنَعْ فِیْ عُمْرَتِکَ مَا تَصْنَعُ فِیْ حَجِّکَ قَالَہٗ لِرَجُلٍ
جَاءَہٗ بِالْجِعْرَانَۃِ اَحْرَمَ بِالْعُمْرَۃِ وَھُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِیْبٍ وَعَلَیْہِ جُبَّۃٌ فَقَالَ اِنِّیْ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَۃٍ

اُکا قول بخاری اور مسلم میں بیان ہو چکا ہے۔ روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خوشبو تیری تو گی ہے
اوسکو تو دہو ڈال تین بار اور جبہ کو تو نکال ڈال پھر کر لے تو عمرہ میں جو تو اپنے حج میں کرتا ہی یہ حضرتؐ نے
اوس مرد سے فرمایا جو حضرتؐ پاس جعرانہ کے مقام میں آیا اور اوس نے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی اور
اوسکے داڑھی اور سر کے بال خوشبو سے زرد تھے اور اوپر جبہ تھا سو اوسنے کہا کہ میں نے عمرہ کا احرام
باندھا تو اب میں جیسا آپ دیکھتے ہیں لیے اس حالت سے عمرہ کرنا درست ہی یا نہیں **ف** راوی
سے روایت ہی کہ میں نے عمر فاروقؓ سے کہا کہ مجکو کمال آرزو ہی کہ میں حضرتؐ کی صورت دیکھوں بروقت
نزول وحی کے جب حضرتؐ جعرانہ کی سرزمین ہو گئے تب پاس تھے اور تھے تو ایک شخص خوشبو
لگائے جبہ پہنے حضرتؐ پاس آئے اسنے پوچھا کہ یا حضرتؐ اوس شخص کے حق میں آپ کیا فرماتے
ہیں جس نے عمرہ کی نیت کی ہو اور خوشبو لگائے جبہ پہنے ہو تو حضرتؐ نے ایک ساعت اوسکو
دیکھا پھر حضرتؐ پر وحی اترنا شروع ہوا عمر فاروقؓ نے یعلیؓ کو اشارہ کیا یعلیؓ آئے دیکھا حضرتؐ
کی صورت کو سو میں نے حضرتؐ کو دیکھا تو وحی کے شدت سے حضرتؐ کا چہرہ نہایت سرخ تھا
تھا جب وحی اوتر چکی تب حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے جس نے مجھ سے عمرہ کا بدل پوچھا تھا
تو لوگ اوسکو بلا لائے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب عمرے اور حج کی نیت
کرے تو خوشبو لگانا اور سیا کپڑا پہننا درست نہیں **ق** جُبَیر بن مطعم انما آتانا بقیس علی هي
تلک الکعبة وقال البخاري کلنا و کتار بید بریک یصبنا تاتکبین تمارنا فی السنة
فقال بعض القوم لنا انا فاني اغسل راسي بکذا و کذا بخاری اور مسلم میں جبیر بن مطعم
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں تو پانی ڈالتا ہوں اپنے سر پر تین لپ اور بخاری میں ہے
کیا تین بار اور حضرتؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا اپنے سر پر پانی ڈالنے کو یہ حضرتؐ
نے اوس وقت فرمایا جب اصحاب نے حضرتؐ کے پاس غسل میں مناظرہ و تردد کیا سو بعض
قوم نے کہا میں تو اپنے سر کو فلانا یا جبرئیل سے دہوتا ہوں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ غسل میں تین بار پانی ڈالنا سنت ہی اور ہر بار اگر تمام سے [illegible] سنت ہے اوسواسطے

ق ۱۲۳۱

حضرت نے اوسکو دور کر دیا ق عَائِشَۃ کُنَّا اَنَا وَالنَّبِیُّ ... اللّٰہ ... کرہتُ اَنْ اَمُرَّ عَلَی النَّاسِ
بحاری ومسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو تو خواب میں دکھلایا گیا
اور تجھکو ... لوگوں ... اور ... ف اس میں اعتماد ہو دیتے حضرت مرجاد ... کی
تھا چاہئیے سکا ... پانچوں ... میں ... اصل ... جماع سکا ... کرنا ... ہوا تو حضرت عائشہ
حضرت سے کہا کہ ... اوس ... اور دیکھتے حضرت نے سب حدیث فرمائی ...
ما ... کی شرط ... ہے لیکن حضرت جو صاحب ... ہے کہ حضرت کا ... اوس ... کا تھا ...
لیے ... سے اے ... ق عبد اللّٰہ بن سلام اَتَاکَ اَوَّلُ اَشْرَاطِ
السَّاعَۃِ وَمَا اَوَّلُ مَا یَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ یَاْکُلُہٗ اَھْلُ الْجَنَّۃِ فَزِیَادَۃُ
کَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَۃِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَۃِ نَزَعَتْ اَتَانَا
ہماری ... بخاری اور مسلم میں عبد اللّٰہ بن سلام سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ قیامت کی ... پہلی نشانی تو یہ ہے کہ ایک آگ لوگوں کو ... سے ... کی طرف
ہانک لیجاوے گی اور پہلا کھانا تو جسکو بہشتی کھاوینگے سو مچھلی کے کلیجے کی بڑی ... ہوگی
... مرد ... سے عورت کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو مرد نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا
اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو عورت نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا
ان باتوں کا حضرت نے عبد اللّٰہ بن سلام کو اوس وقت ... ہوں پہلے مسلمان ہوئے
ان سوں ... ف عبد اللّٰہ بن سلام ... یہودیوں کے بڑے عالم تھے جب حضرت
مدینے میں تشریف لائے تو عبد اللّٰہ بن سلام نے کہا کہ میں حضرت سے وہ سوال کرتا ہوں جسکا جواب
سوائے نبی اور کوئی نہیں دے سکا سو فرمایا تو کہ قیامت کی پہلی نشانی کون ہی ...
لوگ ... کھانا کیا ... اور لڑکا ماں باپ سے ... ہوتا ہی اسکا سبب ... ہوتا ہے حضرت
نے یہ حدیث فرمائی پھر عبد اللّٰہ بن سلام مسلمان ہوئے ہر اَبُوْ سَعِیْدٍ اَمَّا اَھْلُ النَّارِ الَّذِیْنَ ھُمْ
اَھْلُھَا فَاِنَّھُمْ لَا یَمُوْتُوْنَ فِیْھَا وَلَا یَحْیَوْنَ وَلٰکِنْ نَاسٌ اَصَابَتْھُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِھِمْ ... فَاَمَاتَھُمْ

فَأَمَاتَهُمْ إِمَاتَةً حَتَّى إِذَا كَانُوا فَحْمًا أُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِيءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوا عَلَى أَنْهَارِ
الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيلَ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ أَفِيضُوا عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُونُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ رواه مسلم
مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دوزخی لوگ جو حقیقت مین دوزخ کے لائق
ہین سو وہ تو اوسمین نہ مرینگے نہ جیاینگے ولیکن کچھ لوگ ہون گے کہ انکو دوزخ کی آگ لگی ہوگی
اونکے گناہون کے سبب سے یا یون فرمایا کہ اون کے خطاؤن کے سبب سے سو آگ نے اونکو بیدم
کر دیا یہان تک کہ جب کوئلہ ہو جاوینگے تو شفاعت کا حکم ہوگا دولائے جاوینگے جتھے کے
جتھے تو بہشت کی نہرون پر بکھرے جاوینگے پھر حکم ہوگا ای بہشتیو ان پر پانی ڈالو تو وہ جم اوٹھین
گے جیسے جنگلی خودرو دانہ جمتا ہے بہاؤ کے کوڑے کرکٹ مین ف یعنے کافر جو دوزخ کے لائق ہین
نہ اونکو موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پاوین نہ زندگی ایسی کہ راحت ہو لیکن گنہگار مسلمان
دوزخ میں پڑ کے ایک مدت مردہ ہو جاوین گے یعنے شدت عذاب سے بیہوش ہو جاوینگے گویا مرگئے
پھر اسکے بعد بہشت مین داخل ہونگے ھ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ
أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ
فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي
أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي وَفِي رِوَايَةٍ كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ مَنِ اسْتَمْسَكَ
بِهِ وَأَخَذَ بِهِ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ وَفِي رِوَايَةٍ هُوَ حَبْلُ اللهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ
عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ رواه مسلم مین زید بن ارقمؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہے کہ خبردار ہو جاؤ ای لوگو کہ
مین آدمی ہون نزدیک ہے کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانیوالا آوے تو مین اوسکا
کہا مانون یعنے ملک الموت آوے اور میرا انتقال ہوا اور مین تم مین دو بڑے بھاری عمدہ
چیزین چھوڑے جاتا ہون ان دو مین اول تو خدا کی کتاب ہے جسمین نور اور ہدایت ہی سو خدا کی
کتاب کو لو اور خوب سا اوسکو تھامو یعنے اوسپر عمل کرو اور دوسری چیز میرے اہل بیت

اپنے گھر والے جن مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہلبیت کے مقدمے مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون
اپنے اہلبیت کے مقدمے مین اور ایک روایت ہی کہ خدا کی کتاب مین ہدایت اور نور ہی جو کو
چمٹ گیا اور جس نے اسکو لیا وہ ہدایت پر ہوا اور جسنے اسکو چہوڑا وہ گمراہ ہوا اور دوسری
روایت مین یون ہی کہ قرآن خدا کی رسی ہے یعنے اوسکے ملنیکا وسیلہ ہے جسنے اوسکی پیروی
کی وہ راہ پر ہوا اور جسنے اوسکو چہوڑا وہ راہ کو بہولا **ف** روایت ہی کہ ہجرت کے دسوین سال
جب حضرت حجۃ الوداع کرکے پہرے اور مکے مدینے کے درمیان اوس مقام پر پہنچے جسکا غدیر خم
نام ہی تو حضرت نے خطبہ پڑہا خدا کی حمد کیا اور نصیحت کی اور یہہ حدیث فرمائی تمام عرب کے گروہ حجۃ
الوداع مین حضرت کے ساتھ تھے اور غدیر خم تک حضرت کے ساتھ آئے یہان سے ہر ایک کی راہین
بٹتی تہین وہان حضرت نے سب عرب کو قرآن اور اہلبیت کی تعظیم جتا دی اسواسطے کہ حضرت کو
معلوم تہا کہ امت مین اختلاف پڑیگا قرآن کے معنون سے لوگ غفلت کرینگے اور اہلبیت کی
تعظیم اور محبت مین بعضے لوگ قصور کرینگے بلکہ محبت کی جان عداوت پر کمر باندہینگے جیسے
خارجی اور ناصبی ہو تو فرمایا کہ میری موت قریب ہی مین ہمیشہ زندہ نہین رہ سکتا کہ مجہ سے ہر چیز
دریافت کر لے تو میرے بعد ہدایت کی صورت یہی ہی کہ قرآن کو محکم پکڑو کہ اوسمین سراسر نور اور
ہدایت ہی ہر ایک چیز مجمل اور مفصل اوسمین موجود ہے اور اہلبیت کی تعظیم اور محبت کرنا
کہ وہ قرآن کے بعض مین اہلبیت کہئین گہر والون کو سو حضرت کی بی بیان اور حضرت کی اولاد
سب اہلبیت مین داخل ہین کہ ہندوستان مین بہی بی بی کو گہر کے لوگ بولتے ہین بی بی کو
اہلبیت مین نہ داخل کرنا یا تو جہالت سے یا تعصب باہے الحمد للہ کہ اس حدیث پر پورا عمل
اہلسنت کو نصیب ہوا اسواسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل قرآن کے موافق ہے قرآن کے بہت
کسی چیز پر عمل نہین کرتا اور تمام اہلبیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہین بخلاف خارجیون
اور ناصبیون کے کہ اکثر اہلبیت سے عداوت وہ کہتے ہین اور شیعہ کا تو عجب حال ہے کہ
آپ کو اہلبیت کا دوست کہتے ہین لیکن حضرت کی بی بیون کو اہلبیت مین نہین داخل کرتے

مذہب حضرت فاطمہؓ کی اولاد کو اہل بیت میں گنتے ہیں سو انہیں ہی اہل بیت اولام نزاد وخشیہ
ہیں تو حقیقت میں وہ سب اہل بیت کے دوست نہ ٹھہرے انیس واہی محبت کا دعوی ہیچ ہی
ہونہیں جیسے قرآن کے بعض سورہ کو ماننا اور بعضی سورہ کا انکار کرنا درست نہیں اور قرآن
کو تو شیعہ صاف جو ابدیا ہی کہتے کہ سوا اماموں کے قرآن کا مطلب کوئی نہیں جانتا
تو گویا ان کے نزدیک قرآن مجید توریت اور انجیل کی طرح منسوخ الحکم ہی تو صاف ظاہر ہوا کہ ان کو
سنت کے سواے اس حدیث پر عمل کرنا نصیب نہیں ق ۱۵ المسور بن مخرمۃ و مروان بن
الحکم اما بعد فان اخوانکم قد جاؤنا تائبین وانی قد رایت ان ارد الیہم سبیہم فمن احب
منکم ان یطیب ذلک فلیفعل ومن احب منکم ان یکون علی حظہ حتی نعطیہ ایاہ من اول ما
یفیء اللہ علینا فلیفعل یعنی صحیح بخاری و مسلم میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بعد حمد اور صلوٰۃ کے بات تو یہی کہ تمہارے بھائی کہ
توبہ کرکے یعنی مسلمان ہوکے آئے ہیں اور البتہ میں نے یہہ ٹھہرایا ہی کہ انکے جورو لڑکے جو قیدی ہیں
اونکو پھیر دوں سو جس شخص کو تم میں یہہ بات اچھی لگے تو چاہیے کہ اوسپر عمل کرے یعنے اپنے حصے
کے قیدی مفت بخوشی پھیر دیوے اور جو شخص تم میں چاہے کہ اپنے حصے پر رہے تو اسکو ہم بدلا دینگے
اوس مال سے جو ہمکو اول خدا عنایت کرے تو چاہیے کہ اوسپر عمل کرے یعنے بطور قرض کے دیوے حضرتؐ
کو مراد ہوازن کا گروہ ہی ف جنگ حنین میں ہوازن کی قوم حضرتؐ سے لڑی اونکو شکست
ہوئی اونکے جورو لڑکے اور مال اصحاب میں تقسیم ہو گیا جب وہ لوگ مسلمان ہوے اور اپنی جورو لڑکے
حضرتؐ سے مانگنے لگے تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یعنے جو اپنا حصہ خوشی سے دیوے تو بہتر
اور اگر کسیکو دینا منظور نہو تو ہمکو بطور قرض دیوے ہم اوسکو اور جگہ سے بدلا دیوینگے
آخر سب اصحاب نے اپنے حصے خوشی سے بلا عوض دیئے معلوم ہوا کہ اگر غنیمت کا مال کسی سے لینا
درست ہی ص ۱۶ حدیث اما بعد فان اللہ عز وجل فی کتابہ یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم
من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالا کثیرا ونساء واتقوا اللہ الذی

تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا
قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ
مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مسلم نے جریرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ بعد حمد و صلوٰۃ کے بات تو یہ ہے کہ حضرت خدا نے اپنی کتاب میں یہ آیتیں اتاری ہیں کہ اے
لوگو ڈرو اپنے رب سے جس نے تمکو ایک ذات سے بنایا اور اسی سے اسکی جورو پیدا کی یعنے آدم کی
پسلی سے حوا بنائی اور ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں پھیلائیں اور ڈرو خدا سے جسکے نام
کے وسیلے سے آپس میں سوال کرتے ہو اور ڈرو قرابت کی پاس داری سے البتہ خدا تمکو نگہبان ہے یعنے
تمہارا احوال دیکھتا ہے اے ایمان دارو ڈرو خدا سے اور چاہیئے کہ ہر ایک جان غور کرے کہ اپنے
واسطے کل کے یعنے قیامت کے کیا سامان کیا اور ڈرو خدا سے مقرر البتہ خدا خبردار ہے جو تم کرتے
ہو حضرتؐ نے فرمایا چاہیئے کہ خیرات کرے ہر ایک مرد اپنے دینار سے اور اپنے درم سے اور اپنے
کپڑے سے گیہوں کے صاع سے چھوارے کے صاع سے یہاں تک حضرتؐ نے فرمایا کہ آدھی چھوہارے
سے بھی ف جریرؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ پاس بیٹھے تھے کہ مضر کا قوم ننگا نہایت محتاج آیا
حضرتؐ کو انکا حال دیکھکر نہایت درد آیا بلال سے فرمایا کہ اذان دے جب لوگ جمع ہوئے
تب حضرتؐ نے خطبہ پڑھ کے یہ حدیث فرمائی یعنے تم سب آدم کی اولاد ہو تو یہ لوگ بھی تمہارے
بھائی ٹھہرے تو ان پر احسان کرنا واجب ہوا کہ قیامت میں یہ خیرات تمہارے نجات کا سامان
ہوگی ہر شخص اپنے مقدور کے موافق خیرات کرے اور ایک انصاری مرد اشرفی کا ایک توڑا لایا
اور دوسری روایت یوں ہے کہ عمر فاروقؓ مٹھی بھر اول دے نہیں لا سکے پھر تو تار لگا سب لوگ ہر ایک
چیز لائے حضرتؐ نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جو شخص نیک راہ نکالیگا تو اس راہ پر چلنے والوں
کا سب کا ثواب اسکو ملیگا اور جو بدراہ نکالیگا تو سبکا عذاب اوسپر پڑیگا ھ جابرؓ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ
خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ
ضَلَالَةٌ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہے

کہ بہتر کلام خدا کی کتاب ہی اور بہتر طریقہ محمد کا طریقہ ہی اور نہایت برے کام جو دین میں نئے
نکالے گئے اور ہر بدعت گمراہی ہے **ف** یعنے میرے بعد فرقے اور دین میں سست بر جاینگے اسواسطے
کہ قرآن سے بہتر کوئی کلام نہیں اور میرے طریق سے بہتر کسیکا طریق نہیں کہ تم میری پیروی کرو اور چونکہ
اوسکو ہوا و ہوس اختیار کرنیوالے دین میں نئے کاموں سے روکا اور ہر ایک بدعت کی گمراہی بیان
کی بدعت اوسکا نام ہی جسکی شرع میں کچھ اصل ہو **خ** أمّا بعد فإنّ هذا الحيّ من
الأنصار يقلّون ويكثر الناس فمن ولي شيئا من أمّة محمّد فاستطاع أن يضرّ فيه أحدا
أو ينفعه فليقبل من محسنهم وليتجاوز عن مسيئهم یعنے عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ البتہ یہ انصار کا قبیلہ روز بروز گھٹتا جاویگا اور
کے سوا اور لوگ بڑھتے جاوینگے سو جو شخص کہ حاکم ہو وے محمد کی امت سے کسی چیز کا پھر ہو
اپنی حکومت میں اتنی طاقت ہو کہ کسیکا ضرر کر سکے یا کسیکو نافع پہنچا سکے تو چاہئے کہ
انصار کے نیکوں کے قبول کرے اور انکے بدکاروں سے درگذر کرے **ف** حضرت کو معلوم
ہو گیا تھا کہ بنی امیہ کی سلطنت میں انصاریوں پر زیادتی ہوگی اسواسطے یہ حدیث انصار کی
سفارش میں فرمائی یعنے امت محمدی کے حاکم کو لازم ہی کہ انکی نیکیوں کے تعظیم اور توقیر کرے اور
انکے بدکاروں سے چشم پوشی کرے جیسے اگر کوئی حرکت تعزیر کے لایق کریں تو حاکم اوسکو
جانے دے اور یہ مطلب نہیں کہ اگر یہ انصار حد مارنیکا گناہ کریں تو ان پر حد نہ مارے اسواسطے
کہ حدود میں سفارش نہیں اور انہیں حاکم کو کچھ اختیار نہیں حضرت نے خود فرمایا ہی کہ اگر فاطمہ
محمد چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹوں **خ** عمرو بن تغلب أمّا بعد فوالله إنّي لأعطي الرجل
وأدع الرجل والذي أدع أحبّ إليّ من الذي أعطي ولكن أعطي أقواما لما أرى
في قلوبهم من الجزع والهلع وأكل أقواما إلى ما جعل الله في قلوبهم من الغنى والخير منهم
عمرو بن تغلب یعنے عمرو بن تغلب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد حمد اور
صلوۃ کے بعد بات یہ ہی کہ خدا کی قسم کہ میں دیتا ہوں ایک مرد کو اور چھوڑتا ہوں

دوسرے

دوسرے مردکو سبب جسکو مین چہوڑتا ہون وہ میرے نزدیک زیادہ پیارا ہے
اوس سے جسکو مین دیتا ہون ولیکن مین تو چند قومونکو دیتا ہون اسواسطے کہ مین انکے
دلونمین بلا صبری اور حرص دیکہتا ہون اور لیتے قومونکو اسپر چہوڑتا ہون کہ خدا نے انکے
دلونمین بی پروائی اور خیر ڈالی ہی اونہین مین عمرو بن تغلب بہی ہی **ف** حضرتؐ کے پاس
کچہ مال آیا حضرتؐ نے بعضونکو دیا اور بعضونکو نہ دیا پہر حضرتؐ کو معلوم ہوا کہ جنکو مال نہین دیا تہا وہ
رنجیدہ ہین تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یعنے میرے دینا محبت اور نہ دینا رنج کا سبب
نہو بلکہ بالعکس معاملہ ہی کہ بیصبری لالچی لوگونکو دیتا ہون اور قناعت والونکو قناعت پر چہوڑتا ہون
ق یَا عَائِشَةُ اِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ
وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوبِي اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ
تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد اے عائشہ مجہکو تیری ایسی ایسی بات پہنچی ہے سو اگر تو گناہ سے
پاک ہوگی تو خدا تیری پاکی بیان کریگا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی ہو تو مغفرت مانگ خدا
سے اور اسکے طرف توبہ کر اسواسطے کہ بندے نے جب اپنے گناہ کا اقرار کیا پہر توبہ کی تو خدا اوسکا
توبہ قبول کرتا ہی اوسپر رحمت سے متوجہ ہوتا ہی **ف** جب حضرت عائشہؓ پر تہمت ہوئی تب حضرتؐ
نے یہہ حدیث فرمائی باقی اسکا پورا قصہ پانچوین باب مین ہوچکا **خ** اَبُو الدَّرْدَاءِ اَمَّا صَاحِبُكُمْ
فَقَدْ غَامَرَ يَعْنِي اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بخاری مین ابو درداؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ تمہارے صاحب نے تو مقرر اپنی جان کو خوف مین ڈالا ہی صاحب سے مراد صدیق
اکبر ہین **ف** اسکا پورا قصہ ہوچکا کہ صدیق اور فاروق سے کسی باتین رنج ہوگیا تہا صدیق
دامن اٹہائے رنج مین حضرتؐ پاس آگئے تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی پہر فاروق بہی آگئے
اور صفائی ہوگئی **ق** كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّمَا هُدًى لَكَ تَصَدَّقَ ثُمَّ حَتَّى يَقْضِيَ اللهُ بَيْنَكَ وَكَ
کذا بخاری اور مسلم مین کعب بن مالکؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسنے توبہ النقبا

سچ کہا سو لو ابہی بیان اپنے حال کا کرے کہ میں پیچہے رہ گیا ... کعب بن مالک سے

ترمذی ف روایت ہی کہ کعب جنگ تبوک میں حضرت کے ساتھ نگئے تھے جب حضرت وا

سے پلٹ آئے تو نہ جانے والون سے سبب پوچہا منافقون نے جہوٹی قسمین کہا کر

حضرت کو راضی کرلیا جب کعب سے پوچہا تو سچے مسلمان تھے انہون نے کہا کہ

مین نے سواری خرید کی تہی اور سامان سفر کا درست کیا تہا آج چلتا ہون کل چلتا ہون

کہتے مین رہ گیا مجھکو حقیقت مین کوئی مانع نتہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور کعب

سچ کو خدا پر سپرد کیا اور فرمایا کوئی تمسے بات چیت نکرے حق تعالی نے انکی

کی برکت سے پچاس دن کے بعد انکی توبہ قبول کی اور آیۃ اتاری اور جہوٹے منافقون کی

فضیحتی مین اور آیتین اُتریں معلوم ہوا کہ راستی کا انجام نیک ہے گرچہ اول بظاہر تلخی مین ملوم ہے

الباب الثامن

آٹہوین باب مین کئی فصلین ہین

فصل

اس فصلین وہ حدیثین ہین جنکی شرح مقدمہ لیے شمار نہین ہین

قمر ۱۴۰ م المقداد ابن سود الکندی یا مقداد قال م لما تحیث المقداد الی الاذ و تخریج الی الارض ... ثم مر حضر النبی صلی اللہ علیہ وسلم من المدینة طلب الاخیر الحلیمی ... تا ایسر مسلم من

مقداد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مقداد تیرے ہر دو ون شانے ایک جزو ہیں سے

یہہ حضرت نے اسوقت فرمایا کہ جب مقداد زمین تک پہنچے کر زمین پر گر پڑے حضرت

دونو کا حصہ بچا لیے سبب سے اور دوسری بار قتون پر کرون کے دو شانے کی جہت سے ف

قمر ۱۵۰ اس حدیث کا مفصل قصہ با لجون مین سمشل کذا المنفہ الالاخیر کے بیان مین م ابو ھریرہ

اعضتان فی الناس ھما بھم کفر الطعن فی النسب و النیاحۃ علی المیت مسلم من ابو ھریرہ

روایت

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو شخص لوگوں میں ایسے ہیں جو اونکے حق میں کفر ہیں ایک تو نسب
میں عیب لگانا اور دوسرے مردے پر نوحہ کرنا ف یعنے یہ کفر کی رسمیں ہیں اور اگر انکو حلال جانکر
کرے تو مسلمان کافر ہی ق عن ابي موسى جنتان من فضة آنيتهما وما فيهما وجنتان من
ذهب آنيتهما وما فيهما وما بين القوم وبين ان ينظروا الى ربهم الا رداء الكبرياء
على وجهه في جنة عدن رواه البخاري ومسلم ابو موسے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ چاندی کی دو بہشتیں ہیں انکے برتن اور جو چیز اون میں ہی سب چاندی کی ہی اور سونیکی دو بہشتیں
ہیں انکے برتن اور جو چیز انمیں ہے سب سونیکی ہی اور انکی قوم کے درمیان اور رب کے
دیکھنے کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں سوائے ایک جلال کے چادر کے کہ اوسکی ذات پاک
پر ہی عدن کے بہشت میں ف اس حدیث میں ولمن خاف مقام ربه جنتان ومن دونهما
جنتان کا بیان ہے ص عن ابي هريرة صنفان من اهل النار لم ارهما قوم معهم سياط كاذناب
البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات رؤسهن كاسنمة
البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وان ريحها لتوجد من مسيرة كذا
وكذا رواه مسلم ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی لوگ ہیں کہ
انکو میں نے نہیں دیکھا ایک قوم تو وہ ہیں کہ اونکے ساتھ کوڑے رہینگے جیسے بیلوں کے دمیں
کہ اونسے لوگوں کو مارینگے اور دوسری قسم وہ عورتیں ہیں جو کپڑے پہنے ہیں اور ننگی ہیں
مردونکو اپنی طرف جھکاتی ہیں آپ مردونکی طرف جھکتی ہیں سر اونکے جیسے اونٹوں کے جھکے
کوہان وہ عورتیں جنت میں نجاوینگی اور نہ اسکی خوشبو پاوینگی اور البتہ اسکی خوشبو
ملتی ہی اتنی اور اتنی دور سے ف یعنے حضرت کے وقت میں ایسے لوگ نتھے اول قسم
سے جو جلاد اور کوتوال مراد ہیں جو مظلوم کو بادشاہ اور حاکم پاس بیٹھن جاتے
بلکہ مار لیتے ہیں اور دوسرے قسم سے مراد بدکار عورتیں ہیں کہ یہ جو فرمایا کہ کپڑے
پہنے ہیں اور ننگی ہیں یعنے اونکا لباس ایسا ہے جس سے بدن نظر آتا ہی جیسے مہین دوپٹے

اور ریشمی کی کرتیاں اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا لباس حرام ہی اسواسطے کہ
لباس کی غرض یہی ہی کہ بدن چھپے پھر جب بدن نظر آیا تو بے لباس جیسے کیا فایدہ ہوا
ق ابو ہریرۃ کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن
سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ دو بول ہیں زبان پر ہلکے تول میں بھاری خدا کے نزدیک پیارے ایک سبحان اللہ
وبحمدہ دوسرے سبحان اللہ العظیم خ ابن عباس نعمتان مغبون فیہما کثیر من الناس
الصحۃ والفراغ بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو
نعمتیں ہیں جن میں اکثر لوگوں کو زیان اور نقصان ہوتا ہی ایک تو تندرستی دوسری روزی
خاطر جمعی ف یعنے صحت اور فراغت ایسی عمدہ نعمت ہی کہ آدمی جو عبادت اور دینی کام کرے
سو کر سکتا ہی لیکن اکثر اس نعمت کی قدر نہیں جانتے دنیاوی نکمے کاموں میں غفلت کر کے
انہیں اس نعمت کو برباد کر کے دین سے مفلس ہو جاتے ہیں م ابو ہریرۃ ثلث اذا خرجن
لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا طلوع الشمس من
مغربہا والدجال ودابۃ الارض مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تین نشانیاں ہیں کہ جب نکلیں تو اوس جاندار کو ایمان لانا نفع نہ دیگا جو ان نشانیوں
سے پہلے نہ ایمان لایا ہو یا اپنے ایمان میں کچھ بہتری کی ہو یعنے ایمان کو نفعدار نہ
کیا ہو ایک نشانی تو سورج کا پچھم سے نکلنا دوسری نشانی دجال تیسری نشانی زمین کا جانور
ف یعنے جب یہ نشانیاں ظاہر ہوں تو قیامت نمود ہو گئی ایمان بالغیب باقی نہ رہا
اسواسطے اسوقت کا ایمان لانا کچھ فائدہ نہ کریگا ق ابو ہریرۃ ثلثۃ لا یکلمہم اللہ
یوم القیمۃ ولا ینظر الیہم ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم رجل علی فضل ماء بالفلاۃ
یمنعہ من ابن السبیل ورجل بایع رجلا بسلعۃ بعد العصر فحلف لہ باللہ لاخذہا
بکذا وکذا فصدقہ وھو علی غیر ذلک ورجل بایع اماما لا یبایعہ الا للدنیا

فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى وَاِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین کہ جنسے خدا قیامت مین نہ بولیگا اور نہ انکو دیکھیگا اور نہ انکو گناہ سے
پاک کریگا اور انکے لئے عذاب دردناک ہی ایک تو وہ مرد جو بیابان مین حاجت سے زیادہ
پانی رکھے اور مسافر کو اس پانی سے روکے اور دوسرا مرد وہ ہی جسنے کسی مرد سے ایک
جنس کو بیچا عصر کے بعد پھر اوس سے خدا کی قسم کہائی کہ مین نے اس جنس کو اتنی اور اتنی قیمت
کو مول لیا ہو اوسنے اوسکو سچا جانا اور حالانکہ اوسنے اتنی قیمت کو لیا تھا یعنے اوسنے جھوٹی قسم کہائی
اور تیسرا مرد وہ ہے جسنے ایک امام سے بیعت کی اور اوسنے بیعت نہین کی مگر دنیا ہی کے واسطے سو
اگر امام نے دنیا مین سے اوسکو کچھ دیا تو اوسنے عہد پورا کیا اور اگر اوس نے دنیا سے کچھ نہ دیا تو
اوسنے عہد پورا نہ کیا **ف** بیچ کو جھوٹی قسم کہانا ہر وقت گناہ ہی لیکن بعد عصر کے زیادہ تر گناہ
ہی کہ اوسوقت مین فرشتے حاضر ہوتے ہین ۞ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ
لَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَّمَلِكٌ كَذَّابٌ وَّعَائِلٌ مُّسْتَكْبِرٌ
مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنسے خدا کلام نکریگا
قیامت کے دن اور نہ اونکو گناہون سے پاک کریگا اور نہ انکی طرف رحمت کی نظر سے
دیکھیگا اور انکو سخت مار ہوگی ایک بڈھا حرام کار دوسرا جھوٹہا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج جو
کنگال ہے مغرور ہے بوجہ قلت مال سے اپنا حق لیوے نہ نوکری اور کسب سے اپنے لوگون کے
خبرگیری کرے **ف** ہر چند حرام کاری اور جھوٹ اور غرور سبکے حق مین برا ہے لیکن ان تین
شخص کے حق مین نہایت بیموقع ہے کہ باوجود پیری کے حرام کاری سراسر شقاوت ہی اور
باوجود بادشاہی اور سرداری کے جھوٹ بولنا بیجا ہی اور باوجود محتاجی کے کبر کرنا نہایت
نامناسب ہی ۞ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَ فَقَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مِرَارٍ قَالَ اَبُوْذَرٍّ
خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْـ

مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا کلام نکریگا
قیامت کے دن اور نہ انکی طرف نظر رحمت سے دیکھیگا اور نہ ان کو گناہون سے پاک کریگا اور انکو عذاب ہے دردناک
ابو ذرؓ نے کہا پھر حضرتؐ نے اسکو تین بار پڑھا ابو ذرؓ نے کہا برباد ہو گئے وہ لوگ اور ٹوٹا اٹھایا
کون ہین وہ لوگ یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک تو ازار کا لٹکانیوالا یعنی جسکا پائجامہ یا ازار
ٹخنے سے نیچے رہے دوسرا خیرات کرکے احسان جتانیوالا تیسرا بیچنے والا اپنی چیز کو جھوٹی قسم کہا کر

۱۰۲ ق

ق ثَلٰثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ
وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَطَؤُهَا فَاَدَّبَهَا
فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ بخاری اور
مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنکو دوہرا ثواب ہے ایک وہ
اہل کتاب سے یعنی یہودی اور نصرانی جو ایمان لایا ہی اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمدؐ کا دوسرا
وہ مملوک جس نے خدا کا حق ادا کیا اور اپنے مالکون کا حق ادا کیا تیسرا وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی
تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اوس نے اوسکو ادب سکھلایا سو بہت اچھی طرح اوسکو ادب سکھلایا
اور اوسکو شرع کے حکم بتلائے سو اوسکی اچھی طرح تعلیم کی پھر اسکو آزاد کیا بعد اسکے اوس سے
نکاح کرلیا تو اوسکے واسطے دو ثواب ہین ایک ثواب تعلیم اور آزاد کرنیکا دوسرا ثواب

۱۰۳ م

نکاح کرنیکا م عن ابی قتادة ثَلٰثٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ
صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ
يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ مسلم مین ابو قتادہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین روزے ہر ایک مہینے سے اور رمضان کا روزہ دوسرے
رمضان تک سو یہ تمام سال کا روزہ ہی عرفہ کے دن کا روزہ مین امید رکھتا ہون خدا سے
یہ کہ گناہ مٹا دیگا ایک برس پہلے کا اور ایک برس پیچھے کا اور محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ
مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ پہلے برس کا گناہ مٹا دیگا ف مصابیح مین ابو قتادہؓ سے تدا

ہی کہ شرط اوروقت کیا یا رسول اللہ سال بھر کا روزہ رکھنا ایسا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ سال
کا روزہ رکھنے والا نہ روزہ دار ہے نہ بے روزہ یعنے درست نہیں پھر یہہ حدیث فرمائی یعنے
جسکو سال بھر روزہ رکھنے کا شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینے کے تین دن روزہ رکھے
اسکو سال بھر کے روزے کا ثواب ملیگا **م** ام سلمةؓ ثلث للثیب وسبع للبکر مسلم مین حضرت
ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین راتیں بیوہ عورت کو اور سات راتیں کنواری
عورت کو **ف** یعنے اگر بیوہ عورت سے نکاح کرے تو تین راتیں برابر اوسکے پاس رہے اور
کنواری پاس سات راتیں رہے اور یہی مذہب ہی امام شافعیؒ کا **ق** انسؓ ثلث من کن فیہ
وجد حلاوة الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواہما وان یحب المرء
لا یحبہ الا للہ وان یکرہ ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یقذف
فی النار بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین خصلتیں ہین کہ
جسمیں وہ ہووینگی وہ ایمان کے شیرینی کا مزا پاوے گا ایک وہ شخص جسکے نزدیک اللہ اور اوسکا
تمام عالم سے زیادہ تر محبوب ہو دوسرے یہہ کہ محبت کرے مرد سے اسطرح کہ نہیں
اوسکو مگر خدا ہی کے واسطے یعنے محبت مین دنیا کا کچھ لگاؤ نہیں تیسرے یہہ کہ برا جانے
کفر مین پھر پلٹ جانیکو بعد اسکے کہ خدا نے اوسکو کفر سے نکالا جیسے اوسکو برا لگتا ہی آگ
مین ڈالا جانا یعنے کفر سے ایسا ڈرے جیسے آگ سے ڈرتا ہی **ف** تمام عالم سے خدا اور
رسول کو زیادہ چاہنیکا یہہ معنا ہی کہ خدا اور رسول کے رضامندی کو سبکی رضامندی پر مقدم
رکھے مخالف شرع کام مین کسیکی رعایت نکرے خواہ مرید ہو خواہ آقا **م** ابو مالک الاشعریؓ
اربع فی امتی من امر الجاہلیة لا یترکونہن الفخر بالاحساب والطعن فی الانساب
والاستسقاء بالنجوم والنیاحة مسلم مین ابو مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ چار خصلتیں میری امت مین زمانہ کفر کی رسمیں ہین جنکو نچھوڑینگے ایک فخر کرنا
اپنے خاندان پر دوسرے عیب لگانا لوگون کے نسب مین تیسرے مینہ کو چاہنا ستارون سے یعنے

ق ۱۰

مین جاری مین تمام عوام معتقد نجوم اور توجہ اسمین کرتا رہیگا اور خاندان بر فخر کرنا اور نسب مین طعنہ کرنا اکثر خواص مین بہی موجود ہی انشاء اللہ مین رکہیگے ق عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چار چیزین ہین کہ جسمین وہ چارون ہونگے وہ نرا منافق ہی اور جس مین ایک خصلت ہوگی ان چارون سے اوسمین ایک ہی نفاق کی خو ہی یہان تک کہ اوسکو چھوڑ دیوے ایک تو یہ کہ جب اوسکے پاس امانت رکہے تو اوسمین خیانت کرے دوسرے یہ کہ جب بات کہے تو جھوٹ بولے تیسری یہ کہ جب قول اور اقرار کرے تو اوسکے خلاف کیسے چوتھی یہ کہ جب کسیسے لڑے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندہے ف منافق دو قسم ہین ایک یہ کہ دلمین کفر ہو اور زبان سے اسلام کا اقرار کرے حضرت کے وقت مین جو منافق تہے اسیطرح کے تہے دوسری یہ کہ دلمین کفر نہین اسلام ہی لیکن سست اعتقاد اور فسق و فجور مین گرفتار ہو سو اس حدیث مین دوسری قسم کا ذکر ہی یعنے ایمان کے لائق تو یہ تہا کہ وہ ان برے کامون سے بچتا جب نہین کرتا رہتا تو اسلام کا لطف اسمین کچھ ظاہر نہوا اسواسطے اوسکو منافق فرمایا

ق ۱۱

ق طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيدُ عَلَى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ وَفِي رِوَايَةٍ اَفْلَحَ وَاَبِيهِ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ [illegible] ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ [illegible]

اور وہاں سے حضرت نبی سے پوچھا کہ اسلام کی ارکان تو پھر اس مرد نے کہا کیا مجھ پر
اور ان پانچ کے سوا اور بھی نماز ہے تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفل نماز پڑھے فقط پھر
حضرت نے فرمایا اور رمضان کے مہینے کی روزے پھر اسنے کہا کہ مجھ پر اسکے سوا بھی ہے روزہ
پس حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفل روزہ رکھے اور حضرت نے اسے زکوٰۃ کا ذکر کیا تو
اسنے کہا کیا مجھ پر زکوٰۃ کی سوا اور بھی دینا فرض ہے حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو بطور نفل دیوے
پھر پلٹ چلا وہ مرد اور وہ کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی کہ میں نہ بڑھاؤنگا اور نہ اسمیں سے کچھ گھٹاؤنگا
تو حضرت نے فرمایا کہ مراد کو پہنچا اگر سچ کہتا ہے اور دوسری روایت یوں ہی کہ مراد کو پہنچا اسکے
باپ کی قسم اگر وہ سچا ہے یا یوں فرمایا کہ بہشت میں داخل ہوا اسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہے **ف**
حضرت نے حج کا ذکر نہیں کیا اسواسطے کہ اسکا حال سب اسلام کے ارکان سے تھا اور یہ جو اسنے
کہا میں نہ بڑھاؤنگا اور نہ گھٹاؤنگا یعنے ان فرضوں میں اپنی طرف سے بادتی کمی نکرونگا اور یہ
مطلب نہیں کہ فرض کے سوا سنت نفل نہ ادا کرونگا اور حضرت نے جو اسکے باپ کی قسم کھائی تو
عرب کے عادت کی بموجب حضرت کی زبان سے نکل گئی تعظیم منظور نتھی یا غیر خدا کی قسم اسکی بعد منع
ہوئی **ق** عائشۃ خمس من الدواب کلھن فاسق یقتلن فی الحرم الغراب والحدأۃ
والعقرب والفارۃ والکلب العقور بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ پانچ جانور ہیں وے سب موذی اور بدذات ہیں مار ڈالے جاویں حرم میں ایک کوا اور دوسری
چیل تیسری بچھو چوتھے چوہا پانچویں کتا کاٹنے والا **ف** جب حرم میں انکا مار ڈالنا درست ہوا تو
اور جگہ بطریق اولی انکو قتل کرنا درست ہے **ق** ابو ھریرۃ سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا
ظل الا ظلہ امام عادل وشاب نشأ فی عبادۃ اللہ ورجل قلبہ معلق فی المساجد
ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل دعتہ امرأۃ ذات منصب
وجمال فقال انی اخاف اللہ ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاھا حتی لا تعلم شمالہ
ما تنفق یمینہ ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے

۱۰۳۳ ق

۱۰۳۴ ق

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سات شخص ہیں جنکو خدا اپنے سایہ میں رکھیگا جس دن کہ سایہ
سوا کوئی سایہ نہوگا ایک عادل بادشاہ دوسرا وہ جوان جو خدا کی
بندگی میں مشغول ہوا تیسرا وہ شخص جسکا دل مسجد میں لگا رہتا ہے جب نکلتا ہے
مسجد میں جانا ہے اور مسجد کے ساتھ بیں لگا رہتا ہے چوتھے وہ دو شخص
محبت رکھتے ہیں ملتے ہیں تو اسی پر اور جدا ہوتے ہیں تو اسی پر [illegible]
خوبصورت عورت نے بلایا اپنے ساتھ زناکاری کیواسطے تو اسنے کہا کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں [illegible]
جسنے خیرات کی تو اسکو چھپایا یہانتک کہ نہیں جانتا اسکا بایاں ہاتھ کیا خرچ کیا اسکے داہنے
ہاتھ نے ساتواں وہ مرد جسنے خدا کو یاد کیا خالی مکان میں تو جاری ہوگئیں اسکی دونوں آنکھیں

۱۲۳۳ م

آنسو سے
الحی رواہ عائشۃ عشر من الفطرۃ قص الشارب و اعفاء اللحیۃ و السواک
و استنشاق الماء و قص الاظفار و غسل البراجم و نتف الابط و حلق العانۃ و
انتقاص الماء قال الراوی و نسیت العاشرۃ الا ان تکون المضمضۃ
مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دس چیزیں [illegible]
مونچھ کترانا دوسری داڑھی بڑھانا تیسری مسواک کرنا [illegible]
پانچویں ناخن کاٹنا چھٹے انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا [illegible]
آٹھویں زیر ناف کے بال مونڈنا نویں پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا [illegible]
[illegible]

۱۲۳۴ خ

[illegible] عبد اللہ ابن عمرو العاص [illegible]
من عامل بخصلۃ منہا رجاء ثوابہا و تصدیق موعودہا الا ادخلہ اللہ
بہا الجنۃ بخاری میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا [illegible]
[illegible]
[illegible]

میں ناحق کوکافر کہا ف اس حدیث میں ان اہل قبلہ کے لئے سخت تنبیہ ہے جو کسی مسلمان کو کافر کہتے ہیں اور کافر کہنا تو بڑی بات ہے
ادنیٰ بات سے بھی کسی کو ناحق طعن کرنا منع ہے

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جو شیخ نے مصابیح پر زیادہ کی ہیں

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لا یسمع بی احد من ھذہ الامۃ
یھودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی ارسلت بہ الا کان من اصحاب النار
مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم ہے اسکی کہ جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کہ نہ سنے گا
مجھکو کوئی اس امت میں سے یہودی ہو یا نصرانی اور ایمان نہ لاوے اس چیز پر کہ جسکے واسطے میں بھیجا گیا ہوں
مگر ہوگا وہ دوزخیوں میں سے ف امت دو قسم پر ہے ایک امت دعوت جنکو اسلام کی طرف بلایا اسمیں کافر اور مسلمان سب داخل ہیں دوسری امت اجابت یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے
اسمیں صرف مسلمان داخل ہیں یہاں امت سے مراد امت دعوت ہے ف یہودی اور نصرانی کا
خاص کر کے ذکر کیا کہ باوجود اہل کتاب ہونے کے جب انہوں نے حضرت کا ایمان نہ لانا وہ تو عذر والے
نہیں ہیں تو اور لوگ کس طرح ناجی ہو سکیں گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاں حضرت کی دعوت اسلام کے
پہنچی ہو وہاں کے لوگ معذور نہیں ہیں ایسے ہی جہاں دعوت نہ پہنچی ان کا بھی حال ہوگا
عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لیاتین علی احدکم یوم ولا یرانی ثم لان
یرانی احب الیہ من اھلہ ومالہ معھم مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا قسم ہے اسکی کہ جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کہ تم میں سے کسی پر البتہ ایک دن آویگا اور مجھکو
نہ دیکھیگا پھر تو مجھکو ایک بار دیکھنا اسکے نزدیک دوست تر ہوگا اسکے گھر والوں اور مالوں سے اپنے گھر والوں
اور مالوں سمیت ف اس حدیث میں حضرت نے اپنی موت کا اشارہ فرمایا اور اصحاب کو حضرت
کی صحبت کی رغبت دلائی کہ حضرت کے بعد وہ اسکی آرزو کرینگے پس صحبت کو غنیمت جانیں کیونکہ
جو کمال اصحاب کو حاصل ہوتے تھے وہ صحبت ہی سے حاصل ہوتے تھے اور مال اور اولاد سے حضرت کی صحبت زیادہ ہے

محبوب ہتی طرب ہی و شان ہوئی یہ حال ہے کہ خواب میں حضرت کی دیدار سے مشرف ہو
جاتا کو بیان کرتے ہیں ھ حنظلہ الاسیدی و الذی نفسی بیدہ ان لو تدومون
علی ما تکونون عندی و فی الذکر لصافحتکم الملائکۃ علی فرشکم و فی طرقکم
و لکن یا حنظلۃ ساعۃ و ساعۃ ثلاث مرات مسلم ابن حنظلہ سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا رسول کریم نے کہ قسم ہے اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر تم ہمیشہ اسی حال پر رہو جس طرح میرے پاس رہتے
ہو اور یاد الہی میں رہو تو ہمیشہ تم سے فرشتے مصافحہ کریں بچھونوں پر اور تمہاری راہوں میں
و لیکن اے حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت یاد پروردگار ف
یہ حنظلہ سے روایت ہے کہ وہ ابو بکر صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے ہیں اور کہا کہ حنظلہ منافق ہو گیا ہے حضرت نے فرمایا کہ کیونکر کہا کہ جب ہم لوگ حضرت کی مجلس میں ہوتے ہیں
آپ ہم کو دوزخ اور بہشت کی یاد دلاتے ہیں گویا ہم آنکھ سے دیکھتے ہیں سو جب ہم حضرت کے پاس سے
جاتے ہیں اور جورو اور لڑکوں اور کسب و کار میں مشغول ہوتے ہیں تو اکثر بھول جاتے ہیں تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حضور ہر دم رہا کرے تو آدمی سے بالکل نظام کار دنیا معطل ہو جائے
از شغل عالم اثر قرب سے متوسط وہ حال دم بدم نہیں رہتا اسکو نفاق نہ جاننا چاہیے کہ ظلمت کو
ما حکمت سی حال نہیں شعر ظلمت یہاں اگر جو دے۔ از عمر دی سے بجو درہ ق انس
والذی نفسی بیدہ انکم لاحب الناس الی ثلث مرات یعنی الانصار
یعنی الانصار روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ البتہ تم لوگ
بیشک انصار میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ تر پیارے ہو حضرت نے دو بار اسکو فرمایا خ
ابو سعید و قتادۃ بن النعمان و الذی نفسی بیدہ انھا لتعدل ثلث القران
یعنی سورۃ الاخلاص کی یعنی ابو سعید و قتادہ بن نعمان سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ البتہ قل ہو اللہ احد برابری قرآن کے
تہائی کے ھ ابو ہریرۃ والذی نفسی بیدہ لا یستتر المومن عن نجوم السماء و

ھ ١٠٣١

ق ١٠٣٢

خ ١٠٣٣

ھ ١٠٣٤

کوکبا

وَكَوَاكِبُهَا اَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ اٰنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِ
يَشْخَبُ فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرْضُهُ مِثْلُ طُوْلِهِ مَا
بَيْنَ عَمَّانَ اِلٰى اَيْلَةَ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ قَالَ
تِلْكَ لَهٗ حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا اٰنِيَةُ الْحَوْضِ مسلم میں ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا اسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ تر ہیں آسمان کے
چھوٹے بڑے ستاروں کی گنتی سے برتنوں کی کثرت جان رکھ جیسے ستاروں کی کثرت ہوتی ہے
اندھیری بن بدلی والی رات میں بہشت کے برتن ہونگے جو پئے پیاسا نہ ہو آخر زمانے تک بہتے
ہیں اس حوض میں بہشت کے دو پرنالے جو پئے اس حوض سے پیاسا نہ ہو اسکا چوڑاؤ اسکی لمبائی
کے برابر ہے جتنا فرق ہے عمان اور ایلہ کا پانی اسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور شیریں تر شہد سے
یہ حضرت نے اوپر قسم فرمایا جبکہ ابوذر نے کہا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہیں ف عمان
اور ایلہ دو شہر ہیں شام میں ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَذُوْدَنَّ رِجَالًا عَنْ
حَوْضِيْ كَمَا تُذَادُ الْغَرِيْبَةُ مِنَ الْاِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا اسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں ہانکونگا کچھ مردوں کو اپنے حوض
کوثر سے جیسے پرائے اونٹ ہانکے جاتے ہیں ف یعنی کافر اور منافق اور بدعتی
کوثر سے ہٹائے جاوینگے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى
تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا
السَّلَامَ بَيْنَكُمْ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اسکی قسم جسکے قابو میں
میری جان ہے کہ بہشت میں نہ جاؤگے جب تک ایمان نہ لاؤگے اور نہ ایماندار ہوگے جب تک آپس میں
محبت نہ رکھوگے کیا میں تمکو نہ بتلا دوں وہ چیز کہ جب اسکو کرو تو آپس میں دوستدار ہو جاؤ
سلام علیک کرنا آپس میں رواج کرو ف یعنی مسلمان لوگ بہشت کا داخلہ ایمان پر موقوف
ہے اور ایمان محبت پر موقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر موقوف ہے ... محبت

١٣٠ ق

١٣٢ هد

حاصل کرنے کا آسان طریقہ بتلایا یعنے السلام علیک کہنا سو محبت کا سبب ہے اسواسطے محبت
حاصل ہوتی ہے کہ رستا حضرت کی یعنی بتیا مجھکو پر ہا سے سلامت رکھے اور معمولات کا آدمی جیسے تیرا اور دعا
مانگے ہو اسکو اپنا دوست جانتا ہی فرق ب یہی اسکی محبت کرتا ہی بر خلاف سخاوت اور احسان کے
محبت کرتا ہے لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے ساتھ انسانوں سے نہیں ہو سکتی اور سلام
آسان بات ہی کہ ہر ایک کو ہو سکتا ہی اسواسطے حضرت نے اسکو خاص کرکے فرمایا لیکن
افسوس عجب زمانہ ہوگیا ہے کہ یہ حالت اور حق درست کرنے سب بیٹھے لوگ سلام جانا کرتے ہے
ناخوش ہوتے ہیں اور عداوت پر کمر باندھتے ہیں مجھ اور حضرت خوشی کے پیرون افسوس سے ترک

۱۰۳۴ خ

سلام کا سبب ہو گئی ہی خ ابوہریرہ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى
أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ بخاری میں ابوہریرہ روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا اسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ تم میں سی کوئی پورا ایماندار نہیں جبتک کہ میں
اسکے نزدیک پیارا نہ ہوں اسکے باپ سے اور بیٹے سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں ف یعنے جب بیچ محبت
کو طلب اور رضائے کی رضامندی پر مقدم رکھے تب پورا ایماندار ہی

۱۰۳۵ ھر

هر أنس وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِجَارِهِ أَوْ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مسلم میں انس
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہی کوئی بندہ ایماندار نہ
ہوتا جبتک کہ محبت کرے ہمسایہ سے اپنے فرمایا اپنے بھائی مسلمان سے سو جو کہ

۱۰۳۶ ھر

چاہے اپنی جان سے درستی رکھتا ہے هر ابو هريرة وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ
هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمُ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ
هَذَا النَّعِيمُ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مسلم میں ابوہریرہ روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا اس کی قسم جسکے قابو میں میری جان ہی کہ البتہ پوچھے جاؤ گے اس نعمت
سے قیامت کے دن نکالا تمکو تمہارے گھروں سے بھوک نے پھر نہ پھرے تم یہانتک
کہ تمکو یہ نعمت ملی یہ حضرت نے ابی بکر صدیق اور عمر فاروق سے فرمایا ف

ساتھ ہیں ماں میں گذرا کہ حضرت اور صدیق اور فاروق ہو کہ ساتھ ایک انصاری کے
گھر گئے دعوت کھانے کی جب خوب آسودہ ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی یوں سوال
ہوگا نعمت کو طاعت الٰہی میں صرف کیا یا معصیت میں ق ان قریش وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
لَتَضْرِبُنَّهُمْ إِنْ عَصَوْكُمْ ... يَعْنِي إِمَّا الْأَسْوَدُ يَعْنِي الْحَجَّاجَ
كَانَ حَتَّى ذَكَرُوا لِي قُرَيْشٍ لَوْلَا ذَلِكَ رسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم
اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ اسکو مارتے ہو جب وہ تمسے سخت کہتا ہے اور اسکو چھوڑ
دیتے ہو جب کہ سے ہو شر. ۔ اور اسے مراد ہی حجاج کا وہ سیاہ فرماتا ہے جو ملک عرب میں قریش کے
ملک دونوں پر تھا ف ملک عرب میں حضرت کا انکار کرتے تو حضرت کے اصحاب ایک
سیاہ رنگ لڑکے کو جو ورثہ کے آنگن میں پانی لاتا اور پوچھا کہ ابوسفیان اور
اسکے لوگ کہاں ہیں اسنے کہا کہیں انکو نہیں جانتا لیکن ابوجہل وغیرہ جو جلد سے
مقام پر ہیں تو اصحاب اسکو مارنے لگے اسنے مار کے ڈر سے کہا کہ ابوسفیان وغیرہ ہی ہیں
تو اصحاب نے اسکا مارنا چھوڑا اور پھر یار ہے پوچھا اسنے کہا کہ مجھکو ابوسفیان کی خبر نہیں لیکن
ابوجہل وغیرہ تو موجود ہیں اصحاب نے اسکو پھر مارا اور حضرت نماز پڑھتے تھے سو حضرت نے
یہ حال دیکھا ف یہ حدیث فرمائی ق أَبُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ
أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَ
يَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ بخاری و مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ عنقریب ہی کہ اتریگا
بیچ تمہی سالہ آدم علیہ السلام کا بیٹا حاکم عادل ہو کر سو توڑیگا صلیب کو اور قتل کریگا خوک کو اور
گرادیگا جزیہ کو اور کثرت سے بہیل جائیگا مال یہانتک کہ کوئی اسکو قبول نکریگا ف قیامت کی
نزدیک امام مہدی کے وقت میں حضرت عیسیٰ آسمان سے نزول کرینگے اور نصرانی دین کو مٹا دینگے محمدی
دین پر عمل کرینگے صلیب سولی کی صورت کو کہتے ہیں جیسی یہ شکل ہے ✝ نصاریٰ میں شکل کی

بڑی تعظیم کرتے ہیں اور سے علاوہ اسکے تھا ہیں حضرت عیسیٰ سولی پر مارے گئے اور یہود اسی [illegible]
سے جیسے ہوا درست ہی لیکن حضرت عیسیٰ ہی اپنے دشمن نصاری سے جو شیطان قبل کرے [illegible]
وہ ایمان لاوینگے تو قتل کرینگے ق سعد بن ابی وقاص والذی [illegible]
بیدہ ما لقیک الشیطان سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک ھذہ روایۃ
سعید وفی روایۃ ابو ہریرۃ نحو سالکا فجا قال لعمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم اس کی
جسکے قابو میں میری جان ہے کہ نہیں ملتا تجھ سے شیطان کسی راہ میں چلتا ہوا مگر کہ وہ چل [illegible]
جاتا ہے سواء اس راہ کی جو تیری راہ کی سوا ہے یہ روایت سعد کی ہے اور ابو ہریرہ کی روایت میں
فقط لفظ سالکا فجا کی لفظ پر مقدم ہے لیکن مطلب میں کچھ فرق نہیں یہ حدیث حضرت کے
عمر فاروق کے حق میں فرمائی ف مصابیح میں روایت ہے کہ عمر فاروق نے حضرت کی جناب میں
حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور حضرت کے پاس قریش کی عورتیں چلا چلا کر باتیں کر رہی تھیں
جب عمر فاروق کے آنے کی خبر ہوئی تو سب پردے میں ہو گئیں جب عمر فاروق اندر آئے تو حضرت کو
ہنستا پایا سو کہا کہ خدا آپ کو خوش رکھے یا رسول اللہ کیا سبب ہے آپ کی ہنسی کا حضرت نے فرمایا
عورتوں پر تعجب آیا کہ میرے پاس باتیں کرتی تھیں جب تمہاری آواز سنی تو سب پردے میں ہو گئیں
عمر فاروق نے عورتوں سے کہا اے دشمن اپنی جانوں کی تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے
نہیں ڈرتیں تو عورتوں نے کہا کہ ہاں ہم تم سے ڈرتی ہیں کہ تم کڑے مزاج کے ہو تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے ڈر سے اور مضبوطی سے شیطانی کام نہیں کر سکتا نہیں سکتے [illegible]
کام تو کیا ذکر ہے کہ برے کام کرنے سے بھی لوگ ڈرتے ہیں جیسا عمر فاروق کو حضرت
میں خوشی کی خدمت تھی اور مسلمان لوگ ڈرتے تھے دشمنوں کی موت ہے کہ تو [illegible]
ہیں جیسے بادشاہ سے نہیں ڈرتے بات کوئی شخص کو تو کو بادشاہ سے افضل نہیں جانا [illegible]
اس حدیث سے عمر فاروق کی فضیلت حضرت پر ثابت نہیں ہو سکتی ق ابو ہریرۃ والذی [illegible]

يَبْدُو مَا بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ عَدُوٍّ امْرَأَتِهِ إِلَى فِرَاشِهَا فَتَأْبَى عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اوس کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ کوئی مرد اپنی بیبی کو بلاوے اپنے بچھونے پر لیٹنے کے واسطے پھر وہ انکار کرے مگر وہ شخص جو آسمان والا ہی یعنی اللہ تعالیٰ اوس پر غصہ رہتا ہے جب تک کہ مرد اوس سے راضی ہو وے **ف** یعنی عورت کو خاوند سے ہر کام مین انکار کرنا درست نہین کہ اسمین خدا ناخوش ہوتا ہی

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر قسم ہی بلفظ اللہ

١٢٢٤ خ — **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ مین البتہ استغفار کیا کرتا ہون خدا سے اور توبہ کرتا ہون دن بھر مین ستر بار سے زیادہ **ف** دوسری روایت مین استغفار کو سو بار فرمایا ہی اس حدیث مین استغفار اور توبہ کرنیکی ترغیب فرمائی یعنی جب پیغمبر معصوم ستر بار سے زیادہ استغفار کرین تو دوسرے گنہگار لوگونکو بطریق اولیٰ استغفار اور توبہ کرنا لازم ہی

١٢٢٥ ق — **ق** الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَاللّٰهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللّٰهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَهُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین البتہ خدا کا رسول ہون اگرچہ تم مجھکو جھٹلاتے ہو لکھہ دے محمد بن عبد اللہ یہ حضرت نے صلح حدیبیہ کے وقت فرمایا **ف** چھٹے سال ہجری حضرت عمرہ کرنے کو چلے جب مکے قریب حدیبیہ کی منزل پہنچے تو کفار قریش نے حضرت کو روکا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ اس سال بے عمرہ کئے حضرت پلٹ جاوین اگلے برس عمرہ کرنے کو تشریف لاوین حضرت نے صلحنامہ لکھوایا کہ یہ صلحنامہ ہی جسپر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی کافرون نے کہا کہ ہم جو رسول اللہ لکھنے دینگے بلکہ محمد بن عبد اللہ لکھو اگر ہم تمکو رسول اللہ جانتے تو تم سے کیون لڑتے اور مکہ جانے سے تمکو کیون روکتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور محمد رسول اللہ کے لفظ کو کاٹ کر محمد بن عبد اللہ لکھا

١٢٢٦ ق — **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ لَأَنْ يَلِجَّ أَحَدُكُمْ

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی بسبب اصرار تم میں سے کسی کا اپنی
رہنا اپنی قسم پر جو اپنی گھر والوں کے حق میں کھائی ہو زیادہ تر گناہ ہے اسکے لئے خدا کے نزدیک اس سے کہ قسم
کا کفارہ دیوے جو خدا نے مقرر کیا ہے ف یعنی اگرچہ قسم کا توڑنا گناہ ہے پر اپنی قسم پر اصرار کرنا جس میں
اپنے گھر والوں کو ضرر پہنچے تو قسم کا توڑنا اور کفارہ دینا افضل ہے کہ آزردن دل دوستان جہل
است و کفارت یمین سہل ق أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ
وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ
بَوَائِقَهُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ اور ابو شریح سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی وہ
ایمان نہیں رکھتا قسم خدا کی ایمان نہیں رکھتا قسم خدا کی ایمان نہیں رکھتا لوگوں نے کہا
کون شخص ہے یا رسول اللہ جو ایمان نہیں رکھتا حضرت نے فرمایا وہ شخص مراد ہے جسکے ہمسایہ لوگ
رنج رسانی اور تکلیفات سے اسکی نڈر نہیں ف معلوم ہوا کہ سلوک کرنا ہمسایہ سے فرض ہے اور اسکو
رنج دینا حرام ہے ق الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا
وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ
بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا قسم خدا کی اگر نہ ہوتی خدا کی رحمت تو ہم دین کی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے
سو اتار دے تسکین کو ہم پر اور مضبوط کر ہمارے قدم اگر کافروں سے ہم ملیں یعنی لڑائی کے وقت قدم نہ ہٹے
اور مشرکوں نے البتہ ہم پر زیادتی کی ہے جب وہ فتنہ فساد کا ارادہ کرتے ہیں ہم بھی انکو نہیں مانتے
ف سال چہارم میں کافروں نے حضرت پر ہجوم کیا حضرت نے بچاؤ کے واسطے مدینہ کے
گرد خندق کھدوائی حضرت خندق سے مٹی نکالتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر سین ہے

۱۵۵۱ م

عن عقبة بن عامر ستفتح عليكم ارضون ويكفيكم الله فلا يعجز احدكم ان يلهو باسهمه رواہ مسلم عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب فتح ہونگے ملک اور شہر تمہارے لیے کفایت کریگا سو نہ تھکا دے کوئی تم میں کا اپنے تیروں کے کھیل سے ف جیسے روم اور سارا ایران اور توران فتح ہوگا اور بعد ان کے حصہ میں بہت مال آویگا سو فرمایا کہ کہیں ایسا نہو کہ تم مال کی کثرت میں جہاد کرنے سے غافل ہو جاؤ اس حدیث میں خبر ہے اس فتح کی جو حضرت کے بعد ہوئی اور اس میں جہاد کی ترغیب ہے

۱۵۵۲ ق

ق ابو هريرة ستكون فتن القاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشي والماشي فيها خير من الساعي من تشرف لها تستشرفه ومن وجد ملجأ او معاذا فليعذ به رواہ البخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب فساد ہوگا جس میں بیٹھا شخص بہتر ہوگا کھڑے سے اور اس میں کھڑا بہتر چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہی دوڑنے والے سے جو اسکو جھانکیگا تو اسکو وہ کھینچ لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہہ پاوے تو چاہیے کہ اس پناہ میں آجاوے ف اس حدیث میں اشارہ ہے ان فسادوں کا جو حضرت کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت بھی اس فساد عالمگیر کی اصلاح مقدور نہیں تو تم کوشش کرنیوالا اسمیں زیادہ ہوگا زیادہ کوشش کرنیوالے سے اسی واسطے اکثر اصحاب نے تمہ کو اس میں گوشہ گیری اختیار کی تھی

۱۵۵۳ ق

ق ابو حميد الساعدي ستهب الليلة ريح شديدة فلا يقمن احد فمن كان له بعير فليشد عقاله في غزوة تبوك بخاری اور مسلم میں ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آج کی رات عنقریب چلیگی ایک سخت آندھی چلیگی تو اسمیں کوئی کھڑا نہ ہو جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے کہ اسکا زانو بند مضبوط باندھے یہ حضرت نے تبوک میں فرمایا ف نویں سال ہجری ملک شام میں حضرت جنگ کو گئے تھے سو وہاں ایک رات یہ حدیث فرمائی چنانچہ نہایت سخت آندھی اسی رات چلی ایک شخص کھڑا تھا اسکو اڑا کر طے کے پہاڑ پر ڈالا مکہ سے اور تبوک سے کئی دنوں کے راہ ہے

۱۵۵۴ ق

ق علي سيخرج

قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ
يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ
السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ
عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمانہ میں کم عمر ناقص عقل کلام کرینگے بہتر لوگوں کا سا یعنی کلام
قرآن کو ایمان نہ اتریگا اسکے زخروں سے نیچے یعنی ایمانکا کچھ اثر نہ ہوگا نکل جاوینگے دین سے
جیسے تیر نکل جاتا ہی شکار ہی جانور سے سو جہاں کہیں تم ان سے ملو تو انکو قتل کرو
انکے قتل کرنیوالوں کو ثواب ہی قیامت میں خدا کی نزدیک ف اس قوم سے خارجی لوگ

۱۵۵۳ مراد ہیں جنکو علی مرتضیٰ نے قتل کیا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي أُنَاسٌ يُحَدِّ
ثُونَكُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا عنقریب میری پچھلی امت میں کچھ لوگ ہونگے جو حدیثیں ظاہر کرینگے اور
وہ باتیں تم سے کہینگے جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے نہیں سنیں سو دور رہو تم ان سے ف
اس حدیث میں اہل بدعت کا ذکر ہے جو اسلام کی خلاف نئے کام نکو رائج کرتے ہیں برخلاف اجماع ائمہ
کے خواہ جھوٹی حدیث بنا کر خواہ اولیاء اللہ کی طرف نسبت کرکے [illegible]
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بے تحقیق کسی بات کو نہ ماننا چاہیے کہ اس میں دین بگڑتا ہے
اور اسی سبب سے زیادہ تر بعض عالم گمراہ ہوگئیں

فصل فی المضارع

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے شروع میں مضارع کا صیغہ ہی

۱۵۵۴ مر آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُولُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ
فَأَقُولُ مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ بِكَ أُمِرْتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ مسلم میں انس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ میں آؤنگا بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن سو میں دروازہ

کہا واللہ تو کہیگا جو کہیگا ہم لوگوں ہی سے وہ یہ کہ محمد ہمیں تو جو کہیگا تجھی کا مجھکو حکم ہے کہ ہم لوگوں کیے واسطے تجھ سے پہلے ق عن ابن عباس امرکم باربع وانہاکم عن اربع الایمان باللہ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وان تودوا خمس ما غنمتم وانہاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر قال احفظوہن عند القلین بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میں تمکو حکم کرتا ہوں چار چیز کا اور منع کرتا ہوں چار چیز سے پہلا حکم اللہ کا ایمان لانا یعنے اسطرح گواہی دینا کوئی لائق بندگی کے نہیں خدا کے سوا اور محمد رسول ہے اللہ کا اور دوسرا حکم نماز کا قایم کرنا اور تیسرا حکم زکوۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ پانچواں حصہ اسکا ادا کرو اور منع کرتا ہوں تمکو کدو سے اور سبز گھڑے سے اور نقیر اور مقیر سے یہ حضرت نے عبدالقیس کے گروہ سے فرمایا ف اسوقت میں شراب کے چار طرح کے برتن رایج تھی ایک تو کدو اور تونبا اور دوسرے سبز گھڑے جیسے سبز مرتبان تیسرے نقیر یعنے کھجور کی لکڑی کا کاٹ کر برتن ہوتے مقیر یعنے روغن دار برتن [illegible] جب شراب حرام ہوئی تو حضرت نے اسکے برتنوں کا بھی استعمال کرنا منع کیا تاکہ شراب نوشی نہ یاد پڑے جبکہ شراب کی عادت چھٹ گئی تو آخر کو ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دی چنانچہ اور حدیثوں میں آیا ہے عن ابن عباس انی الذی عرض علی اصحابک من اخذ الفداء لقد عرض علی عذابہم ادنی من ہذہ الشجرۃ قال لہم تجد یوم بدر مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں روتا ہوں اس سبب سے جو میرے آگے لائے تیرے ساتھی اپنے فدیہ لینے سے میرے سامنے ہوا تھا انکا عذاب جس وقت یہ درخت قریب یہ حضرت نے عمر فاروق سے جنگ بدر کے بعد فرمایا ف جنگ بدر میں ستر کافر قریش کے گرفتار ہوئے حضرت نے اصحاب سے انکے مقدمہ میں صلاح پوچھی صدیق اکبر نے کہا یا رسول اللہ یہ لوگ میری قوم میں انکو چھوڑ دیجئے شاید کہ مسلمان ہوں یا انکے مسلمان

اور دیدیا ہو اور ان سے فدیہ لیجیے چھوٹنے کے عوض یہ لوگ ایمان لاویں تاکہ حضرت کے
اصحاب سامان کر کے قوت پکڑیں اور فاروق اعظم نے کہا کہ یا حضرت ان لوگوں نے
آپکو جھٹلایا اور آپ کو وطن سے نکالا آپ ان سب کی گردن ماریے جب اکثر صحابہ کی
صلاح حضرت کی فدیہ دینے پر دیکھی تو حضرت نے فدیہ لینا اختیار کیا پھر اس میں یہ آیت اتری
کہ پیغمبر کو فدیہ لینا لایق نہ تھا تو حضرت اور ابو بکر صدیق بیٹھکر رونے لگے فاروق اعظم
نے کہا کہ یا حضرت آپ کیوں روتے ہیں مجھکو بھی بتلائیے تاکہ میں بھی روؤں تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اگر عذاب آتا تو سوا عمر کے
کوئی نجات نہ پاتا سو سبحان اللہ کیا انکی مرضی تھی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جس
مقدمہ میں وحی نہ ہوتی تھی تو حضرت اس میں اجتہاد کرتے تھے اگر اس میں کچھ چوک ہو جاتی تھی تو
حق تعالیٰ اوسپر خبردار کر دیتا تھا ق اَرٰی رُؤْیَاکُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ
فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں تمہارے خوابوں کو کہ موافق ہو گئے
پچھلی سات راتوں میں سو جو شب قدر کا تلاش کرنے والا ہو سو پچھلی سات راتوں میں تلاش کرے ف
تب بعضے صحابہ نے خواب میں دیکھا کہ ستائیسویں کبھی چوبیسویں تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی رمضان کی پچھلی طاق راتوں میں شب قدر ہے سو جسکو شب قدر کی تلاش کرنی ہو
سب طاق راتوں میں بیدار رہے اور عبادت کرے اور اگر کوئی تو ہوگی خ [illegible]
[illegible] تَذَاكَرْنَا [illegible] ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ [illegible]
مسلم عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ [illegible]
[illegible] بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھا میں نے [illegible]
کی اور [illegible] جیسے مدینہ کی حرم ہے پھر حضرت نے انکی طرف التفات کی اور فرمایا
بلکہ تم حرم میں ہو [illegible] مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کا [illegible]

۱۵۵ م

اور ابو ہریرہ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا یَلْقَی اللّٰہَ بِہِمَا عَبْدٌ غَیْرَ شَاکٍّ فِیْہِمَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ گواہی دیتا ہوں کہ سوا خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں اور بیشک میں خدا کا رسول ہوں نہ ملیگا
خدا کو کوئی بندہ ان کلمہ کے ساتھ بے شک لا یا ہوا ان دونوں میں مگر کہ داخل ہوگا بہشت میں ف
یعنی جو کلمہ شہادت پڑھے اور دل سے اعتقاد رسالت میں اسکو کچھ شک نہ ہو سو وہ بہشت میں داخل
ہوگا اگرچہ فقط گناہ سزا پاوے

۱۵۶ خ

خ انس ارضنکم بالانصار بالقوم کرشی وعیبتی وَقَدْ قَضَوُا الَّذِیْ عَلَیْہِمْ وَبَقِیَ الَّذِیْ لَہُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِہِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِیْئِہِمْ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تمکو وصیت کرتا ہوں انصار کے حق میں اسواسطے کہ وہ میرے خاص لوگ اور میرے یار و رازدار ہیں اور ادا کر چکے جو انپر تھا یعنی مدد اور باقی رہا جو انکا حق ہے ثواب اور احسان سو قبول کرو انکے نیکوکار سے اور درگذر کرو انکے
بدکار سے

۱۵۷ ھ

ھ سعاین عدولہ طاعون کو یحرم ماسبر تَاْخُذُ اِحْدَاکُنَّ مَآءَھَا وَسِدْرَتَھَا فَتَطَّھَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّھُوْرَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلٰی رَأْسِھَا فَتَدْلُکُہٗ دَلْکًا شَدِیْدًا حَتّٰی تَبْلُغَ شُؤُوْنَ رَأْسِھَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَیْھَا الْمَآءَ ثُمَّ تَاْخُذُ فِرْصَۃً مُّمَسَّکَۃً فَتَطَّھَّرُ بِھَا قَالَتْ اَسْمَآءُ
کَیْفَ حِیْنَ سَاَلَتْہُ عَنْ غُسْلِ الْحَیْضِ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لیوے تم میں سے کوئی عورت اپنا پانی اور بیری کے پتے کہ جس سے سر کی چکنائی جاتی ہے پس
کرکے طہارت کرے سو اچھی طرح سے طہارت کرے پھر پانی ڈالے اپنے سر پر پھر خوب ملے یہاں تک
کہ اپنے سر کی جڑوں تک پہنچے یعنی سر کو خوب ملے پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے پھر
ایک ٹکڑا مشک آلودہ لیوے سو اس سے پاکی حاصل کرے یعنی اندر رکھے تاکہ بدبو دفع ہو اور رحم طاہر
قبول کرے بیان کیا حضرت نے اسما کو حکم سے فرمایا جب حضرت سے حیض کے غسل کی کیفیت پوچھی اسکے
بیچ کو یا میں سے کرکے پھر ماندہ کرسارے سے چھوٹ جاوے ف خَالَتُہَا نَاتِبَۃٌ اَوْ لَا اَسْکُنُ
مَا رَاَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ نَطَامُہَا اَخْبَرَہَا الَّتِیْ یَقْتُلُوْہُ کَحَتّٰی اَنْتَ اللّٰہُ اَیُّھَا کَانَ

مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اسکو رو یا نہ رو ہمیشہ فرشتے اپنے پروں کا سایہ کئے رہے یہانتک کہ تم نے اسکی نعش کو اٹھایا مراد عبد اللہ ہیں جابر کے باپ ف جابر کے باپ عبد اللہ جنگ احد میں شہید ہوئے کافروں نے انکی ناک اور کان اور ہاتھ کاٹ ڈالے تھے انکی لاش حضرت کے سامنے کر دی تھی انکی پھوپھی جابر نے کپڑا اٹھا کر دیکھنے کا ارادہ کیا انکو لوگوں نے منع کیا تھا میں عبد اللہ کی بہن روتی چلاتی آئی تب حضرت نے اس عورت سے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ شہید پر حقیقی مصیبت اور ظاہر کی ذلت گذرے لیکن اسکی خدا کے نزدیک عزت بڑی ہے

١٥٦٣ ه ابو ھریرۃ تبلغ الحلیۃ من المؤمن حیث یبلغ الوضوء مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مومن کا زیور جہانتک پہنچے گا وضو کا پانی ف یعنے جہانتک وضو کا پانی لگتا ہے وہانتک قیامت میں آفتاب کی سی روشنی ہوگی

١٥٦٤ ه ابو ھریرۃ تبلغ المساکن اھاب او یھاب مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ کے گھر اہاب تک پہنچینگے یا یوں فرمایا کہ یہاب تک ف اہاب ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے پاس یعنے مدینہ کی آبادی وہانتک ہو جاویگی

١٥٦٥ ق حدیث منافق و دو رو کی — تجدون من شر الناس ذا الوجھین الذی یاتی ھؤلاء بوجہ وھؤلاء بوجہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پاؤگے بدترین مردم دو رخی آدمی کو خدا کے نزدیک جو ان لوگوں پاس ایک منہ لیکر جاوے اور ان لوگوں پاس دوسرا منہ لیکر ف مراد منافق ہے جو مسلمانوں میں مسلمان بنے اور کافروں میں کافر اسیطرح وہ شخص بھی جو شیعوں میں شیعہ اور سنیوں میں سنی بنے اور اسیطرح جو دو دشمنوں سے ملے ایک کے آگے اسکی سی کہے اور دوسرے کے آگے اسکی سی

١٥٦٦ ق حدیث تمیم داری و دجال — فاطمۃ بنت قیس اتدرون لم جمعتکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال انی واللہ ما جمعتکم لرغبۃ ولا لرھبۃ ولکن جمعتکم لان تمیما الداری کان رجلا نصرانیا فجاء فبایع واسلم وحدثنی حدیثا وافق الذی کنت احدثکم عن المسیح الدجال حدثنی انہ رکب فی سفینۃ

بحریہ

اوسکے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونوں زانو کے دونوں ٹخنوں تک لوہے
سے ہم نے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی اوس نے کہا تم تو قابو پا گئے میری خبر پر بھی میرا
حال معلوم ہو جاویگا اب تم مجھکو بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگون نے کہا کہ ہم لوگ عرب ہین
سوار ہوے تھے سمندر کے جہاز مین تو ہم نے پایا سمندر کو جبکہ وہ جوش پر تھا سو کھیلا کیا
ہمسے ایک مہینہ پھر جا لگے ہم اس جزیرے سے پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی مین پھر داخل
ہوئے اس جزیرے مین سو ملا ہمکو ایک بھاری دم کا بالو بہت بالون والا ہم نہ پہچانتے تھے اسکا اگلا
پچھلا بالون کے کثرت سے ہم نے اوس سے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی اوسنے کہا مین جاسو
سون ہم نے کہا جاسوس کیا اوس نے کہا چلو اوس پاس جو دیر مین ہے کہ البتہ وہ تمہاری
خبر کا مشتاق ہے سو ہم اوسکی طرف دوڑ لیے آئے اور ہم اوس سے ڈرے کہ کہین بھوت پریت
نہو پھر اوس مرد نے کہا کہ مجھکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے ہم نے کہا کہ کون سا اوسکا
حال تو پوچھتا ہی اوس نے کہا کہ مین اوسکے نخلستان سے پوچھتا ہون کہ پھلتا ہی ہم نے اوس
سے کہا کہ ہان پھلتا ہی اوس نے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہی نہ پھلیگا اوسنے کہا کہ
بتلاؤ مجھکو طبرستان کے دریا سے ہم نے کہا کون سا حال اسکا تو پوچھتا ہی اوس نے
کہا کہ کیا اوسمین پانی ہے لوگون نے کہا اوسمین بہت پانی ہی اوسنے کہا البتہ اسکا پانی
عنقریب جاتا رہیگا اوسنے کہا خبر دو مجھکو زغر کے چشمے سے لوگون نے کہا کونسا حال اوس
چشمے کا پوچھتا ہی اوسنے کہا اوس چشمے مین کیا پانی ہی اور وہان کے لوگ اوس چشمے کے پانی
سے کیا کھیتی کرتے ہین ہم نے اوس سے کہا ہان اوسمین بہت پانی ہے اور وہان کے لوگ
کھیتی کرتے ہین اوس کے پانی سے اوس نے کہا مجھکو خبر دو عرب کے پیغمبر سے کہ اوسنے کیا کیا
لوگون نے کہا کہ ہان وہ مکہ سے نکلا ہے اور اترا مدینے مین اوس نے کہا کیا اوس سے
عرب لڑے ہم نے کہا کہ ہان اوسنے کہا کیونکر اوس نے اون سے معاملہ کیا ہم نے اسکو
خبر دی کہ وہ غالب ہو گیا اپنے گرد پیش کے عرب پر سو انہون نے اسکی اطاعت کی اوسنے

مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اسکو روتی ہے یا نہ روئے ہمیشہ فرشتے اپنے پروں کا
سایہ کیے رہے یہانتک کہ تم نے اسکی لاش کو اٹھایا مراد عبد اللہ بن جابر کے باپ ف جابر کے
باپ عبد اللہ جنگ احد میں شہید ہوئے کافروں نے انکی ناک اور کان اور عضو کاٹ ڈالے
تھے انکی لاش حضرت کے سامنے کپڑے سے ڈھکی ہوئی تھی جابر نے کپڑا اٹھا کر دیکھنے کا ارادہ
کیا انکو لوگوں نے منع کیا اتنے میں عبد اللہ کی بہن روتی چلاتی آئی تب حضرت نے اس
عورت سے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ شہید پر جتنی مصیبت اور ظاہر کی ذلت گذرے اتنی
ہی حق تعالیٰ کے نزدیک عزت بڑھتی ہے د ابو ہریرۃ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ
حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مومن کا زیور
جہانتک پہنچتا ہے وضو کا پانی ف یعنی جہانتک وضو کا پانی لگتا ہے وہ جگہ چمکتی ہوگی مثل
آفتاب کی روشن ہوگی د ابو ہریرۃ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ إِهَابَ أَوْ يَهَابَ مسلم میں ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پہنچ جاوینگے گھر اہاب تک یا یوں فرمایا کہ یہاب
تک ف اہاب ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے پاس یعنی مدینہ کی آبادی وہاں تک ہو جاویگی ق ابو ہریرۃ
تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پاؤگے بدترین مردم
روز قیامت اس آدمی کو جو آوے ان لوگوں پاس ایک منہ لیکر اور جاوے ان لوگوں پاس دوسرا
منہ لیکر ف مراد منافق ہے جو مسلمانوں میں مسلمان بنے اور کافروں میں کافر اسیطرح
وہ شخص بھی جو شیعوں میں شیعی اور سنیوں میں سنی بنے اور اسیطرح وہ جو دو شخصوں سے ملے پہلے
اسکی سی کہے اور دوسرے کی اسکے آگے اسکی سی ق فاطمہ بنت قیس لِذْ نُودِيَ الصَّلَاةُ جَامِعَةً
قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ
جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي
حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ

اوسکے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونوں زانو کے دونوں ٹخنوں تک لوہے
سے ہم نے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی اوس نے کہا تم تو قابو پا گئے میری خبر پر پس میرا
حال معلوم ہو جاویگا اب تم مجھکو بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ عرب ہین
سوار ہوے تھے سمندر کے جہاز مین تو ہم نے پایا سمندر کو جبکہ وہ جوش مین تھا سو کھیلا
کیا ہم سے ایک مہینہ بہر پہر آ لگے ہم اس ٹاپو سے پہر ہم بیٹھے چہوٹی کشتی مین پہر داخل
ہوئے ٹاپو مین سو ملا ہمکو ایک بہاری دم کا جانور بہت بالوں والا نہ پہچانتے تھے اسکا آگا
پیچہا بالون کے کثرت سے ہم نے اوس سے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی اوسنے کہا مین جاسوس
ہوں ہم نے کہا جاسوس کیا اوس نے کہا چلو اوس پاس جو دیر مین ہے کہ البتہ وہ تمہاری
خبر کا مشتاق ہے سو ہم جلد طرف اوسکے لپکے ادہر اوس سے ڈرے کہ کہین بہوت پریت
ہو پہر اوس مرد نے کہا کہ مجھکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے ہم نے کہا کہ کون سا اوسکا
حال تو پوچہتا ہی اوس نے کہا کہ مین اوسکے نخلستان سے پوچہتا ہون کہ پہلتا ہی ہم نے اوس
سے کہا کہ ہان پہلتا ہی اوس نے کہا خبردار رہو کہ مقرر عنقریب ہی نہ پہلیگا اوسنے کہا کہ
بتلاؤ مجھکو طبرستان کے دریا سے ہم نے کہا کون سا حال اس دریا کا تو پوچہتا ہی اوس نے
کہا کہ کیا اوسمین پانی ہے لوگوں نے کہا اوسمین بہت پانی ہی اوسنے کہا البتہ اوسکا پانی
عنقریب جاتا رہیگا اوسنے کہا خبر دو مجھکو زغر کے چشمے سے لوگوں نے کہا کونسا حال اوس
چشمے کا پوچہتا ہی اوسنے کہا اوس چشمے مین کیا پانی ہی اور وہان کے لوگ اوس چشمے کے پانی
سے کیا کہیتی کرتے ہین ہم نے اوس سے کہا ہان اوسمین بہت پانی ہے اور وہان کے لوگ
کہیتی کرتے ہین اوس کے پانی سے اوس نے کہا مجھکو خبر دو عرب کے پیغمبر سے کہ اوسنے کیا کیا
لوگون سے کہا کہ ہان اوہ مکہ سے نکلا ہے اور اترا مدینے مین اوس نے کہا کیا اوس سے
عرب لڑے ہم نے کہا کہ ہان اوسنے کہا کیونکر اوس نے اون کے ساتھ کیا ہم نے اوسکو
خبر دی کہ وہ غالب ہوگیا اپنے گرد و پیش کے عرب پر سو انہوں نے اسکی اطاعت کی اوسنے

ان سے کہا کہ مقرر یہہ بات کیا ہو چکی شہر یے کہا ہان اوسنے کہا خبردار رہو کہ البتہ یہہ بات تو
حقیق بہتر ہے کہ اوسکے تابعدار ہوں اور البتہ میں تمکو اپنی خبر بتلاتا ہوں کہ میں مسیح ہوں یعنے
دجّال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ نزدیک ہی کہ مجھکو اجازت ہو نکلنے کی سو میں نکلونگا
تو سیر کرونگا سو چھوڑونگا کسی گانو کو کہ میں اوسمیں اترونگا چالیس رات کے اندر سوا
مکے اور مدینے کے کہ اونکا جانا مجھپر حرام ہی یعنے منع ہی ہر ایک میں جب ارادہ کرونگا کہ ان دو بستیون سے
کسی میں داخل ہوں تو میرے آگے بڑھ آویگا ایک فرشتہ اور اوسکے ہاتھ میں ننگی تلوار ہوگی
کہ مجھکو اوسکے جانے سے روکیگا اور البتہ اوسکے ہر ایک ناکے پر فرشتے ہونگے کہ اوسکی
چوکی داری کرینگے پھر حضرت نے اپنی لکڑی سے منبر پر ٹھوکا دیا اور فرمایا کہ یہی ہے
یعنی طیبہ خبردار رہو بھلا میں تمکو اس حال سے خبر دے چکا ہوں تو اصحاب نے کہا کہ ہاں حضرت نے
فرمایا کہ مجھکو اچھی لگی تمیم کی بات کہ موافق پڑی اوس چیز کی جو میں تمکو دجّال اور مدینے اور
مکے کے حال سے خبر دیا کرتا تھا خبردار رہو کہ البتہ دجّال دریاے شام یا دریاے یمن میں ہی نہیں
بلکہ وہ پورب کے ہے پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہی اور حضرت نے اشارہ
کیا پورب کی طرف ف اول حضرت نے دجّال کا مقام دریاے شام یا دریاے یمن میں فرمایا
پھر شاید اوسیوقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہی اسیواسطے میں یا اس
مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ آگے گیارہویں حدیث میں صاف حضرت نے فرمایا ہے
کہ دجّال مشرق سے آویگا بیسان اور زغر دو شہر ہیں شام کے ملک میں اور طبرستان شام
کے پاس ہے معلوم ہوا کہ دجّال موجود ہی بالفعل اور قید میں ہے قیامت کے قریب باہر
نکلیگا اور عیسیٰ مسیح کے ہاتھ سے مارا جاویگا ۹ اَنَسٍ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا
مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا آنسو بہاتی ہی آنکھ اور غمگین کرتا ہی دل اور نہیں کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب کو پسند آوے
یعنے انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں قسم خدا کی یا ابراہیم ہم تیرے جدا ہونے سے غمناک ہیں

غمناک

ف مشکوۃ میں لیس منا ہے واسطے ہی کہ حضرت مرحمت لیے حضرت کے جو بدو کا جب دم نکلنے
لگا تو حضرت کی دونوں آنکھوں سے آنسو نکلے تو عبد الرحمن بن عوف نے حضرت سے عرض کی
کہ یا حضرت آپ کے لیے ہو اور کو اور رونا ہیں حضرت نے فرمایا کہ اے عبد الرحمن یہہ رحمت
کی نشانی ہی پھر حضرت دوسرے بار آنسو پھر لائے پھر یہہ حدیث فرمائی بیشک آنکھ سے آنسو نکلنا
اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف نہیں بلکہ یہہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہی لیکن جزع فزع اور
شکوہ کرنا البتہ صبر کے مخالف ہی ور حرام ہی ق تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ
عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ قالہ لرجل سألہ ای الاسلام خیر بخاری و مسلم میں عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کھانا کھلاوے اور سلام کرے اوسکو جسکو
تو پہچانے اور جسکو نہ پہچانے یہہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت سے کہا کہ یا حضرت
اسلام کی کون عمدہ خصلت ہی ف معلوم ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سے خواہ زبان سے
علی الخصوص سلام بھی اور معلوم ہوا کہ مسلمان سے سلام کرنے میں آشنائی ضرور نہیں مسلمان ہے
خواہ آشنا ہو خواہ نہ ہو سلام کرنا افضل ہے کہ یہی اسلام کا ورد و محبت کا سبب ہے ۵
نافع بن عتبۃ تغزون جزیرۃ العرب فیفتحہا اللہ ثم تغزون فارس فیفتحہا اللہ
ثم تغزون الروم فیفتحہا اللہ ثم تغزون الدجال فیفتحہ اللہ رواہ مسلم نافع بن عتبہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لڑو گے عرب کے لوگوں سے سو خدا اسکو فتح کریگا پھر تم
لڑوگے ایران والوں سے سو خدا اسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے روم سے سو خدا اوسکو فتح
کریگا پھر تم لڑوگے دجال سے سو خدا اوسپر فتح دیگا ف جیسے حضرت نے خبر دی ویسا ہی
ہوا عرب فتح ہوا اوسکے بعد ایران اور اوسکے بعد روم اور دجال پر فتح امام مہدی کے وقت
میں ہوگی یہہ معجزہ صحیح ہی کہ آئندہ خبر مطابق پڑے خ ویح ابن سمیۃ تقتل عمارا الفئۃ
الباغیۃ رواہ مسلم ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمار کو باغی گروہ قتل
کریگا ف جنگ صفین میں حضرت نے عمار بن یاسر کا سر سہلا کر یہہ حدیث فرمائی مثلہ

اور معاویہ بن ابی سفیان مین جنگ صفین ہوئی تب عمار شہید ہوئے عمار علی مرتضےٰ کے
لشکر مین تھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ معاویہ کا لشکر باغی تھا اور اسوقت مین
امامت کا حق علی مرتضیٰ کی ذات پاک منحصر تھا **ص** ابو ہریرہؓ تقوم الساعۃ والرجل یحلب
اللقحۃ فما یصل الاناء الی فیہ حتی تقوم والرجلان یتبایعان الثوب فما یتبایعانہ حتی تقوم
والرجل یلوط حوضہ فما یصدر حتی تقوم مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ قیامت قائم ہو جاویگی اور حال انکے مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پہنچا ہوگا برتن اسکے
منہ تک کہ قیامت آجاوے گی اور دو مرد خرید و فروخت کرتے ہونگے کپڑے کی سو وہ خرید
و فروخت نکر چکے ہونگے کہ قیامت آجاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کرتا ہوگا سو
اسکو درست کر چکے نہ ہوا ہوگا کہ قیامت آجاویگی **ف** اس حدیث مین امت کو قیامت سے
آگاہ کر دیا کہ اوس سے غافل نرہین اسواسطے کہ قیامت ہونیکی کوئی تاریخ مقرر نہین
لوگ اپنے دنیا کے کامون مین مشغول ہونگے کہ اچانک قیامت آجاویگی انجیل مین عیسیٰ علیہ
السلام سے بھی اسی حدیث کے مطابق فرمایا ہی کہ قیامت ناگہان آجاویگی جبکہ لوگ اپنے
کاروبار مین مشغول ہوں گے **ص** المستورد تقوم الساعۃ والروم اکثر الناس مسلم مین مستورد سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی اوس حال مین کہ رومی لوگ سب لوگون سے زیادہ
سب لوگون سے بہت ہون گے **ف** اس حدیث مین اشارہ ہی کہ قیامت کے قریب نصاریٰ
اکثر زمین کے حاکم ہو جاوینگے **ص** ابو ہریرہؓ تقیء الارض افلاذ کبدہا امثال الاسطوان من
الذہب والفضۃ فیجیء القاتل فیقول فی ہذا قتلت ویجیء القاطع فیقول فی ہذا
قطعت رحمی ویجیء السارق فیقول فی ہذا قطعت یدی ثم یدعونہ فلا یاخذون
منہ شیئا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگل دیوےگی زمین اپنے
جگر کے ٹکڑے ستونون کے برابر سونے اور چاندی کے یعنے زمین کے اندر کے خزانے اور دفینے
سونے کی کہانے قیامت مین زمین پر ظاہر ہو جاوینگے تو آویگا قاتل سو کہیگا کہ اسکی محبت مین

مین یہ فلانیکو قتل کیا اور آویگا برادریکا حق کاٹنیوالا سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین مین نے برادریکا حق
کاٹا اور آویگا چور سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر اوسکو چھوڑینگے سو نہ لیوینگے
اوسمین سے کچھ بھی ف یہہ قیامت کی قریب ہوگا خوف قیامت سے فرصت کہا جو آدمی کو لیوے ق اَنَّہٗ
تَکُوْنُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً یَتَکَفَّؤُھَا الْجَبَّارُ بِیَدِہٖ کَمَا یَکْفَأُ اَحَدُکُمْ خُبْزَتَہٗ فِی
السَّفَرِ نُزُلًا لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ بخاری و مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہو جاویگی زمین
قیامت کے دن ایک روٹی سو الٹ پلٹ کریگا اوسکو خدا اپنی دست قدرت سے بہشتیونکی مہمانی کے واسطے جیسے ایک
آدمی اولٹا پلٹا ہی اپنی روٹی کو سفر کی حالت مین ف یعنی زمین کی صورت ارضی منقلب کر غذا کے
صورت ہو جاویگی بہشتیون کے واسطے اور امر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہین اسواسطے کہ اب بھی زمین
سے عجیب و غریب مزے دار میوے نکلتے ہین اگر تمام زمین کو شیرین میوہ کر دیوے تو کون تعجب ہے ق مَنْزِلُنَا
غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَۃَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ یَعْنِی الْمُحَصَّبَ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اترینگے کل انشاء اللہ بنی کنانہ کے ٹیلے پر
جہان کفار قریش وغیرہ آپس مین ہمقسم ہوئے تھے کفر پر یعنے اوس مکان مین جسکا محصب نام ہی ف
قبل ہجرت کے جب حضرت مکے مین تھے تو قریش اور بنی کنانہ نے محصب مین اس بات پر باہم قسم کی تھی
کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے شادی بیاہ نکرین اور اون سے کسی چیز کی خرید و فروخت نکرین یہان
تک کہ وے تنگ ہو کر حضرت کو اون کے حوالے کر دیوین چنانچہ تین برس حضرت اور حضرت کے برادری کے
لوگ خواہ مسلمان خواہ کافر ایک گھاٹی مین گھر رہے سبب آگ اور پانی کی وہ لوگ بند تھے کھانا پینا
تو کیا ذکر ہی آخر کو خدا نے اونمین پھوٹ ڈالی اور کفار اپنے عہد و پیمان سے باز رہے اسکے بعد حضرت
نے ہجرت کی مدینے کے طرف آٹھوین سال مکہ فتح ہوا نوین سال حضرت حجۃ الوداع کے واسطے تشریف لیگئے
جب مکے کے قریب پہنچے تو اسامہ نے پوچھا کہ یا حضرت کل کہان اترینگے تب فرمایا حضرت نے یہہ
حدیث مذکور اور اوس مکان مین اترنے کا یہہ فائدہ تھا کہ تا خدا کا احسان یاد پڑے کہ جہان غیر حق کو فروغ
کر ہوا تھا وہین مسلمانون کو خدا نے کیسا غالب کیا اور تا کہ کافر شرمندہ ہوں ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَاْتِیْ

الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا حتی یقول من خلق ربک فاذا بلغہ فلیستعذ
باللہ ولینتہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آتا ہی شیطان تم
مین سے کسی پاس کہتا ہی کس نے پیدا کیا ایسا ویسا یہان تک کہ کہتا ہی کس نے پیدا کیا تیرے
رب کو پہر جب شیطان یہان تک پہنچاوے تو اوسکو چاہئے کہ خدا سے پناہ مانگے اور رک رہے
ف یعنی جب اوسکو ایسا خیال نامراد آوے تو خدا کیطرف رجوع کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم پڑہے اور اس خیال سے رک جاوے اسواسطے کہ ذکر خدا شیطان کے وسواس کو دفع کر
ڈالتا ہی جیسے آفتاب کی روشنی سے ظلمت اور تاریکی دور ہو جاتی ہے ٥ ابو ہریرۃ یاتی المسیح
من قبل المشرق وھمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملائکۃ وجہہ قبل الشام
وھنالک یھلک مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آویگا دجال پورب کی
طرف سے اور قصد اوسکا ہوگا مدینے کا یہانتک کہ وہ احد کے پیچہے اتریگا پہر فرشتے اوسکا
منہہ پہیر دینگے شام کیطرف اور وہین جا کر ہلاک ہو جاویگا ٥ ابو ہریرۃ یاتی علی الناس زمان
یدعو الرجل ابن عمہ وقریبہ ھلم الی الرخاء ھلم الی الرخاء والمدینۃ خیر لھم لو کانوا
یعلمون والذی نفسی بیدہ لا یخرج منھم احد رغبۃ عنھا الا اخلف اللہ فیھا خیرا منہ الا
ان المدینۃ کالکیر تخرج الخبث لا تقوم الساعۃ حتی تنفی المدینۃ شرارھا کما ینفی
الکیر خبث الحدید مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر ایسا
وقت کہ بلاویگا آدمی اپنے چچا کے بیٹے کو اور اپنے رشتہ دار کو کہ آؤ عیش و آرام کیطرف اور سستی
روٹی کی طرف اور حالانکہ مدینہ بہتر ہے اون کے واسطے اگر وہ جانتے ہوتے قسم ہے اوسکی
جسکے قابو میں میری جان ہے نہ نکلیگا مدینے سے کوئی بیزار ہو کر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوس سے
بہتر کو مدینے میں بدل دیگا خبردار ہو کہ مقرر مدینہ لوہار کی بہٹی کی طرح ہے کہ نکالدیتا ہی میل کو نہ قائم
ہوگی قیامت یہانتک کہ دور کر ڈالیگا مدینہ اپنے لوگونمیں سے برے لوگونکو جیسے دور کر ڈالتی ہے بہٹی لوہے کے میل کو ف
یعنے شام اور عراق کے ملک مین کشائش رزق کیواسطے مدینے کے بعضے لوگ اپنے گہر بار کو چہوڑ دین

جناب الٰہی کے حضور میں بہتر ہیں کہ حضرت نبی کریم کی تحریر ہیں دعا کیواسطے **ق** ابو سعید ؓ

علی الناس زمان یغزو فئام من الناس فیقال لھم ھل فیکم من صاحب رسول اللہ فیقولون

نعم فیفتح لھم ثم یغزو فئام من الناس فیقال لھم ھل فیکم من صاحب اصحاب رسول

اللہ فیقولون نعم فیفتح لھم ثم یغزو فئام من الناس فیقال لھم ھل فیکم من صاحب من صاحب

اصحاب رسول اللہ فیقولون نعم فیفتح لھم متفق علیہ ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ آویگا لوگوں پر ایسا وقت کہ جہاد کرینگے ایک گروہ لوگوں کے پس پوچھا جاویگا ان سے کہ کیا

تم میں کوئی ہے جس نے رسول اللہ کو دیکھا ہو تو لوگ کہیں گے کہ ہاں اور فتح ہو جاویگی انکو پھر

جہاد کریگا ایک گروہ لوگوں کا پس پوچھینگے ان سے کہ کوئی تم میں ہے جس نے دیکھا ہو رسول اللہ

کے صحابہ کو لوگ کہیں گے کہ ہاں تو انکی فتح ہو جاویگی پھر جہاد کریگا ایک گروہ پس پوچھینگے کہ کوئی ہے

مع تابعین کی تو لوگ کہیں گے کہ ہاں تو انکی فتح ہو جاویگی **ف** اس حدیث سے بڑی

فضیلت اصحاب تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ انکی برکت سے فتح ہوا کیگی **م** عمر

یأتی علیکم اویس بن عامر مع امداد اہل الیمن من مراد ثم من قرن کان به برص فبرأ منه الا موضع درهم له والدة هو بها

بر لو اقسم علی اللہ لابرہ فان استطعت ان یستغفر لک فافعل

مسلم عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا تمہارے پاس اویس بن عامر مدد والے

یمن کے ساتھ مراد کے قوم سے اور نسل مراد کے قرن کے گروہ سے انکو سفید داغ کی بیماری تھی

سو وہ اوس بیماری سے چنگا ہو گیا مگر درہم کے برابر ایک داغ باقی اسکی ایک ماں ہے کہ ساتھ اسکے

نیکی کرتا ہے اگر وہ کسی چیز کے خدا کی جناب میں قسم کھاوے تو خدا اسکو سچا

کر دیوے سو اگر تجھ سے ہو سکے کہ وہ تیرے لیے استغفار کرے تو کیجو **ف**

اس حدیث میں اویس قرنی کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اویس قرنی تابعین میں سے ہیں صحابی

نہیں ہیں حضرت کے وقت میں موجود تھے لیکن ماں کی خدمت کے سبب سے حضرت کے

حضور میں حاضر ہوئے اپنے سال ولایت میں عمر ؓ کے پاس آ گئے تو ایک لوگوں سے پوچھا

اویس قرنی بھی تمہارے ساتھ ہیں ایک پیر مرد نے کہا کہ اویس تو کچھ نہیں ہے دیوانہ ہے قریب آدمی ہم
لوگوں میں نہیں ہیں لیکن میرا ایک بھائی ہے اسکا نام بھی اویس ہی ہے وہ شخص ایسا ہے کہ بیابان جنگل
جواب میں ہمارے اونٹ چرایا کرتا ہے عمر فاروق نے کہا کہ مجھکو اوس سے ملا دیجئے اوس نے کہا
ہاں ملو کہ عرفات کے مقابل کے جنگل میں اونٹ چراتا ہوگا چنانچہ عمر فاروق اور علی مرتضی اسکے
ساتھ روانہ ہوئے دیکھا کہ اویس قرنی جنگل میں نماز میں مشغول ہیں اور گرد اونٹ چرتے ہیں
عمر فاروق نے اونکو سلام کیا وہ سلام کا جواب دیا عمر فاروق نے نام پوچھا اویس قرنی نے کہا
کہ میرا نام عبد اللہ ہے عمر فاروق نے کہا کہ جو لوگ آسمان اور زمین میں ہیں سب تو عبد اللہ ہیں
لیکن وہ نام بتلاؤ جو تمہاری ماں نے رکھا ہے اویس قرنی نے کہا کہ نام تو مجھ سے تمکو کیا غرض
ہے عمر فاروق نے کہا کہ حضرت نے ہمکو تمہارا پتا بتلایا ہے اسواسطے تمکو ہم جانتے ہیں کہ تم ہی
اویس قرنی میرا نام ہے پھر عمر فاروق نے حضرت کی دعا کے واسطے کہا اویس قرنی نے
جواب دیا کہ کبھی میں بیٹے ہی حال کہتا جاؤں گا کبھی اور تمہیں کے واسطے دعا نہیں کی لیکن علی
العموم تمام مومنین اور مومنات کے واسطے دعا کرتا ہوں اب خدا تمہارے روبرو مجھکو پہچان
کر رہا ہے اور یہ بھی اب تم بتلاؤ کہ تم دونوں کون ہو کیا نام ہے علی مرتضی نے کہا یہ امیر المومنین
عمر ہیں اور میں علی ابن ابی طالب ہوں تب اویس قرنی تعظیم کے واسطے سمجھ بیٹھے پھر یوں کہا
السلام علیک یا امیر المومنین اور علی ابن ابی طالب السلام علیکم و رحمۃ اللہ اب خدا کیطرف سے تمکو نیک جزا
دیوے پھر عمر فاروق نے کچھ لباس اور کچھ درم آگے رکھا اور کہا اویس قرنی نے یہ قبول کیا اور کہا
میں نے ایسا ہی کہ دو درم میں تین تیرے اونٹ چرانے کی اجرت ہیں انکو سوا نے لئے اور لوگوں کے کچھ
بہانے کے کام کا سو میں نہیں چاہتا کہ میرا پیٹ آسودہ رہے پھر اوسکے عمر فاروق اور علی مرتضی اوس سے
رخصت ہوئے **ف** اس حدیث سے اویس قرنی کی عمر فاروق اور علی مرتضی سے ملاقات ہوئی
ہو سکتی ہے اسواسطے کہ اس اصحاب سے اصل میں ہو سکتا اور پھر عاکرو سے اصیلت نا
نہیں ہوتی اسواسطے کہ خود حضرت نے اپنے واسطے بعض لوگوں سے دعا کروائی ہے تو

کی اور اس میں تمام امت سے بہ مقام محمود کے حاصل ہونیکے واسطے دعا کریگا فرمایا ہی حضرت نے
ان اہل الجنۃ یاکلون فیہا ویشربون ولا یتفلون ولا یبولون ولا یتغوطون ولا یمتخطون ولکن طعامہم
ذلک جشاء کرشح المسک یلہمون التسبیح والتحمید کما تلہمون النفس مسلم میں بہشتی
کہ حضرت نے فرمایا کہ کھایا کریں گے بہشتی لوگ بہشت میں اور پیا کریں گے اور نہ تھوکیں گے
اور نہ ناک سنکیں گے اور نہ پیشاب کریں گے لیکن اونکا کھانا ڈکار ہو جاویگا جیسے مشک کی مہک
اور اونکو الہام ہوا کریگا تسبیح اور حمد کی جیسا تمکو سانس کا الہام ہوتا ہی **ف** یعنی بہت
آسانی سے ہوویں گے کہ اسکا حاصل اس عالم کی طرح مشقت لیکے نہ ہوگا اور ذکر اور تسبیح
بسبب ہو رہیگا اور جیسے اس عالم کے زندگی کا ہوا کھینچے اور سانس لینے پر موقوف ہے اسطرح
عالم میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا رہے گا تمام مقام ہو کر رحمت الہی اور اونکا قد

فصل

عن ابی مسعود الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم القوم اقرؤہم لکتاب اللہ فان کانوا فی القراءۃ سواء
فاعلمہم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سواء فاقدمہم ہجرۃ فان کانوا فی الہجرۃ سواء فاقدمہم
سنا ولا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانہ ولا یقعد فی بیتہ علی تکرمتہ الا باذنہ رواہ مسلم میں ابو
مسعود انصاری سے ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امامت کرے
قوم کی جو اون میں زیادہ قاری ہو سو اگر وہ لوگ سب قرآن میں برابر ہوں تو جو زیادہ عالم حدیث کا ہو
وہ امامت کرے اور اگر حدیث اور علم میں بھی سب برابر ہوں تو امامت کرے جسنے اون میں
سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو اون میں عمر میں جو زیادہ ہو امامت کرے اور
نہ امامت کرے کوئی مرد دوسرے مرد کی اوسکے حکومت کے مقام میں اور نہ بیٹھے اوسکے گھر میں اوسکے مسند
پر بدون اوسکی اجازت کے **ف** حقیقت میں لکھا ہی کہ امامت میں افضل عالم ہے اسکے بعد متقی اسکے
بعد عمر میں بڑا اور اس حدیث میں قاری کو عالم پر افضل فرمایا اسواسطے کہ حضرت کے وقت میں جو قاری
ہوتا تہا سو عالم بھی ہوتا تہا اور پہلی امت میں اکثر لوگ قاری ہوتے ہیں اور عالم نہیں ہوتے
اسواسطے حدیث میں عالم کو قاری پر مقدم رکھا اور ہجرۃ کا حکم اب

ہر حکم ہو اوسواسطے عدم مرمت کاری کو خرب کے قایم مقام کیا ھ انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً الحشر نیا
ساء اللہ ان یتبعہم عیسیٰ اللہ لقا کلما کیا یا آیا مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ رہینگا اسلام سب کا حرمت کا کہ خدا اوسکے ساتھ جمکو عاجنگا پر سرا
وسکے جو واسطے ایک ملی کو سباکر کا حسیم عمر سے کرما ہیگا **ف** یعنے بہت سا وسیع
ی کہ باوجود شبہ کے داخل ہو چکے کچھ مکان خالی رہ جاویگا پہر جماعت کے لئے اسکو بہی پیدا
ت ہارکریگا **ھ** انس یتبع الدجال من یہود اصبہان سبعون الفا علیہم الطیالسۃ
میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال کے تابع ہوینگے اصفہان کے ستر ہزار یہودی
اور سیاہ چادر میں ہونگے **ق** انس یتبع المیت ثلثۃ اہلہ ومالہ وعملہ فیرجع اثنان
ویبقی واحد یرجع اہلہ ومالہ ویبقی عملہ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ پیچھے لگی جاتی ہیں مردہ کے تین چیزیں اوسکے قرابتی لوگ مال اور عمل سو دو تو پلٹ آتے ہیں
اور ایک رہ جاتا ہے قرابتی لوگ اور مال تو پلٹ آتے ہیں اور ایک اوسکے ساتھ رہ جاتی ہے **ف**
اس حدیث کا مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہی کہ مثلا ایک شخص کے تین دوست ہیں
اوس میں سے ایک تو سب سے زیادہ پیارا اسقدر دوست ہی کہ واسطے اوسکے یہ شخص بہت احسان اوٹھا
کرتا تہا دوسرا اوس سے کم مگر تیسرے سے زیادہ ترمحبوب اور تیسرا دوست دونوں سے کم سو جس
اوس شخص کو حاکم نے سلطنت کے لئے بلوایا اول اپنے بڑے معتمد دوست پاس گیا کہ میرے اس
میں ساتھ ہولے سو دوست نے انکار کیا اور اوس نے صاف جواب دیا
دوسرا دوست پاس گیا اوس نے کہا کہ محل میں تیرے ساتھ چلوں گا دروازے تک
[illegible] تیسرے دوست پاس گیا اس سے کہ ملاقات بہت کم تھی اس نے کہا
[illegible] میرے ساتھ چلو اور تجہکو آفت سے بچاؤنگا سو آدمی کا سب سے [illegible]
کو دو [illegible] کے بعد گھر میں رہ جاتا ہی اور یہ دوست قرابتی لوگ ہیں جو [illegible]
ہیں دوسرا دوست مال ہی جو [illegible] کے ساتھ [illegible]

ہین سبحان اللہ عجیب چیز تیرا مقام ہی کہ اسپہ رہو تو وہ اپنے برے پر اسکے پر اوپن اور صورت کا
سعیت مین کلام آوین آدمی کیسا نادان ہے کہ دوست اور دشمن کو نہین پہچانتا اور اونکا مرکا
ہے غافل ہو کر سوتا اور پیٹ بھرون کے پیچھے اپنی عمر عزیز کو تباہ کرتا ہی **شعر** اے الہ آلا فبر
قبرین جا سکے نہین اور تجھکو دولت کے تعب سے چھٹکارا نہین جبر علی گورمین کو بھی بیخبرا
پا رہین وہ کیا قیامت ہی کہ تو اوس سے خبردار نہین **ف** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ
عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِي يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ ثُمَّ يَخْرُجُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ
يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوشًا حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ جاوینگے مدینے کو اچھی حالت پر
نہین ہے وہان مگر وحشی جانور اور چڑیان اور پچھلے جمع ہوسے والوین دو گڈریا ناچرانیوالے
ہونگے مزینہ کی قوم سے وہ ارادہ کرینگے مدینہ کا آواز دیتے ہونگے گروہان اپنے بکریان ہانکتے
لیجاوین سو وہ مدینہ مین وحشی جانورونکو پاوینگے یہانتک کہ جب ثنیۃ الوداع پاس پہنچینگے
تو وہ دونو منہ کے بل گر پڑینگے یعنی مرجاوینگے **ف** اس حدیث مین خبری کہ قیامت کے قریب
مدینہ اجاڑ ہو جاویگا ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام ہی مدینہ کے پاس **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ
مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ
الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ
يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ آگے پیچھے آیا جایا کرتے ہین فرشتے تمہارے رات اور دن مین اور جمع ہوتے ہین عصر اور
فجر کی نماز مین پھر آسمان پر چڑھ جاتے ہین وہ فرشتے جو رات کو تمہارے درمیان رہے
تھے اون سے پوچھتا ہی حالانکہ تمہارے احوال کو اون سے زیادہ تر جانتا ہی کہ کس حال میں چھوڑا میرے
بندون کو تو وہ کہتے ہین کہ ہم اونکو چھوڑ آئے نماز پڑھتے اور جب گئے تھے پاس اونکے
ف معلوم ہوا کہ حضرت عمل بیان فرشتون کے ہوتا ہی اور پیشتر کے

حال ہو وقت وہ بار الٰہی میں عرض کرتا ہی سبحان اللہ اکرم الاکرمین کا ہرکارہ کسی شخص پر متعین موجود
اوسکے خوف سے کوئی کام خلاف مرضی حاکم کے نہیں کر سکتا اور یہاں احکم الحاکمین کے ہرکارے
کا آدمی کو کچھ خیال نہیں آتا نہایا گیا سبب جو غفلت اور ہمیں ہیں کوئی نہیں ہے یہ شعر کرو
ہر سینی الحمان کرتا ہے لکھ بودی **ق** ابو ہریرۃ يتقارب الزمان وينقص العلم و
يلقى الشح وتظهر الفتن ويكثر الهرج قالوا يا رسول الله ايما هو قال القتل القتل کہا ہی نے اور
میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قریب ہوجاویگا زمانہ اور کم ہوجاویگا علم اور ڈالی جاویگی
بخیلی دلوں میں یعنے زکوٰۃ اور خیرات کے رسم جاتے رہینگے اور عالم میں فساد ظاہر ہونگے اور کثرت
سے ہرج ہوگا اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ ہرج کیا چیز ہے حضرت نے کہا قتل قتل یعنے خون ریزی کی
کثرت ہوگی **ف** قیامت کی نشانیاں اس حدیث میں ارشاد فرمائیں اور یہ جو فرمایا کہ زمانہ قریب
ہوجاویگا یعنے قیامت کا زمانہ متصل ہوجاویگا یا یہ مطلب کہ رات اور دن چھوٹے چھوٹے معلوم ہونگے

ق انس يجمع الله الناس يوم القيمة فيهتمون لذلك فيقولون لو استشفعنا الى ربنا
حتى يريحنا من مكاننا هذا فيأتون آدم فيقولون انت آدم ابو الخلق خلقك الله بيده
ونفخ فيك من روحه وامر الملائكة فسجدوا لك اشفع لنا عند ربك حتى يريحنا
من مكاننا هذا فيقول لست هناكم فيذكر خطيئته التي اصاب فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا نوحا
اول رسول بعثه الله فيأتون نوحا فيقول لست هناكم فيذكر خطيئته التي اصاب فيستحيي
ربه منها ولكن ائتوا ابراهيم الذي اتخذه الله خليلا فيأتون ابراهيم فيقول لست هناكم
ويذكر خطيئته التي اصاب فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا موسى الذي كلمه الله واعطاه
التورية فيأتون موسى فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي اصاب فيستحيي ربه
منها ولكن ائتوا عيسى روح الله وكلمته فيأتون عيسى روح الله وكلمته فيقول لست
هناكم ولكن ائتوا محمدا عبدا غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر فيأتوني فاستأذن
على ربي فيؤذن لي فاذا انا رأيته وقعت ساجدا فيدعني ما شاء الله ان يدعني

فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فارفع راسی فاحمد ربی
بتحمید یعلمنیه ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة ثم اعود فاقع
ساجدا فیدعنی ما شاء الله ان یدعنی ثم یقال ارفع راسک یا محمد وقل یسمع وسل
تعطه واشفع تشفع فارفع راسی فاحمد ربی بتحمید یعلمنیه ثم اشفع فیحد لی حدا
فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة فلا ادری فی الثالثة او فی الرابعة قال فاقول یا رب
ما بقی فی النار الا من حبسه القرآن ای وجب علیه الخلود متفق علیه
باب الشفاعة ... بخاری اور مسلم میں ... سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا جمع کریگا لوگوں کو قیامت کے دن سو غمناک ہونگے اس جمع کی سبب سے تو کہیں گے
کہ اگر ہم سفارش کروائیں اپنے رب کے پاس تاکہ ہم اس مکان سے راحت پاویں پس آدم کے پاس
سو آدم کے پاس آوینگے تو کہیں گے کہ تم آدم ہو باپ لوگوں کے بنایا تجھکو خدا نے اپنے
ہاتھ سے اور رہنے دیا تجھکو بہشت میں اور سجدہ کروایا فرشتوں کو اور سکھلایے تجھکو نام ہر چیز کے سفارش کیجئے
اپنے رب کے پاس تاکہ ہمکو راحت دیوے اس مکان کی تکلیف سے تو آدم کہیگا کہ میں اس کام کے
لائق نہیں سو یاد کریگا اپنی اوس خطا کو جو اوس سے ہوئی یعنی شجر کا کھانا ہے رب سے اوس کے
سبب سے ولیکن تم جاؤ نوح کے پاس کہ وہ پہلا رسول ہے کہ بھیجا اسکو خدا نے ... سو وہ لوگ
نوح کے پاس آئینگے تو کہیگا کہ میں اس مقام کے لائق نہیں سو یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی ... شرمائیگا
اپنے رب سے اوس کے سبب سے ولیکن تم جاؤ ابراہیم کے پاس جسکو خدا نے اپنا دوست کیا سو
وہ لوگ ابراہیم کے پاس آئینگے تو ابراہیم کہیں گے کہ میں اس مقام کے لائق نہیں اور یاد کریگا
اس خطا کو جو اوس سے ہوئی تو شرمائیگا اپنے رب سے اوس کے سبب سے ولیکن تم جاؤ
موسی کے پاس جس سے خدا نے بلا واسطہ کلام کیا اور دی اسکو توریت سو وہ لوگ موسی کے
پاس آوینگے تو موسی کہیگا کہ میں اس مقام کے لائق نہیں اور یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی
تو شرمائیگا اپنے رب سے اوس کے سبب سے ولیکن تم جاؤ عیسی روح اللہ کے پاس جو خدا کے کلمہ

سے سید ہو سے صرف طرف کی موجود ہوا کوثی اوسکا بات پہچانا سو وہ لوگ جیسے بچے
سی رینگے دیسی پہچانیں گے اس عام جیکا ایسے ولیکن تم مانو محمد کے پاس توجہ کو پکر
چیلا ہے موراوسکی آنکھی پہچانا جو کہ سنایا میرے تا ان ایس یہ سوہیں لیے سر سے لباس
مانگو مے کو دیکو اما سب کی سوہیں جیسا اوسکو دیکہونگا تو سجدہ میں گر پڑونگا سو مجکو
صدا سجدہ میں رہنے دیگا جتنا کہ وہ چاہیگا پھر حکم ہوگا ای محمد اپنا سر اٹھا لے کہہ جیا مانگو
مالک تجکو دیا جاویگا سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی تو میں اپنا سر اٹھاونگا تو حمد تعریف
کرونگا میں رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب مجکو سکہلاویگا پھر سفارش کرونگا سو میرے
واسطے ایک حد ٹھہرا دی جاویگی ہسے لوگوں کی صورت بدن لوگوں اوتی لوگوکو
دوزخ سے نکالوں کا بہشت میں داخل کرونگا پھر پھٹ آونگا او سجدہ میں گرونگا سو مجکو
صدا سجدہ میں رہنے دیگا جسا چاہیگا پھر حکم ہوگا مجکو اپنا سر اٹھا لے ای محمد اور بول کہا
سنا جاویگا اور مانگ تجکو دیا جاویگا اور سفارش کر تیری سفارش مقبول ہوگی تو میں اپنا
سر اٹھاونگا سو تعریف شروع کرونگا جیسی تعریف کہ مجکو میرا رب سکہلاویگا پھر سفارش
کرونگا سو میرے واسطے ایک حد مقرر کی جاویگی تو میں اونھے لوگوں کو دوزخ سے نکالونگا
اور بہشت میں داخل کرونگا اوسی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ تیسرے بار یا چوتھے بار میں حضرت
نے فرمایا کہ نہیں کہونگا ای میرے رب سو دوزخ میں کوئی باقی نہیں رہا مگر جنہیں منع کیا
قرآن نے سو کہ پھنسے جیسی صورت قرآن میں حکم ہیں ہمیشہ رہنے کا اور گاو ہیں اور ایک روایت
میں اونھوں کہ حضرت نے فرمایا ہیں جو تھی بار اپنے رب ای میں کہونگا یا یوں فرمایا کچھ معنی
ہوونگا اور یوسی کو دکر جو کہ جبرئیکا سو تمھاری ہے یعنی ہوا یا جب ہیں ف معلوم ہوا
کہ شفاعت میں سب پیغمبر جواب دینگے اور ادبی بہول چوک اپنی کرکے شرماوینگے آخر کو ہمارے حضرت
دستگیر خلائق جاوینگے اور تمام گنہگاروں کو اس قہر کے مقام سے بچاوینگے او سو سب شوکت
محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبری کہتے ہیں

حضرت

حضرت کو خاص ہے دوسرے پیغمبر کو اسمین کچھ دخل نہین پہلے حضرت سے سواسطے شفاعت
شروع ہوتی تاکہ تمام خلق کو پیغمبروں کی زبان سے نا امید ہوا وے کیونکہ حضرت
کے سوا انبیا کہتے تھین ہرچند انبیا اور اولیا اور علما کی بھی شفاعت ثابت ہے لیکن وہ
شفاعت جزئی ہے شفاعت کلی نہین اول اس میدان مین سواے ہمارے حضرت کے کوئی
نہ کہہ سکیگا پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قہر ایزدی بسبب لا حظہ محمدی کے دبیا تو دیگر
انبیا اور امام بھی بقدر اپنے مراتب کے شفاعت پر مستعد ہونگے شعر اوس روز کا صاحب ہے الا الا مرشد
دلبر ہی مین ہر ہر او ہر کہہ اوری اللهم صل علی حبیبک وخلیلک سید المرسلین وشفیع
المذنبین وادخلنا بشفاعته یوم الفزع الاکبر من المسلمین بفضله انک انت الجیب یغفر
الله لامتی ویتفضل علی الیهود والنصاری بها الجیب قال ابو موسی کان من الشک سبیل
ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لاوینگے کچھ مسلمان لوگ اپنے گناہ پہاڑ کے
برابر خدا اون گناہوں کو اون سے معاف کریگا اور اون گناہوں کو یہود و نصاریٰ
پر رکھ دیگا گنہگار آدمی کہتا ہے کہ تیرے والسنت مین کو نہین جب جانتا ہے کہ شک
کس کی طرف سے ہے یعنے ابو موسیٰ کو شک ہے یہی اس حدیث کی یاد مین کسی کو ف
اس حدیث مین وہ مسلمان مراد ہین جنکو یہود اور نصاریٰ سے تکلیفات پہونچی
اور انہون نے صبر کیا واللہ اعلم ق ان ما یحرم من الرضاعة ما یحرم
من النسب بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نکاح کو منع کرتا ہے دودھ پینے سے جو نکاح کو حرام کرتا ہے رشتہ داری سے ف
یعنے جیسے سگی مان اور بہن خالہ اور پھوپی سے نکاح نہین درست ویسے ہی دودھ کے
رشتے سے نکاح نہین درست باقی تفصیل فقہ مین دیکھنا چاہیئے ق انہ یخرب الکعبة ذو السویقتین من الحبشة بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھاویگا کعبہ کو ایک حبشی چھوٹی پنڈلیون والا ف

قیامت کے قریب جبکہ جانے سے یہ رہیگی لو لیتی یا مالک تصوف المطلب کے امر
سے کہ یہ سرے خراب ہوگا اسکی ملک خدا ہی خوب جانتا ہے کہ کیا ہے خ جابر
یخرج قوم من النار بالشفاعة بخاری میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نکلیں گے ایک قوم دوزخ سے شفاعت کے سبب سے ق مراد اس قوم سے
گنہگار مسلمان ہیں جو گناہوں کے سبب سے دوزخ میں رہینگے پھر ایمان کے سبب سے
لواسطے انبیا اور شہدا اور علما کی شفاعت کے آخر کو بہشت میں داخل ہونگے ق
انس یخرج من النار من قال لا اله الا الله وکان فی قلبه من الخیر ما یزن شعیرة ثم یخرج
من النار من قال لا اله الا الله وکان فی قلبه من الخیر ما یزن برة ثم یخرج
من النار من قال لا اله الا الله وکان فی قلبه من الخیر ما یزن ذرة ثم یخرج من النار
من قال لا اله الا الله وکان فی قلبه من الخیر ما یزن ذرة رواه البخاری فی روایة
مکان من خیر من ایمان مکان خیر بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا نکلیگا دوزخ سے جسنے لا اله الا الله کہا اور ہوگی اسکے دل میں ایک
جو کے برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا اله الا الله کہا اور ہوگی اسکے دل میں ایک
گیہوں کے برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا اله الا الله کہا اور ہوگی اسکے دل میں ایک
ذرہ برابر نیکی بخاری نے ایک روایت میں بجائے نیکی کے ایمان کی لفظ
روایت کی ہے یعنے جسنے لا اله الا الله کہا اور اسکے دل میں ایک جو کے برابر
یا گیہوں کے برابر یا ذرہ برابر ایمان ہوگا وہ دوزخ سے آخر کو نجات پاویگا ف
نیکی سے مراد صفات حمیدہ ہیں جیسے محبت اور رقت بعض اور ذکر الہی کے
ساتھ اور تسبیح ہو نیکی اور بدگمانی دور کرنی اور ترک حسد اور ترک غرور وغیرہ ذالک ح
ابو سعید اذا خلص المؤمنون من النار حبسوا بقنطرة بین الجنة والنار فیقتص لبعضهم من
بعض مظالم کانت بینهم فی الدنیا حتی اذا هذبوا ونقوا اذن لهم فی دخول الجنة فوالذی نفس

محمد بیده لاحدهم اهدی بمنزله فی الجنة منه بمنزله کان فی الدنیا

بخاری میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خلاصی پاوینگے ایماندار دوزخ
سے پھر روکے جاوینگے اوس پل پر جو دوزخ اور بہشت کے درمیان ہے تو وہاں بدلا لیا جاویگا
بعضوں کا بعضوں سے اون حق تلفی اور ظلموں کا جو اونکے درمیان دنیا میں ہوئے تھے یہانتک
کہ جب وے پاک صاف ہو جاوینگے تو اونکو حکم ہوگا بہشت میں داخل ہونیکا سو اسکی قسم جسکے قابو میں
محمد کی جان ہے کہ ہر ایک شخص اپنے بہشت کے مکان کو دنیا کے مقام سے زیادہ تر
واقف اور شناسا ہوگا ف اس حدیث میں وہ ایماندار مراد ہیں جو روز حشر میں پل صراط تک
العباد کے سبب سے رسائی نہ رکھینگے پھر جب عذاب و عتاب سے حق تلفی اور ظلموں کا
بدلا پاوینگے اور صاف اور راضی ہو جاوینگے سب بہشت میں داخل ہونگے عن ابی هریرة یدخل الجنة اقوام
افئدتهم مثل افئدة الطیر مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت میں
وہ لوگ کہ اونکے دل پرندوں کے سے دل ہیں ف مراد خوفناک اور دل نرم ہیں جو ڈرتے ہیں
جیسے چڑیاں آدمیوں سے ڈرتی ہیں کہ صرف آواز اور ہاتھ کے اشارے سے لپک جاتے ہیں ق

عن ابی هریرة یدخل الجنة من امتی زمرة هم سبعون الفا تضیء وجوههم اضاءة القمر لیلة البدر بخاری و مسلم
میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہوگا بہشت میں میری امت سے ایک
گروہ کہ وہ ستر ہزار ہونگے روشن ہونگے اونکے منہ جیسے چاند روشن ہوتا ہے چودہویں
کو عن سهل بن سعد یدخل الجنة من امتی سبعون الفا زمرة واحدة منهم علی صورة القمر
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت سے
ستر ہزار وہ ایک ہی گروہ میں میری امت سے جانکی صورت ہے ف یعنی متقی اور متوکل لوگ
مراد ہیں جو ہر حال میں خدا پر نظر رکھتے ہیں اسباب ظاہری کے گرفتار نہیں چنانچہ اور حدیث میں
یہ مضمون ... عن ابن عمر قال یدخل الله اهل الجنة الجنة واهل النار النار ثم یقوم مؤذن
بینهم فیقول یا اهل الجنة لا موت ویا اهل النار لا موت کل خالد فیما هو فیه

کہ جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں پھر اوٹھیگا ایک پکارنیوالا اونکے درمیان میں پکاریگا

ای بہشتیو اب تمکو موت نہیں اور ای دوزخیو اب تمکو موت نہیں پھر ایک شخص ہمیشہ رہنے والا

ہی جس جگہ میں ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیوں اور دوزخیوں کی ہمیشگی تمام ہی

جو بیان ہوا مشہور لیکن یہ اور بعد مسلمان گنہگاروں کے دوزخ سے نکلنے ہو گا تاکہ بہشتی

ہے نکلنے میں ہیں اور دوزخی اس آس توڑیں الہی تیرے غضب سے پناہ دے ق ابو ہریرہ

یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے

جنت میں میری امت سے ستر ہزار بدون حساب کے ف یعنی اونکے اعمال صرف نہ کیے

دکھلائے جاینگے زیادہ کفت نہ ہوگی خ یرحم اللہ ام اسمعیل لو ترکت زمزم او قال

لو لم تغرف من الماء لکانت زمزم عینا معینا بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

کہ خدا رحم کرے اسمعیل کے ماں پر جیتے جی اگر چھوڑتی زمزم کو یا یوں فرمایا کہ اگر نہ لیتی پانی

زمزم سے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہو جاتا ف حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ

اور حضرت اسمعیل کو خدا کی مرضی سے کعبہ پاس چھوڑ گئے وہاں نہ کچھ آبادی تھی نہ دانا پانی

حضرت جبرئیل نے وہاں زمین پر اپنا پر مارا زمزم کا پانی زمین سے پھوٹ نکلا حضرت ہاجرہ

نے اوس پانی کے گرد پتھروں کے پشتے بنائے تاکہ پانی نہ بہہ جاوے اور چلو بھر بھر لینا شروع

کیا سو حضرت نے فرمایا کہ اگر اسمعیل کی ماں اوسکو نہ روکتیں تو زمزم ایک دریا ہو جاتا

اسواسطے کہ خیر انکے جاری ہوا تھا ق ابن مسعود رضی اللہ عنہ لکانی انظر الی

النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیا من الانبیاء ضربہ قومہ فادموہ وھو یمسح الدم عن وجھہ ویقول رب اغفر لقومی فانہم لا یعلمون

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحمت

رحمت کرے موسی پر البتہ وہ ستائے گئے اس سے زیادہ تر ایذا دیا گیا تہا پر اونہوں نے صبر کیا یہ حضرت نے

اسوقت فرمایا کہ ایک مرد نے کہا کہ جھگڑے میں کہ وہ کہتا تہا کہ قسم خدا کی اس تقسیم میں کچھ انصاف

اور خدا اس سے بھی خدا کی رضامندی مقصود ہوتی ف جہلکے ہیں یہاں بہت مال غنیمت تن
آیا تہا حضرت نے تقسیم کے لوگوں کو بہت مال عطا کر دیا لیکن ایمان کے نور پر چہوڑا ایک
مرد مسلمان ہے جسکا نام ذو الخویصرہ لقب تہا حضرت پر طعن کی تب حضرت یہ سنکر غصے ہوئے
حضرت موسیٰ پر تہمت ہوئی تہی کہ انہوں نے اپنے بہائی ہارون کو مار ڈالا آخر کو سب خدا
نے فرشتوں کو حکم کیا کہ ہارون کی لاش لاکر دکہلاویں آخر کو بدن بے زخم لاش دیکہکر وہ نادان
شرمندہ ہوئے خدا لعنت کرے بدگمانوں پر جنہوں نے انکو تہمت سے چہوڑے نہ بن نادان کے
اور اصحاب ق قال یرحمہ اللہ لقد اذکرنی کذا وکذا آیۃ کنت انسیتہا وفی روایۃ اسقطتہا
من سورۃ کذا وکذا اللہم غیر ... عبد الله ... کان یقوم من اللیل بخاری
اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اوسپر رحمت کرے البتہ
اوسنے یاد دلائی فلانی اور فلانی آیتیں یاد دلادیں جو مجہسے بہلائی گئی تہیں اور دوسری روایت
ایوں ہی کہ جن آیتوں کو میں نے فلانی اور فلانی سورت سے نسیان کے سبب سے ساقط کر ڈالا
تہا یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جبکہ عبد اللہ بن یزید انصاری کو سنا کہ وہ رات کو قرآن پڑہتا
تہا ق ابو ہریرۃ یسلم الراکب علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر بخاری اور مسلم میں
ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادے کو اور چلنے والا
بیٹہے شخص کو اور تہوڑی جماعت بڑی جماعت کو ابو ذر یصبح علی کل سلامی من احدکم صدقۃ فکل
تسبیحۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ صدقۃ وکل تہلیلۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ صدقۃ وامر بالمعروف صدقۃ ونہی عن المنکر صدقۃ
ویجزئ من ذلک رکعتان یرکعہما من الضحی مسلم میں ابو ذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کی
ہر ہڈی پر ہر صبح کو صدقہ اور خیرات واجب ہی سو ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور
ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور لوگوں کو نیک بات بتلانا
صدقہ ہی اور خلاف شرع کام سے روکنا صدقہ ہی اور ان سب کے عوض دو رکعتیں کہ
چاشت کی کفایت کرتی ہیں ف یعنی ہر صبح سالم رکہنا ہر روز خدا کی تازہ نعمت ہی تو آدمی پر

انسکی شکرگذاری جو ہمیشہ روزے رہے اور ہمیشہ خیرات کرتا رہتا ہی خرچ کرنے میں بہتر نہیں ہی بلکہ
الہی کا بھی ثواب خیرات کے برابر ہی اور ریاضت کی دور کہیں ہوا اس شکر گذاری میں کفایت کرتے
ہیں خ ابو ہریرۃ یصلون لکم فان اصابوا فلکم وان اخطاوا فلکم وعلیہم ترجمہ ابو ہریرہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے امام تمہارے واسطے نماز پڑھتے ہیں سو اگر انہوں
نے ٹھیک نماز پڑھی تو تمکو نماز کا پورا ثواب ملا اور اگر انہوں نے کچھ خطا کی تو تمکو ثواب ملا
ہے اور انپر اختلال کا عذاب ہی ف یعنی جماعت کو ترک کرنا کسیطرح نہیں درست اسواسطے
کہ اگر امام نے نماز کے سب شرائط اور ارکان ادا کئے تو تمہاری نماز پوری ہو گئی اور اگر انہوں نے
نماز کے کسی شرط اور رکن کو ترک کیا تو تمکو ثواب ملیگا اسواسطے کہ تمکو اسکی خبر نہیں کہ اون
پر عذاب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام ناپاک ہو یا بے وضو نماز پڑھادے اور مقتدیوں
کو اسکی خبر ہو تو انکی نماز ہو گئی لیکن امام پر اوسکا وبال پڑیگا ق ابن عمر یطوی اللہ السموات
یوم القیامۃ ثم یاخذ ہن بیدہ الیمنی ثم یقول انا الملک این الجبارون این المتکبرون
ثم یطوی الارضین بشمالہ ثم یقول انا الملک این الجبارون واین المتکبرون بخاری اور
مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لپیٹ دیگا آسمانوں کو قیامت
کے دن پھر اونکو اپنے داہنے ہاتھ میں لیویگا پھر فرماویگا میں ہوں بادشاہ حقیقی کدہر گئے
بادشاہان گردنکش کہاں ہیں گھمنڈ کرنیوالے پھر زمینوں کو لپیٹ کر اپنے بائیں ہاتھ میں لیویگا
پھر فرماویگا کہ میں ہوں بادشاہ کدہر گئے بادشاہان گردنکش کہاں ہیں گھمنڈ کرنیوالے
ف حق تعالی اپنے اور بائیں ہاتھ سے پاک ہی یہ اوسکی قدرت کی تمثیل ہی اس
حدیث میں اشارہ ہی کہ سردار اور بادشاہونکو غرور کرنا لازم نہیں کیا گھمنڈ کرے وہ بیچارہ
جسکا اپنے مرنے جینے میں اختیار نہیں تکبر اور گھمنڈ خدا ہی کے شان ہی ق ابو ہریرۃ یعرق
الناس یوم القیامۃ حتی یذہب عرقہم فی الارض سبعین ذراعا ویلجمہم حتی یبلغ اذانہم بخاری و
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا پسینہ نکلیگا لوگونکے قیامت کے دن یہانتک کہ اوسکا پسینہ ستر گز تک

اور لوگوں کے سینوں میں داخل ہوگا یہاں تک کہ کانوں تک پہنچیگا ف اثبات تنا...

میں بہت پاس آنکو آگ ہیں پہر اوسکی گرمی کی شدت سے بقدر اعمال کے بعضوں کے

ٹخنے تک اور بعضوں کے گھٹنوں تک اور بعضوں کے سینہ تک پہنچیگا ق عمران بن

حصین یقول انہ عض یدہ رجل کما یعض الفحل لا دیۃ لک بخاری اور مسلم میں عمران بن

حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی چباتا ہے اپنے بہائی کا ہاتھ

جیسے اونٹ چباتا ہے تجھکو خون بہا نہ ملیگا ف ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ کہایا

اوسنے اپنا ہاتھ اوسکے منہ سے کہینچ لیا اوسکا منہ سے دو لیکا دانت گر پڑا اوسنے اپنے دانت

کا اوس حضرت سے فریاد کی اور خون بہا چاہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی حضرت

نے اوسکو الزام دیا کہ تو اوسکا ہاتھ چباتا اونٹ کے طرح چبا اوس سے خون بہا

چاہتا ہے اپنے بہائی کا واسطے اپنا ہاتھ کہینچا اگر دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے اور

یہ سب اوسی کا ہوگا کہ ایسی صورتیں کچھ بدلا نہیں ق ابو هریرة یقول [illegible]

[illegible] خاتما من ذهب فی ید رجل فنزعه فطرحه

[illegible] ما ذهب رسول الله صلی الله علیه وسلم خذ خاتمک انتفع به فقال

لا والله لا آخذه ابدا وقد طرحه رسول الله صلی الله علیه وسلم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ

سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے کوئی ارادہ کرتا ہے کہ انگارا ہی کا پہرا اوسکے

[illegible] حضرت نے اوسوقت فرمایا کہ سونیکی انگوٹھی ایک مرد کے ہاتھ میں دیکہی

اوسکو اوتار لیا اور اوسکو پہینک دیا جب حضرت تشریف لیگئے تو لوگوں نے کہا اپنی انگوٹھی

لے اوسکو بیچ کے اپنا کام میں لا تو اوسنے کہا خدا کی قسم میں اوسکو کبہی نہ لونگا اور حالانکہ حضرت

اوسکو پہینک دیا ہے ف معلوم ہوا کہ سونا پہننا مرد کو حرام ہے اور ثابت ہوا کہ حاکم [illegible]

ہو وہ خلاف شرع کام کو اپنے ہاتھ سے مٹا ڈالے ق عائشة تقول واحنس الکعبة [illegible]

[illegible] بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑنے آویگا ایک لشکر کعبے سے سو جب کہ زمین کے بیدا میں ہونگے
تو دھنسا دیگا اونکے اگلے پچھلے کو زمین میں دھنسا دیگا اور قیامت میں اوٹھینگے اپنی اپنی نیت پر
ف حضرت نے خبر دی کہ آخر زمانہ میں ایک لشکر کا یہ حال ہوگا حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ
یا حضرت لشکر میں تو بازاری لوگ بھی ہونگے انکا کیا قصور جو وہ بھی عذاب میں شریک
ہو جاوینگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون کے ساتھ میں نیک کو بھی دنیا
میں عذاب ہوتا ہی ہے لیکن آخرت میں جیسی نیت ہوگی ویسا عوض ملیگا خ ابو ہریرہ
[illegible] بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ قبضے میں کریگا خدا زمین کو قیامت کے دن اور لپیٹ دیگا آسمانوں کو اپنے
داہنے ہاتھ میں پھر کہیگا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زمین کے بادشاہ لم ابو ہریرہ
[illegible] مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ قطع کرتے ہیں نماز کو کتا اور عورت اور گدھا اور بچا لیتی ہے اوس سے کجاوہ
کی پچھلی لکڑی کے برابر ف یعنے اگر نماز کے سامنے کتا اور عورت اور گدھا آجاوے تو نماز
جاتی رہتی ہے اور اگر یہ لکڑی آگے کھڑی ہو تو اونکے آگے سے نماز میں کچھ خلل نہیں
پڑتا سا کہتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے اس واسطے کہ حدیث صحیح عائشہؓ سے ثابت
ہے کہ حضرت نماز پڑھتے تھے اور میں حضرت کے آگے پاؤں پھیلا کر لیٹی رہتی تھی تو معلوم
ہوا کہ عورت کے آگے ہونے سے نماز میں خلل نہیں م عبد اللہ بن شخیر یقول ابن آدم مالی مالی
[illegible] مسلم میں عبد اللہ بن شخیر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کہتا ہے میرا مال ہے میرا مال ہے اور
تجھکو اپنے مال سے کیا فائدہ مگر جتنا کہ تونے کھایا سو فنا کیا یا کہ تونے پہنا سو پرانا کیا یا کہ تو
راہ خدا میں خیرات کیا سو پہنچایا اپنے آخرت کا ذخیرہ کیا وہی کام آویگا ف یعنے تیرا مال حقیقت
میں وہی ہے جو تیرے کام آوے خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں کہ جو مال دنیا کے کہانے

۱۲۱۱ خ
۱۲۱۲ لم
۱۲۱۳ م

اس حرص سے اور ترسا ہو اور جرات کو لقا ہی حرص ہے کام دیگا تو سامانی کو لازم ہی کہ
آخرت کو مقدم جانے پس اپنی مال خرچ کرنے کی نیت رکھے اور اوسکو عمر اور اپنے میں م عن ابی ہریرۃ
يقول العبد مالي مالي وانما له من ماله ثلث ما اكل فافنى او لبس فابلى او اعطى فاقتنى وما سوى
ذلك فهو ذاهب وتاركه للناس مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ
کہتا ہے کہ میرا مال ہے اور اوسکو تو ہے مال تین ہی فایدے ہیں جو کھایا تو
مٹایا یا پہنا پرانا کیا یا کہ راہ خدا میں دیا سو آخرت کا ذخیرہ کیا اور اوسکے سوائے تو وہ جانے
والا ہے اور لوگوں کے واسطے چھوڑ جانے والا ہے یعنی باقی رہے مال سے اوسکو کچھ فائدہ نہیں
م عن ابي ذر يقول الله تعالى من جاء بالحسنة فله عشر امثالها وازيد ومن جاء بالسيئة فجزاء سيئة مثلها
او اغفر ومن تقرب مني شبرا تقربت منه ذراعا ومن تقرب مني ذراعا تقربت منه باعا ومن
اتاني يمشي اتيته هرولة ومن لقيني بقراب الارض خطيئة لا يشرك بي شيئا لقيته بمثلها مغفرة
مسلم میں ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ عز وجل فرماتا ہے کہ جو ایک نیکی
لاویگا تو اوسکو اوسکا دس گنا ثواب ہے یا چاہوں تو اس سے بھی بڑھاؤں اور جو ایک
بدی لاویگا تو بدلا اوسکا ایک ہی بدی ہے اوسکے برابر یا چاہوں تو بے بدلا لئے بخش دوں
اور جو مجھ سے نزدیک جاویگا ایک بالشت برابر تو میں اوسکا قرب ہاتھ بھر جاونگا اور جو
میرا قرب ہاتھ برابر جاویگا تو میں اوس سے دو ہاتھ کے پھیلاؤ برابر قریب ہو جاونگا اور
جو میرے پاس قدم قدم چلتا آویگا تو اوسکی طرف میں دوڑتا آونگا اور جو مجھ سے ملیگا
تمام زمین کے برابر گناہ لیکر لیکن ملیگا ایسے حال سے کہ میرے ساتھ کسی چیز کا شریک نہ لگاتا ہو تو
میں اوس سے ملونگا اوسکے گناہوں کے برابر مغفرت لیکر بخشش لیکر ف اس حدیث میں
کمال رحمت کا بیان ہے جسکا کچھ بیان نہیں ہو سکتا ق عن ابي سعيد يقول الله يا آدم فيقول
لبيك وسعديك والخير في يديك قال اخرج بعث النار قال وما بعث النار قال من كل
الف تسعمائة وتسعة وتسعين فعنده يشيب الصغير وتضع كل ذات حمل حملها

وترى الناس سكارى وما هم بسكارى ولكن عذاب الله شديد قال فاشتد ذلك عليهم
فقالوا يا رسول الله أينا ذلك الرجل فقال أبشروا فإن من يأجوج ومأجوج ألفا
ومنكم رجل ثم قال والذي نفسي بيده إني لأرجو أن تكونوا ربع أهل الجنة فحمدنا
الله وكبرنا ثم قال والذي نفسي بيده إني لأرجو أن تكونوا ثلث أهل الجنة فحمدنا
الله وكبرنا ثم قال والذي نفسي بيده إني لأرجو أن تكونوا شطر أهل الجنة إن مثلكم
في الأمم كمثل الشعرة البيضاء في جلد الثور الأسود أو كالرقمة في ذراع الحمار

بخاری اور مسلم نے ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماویگا ای آدم
تو وہ کہیگا حاضر ہوں تیری خدمت اور اطاعت مین اور سب بہتری تیرے ہاتھ مین ہے
سو خدا فرماویگا کہ نکال دوزخکا حصہ یعنی جو دوزخ مین ڈالے جاوینگے انکو جدا کر آدم کہینگے
الٰہی کس قدر ہی دوزخکا حصہ خدا فرماویگا کہ ہر ایک ہزار آدمی مین ایک بہشتی اور باقی دوزخی
حضرت نے فرمایا سو یہ اوس وقت ہوگا جبکہ لڑکا بوڑھا ہو جاویگا اور ہر ایک پیٹ والی اپنے
پیٹ کا بچہ گرا دیویگی اور تو دیکھیگا لوگونکو بیہوش اور دیوانے اور حالانکہ وہ دیوانے نہین
ولیکن خدا کا عذاب سخت ہوگا راوی نے کہا سو یہہ بات اصحاب پر نہایت سخت گذری
تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم مین سے ایسا بہشتی مرد کون ہوگا یعنی جب ہزار مین ایک
شخص بہشتی ٹھیرا تو ہمکو نجات پانیکی کیا امید باقی رہی حضرت نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش
رہو اسواسطے کہ یاجوج اور ماجوج ہزار دوزخی ہونگے اور تم مین سے ایک مرد بہشتی ہوگا یعنی
دوزخ کی بہرنے کے واسطے یاجوج ماجوج کیا کم ہین جو تم گھبراتے ہو پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکی
قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ مین اوسکی امید رکھتا ہون کہ تم لوگ بہشتیونکے
چوتھائی ہوگے راوی نے کہا تو ہم اصحاب نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا
کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ مین اوسکی امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیونکے
تہائی ہوگے راوی نے کہا تو ہمنے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم

حیکے تالوں سے بیان اس شدت کیساتھ آوینگے جیسے تمام اہل جنت کے لئے پہلا ہی پہل اور رسول
میں جتنے معہ مال کے پہلا پیالہ پیل پیکے کہاں پیدا کرتے راج کی مثل کہ جیسے پیکے نامو میں ف
بیٹے لعب متہ می برست اکلی اسنوں کے بہایت کم پیا دواج کیواسطے ناعوج ماعوج اور گلی شیو لیں
کے کہ ہر حکم بہن معلوم ہوا کہ سو میں آدمی بیٹا اسپ مرجوہ ہوگی اور آپ اور حضرتوں
مت کے لوگ ہونگے تاکہ ہم ایسا مرحص میں سے ہی کرکی حدیث ہی اللہم صلی و سلم علیہ اس
حدیث کا اول مضمون حاکر گزشتہ کرتا ہے اور پچھلا مضمون کھلیں محو ناہی ایمان کے در
میں خوف اور حیا سوا حوف ہی صبر کہ شامت سے نا امید کرتا لے میدہ حدیم صدیق کہا
جاتا ہے کہ علامت ہرح اور برے عید ساز لے ف **يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى**
يَغِيبَ أَحَدُهُم فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھڑے ہونگے لوگ رب العالمین کے واسطے یہاں تک کہ ڈوب جائیگا
ایک آدمی اپنے پسینے میں آدھے کانوں تک ف **فَإِنَّهُ سَمِيعٌ** سگوں تعلب می سا
عتش ہما ثابت کلس تقال **كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ** ... بخاری
اور مسلم میں جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوں گے میرے بعد بارہ سردار
پھر حضرت نے کوئی لفظ کہی کہ میں سمجھا نہیں تو میں نے اپنے باپ سمرہ سے کہا کہ حضرت نے کیا
کہا فرمایا کہ وہ سب سردار قریش کے قوم سے ہوں گے ف ہر چند حضرت کے بعد بہت
سردار ہوئے لیکن مراد یہ ہے کہ بارہ سردار نہایت اچھے ہوں گے ست محمدی پر چلنے
چنانچہ حضرت کے چاروں خلیفہ اور امام حسن اور عمر بن عبد العزیز اور امام مہدی باقی
تفصیل خدا ہی کو خوب معلوم ہے اور یہ جو شیعہ کہتے ہیں کہ بارہ امام مراد ہیں سو بے دلیل
بات ہی اسواسطے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہیں سو سوائے علی مرتضیٰ اور امام حسن کے کسی
امام کو ملک کی حکومت حاصل نہیں ہوئی کمال درجہ کی اور جیسی ہی لیکن یہاں حکومت
کا بیان ہی ف **عَنْ ابْنِ عُمَرَ** ... **أَهْلُ** ... **اللَّهِ** ... مسلم میں عبد اللہ بن عمر

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک شخص کا مال اوپر اسکے قیامت کے دن

گنجا اژدہا ہو جاویگا **ف** یہ وہ مال مراد ہے جسکی زکوۃ نہیں ادا ہوئی ہو

يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدًّا مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ ہوگا میری امت میں ایک خلیفہ جو مال کو لپ لپ بھر کے دیویگا اور اسکو نہ گنے گا

ف اس حدیث میں فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر ہے یا کہ عمر فاروق مراد ہیں کہ جب

خزانہ آیا تو انہوں نے ہاتھوں سے لپ بھر بھر کے بانٹا یا امام مہدی مراد

ہیں واللہ اعلم وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ يَمُوتُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ

الْوُثْقَى بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مریگا

عبد اللہ بن سلام اس حالت پر کہ اسلام کے مضبوط رسی پکڑے ہوگا **ف** یعنی اسلام پر

یہ حضرت نے عبد اللہ بن سلام کے خواب کی تعبیر کی باقی خواب کا قصہ آگے آئیگا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا

فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا ذَلِكَ قَوْلُهُ وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ

أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پکاریگا

پکارنے والا کہ مقرر تمہارے واسطے یہ ہے کہ تم چنگے رہو گے سو کبھی بیمار نہ پڑو گے اور مقرر

تم زندہ رہو گے سو کبھی نہ مرو گے اور مقرر تم جوان رہو گے سو کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور مقرر

تم عیش و آرام میں رہو گے سو کبھی تمکو غم اور محتاجی نہ ہوگی سو یہی مطلب ہے کلام خدا کے

قول کا کہ پکارے جاوینگے کہ یہ تمہاری بہشت ہے کہ تم وارث ہوئے اسکے سبب

انکے جو تم عمل کرتے تھے **ف** یعنی بہشت میں ایک پکارنے والا بہشتیوں کو سنا دیگا کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یقال ان فی بنی فلان رجلا امینا حتی یقال للرجل ما اجلدہ ما اظرفہ ما اعقلہ وما
فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان بخاری اور مسلم میں حذیفہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ سوئیگا مرد ایک نیند سو اٹھا لیجاویگی امانت اور دیانت اوسکے
دل سے تو رہجاویگا اوسکا نشان جیسے اثر کا آبلہ یعنے ... پھر سوویگا ایک نیند تو
اوٹھا لیجاویگی باقی امانت اور دیانت اوسکے دل سے تو رہجاویگا اوسکا نشان آبلہ کی طرح
جیسے تو جھگا دیگا انگارے کو اپنے پانوں پر پھر اوٹھ جاوے سو تو دیکھے اوسکو پھولا
ہوا حالانکہ اوسمیں کچھ نہیں پھر لوگ خرید فروخت کرینگے پس نہیں لگتا کہ کوئی بھی
امانت کو ادا کرے یہانتک کہ کہا جاویگا کہ فلانے کے اولاد میں ایک امانت دار مرد ہے
یہانتک نوبت پہنچیگی کہ کہا جاویگا آدمی کے حق میں کہ فلانا شخص کیا خوب دلاور ہے
کیا لطیف و ظریف ہے کیا خوب عقلمند ہے اور حال اسکا یہ ہے کہ اوسکے دلمیں ایک رائی کے دانہ کے
برابر بھی ایمان نہیں یعنے امانت داری نہیں ف خلاصہ مطلب حدیث کا یہہ ہے کہ امانت
داری دم بدم کم ہوتی جاویگی آخر کو یہہ حال ہو جاویگا کہ نامی اور مشہور لوگ انکی لوگ
تعریف کرینگے اور انکی ہیئت نیت بدل جاویگی کچھ امانت داری انکے دلمیں نہ ہوگی حذیفہ
سے روایت ہے کہ حضرت سے میں نے دو باتیں سنی ہیں ایک تو میں دیکھ چکا اور
دوسری کا منتظر ہوں پہلی بات تو یہہ ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت داری مردوں
کے دلوں کے اندر اتری سو انہوں نے قرآن اور حدیث سے علم سیکھا یعنے ظاہر اور باطن
سے امانت دار اور پرہیزگار ہو گئے اور دوسری بات حضرت نے ہم سے امانت کے جانے
کی بیان فرمائی [illegible] لا یقول [illegible] الا اللہ اللہ
[illegible] الا الخیار [illegible]
[illegible] بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ ہمارے ... امانت کو جانے تک ... امانت باقی رہے

تو فرماتا ہی کہ کون مجہسے دعا مانگتا ہی تاکہ مین اوسکی دعا قبول کرون کون مجہسے
سوال کرتا ہی تاکہ مین عطا اوسکو دون کون مجہسے گناہ بخشواتا ہی کہ مین اوسکے گناہ
بخشون ف نہایت مقبول ہے اوسوقت کی دعا مستجاب ہے بڑا افسوس کہ ایسا عمدہ
وقت خواب غفلت مین کٹتا ہی شعر برنشین از بہر تو ای بوالفضول میکند اللہ ج میاید
نزول تو نخسپی خود چہ مردی بے ادب بر نگیری کام بے روز و شب ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ
يُوشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب دریاے فرات
ہو بیکی گنج سے کہل جاویگا سو جو کہ وہان حاضر ہو سو اوسمین سے کچہ نلیوے ف یعنی
قیامت کے قریب ہوئیگا خزانہ دریاے فرات سے ظاہر ہوگا اوسکے لینے سے اسواسطے
منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہی اوسوقت مین مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہے
دنیا لیکر کیا کریگا ص اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُوشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِيْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ
اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہے اگر تیرے عمر کے بدایت نے طول کہی
تو دیکہیگا ایک قوم کو کہ اون کے ہاتہون مین کوڑے ہونگے جیسے بیلون کے دم صبح کرینگے
کے خدا کے غضب مین اور شام کرینگے خدا کی قہر مین ف یعنی مراد کوڑے والے اوس
جو بدار مین جو حاکم پاس مظلوم کو نہین جانے دیتے اور مارنے مین خ اَبُوْ سَعِيْدٍ يُوشِكُ
اَنْ يَكُوْنَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهِ
مِنَ الْفِتَنِ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ عنقریب ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ یہ عنقریب ہے کہ مسلمان کا بہتر مال بکریان ہونگے جنکے پیچہے پہریگا چرانے
کو پہارون کی چوٹیون پر اور پانی برسنے کے مقامون پر اپنا دین لیکر بہاگیگا خوف
فتنہ کے سبب سے ف یعنے فساد کے وقت مین گوشہ گیری بہتر ہی کہ لوگون کے ملنے سے ایسے

دست میں یمان سلامت رہا اور بستا تو کرتا ہے تھوڑا کیا بہتر ہے ف اس پیر مرد آدمی
دم وضعف سے اسباب الحرص علی المال والحرص علی العمر کی ہے اور مسلم میں انس
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا ہوتا ہے آدمی اور جوان ہوتے ہیں اوسمیں
دو خصلتیں ایک تو مال پر حرص دوسرے عمر پر حرص ف لیعنی مرنے کی حالت میں مال
اور زندگی کی نہایت حرص رہ جاتی ہے ق ابو هریرة یهلک الناس هذا الحی من
قریش قالوا فما تامرنا قال لو ان الناس اعتزلوهم قالوا الناس اعمر لو انہم کو
ابو هریرة کو سبت ان اسمہم بنی فلان وبنی فلان بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلاک کریگا لوگوں کو یہ قبیلہ قریش کا صحابہ نے کہا پھر کیا
ارشاد ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ اونسے کنارہ کریں تو بہتر ہے ابو ہریرہ
نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو اونکے نام لے دوں کہ وہ لوگ فلانیکی اولاد اور فلانے
کی اولاد ہیں ف اس حدیث میں حکومت بنی امیہ کے فسادوں کی خبر ہے خصوصاً امام
حسین کی شہادت کے بعد مسلمانوں اصحاب مدینے میں مروانکے لشکرنے شہید کئے

ق ابن عمر یهل اهل المدینة من ذی الحلیفة ویهل اهل الشام من الجحفة ویهل
اهل نجد من قرن بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ احرام باندھیں مدینے والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے
قرن سے ف یہ سب حج کی میقات ہیں اور مکہ کی سمت سے ایک منزل کے فاصلے پر ہیں تو وہاں سے
احرام باندھے

فصل فیما لم یسم فاعله

اس فصل میں حدیثیں ہیں جنکے شروع میں صحابی کا نام نہیں

ق ابن عمر ان النبی ﷺ قال ایما امرئ قال لاخیه یا کافر فقد باء بها احدهما ان کان کما قال والا رجعت علیه
ما ولد لا اصغر منهما اصل لی کثیر ما نعد الی لا کثر منهما بخاری اور مسلم میں عائشہ

ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھکو خواب مین معلوم ہوا کہ مین ایک مسواک
کرتا ہون پھر دو شخص آئے ایک مین دوسرے سے بڑا ہی سو مین نے مسواک چھوٹے
کو دی تو مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دے تو مین نے وہ مسواک بڑے کو دی ف اس حدیث
سے بزرگ عمر والی تعظیم اور تقدیم ثابت ہوئی ق نِمْتُ أَرَانِي لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ
رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ
قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ
مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا
عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ بخاری اور مسلم مین ابن
عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھکو رات معلوم ہوا کہ کعبے کے پاس ہون تو مین
نے ایک مرد دیکھا گیہوان رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچھے گیہوان رنگ مرد دیکھے ہونگے اور اسکے
کندھون تک بال ہین جیسے کہ تو نے بہت اچھے کندھون تک بال دیکھے ہون سو اوس نے
اون بالون مین کنگھی کی ہی تو اون سے پانی ٹپکتا ہی دو مردون پر تکیہ دئے یا یون
فرمایا کہ دو مردون کے کندھون پر تکیہ دئے وہی شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے سو مین
پوچھا کہ یہ کون شخص ہے تو کسنے کہا کہ یہ مسیح بی مریم کا بیٹا ہے پھر مین نے دیکھا ایک اور
مرد دیکھا نہایت گھنگروالے بال والا داہنے آنکھ کا کانا اوسکی کانی آنکھ جیسے ہو انگور
سو مین نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے کسنے کہا یہ مسیح دجال ہے ف حضرت عیسیٰ کا لقب اسواسطے
مسیح ہوا کہ انہون نے کبھو جیسا نہین بنایا اکثر جنگل مین پھرا کرتے تھے اور اونکے ہاتھ لگانے سے بیمار اچھے
ہوتے تھے اور دجال کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن مین تمام عالم کو پھر ڈالیگا عیسیٰ
علیہ السلام اور دجال قیامت کے قریب آوینگے حضرتؐ نے اون دونون مسیحون کی نشانیاں بتلادین کہ
مسلمان پہچان لیوین دھوکہ کھا نہ جاوین ق وَلَقَدْ كَذَبَ السَّمْعَ يَوْمَ الْفِتْنَةِ الَّذِي حَتَّى
تَكُونَ بَيْنَهُمْ كَيْفَ يَسِيلُ يَكُونُ النَّاسُ عَلَى تَكْذِيبِ الْعَالِمِ وَالْعَرَبِ ثُمَّ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبَةِ

١٤٢٣ حد

يَهْلِكُ النَّاسُ فَكَيْفَ نَكُونُ وَبِهِمْ مِنْ تَكُونُ إِلَى الثَّغُورِ وَبِهِمْ مِنْ تَلْحَقُ الْعِرَقُ الْحَبَاشَ
سلم میں سعد انکسے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلسل کیا جاویگا اسباب حرام
دن بدن یہانتک کہ لوسے سیل برابر ہوجاویگا تو لوگ لغدرات اعمال نیک
میں ہونگے سواس سے مثلاً شخص ایسا ہوگا کہ وسیکے دونوں ٹخنوں تک سیدہ ہوگا
اور انمیں سے بعض کے دونوں گھٹنوں تک ہوگا اور انمیں سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور
ان میں سے بعضے لوگونکو پسینہ لگام دیوگا یعنی منہہ میں گھس جاویگا ف مثل یہ مراد
اکثر ہے یا سر سے لگایکی ساری ہو حذیفہ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ
عُودًا عُودًا فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتَّى
تَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ
وَالْأَرْضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا
أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ الْحَدِيثُ مُتَّفَقٌ مَا ذُكِرَ فِي الْبَابِ الْإِسْلَامِ مسلم میں حذیفہ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سامنے آتے ہیں فتنے دلوں پر جیسے چٹائی بانکے وقت ایک
ایک لکڑی پے درپے سامنے آتی ہی سو جو دل کہ اون فتنوں کو پیا گیا تو اسمیں ایک
سیاہ نکتہ ڈالا گیا اور جس دل نے اون فتنوں کا انکار کیا تو اوسمیں ایک سفید نکتہ ڈالا
جاتا ہی تو دو قسم کے دل ہوگئے ایک دل سفید ہو گیا جیسے سنگ مرمر سو اسکو کسی طرح کا فتنہ
ضرر نہیں کرتا جبتک آسمان اور زمین قائم ہیں اور دوسرا دل کالا ہو گیا کسیقدر اوسکی رنگت
اوندہا کوزہ سا نیکی کو پہچانتا ہے نہ بدی سے انکار کرتا ہے سوا اسکے جو اوسکی خواہش نفسانی کے موافق
کچہ نہیں جانتا یہ حدیث متفق علیہ ہے یعنی بخاری و مسلم دونو میں موجود ہے لیکن یہ خاص
روایت مسلم کی ہی ف یعنی فاسد اعتقاد اور باطل خطرے انکے دلوں پر ہجوم کرتے ہیں سو جس دل میں
وہ بیٹھ گیا سو سیاہ ہوگیا اور اوسکی مثال مثل اون پتھر کے ہی جسمیں ذرا بھی
پانی نہیں ٹھرتا اور جس دل نے اونکا کچہ دہیان نہ کیا اور اونکو خطرات ولیہ سے سمجھا تو وہ دل ہوگیا

ہوجاتا ہی اوسکو نیک بد کی تمیز ہوتی ہی وہ گناہ سے بچتا رہتا ہی عن ابی ہریرۃ تفتح ابواب
الجنة يوم الاثنين ويوم الخميس فيغفر لكل عبد لا يشرك بالله شيئا الا رجل كانت بينه
وبين اخيه شحناء فيقال انظروا هذين حتى يصطلحا مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کہولے جاتے ہیں بہشت کے دروازے دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن تو گناہ معاف
ہوتے ہیں ہر ایک بندے کے جو خدا کے ساتھ شرک نہیں کرتا مگر اوسکے گناہ معاف نہیں ہوتے جسکے درمیان
اور اوسکے مسلمان بہائی کے درمیان عداوت اور کینہ ہوتا ہی حکم ہوتا ہی کہ مہلت دو انکو
یہانتک کہ آپس میں صلح کرلیوین ف معلوم ہوا کہ بغض اور کینہ مسلمان سے رکہنا ایسا سخت گناہ
ہی کہ مغفرت کو روکتا ہی تین دن سے زیادہ مسلمان سے رنج رکہنا ہرگز درست نہیں ق عن سفيان
بن ابي زهير الازدي تفتح اليمن فياتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم
والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون وتفتح الشام فياتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم
ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون وتفتح العراق فياتي قوم يبسون
فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون بخاری اور مسلم نے
سفیان بن ابی زہیر سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتح ہوگا یمن کا ملک تو آوینگے لوگ
جلدی کرتے سو اپنا لیجاوینگے گہروالونکو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حالانکہ مدینے کا رہنا اونکے
حقمیں بہتر ہے اگر اونکو کچہ دانست ہوتی اور فتح ہوگا شام کا ملک تو آوینگے لوگ جلدی کرتے سو اپنا
لیجاوینگے اپنے گہروالونکو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حالانکہ مدینے کا رہنا اونکے حقمیں بہتر ہے
اگر اونکو کچہ دانست ہو اور فتح ہوگا عراق کا ملک تو آوینگے لوگ جلدی کرتے سو اپنا لیجاوینگے
اپنے گہروالونکو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حالانکہ مدینے کا رہنا اونکے حقمیں بہتر ہی اگر اونکو کچہ دانست
ہوتی ف یعنے بعد فتح اسلام کے لوگ مدینے کا رہنا چہوڑکے یمن اور شام اور عراق میں رہنے
لگینگے ہوا دیکہ جا بسینگے یا کہ حضرت کی جوار چہوڑنا اور مدینے کی برکات سے محروم رہنا اونکی
حماقت ہی ق ابو ہریرۃ [illegible]

الّذین یُؤتَونَ ثلاثًا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح کیا جاتا ہے
عورت کا چار سبب سے اوسکے مال کے سبب سے اور اوسکے حسب نسب کے سبب سے اور اوسکے خوبصورتی
کے سبب سے اور اوسکے دینداری کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوں
اگر تو نے دیندار کو چھوڑا ف لیے دستور ہے کہ عورت سے نکاح کرنے میں رغبت انہیں چار چیزوں کے
سبب سے ہوتی ہے سو فرمایا کہ تو دیندار نیک بخت عورت کو سب پر مقدم رکھ کہ زندگی آرام سے
بسر ہوگی اور مال اور حسب نسب اور خوبصورتی پر نظر نہ کر کہ اکثر دیکھا جاتا ہے اور اسکی بدخوئی
کے سبب سے زندگی تلخ ہو جاتی ہے اور اگر دین کے ساتھ مال اور نسب اور جمال بھی ہو تو سبحان
اللہ نور علی نور

ق

اسامةَ بنِ زيدٍ يُؤتى بالرَّجُلِ يومَ القيامةِ فيُلقى في النّارِ فتندلقُ اقتابُه
فيدورُ بها كما يدورُ الحمارُ بالرَّحى فيجتمعُ اليه اهلُ النّارِ فيقولون يا فلانُ ما
لكَ ألم تكن تأمرُ بالمعروفِ وتنهى عن المنكرِ فيقولُ بلى كنتُ آمرُ بالمعروفِ ولا آتيه وانهى
عن المنكرِ وآتيه بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
لایا جاویگا مرد قیامت کے دن سو ڈالا جاویگا دوزخ میں سو اوسکے پیٹ سے انتڑیاں نکل پڑینگی
سو انکو لیکے گھومتا پھریگا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے تو جمع ہوجاوینگے اوسکی طرف
دوزخی لوگ سو کہینگے اے فلانے تجھکو کیا ہوا تو نیک باتیں نہ بتلاتا تھا اور برے کاموں سے
منع کرتا تھا تو وہ کہیگا کہ کیوں نہیں میں نیک کام لوگوں کو بتلاتا تھا اور خود نہ کرتا تھا
اور برے کام سے منع کرتا تھا لیکن خود کرتا تھا ف اس حدیث میں واعظ بےعمل کے سزا کا ذکر ہے

م انسٍ يُؤتى بانعمِ اهلِ الدّنيا يومَ القيامةِ فيُصبغُ في النّارِ صبغةً ثمّ يُقالُ يا ابنَ آدمَ هل
رأيتَ خيرًا قطُّ هل مرَّ بكَ نعيمٌ قطُّ فيقولُ لا واللهِ يا ربِّ ويُؤتى باشدِّ النّاسِ بؤسًا
في الدّنيا من اهلِ الجنّةِ فيُصبغُ صبغةً في الجنّةِ فيُقالُ له يا ابنَ آدمَ هل رأيتَ بؤسًا قطُّ هل مرَّ بكَ شدّةٌ قطُّ فيقولُ
لا واللهِ ما مرَّ بي بؤسٌ قطُّ ولا رأيتُ شدّةً قطُّ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیا والوں میں آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا

سو دوزخ میں ایکبار غوطہ دیا جاویگا پھر اوس سے پوچھا جاویگا کہ ای آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام
دنیا میں دیکھا تھا کیا تجھپر کبھی چین بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کبھی نہیں ای رب اور لایا
جنت سے لایا جاویگا جو دنیا میں سب لوگوں سے سخت تر تکلیف میں رہا ہو اوس سے پوچھا جاویگا
ای آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی تھی کیا تجھپر کبھی شدت اور رنج بھی گذرا تھا تو
کہیگا خدا کی قسم مجھپر تو کبھی تکلیف نہیں گذری اور میں نے تو کبھی شدت اور سختی نہیں دیکھی
ف یعنے دوزخ کے شدت کے روبرو دنیا کے آرام بالکل بھول جاویگا اگرچہ دنیا میں اوسنے سلطنت
کی ہو اور جنت چین و آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز نہ یاد رہیگی اگرچہ تمام عمر جانکنی
اور فاقہ کشی میں گذری ہو کذ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ
مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا مسلم عن عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ لائی جاویگی دوزخ اوس دن یعنے قیامت کو اوسکے ستر ہزار باگیں
ہونگی ہر باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اوسکو کھینچینگے ف اس حساب سے دوزخ
دوزخ کے کھینچنے والے نوے کروڑ اور چار ارب ہوے باقی کارخانجات کے فرشتوں کا
شمار بشر کے شمار سے باہر ہے وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ کذ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ
عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ مسلم عن جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا حشر میں اوٹھایا جاویگا
ہر ایک بندہ جس حالت پر کہ مر گیا ف یعنے کفر یا ایمان یا اخلاص یا نفاق پر ق يُؤْتَى
بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهُ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ
فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ قَدْ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ بخاری و مسلم عن انس
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے دن تو اوس سے کہا جاویگا
بتلا تو کہ اگر تیری ملکیت میں زمین کے برابر سونا ہوتا کیا تو عذاب کے عوض دیتا تو وہ کہیگا
کہ ہاں تو اوس سے کہا جاویگا تجھ سے تو اس سے بہت آسان تر مانگا گیا تھا ف یعنے
دنیا میں تجھ سے تو صرف ایمان کی خواہش اور شرک کرنیکی ممانعت تھی تجھ سے تو نا حق

ق پانچ ہونے کو لیا ہے ق ابو ہریرہ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ وَرَاهِبِينَ
وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ
قَالُوا وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگوں کا تین طریق پر ایک قسم امیدوار لوگ جیسے
جیسے صاحبان ثواب کے امیدوار اپنے نیک اعمال کے سبب سے دوسری قسم خوف کرنے والے لوگ
جیسے صاحبان تقصیر وار دو شخص ایک اونٹ پر اور تین اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک
اونٹ پر اور باقی ماندہ لوگوں کو آگ کھینچے گی یہ ہے تیسری قسم کے لوگ جیسا وہ کفار کو آگ
اون کے ساتھ دوپہر کو رہیگی جہاں وہ دوپہر رہینگے اور رات بسر کریگی اون کے ساتھ جہاں وہ رات
بسر کرینگے اور صبح کریگی اون کے ساتھ جہاں وہ صبح کرینگے اور شام کریگی اون کے ساتھ
جہاں وہ شام کرینگے ف یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا کہ تمام ملکوں کے بدے لوگوں کو شام کے
ملک میں آگ ہانک لاویگی لیکن مسلمان سوار ہونگے اور کافر پیادہ پا اور قیامت کا حشر پیچھے
ق ہوگا ق سہل بن سعد يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ
لَيْسَ فِيهَا عَلَمٌ لِأَحَدٍ تمل لیس فیہا الکرسی خذ بخاری اور مسلم میں
سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگوں کا قیامت کے دن اوپر
سفید زمین کے جو سرخی مائل ہوگی جیسے میدہ کی روٹی وہیں کسی کا نشان باقی رہیگا یعنی
کوئی مکان اور پہاڑ نہ رہیگا صاف میدان ہو جاویگا اور بعضوں نے کہا ہی کہ نشان مراد
بعضوں حضرت کی حدیث میں نہیں بلکہ سہل بن سعد کا یہ قول ہی اور بیچ [...]
ق اس شخص کا ھ انس يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُونَ عَلَى اللَّهِ فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ
أَيْ رَبِّ إِذْ أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا فَلَا تُعِدْنِي فِيهَا فَيُنْجِيهِ اللَّهُ مِنْهَا مسلم میں انس سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکالے جاوینگے دوزخ سے چار شخص ساتھ لا الہ الا اللہ کے بعد
شفاعت کے ایک شخص ان میں سے کہیگا اے میرے رب جب کہ تونے مجھ کو دوزخ سے نکالا [...]

ہیکو اوسمیں نہ اسکو خدا اوسکے کمالات دیکھ

خ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعی نوح یوم القیامۃ فیقول لبیک وسعدیک یارب فیقول ھل بلغت فیقول نعم فیقال لامتہ ھل بلغکم فیقولون ما اتانا من نذیر فیقول من یشھد لک فیقول محمد وامتہ فتشھدون انہ قد بلغ ویکون الرسول علیکم شھیدا ثم قرأ وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا رواہ البخاری

روایت ہے ابو سعید سے کہ حضرت صلعم نے فرمایا بلایا جاویگا نوح قیامت کے دن تو کہیگا حاضر ہوں میرے رب میں حاضر ہوں تیری خدمت اور اطاعت میں تو خدا فرمویگا کیا تو نے اپنی امت کو پیغام پہنچایا تھا لیے عذاب سے ڈرایا تھا تو نوح کہیگا کہ ہاں میں نے پیغام سنا دیا ہے تو اوسکی امت سے کہا جاویگا کیا نوح نے تمکو پیغام پہنچایا تھا تو اوسکی امت کے لوگ کہینگے کہ ہمارے پاس تو کوئی نہیں آیا تو خدا نوح سے فرمادیگا کہ تیرے دعوی کے کون گواہ ہیں جو تیری گواہی دے تو نوح کہیگا کہ محمد اور اوسکی امت میرے گواہ ہیں سو تم لوگ گواہی دو گے کہ بیشک نوح نے انکو پیغام پہنچایا تھا سو یہی مطلب ہے خدا کے اس قول کا اور اسیطرح ہمنے بنایا تمکو امت معتدل یا افضل امت تاکہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول تم پر گواہ ہووے ف اس حدیث اور اس آیۃ سے امت محمدی کی فضیلت سب امتوں پر خوب ثابت ہوئی اسواسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہیں ہوتی گواہی کے واسطے عدالت اور صداقت شرط ہے بعضی روایت میں آیا ہے کہ نوح کی امت کہے گی کہ امت محمدی ہمارے وقت میں کہاں موجود تھی جو دیکھے انکی گواہی کیونکر سند ہوگی تو امت محمدی جواب دیگی کہ ہر چند ہم تمہارے وقت میں نہ تھے لیکن ہمکو یہ حال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہے خدا کے کلام سے زیادہ تر کسی کلام کی سند نہیں

ق وعن ابی ھریرۃ یستجاب لاحدکم ما لم یعجل یقول دعوت ربی فلم یستجب لی رواہ البخاری

اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک آدمی کی دعا اوسوقت تک قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ اسطرح سے جلدی نہ کرے کہ میں نے بہت سی

کی تھی سو اوسنے پھیر دی دعا قبول کی ف دعا میں اسطرح شتابی کرنا ایسی ہی بے ادبی ہی کیونکہ
اسکا ثمرہ محرومی ہے آدمی کو خدا کے دعا کا بھید کیا معلوم ہے جو جلدی کرتا ہی خدا
خوب جانتا ہی کہ جلد یا دیر سے قبول ہو یا نہیں کیا حکمت ہی اور حدیث میں آیا ہی کہ مسلمان کی
دعا نامقبول نہیں ہوتی خواہ دنیا میں اسکا اثر ظاہر ہوتا ہی خواہ آخرت میں بہت چیزونکی تمنا
آدمی دنیا میں کرتا ہی حالانکہ اوسکے حق میں بہتر نہیں اسواسطے حق تعالی اوسکے عوض آخرت میں
ثواب دیگا اسواسطے کہ اپنے دروازے سے کریم کسیکو محروم نہیں پھیرتا

ص ١٣٨٤ ص عبد اللہ بن عمرو يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں سوا قرض کے ف یعنے قرض کا مواخذہ
شہید سے بھی باقی رہتا ہی اس حدیث میں اشارہ ہی کہ قرض ادا کرنیمین سستی نکرے علمانے
کہا ہی کہ قرض سے مراد جمیع حقوق العباد ہیں یعنے شہید سے خدا کے گناہ معاف ہوجاتے
ہیں مگر بندو کے گناہ کا مواخذہ رہتا ہی

خ ١٣٨٥ خ ابو ہریرۃ يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ خُلُودٌ وَلَا مَوْتَ وَلِأَهْلِ النَّارِ يَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ وَلَا مَوْتَ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ بہشت والوں سے کہا جاویگا کہ تمکو ہمیشہ رہنا ہی اور کبھی موت نہیں اور
دوزخ والوں سے کہا جاویگا کہ اے دوزخ والو ہمیشہ رہنا ہی اور کبھی تمکو موت نہیں ف معلوم
ہوا کہ بہشت اور دوزخ کو فنا نہیں

الباب التاسع

نویں باب میں پانچ فصلیں ہیں پہلی فصل میں حدیثیں ہیں کہ جنکے سرے پر فعل ماضی ہی

خ ١٣٨٦ خ عُمَرُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ
فِي حَجَّةٍ بخاری میں عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آیا میرے پاس ایک
آنے والا میرے رب کی طرف سے سو وہ بولا کہ نماز پڑھ اس مبارک نالے میں اور کہہ عمرہ داخل

ہوا حج مین ف دسوین سال ہجرت حج کو چلے مدینہ سے جب اوس زمین مین پہنچے جسکا عقیق نام ہی
تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی حج اور عمرہ ساتھ ہی ایک احرام سے ادا کیا اسکو قران کہتے ہیں
یہہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہی کہ قران افضل ہی افراد حج اور تمتع سے تمتع یہہ کہ عمرہ کرکے
احرام اتار ڈالے پھر حج کے موسم مین دوسرا احرام باندھ کے حج ادا کرے ق اَتَانِي
جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ
زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ بخاری اور مسلم مین ابوذرؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آیا سو اوسنے مجھکو بشارت دی کہ جو کوئی
تیری امت سے اس حالت پر کہ شرک نکرتا ہو اللہ سے کسی چیز کا تو وہ بہشت مین داخل
ہوگا ابوذر نے کہا مین نے کہا کہ اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے تو بھی بہشت مین داخل ہو
حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے ف یعنی ایمان جنت مین انجام
کو پہنچا دیگا اگرچہ گناہ ہونگے سبب سے سزا پاوے یا بدون سزا مغفرت ہو جاوے ق
أَبُو هُرَيْرَةَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ
لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ
قَدَّرَهُ اللهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بحث کی آدم اور موسی نے سو کہا موسی نے تو ہمارا
باپ ہے تو نے ہمکو بے نصیب کیا اور ہمکو تو نے جنت سے نکالا یعنی اگر تم گیہون نہ کھاتے تو جنت
سے تم اور تمہارے فرزند نہ نکالے جاتے تو آدم نے موسی سے کہا کہ تو موسی ہی کہ تجھکو خدا نے
اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجھکو توریت اپنے دست قدرت سے لکھ دی کیا مجھکو ملامت کرتا ہے
اوپر ایسی بات کی اوس کام پر جو خدا نے میری تقدیر مین لکھا تھا چالیس برس پہلے پیدا کرنے
سے پہلے تو جیت گئے آدم موسی سے ف یہ دوسری روایت مصابیح مین یہ نہ تھی کہ جھگڑے آدم اور
موسی اپنے رب کے پاس تو غالب ہوئے آدم موسی پر کہا موسی نے تو ہی آدم ہی کہ تجھکو خدا

انے دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح تجھ میں پھونکی تھی اور فرشتوں سے تجھکو سجدہ
کرایا اور تجھکو رکھا اپنے بہشت میں پھر اتارا پھر تو نے لوگوں کو اپنے گناہ سے زمین پر گرایا تو آدم نے
کہا تو ہی موسی ہی کہ تجھکو خدا نے اپنی پیغمبری اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجھکو
دی تختیں جن میں ہر چیز کا مفصل بیان ہے اور تجھکو نزدیک کیا سرگوشی کے واسطے سو بتلا تو کہ خدا
نے توریت کو میرے پیدا کرنے سے پہلے کتنی برس کے لکھا تھا موسی نے کہا چالیس برس تو
کہا آدم نے کیا تو نے اس میں یہ لکھا پایا [illegible] موسی نے کہا کہ ہاں آدم نے کہا پھر کیوں
ملامت کرتا ہے اس کام کے کرنے پر جو لکھی تھی مجھ پر میرے پیدا کرنے سے چالیس برس پیدا
آگے [illegible] حضرت نے فرمایا سو جیت گیا آدم موسی سے ف یہ گفتگو حضرت موسی کے
انتقال کے بعد عالم ارواح میں ہوئی اور جب کہ حضرت آدم اس عالم میں سے [illegible] مقصود
[illegible] کرنے پہ ہے اس حدیث سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ آدمی اپنے گناہ کو تقدیر
کے طرف حوالہ کرکے آپکو بے قصور سمجھے اس واسطے کہ عالم ارواح [illegible] میں تسلط [illegible]
[illegible] تقدیر کی طرف نسبت کیا اور آنکو مقصود جانا اسی سبب سے ملعون اور مردود ہوا اور
حضرت آدم نے قصور کو اپنی طرف نسبت کیا اسی سبب سے مقبول و محبوب ہوئے اور
[illegible] اور [illegible] کام [illegible] تھا [illegible]

قد [illegible] محرم [illegible] عن ابن عباس [illegible] الا [illegible] عبد المطلب
[illegible] مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت
[illegible] نے یہ بہت اچھا کہا اور نہایت خوب کیا سو کہا کہ حضرت سے عبد المطلب
[illegible] انہوں نے حضرت کو زمزم پر کھجور کو پانی میں گھول کے لایا ف روایت ہے
[illegible] کہ حضرت حجۃ الوداع میں زمزم پاس اونٹ پر سوار آئے اور حضرت [illegible]
[illegible] سے حضرت نے پانی مانگا جیسے حضرت کو کھجور کا بھیگا ہوا پانی پلایا [illegible]
یہ حدیث [illegible] معلوم ہوا کہ [illegible] کی تعریف کرنا اور اس پر رغبت دلانا [illegible] ق [illegible]

الخمس لم اعلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالقفل فرجع جابر فی مذہب من اور مزید سے تا
یہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنا ختنہ کیا ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدوم میں ف تو ایک
شہر کا نام ہی شام کے ملک میں اور یہ جو مشہور ہی کہ حضرت ابراہیم نے دانت سے ختنہ
کیا سو غلط ہی قدوم سے مراد بسولہ نہیں بلکہ مکان مراد ہی روایت ہی کہ حضرت ابراہیم
نے اسی برس کی عمر میں اپنا ختنہ کیا تہا اور یہ سنت اول انہیں سے جاری ہوئی اور توریت کی
کتاب پیدایش میں ہی کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے
عہد کو تو یاد رکہ اور تیری نسل تیرے بعد ہمیشہ قیامت تک لیکے ہر فرزند ختنہ ہوا کرے یہی
ہی میرے عہد کا نشان ... جو ختنہ نہ کریگا وہ قوم ابراہیم سے جدا ہی
اور ... خدا کا عہد توڑا ... آپ کے عہد پر قائم ہیں اور نصاری نے ختنہ
بالکل موقوف کر دیا حالانکہ توریت کو حق جانتے ہیں اور منسوخ ہونے کے قائل نہیں ہیں انجیل میں کہ
انجیل میں ہی عیسی علیہ السلام نے صاف فرمایا ہی کہ میں توریت کے احکام منسوخ کرنے نہیں آیا بلکہ
عیسی علیہ السلام کا بھی ختنہ ہوا تہا تو بموجب حکم توریت کے صاف ثابت ہوا کہ نصاری قوم ابراہیم سے
بالکل جدا ہوگئے اونہوں نے دائمی عہد خدا کا توڑ ڈالا خ انس اخذ الرایۃ زید فاصیب
ثم اخذھا جعفر فاصیب ثم اخذھا عبد اللہ بن رواحۃ فاصیب ثم اخذھا خالد
الولید عن غیر امرۃ ففتح لہ روایت ہی انس سے کہ حضرت نے فرمایا کہ لیا علم
خود زید شہید ہوگیا پہر علم لیا جعفر نے سو یہی شہید ہوا پہر علم لیا عبد اللہ بن رواحہ نے سو وہ
بہی شہید ہوا پہر علم لیا خالد بن ولید نے بدون سردار بنائے سو خدا نے اوسکو فتح نصیب کی ف
حضرت نے جنگ موتہ میں لشکر بہیجا اور تین سردار مقرر کئے اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو
جعفر طیار سردار ہیں اور اگر جعفر بہی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار رہے چنانچہ جب جنگ
ہوئی تو یہ تینوں سردار شہید ہوگئے پہر اصحاب نے صلاح مشورہ کرکے خالد بن ولید کو اپنا سردار
بنایا تو فتح ہوئی حضرت کو وہاں کی خبر اسی دن بطریق وحی کے معلوم ہوئی مدینے میں لوگوں سے

[illegible] ہوا و شکے موافق خبر دی اور ظہور ہوا کہ خالد نے بیٹے مردار میں فتح کی لیکن حضرت عمر نے
[illegible] مردار نہیں بنایا اپنا بلکہ اصحاب نے [illegible] تھا معلوم ہوا کہ اجماع اصحاب حجت ہیں [illegible]
[illegible] مخالفت اصحاب کے اجماع سے ہوئی تو بیشک درست ہوئی **ق** عن ابی ہریرۃ اذنب عبد
ذنبا فقال اللهم اغفر لی ذنبی فقال تبارک وتعالی اذنب عبدی ذنبا فعلم ان له
ربا یغفر الذنب ویاخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال ای رب اغفر لی ذنبی فقال
تبارک وتعالی عبدی اذنب ذنبا فعلم ان له ربا یغفر الذنب ویاخذ بالذنب ثم
عاد فاذنب فقال ای رب اغفر لی ذنبی فقال تبارک وتعالی اذنب عبدی ذنبا
فعلم ان له ربا یغفر الذنب ویاخذ بالذنب اعمل ما شئت فقد غفرت لک قال [illegible]
[illegible] هذا الحدیث لا ادری قال فی الثالثة او الرابعة اعمل ما شئت بخاری اور
مسلم ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گناہ کیا کسی بندے نے کوئی گناہ
پھر اوسنے کہا کہ الٰہی میرے گناہ کو معاف کردے تو حق تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ
کیا اور اوسنے جانا کہ اوسکا ایسا رب ہے کہ گناہ کو معاف کرتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے پھر اوسنے
دوبارہ گناہ کیا تو اوسنے کہا ای میرے رب میرا گناہ معاف کر تو حق تعالی فرماتا ہے
میرے بندے نے گناہ کیا سو اوسنے جانا کہ اوسکا رب ہے کہ گناہ کو معاف کرتا ہے اور گناہ
پر پکڑتا ہے پھر اوسنے تیسری دفعہ گناہ کیا تو اوسنے کہا کہ ای میرے رب میرا گناہ بخش
دے سو حق تعالی فرماتا ہے گناہ کیا میرے بندے نے تو اوسنے جانا کہ اوسکا ایک رب ہے کہ گناہ بخشتا
ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے کہ جو تیرا جی چاہے سو کر میں نے تجھکو بخشا عبد الاعلی راوی حدیث کے
راوی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ حضرت نے تیسری بار یا چوتھی بار فرمایا کہ جو تیرا جی چاہے **ف**
[illegible] بار گناہ کرے آدمی تو بہ کریگا اوسکی توبہ قبول ہوگی اور [illegible] تصور کر کے تو وہ تین بار
[illegible] سمجھا ہے بیان کریں کی شان ہی شکل کا کہا اسکا [illegible] نظم بار بار [illegible]
[illegible] کا فرو [illegible] بار آ [illegible]

لیاں سرطے بیری کو توبہ کے وقت ندامت ہے اور اس گناہ کرنیکا قصد ہو اور تا گناہ کرنیکا قصد دلمیں
نہ ہو ورنہ صرف زبان سے توبہ کرنا گویا مسخرا پن کرنا ہی اور یہ جو فرمایا کہ تو کر جو تیرا جی چاہے
یعنی جس گناہ کے بعد توبہ ہی ہو تو ایسا گناہ مغفرت کو نہیں روک سکتا اور یہ مطلب نہیں کہ توبہ اور
آدمی کے قید ہو جاوے جو جی چاہے کرے ترجمہ عن عمرو بن عبسۃ ارسلنی بصلۃ الارحام و
کسر الاوثان وان یوحد اللہ ولا یشرک بہ شیئا قال لم یا نبی شئی ارسلک یعنی
مسلم میں عمرو بن عبسہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو بھیجا ہی برادری پروری
کیواسطے اور بتوں کے توڑنیکو اور اسواسطے کہ ہم سب لوگ خدا کو اکیلا جانین اور اسکے ساتھ
کسی چیز کو شریک نہ سمجھیں یہ حضرت نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب اوسنے پوچھا حضرت سے
کہ خدا نے تمکو کس کام کیواسطے بھیجا ہی ف ابتدا اسلام میں جب کہ اسلام بہت ضعیف تہا
یہ شخص یعنے عمرو بن عبسہ مکے مین آیا حضرت سے اوسنے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا
مین پیغمبر ہوں اوسنے کہا پیغمبر کیا حضرت نے فرمایا خدا نے مجھکو بھیجا ہی اوسنے کہا کسواسطے بھیجا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پہر اوسنے کہا کسنے تمہارا ساتھ دیا ہی حضرت نے
فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام نے یعنے ابوبکر صدیق اور بلال نے پہر اوسنے کہا مین بہی تمہارا
ساتھ دیتا ہوں حضرت نے فرمایا ابہی تو میرے ساتھ نہ دے سکیگا تو نہیں دیکھتا میری
ناتوانی اور کافروں کا غلبہ تو اپنے گہر پلٹ جا جب ہماری فتح سنیو تو آئیو ق حکیم بن حزام
اسلمت علی ما سلفت لک من خیر قالہ لہ بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مسلمان ہوا اوس نیکی پر جو تجہہ سے آگے ہو چکی ف حکیم بن حزام سے
ہی کہیں نے مسلمان ہونیکے وقت عرض کی کہ یا رسول اللہ حال کفر میں جو مین نے نیکیاں
کی ہیں جیسے برادری پروری اور گردن آزاد کرنا سو اوسکا بہی ثواب مجھکو ملیگا اب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنے اسلام کی برکت سے اگلی نیکی کا ثواب ضائع نہوگا ق الرجل
انت من خلقی و خلقی قالہ لجعفر بن ابی طالب بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت

ہیں کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت میں مشابہ ہے کہا یہ حضرتؐ نے جعفر بن ابی طالب
سے فرمایا ف اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفر طیار کی ثابت ہوئی حضرتؐ کے ظاہر اور باطن کے
ساتھ مشابہت ہونا نہایت عمدہ کمال ہے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا
بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سخت غضب ہوا خدا کا اوس
قوم پر جنہوں نے خدا کے پیغمبر سے ایسا کیا حضرتؐ اشارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک
کے شہید ہونے پر نہایت غضب ہے خدا کا اس مرد پر جسکو رسول اللہؐ قتل کرے راہ خدا میں
ف جنگ احد میں کافروں نے پتھر مارا ہے حضرتؐ کا دانت شہید ہوا اور چہرۂ شریف پر کہ خود پہنا
تھا اور خود مبارک پر زخم آیا علی مرتضیٰؓ پانی سے حضرتؐ کا خون دہوتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث
فرمائی اور اسی لڑائی میں حضرتؐ نے ابی بن خلف کو برچھی سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون مکے
میں جا کر اوسی زخم کے صدمے سے مرگیا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا
لَهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِيْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى
الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّيْ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ
الَّذِيْ لَهُ الْاَرْضُ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِيْ تَحَاكَمَا
اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِيْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِيْ جَارِيَةٌ فَقَالَ اَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ
وَاَنْفِقَا عَلٰى اَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ مول لی ایک مرد نے دوسرے مرد کی زمین سو زمین کے مول لینے والے نے اوس
زمین میں ایک گھڑا پایا جس میں سونا تھا تو بیچنے والے سے زمین کے مول لینے والے نے کہا
کہ اپنا سونا مجھ سے لے میں نے تو تجھ سے زمین مول لی تھی اور تجھ سے میں نے سونا نہیں
لیا تو بیچنے والے نے زمین کے مول لینے والے سے کہا کہ میں نے تجھ سے زمین اور جو کچھ اسکے اندر تھا
سب بیچ ڈالا ہے یعنی وہ تیرا حق ہے میرا حق نہیں ہے تو دونوں اپنا جھگڑا فیصل کروانے گئے ایک اور مرد کے

ق ١٦٦ ق

پاس تو چاہئے پاس مسئلہ کو واسطے گئے واسطے کہا کہ تم دونوں کے درمیان سے تو ایک نے
کہا کہ میرے ایک لڑکا تھا دوسرے نے کہا کہ میرے ایک لڑکی تھی تو اوسے کہا کہ تم دونوں
اس لڑکی کا لڑکے کے ساتھ نکاح کرو اور اس مال کو ادن دونوں پر خرچ کرو اور آپ پر خیرات
کرو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات داری کا ساماں بھی حاکم کے حق کے
خوب ہیت کہا کہ وہ سب سودا ہی خالی اور اس مال کے خرچ کرنے کا طریق
طریقہ لکھا **ف** ابن عباس اصبت بعضا واخطأت بعضا الی آخرہ رضی اللہ عنہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگ بعض جگہ
ہلکی تعبیر کی اور بعض مقام پر چوک گیا یہ حضرت نے ابی بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا
ف ایک شخص حضرت کے پاس آیا اور اوسنے کہا یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ابر
سے گھی اور شہد ٹپکتا ہے تو لوگ اوسکو لپ لیتے ہیں بعض زیادہ لیتا
اور بعض کم اور میں نے آسمان سے ایک رسی لٹکی دیکھی تو حضرت اوسکو پکڑ کے چڑھ گئے
پھر حضرت کے بعد ایک مرد نے اوسکو پکڑا پھر ایک اور مرد نے پکڑا پھر ایک اور نے اوسکو
پکڑا سو وہ رسی ٹوٹ گئی پھر جڑ گئی سو وہ بھی چڑھ گیا تو صدیق اکبر نے کہا کہ مجھ کو
حضرت اجازت دیں کہ میں اس خواب کی تعبیر کہوں حضرت نے فرمایا تو ہی کہہ
پھر کہا صدیق اکبر نے کہ وہ ابر تو اسلام ہے اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہے
اس کی اور اسکی شیرینی اور جو لوگ اوسکو لیتے ہیں سو قرآن خواں ہیں کہ کسی کو
بہت قرآن یاد ہے کسی کو تھوڑا اور وہ رسی جو آسمان سے لٹکی ہے سو وہ دین حق ہے حضرت جو
قائم ہیں تو اوسکو پکڑ کے اوسکی سمت کی طرف چڑھ جائیگا پھر آپ کے بعد ایک خلیفہ اوسی طرح چڑھ
جاویگا پھر دوسرا ملت حق سے اوسی طرح چڑھے گا اور کچھ خلل پڑ جاویگا آخر کو وہ خلل دور ہو جاویگا
سو وہ بھی چڑھ جاویگا حضرت آپ فرمائیں کہ میں نے ٹھیک تعبیر کی یا کہیں چوک گیا حضرت
نے فرمایا ہے حدیث فرمایا **ف** بعضے علماء نے کہا کہ حضرت نے تعبیر ٹھیک تھی لیکن صحابہ کو

سے تمہاری اطاعت مانگی کہ رجعت الی الرضا کریں اور حضرت خود تعجب کرتے تو جب دیا اور
فقہ عالم ہوئے کہتے ہیں کہ بعض عبارت کے تعبیر میں خطا ہوئی شبہ کی تعبیر تو قرآن
خوب ہوئی لیکن کبھی کی تعبیر حدیث کو کیسا تھا واللہ اعلم ۞ ابو ہریرہ سے أضل الله عن
الجمعة من كان قبلنا فكان لليهود يوم السبت وكان للنصارى يوم الأحد
فجاء الله بنا فهدانا الله ليوم الجمعة فجعل الجمعة والسبت والأحد وكذلك
هم تبع لنا يوم القيامة نحن الآخرون من أهل الدنيا والأولون يوم القيامة المقضي
لهم وفي رواية المقضي بينهم قبل الخلائق رواه مسلم ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ بہکا دیا خدا نے جمعہ سے اون کو جو ہم سے پہلے تھے تو یہود کے واسطے ہفتہ کا دن
ہوا اور نصاریٰ کے واسطے اتوار کا دن ہوا پھر خدا ہم کو لایا سو ہدایت کیا ہم کو واسطے جمعہ کے
تو بنایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور اتوار بنائے پیچھے جمعہ کو مقدم کیا جمعہ اور ہفتہ اور اتوار کو
اور اسیطرح وہ لوگ ہمارے پیچھے ہوں گے قیامت کے دن ہم دنیا میں تو پچھلے ہیں اور قیامت
میں پہلے ہیں جنکا اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے اول ہوگا ف انسان کے واسطے جمعہ کے
نزدیک جمعہ کا دن تعظیم اور عبادت کے لائق نہایت مناسب تھا اسواسطے کہ حضرت
آدم اسی دن پیدا ہوئے اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان کے آنے اور جانے کو خوب مناسبت ہے
لیکن یہود اور نصاریٰ کے فہم میں یہ بات نہ آئی یہود نے ہفتہ کی تعظیم کی اس خیال
کہ خدا نے اسی دن پیدائش سے فراغت کی اور نصاریٰ نے اتوار کی تعظیم کی اس غرض سے
کہ عیسیٰ علیہ السلام اونکے گمان میں سولی پانے کی بعد قبر سے اسی دن نکلے اور آسمان پر گئے حضرت نے
فرمایا کہ جیسے ہمارا دن اونکے دن پر دنیا میں مقدم ہے اسیطرح قیامت میں امت محمدی
ہوگی کہ اول ان ہی امت حساب کتاب سے فراغت پاویگی چنانچہ اسی کے مطابق تھی کی
ہے ایک روایت میں ہے جو بہشت سو جو ... کھلی ... ہو ...
في جامعه أنس اهتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ بخاری اور مسلم میں جابر

وسلم میں انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جنبش کی خدا کے عرش نے سعد بن معاذ
کی موت سے ف سعد بن معاذ مدینے کے سردار جنگ خندق میں شہید ہوئے اونکی فضیلت میں
حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی عرش کو جنبش سعد کی روح کے سبب سے ہوئی اسواسطے کہ ملائکہ
کے روحیں مومنوں کے عرش کے نیچے جاکر ٹہرتے ہین ق بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا دعا کیا ابو
طلحہ وام سلیم بخاری ومسلم میں انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ برکت دے تم
دونوں کی رات میں یہہ دعا حضرتؐ نے ابو طلحہ اور ام سلیم کے حق میں کی ف ام سلیم
ابو طلحہ کی بی بی کا نام تہا سو ابو طلحہ کا لڑکا مرگیا تہا ابو طلحہ گہر میں نتہے جب ابو طلحہ گہر آ
ئے تو ام سلیم نے لڑکے کی مرنیکی خبر نکی ابو طلحہ کے آگے کہانا رکہا انہوں نے کہانا کہایا
پانی پیا پہر صحبت کی تو پیچہے تب ام سلیم نے کہا ای ابو طلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سے کوئی
چیز عاریت مانگیں پہر وہ لوگ اپنی چیز طلب کریں تو دیویں یا نہ دیویں ابو طلحہ نے کہا دیویں
چیز دینے میں کچہ عذر نچاہیے تب ام سلیم نے کہا تمہارا بیٹا مرگیا صبر کرو تاکہ ثواب پاؤ ابو طلحہ
نے یہہ قصہ حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے انکے حق میں یہہ دعا کی کہ خدا انکو اولاد دے کہتے
میں آیا ہی کہ اسی رات ام سلیم کو حمل رہا پہر لڑکا پیدا ہوا حضرتؐ نے اوسکا عبد اللہ نام رکہا
حضرت کو ام سلیم کی مضبوطی اور ایسے غم میں خاوند کی آرام رسانی پسند آئی ق وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهِ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ وَقَالَتْ هٰذِهِ
يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ فَقَالَ اللّٰهُ لِهٰذِهِ أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَ
قَالَ لِهٰذِهِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا بخاری ومسلم میں ابو ہریرہؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا آپس میں حجت کی دوزخ اور بہشت نے تو دوزخ نے کہا کہ مجھ
میں گردنکش اور مغرور لوگ داخل ہونگے اور بہشت نے کہا کہ مجھ میں غریب اور مسکین لوگ داخل
ہونگے تو حق تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہی تیرے سبب سے عذاب کرونگا جسکو چاہونگا
اور بہشت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہی رحم کرونگا تیرے سبب سے جسپر کہ چاہونگا اور تم دونوں

بیان ہر ایک کے واسطے ٹھہرتا ہے **ف** دوزخ اور بہشت میں افضلیت کی بحث ہوئی دوزخ نے
آپ کو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ خدا کے نافرمانوں کو وہی سزا دیگا اور بہشت نے
اپکو افضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے مطیع اور تابعداروں کو وہی ثواب اور جزا دیوے گا حق
تعالیٰ نے فیصلہ کردیا کہ تم دونو برابر ہو دوزخ مظہر قہر الٰہی ہے اور بہشت مظہر رحمت الٰہی ہے

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابن صیاد أتشہد أنی رسول اللہ مسلم
عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے اتھہ حاکم مجلس کیا تو اسکی گواہی
دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں پھر حضرتؐ نے ابن صیاد سے فرمایا **ف** اسکا نام صافی تھا
ابن صیاد مدینہ میں یہودی کا لڑکا تھا حضورؐ سے اسکو کچھ حال معلوم ہوجاتا تھا جب حضرتؐ نے
اس سے یہ حدیث فرمائی اسنے کہا کہ ان میں جانتا ہوں کہ تم عرب کے رسول ہو **ع ابو ہریرۃ**

تعس عبد الدینار وعبد الدرہم وعبد الخمیصۃ ان اعطی رضی وان لم یعط
سخط تعس وانتکس واذا شیک فلا انتقش طوبی لعبد آخذ بعنان فرسہ
فی سبیل اللہ اشعث رأسہ مغبرۃ قدماہ ان کان فی الحراسۃ کان فی الحراسۃ وان کان
فی الساقۃ کان فی الساقۃ ان استأذن لم یؤذن لہ وان شفع لم یشفع بخاری ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہلاک ہوگیا اشرفی کا بندہ اور روپیہ کا بندہ اور کمبل
کی قوم اور بیدار کا بندہ اگر اسکو دیجئے تو راضی ہے اور اگر نہ دیجئے تو ناخوش ہو اور نگونسار
اوندھا ہوگیا اور اگر کانٹا لگے تو نہ نکال سکے خوشی ہو جیسا نہ نکلنے کو جو لیتا گھوڑے
کی باگ راہ خدا میں کھڑا بکھرے بال اس کے سر کے غبار آلودہ ہیں دونوں قدم گردو میں بھر
اگر اسکو چوکیداری میں رکھے تو چوکیداری میں ہے اور اگر لشکر کے پیچھے حفاظت کیواسطے
مقرر کیجئے تو وہیں ہے اگر وہ سردار یا سرکار سے کچھ اجازت مانگے تو اسکو اجازت نہ ملے
اور اگر کسی کی سفارش کرے تو نہ قبول ہو **ف** اس حدیث میں لالچی کی نہایت ذلت اور مذمت
عام ہوئی کہ تحصیل تحصیلت کا بیان ہے لالچی کو بندہ دینار اور بندہ درہم اور بندہ پوشاک اسواسطے کہا

لالچ کے سبب سے اس سے دینداری یا دوحدائی بندگی پیدا ہو سکتی ہے ور وہ اسکی غرض دنیا حاصل
کرنے میں بسر ہوتی ہے اور حقیقت میں وہ خدا کا بندہ نہیں اور دنیا کا بندہ ہو گیا ہے جب وہ سب باتیں ہیں کہ
دار کو بہت پسند کرتے تھے سو اسلئے حضرت نے اسکو ذکر کیا لیکن مراد ہر قسم کی متعہ دنیا ہے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دینداری کے ساتھ گناہ ہی اور لوگوں نہیں بیقدر ہی خدا کو نہایت پسند ہے

خ أبو هريرة تكفل الله لمن جاهد في سبيله لا يخرجه من بيته إلا الجهاد في سبيله وتصديق كلماته بأن يدخله الجنة أو يرده إلى مسكنه بما نال من أجر وغنيمة

بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ کہ ضامن ہو گیا ہے خدا اسکا جسنے اسکی راہ میں
جہاد کیا نہ نکالا ہو اسکو اسکے گھر سے مگر راہ خدا میں جہاد کی نیت نے اور اسکی آیات اور احادیث کی تصدیق
نے خدا اسبات کا ضامن ہوا ہے کہ یا اسکو بہشت میں داخل کریگا یا اسکو اسکے وطن تک ثواب یا مال
غنیمت کے ساتھ پھیر لا دیگا ف یعنی خالص نیت والے کا یہ فائدہ ہے کہ اگر وہ شہید ہوا تو
بہشت میں گیا اور اگر زندہ رہا تو ثواب یا غنیمت کا مال لیکر اپنے گھر میں آیا دونوں صورتوں میں اسکی
بھلائی ہے

ق أبو هريرة جاء ملك الموت إلى موسى فقال له أجب ربك فلطم موسى عين ملك الموت ففقأها فرجع الملك إلى الله فقال إنك أرسلتني إلى عبد لك لا يريد الموت وقد فقأ عيني فرد الله إليه عينه وقال ارجع إلى عبدي فقل الحياة تريد فإن كنت تريد الحياة فضع يدك على متن ثور فما وارت يدك من شعرة فإنك تعيش بها سنة قال ثم مه قال ثم الموت قال فالآن من قريب رب أدنني من الأرض المقدسة رمية بحجر قال النبي صلى الله عليه وسلم والله لو أني عنده لأريتكم قبره إلى جنب الطريق عند الكثيب الأحمر

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ ملک الموت موسیٰ کے پاس آیا تو اسنے کہا کہ اپنے رب کا حکم مان یعنے موت قبول کر
تو موسیٰ نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مارا تو اسکی آنکھ کو پھوڑ ڈالا تو فرشتہ خدا کی طرف پھر
گیا سو اسنے کہا الٰہی تو نے مجھکو اپنے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو موت کو نہیں چاہتا اور اسنے

تو دوسری آنکھ کھو دی اللہ تعالیٰ نے آنکھ ان کی درست کر دی اور فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے پاس اور
کہہ کہ اگر تو زندگی چاہتا ہو تو رکھ دے ہاتھ اپنا بیل کی پیٹھ پر کہ جتنے بال ہاتھ کے نیچے آئیں ہر بال کے
عوض ایک برس زندگی پائے گا موسیٰ نے کہا پھر کیا ہوگا کہا پھر مرے گا موسیٰ نے کہا پھر اب ہی سہی
ایسا ہی ہو تو پھر موسیٰ نے کہا اگر یہی حال ہے تو ابھی مرنا بہتر ہے مجھکو قریب کر دے
ایک پتھر پھینکنے کے فاصلے تک زمین مقدس سے راہ کے کنارے کثیب احمر کے پاس
اگر میں وہاں ہوتا تو تمکو دکھلا دیتا قبر ان کی ۔ کہا ہے کہ طرف کنارے راہ کے
اور سرخ ریت کے ٹیلے کے پاس کہ ایک طور کرنے کو تھا کہ رستے کی طرف کھوڑا سا میدان ہے
جس میں تھی اور ملک الموت کا بوجہ حکم الٰہی کے آنا موسیٰ کے پاس اور اطاعت کرنا
مرنے کا معلوم ہو کہ موسیٰ کو دنیا کی زیست سے باری تعالیٰ نے اختیار دیا تھا پھر کہ موت کی
بر اختیار کرنی سے کہ حضرت کا ظاہر و ثابت ہو کے کہ کشف سے
ہو سکتا ہے اور حضرت موسیٰ نے ملک الموت کو طمانچہ مارا اس لئے کہ آدمی کی جان
روح نکالنے کا دعویٰ کرتا تھا کہ روح نکالنے کا فرشتے کے آدمی کا کام نہیں
سکتے پاس ... دکھلا دیتا کہ یہ آدمی ہے مگر آنکھ ملک الموت کی پھوٹ گئی اور غصہ کی غلطی میں حضرت
کو بری ... نے ... جب لے گئے ... حضرت موسیٰ
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ
وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتَّى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا
عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ بخاری و مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
رحمت کے سو حصے کئے اور ننانوے حصے رکھے اپنے پاس اور ایک حصہ اتارا زمین میں اسی ایک
حصے کے سبب مخلوقات آپس میں رحم کرتے ہیں اور اگر دوسرے حصے بھی ہوں تو کھانے پینے میں
تنگ کرتا اور اسے اپنا گھر دیکھا سے بچے پر سایہ کرتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے تلے آجاوے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رحمت الٰہی بہت ہی ہے لیکن اس سے کا فر و مکر خالد مغرور نہ رہا

آخرت میں ہمارے حضرتؐ کی شفاعت سے ہم گنہگار دونوں کی مغفرت ہوگی مگر حضرتؐ کو جو ایسا
بے حد رحمت تھا سو بھی حقیقت میں ارحم الراحمین کی رحمت کا اثر تھا خ اَبُوْهُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ
بِمَا اَنْتَ لَاقٍ وَتَامَّه فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ ذَرْ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ خشک ہو چکا قلم اس پر جسکا تو ملنے والا ہے اور اس حدیث کی تمامی یہ ہے
یہ مطلب اسکا یہ ہے یا چھوڑ دے خصی ہونے کو ف ابوہریرہؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ میں جوان ہوں اور مجرد اگر
اجازت ہو تو فوطے کاٹ کر خصی ہو جاؤں تاکہ زنا اور حرام سے بچوں تب حضرتؐ چپ ہو رہے
فرمایا یعنے جو تیری قسمت میں ہونا تھا سو قلم تقدیر اسکو لکھ چکا پھر تیرا خیال بیفائدہ ہے تقدیر کے
پھیر سے پھرنے والا نہیں ٥ اَبُوْقَتَادَةَ حَفِظَكَ اللهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهٖ نَبِيَّهٗ قَالَ لَهٗ تَحْتَ لَيْلَةِ
التَّعْرِيْسِ حِيْنَ دَعَمَهٗ بِالْيَدِ مسلم میں ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حفاظت کرے
اللہ تیری بدلے اسکے کہ تو نے حفاظت کی نبی کی یعنے حضرتؐ نے ابوقتادہؓ سے فرمایا لیلۃ التعریس کی صبح کو جبکہ
ابوقتادہؓ نے خبر گیری حضرتؐ کو ٹیک دیکر سنبھالا ف حضرتؐ نے خیبر کو فتح کرکے رات گئے
کیا صبح کے قریب حضرتؐ پر نیند کا غلبہ ہوا حضرتؐ سوار تھے نیند کے سبب سے جھک جھک کر گرنے کو
تھے اور ابوقتادہؓ انصاری حضرتؐ کو تھامے لیتے تھے تیسری بار حضرتؐ جاگے معلوم ہوا کہ ابوقتادہؓ
تھامتے آتے ہیں تب حضرتؐ نے انکے حق میں یہ دعا کی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ خَلَقَ اللهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ
طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰئِكَ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ فَاسْتَمِعْ
مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ
عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللهِ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى
صُوْرَةِ اٰدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْاٰنَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ
سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پیدا کیا خدا نے آدم کو اور اس کا قد ساٹھ گز ہے پھر
کہا آدم سے کہ جا ان فرشتوں کو سلام کر پھر سن کہ تجھکو سلام کا کیا جواب دیتے ہیں جو جواب
وہ دیں وہی جواب تیرا اور تیری اولاد کا ہے تو آدمؑ نے فرشتوں سے کہا کہ السلام علیکم بولے فرشتے

کہا السلام علیک و رحمۃ اللہ اور فرشتوں نے آدم کے سلام کے جواب میں رحمۃ اللہ کے لفظ
زیادہ کی سو جو بہشت میں داخل ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا لمبے ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا حضرت
نے فرمایا سو ہمیشہ لوگوں کے قد گھٹتے گئے اب تک **ف** حضرت آدم سے جتنا زمانہ بعید ہوتا
گیا آدمیوں کے قد گھٹتے گئے بہشت میں سب برابر ہو جاوینگے ہر چند ساٹھ ہاتھ قد
اسوقت میں خوشنما نہیں معلوم ہوتا اسواسطے کہ ہمارے قد چھوٹے چھوٹے ہیں لیکن بہشت میں
خوشنما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہو جاوینگے پس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیکم
اور جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم کی سنت ہے جو سلام علیک کہنے کو
حقیر یا بادب نا کورنش کرے وہ حقیقت میں ناخلف ہے کہ اسنے اپنے قدیمی خاندان کی
راہ چھوڑی لیکن جسنے طریقہ آدم کا چھوڑا سو آدمی نہیں **عن ابو هريرة خلق الله التربة يوم
السبت وخلق فيها الجبال يوم الاحد وخلق الشجر يوم الاثنين وخلق المكروه يوم الثلثاء
وخلق النور يوم الاربعاء وبث فيها الدواب يوم الخميس وخلق آدم بعد العصر من
يوم الجمعة في الآخر الخلق في آخر ساعة
من النهار فيما بين العصر الى الليل** مسلم میں
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے پیدا کیا زمین کو ہفتے کے
دن اور پیدا کیا اسمیں پہاڑ دن کو یکشنبہ کے دن اور پیدا کیا درختوں کو دوشنبہ کے دن اور
پیدا کیا رنج اور مصیبت کو سہ شنبہ کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چہارشنبہ کے دن اور زمین پر جانور
پھیلائے پنجشنبہ کے دن اور آدم کو پیدا کیا عصر کے بعد جمعہ کے دن پچھلے پیدایش میں یعنی پچھلی ساعت
میں جمعہ کی رات تک **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان اشرف المخلوقات ہے کہ سب کے بعد پیدا
ہوا دستور ہے کہ اول چوبدار و فراش نوکر چاکر حاضر ہو لیتے ہیں تب پیچھے بادشاہ کی
سواری آتی ہے اور جمعہ کی پچھلی ساعت عجب نہیں حضرت آدم پیدا ہوئے خدا کی
پیش محبوب ہے کہ اسوقت جو دعا کیجے سو مقبول ہوتی ہے چنانچہ یہہ مضمون اور احادیث

میں ثابت ہے عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ
رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا مسلم میں عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے
حضرت نے فرمایا کہ چکھ لیا ایمان کا مزہ جو راضی ہو گیا خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر ف خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی یہ علامت ہے کہ اسکی
قضا اور قدر پر راضی رہے رنج اور تکلیف اور مصیبت میں اسکا گلہ شکوہ نہ کرے اور دین اسلام
پر راضی ہونے کی یہ علامت ہے کہ اسلام کے احکام پر مضبوط ہو جاوے کفر کے رسوم ترک
کر ڈالے اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہونے کی یہ علامت ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت
سے عداوت رکھے اور جسکو یہ بات حاصل نہیں اسکو ایمان کے مزے سے خبر نہیں عن انس
ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آج
روزہ نہ رکھنے والے ثواب کو لے گئے ف مصابیح میں انس سے روایت ہے کہ حضرت
کے ساتھ سفر میں تھے سو بعضے اصحاب روزہ دار تھے اور بعضے بے روزہ تھے موسم
تھا گرمی کا جب منزل پر پہنچے روزہ دار لوگ گر پڑے اور بے روزہ لوگوں نے خیمے قائم
کئے اور اونٹوں کو پانی پلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے خدمت کا ثواب آج
صرف بے روزہ داروں کو نصیب ہوا ق ابو ہریرہ رَأَى عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا
يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ أَسَرَقْتَ فَقَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ
عَيْنِيْ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھا عیسیٰ بن مریم نے
ایک مرد کو چوری کرتے تو اس سے کہا کیا تو نے چوری کی اس نے کہا نہیں صاحب میں قسم
کھاتا ہوں اسکی جسکے سوا کوئی معبود نہیں تو عیسیٰ نے کہا کہ میں اللہ کا ایمان لایا اور
اپنی آنکھ کو میں نے جھوٹا جانا ف یعنے واقعی یا تو چوری نہیں کی تھی اور میری آنکھ نے
خطا کی سبحان اللہ حسن ظن کے یہ معنے ہیں اور ایک ہم لوگ ہیں کہ بدون دیکھے تہمت لگانے
پر بلا دلیل مچلتے ہیں اور ایک وہ باکمال لوگ ہیں کہ آنکھ سے دیکھکر بھی بدگمانی

نہیں ہوتے حسب سے صدالی قسم کہا کر جو لوگ کے انکار کی ہو حضرت عیسی علیہ السلام سے
ہو گئے کرنا نہ اس سوال میں انکا کہنا ثابت ہوگا کہ بطور جو میں طلبی کے اسکے صاحب آخر کہ اہل
مالک کو دیو نگا اور بیت فرض لیا دوگا فرض کو ادا نہکیا چنانچہ حسن طن کے واسطے بہت
احتمالات ممکن ہیں اور اسطرح بدگمانی کے واسطے بھی مسلمانوں کو ہی مناسب ہے کہ حسن
ظن کے واسطے بہت احتمالات ممکن ہیں اور اسطرح بدگمانی کے واسطے بھی مسلمانوں کو ہی مناسب
ہی کو حسن ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے م رَغِمَ اَنْفُهٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهٗ
مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَیْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَیْهِمَا فَلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ مسلم نے
ابو ہریرہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ خاک میں ملا پھر خاک میں ملا
جسنے اپنے ماں باپ کو ضعیفی اور بڑھاپے میں پایا ایک کو یا دونوں کو بہت سا اجر حاصل ہوا ف
یعنی وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو ضعف ماں باپ کی خدمت کر کے بہشت حاصل نہ کرے
سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت بہشت کا سبب ہے اور اگر تخلف ہوگی اور یہی
[illegible] خ اَبُوْبَكْرَةَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ قَالَ لَهٗ [illegible]
[illegible] کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری حرص کو زیادہ کرے اور یہہ کام پھر نہ کر
[illegible] ف حضرت رکوع میں تھے ابوبکرہ نے اس حال [illegible]
صف کے پیچھے نیت کرکے رکوع میں شریک ہو گئے جب حضرت کو یہہ حال معلوم ہوا
یہہ حدیث فرمائی یعنی عبادت کی حرص ایک عمدہ بات ہے خدا زیادہ کرے لیکن
جلدی نہ کریا کرو صف میں ملنا افضل ہے اور صف کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنا مکروہ ہے اور یہی
اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کا مذہب ہے کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن نماز ہو
ہوئی تو حضرت نے پھر نماز کو دہرانے کو نہ فرمایا م اَبُوْهُرَیْرَةَ سَمِعْتُمْ بِمَدِیْنَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ
وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى یَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا
مِنْ بَنِي اِسْحٰقَ فَاِذَا جَاءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ یُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ یَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

واللہ اکبر فیسقط احد جانبیہا الذی فی البحر ثم یقولون الثانیۃ لا الٰہ الا اللہ
واللہ اکبر فیسقط جانبہا الآخر ثم یقولون الثالثۃ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر فیفرج
لہم فیدخلونہا فیغنمون فبینما ہم یقتسمون المغانم اذ جاءہم الصریخ فقال ان
الدجال قد خرج فیترکون کل شیء ویرجعون مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم نے سنا ہے ایسا شہر جس کے ایک جانب خشکی ہے اور ایک جانب
دریا ہے کہا ہاں یا رسول اللہ ہم نے سنا ہے یعنی قسطنطنیہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ آئیگی
یہانتک کہ لڑیں گے اس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحٰق کی اولاد سو جب اس شہر کے پاس آویں گے
تو اتریں گے سو ہتھیار سے نہ لڑیں گے اور نہ تیر ماریں گے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو گر پڑیگی
ایک طرف جو دریا میں ہے پھر کہیں گے دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی
دوسری طرف گر پڑے گی پھر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے ہر طرف سے کھل جاویگا
سو اس شہر میں گھس پڑیں گے سو لوٹیں گے سو جس وقت کہ لوٹ کے مالوں کو بانٹ رہے ہوں گے کہ
ناگہاں ایک چلانے والا آویگا سو کہیگا کہ البتہ دجال نکلا سو وہ لوگ ہر چیز چھوڑ دیویں گے اور اس
طرف پلٹ کھڑے ہوں گے ف اس حدیث میں قسطنطنیہ کے فتح کی خبر ہے کہ امامت کے
امام مہدیؑ کے وقت میں ہو گی اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بدون ہتھیار کے صرف
کلمے کی برکت سے فتح ہو گی اور اس کے باب میں جو حدیث گذری کہ ہتھیار سے بھی وہاں جنگ ہوگا تو مطلب
یہ کہ ابتدا میں ہتھیار چلیگا لیکن آخر کو فتح کلمے کی برکت سے ہو گی ق عن علیؓ شغلونا عن الصلوٰۃ
الوسطیٰ صلوٰۃ العصر ملأ اللہ بیوتہم وقبورہم نارا قال یوم الخندق بخاری و
مسلم میں علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ روکا ہم کو بیچ والی نماز سے یعنی عصر کی
بھرے اللہ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے یہ حضرتؐ نے جنگ خندق کے دن فرمایا
جب کہ مشرکوں کی لڑائی کے سبب محروم کیا ان کو نماز عصر کی ادا سے اور وہ قضا ہو گئی حضرتؐ نے مغرب کے بعد
نماز پڑھی تھی حضرتؐ نے یہ بددعا فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ وسطیٰ کی نماز

شریف میں مری کی تاکید ہی عصر کی نماز پڑھا سو واسطے کہ وہ دو پہر و ظہر او صورت دعسلے کے ٹھیک ہی

خ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ لِیْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ [illegible] مِنْہُمْ کَلُوْمٌ

بخاری میں ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سمجھا ہی عبداللہ بن مسعود نے جا و مدادر ترجم

میاں با دو رحمدار ہی اور محتاجوں سے جس برابر تو مرات کرے **ف** یعنی عبداللہ بن مسعود

ان بی نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت آج آپ عرات کریں فرمایا سو چاہتا ہوں کہ اسا دلو یہ

طیبا اول کو حرات کروں سو عبداللہ بن مسعود لوں کیسا ہی کہیں اور دیبرا فیشا اور محتاجوں سے

یاد اور حقدار ہیوں سو حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جو رد

مالدار ہوا اور خاوند محتاج ہو تو خاوند ہی کو خیرات دینا افضل ہی **ق** اَنَسٍ سَعِیْدٍ [illegible]

اللّٰہُ وَکَذٰلِکَ [illegible] بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

خدا نے سچ فرمایا ہی میرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہی **ف** ایک شخص حضرت کے پاس آیا اور اسے

کہا کہ میرے بھائی کا پیٹ چلتا ہی حضرت نے فرمایا اسکو شہد پلا اسنے شہد پلایا پیٹ

ہوا اور اسے اسہال کا اسکو کہا حضرت نے پھر شہد پلا اسکو فرمایا اسطرح تین بار فرمایا جو

بار آئے کہا کہ یا حضرت شہد سے لو اور زیادہ دست آئے ہیں سو حضرت نے یہ حدیث فرمائی

اور چوتھی بار جب شہد پلا سکو فرمایا تھا کہ جو پہلے بار پیٹ سو گیا ہی جو فرمایا کہ خدا سچا ہی

یعنی خدا نے جو قرآن میں فرمایا ہی کہ شہد میں صحت اور شفا ہی سو سچ ہی یا اس شخص کی شفا

لئے حضرت کو وحی سے معلوم ہوئی ہو گی اس شخص کا اسہال مواد کے کثرت سے ہوگا اسواسطے

حضرت نے شہد تجویز کیا تاکہ مواد کو نکال دے جب مواد نکل گیا تو دست بند ہو گیا اس حکم کو

انکا بھائی ہو جانا بیماری سے گھبرا تا تھا **ق** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ [illegible] لَا

[illegible] یَقُوْلُ اللّٰہُمَّ [illegible] عَلٰی [illegible]

الْقَوِیْ [illegible] بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

عود ہندی سیکھ کہ اکثر مرد و سر کے بیماریوں کو اس سے جلا لو سکتے ہیں [illegible] اور لوگوں کو [illegible]

فرا دین جو حضرت عائشہ پاس آئین سو انہون نے کہا کہ قبر والیون کو اونکی قبرون مین عذاب ہوتا ہی ف
حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ میرے پاس مدینہ کی دو بڑہیان آئین اونہون نے مجھکو عذاب قبر کی خبر دی
مین نے اونکی بات نمانی جب وہ چلی گئین تب مین نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور
حضرت ایسے کوئی نماز نہ پڑھتے تہی کہ جسمین عذاب قبر سے پناہ نہ مانگتے ہون خ اَبُو هُرَيْرَةَ عَجِبَ اللّٰهُ
مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عجب معاملہ
کیا اللہ نے اون لوگون سے جو بہشت کو جاوینگے زنجیرون مین ف یعنے کافر کا فرزند مین گرفتار ہوتے ہین پہر
اسلام کی ہدایت پاکر بہشت مین داخل ہونگے اور بعضے کہتے ہین کشش الٰہی کی زنجیر مراد ہی یعنے جسکو خدا
اپنی طرف کہینچ کر بہشت مین لاتا ہی ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ جَاءَ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَبِيْلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيْتِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ
فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ بخاری مین براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے تہوڑا
عمل کیا اور دوسری روایت یون ہی کہ اوسنے تہوڑا عمل کیا اور بہت ثواب پایا یہ حضرت نے اوس
مرد کے حق مین فرمایا جو بنی نبیت سے تہا کہ جسنے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی لائق عبادت
کے نہین پہر آگے بڑہ گیا اور لڑنے لگا یہان تک مارا گیا ف بنی نبیت انصار کی ایک قوم ہی اوس قوم کا
ایک آدمی حضرت پاس آیا اوسنے کہا کہ مین اول کافرون سے لڑون پہر مسلمان ہون یا کیا حکم ہو حضرت
فرمایا بلکہ اول مسلمان ہو پہر قتال کر سو وہ شخص مسلمان ہوکر لڑنے لگا آخر کو شہید ہوا تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنے بعد اسلام نماز روزہ حج زکوٰۃ کچھ نہین کیا صرف گہڑی بہر کے جہاد سے بہشت مین
داخل ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام سب عبادتون پر مقدم ہی بدون اسلام کے کوئی عبادت
اونکی قبول نہین خ اَنَسٌ غَارَتْ اُمُّكُمْ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
رشک کیا تمہاری ماں نے ف حضرت اپنی کسی بی بی کے گہر مین تہے دوسری بی بی نے
ایک پیالے مین کہانا بہیجا گہر والی بی بی نے ہاتہ مارا پیالہ گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرت اوس پیالے کو
پیالے مین سمیٹ کر رکہتے جاتے تہے اور یہ حدیث فرماتے تہے پہر حضرت نے اوسکے عوض مین دوسرا ثابت

کمہین ۱۲۷۰ خ

۱۲۸۸ ق

۱۲۸۹ خ ی

ساتھ ابو البختری روایت ہیں آیا ہے کہ حضرت عائشہ کے گھر میں حضرت بیٹھے اور حضرت رسم حضرت کو کہا
سحا دسک کر ماعورتوں میں بیٹھ البتی حضرت جنوشا سوتو میں شروع ہوا اسر بکر تبیل اسے
حضرت بیٹی مسیر کی بوعقد سے کیاقی غَزَا نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا یَتْبَعْنِیْ رَجُلٌ
مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ یُرِیْدُ اَنْ یَّبْنِیَ بِهَا وَلَمَّا یَبْنِ بِهَا وَلَا اَحَدٌ بَنٰی بُیُوْتًا وَلَمْ یَرْفَعْ
سُقُوْفَهَا وَلَا اٰخَرُ اشْتَرٰی غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ یَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْیَةِ
صَلٰوةَ الْعَصْرِ اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اِنَّكِ مَأْمُوْرَةٌ وَاَنَا مَأْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ
احْبِسْهَا عَلَیْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ یَعْنِی النَّارَ لِتَأْكُلَهَا
فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ اِنَّ فِیْكُمْ غُلُوْلًا فَلْیُبَایِعْنِیْ مِنْ كُلِّ قَبِیْلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ یَدُ
رَجُلٍ بِیَدِهٖ فَقَالَ فِیْكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَایِعْنِیْ قَبِیْلَتُكَ فَلَزِقَتْ یَدُ رَجُلَیْنِ
اَوْ ثَلٰثَةٍ بِیَدِهٖ فَقَالَ فِیْكُمُ الْغُلُوْلُ فَجَاءُوْا بِرَأْسٍ مِّثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِّنَ الذَّهَبِ فَوَضَعَهَا
فِی الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِیْدِ فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا ذٰلِكَ
بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰی ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَیَّبَهَا لَنَا۔ بخاری و مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگوں سے کہا کہ میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے
جسنے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اسی عورت سے صحبت کرے اور ابھی اوس سے صحبت نہیں کی
اور نہ دوسرا شخص میرے ساتھ چلے جسنے مکان بنایا ہو اور ابھی اوسکی چھت بلند کی ہو اور نہ
وہ شخص میرے ساتھ چلے جسنے بکریاں اور گابھن اونٹنیاں مول لی ہوں اور انکے جنے کا منتظر
ہو پھر وہ پیغمبر جہاد کو چلا تو عصر کے وقت یا قریب عصر کے اوس گانوں میں پہنچا تو پیغمبر نے سورج سے
کہا تو بھی حکم بردار ہے اور میں بھی حکم بردار ہوں الہی سورج کو روک دے پھر تھوڑا سا روکے گئے
سورج ڈوبنے سے رک گیا یہاں تک کہ لڑائی فتح ہو گئی حضرت نے وہاں تو لوگوں نے جمع کی جو
غنیمت پائی تھی پھر آگ متوجہ ہوئی کہ غنیمت کے مال کو جلا دے لیکن اوسے نہ جلایا تو پیغمبر نے
کہا کہ تم لوگوں میں چوری ہے تو چاہیئے کہ مجھ سے بیعت کرے ہر گروہ کا ایک ایک آدمی ہو اون لوگوں نے

بیعت کی تو چمٹ گیا ایک مرد کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے پیغمبر نے کہا کہ تمہارے گروہ میں چوری
ہے تو چاہئے کہ تیرا تمام گروہ مجھ سے بیعت کرے سو اوس کے قبیلہ نے بیعت کی تو پیغمبر کا ہاتھ دو یا
تین مردوں کے ہاتھ سے چمٹ گیا سو پیغمبر نے کہا تم لوگوں میں چوری ہے تب وہ
اونھوں نے بیل کے سر کی برابر سونا نکالا تو اوسکو غنیمت کے مال میں رکھ دیا اور وہ مال میں پر
رکھا تھا تو آگ متوجہ ہوئی اور اوسکو جلا گئی سو غنیمت کسیکو ہم سے پہلے حلال نہ تھے اور تب ہم کو
حلال ہوئی کہ خدا نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو غنیمت کو ہمارے واسطے پاک اور حلال کیا
ف یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون تھے حضرت موسیٰ کے خلیفہ شام کے ملک میں اریحا شہر میں
لڑائی ہوئی جمعہ کے دن خدا نے اونکی دعا سے آفتاب کو لڑائی کے فتح ہونے تک روک دیا
حضرت یوشع نے منادی کی ... اور ... مکان بنانے والیکو اور بیاہنے والی جورو ...
لوگوں کو اسواسطے ساتھ نہ لیا کہ انکا دل اونکی طرف لگا رہیگا تو ان سے جہاد بخوبی نہ ہوسکیگا معلوم ہوا
کہ جہاد کرنا فارغ البال بے تعلق لوگوں سے خوب ہوسکتا ہے اگلی امتوں میں معلوم تھا کہ قربانی
اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی تھی اور یہی نشانی تھی قبول ہونیکی غنیمت کا مال اس امت
اونکا حلال تھا اس امت محمدی کو حلال ہوگیا [illegible] قال اليهود [illegible]
مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود کو اونھوں نے
پیغمبروں کی قبروں کو مسجد گاہ بنایا خ [illegible] والله [illegible]
[illegible] بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
لعنت کرے مشرکین کو [illegible] ابراہیم اور اسماعیل نے
کبھی تیروں سے فال نہیں لی ف مشرکین کے پاس تین تیر تھے ایک پر لکھا تھا کہ خدا نے [illegible]
دوسرے پر لکھا تھا کہ خدا نے منع کیا تیسرا تیر خالی تھا سو جب کوئی کام درپیش ہوتا جیسے سفر
یا نکاح تو اون تیروں سے فال لیتے اگر [illegible] تیر نکلتا تو وہ کام کرتے اور اگر منع کا
تیر نکلتا تو اوس کام سے باز رہتے اور اگر خالی تیر نکلتا تو پھر دوبارہ [illegible] اسیطرح فال [illegible]

جب کہ فتح ہوا تو حضرت نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی وہ تصویریں بیچ
اور انکے ہاتھ میں بہی جالے کے تیر ہیں تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی کہ باوجود اسکے مشرکوں کو
خوب معلوم ہی کہ وہ بزرگ کبہی یہہ کام ہرگز نہ کرتے تہے لیکن پہر بہی یہہ لوگ اپنے کفر اور افترا
پر مارا ماری اسطرح بدعت کی جاہل لوگ علی کی اور شاہ کی تصویر مع ذوالفقار بہی سکے بناتے ہیں
اور امام قاسم کے ساجہن اور حضرت غوث الاعظم کی مہندی انکے لیے اٹہاتے حالانکہ انکو خوب معلوم ہی کہ
یہہ سب امور شرک ہیں اور وہ بزرگ ان خرافاتوں سے پاک تہے ف عن ابی ہریرۃ قال قال رجل لاتصدقن
اللیلۃ بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید زانیۃ فاصبحوا یتحدثون تصدق
اللیلۃ علی زانیۃ فقال اللہم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ
فوضعہا فی ید غنی فاصبحوا یتحدثون تصدق علی غنی فقال اللہم لک الحمد علی غنی
لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید سارق فاصبحوا یتحدثون
تصدق علی سارق فقال اللہم لک الحمد علی زانیۃ وعلی غنی وعلی سارق فاتی
فقیل لہ اما صدقتک فقد قبلت اما الزانیۃ فلعلہا تستعف بہا عن زناہا
ولعل الغنی یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ ولعل السارق یستعف بہا عن سرقتہ
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد نے کہا کہ البتہ آج کے
رات خیرات دونگا سو اپنی خیرات لیکر نکلا تو اسکو حرامکار عورت کے ہاتھ میں رکہہ آیا
تو فجر کو لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات کو حرامکار عورت کو خیرات ملی سو اس مرد نے کہا الہی تیرا شکر
ہی حرامکار کی خیرات پر مقرر اب اور خیرات کرونگا سو وہ اپنی خیرات لیکر نکلا سو اسکو مالدار کے
ہاتھ میں رکہہ آیا تو فجر کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ مالدار کو صدقہ ملا سو اس مرد نے کہا الہی تیرا
شکر ہی کہ مالدار کی خیرات پر مقرر اب اور صدقہ دونگا سو اپنا صدقہ لیکر نکلا تو اسکو چور کے
ہاتھ میں رکہہ آیا تو فجر کو لوگ ذکر کرنے لگے کہ چور کو صدقہ ملا تو اس مرد نے کہا کہ الہی تیرا شکر
ہی حرامکار پر اور مالدار پر اور چور کی خیرات پر تو اس کو خواب میں کہا گیا کہ تیری خیرات تو قبول

۲۰
۱۳۹۱
ف

ہو گئی پہر اسکا دل کی خیرات تو اسواسطے قبول ہوتی کہ شاید یہ خیر اسکا مال پاکر اپنی حرام کاری سے
باز رہی اور شاید کہ یہ مالدار سوچے اور شرماوے سو وہ بہی خیرات کرے اوس مال سے جو خدا نے
دیا ہی اور شاید کہ چور تہا اوسکے سبب سے چوری سے باز رہی ف معلوم ہوا کہ خیرات اور صدقہ
کا ثواب کسیطرح ضایع نہیں ہوتا اگرچہ ناواقفی سے بیموقع خرچ ہو نیت خالص چاہیے ق
اِنَّ رَجُلًا لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِاَهْلِهِ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ
وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ اَحَدًا مِنَ الْعَالَمِيْنَ فَلَمَّا
مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَاَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ
هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد نے کبہی کوئی نیک کام نہ کیا تہا اپنے گہر والون سے
کہا کہ جب یہ شخص مر جاوے تو اوسکو جلا ڈالیو پہر اوسکی آدہی راکہہ خشکی مین بکہیر دیو
اور آدہی دریا مین سو قسم خدا کی اگر خدا نے اوسکو تنگ کیا اور عذاب مقرر کیا تو البتہ اوسکو
ایسی مار ماریگا کہ تمام عالم مین کسی پر ویسا عذاب نہوگا پہر جب مرد مر گیا تو اوسکے لوگون نے
وہی کیا جو اوسنے اون سے کہا تہا سو خدا نے خشک جنگل سے حکم کیا تو جتنی راکہہ اوسمین
تہی اوسنے جمع کر دے اور دریا سے حکم کیا اوسنے بہی جمع کر دی پہر خدا نے اوس شخص سے
فرمایا کہ تو نے یہہ کام کیون کیا تہا اوسنے کہا اے رب تیرے خوف سے اور تو زیادہ تر دانا ہی
سو خدا نے اوسکو بخشدیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف الہی وہ چیز ہے جو قصورون کا
مغفرت کا سبب ہے عن ابی ہریرۃ قال قال سلیمان بن داود لاطوفن اللیلۃ بمائۃ امرأۃ تلد
کل امرأۃ منہن غلاما یقاتل فی سبیل اللہ فقال لہ الملک قل ان شاء اللہ فلم
یقل ونسی فاطاف بہن ولم تلد منہن الا امرأۃ نصف انسان قال النبی لو قال ان شاء
اللہ لم یحنث وکان ارجی لحاجتہ وفی روایۃ تسعین وفی روایۃ سبعین بخاری
و مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سلیمان بن داود نے کہا کہ آج کی رات

سو عورتوں پر گیا ہونگا لیے اول سے صحبت کرونگا کہ اون سب سے پیدا ایک لڑکا جنے
اور وہ خدا میں جہاد کریگا تو فرشتے نے اوس سے کہا کہ کہہ لے کہ اگر خدا چاہے گا پر آپ
نے نہ کہا اور کہنا بھول گیا پھر آپ سو عورتوں پر گئے سو اون میں سے کوئی نہ جنی مگر ایک
ادھا آدمی جنی کہ سلیمان نے انشاء اللہ تعالیٰ کہا ہوتا تو انکی بات پوری ہوتی اور اپنے مطلب کو
مدد وار ہوتا اور ایک روایت میں سو عورت کے ہیں اور ایک روایت میں ستر عورتوں کا ذکر ہے اور دوسری میں نوے
میں ہے **ف** حاصل یہ ہے کہ جہاد میں سعی کرنی سب کے حضرت سلیمان نے کثرت جہاد اور نیکی
کو جہاد میں غیروں کی حاجت ہے مگر انشاء اللہ کہنا بھول گئے مراد کو نہ پہنچے معلوم
ہوا کہ کسی کام کا وعدہ کرے تو انشاء اللہ ضرور کہہ لیوے اس واسطے کہ ہر چیز خدا کے
ہاتھ میں ہے کوئی کام بغیر اوسکی مشیت کے نہیں ہو سکتا [illegible] **ف** اَللّٰهُمَّ [illegible]
[illegible] هٰذَا [illegible] [illegible] و سابی
حضرت نے فرمایا کہ حلیبیب نے قتل کیا سات کافروں کو پھر کافروں نے اوسکو قتل کیا یہ میرا ہی
اوسکا میں ہوں اوسکا **ف** حلیبیب ایک صحابی کا نام تھا حضرت نے کسی لڑائی میں دیکھا کہ
کافروں کے ساتھ لاشوں کے پاس اونکی لاش پڑی ہے تب حضرت نے اونکی تعریف میں
یہ فرمایا پھر حضرت نے کمال مہربانی سے اونکے سر کو اپنے گود میں رکھا بعد
اسکے قبر میں رکھا **ق** اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ [illegible] [illegible] فَاخْرِقْ [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
کہا [illegible] یہ دعا پڑھی حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی کسی
[illegible] کیا سو جو کوئی حلال [illegible] اس سبب سے فرمایا کہ [illegible] ایک
[illegible] **ف** [illegible]
[illegible] اس غرض کی کہ ایسی گنہگاروں کے [illegible] کرنا ہی [illegible]
[illegible] حضرت نے [illegible] کی [illegible] حضرت [illegible] کو گرمی [illegible]

معلوم ہوئی اونٹ نیت کے سامنے مین جاکر بیٹھے وہان ایک چیونٹے نے اونکو کاٹا حضرت
موسیٰ نے چیونٹی کا مکان جلوادیا سب خدا نے فرمایا کہ تو نے ایک چیونٹی کے قصور مین سب
چیونٹیوں کو جو یاد خدا کرتی تہین (جلا دیا) خ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ
شَيْءٌ غَيْرُهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
بخاری مین عمران بن حصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ہی تہا اور اوسکے
سوائے کوئی چیز نہ تہی اور اوسکا عرش پانی پر تہا اور خدا نے لکہا لوح محفوظ مین ہر چیز کو
بعد اوسکے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ف عمران بن حصین سے روایت ہی کہ مین حضرت
کے پاس تہا اتنے مین یمن کے لوگ آئے سو انہون نے کہا کہ یا حضرت ہم دین کو پوچہنے آئے
ہین اور ہم یہ بات پوچہتے ہین کہ اس عالم سے پہلے کیا تہا تب حضرت نے یہ حدیث بیان فرمائی
اتنے مین کسی نے مجہے کہا کہ تیرا اونٹ چہوٹ گیا مین اوسکے پیچہے گیا وہ مجلس موقوف ہوگئی اگر مین
وہین رہتا تو اس سے زیادہ تر حال معلوم ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت
ایسا تہا کہ سوائے ذات پاک کے کوئی چیز نہ تہی نہ عرش نہ پانی نہ لوح محفوظ نہ آسمان
نہ زمین بعد اسکے خدا نے عرش کو پانی پر رکہا اور لوح محفوظ مین جو جو کہ اس عالم مین
کرنا منظور تہا سو لکہا اوسکے آسمان اور زمین کو بنایا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ
جو یونانی حکیم کہتے ہین کہ آسمان اور زمین قدیم ہین سو غلط بات ہی آدمی کی عقل ناقص اوسکو
نہین سمجہ سکتی نبی معصوم کے فرمانے پر اعتقاد کرنا چاہئے ق أَبُو هُرَيْرَةَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ
مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ
بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى
فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا
فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو عورتین تہین اونکے ساتہ اونکے دو بیٹے

بچے بھیڑیا آیا سو ایک عورت کے بیٹے کو لیگیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت سے کہنے
لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا
سو وہ دونو داؤد کے پاس قصہ فیصل کروانیکو آئیں سو انہوں نے وہ لڑکا بڑی عورت کو
دلوایا سو وہ دونو ان نکلیں سلیمان بن داؤد پاس آئیں اور اونسے یہ حال کہا تب سلیمان نے
کہا تو سلیمان نے کہا کہ چھری مجھکو دو تاکہ میں اس لڑکیکو آدہا آدہا کاٹ کر ان دونو
عورتوں کو دوں تو چھوٹی عورت نے کہا خدا تجھپر رحم کرے یہ نکرو وہ لڑکا اسی بڑی عورت کا ہی
لیجئے اب میں دعوی نہیں کرتی دوسری کو دیجئے تو سلیمان نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلوایا
ف حضرت سلیمان نے چھوٹی عورت کو اسواسطے دلوایا کہ اسکو درد آیا اور بیٹے کے کاٹنا
گوارا نکیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اوسیکا تھا اور اگر بڑی عورت کا لڑکا ہوتا تو وہ اوسکے کاٹنے
پر راضی ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہوں تو حاکم کو لازم ہے کہ قرائن اور قیاس
پر عمل کرے ٥ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ كَانَتِ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ قَصِيْرَةٌ تَمْشِي مَعَ امْرَاَتَيْنِ
طَوِيْلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ مُطْبَقًا ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا
وَهُوَ اَطْيَبُ الطِّيْبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْاَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوْهَا فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَنَفَضَ
شُعْبَةُ يَدَهٗ روایت کی مسلم نے ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک
ٹھگنی عورت تھی چلا کرتی تھی دو لمبی عورتوں کے ساتھ سو اوسنے لکڑی کے دو کھڑاؤں بنا
لیں اور سونے کی چہلا دار انگوٹھی بنائی پھر اوسکو مشک سے بھرا اور وہ خوشبو میں عمدہ خوشبو ہی سو چلی
وہ عورتوں کے درمیان تو لوگوں نے اسکو نہ پہچانا سو اوسنے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا اس حدیث
کے ایک راوی نے جسکا شعبہ نام ہی اوسنے اپنا ہاتھ جھاڑا یعنے اوس عورت کے اشارہ کرنیکی نقل کی
ف عورت نے کھڑاؤں اسواسطے پہنی تاکہ لمبی معلوم ہو اور مشک اسواسطے لوگوں کیطرف چھڑکا تاکہ
خوشبو سے لوگ اوسیکی طرف متوجہ ہوں اس حدیث میں اشارہ ہے کہ جب باطن خراب ہو تو ظاہر کی بناوٹ
کچھ حقیقت نہیں ٥ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ

وَخَلَفَهُ نَبِيٌّ وَاِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فُوْا

بِبَيْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ بیان اس میں ابو ہریرہ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ انہیں حکومت اور ریاست کرتے تھے پیغمبر

کہ ایک پیغمبر وفات پاتا تھا دوسرا پیغمبر اوسکے مقام پر قائم ہوتا تھا اور میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں اور

عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہونگے اور بہت ہونگے اصحاب نے کہا سو پہر آپ کیا حکم کرتے ہیں حضرت نے فرمایا

کہ قول پورا کرو اول حاکم سے پہر دوسرے سے اونکا حق ادا کرو سو مقرر خدا اون سے پوچھنے

والا ہی اون کی رعیت کے حال سے **ف** یعنے انتظام اور اصلاح عالم بدون حاکم کے نہیں ہو سکتی

اگلے امتوں میں تو پیغمبروں سے انتظام ہوتا تھا اس امت میں خلیفوں سے ہوگا اسیواسطے اونکی

اطاعت سب مسلمانوں پر واجب ہوئی اگر حاکم کچھ رعیت کے حق میں قصور کریگا تو اوس سے خدا پوچھے(گا)

ق بیان **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى سَوْءَةِ بَعْضٍ

وَكَانَ مُوْسٰى يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى اَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهُ

آدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَجَمَحَ

مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاَثَرِهِ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ

اِلٰى سَوْءَةِ مُوْسٰى فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ حَتّٰى نُظِرَ اِلَيْهِ قَالَ

فَاَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ ننگے نہاتے تھے ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتا تھا اور موسیٰ تنہا

نہاتے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسیٰ ہمارے ساتھ اسواسطے نہیں نہاتا ہے کہ اوسکو باد(خا)

کی بیماری ہے پس حضرت نے فرمایا تو موسیٰ ایکبار نہانے کو گئے تو اپنے کپڑے پتھر پر رکھ دیے

بہاگا پتھر اونکے کپڑے کو تو موسیٰ علیہ السلام اوسکے پیچھے دوڑے کہتے ہوے میرے کپڑے پتھر

ای پتھر یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ کی شرمگاہ کو دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ موسیٰ کو تو کچھ

عیب بیماری نہیں پہر پتھر کھڑا ہوگیا یہاں تک کہ موسیٰ کی طرف خوب نظر کرلی حضرت نے فرمایا

کہ

کہ میرے ہی جیسا کر الٰہی بہتر کو ماں نے [illegible] ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل حق پر
ہمت ماں دعا میں جلد [illegible] کرتا ہے اور معلوم ہوا کہ ماں علیہ [illegible] ق

أبو هريرة قال كان جريج رجلا عابدا فاتخذ صومعة وكان فيها فأتته أمه وهو يصلي
فقالت يا جريج فقال يا رب أمي وصلاتي فأقبل على صلاته فانصرفت فلما كان
من الغد أتته وهو يصلي فقالت يا جريج فقال يا رب أمي وصلاتي فأقبل على
صلاته فانصرفت فلما كان من الغد أتته فقالت يا جريج فقال يا رب أمي وصلاتي
على صلاته فقالت اللهم لا تمته حتى ينظر إلى وجوه المومسات فتذاكر بنو إسرائيل
جريجا وعبادته وكانت امرأة بغي يتمثل بحسنها فقالت إن شئتم لأفتننه لكم
قال فتعرضت له فلم يلتفت إليها فأتت راعيا كان يأوي إلى صومعته فأمكنته
من نفسها فوقع عليها فحملت فلما ولدت قالت هو من جريج فأتوه فاستنزلوه
وهدموا صومعته وجعلوا يضربونه فقال ما شأنكم قالوا زنيت بهذه البغي
فولدت منك فقال أين الصبي فجاؤوا به فقال دعوني حتى أصلي فصلى فلما انصرف
أتى الصبي فطعن في بطنه وقال يا غلام من أبوك قال فلان الراعي قال فأقبلوا
على جريج يقبلونه ويتمسحون به وقالوا نبني لك صومعتك من ذهب
قال لا أعيدوها من طين كما كانت ففعلوا وبينا صبي يرضع من أمه فمر رجل راكب
على دابة فارهة وشارة حسنة فقالت أمه اللهم اجعل ابني مثل هذا فترك الثدي
وأقبل إليه فنظر إليه فقال اللهم لا تجعلني مثله ثم أقبل على ثديه فجعل يرتضع
قال فكأني أنظر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يحكي ارتضاعه بإصبعه
السبابة في فمه فجعل يمصها قال ومروا بجارية وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت
وهي تقول حسبي الله ونعم الوكيل فقالت أمه اللهم لا تجعل ابني مثلها فترك
الرضاع ونظر إليها فقال اللهم اجعلني مثلها فهناك تراجعا الحديث فقالت أمه

حلقي مر رجل حسن الهيئة فقلت اللهم اجعل ابني مثله فقلت اللهم لا تجعلني مثله
ومروا بهذه الأمة وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت فقلت اللهم لا تجعل
ابني مثلها فقلت اللهم اجعلني مثلها قال إن ذلك الرجل كان جبارا فقلت اللهم
لا تجعلني مثله وإن هذه يقولون لها زنيت ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم
اجعلني مثلها بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جریج ایک عابد مرد تھا
سو اسنے ایک عبادتخانہ بنایا اوسمین رہتا تھا سو اوسکے پاس اسکی ما آئی اور وہ نماز پڑھ
رہا تھا سو اسکی ماں نے پکارا کہ اے جریج تو اسنے کہا کہ اے رب میرے ماں پکارتی ہی اور مین نماز مین تھا
سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اوسکی ماں پہر گئی جب دوسرا دن ہوا تب اوسکی ماں اوسکے پاس آئی
اور وہ نماز پڑھتا تھا سو اوسنے پکارا کہ اے جریج تو اسنے کہا اے رب میرے ماں پکارتی ہی اور مین نماز پر
ہون سو وہ نماز ہی مین متوجہ رہا تو اسکی ماں پلٹ گئی جب تیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس آئی سو اوس
نے پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا کہ اے رب میری ماں پکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز
ہی مین متوجہ رہا تو اسکی ماں نے یون کہا کہ الہی اوسکو مت ماریو جب تک کہ بدکار عورتوں کا
منہہ نہ دیکھ لیوے سو بنی اسرائیل جریج کی اور اوسکی عبادت کی آپسمین ذکر کرنے لگے اور ایک بدکار
عورت تھی جسکی خوبصورتی ضرب المثل تھی سو اوسنے بنی اسرائیل سے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین جریج کو
تمہاری خاطر سے گرفتار کرون سو وہ عورت اوسکے سامنے آئی تو جریج نے اوسکیطرف کچھ
التفات نکیا تو وہ چرواہے کے پاس آئی اور اسکی عبادتخانہ پاس ٹہرتا تھا سو اوس عورت
نے اوسکو اپنی ذات پر قابو دیا سو اوسنے اوس سے صحبت کی تو اسکا پیٹ رہ گیا سو جبکہ جنی
تو اوس عورت نے کہا کہ یہہ لڑکا جریج کا ہی تو لوگ اوسکے پاس آئے اور اوسکو اوسکے عبادتخانہ
سے اوتارا اور اوسکا عبادتخانہ ڈھا دیا اور اسکو مارنے لگے سو جریج نے کہا کہ کیا حال ہی تمہارا
کیسے کیون مجہے مارتے ہو سو انہون نے کہا کہ تو نے اس بدکار سے زنا کیا سو وہ تیرے نطفے
لڑکا جنی ہی تو اسنے کہا کہ وہ لڑکا کہان ہی سو اوسکو وہ لے آئے تو جریج نے کہا مجہے چھوڑو تاکہ

بن جو نماز پڑہ لون پہر جیسے نماز پڑہ چکا وہی لڑکا ستانے لایا گیا سو جریج نے اوسکے پیٹ پر
ٹہوکا دیا اور کہا الٰہی لڑکے تیرا کون باپ ہی لڑکے نے کہا کہ فلانا چرانیوالا میرا باپ ہے حضرت نے
فرمایا پہر لوگ جریج پر جہکے تو اوسکو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے تیرا عبادتخانہ سونے
سے بنا دینگے جریج نے کہا کہ نہین اوسیطرح کا مٹی سے بنا دو جیسے آگے تہا سو اونہون نے بنا دیا
اور کسی زمانہ مین ایک لڑکا اپنی ماکا دودہ پیتا تہا تو ایک مرد نکلا عمدہ سواری پر ستہری پوشاک
والا سو اوسکی مانے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کر دیجیو تو لڑکے نے چہاتی چہوڑ دیا
اور اوس مرد کیطرف متوجہ ہوا اوسکو دیکہا تو یون کہا کہ الٰہی مجہکو ایسا نکیجیو پہر اپنی ماکے
چہاتی پر جہکا سو دودہ پینے لگا ابو ہریرہ نے کہا کہ گویا مین حضرت کو دیکہہ رہا ہون اور حضرت
اوس لڑکے کے دودہ پینے کی نقل کرتے تہے اسطرح پر کہ کلمے کی انگلی اپنے منہہ مین ڈال کے
چوستے تہے حضرت نے فرمایا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور اوسکو مارتے تہے اور کہتے
تہے تو نے حرام کیا تو نے چوری کی اور وہ کہتے تہے کہ مجہکو اللہ کفایت کرتا ہی اور وہی
اچہا وکیل ہے تو اوس لڑکے کی مانے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر نکیجیو سو
اوس لڑکے نے دودہ پینا چہوڑا اور اوس لونڈی کیطرف دیکہا تو کہا کہ الٰہی مجہکو اوسی جیسا کیجیو
تو اوسی جگہہ ما اور بیٹے مین گفتگو ہوئی تو اوسکی ماننے کہا کہ اچہی صورت کا ایک مرد
نکلا سو مین نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا کر دے سو تو نے کہا کہ الٰہی مجہکو ایسا نکرنا اور
لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور وہ اوسکو مارتے تہے اور کہتے تہے تو نے حرام کیا چوری
کی تو مین نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا نکیجیو سو تو نے کہا کہ الٰہی مجہکو ایسا ہی کیجیو لڑکے نے
کہا کہ وہ مرد ظالم تہا سو مین نے کہا کہ الٰہی مجہکو ویسا نکرنا اور البتہ اس لونڈی کو کہتے ہین کہ تو نے
حرام کیا اور حالانکہ اوسنے حرام نہین کیا اور کہتے ہین کہ تو نے چوری کی اور حالانکہ اوسنے
چوری نہین کی تو اسواسطے مین نے کہا کہ الٰہی مجہکو ویسا ہی کرنا ف ابو ہریرہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوائے تین لڑکون کے کوئی لڑکا گود مین نہین بولا ایک عیسیٰ بن مریم

ہے یہہ حدیث فرمائی اور دو لڑکوں کا ذکر فرمایا تو تینوں لڑکوں کا بولنا ثابت ہوا ع سلمۃ بن
الاکوع قال کان خیر فرساننا الیوم ابو قتادۃ وخیر رجالتنا سلمۃ قال شعبی مسلم
ترجمہ مسلم میں سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے سواروں میں بہتر سوار
آج ابو قتادہ ہیں اور ہمارے پیادوں میں بہتر پیادہ سلمہ ہیں یہہ حضرت نے ذی قرد کے جنگ میں
فرمایا ف ذی قرد ایک چشمہ ہے ابو قتادہ کا نام حارث ہے ابو قتادہ اور سلمہ انصاری صحابی ہیں حضرت نے
انکی بہادری اور استادی کی تعریف فرمائی ق ابو ہریرۃ قال کان رجل یداین الناس
فکان یقول لفتاہ اذا اتیت معسرا فتجاوز عنہ لعل اللہ ان یتجاوز عنا قال فلقی
اللہ فتجاوز عنہ بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد
لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا جو اپنے غلام سے یوں کہا کرتا تھا کہ جب تو مفلس کے پاس جاوے
اس سے درگذر کیجیو یعنی سختی سے تقاضا مت کرنا شاید کہ خدا ہم سے بھی درگذر کرے حضرت نے
فرمایا پھر وہ مرد جب مرا تو خدا نے اس سے درگذر کی ف یعنی بعد موت کے اوس پر عذاب نہ کیا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص کہ تنگ نہیں کرتا خدا اوسکو تنگ نہیں کرتا ص ابو
ہریرۃ کان زکریا نجارا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ زکریا
بڑھئی کا کام کرتے تھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسب اور پیشہ کرنا کچھ عیب کی بات
نہیں بلکہ پیغمبروں کی سنت ہے اور مرد کے حق میں بہتر ہے کہ اپنے بال بچوں کی خبرگیری کرے اور سوال
کی ذلت سے بچے ق عائشۃ کان عذابا یبعثہ اللہ علی من یشاء من عبادہ
فجعلہ اللہ رحمۃ للمؤمنین ما من عبد یکون فی بلدہ یکون فیہ ویمکث
فیہ لا یخرج من البلد صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ الا ما کتب اللہ
لہ الا کان لہ مثل اجر شہید قال لعلہ یلتمس منہ شاذا عن الطاعون
بخاری میں عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا
اسکو بھیجتا تھا جس پر چاہتا تھا اپنے بندوں میں سے سو خدا نے اوس کو کیا ایمانداروں کے

اطلے دولت کرو ان جو ہے وہ کہ کسی تو زمین ہو اور سلامتی وہاں بھی ہو اور موجود ہو بھاگ کر
ے تو نکلے شہر سے لمضبوطی رہے تو اس کے سہارے کیے جاتا ہو کہ وبا کا قصد بر جلیون
تقدیر الٰہی کے اسکو دیکھیگا تو دنیا و شہر سے نکلنے برابر ہو اوسکا حضرت یہ حدیث عمرؓ
اللہ سے فرمائی جب کہ انھوں نے حضرت سے وبا کا حال پوچھا **ف** لئے الٰہی اور وبا
عذاب ہی اور رحمت محمدی پر جنت ہی تو کوئی جو باوجود صبر کر کے شہر سے نہ نکلے تقدیر کا
اعتقاد رکھے اور وبا کے صدمے سے موت ہو وے تو وہ مستحق شہید وں کا ہو جاویگا
اس شہروں میں جو باہر سے تو ان کے لوگوں کو داخل ہونے کی ممانعت نہیں اور بغیر ضرورت کے وہاں
جانا بچانا ہے **ق** كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزِعَ
فَأَخَذَ سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ قَالَ اللهُ تَعَالَى بَادَرَنِي
عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم میں جندب بن عبد اللہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت میں ایک مرد تھا اور اسکے ایک زخم تھا تو
صبر نہ کر سکا تو چھری سے ہاتھ کاٹ لیا اور اوس سے اتنا بہا لہو کہ مر گیا تو خون نہ بند ہوا یہاں
تک کہ مر گیا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنی جان دینے میں جلدی کی سو میں
نے بہشت حرام کی **ق** كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ
نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً
وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ
أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ
فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا
يَعْبُدُونَ اللهَ فَاعْبُدِ اللهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ
حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ
الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ

العذاب فاتاهم ملك في صورة آدمي فجعلوه بينهم فقال
قيسوا ما بين الارضين فالى ايتهما كان ادنى فهو له فقاسوه فوجدوه
ادنى الى الارض التي اراد فقبضته ملائكة الرحمة متفق عليه وفي رواية فاوحى الله
الى هذه ان تباعدي والى هذه ان تقربي وقال البخاري فناء بصدره نحوها
بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امتین
ایک مرد تہا کہ اسنے ننانوے جانکو قتل کیا تہا تو اوسنے لوگون سے پوچہا کہ روے زمین پر
بہت بڑا عالم کون ہی سو اسکو درویش بتلایا گیا یعنے لوگون نے کہا کہ فلانا درویش بڑا
عالم تو اسکے پاس گیا سو اسنے کہا کہ اوس شخص نے ننانوے جانکو قتل کیا ہی کیا اوسکی
توبہ قبول ہوگی تو اوس درویش نے کہا کہ تیری توبہ مقبول نہین تو اوسنے اوس درویش
کو قتل کیا سو اوسنے اوسکے قتل کرکے سو کو پورا کیا پہر اوس شخص نے لوگون سے پوچہا کہ
جہان مین بڑا عالم کون ہے تو اوسکو ایک عالم مرد بتایا گیا یعنے لوگون نے کہا کہ فلانا
بڑا عالم ہی سو اوسنے کہا کہ اوس شخص نے سو جان کو مارا ہی سو کیا اوسکی توبہ مقبول ہو سکتی
ہی تو اوس عالم نے کہا کہ ہان اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے درمیان حائل ہو سکتا ہے
یعنے توبہ کا کوئی مانع نہین تو فلانی فلانی زمین کیطرف جا کیونکہ وہان چند لوگ ہین کہ خدا
کی عبادت کرتے ہین سو تو بہی خدا کی عبادت کر اونکے ساتہ اور نہ پلٹیو اپنی زمین کیطرف
اسواسطے کہ وہ بری زمین ہے سو وہ شخص اوسطرف کو چلا یہان تک کہ جب آدہی راہ
چل گیا تو اوسکو موت نے لیا تو جہگڑنے لگے اوسمین رحمت کے فرشتے اور عذاب کے
فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کرکے آیا ہے اپنے دل سے خدا کیطرف
متوجہ ہوکر اور عذاب کے فرشتون نے کہا کہ اسنے کبہی ایک نیک کام بہی نہین کیا تو انکے
پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت بنکر آیا تو فرشتون نے اوسکو اپنے درمیان منصف مقرر کیا تو
اوسنے کہا کہ دونون زمینون کے مسافت کو ناپو سو یہ شخص جس زمین کیطرف زیادہ تر

نزدیک

سر دیا کہ سو دو سکے رات بیٹے تو دریا میں ڈالے ما ما جو ہو سکیا اسی رات حضرت حذیفہ
فرمایا پھر کہا آسکے ارادہ کیا تو اللہ نے اسکو بچا کے دریا میں الٹا دیا اور وہ دوسری دفعہ
یوں ہی کر کے مدد آسکے گیا وہ بھی اس کی طرف حکم بھیجا کہ وہ دوڑ ہو جا اور رکھا دست اکی زمین کو حکم ہوا کہ تو
قریب ہو جا اور رکھا دوسرے ہیں اس کی ہر کہ وہ حصہ اسی جا لگے بیچ ہے کہ زمین کی طرف اسکا
لیے ہو سکے والے دو دلیر ہیں کے مجموع نزدیک ہا جاتی ہے بکت کرد و دلیر قریب ہو گیا **ف**
اس حدیث سے کئی فائدہ حاصل ہوتے ہیں ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہے دوسرا
یہ کہ جہاں گناہ کیا ہو اس سے تصرف کرنا بہتر ہے تاکہ ملائکہ کی صحبت اسکو ہر پلہ میں
تیسرا یہ کہ بوسیلوں کو غایت نہیں اگر کوئی عالم عیب بیچا تو بعد اس کے ہو رہے تو بحث کرے تو
بہتر ہے اور عالم کو بچا لینا کرتا ہے بہتر ہے کہ عیب الہی کی حد بینا ہیر
ما لیس لہ ہے تو بہ کی ہو دو ہر پہلے رحمت اور غضب جوش میں آیا **عن صہیب** کان ملک فی

من كان قبلكم وكان له ساحر فلما كبر قال للملك إني قد كبرت فابعث إلي غلاما
أعلمه السحر فبعث إليه غلاما يعلمه فكان في طريقه إذا سلك راهب فقعد إليه
وسمع كلامه فأعجبه فكان إذا أتى الساحر مر بالراهب وقعد إليه فإذا أتى الساحر
ضربه فشكا ذلك إلى الراهب فقال الراهب إذا خشيت الساحر فقل حبسني أهلي وإذا خشيت
أهلك فقل حبسني الساحر فبينما هو كذلك إذ أتى على دابة عظيمة قد حبست الناس
فقال اليوم أعلم الساحر أفضل أم الراهب أفضل فأخذ حجرا فقال اللهم إن كان أمر
الراهب أحب إليك من أمر الساحر فاقتل هذه الدابة حتى يمضي الناس فرماها فقتلها
ومضى الناس فأتى الراهب فأخبره فقال له الراهب أي بني أنت اليوم أفضل مني
قد بلغ من أمرك ما أرى وإنك ستبتلى فإن ابتليت فلا تدل علي وكان الغلام
يبرئ الأكمه والأبرص ويداوي الناس من سائر الأدواء فسمع جليس للملك كان
قد عمي فأتاه بهدايا كثيرة فقال ما ها هنا لك أجمع إن أنت شفيتني فقال إني لا أشفي

أحدًا إنما يشفي الله فإن آمنت بالله دعوت الله تعالى فشفاك فآمن بالله تعالى فشفاه الله تعالى فأتى الملك فجلس إليه
كما كان يجلس فقال له الملك من رد عليك بصرك قال ربي قال ولك رب غيري قال
ربي وربك الله فأخذه فلم يزل يعذبه حتى دل على الغلام فجيء بالغلام فقال له
الملك أي بني قد بلغ من سحرك ما تبرئ الأكمه والأبرص وتفعل وتفعل فقال
إني لا أشفي أحدًا إنما يشفي الله فأخذه فلم يزل يعذبه حتى دل على الراهب فجيء
بالراهب فقيل له ارجع عن دينك فأبى فدعا بالمنشار فوضع المنشار في مفرق رأسه
فشقه به حتى وقع شقاه ثم جيء بجليس الملك فقيل له ارجع عن دينك فأبى فوضع
المنشار في مفرق رأسه فشقه به حتى وقع شقاه ثم جيء بالغلام فقيل له ارجع عن دينك
فأبى فدفعه إلى نفر من أصحابه فقال اذهبوا به إلى جبل كذا وكذا فاصعدوا به الجبل فإذا
بلغتم ذروته فإن رجع عن دينه وإلا فاطرحوه فذهبوا به فصعدوا به الجبل فقال اللهم
اكفنيهم بما شئت فرجف بهم الجبل فسقطوا وجاء يمشي إلى الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك
قال كفانيهم الله فدفعه إلى نفر من أصحابه فقال اذهبوا به فاحملوه في قرقور فتوسطوا
به البحر فإن رجع عن دينه وإلا فاقذفوه فذهبوا به فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فانكفأت
بهم السفينة فغرقوا وجاء يمشي إلى الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك قال كفانيهم
الله تعالى فقال للملك إنك لست بقاتلي حتى تفعل ما آمرك به قال وما هو قال تجمع الناس
في صعيد واحد وتصلبني على جذع ثم خذ سهمًا من كنانتي ثم ضع السهم في كبد القوس
ثم قل بسم الله رب الغلام ثم ارمني فإنك إذا فعلت ذلك قتلتني فجمع الناس في صعيد
واحد وصلبه على جذع ثم أخذ سهمًا من كنانته ثم وضع السهم في كبد القوس
ثم قال بسم الله رب الغلام ثم رماه فوقع السهم في صدغه فوضع يده في صدغه
في موضع السهم فمات فقال الناس آمنا برب الغلام آمنا برب الغلام آمنا برب الغلام
فأتي الملك فقيل له أرأيت ما كنت تحذر قد والله نزل بك حذرك قد آمن

الناس

اِنّ بِن آمن لا احد حریا بو أوه التی کلب غلب واصرم التراب وتا الی من لم یرجع عن دینہ
فاحموا بها او سلط الریحم فعلوا حتی جاءت امراۃ ومعہا صبی لہا فتقاعست ان
تقع فیہا فقال لہا الغلام یا امہ اصبری فانک علی الحق مسلم میں صہیب سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اسکا ایک جادوگر تھا جب جادوگر بوڑھا ہو گیا اس نے
بادشاہ سے کہا کہ میں بڈھا ہو گیا ہوں سو میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ اسکو میں جادو سکھلا دوں
تو بادشاہ نے اسکے پاس ایک لڑکا بھیجا کہ اسکو جادو سکھلاتا تھا تو اس لڑکے کی راہ میں
ایک راہب تھا اس لڑکے نے دیکھا ایک راہب بیٹھا ہے تو وہ لڑکا اسکے پاس بیٹھا اور اسکا کلام سنا
اسکو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر کے پاس جاتا تو راہب کی طرف ہو کر نکلتا اور اسکے پاس
بیٹھتا پھر جب جادوگر کے پاس جاتا تو جادوگر اسکو مارتا سو لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا راہب سے گلہ
کیا تو راہب نے کہا کہ جب تجھ کو جادوگر سے خوف ہووے تو کہنا کہ میرے گھر والوں نے مجھ کو روک رکھا تھا
اور جب تو گھر والوں سے ڈرے کہنا کہ جادوگر نے مجھکو روکا سو اسی حال میں وہ رہا کہ یکایک
کہ آگاہ وہ ایک بڑے جانور پر گذرا کہ اسنے لوگوں کی آمد و رفت سے روکا ہوا تھا اسکے سبب
کہا کہ آج میں معلوم کرتا ہوں کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے سو ایک پتھر لیا
اور کہا الٰہی درویش کا طریقہ تیرے نزدیک پسندیدہ تر جادوگر کے طریقے سے ہے تو اس جانور کو قتل
کر تاکہ لوگ جاویں پھر اسکو مارا سو اسکو قتل کیا اور لوگ چلے پھر جانے لگے پھر وہ لڑکا
درویش کے پاس آیا اور اسکو حال سنایا تو درویش نے اس سے کہا اے بیٹا تو آج مجھ سے افضل
ہے تحقیق تیرا حال یہاں تک پہنچا کہ مجھکو نظر پڑا اور عنقریب تو ستایا جاویگا سو اگر تو ستایا جاوے
تو مجھکو مت بتلائیو اور وہ لڑکا اندھے کو اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور لوگوں کے
علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا اور وہ اندھا
ہو گیا تھا تو اسکے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ جو مال کہ یہاں ہے سو تیرے ہی واسطے
ہے اگر تو مجھکو چنگا کر دیوے لڑکے نے کہا کہ میں کسیکو چنگا نہیں کرتا چنگا کرنا خدا ہی کا کام ہے

سو اگر ہووے تو خدا کا ایمان لاوے تو میں دعا کروں تیرے حق میں چنگا کر دیوے گا پھر چنانچہ
خدا کا ایمان لایا اور اوسکو چنگا کر دیا پھر وہ مصاحب بادشاہ پاس گیا اور اوسکے پاس بیٹھا
جیسا بیٹھا کرتا تھا تو اوس سے بادشاہ نے کہا کہ کس نے تیری آنکھ روشن کر دی مصاحب
نے کہا کہ میرے مالک نے بادشاہ نے کہا میرے سوا اور بھی کوئی مالک ہے مصاحب
نے کہا کہ میرا اور تیرا مالک اللہ ہے سو بادشاہ نے اوسکو پکڑا اور ایذا دینے لگا یہاں تک کہ
بیان کر دیا اوسنے لڑکے کو بتلا دیا سو وہ لڑکا بلایا گیا تو بادشاہ نے کہا اے بیٹا
تیرے جادو کا یہ مرتبہ پہونچا کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا ہے اور ایسا ایسا کرتا ہے اوسنے کہا
حضرت میں کسی کو چنگا نہیں کرتا چنگا خدا ہی کرتا ہے سو بادشاہ
نے اوس لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ اوسکو مارتا رہا یہاں تک کہ اوسنے راہب کو بتا دیا سو راہب
لایا گیا اور اوس سے کہا گیا کہ تو پلٹ جا اپنے دین سے اوسنے انکار کیا سو بادشاہ
نے ایک آرہ منگوایا اور اوسکو بیچ مانگ سر کے رکھا اور اوسکو چیرا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر
گر پڑا پھر بادشاہ کا مصاحب بلایا گیا اور اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جا سو اوسنے نہ مانا تو اوسکی
مانگ پر آرہ رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا اور اوس سے کہا
کہ اپنے دین سے پلٹ جا سو اوسنے نہ مانا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے مصاحبوں کو دیا اور
کہا کہ اسکو فلانے پہاڑ کی طرف لے جاؤ اور اوسکو پہاڑ پر چڑھاؤ اور پھر جب
پہاڑ کی چوٹی پر پہنچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جاوے تو بہتر ہے اور نہیں تو اوسکو
ڈھکیل دو سو وہ اوسکو لے گئے اور پہاڑ پر اوسکو چڑھایا تو لڑکے نے کہا کہ الہی مجھکو
ان کے شر سے بچا جس طرح تو چاہے سو پہاڑ ہلا اور وہ سب گر پڑے اور وہ لڑکا
گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا آیا سو بادشاہ نے اوس سے کہا کیا حال ہوا
تیرے ساتھیوں کا اوسنے کہا خدا نے بچایا ان کے شر سے پھر بادشاہ نے
اوسکو اپنے لوگوں کے حوالے کیا اور کہا اوسکو لیجاؤ اور اسکو ناؤ پر چڑھاؤ

اوسکو دریا کے اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو خیر ہے اور نہیں تو
اوسکو دریا میں ڈالدو سو وہ لوگ اوسکو لے گئے سو اوسنے کہا الٰہی تو مجھکو ان سے
بس بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو اون کو لیکر کشتی الٹ گئی اور سب ہی ڈوب گئے
ڈوب گئے اور وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا گیا بادشاہ نے اوس سے کہا کہ تیرے ساتھ
کیا حال ہوا اوسنے کہا خدا نے مجھکو اون کے شر سے بچا دیا پھر لڑکے نے بادشاہ سے
کہا کہ تو مجھکو مار نہ سکیگا جب تک کہ تو وہ کام نہ کرے جو میں کہوں بادشاہ نے کہا کیا
ہے اوس نے کہا کہ تو سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر اور مجھکو ایک کھجور پر سولی
دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے پھر تیر کو کمان میں رکھ پھر کہہ کہ بسم اللہ
رب الغلام یعنی اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہوں پھر مجھکو تیر مار سو اگر تو یہ کام کریگا تو مجھکو مار
سکیگا سو بادشاہ نے سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور اوس لڑکے کو ایک کھجور پر
سولی دیا پھر اوس نے اوسکی ترکش سے تیر لیا پھر تیر کو کمان کے اندر رکھا پھر کہا
نام سے اوس لڑکے کے مالک کے میں مارتا ہوں پھر اوسکو تیر مارا سو اوسکی کنپٹی پر
تیر لگا سو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا سو مر گیا تو لوگوں نے
کہا ہم لڑکے کے مالک پر ایمان لائے ہم لڑکے کے رب پر ایمان لائے ہم لڑکے
کے مالک پر ایمان لائے پھر بادشاہ کے پاس کسی نے آکر کہا کہ دیکھا جسکا تجھکو
ڈر تھا خدا کی قسم تیرے اوپر وہی آن پڑا اور تمام لوگ ایمان لائے سو
اوسنے خندق کھودنے کا راہوں کے ناکوں پر حکم کیا سو خندقیں کھودی گئیں اور آگ
اون کے اندر روشن کی گئی اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پھرے اوسکو
خندقوں میں ڈالدو یا اوس سے کہا جاوے کہ اس میں گر پڑ سو لوگوں نے ایسا ہی کیا یہاں
تک کہ ایک عورت آئی اور اوسکے ساتھ ایک لڑکا تھا سو وہ عورت اس میں
گرنے سے رکی سو اوس لڑکے نے اوس سے کہا اے ماں صبر کر کیونکہ تو حق پر ہے

ہے ف اس حدیث سے اہل حق اور اہل باطل اور اہل قلب اور ہدایت الہی کا
ہے چنانچہ اس قصے کو حق تعالی نے سورۂ والنازعات اور الروح میں بھی بیان فرمایا
نے اوسکو مفصل بیان کیا ہے عن معاویة بن الحکم السلمی کان نبی من الانبیاء
یخط فمن وافق خطہ فذاک معاویہ بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ پیغمبروں میں ایک پیغمبر تھے کہ لکیریں بناتے تھے سو جسکی لکیر اونکی
لکیر سے موافق پڑے سو وہی ٹھیک ہے ف معاویہ بن حکم سے
روایت ہے کہ میں نے حضرت سے پوچھا کہ ہم کفر کی حالت میں علم غیب
بتانے والوں پاس جاتے تھے حضرت نے فرمایا اب اون کے پاس مت جایا
کرو پھر میں نے کہا کہ بعضے لوگ لکیریں کھینچ کے کچھ حال بتاتے ہیں تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ کفار عرب کا دستور
تھا کہ جب کچھ کام کرنا منظور ہوتا تو جلد جلد بہت لکیریں بے شمار کھینچ لیتے
پھر دو دو لکیریں ملا کر کاٹتے جاتے آخر کو اگر دو لکیریں رہ جاتیں تو اوس کام کو
جانتے اور اگر ایک لکیر رہتی تو اوسکو برا جانتے علماء حدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث
سے ثابت ہوا کہ خط کشی درست نہیں اسواسطے کہ خط کشی اوس پیغمبر کا معجزہ تھا
تو اونکے موافق اور لوگوں سے ہونا محال ہے بعضے نادان اس حدیث کو جواز
کے دلیل جانتے ہیں سو غلط بات ہے اسواسطے اوس پیغمبر کی خط کشی بالیقین
معلوم نہیں ہوسکتی تا کہ اسی خط اور اوس خط کی موافقت اور عدم موافقت معلوم
ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ آئندہ کی بات بالیقین کوئی نہیں
جان سکتا اور اسکے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں فرمایا تو صاف معلوم ہوا
کہ علم رمل اور جفر اور نجوم شرع میں ہرگز درست نہیں عن عبد اللہ بن عمرو قال کتب
مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنة وعرشہ

علی اللّٰہ پایا اسلام میں عبداللّٰہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اللّٰہ حق تعالیٰ نے مخلوقات
کی تقدیریں اور اندازے لکھے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس آگے اور
عرش خدا کا پانی پر تھا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول لوح محفوظ میں لکھا اور
اسکے سوا عالم کو بنایا اور معلوم ہوا کہ پانی کا وجود آسمان و زمین سے مقدم ہی وکان
کذبت لا یدخلها فانه شهد بدرا والحدیبیة قال لعبد یا حاطب کے
مکذبة حین جاء یشکو حاطبا فقال یا رسول الله لیدخلن حاطب النار رواہ مسلم
میں حاضر تھے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جھوٹا ہے تو حاطب دوزخ میں نجاویگا سواسطے
کہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ میں حاضر رہا ہے حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام سے
جب غلام حضرت کے پاس آنکا شکوہ کرتا آتا سو آپ سے کہا کیا رسول اللہ البتہ حاطب
دوزخ میں جاویگا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو حضرت کے اصحاب اور
جنگ حدیبیہ میں موجود تھے اور شریک تھے اوپر دوزخ حرام ہے وہ سب جنتی ہیں جنگ بدر میں تین سو
تیرہ اصحاب تھے اور جنگ حدیبیہ میں پندرہ سو تھے خ عن عروة بن الزبیر کذب سعد
ولکن هذا یوم یعظم الله فیه الکعبة ویوم تکسی فیه الکعبة یعنی سعد بن عبادة
لما قال لابی سفیان الیوم یوم الملحمة الیوم تستحل الکعبة فاخبر ابو سفیان
بذلک رسول الله صلی الله علیه وسلم کذا وقع مرسلا وهو من حاشیة عامه
عن النبی صلی الله علیه وسلم صحابی نہیں عروہ بن زبیر سے روایت کہ حضرت نے فرمایا
کہ غلط کہا سعد نے لیکن یہہ وہ دن ہے جسمیں خدا کعبہ کی تعظیم کرواویگا اور اس دن
کعبہ پر غلاف چڑھایا جاویگا یعنے سعد بن عبادہ نے ابوسفیان سے کہا کہ آج قتل کا دن
آج کعبے میں لڑنا حلال ہوگا سو ابوسفیان نے یہہ خبر حضرت سے کہی یہہ حدیث مرسل ہے لیکے
تابعی نے صحابی کا نام روایت میں ذکر نہ کیا اور اس حدیث کی سند حضرت عائشہ سے بھی
وہ حضرت سے روایت کرتی ہیں ف بخاری میں اور قصہ یوں ہے کہ جب حضرت فتح مکہ کے
لیے

واسطے مدینہ سے کوچ کیا تو یہہ خبر قریش کو پہنچی تو ابوسفیان اور حکیم اور بدیل حضرت کی
خبر دریافت کرنیکو نکلے حضرت کے چوکیداروں نے انکو پکڑ لیا پھر ابوسفیان مسلمان ہوا جب
حضرت نے کوچ کیا تو عباس سے فرمایا کہ تم ابوسفیان کو ایک جگہہ لیکر کھڑے رہو تاکہ مسلمانوں
کی فوج کو دیکھے تو عباس اوسکو لیکر کھڑے ہوئے اور حضرت کا لشکر نکلنے لگا ابوسفیان ہر ایک گروہ
کا نام پوچھتا جاتا تھا عباس بتلاتے جاتے تھے ابوسفیان کہتا تھا مجکو ان لوگوں سے کیا کام
جب ایک بڑا جہنڈا آیا ابوسفیان نے پوچھا یہہ کون لوگ ہیں عباس نے کہا یہہ انصار ہیں
اور انکے سردار اور علمدار سعد بن عبادہ تھے سعد نے ابوسفیان سے کہا کہ آج کعبہ میں قتل
حلال ہوگا پہر حضرت صلعم کا جہنڈا آیا اور حضرت کا علم زبیر کے پاس تہا ابوسفیان نے حضرت
سے کہا کہ آپنے سعد کا قول نہیں سنا حضرت نے فرمایا کیا اوسنے کہا ابوسفیان نے وہ قول
بیان کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور اسلم لوگوں کو دلاسا فرمایا (ق) سلمہ بن
الاکوع كذب من قال ان له لاجرين وجمع بين اصبعيه انه لجاهد مجاهد
قل عربي مشى بها مثله يعني عامر بن الاكوع اخا سلمة وقد اصاب ركبته
ذباب سيفه فمات شهيد بخاری اور مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ غلط کہا جسنے وہ قول کہا مقرر اوسکے واسطے تو دو ثواب ہیں اور حضرت
نے اپنی دو انگلیاں ملا دیں مقرر وہ غازی تہا اور محنت کش عرب کا آدمی کمتر اوسکے برابر
گذرا ہیں چلا پہر حضرت نے یہہ حدیث عامر بن اکوع کے حق میں فرمائی اور انکی
تلوار کا پہیل اونکے زانو پر لگ گیا تہا سو وہ اوسی صدمے سے مر گئے (ف) جنگ خیبر
میں عامر نے کسی کافر پر تلوار ماری سو اونکی تلوار کا پہیل انہیں کے زانو کو
پڑا اوسی صدمے سے وہ مر گئے بعضے لوگوں نے کہا کہ عامر حرام موت اپنے ہاتھ
سے مرے اونکو جہاد کا ثواب نہ ملیگا جب حضرت نے یہہ کلام سنا تب یہہ حدیث
فرمائی عامر کو دو ثواب فرمائے ایک جہاد کا ثواب دوسرے زخم کی تکلیف

یوں ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بعضے اپنے ہاتھ سے اپنے بدن پر زخم لگاوے اور اوس سے آدمی مرجاوے تو اوسکی موت حرام نہیں ہے ... کفی بالمرء کذبا
ان یحدث بکل ما سمع ... ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مرد کو اتنا جھوٹ کفایت کرتا ہے کہ جو سنے اوسکو ذکر کرے اور قضاعی کی روایت
میں یوں ہے کہ آدمی کو اتنا گناہ کفایت کرتا ہے کہ جو سنے اوسکو بیان کرے ف یعنے
اکثر لغاعات اور حکایات جھوٹ سے خالی نہیں ہوتے تو اگر ہر بات کو بیان کرنے لگا تو
یہ شخص بھی بے فکری دروغ کا مذکور ہوا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا
کہ جب تک انکی جو سچ تحقیق نہ کر لیوے ہرگز زبان پر نہ لاوے ف ابو موسیٰ کی کمل من
الرجال کثیر ولم یکمل من النساء غیر مریم بنت عمران وآسیة امرأة فرعون
بخاری کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردوں میں بہت لوگ کامل
ہوئے اور عورتوں میں سے مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی جورو کے سوا کوئی با کمال
نہیں ہوئی ف یعنے اگلی امت میں یہی دو عورتیں با کمال ہیں اس امت میں سے
ہیں حضرت خدیجہ اور حضرت فاطمہ اور حضرت عائشہ کا کمال بہت احادیث سے ثابت ہے
ابو ہریرة منعت العراق درهمها وقفیزها ومنعت الشام مدیها ودینارها ومنعت
مصر اردبها ودینارها وعدتم من حیث بدأتم وعدتم من حیث بدأتم وعدتم
من حیث بدأتم شهد علی ذلک لحم ابی هریرة ودمه ... ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عراق اپنے درہم اور قفیز کو روکیگا اور شام اپنے ملک سے
مدے اور دینار کو روکیگا اور مصر کا ملک اپنے اردب اور دینار کو روکیگا اور جیسے تم
پہلے اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے ویسے ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے پھر ابو ہریرہ نے کہا
اس حدیث پر گواہی دیتا ابو ہریرہ کا گوشت اور خون یعنے اسمیں کچھ شک نہیں ف قفیز اور مد
اور اردب ناپ کا نام ہے ... اس حدیث میں آخر زمانہ

فتنے اور فساد کی خبر دی کہ ان ملکوں کا محصول امام کو نہ ملیگا رعیت سردار کی اطاعت ترک کریگی جیسے
السلام کے پہلے ہی سردار ملک کا تھا ویسا ہی ہو جاویگا ۔ انس قال بینا ... علی اغفاءة
بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر ثم
قال اتدرون ما الکوثر فقلنا اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ نہر وعدنیہ ربی علیہ خیر
کثیر ھو حوض ترد علیہ امتی یوم القیمة آنیتہ عدد النجوم فیختلج العبد منہم فاقول رب
انہ من امتی فیقال انک لا تدری ما احدثت بعدک رواہ مسلم انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابھی
مجھپر ایک سورة اتری پھر حضرت نے انا اعطیناک الکوثر پڑھی یعنی بیشک ہم نے تجھکو کوثر دیا تو نماز پڑھ واسطے
رب کے اپنے اور قربانی کر تحقیق تیرا دشمن بے نام و نشان ہے پھر حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہی
سو ہم نے کہا کہ خدا اور اوسکا رسول ہی خوب جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ کوثر نہر ہی کہ میرے رب نے
مجھ سے وعدہ کیا ہی اوسپر بہت خیر ہی وہ حوض ہی جسپر میری امت آویگی اوسکے برتن جتنے آسمان کے
تارے ہیں تو ایک بندہ میری امت کا حوض سے روکا جاویگا تو میں کہونگا ای رب یہہ تو میری امت سے
ہی تو حکم ہوگا کہ تو نہیں جانتا کہ تیرے بعد اسنے کیا ہی راہ نکالی یعنے مرتد ہو گیا ف عرب کے
چند گروہ حضرت کے بعد مرتد ہو گئے تھے صدیق اکبر نے اونکو مارا وہ لوگ حوض کوثر سے بے نصیب ہیں
ق ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاری قال نزل جبرئیل فامنی فصلیت معہ
ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ رواہ البخاری ومسلم اور مسلم میں ابو مسعود سے
بن عامر انصاری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل اترا سو اوسنے میری امامت کی
میں نے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر
میں نے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اوسکے ساتھ نماز پڑھی ف یعنے پانچ وقت کی فرض نماز لیکن
اسواسطے جبرئیل نے حضرت کو پڑھائی تاکہ امت کو اسطرح تعلیم کریں ۔ بریدة بن الحصیب
... المرات قال ... قال انی ... علی ...
مسلم میں ... حسب روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا ثواب ثابت ہوگیا اور ...

وہ لونڈی کہ جنکو پھر ملی یہہ حضرت صلعم وہی کہ بات فرمایا جسنے کیا تہا کوئی ہے اپنی آنکو لونڈی کی مدد کی تہی وہ پھیری بکر گئے ف یعنی تجکو دو فائدے ہوئے ایک تو اپنے کا ثواب دوسرے لونڈی کی ملکیت وراثت کے سبب سے ق ابن مسعود وُقِیَتْ شَرَّکُمْ کَمَا وُقِیتُمْ شَرَّهَا یعنی بچ گیا بہی بخاری اور مسلم میں عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا نے اسکو تمہارے شر سے بچایا جیسا کہ تمکو اوسکے شر سے بچایا فقط سانپ جو اصحاب پر منا کے مقام پر نکلا تہا ف عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہی کہ ہم منا کے غار میں تھے حضرت صلعم پر سورۂ والمرسلات اوتری ہم اسکو یاد کر رہے تھے اتنے میں وہاں ایک سانپ نکلا حضرت نے فرمایا کہ اسکو مار ڈالو ہم اوسکے مارنے کو دوڑے سانپ بل میں گھس گیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سانپ کا مارنا

فصل فیما المرئیۃ فاعلم

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سبب سے یہہ فصل کما حقہ پورا کیا

ق عائشۃ أُرِیتُكِ فِی الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَیَالٍ جَاءَنِی بِكِ الْمَلَكُ فِی سَرَقَةٍ مِنْ حَرِیرٍ فَیَقُولُ هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ فَإِذَا أَنْتِ هِیَ فَأَقُولُ إِنْ یَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ یُمْضِهِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے مجہہ سے فرمایا کہ تجہکو خواب میں دکہایا گیا تین رات تجکو میرے پاس فرشتہ لے آیا تہا ریشمی ٹکڑے میں سو یوں کہتا تہا کہ یہہ تیری عورت ہے تو میں نے تیرا چہرہ کہولا تو کیا دیکہتا ہوں کہ وہ عورت تیری ہی تو میں کہتا تہا کہ اگر یہہ خواب خدا کی طرف سے ہی تو خدا یونہی کریگا یعنی تو میرے نکاح میں آویگی ف یہہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر یہہ خواب خدا کی طرف سے ہی یعنی اس خواب کے اگر کوئی اور تعبیر ہو تو البتہ نکاح ہوگا اسواسطے کہ پیغمبر کے خواب میں کچہہ شک نہیں ہوتا ہ ابو ہریرۃ أُرِیتُ لَیْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَیْقَظَنِی بَعْضُ أَهْلِی فَنُسِّیتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِی الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شب قدر مجکو خواب میں دکہلائی گئی پہر میرے بعضے گہر والوں نے مجکو جگا دیا تو میں اسکو بہول گیا اور دوسری روایت یوں ہی کہ میں شب قدر کو بہول گیا تو اوسکو پچھلے

ق کے اجر میں [illegible] ف [illegible] عن جابر [illegible] قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم اعطیت خمسا لم یعطهن
احد قبلی نصرت بالرعب مسیرة شهر وجعلت لی الارض مسجدا وطهورا فایما
رجل من امتی ادرکته الصلوة فلیصل واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت
الشفاعة وکان النبی یبعث الی قومه خاصة وبعثت الی الناس عامة [illegible]
جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو پانچ نعمتیں ملیں کہ مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں
مجھکو فتح دی گئی رعب سے [illegible] ایک مہینے [illegible] واسطے [illegible]
کر [illegible] جگہ [illegible] اور تیمم [illegible] جہاں [illegible]
وقت ملے وہاں نماز پڑھ لیوے اور حلال ہوئے میرے واسطے غنیمت کے مال [illegible] پہلے کسی کو حلال
نہ تھے اور مجھکو شفاعت کا [illegible] اپنی قوم پر [illegible] میں تمام
لوگوں پر ف ان پانچ چیزوں سے حضرت سب پیغمبروں سے افضل ہوئے [illegible]
رعب [illegible]
[illegible] اور تیمم کا [illegible] اور تیمم کا حکم ہوا [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
ق اعلام [illegible] ف [illegible]
[illegible]
[illegible] عبد الله [illegible] روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ [illegible]
[illegible]
[illegible] ف [illegible]
ق [illegible] ف [illegible] ان اقاتل الناس
حتی یقولوا لا اله الا الله فمن قال لا اله الا الله عصم منی ماله ونفسه الا بحقه
وحسابه علی الله [illegible]

[illegible] کہا گیا ہے

[illegible] حق طلبی کا علاج [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے حال [illegible]

ق أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ

خَبَثَ الْحَدِيدِ [illegible] کہ حضرت نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ق [illegible]

[illegible] السَّاعَةُ [illegible] یعنی [illegible]

[illegible] فرمایا [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] ق أَبُو [illegible]

[illegible] رَسُولِ اللّٰهِ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] هٰذِهِ الرِّيحُ [illegible]

[illegible] ق [illegible]

جابر سے روایت ہی کہ حضرت سفر میں گئے تھے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آندھی چلی تب حضرت
نے فرمایا کہ یہ ہوا منافق کی موت کے واسطے بھیجی گئی ہے پھر جب مدینہ میں آئے تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا منافق مر گیا ہے یہ حدیث

ق ۱۴۲۰

معجزہ ہی کہ آئندہ کی خبر دی ق بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ عَلٰی اَنْ یُّوَحَّدَ اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ
وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَصِیَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ الْحَجُّ وَصِیَامُ رَمَضَانَ
قَالَ لَا صِیَامُ رَمَضَانَ وَالْحَجُّ هٰکَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ رِوَایَةٍ
شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَ
حَجِّ الْبَیْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہی خدا کو ایک جاننے پر اور نماز قائم کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر اور
رمضان کے روزے پر اور حج پر سو ایک مرد نے عبداللہ بن عمر سے کہا حج اور رمضان کے روزے
پر عبداللہ نے کہا نہیں رمضان کے روزے اور حج پر یوں ہی میں نے حضرت سے سنا ہی اور ایک روایت میں
ہی اور دوسری روایت یوں ہی کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہے اسکی گواہی کہ سوا خدا کے
کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اوسکا بندہ اور اسکا رسول ہے اور نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا

ق ۱۴۲۱

اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَکَارِهِ
وَحُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَکَذَا اَبِی الْقَضَاعِیِّ حُفَّتْ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پردہ کی گئی اور ڈھانکی گئی بہشت مشقت اور تکلیفات سے اور دوزخ خواہشوں
اور لذات سے ف یعنی بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہیں اور عبادت
اور تقوی مشقت اور تکلیف سے خالی نہیں اور مصیبت اور دنیا کے چین کا دوزخ انجام ہے

ق ۱۴۲۲

ق عَائِشَةُ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِی الْخَمْرِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب کا بیوپار حرام ہوا ف یعنی اسکی خرید و فروخت مسلمان کو ہرگز درست

خ ۱۴۲۳

نہیں خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ حُرِّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَةِ عَلٰی لِسَانِیْ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حرام ہو گیا میری زبان پر مدینہ کے دونوں سنگستان کے اندر ف

علما کے نزدیک جیسے کہ حرم کی ملیسے یہی مدینہ یہ حدیث دلیل ہے ع ابن مسعود
عبد اللہ بن عامر ... کہا کہ شیطان آدمی کی صورت بن کر ... لوگوں میں آتا ہے
... اللہ کان ... یقول الناس ... کان یاس علیها ... آپ بیٹھا ...
عن المسیب قال اللہ ... احق بذلک منہ صحابی واحد مسلم میں ابو مسعود سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت میں ایک مرد کا حساب ہوا تو اوسکی نیکی کچھ بھی
پائی مگر وہ لوگوں سے ملا جلا کرتا تھا اور مالدار تھا اور اپنے غلاموں سے حکم کرتا تھا کہ محتاج سے
درگذر کریں ... اللہ نے فرمایا کہ ہم اوس سے زیادہ شریف اور احسان کے
سزاوار ہیں سو فرشتوں کو کہا کہ اوس سے درگذر کرو خ ابو ہریرۃ خفف علی داؤد القرآن
فکان یامر بدوابه فتسرج فیقرأ القرآن قبل ان تسرج دوابه ولا یاکل الا من
عمل یده بخاری میں ابو ہریرۃ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلکا اور آسان ہوگیا تھا داؤد پر
قرآن سو وہ اپنے سواریوں کے کسنے کا حکم کرتے تھے اور قرآن کو زین کسنے سے پہلے پڑھ
لیتے تھے اور نہیں کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کی محنت سے ف قرآن سے مراد زبور ہے ایسی
جلدی زبور کا تمام کرنا حضرت داؤد کا معجزہ تھا اور باوجود کہ بادشاہ تھے لیکن اپنے کسب
اور محنت سے کھاتے تھے م عائشۃ خلقت الملائکة من نور وخلق الجان من مارج
من نار وخلق آدم مما وصف لکم مسلم میں عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا
کئے گئے فرشتے نور سے اور جن آگ کی لپٹ سے اور آدم پیدا ہوئے اوس سے جس کا ذکر تمہیں
بیان کیا گیا ہے خ انس رفعت الی السدرة فاذا اربعة انهار نهران ظاهران
ونهران باطنان فاما الظاهران فالنیل والفرات واما الباطنان فنهران فی الجنة
واتیت بثلاثة اقداح قدح فیه لبن وقدح فیه عسل وقدح فیه خمر فاخذت
الذی فیه اللبن فشربت فقیل لی اصبت الفطرة بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ میں سدرۃ المنتہی کی طرف گیا تو وہاں چار نہریں ہیں دو نہریں ظاہر اور دو باطن ...

میں ہو تیل اور فرات اور باطن میں دو نہریں ہیں بہشت میں پاس میرے اور پیر میرے سامنے تین پیالے آئے ایک پیالہ میں دودھ تھا اور ایک پیالہ میں شہد اور ایک پیالہ میں شراب تو میں نے دودھ کا پیالہ لیا تو مجھکو معلوم ہوا کہ تو نے پیدایش فطرت پایا **ف** معراجکی حدیث میں اسکا مفصل بیان ہو چکا

م دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت پر آپکے مقدمہ میں ایسے بلی کی جسکو رکھا تھا اسکو کہانا پانی نہ دیا یا اور نہ اسکو چھوڑا کہ زمین کے جانور کہا لے

م عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ مسلم میں ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال میرے سامنے لائے گئے نیک بھی اور بد بھی تو میں نے امت کی نیک اعمال میں پایا تکلیف کی چیز کو جو راہ سے علیحدہ کی جاوے اور امت کی بداعمال میں میں نے پایا کہ کھنکار جو مسجد میں ہوا اور زمین میں دفن نہ کی جاوے اور راہ میں تکلیف کی چیز سے کانٹا وغیرہ

ق عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ هٰؤُلَاءِ أُمَّتِي قَالَ لَا وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قَالَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانُوا لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ... بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا میرے سامنے کی گئیں اگلی امتیں تو ایک پیغمبر چلا اور اسکے ساتھ ایک گروہ تھا اور بعضا پیغمبر چلا اور اسکے ساتھ دس آدمی تھے اور بعضا پیغمبر چلا اسکے ساتھ پانچ آدمی تھے اور بعضا پیغمبر اکیلا ہی چلا پھر میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے سو میں نے

کہا اس جبرئیل نے کہ یہ لوگ سب کے سب ہیں حضرت نے کہا نہیں دیکھ تو آسمان کی طرف دیکھو سو میں نے دیکھا
تو ایک جماعت ہے حضرت نے کہا کہ یہ لوگ بے حساب جنت میں داخل ہوں گے اور بے عذاب ہوں گے
اسکا کیا سبب ہے حضرت نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو داغ نہیں لیتے اور جھاڑ پھونک نہیں کرتے اور شگون نہیں لیتے اور اپنے رب
پر توکل کرتے تھے یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں نے نقل کی ہے اور اسی روایت کی تائید کی ف
جتنے لوگ حضرت کی امت کے ان کی گنتی وہی قیامت میں ہیں اور بعضے لوگوں کی
ہو گا اسکے ساتھ کوئی نہ ہو گا معلوم ہوا کہ ہمارے حضرت کی امت سب سے زیادہ ہو گی اور ترک داغ کا منع ہونا
حضرت کی کثرت کے سبب داغ اور جھاڑ پھونک اور شگون لینے کا منع ہے لیکن جب کوئی علاج باقی نہ رہے
سوائے اس کے تو جائز ہے وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عرض علی الانبیاء فاذا موسی ضرب من الرجال
کانہ من رجال شنوءۃ ورایت عیسی ابن مریم علیہ السلام فاذا اقرب من رایت بہ شبہا
عروۃ ابن مسعود ورایت ابراہیم علیہ السلام فاذا اقرب من رایت بہ شبہا صاحبکم یعنی
نفسہ ورایت جبریل علیہ السلام فاذا اقرب من رایت بہ شبہا دحیۃ ابن خلیفۃ رواہ مسلم
جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کئے گئے پیغمبر سو موسیٰ تو مانند مردوں کے جیسے قوم شنوءہ کے مرد اور دیکھا
میں نے عیسیٰ بن مریم کو تو بہت مشابہ دیکھے لوگوں میں سے زیادہ مشابہ عروہ بن مسعود ہیں اور دیکھا میں نے ابراہیم
کو دیکھا تو بہت مشابہ دیکھے لوگوں میں سے زیادہ مشابہ تمہارا صاحب یعنی خود حضرت اور دیکھا میں نے جبرئیل کو
دیکھا تو بہت مشابہ دیکھے لوگوں میں سے زیادہ دحیہ بن خلیفہ ہیں وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء
بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض
طہورا ومسجدا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون رواہ مسلم ابوہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ مجھکو فضیلت حاصل ہوئی اور پیغمبروں پر چھ چیزوں کے سبب مجھکو جوامع الکلم عطا ہوئے اور مجھکو رعب سے
فتح دی گئی اور حلال ہوئی میرے واسطے غنیمتیں اور کی گئی میرے لئے تمام زمین پاک کرنے والی اور سجدہ کا مقام ہوئی اور بھیجا گیا میں
تمام عالم کا پیغمبر ہوا اور مجھ پر ختم ہوئے پیغمبر ف جوامع الکلم سے کلمہ جامع ہیں یعنی تھوڑے لفظ اور مطلب
بہت ہوں جوامع الکلم سے مراد قرآن اور احادیث ہیں جن کے معانی اور مطالب کی کچھ انتہا نہیں علماء نے لکھا ہے

ستاليمت کئے ہیں تاکہ فصل معلوم ہو اس حدیث کا بیان جو ... آپنے جعفر کو فرمایا اور جس
اپنے صحیح بخاری ... کر روح حضرت کو یا جعفر کا حال معلوم ہوا ... جو ... روایت ہوئی **ق** ابو ہریرہ کہتے ہیں فرمایا
فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَاِنِّيْ لَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَأْرَ اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ
تَشْرَبْ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ حضرت
نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا نہیں معلوم کون صورت ہو گئی اور میں نہیں جانتا مگر یہ کہ چوہے ہو گئے کہ چوہوں کی
خصلت ہے کہ جب ان کے آگے اونٹ کا دودھ رکھتے ہیں تو نہیں پیتے اور جب ان کے آگے بکری کا دودھ رکھتے ہیں تو پی لیتے ہیں
ف یعنی بنی اسرائیل اونٹ کا دودھ نہ پیتے تھے تو اس قرینے سے فرمایا کہ وہ لوگ چوہے کی صورت میں مسخ
ہو گئے اس واسطے کہ وہ بھی اونٹ کا دودھ نہیں پیتے **ق** ابو ہریرہ قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ
سُجَّدًا وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا
حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ شہر
کے دروازہ میں سجدہ کرتے اور کہو حطہ یعنی گناہ ہم سے جھڑ جاتے ہیں تاکہ بخش دیں ہم تمہارے گناہ سو انہوں نے حکم بدل ڈالا اور داخل
ہوئے چوتڑوں پر گھسٹتے ہوئے اور کہا دانہ بال میں **ف** بیت المقدس کے دروازہ میں داخل
ہونے کا حکم ہوا تھا سو وہ لوگ جو تمسخر سے گھسٹتے ہوئے ... طاعون میں مبتلا ہوئے اور
بہت مر گئے آج کے دن ... **ق** ابن عباس نُصِرْتُ بِالصَّبَا
وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ بخاری اور مسلم نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی کہ حضرت
نے فرمایا کہ مدد کیا گیا ہوں ... اور ہلاک کی گئی قوم عاد پچھوا سے **ھ** انس
وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهٗ بِاسْمِ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ مسلم نے انس سے روایت کی کہ
حضرت نے فرمایا کہ آج کی رات میرے لڑکا پیدا ہوا تو میں نے اس کا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا **ف**
ہجرت کے آٹھویں سال ماریہ قبطیہ سے صاحبزادہ پیدا ہوئے حضرت نے انکا ابراہیم نام رکھا سترہ مہینے
کے بعد انکا انتقال ہوا

فصل فی الحکایات عن المتکلم

میں افضل ہے تو وہ حدیثیں ہیں جنکے سبب سے مرحلہ مشکل کی نفقات ہے

ق اَنَسٍ اَتَیْتُ عَلٰی نَہَرٍ حَافَتَاہُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ فَقُلْتُ مَا ھٰذَا یَا جِبْرِیْلُ قَالَ الْکَوْثَرُ

بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں ایک نہر پر گیا اسکے دونو کنارون پر موتی کے خیمے ہیں تو میں نے جبرئیل سے کہا کہ یہ کیا ہی جبرئیل نے کہا کہ یہ حوض کوثر ہی قمر اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِسْتَاْذَنْتُ

رَبِّیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لِاُمِّیْ فَلَمْ یَاْذَنْ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُہٗ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَھَا فَاَذِنَ لِیْ مسلم میں

ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کی مغفرت مانگون سو مجھکو اجازت نہ دی اور میں نے اجازت مانگی کہ اسکی قبر کی زیارت کرون تو مجھکو زیارت کی

اجازت دی ف حضرتؐ نے جب اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی تو حضرتؐ روئے اور صحابہ بھی رونے لگے

روئے اور فرمایا کہ زیارت کیا کرو قبرون کی کیونکہ اس سے موت یاد آتی ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ حضرتؐ کو

منع ہوا مغفرت مانگنا منع ہی پھر حضرتؐ نے اپنی ماں کی مغفرت مانگنے کا کیون ارادہ کیا اسکا جواب

یہ ہی کہ حضرتؐ کو اپنی خصوصیت کی امید ہوئی یعنی ہرچند اور مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنا درست

نہیں مگر شاید مجھکو درست ہو جیسا کہ حضرتؐ کے سبب ابوطالب کی عذاب میں تخفیف ہوئی تو آپ نے

پھر اجازت مانگی اسلیے منع ہوئے قبل نہ ہو ق اِبْنِ عَبَّاسٍ اِطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّۃِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ

اَھْلِھَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَاءَ بخاری اور مسلم میں

عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں بہشت میں جھانکا تو میں نے اکثر لوگ اسکے

محتاج دیکھے اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو اسکے اکثر لوگ عورتیں دیکھیں ف محتاج جو ہیں اہل فقر

اکثر اہل تقوی رہتے ہیں تو صبر کرتے ہیں اسکے سبب بہشت پاتے ہیں اور عورتیں اکثر بدخو اور بد اعتقاد

ہوتی ہیں اسلیے دوزخ میں ہوتی ہیں خ اَنَسٍ اَکْثَرْتُ عَلَیْکُمْ فِی السِّوَاکِ بخاری میں انسؓ سے روایت

ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے تمسے مسواک کرنے کو بہت کہا ف غرض یہ ہے کہ مسواک میں غفلت نہ کرو

مسواک کی عادت رکھو ق جَابِرٍ حَجَّ ... فَاسْتَقْبَلْتُ بَطْنَ الْوَادِیْ ... اَمَامِیْ وَخَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَشِمَالِیْ

فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِيْتُ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا هُوَ عَلَى
الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ يَعْنِيْ جِبْرِيْلَ فَاَخَذَتْنِيْ رَجْفَةٌ شَدِيْدَةٌ فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ
دَثِّرُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ فَصَبُّوْا عَلَيَّ مَاءً فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ [illegible]

روایت کی مسلم اور بخاری نے جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا حرا کی پہاڑ میں میں نے ایک مہینے کا اعتکاف کیا
جب میں اپنا اعتکاف پورا کر چکا تو میں اس کے اندر سے اترا تو مجھ کو پکارنے والے نے پکارا تو میں نے اپنے آگے اور پیچھے
داہنے اور بائیں دیکھا [illegible] کسی کو نہ پایا پھر مجھ کو پکارا تو میں دیکھنے لگا سو میں نے کسی کو نہ دیکھا پھر مجھ کو
پکارا تو میں نے اپنا سر اٹھایا تو وہی فرشتہ یعنی جبرئیل علیہ السلام تخت پر بیٹھا تھا مجھ کو سخت کپکپی نے لیا تو میں
پاس خدیجہ کے آیا سو میں نے کہا مجھ کو کپڑا اوڑھاؤ لوگوں نے مجھ کو کپڑا اوڑھایا اور مجھ پر پانی ڈالا پھر اتاری اللہ نے سورہ مدثر
یعنی اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھ اور لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرا **ف** [illegible] حضرت براء [illegible]

ق [illegible] جُبَّةُ سُنْدُسٍ [illegible] هٰذَا
[illegible] هٰذَا [illegible] مِنْ دِيْبَاجٍ [illegible] بِالذَّهَبِ [illegible]
[illegible] حضرت نے فرمایا [illegible]
[illegible] حضرت نے [illegible] **ف**
جب حضرت نے [illegible] ﷺ [illegible]
قد [illegible] الْجَنَّةَ [illegible] مِنْ هٰذَا [illegible]
[illegible] اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ [illegible] روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میں [illegible]
خ [illegible] انس بن مالک [illegible]
[illegible] اِلَى الشَّجَرَةِ [illegible]
[illegible] اللّٰهُ [illegible] روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ میں نے رات [illegible] دیکھا [illegible] مجھ کو ایک درخت پر [illegible]
[illegible] ایک گھر میں [illegible] جس [illegible] دیکھا [illegible]

۱۲۵۸ خ

نے کہا کہ یہ گھر ٹوٹ پھوٹ رہیگا **ف** یہ حضرت نے خواب میں دیکھا **خ** ابن عمر رأيت امرأة
سوداء ثائرة الرأس خرجت من المدينة حتى نزلت مهيعة فتأولتها ان وباء
المدينة نقل اليها مهيعة کا یعنی عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے
خواب میں دیکھا کہ ایک سیاہ عورت جس کے سر کے بال پریشان تھے مدینہ سے نکلی یہاں تک کہ مہیعہ
میں جا کر اتری سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ مدینہ کی وبا مہیعہ میں اتر گئی **ف** مہیعہ جحفہ
کا نام جو مدینہ سے چھ کوس ہے وہاں یہودی رہتے تھے مدینہ میں اکثر وبا رہتی تھی جس سے کہ حضرت کے

۱۲۵۹ خ

یہ حال ان کو یہ خواب دکھایا اور وبا ان سے جاتی رہی اور مہیعہ میں جا پڑی **خ** عائشة رأيت
جهنم يحطم بعضها بعضا ورأيت عمرا يجر قصبه وهو اول من سيب السوائب
بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے دوزخ کو دیکھا کہ اس کا بعض بعض
کو توڑے ڈالتا تھا اور میں نے عمرو کو دیکھا کہ اپنی انتڑیاں کھینچتے پھرتا تھا اور یہ سب سے اول
جس نے بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی **ف** عمرو بن عامر حضرت سے تین سو برس آگے تھا بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑنے

۱۲۶۰ م

کی اسی نے رسم نکالی تھی اسی واسطے اس سخت عذاب میں گرفتار ہوا **م** انس رأيت ذات ليلة فيما يرى
النائم كأنا في دار عقبة بن رافع فأتينا برطب من رطب ابن طاب فأولت الرفعة
لنا في الدنيا والعاقبة في الآخرة وان ديننا قد طاب مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ میں نے ایک رات کو دیکھا جس حال میں کہ سوتا آدمی دیکھتا ہے جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں سو
ہمارے آگے تر چھوارے لائے گئے اس قسم کے جس کا ابن طاب نام ہے تو میں نے اس کی تعبیر کی کہ رفعت ہے
ہم کو بلندی ہے دنیا میں اور نیک انجام ہے آخرت میں اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے
ف حضرت نے یہ تعبیر لفظوں سے نکالی رفعت رافع سے اور عاقبت عقبہ سے اور بہتری
طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ بعضے لفظوں سے بطور فال کے مطلب سمجھے

۱۲۶۱ ق

ق ابو هريرة رأيت عمرو بن عامر الخزاعي يجر قصبه في النار كان
اول من سيب السوائب بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انتڑیاں گھسیٹتا پھرتا ہے دوزخ میں جس نے سانڈ رکھنا
چھوڑنا اول نکالا تھا

ق ابو موسیٰ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ أَسْنَدَهُ مُسْلِمٌ وَعَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ

ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہجرت کر رہا ہوں مکہ سے اس زمین کی طرف جہاں کھجور کے درخت ہیں تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا سو حقیقت میں ہجرت کا مقام تو مدینہ نکلا اس کا قدیم نام یثرب ہے اور میں نے اپنی اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اس کا انجام مسلمانوں کی شہادت ہوئی جنگ احد میں پھر میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہو گئی جیسے آگے تھی تو اس کا انجام یہ تھا کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہوئی بعد جنگ احد کی بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کا لشکر زور پکڑا اس حدیث کی مسلم نے پوری سند بیان کی اور بخاری نے سند حذف کی ف یمامہ اور ہجر دو ملک ہیں وہاں کھجور کے درخت بہت ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے خواب سچے ہوتے ہیں لیکن تعبیر میں کبھی چوک پڑ جاتی ہے ہجرت کا مقام درحقیقت میں مدینہ تھا لیکن حضرت کا خیال اور طرف گیا اسی طرح اولیا کی خواب اور کشف اکثر صحیح ہوتی ہے لیکن تعیین میں بھول چوک ہو جاتی ہے

خ ابْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ وَأَمَّا مُوسَى فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ

عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم کو دیکھا تو عیسیٰ سرخ رنگ گھونگر والے بال چوڑا سینہ اور موسیٰ گندمی رنگ موٹا بدن سیدھے بال جیسے زط کی قوم

مروی **ف** حضرت نے ان بزرگوں کو بہشت میں دیکھا تھا اس **ق** جابر رأیتنی دخلت الجنة فاذا انا بالرمیصاء امرأة ابی طلحة وسمعت خشفة فقلت من هذا فقال هذا بلال ورأیت قصرا بفنائه جاریة فقلت لمن هذا قالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخله فانظر الیه فذکرت غیرتک فقال عمر بابی انت وامی یا رسول الله اعلیک اغار روایت کی اسکو مسلم نے جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے تئیں دیکھا میں بہشت میں داخل ہو گیا تھا وہاں رمیصاء ابو طلحہ کی جورو پر نظر پڑی اور وہاں سے جوتے کی آہٹ سنی تو میں نے کہا یہ کون ہے تو فرشتوں نے کہا کہ یہ بلال ہے اور ایک میں نے محل دیکھا کہ اسکے صحن میں ایک عورت ہے تو میں نے کہا کہ یہ کس کا محل ہے فرشتوں نے کہا یہ محل عمر بن خطاب کا ہے سو میں نے چاہا کہ اسکے اندر جاؤں تو اسکو دیکھوں پھر مجھکو تیری غیرت یاد آئی اے عمر سو میں پھر آیا سنکر تو عمر فاروق رو دئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں کیا آپ پر رشک کروں

ف اس حدیث میں ام سلیم کا رمیصاء اور غمیصاء لقب ہے اور بلال اور عمر فاروق کی بہشت کی بشارت ہے **ق** سعد بن ابی وقاص سالت ربی ثلثا فاعطانی اثنتین ومنعنی واحدة سالت ربی ان لا یهلک امتی بالسنة فاعطانیها وسالته ان لا یهلک امتی بالغرق فاعطانیها وسالته ان لا یجعل باسهم بینهم فمنعنیها روایت کی اسکو مسلم نے سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین چیز کا سوال کیا سو دو سوال تو میرے قبول ہوئے اور ایک سے مجھکو منع کیا ایک سوال تو میں نے اپنے رب سے یہ کیا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے سو اسکو قبول کیا اور دوسرا سوال میں نے یہ کیا کہ میری امت کو غرق نہ کرے سو اسکو بھی قبول کیا اور تیسرا سوال میں نے یہ کیا کہ انکے آپس میں لڑائی اور خونریزی نہ ہووے سو اسکو مجھکو منع کیا **ف** قحط اور غرق سے امت محمدی میں ایسا نہ ہوگا کہ تمام امت ہلاک ہو جاوے جیسی اگلی امتیں ہلاک ہو گئیں لیکن جنگ اور قتال فساد رہیگا ہمیشہ امت میں اور رہیگا

ابن عمر عجبت لها فتحت لها ابواب السماء یعنی قول رجل یحل معهم فی الصلوة

فَقَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا
تَرَکْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذٰلِکَ مسلم مین عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو بہت تعجب آیا کلمے کے واسطے آسمان کے دروازے
کھولے گئے اس مرد کا قول ہے جو اصحاب کے ساتھ نماز مین داخل ہوا تھا اس نے اللہ اکبر
کبیرا و سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا کہا ابن عمر نے کہا کہ مین نے ان کلمات کو کبھی نہین
چھوڑا جب سے کہ مین نے حضرت کو یہ کہتے سنا ف یعنی جیسے کلام خدا کو اب پسند
آیا اسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے ق سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ
اللَّاتِیْ کُنَّ عِنْدِیْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَکَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رضی اللہ عنہ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص کی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھکو
تعجب آیا ان عورتون سے جو میرے پاس تھین سو انہون نے جب تیری آواز سنی تو پردے مین
ہو گئین یہ حضرت نے عمر فاروق سے فرمایا ف اسکا مفصل قصہ آٹھوین باب مین
گذرا کہ چند عورتین حضرت کے پاس باتین کر رہی تھین جب عمر فاروق آئے تو ڈر کے
خوف سے چھپ گئین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ قُمْتُ
عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَکَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاکِیْنُ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ
غَیْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ
دَخَلَهَا النِّسَاءُ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین کھڑا
ہوا بہشت کے دروازے پر سو اسکے اکثر داخل ہونے والے محتاج لوگ تھے اور دولتمند عزت والے
بہشت کی داخل ہونے سے روکے گئے ہین مگر دوزخ کے لوگونکو دوزخ کیطرف جانیکا حکم ہوا اور مین
دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر اسکے داخل ہونیوالی عورتین تھین ف دولتمند مومن
جو نادار ہون لیکن محتاجون کے بعد بہشت مین داخل ہونگے حساب کیواسطے بہشت کے دروازے
پر روکے جاوینگے ق عَائِشَةُ کُنْتُ لَکِ کَاَبِیْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ قَالَ لَهَا وَحَدَّثَنِیْ زَرْعٍ مَا

ق ۱۲۶۶
ق ۱۲۶۷
ق ۱۲۶۸
ق ۱۲۶۹

حکم

عن عائشة رضي الله عنها قالت جلس إحدى عشرة امرأة فتعاهدن وتعاقدن أن لا يكتمن من
أخبار أزواجهن شيئا قالت الأولى زوجي لحم جمل غث على رأس جبل لا سهل فيرتقى ولا سمين
فينتقل قالت الثانية زوجي لا أبث خبره إني أخاف أن لا أذره إن أذكره أذكر عجره و
بجره قالت الثالثة زوجي العشنق إن أنطق أطلق وإن أسكت أعلق قالت الرابعة زوجي
كليل تهامة لا حر ولا قر ولا مخافة ولا سآمة قالت الخامسة زوجي إن دخل فهد وإن خرج أسد ولا يسأل
عما عهد قالت السادسة زوجي إن أكل لف وإن شرب اشتف وإن اضطجع التف ولا يولج الكف ليعلم
البث قالت السابعة زوجي غياياء أو عياياء طباقاء كل داء له داء شجك أو فلك أو جمع كلا
لك قالت الثامنة زوجي المس مس أرنب والريح ريح زرنب قالت التاسعة زوجي رفيع العماد طويل النجاد
عظيم الرماد قريب البيت من الناد قالت العاشرة زوجي مالك وما مالك مالك خير من ذلك له إبل كثيرات
المبارك قليلات المسارح إذا سمعن صوت المزهر أيقن أنهن هوالك قالت الحادية عشرة زوجي أبو زرع
وما أبو زرع أناس من حلي أذني وملأ من شحم عضدي وبجحني فبجحت إلي نفسي وجدني في أهل غنيمة
بشق فجعلني في أهل صهيل وأطيط ودائس ومنق فعنده أقول فلا أقبح وأرقد فأتصبح وأشرب
فأتقنح أم أبي زرع فما أم أبي زرع عكومها رداح وبيتها فساح ابن أبي زرع فما ابن أبي زرع
مضجعه كمسل شطبة ويشبعه ذراع الجفرة بنت أبي زرع فما بنت أبي زرع طوع أبيها وطوع أمها وملء كسائها
وغيظ جارتها جارية أبي زرع فما جارية أبي زرع لا تبث حديثنا تبثيثا ولا تنقث ميرتنا تنقيثا ولا تملأ
بيتنا تعشيشا قالت خرج أبو زرع والأوطاب تمخض فلقي امرأة معها ولدان لها كالفهدين يلعبان من تحت خصرها
برمانتين فطلقني ونكحها فنكحت بعده رجلا سريا ركب شريا وأخذ خطيا وأراح علي نعما ثريا وأعطاني
من كل رائحة زوجا وقال كلي أم زرع وميري أهلك فلو جمعت كل شيء أعطانيه ما بلغ أصغر آنية أبي زرع

[illegible] حضرت عائشہ [illegible] فرمایا کہ میں تیرے لیے ایسا ہوں جیسے ابو زرع ام زرع کے لیے [illegible]
[illegible]
[illegible]

مجھکو لے آتے ہیں یا تی اور تحقیق یہی دوسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند کی خبر سنا ہر گز روں میں
ڈرتی ہوں کہ اسکی بہو ختم نہ ہوسکی یعنی خبر ختم نہ ہو سکیگی اگر بیان کروں تو اسکے ظاہر
باطن کے سب عیب بیان کروں تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند بہت لمبا ڈنگا ہے اگر بولوں تو طلاق پاؤں
اور اگر چپ رہوں تو ادھر میں ڈالی جاؤں چوتھی عورت نے کہا کہ میرا خاوند
جیسا تہامہ کی ملک کی رات نہ گرمی نہ سردی نہ خوف نہ ملال اسی طرح عرب میں اسکے پاس میں کا نام
سمیں کبھی دیاں کی رات سے پانچویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند اگر گھر میں آوے تو
چیتے کی طرح سوتا ہے اور اگر باہر نکلے تو شیروں سا ہے اور نہیں پوچھتا جیسے عہد کی بات یعنی حلیم او کریم ہے
جو مشکل کا پیرا ہو نہیں کرتا چھٹی عورت نے کہا کہ میرا خاوند اگر کھاوے تو سب سمیٹ جاوے
اور اگر پیوے تو سب نگل جاوے اور اگر لیٹے تو بدن لپیٹ ڈالے اور میری طرف کو ہاتھ بھی نہ
ڈالے کہ میری دکھ درد کو جانے جیسے کس طرح سوالی کہا ہے اور جیسے اور سوئے کچھ
ہوتا عورت کی بات نہیں پوچھتا ساتویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند نامردی یا شریر
احمق ہے کہ کلام نہیں کر جاتا سب جہاں کے عیب اسمیں موجود ہیں ایسا ظالم ہے
کہ تیرا سر پھوڑ دے یا ہاتھ توڑ دے یا سر اور ہاتھ دونو مروڑ دے آٹھویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند
چھونے میں ملائم جیسے خرگوش اور اسکی خوشبو جیسے زرنب کی خوشبو ہے جود رلیا
نامی نویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند اونچا اور سائل کا بھی چاہتا ہوں نہ کہا کہ میرا خاوند رکھنے والا
بڑے ستون والا ہے قد اور راکھ چولھے کی بہت ہے اسکا گھر مجلس کے نزدیک ہے
رونق میں بخشش سارہ سب سے سردار اور سخی ہے اسکا شمار ہے دسویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند
مالک ہے اور کیا ہوں مالک سی مالک افضل ہے میری اس تعریف سے اسکے اونٹوں کی بہت کثرت
ہیں اور کمتر چراگاہ ہیں یعنی بہت سے اونٹ اسکے یہاں ذبح ہوا کرتے ہیں
جب وہ باجے کی آواز سنتے ہیں جان لیتے ہیں کہ ذبح ہونگے یقین کر لیتے ہیں سامعین
کا معمول تھا اسکے باجے کی آواز سنکے اونٹوں کو ذبح ہونیکا یقین ہو جاتا تھا گیارہویں عورت نے کہا کہ

میرے خانہ بند کا نام ابو فرح [illegible] [illegible]
مجھکو [illegible] کہا [illegible] سو میرے کان [illegible] [illegible]
[illegible] اور میرا [illegible] [illegible] کا مالک [illegible] [illegible]
اور [illegible] [illegible] [illegible] کہا اور [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
سو کہا [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] ام نحن الزارعون [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
کہا [illegible] حضرت [illegible] [illegible]
[illegible] لو نشاء لجعلناه حطاما فظلتم تفکهون [illegible]
[illegible] حضرت نے فرمایا [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] حضرت نے فرمایا [illegible] [illegible]

بستر پا سکتا ہوں تو کہا مدد کر قیس پر تو فرمایا آنحضرت نے میں چاہتا ہوں تمکو سواری نہیں دیتی مجھ سے تمکو سواری کی قوت
تمہاری نیکیاں یا کلمہ کا حصہ ہے یعنی الکنت ہماری اسامی جنہیں عورت سے یہ بات ہے کہ حضرت نے فرمایا کہیں
سوار ہوکا کہا نہیں الا ہیں اور نزاو سکا احرام کر سوا الا ف یعنی جو سوار ہیں کو حضرت کے سامنے آئے تمہر
نے نسا کو کیا یا کو کرنے پوچھا کیا پھر تم جو حضرت نہیں کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر چند پیدا ہو
ہیں لیکن ہماری طبیعت کو پسند نہیں امام اعظم کے نزدیک گوہ حلال نہیں کردہ امام شافعی کے نزدیک حلال

م انس مررت علی موسیٰ لیلۃ اسری بی عند الکثیب الاحمر وھو قائم یصلی فی قبرہ رواہ مسلم روایت ہے انس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا گذرا میں موسیٰ کے پاس سرخ ٹیلے کے نزدیک اور وہ کھڑے نماز پڑھتے تھے اپنی
قبر میں نماز پڑھتے تھے ف سرخ ٹیلا بیت المقدس کے پاس ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر اپنی قبروں میں زندہ
ہیں بریدۃ نهیتکم عن زیارۃ القبور فزوروها ونهیتکم عن لحوم الاضاحی فوق
ثلث فامسکوا ما بدا لکم ونهیتکم عن النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیۃ کلها ولا تشربوا
مسکرا رواہ مسلم روایت ہے بریدہ سے کہ حضرت نے فرمایا میں نے تمکو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے سو اب زیارت
کیا کرو اور منع کیا تھا میں نے تمکو تین روز سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو سو اب رکھو جتنا تمہارا جی چاہے
اور منع کیا تھا میں نے تمکو چمڑے کے سوا شیرہ پینے سے مگر مشک کے برتن میں سو سب برتنوں میں پیا
کرو مت پیو نشہ والی چیز کو ف ابتداء اسلام میں لوگ بت پرستی چھوڑ کر مسلمان ہوئے تھے اس واسطے حضرت
نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا شرک میں پھر گرفتار ہو جاویں جب لوگوں کے دلوں میں اسلام اور
توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور بعضے حدیث میں زیارت قبور کا فائدہ بتایا کہ اس
سے دنیا سے بے رغبتی ہوتی ہے اور آخرت یاد آتی ہے حضرت نے یہ فائدہ اس واسطے بتا دیا کہ لوگ اہل قبور
سے حاجت روائی نہ چاہیں اور شرک میں گرفتار نہ ہوں اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنوں کا
استعمال کرنا بھی منع ہوا کہ شراب تازہ ہے جبکہ اوسکی برائی لوگوں کے دلوں میں بیٹھ گئی اور عادت
بالکل چھوٹ گئی تو ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دی ھر ابی ھریرۃ وددت انا قد رأینا اخواننا
قالوا یا رسول اللہ السنا اخوانک قال انتم اصحابی واخواننا الذین لم یاتوا بعد

فقالوا کیف تعرف من لم یأت بعد من أمتک یا رسول اللہ فقال أرأیت لو أن رجلا له خیل غر محجلة بین ظهری خیل دهم بهم ألا یعرف خیله قالوا بلی یا رسول اللہ قال فإنهم یأتون غرا محجلین من الوضوء وأنا فرطهم علی الحوض مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو یہ تمنا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھتے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپکے بھائی نہیں حضرت نے فرمایا کہ تم تو میرے اصحاب ہو یعنی تم صحبت (اور برتری) ہو تمہارے برابر کون ہو سکتا ہے اور ہمارے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی نہیں آئے یعنی اس زمانہ میں نہیں ہوئے اصحاب نے کہا کہ آپ یا رسول اللہ قیامت میں شفاعت کے واسطے کیونکر پہچانینگے ان لوگوں کو جو ہنوز نہیں ہوئے سو حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر ایک مرد کے کئی رنگ کے گھوڑے ہوں کہ ان میں گھوڑے پنج کلیان ہوں ان میں اسکا گھوڑا کالا ہووے تو کیا وہ اپنے گھوڑے کو نہیں پہچانیگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیوں نہیں پہچانیگا حضرت نے فرمایا تو وہ لوگ بھی قیامت میں آوینگے سفید پیشانی اور روشن ہاتھ پاؤں وضو کے اثر سے اور میں حوض کوثر پر انکا پیشوا ہونگا سامان تیار کرنے والا **ف** اس حدیث میں حضرت نے اپنے محبوں اور ایمانداروں کو یاد کر اپنا اشتیاق اظہار کر کے دلاسا دیا اور حوض کوثر کا وعدہ کیا مسلمانوں کو اس سے زیادہ کون فخر ہوگا کہ حضرت نے انکو اپنا بھائی فرمایا **مصرعہ** معشوق کہ عشاق نوازی ہست این است

فصــــل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جن کے سر پر کل ہے

1224 ق جریر قال لی النبی ﷺ ألا تریحنی من ذی الخلصة أی الکعبة الیمانیة الشامیة بخاری اور مسلم میں جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تو مجھکو راحت دینے والا ہے ذی الخلصہ کے ڈھانے سے یعنی یمن کے کعبے سے **ف** جریر سے روایت ہے کہ یمن میں ایک بتخانہ تھا ذی الخلصہ کہتے تھے حضرت نے مجھکو اسکے ڈھانیکا حکم دیا اور یہ حدیث فرمائی کہ میں ڈیڑھ سو سوار لیکر وہاں گیا اور اسکو ڈھایا اور اسکے پاس جن کا فروں کو پایا مارا پھر آکر اسکی حضرت سے خبر کی حضرت نے اُن کے واسطے دعاے خیر کی

1225 ه انس هل تدرون مم أضحک قلنا اللہ ورسوله

اعلم قال من مخاطبة العبد ربه يقول يا رب الم تجرني من الظلم قال يقول بلى قال
فيقول فاني لا اجيز على نفسي الا شاهدا مني فيقول كفى بنفسك اليوم عليك شهيدا وبالكرام
الكاتبين عليك شهودا فيختم على فيه فيقال لاركانه انطقي فتنطق باعماله
ثم يخلى بينه وبين الكلام فيقول بعدا لكن وسحقا فعنكن كنت اناضل رواه مسلم انس
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میں کس واسطے ہنستا ہوں ہم نے کہا کہ اللہ اور اسکا
رسول ہی خوب جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ بندے کی گفتگو سے جو وہ رب سے کریگا کہ مجھکو ہنسی آتی ہے کہ
بندہ کہیگا کہ اے میرے رب کیا تو مجھکو پناہ نہیں دے چکا ہے ظلم سے یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم
نہ کرونگا حضرت نے فرمایا خدا جواب دیگا کہ ہاں ہم ظلم نہیں کرتے حضرت نے فرمایا پھر بندہ کہیگا کہ میں جائز
نہیں رکھتا اپنی جان پر گواہی مگر اپنی ذات سے گواہ دیجیے مجھکو اسوقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات
میں کوئی قصور کی دلیل ظاہر ہو اور گواہی دیگر کی گواہی ہے کہ مجھکو اعتماد نہیں حق تعالی فرمائیگا
کہ تیری ذات ہی تجھپر گواہ ہو بس کفایت کرتی ہے اور بزرگ کراما کاتبین کا گواہ ہونا کافی ہے حضرت
نے فرمایا پھر مہر ہوگی اسکے منہ پر پھر حکم ہوگا اسکے اعضا کو تو بولینگے اسکے اعضا حضرت نے فرمایا کہ اسکے
بدکاموں کو ظاہر کرینگے پھر بندے کو کلام کی اجازت ہوگی تو بندہ اپنے اعضا کو
کہیگا کہ تمپر خدا کی مار پڑے میں تو تمہاری طرف سے جھگڑا کرتا تھا یعنی تمہارا بچاؤ دوزخ
سے مجھکو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کرکے دوزخ میں گرتے ہو **ق** اسامة بن زيد
هل ترك لنا عقيل منزلا بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ کیا ہمارے واسطے عقیل نے گھر چھوڑا ہے **ف** اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ جب حضرت
نے حجۃ الوداع میں مکہ کے قریب پہنچے تو میں نے عرض کی کہ اپنے مکانات میں سے کس مکان میں
حضرت اترینگے اپنے مکان میں یا علی کے یا جعفر طیار کے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ارشاد
کیا یہ تھے عقیل اور طالب وارث ابوطالب اور جعفر اور علی مرتضی سبب حضرت کے گھر سے مدینے
میں ہجرت کی تو تھے علی مرتضی اور جعفر طیار نے حضرت کا ساتھ دیا اسواسطے کہ مسلمان تھے

ادب
م

اور حقیقی اسوقت تک ایمان نہ لائے تھے اس سبب سے کتبین رہگئے اور اپنے باپ کے وارث ہوئے اور یہ مکانات بیچڈالے امام اعظم رحمہ کے نزدیک مکہ کے مکانات کا بیچنا درست ہی اور یہ حدیث اسکی دلیل ہی

١٧٧٧ ه

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا وَاللهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ وَإِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا منہ ادھر ہی ہے خدا کی قسم مجھپر تمھارا رکوع اور خشوع چھپا نہین رہتا اور یقین میں تمکو دیکھتا ہون اپنی پیٹھ کے پیچھے سے **ف** جماعت مین بعضے لوگ بے ادب نماز پڑھتے رکوع اور سجود اور صف مین برابر کھڑے ہونے سے غفلت کرتے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی تاکہ اسطرح کرنے سے باز رہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ جیسے سامنے سے دیکھتے ویسے ہی پیٹھ سے یہ معجزہ تھا حضرتؐ کا

١٧٧٨ ق

أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ قَالَ إِنَّهَا أُطُمٌ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا تم دیکھتے ہو جو مین دیکھتا ہون لوگون نے کہا نہین حضرتؐ نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمھارے گھرون کے اندر فتنہ فساد کے مقامات کو جیسے مینہ برسنے کے مقامات معلوم ہوتے ہین یہ حضرتؐ نے اسوقت فرمایا جب کہ مدینہ کے کسی قلعہ سے جہانکتے تھے **ف** اس حدیث مین اُن فساد کی خبر ہی جو مدینے مین حضرتؐ کے بعد ہوئے جیسے حضرت عثمانؓ کی شہادت اور یزید کے وقت کا

١٧٧٩ خ

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَ الرَّجُلُ قَالَ لَا دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ بخاری مین ابوہریرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تجھسے ہوسکتا ہی جب غازی جہاد کو نکلے کہ تو اپنے مسجد مین داخل ہو سو نماز مین کھڑا رہے اور کسی دم نماز نچھوڑے اور روزہ رکھے اور کبھی نہ توڑے یہ حضرتؐ نے اس مرد سے فرمایا جسنے حضرتؐ سے کہا کہ مجھکو وہ عمل بتلائیے کہ جو جہاد کے برابر ہو **ف** یعنے اگر تو ہر وقت شب و روز نماز پڑھا کرے اور ہمیشہ بلا ناغہ روزہ رکھا

کرے تو البتہ جہاد کے برابر ثواب پاوے لیکن آدمی سے یہ نہیں ہو سکتا کہ جہاد کے برابر
عبادت نہیں کرسکے ۔ ۱۱۱۰ م ابو هريرة هل تسمع النداء بالصلوٰة قال نعم قال فاجب
قاله لرجل اعمى حين قال يا رسول الله ليس لي قائد يقودني الى المسجد وسأل ان
يرخص له فيصلي في بيته فرخص له فلما ولى دعاه فقال ۔ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نماز کی اذان سنتا ہے سائل نے کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا کہ
مسجد میں حاضر ہوا کر پھر حضرت نے اس شخص سے کہا جب کہ اس نے کہا یا رسول اللہ میرے تئیں
کوئی لانیوالا آدمی نہیں ہے جو مجھکو مسجد میں لے آوے اور اس نے چاہا کہ حضرت اسکو اجازت دیں
تو اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کرے تو حضرت نے اسکو اجازت دی جب وہ پھر چلا تو حضرت
نے اسکو بلا کر یہ حدیث فرمائی ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت واجب
ہے جب اندھے کو باوجود ترک جماعت کی اجازت نہ ہوئی تو بینا کو کیونکر ہوگی امام اعظم
کے نزدیک جماعت سنت مؤکدہ ہے لیکن واجب کے قریب ہے اور امام شافعی کے نزدیک فرض
كفاية ۔ ۱۱۱۱ م ابو هريرة وابو سعيد هل تضارون في القمر ليلة البدر قالوا لا يا رسول
الله قال فهل تضارون في الشمس ليس دونها سحاب قالوا لا قال فانكم ترونه كذلك
يجمع الله الناس يوم القيامة فيقول من كان يعبد شيئا فليتبعه فيتبع من كان يعبد الشمس
الشمس ويتبع من كان يعبد القمر القمر ويتبع من كان يعبد الطواغيت الطواغيت
وتبقى هذه الامة فيها منافقوها فيأتيهم الله في صورة غير صورته التي يعرفون
فيقول انا ربكم فيقولون نعوذ بالله منك هذا مكاننا حتى يأتينا ربنا فاذا جاء
ربنا عرفناه فيأتيهم الله في صورته التي يعرفون فيقول انا ربكم فيقولون انت ربنا فيتبعونه ويضرب
الصراط بين ظهري جهنم فاكون انا وامتي اول من يجيز ولا يتكلم يومئذ الا الرسل ودعوى
الرسل يومئذ اللهم سلم سلم وفي جهنم كلاليب مثل شوك السعدان هل رأيتم شوك
السعدان قالوا نعم يا رسول الله قال فانها مثل شوك السعدان غير انه لا يعلم قدر عظمها

إلا الله يخلف الناس بأعمالهم فمنهم الموبق بعمله ومنهم المجردل ثم ينجى حتى إذا فرغ
الله من القضاء بين العباد وأراد أن يخرج برحمته من أراد من أهل النار أمر الملائكة
أن يخرجوا من النار من كان لا يشرك بالله شيئا ممن أراد الله أن يرحمه ممن يقول لا إله
إلا الله فيعرفونهم في النار يعرفونهم بأثر السجود تأكل النار من ابن آدم إلا أثر السجود
حرم الله على النار أن تأكل أثر السجود فيخرجون من النار قد امتحشوا فيصب عليهم ماء الحياة
فينبتون منه كما تنبت الحبة في حميل السيل ثم يفرغ الله من القضاء بين العباد ويبقى
رجل مقبل بوجهه على النار وهو آخر أهل الجنة دخولا الجنة فيقول أي رب
اصرف وجهي عن النار فإنه قد قشبني ريحها وأحرقني ذكاؤها فيدعو الله ما شاء
الله أن يدعوه ثم يقول الله هل عسيت إن فعلت ذلك بك أن تسأل غيره
فيقول لا أسألك غيره فيعطي ربه من عهود ومواثيق ما شاء فيصرف
الله وجهه عن النار فإذا أقبل على الجنة ورآها سكت ما شاء الله أن يسكت
ثم يقول أي رب قدمني إلى باب الجنة فيقول الله له أليس قد أعطيت عهودك
ومواثيقك لا تسألني غير الذي أعطيتك ويلك يا ابن آدم ما أغدرك فيقول
أي رب ويدعو الله حتى يقول له فهل عسيت إن أعطيتك ذلك أن تسأل غيره
فيقول لا وعزتك فيعطي ربه ما شاء الله من عهود ومواثيق فيقدمه إلى باب الجنة
فإذا قام على باب الجنة انفهقت له الجنة فرأى ما فيها من الخير والسرور فيسكت ما شاء
الله أن يسكت ثم يقول أي رب أدخلني الجنة فيقول الله له أليس قد أعطيت عهودك
ومواثيقك أن لا تسأل غير ما أعطيت ويلك يا ابن آدم ما أغدرك فيقول أي رب
لا أكون أشقى خلقك فلا يزال يدعو الله حتى يضحك الله منه فإذا ضحك
الله منه قال ادخل الجنة فإذا دخلها قال الله له تمنه فيسأل ربه ويتمنى
أن الله ليذكره يقول من كذا وكذا حتى إذا انقطعت به الأماني قال الله لك ذلك ومثله

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ اور ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کو تکلیف آتی ہے چودھویں رات
کے چاند دیکھنے میں اصحاب نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ فرمایا بھلا تم کو کچھ تردد اور اختلاف اور ازدحام ہوتا ہے
سورج کے دیکھنے میں جس وقت کہ آسمان صاف ہو اور بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہیں فرمایا سو تم اسی طرح خدا کو بھی دیکھو گے
حق تعالیٰ لوگوں کو قیامت کے دن جمع کریگا تو فرماویگا کہ جو جس چیز کی بندگی کرتا ہو تو اسکا ساتھ دیوے یعنی اپنے
معبود کے ساتھ دوزخ میں جاوے تو جو شخص کہ آفتاب کو پوجتا ہوگا تو آفتاب کے ساتھ جاویگا اور جو چاند کو پوجتا
ہوگا سو چاند کا ساتھ دیویگا اور جو بتوں اور دیو بھوت کو پوجتا ہوگا وہ انکے ساتھ جاویگا اور یہ امت
محمدی باقی رہجاویگی اس میں منافق لوگ بھی ہونگے تو حق تعالیٰ اسلام نور ظاہر ہوگا اس صفت میں جو انکے اعتقاد
کے خلاف ہے سو فرماویگا کہ میں تمہارا رب ہوں تو مسلمان کہینگے کہ نعوذ باللہ خدا تجھ سے پناہ میں
رہینگے ہم اسی مکان میں منتظر رہینگے جب تک ہمارا رب ہم پر ظاہر ہو سو جب کہ ظاہر ہوگا ہم اپنے رب کو پہچان جاوینگے
پھر حق تعالیٰ اس صفت میں ظاہر ہوگا جو انکے اعتقاد کے موافق ہے سو فرماویگا کہ میں تمہارا رب ہوں
تو مسلمان کہینگے کہ ہاں تو ہمارا رب ہے سو اسکا اتباع کرینگے اور دوزخ کی پشت پر پل صراط رکھا جاویگا
تو میں اور میری امت سب سے پہلے عبور کرینگے اور رسولوں پیغمبروں کے اسدن کوئی نہ بولسکیگا اور پیغمبروں کا
قول یوں ہوگا کہ الٰہی پناہ دیو اور دوزخ میں آنکڑے ہیں جیسے سعدان کے کانٹے سعدان ایک جھاڑ
کا نام ہے کہ اسکے کانٹے سرکج ہوتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ تمنے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں اصحاب
نے کہا ہاں یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخ کے آنکڑے بھی سعدان کے کانٹوں کی طرح ہیں مگر یہ
کہ سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ کتنے بڑے بڑے ہیں فرشتے ان آنکڑوں سے لوگوں کو دوزخ کے
اندر پل صراط سے کھینچینگے انکے بداعمال کے سبب سے سو بعضا آدمی تو اپنے عمل سے ہلاک ہو جاویگا
اور بعضا آدمی نجات پاوے گا یہاں تک کہ جب حق تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فراغت کریگا
اور چاہیگا کہ نکالے دوزخ والوں میں سے اپنی رحمت سے جسکو کہ چاہے تو فرشتوں کو حکم کریگا کہ
دوزخ سے انکو نکالیں جنہوں نے خدا کے ساتھ کچھ شرک نہ کیا ہو جسپر خدا نے رحمت کا ارادہ کیا ہو
جو کہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے انکو دوزخ میں پہچان لیوینگے انکو سجدوں کے نشان سے پہچانینگے

آگ آدمی کو جلا ڈالیگی مگر سجدہ کے نشان کو خدا نے دوزخ پر سجدہ کا مکان جلانا حرام کیا ہے
دوزخ سے نکالے جاوینگے جلے بھنے پھر ان پر آب حیات چھڑکا جاویگا تو اسسے وہ جم نکلینگے
جیسے پانی کے بہاو کے کوڑے میں خود رو دانہ جم اٹھتا ہے پھر حق تعالی بندوں کا فیصلہ کر چکیگا اور ایک
مرد باقی رہجاویگا دوزخ کا سامنا کئے ہوئے اور وہ اہل بہشت میں سب سے پیچھے
بہشت میں داخل ہوگا تو وہ کہیگا ای میرے رب میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اسکی
بدبو نے مجھکو تنگ کر دیا اور اسکی لپٹ نے مجھکو جلا ڈالا سو خدا سے دعا کرتا رہیگا جب تک
کہ خدا اسکا دعا کرنا چاہیگا پھر حق تعالی فرماویگا کہ میں یہ تیرا سوال پورا کر دوں تو اسکے
سوا تو کچھ اور بھی سوال کریگا سو وہ شخص کہیگا کہ میں اسکے سوائے کچھ نہ مانگونگا سوا اپنے رب کے
نہ مانگے کے قول و قرار کریگا جسطرح کہ خدا چاہیگا تو خدا اسکے منہ کو دوزخ کی طرف
سے پھیر دیگا سو جب کہ بہشت کا سامنا کریگا اور اسکو دیکھیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا
ای میرے رب مجھکو آگے بڑھادے بہشت کے دروازے تک حق تعالی اسسے فرماویگا
کہ کیا تو قول و قرار نہیں کر چکا ہے کہ پہلے سوال کے سوائے مجھسے اور سوال نہ کریگا تیرا برا ہو ای آدمی
تو کیا ہی دغاباز ہے تو وہ مرد کہیگا ای میرے رب اور خدا سے دعا مانگیگا یہانتک
کہ حق تعالی اسسے فرماویگا اگر میں تیرا یہ مطلب پورا کروں تو اسکے سوا تو اور کچھ بھی
مانگیگا تو وہ کہیگا تیری عزت کی قسم نہ مانگونگا سوا اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول و
قرار کریگا تو خدا اسکو بہشت کے دروازے پر کر دیگا سو جب بہشت کے دروازے پر کھڑا
ہوگا تو تمام بہشت اسپر کھل جاویگی سو اسکو نظر آویگا جو کچھ اسمیں نعمت اور فرحت ہے پھر
چپ رہیگا جتنا کہ خدا چاہے گا پھر کہیگا ای میرے رب مجھکو بہشت میں داخل کر تو حق تعالی اسسے
فرماویگا کہ کیا تو قول و قرار نہیں کر چکا ہے کہ اب میں نہ مانگونگا تیرا برا ہو ای آدمی کیا ہی تو دغا
باز ہے تو وہ کہیگا ای میرے رب میں تیری خلق میں بدبخت بے نصیب نہیں ہونگا سو ہمیشہ
دعا کیا کریگا یہانتک کہ خدا اسسے راضی ہوجاویگا سو جب کہ خدا راضی ہوگا تو فرماویگا کہ جا بہشت

میں بوجہ وحشت میں جائیگا تو حق تعالیٰ اس سے زیادہ بخالت جتنی چیز کی آرزو کرتا ہے
اس سے وہ تمنا ظاہر کریگا یہانتک سب پر کرم ہوگا کہ حق تعالیٰ اسکو یاد دلاویگا کہ فلانی چیز
اور فلانی چیز مانگ یہانتک کہ جب آرزو اسکی پوری ہو چکینگی حق تعالیٰ فرماویگا یہ
سب سوال تو نے کیا اور اسکے ساتھ اتنا اور بھی **ف** اس حدیث سے بتفصیل تمام
رویت الٰہی قیامت میں ثابت ہوئی اور یہی مذہب اہل سنت و جماعت کا ہے اگرچہ اہل بدعت
میں معتزلہ وغیرہ اسکا انکار کرتے ہیں لیکن ہم اعتقاد کرنا ضرور چاہئے کہ حق تعالیٰ پر
باری ہے مگر دیدار کی کیفیت ہمکو معلوم نہیں جسطرح کہ حق سبحانہ ہمکو دیکھتا ہے اور جہت کا مقید
نہیں اور اسی طرح اپنی جہت دکھلاوے نہ اسکی تا دیدار چند آدمی کی عقل حیران ہے
انکی قدرت سے بار بار رہا **ھ** ابو ہریرۃ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ
لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا
قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ
أَحَدِهِمَا فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ
وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي
أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ
وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى أَيْ رَبِّ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ
مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ
ذَلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ
وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هَهُنَا إِذًا قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا
عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ
انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذَلِكَ لِيُعْذِرَ
مِنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ وَذَلِكَ الَّذِي يَسْخَطُ اللهُ عَلَيْهِ

۵۴۷

۹۷

مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتا ہے آفتاب کے دیکھنے مین ٹھیک
دوپہر کو جب کہ بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین حضرتؐ نے فرمایا سو کیا تمکو تردد ہوتا ہے چاند کے دیکھنے
مین چودہوین رات کو جبکہ بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین فرمایا حضرتؐ نے سو قسم ہے اوسکی جسکے قبضے
مین میری جان ہے کہ تمکو اپنے رب کے دیدار مین شبہ اور اختلاف نہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے
دیکھنے مین یعنے جیسے چاند سورج کے رویت مین اشتباہ نہین ویسے ہی خدا کی رویت مین اشتباہ نہوگا
پھر حقتعالی حساب کریگا بندہ سے سو کہیگا کہ اے فلانے نہین بھلا مین نے تجھکو کیا افضل المخلوقات
نہین کیا اور تجھکو سردار نہین بنایا اور تجھکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹونکو تیرا تابع
نہین کیا اور تجھکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہی حضرت
نے فرمایا تو حقتعالی فرمائیگا بھلا تجھکو معلوم تھا کہ تو مجھسے ملیگا سو بندہ کہیگا کہ نہین تو حقتعالی
فرمائیگا کہ اب ہم بھی تجھکو بھولتے ہین جیسے تو ہمکو بھولا پھر خدا دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہیگا
اے فلانے بھلا مین نے تجھکو افضل المخلوقات نہین کیا اور تجھکو سردار نہین بنایا اور تجھکو تیرا جوڑا
نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجھکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور
چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہے اے میرے رب پھر خدا فرماویگا بھلا تجھکو معلوم تھا کہ تو مجھسے ملیگا
تو بندہ کہیگا کہ نہین پھر خدا فرمائیگا سو مقرر مین تجھکو بھولتا ہون جیسے تو مجھکو بھولا پھر تیسرے
بندے سے حساب کریگا تو اس سے بھی اسیطرح کہیگا سو بندہ کہیگا اے رب کہ مین تیرا ایمان لایا اور تیری
کتاب کا اور تیرے پیغمبرونکا اور مین نے نماز پڑھی اور روزہ رکھا اور زکوٰۃ اور صدقہ دیا اسیطرح
اور نیک اعمال کو اپنی طرف نسبت کریگا جتنا کہ اس سے ہوسکیگا تو حقتعالی فرماویگا دیکھ تیرا جھوٹ
ظاہر ہوا جاتا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ پھر حکم ہوگا کہ اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہین سو بندہ اپنے
جی مین سوچیگا کہ کون مجھپر گواہی دیگا پھر اوسکے منہہ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اسکی ران سے کہ بول تو اسکی
ران اور اسکا گوشت اور اسکی ہڈیان اس کے عمل پر بولینگے اور یہہ گواہی اس واسطے ہوگی
تا کہ اس کا عذر باقی نہ رہے اپنی ذات کی گواہی اور یہہ شخص منافق یعنے جھوٹا مسلمان ہوگا

۱۲۸۳ ق

...ہیں ہر موار یا دو ترجمعہ کریگا ف اس حدیث میں اول دو بار خدا کا ذکر کیا پھر دو کا ذکر کیا
سے کہ حق کا شے کہ منکر ہیں پیغمبر منافق کا جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے اور دل سے انکار رکھے ق ابو
برزہ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ
فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا لَا قَالَ لَكِنِّي أَفْقِدُ جُلَيْبِيبًا فَاطْلُبُوهُ ...
ابو برزہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسی کو گم کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہاں ہم فلانے اور
فلانے اور فلانے چار شخصوں کو تلاش کرتے ہیں پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسی کو تلاش کرتے ہو
انہوں نے کہا کہ ہاں ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہیں پھر حضرت نے ...
کہ کیا تم اور کو بھی تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ انکے سوائے ہم کسی کو تلاش نہیں کرتے حضرت
نے فرمایا و لیکن میں جلیبیب کو تلاش کرتا ہوں سو تم بھی اسکو تلاش کرو ف کسی جنگ میں
لڑائی کے بعد اصحاب اپنے عزیزوں اور دوستوں کی لاشیں تلاش کرتے تھے تب یہ حدیث حضرت نے فرمائی
پھر جب جلیبیب کی لاش ملی تو حضرت نے انکا سر اپنے زانو پر رکھا اور فرمایا کہ یہ میرا ہیں ...

۱۲۸۴ خ

خ سَعْدٍ أَبِي وَقَّاصٍ هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ بخاری کی یہ حدیث سعد بن ابی وقاص سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو فتح اور روزی نہیں ملتی مگر سبب ناچاروں غریبوں کے ...
ف یعنی اپنی قوت اور تدبیر پر گھمنڈ کرو تمکو فتح اور روزی غریبوں کی دعا کی برکت سے ملتی ہے
انکی حرمت اور خاطرداری اپنے حق میں غنیمت سمجھو انکو حقیر اور ذلیل مت جانو ق سمرة بن جندب

۱۲۸۵ ق

... هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا ... قَالَ لَكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي
فَأَخَذَا بِيَدِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ
كَلُّوبٌ مِنْ حَدِيدٍ يُدْخِلُهُ فِي شِدْقِهِ حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ
مِثْلَ ذَلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ هَذَا فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ قُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ
فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ
أَوْ صَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ بِهِ رَأْسَهُ فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ ...

فلا يرجع الى هذا حتى يلتئم رأسه وعاد رأسه كما هو فعاد اليه فضربه فقلت ما
هذا قالا انطلق فانطلقنا الى ثقب مثل التنور اعلاه ضيق واسفله واسع
تتوقد تحته نار فاذا ارتفعت ارتفعوا حتى كادوا يخرجون فاذا اخمدت رجعوا فيها و
فيها رجال ونساء عراة فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى اتينا على نهر من
دم فيه رجل قائم وعلى شط النهر رجل بين يديه حجارة فاقبل الرجل الذي في النهر فاذا
اراد ان يخرج رمى الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان فجعل كلما جاء ليخرج
رمى في فيه بحجر فيرجع كما كان فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى انتهينا الى
روضة خضراء فيها شجرة عظيمة وفي اصلها شيخ وصبيان واذا رجل قريب
من الشجرة بين يديه نار يوقدها فصعدا بي الشجرة فادخلاني دارا لم ار قط احسن
ولا افضل منها فيها رجال شيوخ وشباب ونساء وصبيان ثم اخرجاني منها فصعدا بي
الشجرة فادخلاني دارا هي احسن وافضل لم ار قط احسن وافضل فيها شيوخ و
شباب قلت لهما انكما قد طوفتماني الليلة فاخبراني عما رأيت قالا نعم اما الرجل
الذي رأيته يشق شدقه فكذاب يحدث بالكذبة فتحمل عنه حتى تبلغ الآفاق فيصنع
به الى يوم القيامة والذي رأيته يشدخ رأسه فرجل علمه الله القرآن فنام عنه
بالليل ولم يعمل فيه بالنهار يفعل به الى يوم القيامة والذي رأيته في الثقب فهم الزناة و
الذي رأيته في النهر آكل الربوا والشيخ الذي رأيت في اصل الشجرة ابراهيم والصبيان
حوله فاولاد الناس والذي يوقد النار مالك خازن النار والدار الاولى التي دخلت دار
عامة المؤمنين واما هذه الدار فدار الشهداء وانا جبريل وهذا ميكائيل فارفع
رأسك فرفعت رأسي فاذا فوقي مثل السحاب وفي رواية مثل الربابة البيضاء قالا ذاك
منزلك قلت دعاني ادخل منزلي قالا انه بقي لك عمر لم تستكمله فلو استكملته اتيت
منزلك بخاری اور مسلم میں سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا تم میں سے

خواب دیکھا ہی صحابہ نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا مگر مین نے تو آجکی رات خواب مین دیکھا دو مردون کو کہ میرے
پاس آئے سو انھون نے میرے دونو ہاتھ پکڑے سو مجھکو پاک زمین کی طرف لے گئے تو وہان
ایک مرد بیٹھا ہی اور ایک مرد کھڑا ہی اسکے ہاتھ مین لوہیکا آنکڑا ہی اسکو بیٹھے مرد کے گل پھڑے
مین ڈالتا ہی کہ اسکی گدّی تک پہنچ جاتا ہی پھر اسکے دوسرے گل پھڑے سے اسیطرح کرتا ہی
یعنے جبتک دوسرے گل پھڑے کو چیرتا ہی پہلا گل پھڑا اچھا ہو جاتا ہی پھر دو بارہ اسیطرح کرتا ہی
تو مین نے کہا کہ یہہ کیا ہی ان دونو مردون نے کہا آگے چل سو ہم آگے چلے یہان تک کہ چت لیٹے
مرد پار آئے اور ایک مرد اسکے سر پر پتھر لئے کھڑا ہی سو اس سے اسکے سر کو کچلتا ہی تو اسکو
جب مارتا ہی پتھر ڈھلک جاتا ہی تو اسکے طرف وہ چلا جاتا ہی کہ لے آوے سو یہانتک
پلٹ کر نہین پہنچتا ہی کہ اس کا سر جڑھ جاتا ہی اور درست ہو جاتا ہی جیسا کہ تھا سو وہ
مرد اسکی طرف پلٹ آتا ہی اور مارتا ہی سو مین نے کہا کہ یہہ کیا ہی انھون نے کہا کہ
آگے چل سو ہم چلے تو ایک گڑھے پر جو مثل تنور تھا پہنچے اسکا منہہ تنگ اور اندر کشادہ ہی
اسکے نیچے آگ جل رہی ہی سو جب کہ آگ بھڑکتی تھی اسکے اندر کے لوگ اونچے ہو آتے تھے یہان
تک کہ قریب تھا کہ نکل پڑین پھر جب بجھتی تھی تو اسکے اندر ہو جاتے تھے اور اسمین ننگے مرد
اور عورتین تھین سو مین نے کہا کہ یہہ کیا ہی انھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہان تک کہ خون
کی نہر پر پہنچے اسمین ایک مرد کھڑا ہی اور نہر کے کنارے پر ایک مرد ہی اسکے دونون
ہاتھون مین پتھر ہین سو وہ مرد سامنے چلا جو نہر مین تھا سو جب کہ اسنے چاہا کہ نکلے کنارے
والے مرد نے اسکے منہہ مین پتھر مارا سو اسکو ہٹایا جہان کہ وہ تھا سو جب وہ نکلنے
لگتا تھا اسکے منہہ مین پتھر مارتا تھا سو وہ پلٹ جاتا تھا اپنے مقام پر سو مین نے کہا کہ یہہ کیا
ہی انھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہانتک کہ ایک سبز باغ تک جا پہنچے اسمین ایک
بڑا درخت تھا اور اسکی جڑ مین ایک پیر مرد اور لڑکے ہین اور درخت کے قریب
ایک مرد ہی اسکے آگے آگ ہی وہ اسکو بھڑکا رہا ہی سو میرے ساتھی دونو مجھکو

پس درخت پر چڑھا لیگئے اور ایک گھر میں مجھکو داخل کیا کہ میں نے کبھی اُس سے بہتر اور افضل گھر
نہیں دیکھا کہ اُسمیں مرد ہیں بڈھے اور جوان اور عورتیں اور لڑکے پھر مجھکو اُنھوں نے اُس
سے نکالا تو درخت پر مجھکو چڑھا لیگئے سو ایک گھر میں مجھکو داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل
تھا کہ میں نے کبھی اُس سے بہتر اور افضل نہیں دیکھا اُسمیں بڈھے اور جوان ہیں سو میں نے اُن سے کہا کہ تم دونوں
نے مجھکو رات بھر گھمایا تو اب بتلاؤ مجھکو جو کچھ میں نے دیکھا ہے اُنھوں نے کہا کہ ہاں ہم بتلاتے ہیں وہ جس مرد
کو جو تو نے دیکھا تھا جسکے گل پھاڑے چیر جاتے تھے سو جھوٹا آدمی تھا کہ جھوٹی باتیں بنا کر لوگوں
سے کہتا تھا لوگ اُس سے سیکھکر اوروں سے نقل کرتے تھے یہاں تک کہ سارے جہان میں جھوٹ مشہور
ہو جاتا تھا تو اُسپر یہہ عذاب ہوا کریگا روز قیامت تک اور جسکو خدا نے قرآن سکھلایا سو قرآن
سے غافل ہو کر سو رہا یعنے تہجد میں قرآن نہ پڑھا اور دن کو بھی عمل نہ کیا یہی عذاب اُسپر ہوا کریگا
روز قیامت تک اور جسکو تو نے گڑھے میں دیکھا وہ حرام کار لوگ ہیں اور جسکو تو نے نہر میں دیکھا
سو وہ سود خوار اور جس بڈھے مرد کو کہ تو نے درخت کی جڑ پاس دیکھا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور یہہ
لڑکے کہ اُنکے گرد ہیں سو اُن لوگوں کے اولاد ہیں اور جو کہ آگ بھڑکاتا ہے سو مالک ہے دوزخ کا
داروغہ اور پہلا گھر جسمیں تو داخل ہوا تھا وہ عوام ایمانداروں کا مقام ہے اور یہہ گھر تو
شہیدونکا گھر ہے اور میں جبرئیل ہوں اور یہہ میکائیل ہے اب اپنے سر کو تو اُٹھا سو میں نے
اپنے سر کو اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سر سے اوپر بدلی ہے اور دوسری روایت یوں ہے کہ
میرے اوپر تہ بہ تہ سفید بدلی کی طرح کوئی چیز ہے اُنھوں نے کہا کہ یہہ تیرا مقام ہے تو میں نے کہا کہ
مجھے چھوڑ دو کہ میں اپنے مکان میں جاؤں اُنھوں نے کہا کہ ابھی تیری عمر باقی ہے کہ تو نے ابھی اُسکو
پورا نہیں کیا سو جبکہ تو عمر کو پورا کر چکیگا تو اپنے مکان میں آویگا **ف** اس حدیث میں جھوٹ اور
قرآن کی غافلی اور سود خوری کی سزا کا بیان ہے حفظ قرآن کا یہہ ہے کہ اُسکو ادب سے تلاوت کیا کرے
خصوصاً رات کو تہجد میں اور اُسکے احکام پر عمل کرے اور معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لڑکے بعد
مرنیکے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سپرد ہوتے ہیں اور ثابت ہوا کہ حضرتؐ کے سوائے

شہید ہونا بہتر اور مسلمانوں سے نہایت افضل ہے **ح** أَنَسٌ هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ
اللَّيْلَةَ يَعْنِي الذَّنْبَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا يَعْنِي قَبْرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کوئی تم میں ایسا شخص
ہے جسنے آج رات کو گناہ نکیا ہو سو ابو طلحہؓ نے کہا کہ میں ہوں حضرتؐ نے فرمایا کہ تو اسکی قبر میں
اُتر یعنے حضرتؐ کی بیٹی کی قبر میں **ف** انسؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کی بیٹی کے جنازے پر
حاضر ہوئے اور حضرتؐ قبر پر بیٹھے تھے اور آنسو جاری تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ہم
جو حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے رات کو حرکت نکی ہو یعنے عورت سے صحبت نکی ہو معلوم ہوا کہ قبر میں اُترنا
ہونا اس کا افضل ہے جسنے اس رات کو صحبت نکی ہو **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ
مِنَ الْقُرْآنِ قَالَهُ لِرَجُلٍ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ الَّتِي عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا
تجھکو کچھ قرآن یاد ہے یہ حضرتؐ نے اس شخص سے فرمایا جس نے اس عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تھا
جسنے ہبہ کیا تھا حضرتؐ پر اپنی جان کو **ف** اسکا قصہ مفصل ہو چکا کہ حضرتؐ نے اس عورت
کو نہ قبول کیا پھر اسکا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا اور مہر یہ مقرر کیا کہ مرد عورت کو
قرآن سکھلا دیوے **ہ** الشَّرِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ
ابْنِ أَبِي الصَّلْتِ قَالَهُ لَهُ مسلم میں شرید بن سویدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا
تجھکو امیہ بن ابی الصلت کے شعر یاد ہیں یہ حضرتؐ نے شرید بن سوید سے فرمایا **ف**
مصابیح میں شرید سے روایت ہے کہ میں ایک روز حضرتؐ کے پیچھے سوار تھا حضرتؐ نے
فرمایا کہ تجھے امیہ کا شعر یاد ہے میں نے کہا کہ ہاں یاد ہے میں نے ایک شعر پڑھا حضرتؐ نے
فرمایا اور پڑھ پھر میں نے دوسرا شعر پڑھا فرمایا اور پڑھ حتی کہ میں نے سو شعر پڑھا اسطرح سو شعروں پر میں
معلوم کیا چاہیے کہ امیہ زمانہ کفر میں ایک شاعر تھا اسکے شعر میں حمد الٰہی اور مذہب دینا
کا مضمون تھا اسواسطے حضرتؐ نے انکو سنا پھر فرمایا کہ اسکی زبان ایمان لائی اور دل

کا در اپنی زبان سے مضمون تو اچھے نکلیں لیکن دل سے گو ذرا رغبت دنیا کی نہ گئی اور یہی حال ہے
اکثر شاعروں کا کہ اشعار میں لطیفے مضمون تو نہایت خوب اور درست زبان سے نکلتے ہیں لیکن دل میں دنیا

۱۷۸۹

شعر گو زبان تیری رفشاں ہو گئی ۔ لب پر لگی سیاہی نہ گئی **ص** ابو هريرة هل
نظرت اليها فان في عيون الانصار شيئا قال الرجل انه تزوج امراة من الانصار
فقال قد نظرت اليها قال له على كم تزوجتها قال على اربع اواق كانما تنحتون الفضة
من عرض هذا الجبل ما عندنا ما نعطيك ولكن عسى ان نبعثك في بعث تصيب منه
قال فبعث بعثا الى بني عبس وبعث ذلك الرجل فيهم مسلم میں ابوہریرہؓ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اسکو دیکھ لیا ہے اسواسطے کہ انصار کی آنکھوں
میں کچھ ہوتی ہے یعنی بھوری یا کرنجی آنکھ ہوتی ہے پھر حضرت نے اس مرد سے کہا جس نے حضرت کو خبر دی
کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تو اس نے کہا میں اس عورت کو دیکھ چکا ہوں حضرت
نے فرمایا کہ کتنے مہر پر تو نے اس سے نکاح کیا اس نے کہا ایک سو ساٹھ درم پر تو حضرت نے
فرمایا کہ ایک سو ساٹھ درم پر مہر باندھا گویا کہ تم لوگ اس پہاڑ کی طرف سے چاندی کھود لیتے ہو
ہمارے پاس تو نہیں ہے جو ہم تجھکو دیویں ولیکن عنقریب ہے کہ تجھکو ہم کسی دوڑ میں بھیجینگے وہاں
تجھکو فائدہ ہوگا راوی نے کہا پھر حضرت نے بنی عبس کی قوم پر دوڑ بھیجی اور اس مرد کو بھی بھیجا
ف معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اسکو دیکھ لیوے تا کہ آخر کو افسوس
نہ کرنا پڑے اور طلاق کی نوبت نہ پہنچے اور اسکے عیب سے نقصان بیان کر دینا بھی درست ہے اور
معلوم ہوا کہ آدمی اپنے مقدور سے زیادہ مہر باندھے اسواسطے حضرت نے اسپر عتاب

۱۷۹۰

کیا لیکن از راہ کرم پھر اسکا تدارک کر دیا **ق** ابن عمر هل وجدتم ما وعدكم ربكم حقا ثم قال
انهم الآن يسمعون ما اقول قالها وقف على قليب بدر بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم نے سچ پایا جو تم سے تمہارے رب نے وعدہ کیا پھر حضرت
نے فرمایا کہ وہ لوگ ابھی سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جبکہ بدر کے

اونٹوں پر کھڑے ہوئے **ف** جب جنگ بدر میں اسلام کی فتح ہوئی تو مشرکوں کا گرفتار ہوئے
اور بہت سے مارے گئے حضرت نے انکی لاشوں کو کنوئیں میں ڈلوا دیا پھر یہ حدیث فرمائی

فصل فی فعل الامر

ان فعلوں و حدیثوں میں جو صیغۂ امر سے بصیغہ فعل امر کا

١١٩١ **خ** اَبُو سَعِيدٍ اِئْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ بخاری میں ابو سعید سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میری اقتدا کرو اور چاہئے کہ تمہاری اقتدا کریں جو تمہارے بعد ہیں **ف**
بعضے اصحاب صف سے پیچھے کھڑے تھے حضرت نے فرمایا آگے بڑھو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اول
صف کے لوگ نماز میں میری پیروی کریں اور دوسری صف والے پہلی صف والوں کی اقتدا کریں اسی
طرح سے آخر تک حضرت کا معمول تھا کہ ہوشیار اور دانا اصحاب کو صف اول میں کھڑا کرتے تھے
١١٩٢ تاکہ حضرت سے آداب نماز کے سیکھیں اور غیروں کو سکھلادیں **ق** عَلِيٌّ اِیْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ
فَاِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا قَالَهُ لِعَلِيٍّ وَالزُّبَيْرِ وَالْمِقْدَادِ وَيُرْوَى
اِنْطَلِقُوا حَتّٰى تَاْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ قَالَ لِعَلِيٍّ وَاَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ وَالزُّبَيْرِ بخاری اور مسلم
میں علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جاؤ روضہ خاخ کے باغ میں سو البتہ وہاں
ایک عورت سوار ہے اونٹ کے پاس ایک خط ہے سو اس سے اس خط کو لے لو یہ حضرت نے علی مرتضیٰ
اور زبیر اور مقداد سے فرمایا اور دوسری روایت یوں ہے کہ حضرت نے علی مرتضیٰ
اور ابو مرثد اور زبیر سے فرمایا چلے جاؤ یہاں تک کہ آؤ باغ میں جاؤ **ف** یہ عورت حاطب کا
کا خط مکہ کو لئے جاتی تھی حضرت کو وحی سے معلوم ہوا اسواسطے اصحاب کو بھیجکر
١١٩٣ چھین لانا اس قصہ مفصل ہو چکا **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ اِیْتُونِي بِكِتَابٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا
بَعْدَهُ اَبَدًا قَالَهُ فِي مَرَضِهِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ میں تمہارے واسطے نوشتہ لکھدوں تاکہ اس تحریر کے بعد تم
کبھی گمراہ نہ ہو حضرت نے یہ مرض الموت میں فرمایا **ف** بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت
ہے کہ پنجشنبہ کے دن حضرت کی بیماری سخت ہوئی اور درد غالب ہوا تو حضرت نے فرمایا لاؤ

تمکو کاغذ لکھدوں کہ جسکے بعد تم ہرگز مختلف اور حیراں ہو تو اصحاب نے کاغذ لانے میں
گفتگو کی پھر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہے درد سے ہذیان کہا ہے فاقہ ہو گئی ہے کہ
حضرت سے تحقیق کرو پھر حضرت کے پاس انکو تحقیق کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا مجھکو
چھوڑ دو جس حال میں ہوں میں اس سے بہتر ہے جسکو تم پوچھتے ہو اور حضرت نے انکو
تین چیز کی وصیت کی ایک تو یہ کہ مشرکوں کو عرب کے ٹاپو سے نکال دو اور دوسری یہ کہ ایلچیوں سے
سلوک کرنا جیسے میں کرتا تھا راوی نے کہا تیسری چیز مجھکو یاد نہیں رہی بعضے علما نے کہا
ہے کہ تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کر کے شام میں بھیجو اور بخاری میں ہے اسکے
دوسری روایت یوں ہے کہ جب حضرت نے کاغذ مانگا تو بعضے اصحاب نے کہا کہ حضرت پر درد کی
شدت ہے اور ہمارے پاس قرآن موجود ہے ہمکو خدا کی کتاب کفایت کرتی ہے اسلیے لکھانا چنداں ضرور نہیں
اور بعضوں نے کہا کاغذ لاؤ **ف** شیعہ اس مقام میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ پر طعن
کرتے ہیں کہ انھوں نے کاغذ حضرت کو نہ لکھنے دیا نافرمانی کی اور کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہے
اس کا جواب یہ ہے کہ تمھارے فہم کا قصور ہے عمر فاروق پر کوئی مقام طعن کا نہیں اسواسطے کہ اسوقت
حضرت کی کوٹھری میں اکثر اصحاب موجود تھے حضرت علی مرتضی بھی انہیں میں شامل تھے اور حضرت نے
سب حاضرین سے کاغذ مانگا تھا اگر عمر کاغذ لانے سے تھے تو علی کا ہاتھ کسنے پکڑا تھا حضرت کے
یہاں سوائے قرآن کے اور کسی چیز کے لکھنے کا دستور نہ تھا اور قرآن پورا ہو چکا تھا جو سب
اصحاب کو حاصل ہوا تھا اور بعد گفتگو کے حضرت سے پوچھا تھا لیکن حضرت نے فرمایا اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ کوئی امر واجب تھا اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نہ کرتے اسواسطے تبلیغ احکام کی حضرت
پر واجب تھی علاوہ اسکے حضرت بعد اس گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اگر لکھنا واجب ہوتا تو
دوسرے وقت اسکو ضرور لکھوا دیتے   لکھانا معلوم ہوتا ہے کہ جن تین چیزوں کے حضرت نے
وصیت کی انہیں کو لکھواتے اور یہ جو عمر فاروق نے کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہے اسکا
مطلب نہیں کہ سوائے قرآن کے حضرت کی حدیث کی بھی حاجت نہیں بلکہ اسکا یہ مطلب ہے

کہ رب بعد زنا نہیں الکمت کم دیکھی آبرو آزری کا پینے تھا سے دیکھو ہوتا کر حتے بے حساب کوئی نا محرم
دیں کا بانی زنا قرآن اور حدیث میں ہیں کی تفصیل ہو چکی ہی اسواسطے مکرر نہ لکھا وقت نے حضرت کو بہن سنت
جانا ہیں لکھو نیکی تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا اسکو نافرمانی نہیں کہتے مگر بہ حسن محبت اور خیر خواہی
ہی اسواسطے کہ دستور ہی کہ بیمار میں اپنے بزرگ اور عزیز کو مشقت کا ستے قرین جاتا ہی چنانچہ اگر استاد
بیمار ہو اور شاگرد کو سبق پڑھانے دے اسکے واسطے تو شاگرد دیکھ کر اسکی تکلیف کے سبب سے انکار
کرتا ہی یہ نافرمانی نہیں ہی مگر رسم محبت اور دلسوزی کی شعر خشم میان مشتی بر گنده یار عجب
نیامیرس در نظر ق قَالَتْ اِئْذَنُوا لَهُ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ وَبِئْسَ
اَخُو الْعَشِيرَةِ وَابْنُ الْعَشِيرَةِ یعنی رجلا بینا اذن علیہ بخاری اور مسلم میں حضرت
عائشہؓ سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرت پاس آنیکی اجازت مانگی حضرت نے فرمایا اسکو
آنے دو سو برا بیٹا ہی سبے قوم کا یعنی اپنی قوم میں برا آدمی ہی یا یوں فرمایا کہ اپنی قوم میں برا
مرد ہی اور دوسری روایت یوں ہی کہ اپنی قوم کا برا بھائی اور برا بیٹا ہی **ف** حضرت
عائشہؓ سے دوسری روایت یوں ہی کہ ایک شخص نے خدمت میں حاضر ہونیکی اجازت مانگی حضرت
نے اسکو اجازت دی اور فرمایا کہ برا آدمی ہی جب وہ حضرت پاس بیٹھا تو حضرت نے
اس سے خوش خلقی کی اور کشادہ پیشانی سے کلام کیا میں نے کہا کہ یا حضرت آپ نے تو اسکو
برا کہا تھا پھر جب وہ آیا تب حضرت نے اس سے اخلاق کئے تو حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ
مجھکو تو نے بدخلق اور فحش گو کب پایا مقرر بدترین خلق سے خدا کے نزدیک وہ شخص ہی
قیامت کے دن جسکی لوگ تعظیم ترک کریں اسکی بدی اور فحش گوئی کے ڈر سے اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ بد ذات آدمی کی حرمت اور توقیر کرنا اپنی حفاظت کے واسطے درست ہی اور
فاسق کی جب بے پردہ فسق کرتا ہو غیبت کرنا درست ہی تاکہ اور لوگ اسکے حال سے خبردار رہیں ق
قَالَتْ اِيذَنِي لَهُ فَاِنَّهُ [illegible] اَخُو الْعَشِيرَةِ بخاری اور مسلم
حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ افلح ابو القعیس کے بھائی کے حق میں حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اسکو آنے

ق ۱۲۹۲

ق ۵۱۵

دے اسواسطے کہ وہ تیرا شیر نوشی کے رشتے سے چچا ہے تیرا داہنا ہاتھ خاک آلودہ ہو اگر
ذکر نہ مانے **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابو قعیس کی جورو کا دودھ پیا تھا
جب عورتوں کو پردہ کا حکم ہوا تو افلح ابو قعیس کا بھائی میرے دروازہ پر آیا اور اسنے گھر میں آنے
کی اجازت مانگی میں نے کہا واللہ میں اسکو اجازت نہ دونگی جب تک کہ حضرتؐ نہ اجازت
دینگے اسواسطے کہ مجھکو ابو قعیس نے دودھ نہیں پلایا بلکہ اسکی جورو نے پلایا جب حضرتؐ گھر میں
تشریف لائے تب میں نے یہہ حال حضرتؐ سے عرض کیا اسوقت حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی
اسواسطے حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ جو نسب سے حرام ہے وہ شیر خوارگی سے بھی حرام ہے معلوم ہوا کہ
دایہ کے خاوند اور اسکے بھائی اور دایہ کی اولاد سے عورت کو پردہ کرنا ضرور نہیں کہ وہ محرم ہوگئے

۱۲۹۶ ق

ق ابو ہریرہؓ ادنیٰ ابن حجر نعول بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا افضل اسکے اہل عیال سے دینا شروع کر **ف** یعنی اہل عیال کا دینا فرض ہے اور غیر کو
دینا نفل ہے اور فرض نفل سے مقدم ہے چنانچہ اگلی حدیث میں اسکی تفصیل ہے جو ذکر ہے

۱۲۹۸ م

م ابدأ بنفسك فتصدق عليها فان فضل شيء فلاهلك فان فضل عن اهلك شيء فلذي
قرابتك فان فضل عن ذي قرابتك شيء فهكذا وهكذا ... اعتق غلاما
له عن دبر يقال له يعقوب مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اول اپنی
ذات سے شروع کر سو اسپر خرچ کر پھر اگر کچھ بچے تو اپنے اہل عیال کو دے پھر اگر تیرے اہل
عیال سے بچے تو اپنے رشتہ داروں کو دے سو اگر رشتہ داروں سے بھی بچے تو اسطرح اور اسطرح
یعنی داہنے اور بائیں ہر ایک محتاج کو دے یہہ حضرتؐ نے ابو مذکور انصاری کو مستفرمایا جب
کہ اسنے اپنے یعقوب غلام کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یعنی اسنے یون کہا تھا کہ جب میں مر جاؤں
تو میرا غلام آزاد ہے ایسے غلام کو مدبر کہتے ہیں **ف** مصابیح میں جابرؓ سے روایت
ہے کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اسکے پاس سوا اس غلام کے کچھ
کچھ مال نہ تھا جب حضرتؐ کو یہہ خبر پہنچی تو حضرتؐ نے اس کا آزاد کرنا درست نہ رکھا اور فرمایا

اگر بسکو کوئی لیتا ہی ایک شخص سے آٹھ سو درم کو تو ل لیا مر حضرت نے دو درم اسکے انصار کو
دے لئے اور یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ محتاج کی خیرات کرنی سے بڑا ابن عیال کا دینا ہے

١٧٩٨ ق

ہمارا مخالفین ہے وہ روایتیں ق اُمِّ عَطِيَّةَ اِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا قَالَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ زَيْنَبَ زَوْجَةِ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَتْ اَكْبَرَ
بَنَاتِهِ بخاری اور مسلم میں ام عطیہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میت کے داہنے طرفوں سے
اور وضو کے مقاموں سے غسل دینا شروع کرو یہہ حضرت نے ان عورتوں سے فرمایا جو حضرت کی
بیٹی کو غسل میت دیتی تھیں انکا نام زینب تھا ابو العاص بن ربیع کی بی بی حضرت کے بیٹیوں میں
بڑی سب سے بڑی تھیں ف معلوم ہوا کہ میت کا داہنے طرف سے غسل شروع

١٧٩٩ ق

کرنا سنت ہی اور داہنے طرف میں وضو کے مقاموں کو پہلے نہلانا اور ہاتھ کو مقدم کرے ق
اَبُو ذَرٍّ اَبْرِدْ ثُمَّ قَالَ انْتَظِرْ فَاِنَّ الْمُؤَذِّنَ بِالظُّهْرِ بخاری اور مسلم میں ابو ذر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دے ٹھنڈا ہونے دے یا کہ یوں فرمایا کہ انتظار
کر ٹھنڈ کر یہہ حضرت نے ظہر کے اذان دینے والے سے فرمایا ف یعنی گرمی کے موسم
میں ٹھنڈے وقت اذان کہا اور نماز پڑھنا مستحب ہے

١٨٠٠ ع

خ اَبُو هُرَيْرَةَ اَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ
فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو اسواسطے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی جوشش ہی ف
یعنی گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز میں تاخیر مستحب ہے تا کہ جماعت زیادہ ہو اور یہہ دونو

١٨٠١ ق

حدیثیں امام اعظم کی مذہب کی کمال دلیلیں ہیں ق كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ
عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَهُ لَهُ بخاری اور مسلم میں کعب بن مالک سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو افضل ان سے جو تجھ پر گذرا جب سے کہ تجھکو تیری ماں نے
جنا یہہ حضرت نے کعب سے فرمایا ف کعب جنگ تبوک میں حضرت کے
ساتھ نگئے تھے خدا اور رسول کا انپر پچاس دن عتاب رہا بعد انکی توبہ قبول ہوئی

۱۸۱۲

ق حضرت نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ مسلمان کشتی میں بہتر درجے ہیں جب ... روایت ہے عمرو بن عوف سے
عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ اَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى
عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا
تَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ وَيُرْوٰى فَتُلْهِيَكُمْ كَمَا اَلْهَتْهُمْ بخاری اور مسلم
میں عمرو بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اور امید رکھو اسکی جو تمکو خوش کرے
یعنے فتح اسلام کی قسم خدا کی تمکو تمہاری کا تم پر ڈر نہیں لیکن میں تمپر خوف کہاتا ہوں دنیا کی
کشایش اور بہتایت سے جیسے اگلی امتوں پر کشایش ہوئی ہو تم دنیا میں حرص و حسد کرو جیسے
انہوں نے کیا اور تمکو جب دنیا ہلاک کرے جیسے انکو ہلاک کیا اور دوسری روایت میں ہے کہ دنیا
تمکو غفلت میں ڈالے جیسا انکو غفلت میں ڈالا **ف** بحرین کے ملک سے حضرت کے پاس
مال آیا اسکو سنکے انصار لوگ جماعت پڑھکے حضرت کے سامنے ہوئے حضرت مسکرائے
اور فرمایا شاید کہ تم اسکی خبر سنکے آئے ہو انصار نے کہا ہاں تب حضرت نے یہہ حدیث
فرمائی اور فتح اسلام اور کثرت مال کی بشارت دی پھر کثرت مال کا فساد ارشاد فرمایا
ق عَائِشَةَ اَبْشِرِيْ يَا عَائِشَةُ اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّاَكِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اے عائشہ خدا نے تیری پاکی دامنی
بیان کر دی **ف** جب کہ حضرت عائشہ پر تہمت ہوئی اور انکی پاک دامنی میں قرآن اُترا

۱۸۱۳

تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَبْغِنِيْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَأْتِنِيْ
بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثٍ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کر لا میرے
واسطے پتھر کہ جنسے میں استنجا کروں اور نہ لا میرے پاس ہڈی اور گوبر کو **ف**
معلوم ہوا کہ ڈھیلے سے ملک کرنا یا خانہ کے بعد سنت ہے اور ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنا
درست نہیں اور اسیطرح کوئلے سے

۱۸۱۵

م اَكْثِرِ النَّصْرَ وَهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَنْفَسَ بَيَاضًا
قُصُّوْا الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا اَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ

لتزبابین تنتیا و مسلم من ابن عباسؓ روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اس عورت کو
اگر وہ جنے سفید رنگ لڑکا سیدھے بال بیعیب آنکھون والا تو وہ ہلال بن امیہ کا لڑکا ہی
اگر وہ عورت جنے سیاہ چشم لڑکا گھونگر والے بال پتلی پنڈلیون والا تو وہ لڑکا شریک بن سحما کا
ہی **ف** ہلال بن امیہ نے اپنی جورو کو شریک بن سحما سے عیب لگایا چنانچہ حضرتؐ نے
ان دونو مین جدائی کر وادی اسکی جورو حاملہ تھی اسواسطے حضرتؐ نے اصحاب سے یہ بات
فرمائی جب اسکے لڑکا پیدا ہوا تو حضرتؐ کو خبر ہوئی کہ شریک بن سحما کی شباہت پر ہی حضرتؐ نے
فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم پہلے جاری نہوگیا ہوتا تو مین اس عورت پر کچھ حکم کرتا یعنی سزا دیتا
اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ شباہت بھی حجت ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعیؒ کا لیکن
امام اعظمؒ کے نزدیک قیافہ اور شباہت حجت نہین اور حضرتؐ کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا ہوگا

۱۱۰۶ **خ** اُمّ خَالِدٍ بِنْتِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ اَبْلِي وَاَخْلِقِي ثُمَّ
اَبْلِي وَاَخْلِقِي ثُمَّ اَبْلِي وَاَخْلِقِي بخاری مین اُمّ خالد سعید بن عاص یا خالد بن سعید کی بیٹی سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کرے تو پہن پھاڑے پھر خدا کرے تو پہن پھاڑے پھر خدا
کرے تو پہن پھاڑے **ف** اُمّ خالد سے روایت ہی کہ حضرتؐ کے پاس بہت کپڑے آئے
انمین ایک چھوٹی سیاہ لوئی تھی حضرتؐ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ پہر مین اسکو پہناؤن گا صحابہ
چپ رہے پھر حضرتؐ نے مجھ کو بلا کر اپنے ہاتھ سے پہنا دی پھر یہ دعا دی

۱۱۰۷ **م** عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مسلم مین عبداللہ
بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو بخیلی سے اسواسطے کہ بخیلی نے تم سے اگلے
لوگون کو ہلاک کیا **ف** جب آدمی پر بخل غالب ہوا تو زکوٰۃ بھی نہ دیگا تو ظلم کرےگا

۱۱۰۸ **ق** کیا اسواسطے ایسی عذاب کے ہوا **ق** عَائِشَةَ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ بخاری اور مسلم
مین عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو دوزخ سے کھجور کی پھانک ہی دیکر یعنی صدقہ

۱۱۰۹ **م** دیکر تھوڑا بھی دوزخ سے بچاتی ہی **م** اَبُو هُرَيْرَةَ اِتَّقُوا اللّٰهَ عَنِّي تَاتُوا وَمَا

اللاعنان قال الذي يتخلى في طريق الناس او في ظلهم مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو دو لعنت کرنے والوں کاموں سے صحابہؓ نے کہا کہ وہ کام لعنت کرنے والے کون ہیں حضرتؐ نے فرمایا جو آدمی کہ لوگوں کی راہ میں جائے ضرور یعنی پیشاب پاخانہ کرے یا ان کے سایہ کے مقام میں **ف** راہ اور سایہ اور درخت کے نیچے جائے ضرور پھرنا رنج رسانی کا سبب ہے واسطے لوگوں کے پس لعنت کرتے ہیں اور بد کہتے ہیں

١١١٠ **خ** اقيموا الركوع والسجود فوالذي نفسي بيده اني لاراكم من بعدي اذا ما ركعتم واذا ما سجدتم بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پورا کرو رکوع اور سجدہ کیا کرو پس قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ البتہ میں تمہیں پیچھے سے دیکھتا ہوں جب کہ رکوع کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو **ف** بعضے دیہات کے لوگ مسلمان رکوع اور سجدے میں جلدی کرتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی

١١١١ **خ** اثبت احد فما عليك الا نبي وصديق وشهيدان وفي رواية فما عليك الا نبي او صديق او شهيد وكان عليه النبي صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم وابو بكر وعمر وعثمان رضي الله عنهم بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ٹھہر جا اے احد پس نہیں ہے تجھ پر مگر پیغمبر اور صدیق اور دو شہید اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ ٹھہر تو اوپر تیرے پیغمبر یا صدیق یا شہید کے کوئی نہیں اور اوپر احد پہاڑ پر حضرتؐ تھے اور ابو بکر صدیق اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم **ف** حضرتؐ ان اصحاب کے ساتھ احد کے پہاڑ پر تھے سو اس کو جنبش ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ پہاڑ تھم گیا یہ معجزہ ہے کہ جیسا حضرتؐ نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ شہید ہوئے چنانچہ معلوم ہوا کہ جنبش پہاڑ کی از راہ افتخار تھی کہ ایسے بزرگواروں نے اس کو مشرف کیا

١١١٢ **ق** اجب عني اللهم ايده بروح القدس قاله لحسان بن ثابت بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جواب دے میری طرف سے الٰہی اس کی جبریل سے مدد کر یہ حضرتؐ نے حسان بن ثابت سے فرمایا **ف** کفار قریش بے

حضرت کی حو کی فرض تب حضرت نے اسکا جواب لکھ دیا **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ

1812 **ق**

الْمُوبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ

اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ

الْغَافِلَاتِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو سات گناہ ہلاک کرنے

والیوں کو ہلاک کر ڈالنے ہیں اصحابؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کون سے گناہ ہیں فرمایا کہ خدا کے

ساتھ شریک کرنا اور جادو اور اس جان کو مارنا جس کا مارنا خدا نے حرام کیا ہے مگر حق پر مارنا

درست ہے اور بیاج کھانا اور یتیم کا جسکے باپ لڑکے کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافروں

کے سامنے سے بھاگنا اور جادو سے دیوانی کرنا اور عورتوں کو جو بدکاری سے واقف نہیں انکو

عیب لگانا **ف** ہر چند بہت سے گناہ کبیرہ سات سے بڑھ کر ہیں اور حدیثوں میں انکا

1814 **ق**

ذکر ہے سو قبل سے ہی گناہ ہونگا ذکر یا معلوم ہو گا **ق** ابْنُ عُمَرَ اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ

بِاللَّيْلِ وِتْرًا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنی

رات کی نماز میں پچھلی نماز وتر کرو **ف** یعنے تہجد کے بعد وتر چاہیئے اور جو شخص کو کسی رات کو

اٹھنا بھروسا نہیں کسی بات کو سو جاتا ہو اسکو لازم ہے کہ وہ پہلے عشا کے وقت پڑھ لیا کرے لیکن

حضرتؐ کے فعل سے ثابت ہے کہ وتر کے بعد دو رکعت بیٹھکر پڑھتے تھے **ق** ابْنُ عُمَرَ أَجِيبُوا

هٰذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ

حضرتؐ نے فرمایا کہ اس دعوت کو قبول کیا کرو جبکہ اسکے واسطے بلائے جاؤ **ف** یعنے

1815 **خ**

سنت ہے کہ اسکو قبول کرنا مرد ہیں **خ** عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ... عَمِّهِ

الْحَجِّ حَتَّى يَطْلُعَ لَهُ الثُّلُثُ قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَوْمَ الْفَتْحِ كَذَا

دَعَمَ ... وَهُوَ بَيْنَ ... عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بخاری میں عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مکہ کا ابو سفیان کہا کے

گھر تک پہنچا گھوڑوں کے ادھر جماعت کے اسلام کے لشکر کو دیکھے تو حضرت نے عباس

ابن عبد المطلب نے فرمایا شیخ کچھ کر دی تھی و ... اسطرح جس سے عروہ بن العاص ...
کے نام سے حد ... کی کتنی صفت میں ... قائل ہیں ف ... قصہ ...
کی پاس ہو چکا م الصدانا اخوانی تخوہ اللہ احب الی آیات ...
... کہ حضرت نے فرمایا کہ ... کہ ... ملاک ...
ف سے مدح و تعریف ... اور ... حضرت سے ...
... ذکر دیا ... اور ... مدح ...
... اسکا ... کہ حضرت کی جو مدح ...
... اخلاق ... کہ ... حال ...
... اگر کوئی ...
... اور ... لوگ ...
مدح ... م ابوہریرۃ احیدوا یا ابی سار اعلکم
... اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...
... کہ حضرت نے فرمایا ...
... م الا ...
... ملاک ... العربی ...
... حضرت نے فرمایا ...
... ف صبح کو حضرت نے ...
... پانی ...
...
خ ... احمد ...
... کہ حضرت نے فرمایا ...

۱۱۱۷ م

۱۱۱۸ م

۱۱۱۹ م

۱۱۲۰ خ

عمر فاروق کو یہ حضرت نے جابر سے فرمایا کہ جابر سے اپنے قرض ادا ہو جانے کی حضرت کو خبر
دیں **ف** جابر کے باپ جنگ اُحد میں شہید ہوئے اور بہت قرض تھا اور صاحب اُن کے باغ میں
یہود اُنھوں نے جابر کو قرض جو اُن کو دینا تھا بہت تھا اور خرما کم اُنھوں نے قبول نہ کیا جابر نے
حضرت سے سفارش کروائی قرضخواہ یہودی تھے اُنھوں نے نہ مانا حضرت نے جابر سے فرمایا کہ جو
قسم کے خرما ہوں علیحدہ علیحدہ ڈھیر کر جب جابر نے ڈھیر لگائے تو حضرت ایک ڈھیر کے
گرد گھومے اور بیٹھ گئے پھر جابر سے فرمایا کہ قرضخواہوں کو تول تول کے دینا شروع کر
جابر نے دینا شروع کیا یہاں تک کہ سب قرض ادا ہو گیا جابر سے روایت ہے کہ باوجودیکہ سب قرض
ادا ہوا لیکن وہ ڈھیر جس پر حضرت بیٹھے تھے گویا کہ اس میں سے کچھ کم نہیں ہوا جابر نے کہا یا حضرت سب قرض
ادا ہو چکا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جا عمر فاروق کو اس حال کی خبر کر دے اور مطلب
یہ کہ عمر فاروق کو جابر کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی جب جابر نے عمر فاروق کو خبر دی انھوں نے کہا کہ
حضرت تشریف لے گئے تھے اسی میں جان لیا تھا کہ اب ضرور برکت ہو گی **ق** عائشۃ ادعی لی ابابکر
اباک واخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا اولی ویابی
اللہ والمؤمنون الا ابابکر بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ بلا لا میرے پاس اپنے باپ ابوبکر کو اور اپنے بھائی کو تا کہ میں ان کو نوشتہ لکھ دوں
خلافت کا اس واسطے کہ میں خوف کرتا ہوں کہ آرزو کرے کوئی اور کہے کوئی کہ سوا ابا بکر کے کوئی کہے
یا ابوبکر میں لائق ہوں خلافت کا اور انکار کرے گا خدا اور مسلمان لوگ مگر ابوبکر سے **ف** اول
حضرت نے چاہا تھا کہ صدیق اکبر کو خلافت نامہ لکھ دیں تا کہ دوسرے کو دعویٰ نہ رہے پھر قصد یاد
موقوف رکھا یہ جان کے کہ تقدیر میں لکھا ہی ہے کہ صدیق اکبر خلیفہ ہوں گے اور اجماع مومنین کا انھیں کی
خلافت پر ہوگا اور اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سوائے صدیق اکبر کے کسی کی
خلافت حضرت کو منظور نہ تھی **ق** عائشۃ اذکروا اسم اللہ وکلوا
مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ذکر کر لیا

کرو خدا کے نام کو اور کھایا کرو ف حضرت عائشہ سے کہا کہ یا رسول اللہ صاحب قوم میں کہ تازہ داخل
ہوئے ہیں ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ ذبح کے وقت خدا کا نام لیتے ہیں یا نہیں تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس لیے کہ اول اسلام پر تھا کہا جاتا ہے وہ لوگ خدا کے نام کو ذبح کے وقت
ترک کرتے ہونگے تم نہیں جانتے اس واسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ مطلب نہیں کہ اگر چہ یقین
سے ذبح کے وقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو تمہارے بسم اللہ کہنے سے پاک ہو جاویگا اسواسطے
کہ بسم اللہ کہنا ذبح کے وقت شرط ہے ق انس ذکر وا اسم الله عليه وليأكل كل رجل مما يليه

۱۴۲۳ ق

بخاری اور مسلم نے روایت کی انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ کہو اور چاہیے
کہ ہر شخص اپنے قریب طرف سے کھایا کرے ف یعنی رکابی کے بیچ سے نہ کھاوے اور نہ
دوسری طرف سے مگر اپنی طرف سے ق عائشة اذهب فاحث في افواههن من التراب يا

۱۴۲۴ ق

جعفر بن ابي طالب حين اتى الخبر لحال عليه قال الرجل ان تعلنا ما رسول الله صلعم
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور انکے منہ میں خاک ڈال دے
یعنی جعفر بن ابی طالب کی عورتوں کے جنکو انہوں نے رو رو کر جعفر پر رونا شروع کیا یہ حضرت نے
اسی وقت فرمایا جب اسنے کہا تھا یا رسول اللہ عورتیں ہم پر غالب ہو گئیں ہیں کہا نہیں مانتیں اور
یہ ویسے اور منہ میں ڈالو تب ف جعفر طیار کہ حضرت نے لڑائی پر بھیجا تھا جب انکی شہادت کی
خبر آئی تو حضرت کو بہت غم ہوا اور جعفر کے گھر کی عورتیں تو گر کے رونے لگیں ایک شخص نے حضرت
کو اس حال کی خبر دی حضرت نے فرمایا کہ ان کو جا کر اور رکو اسنے جا کر منع کیا عورتوں نے نہ مانا
اسنے پھر حضرت سے عرض کیا کہ نہیں مانتیں پھر حضرت نے فرمایا کہ پھر جا اور منع کر اسی طرح تین
بار حضرت نے اسکو بھیجا اسنے کہا کہ یا حضرت وہ عورتیں نہیں مانتیں اور ہم پر غلبہ کرتی
ہیں جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور عورتوں پر غصہ کیا اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ رونے اور چلا کر رونیکی حرمت تھا کہ تمام ثابت ہوئی ق ابو هريرة اذا ما اطعم

۱۴۲۵ ق

املك يعني عتقا فيه تمرا فكانه للذي اصاب اهله في رمضان بخاری اور مسلم

مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جا اور اپنے گھر والوں کو کھلا دے ان کو مگر
جو لوگ کہ پس یہ حضرتؐ نے اس مرد سے فرمایا جسنے اپنی عورت سے رمضان میں صحبت کی تھی ف
ایک مرد آیا اسنے کہا کہ یا حضرتؐ میں ہلاک ہوا حضرتؐ نے فرمایا کیا ہوا اسنے کہا کہ میں نے رمضان
میں اپنی عورت سے صحبت کی اور میں روزہ دار تھا حضرتؐ نے فرمایا غلام آزاد کر اسنے
کہا مجھکو مقدور نہیں حضرتؐ نے فرمایا دو مہینے برابر روزہ رکھ اسنے کہا مجھکو طاقت
نہیں حضرتؐ نے فرمایا تو ساٹھ محتاجوں کو کھانا دے اسنے کہا کہ مجھکو مقدور نہیں حضرتؐ نے
فرمایا تو بیٹھ جا پھر تھوڑی دیر کے بعد حضرتؐ کے پاس ٹوکرا کھجور کا آیا پس حضرتؐ نے
فرمایا اسکو لیجا اور محتاجوں کو دے اسنے کہا کہ یا حضرتؐ مدینہ میں مجھسے زیادہ تر کوئی محتاج
نہیں حضرتؐ نے تبسم کیا پھر یہ حدیث فرمائی کہ جا یہ کھجور دیا جاتا ہے خود کھا اور دست
ہیں اسواسطے بعضے علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اسی
شخص کو یہ حکم خاص ہے اور بعضوں نے کہا حضرتؐ نے اسکی محتاجی دیکھکر اسکو اسطرح فرض
ادا کرایا ہے جسکو مقدور ہو تو کفارہ ادا کرنا چاہیے ق سہل ابن سعد اذهب فقد ملكتها
بما معك من القرآن بخاری اور مسلم میں سہل ابن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جا میں نے تجھکو اس عورت کا مالک کر دیا قرآن یاد کر لینے کے بدلے یعنی
اس عورت کو قرآن یاد کرا دینا یہی اسکا مہر ہے باقی قصہ مفصل ہو چکا ق [illegible]
اذهبوا بخميصتي هذه الى ابي جهم وأتوني بانبجانية ابي جهم فانها الهتني
آنفاً عن صلاتي بخاری اور مسلم میں جناب حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ میری اس سیاہ بوٹی دار کملی کو ابو جہم کے پاس لیجاؤ اور میرے
پاس ابو جہم کی موٹی کملی لے آؤ اسواسطے کہ اسنے مجھکو ابھی نماز میں غافل کر دیا ف
انبجانیہ ایک رنگ سیاہ کملی جو کوٹھی جسکے دونوں کناروں پر دھاریاں
تھیں حضرتؐ کو تحفہ بھیجی حضرتؐ نے اسکو اوڑھکے نماز پڑھی پھر نماز کے بعد سے

۱۴۲۴ ق

۱۴۲۷ ق

حدیث فرمائی ہیے اسکی قیمت کیا اور نقش کاری سے حسن جح اور مصنوع میں حلہ لی الا بو مسطلہ
حضرت نے اسکو پھیرا اور اسکے عوض میں ایک کملی منگوائی تا کہ اسکی خاطر شکنی نہو معلوم ہوا کہ
لباس کہ جسمیں نقش نگار اور دھاریاں ہوں نماز میں حضور قلب میں خلل ڈالتا ہے اور اسیطرح ہر شے اور
ہر کام کہ جس کا حضور قلب میں خلل ہو ساری عمر کرو وہ ہر کہ مقصود نماز سے حضور ہی ق عمران بن حصین سے روایت ہی کہ
فسألك وأعطي أنا الكريم مما بيّن ما رجل من العرب فسيأتيك الله به قال فجاء
سلمة العريس ليأتيا المزادتين بخاری اور مسلم میں عمران بن حصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جاؤ اور اس طعام کو لیکے گھر والوں کو کھلاؤ اور دیا اسکو ایک کپڑا جسپر پانی کی مشک کا نشان تھا اور حضرت نے
ہوا سکے اسکو پانی پلایا پھر حضرت نے لیا اس عورت کے پہرے سے اور مشک والی عورت سے فرمایا
ف حضرت کسی سفر میں تھے گرمی کی شدت ہوئی اور پیاسے لوگ سب بے حال ہوئے پانی کہیں
معلوم نہوا ہو حال حضرت نے کیا حضرت نے دو شخص کو پانی تلاش کرنے کے واسطے بھیجا
انہوں نے دیکھا کہ ایک عورت اونٹ پر سوار پانی کی مشک لادے چلی جاتی ہی اسکو حضرت کے پاس
لائے حضرت نے مشک سے پانی لیکر لوگوں کو پلانا شروع کیا یہاں تک کہ لوگ سب آسودہ ہوگئے اور وہ
مشک اسیطرح پانی سے بھری رہی پھر حضرت نے فرمایا کہ اس عورت کو کچھ دے دو جیسے کھجور
اور آٹا وغیرہ جب عورت نے دیکھا یہ حدیث فرمائی **م** ابی سودہ
این مجرمة ارجع الی ثوبك فخذه ولا تمشوا عراة قال لہ مسلم میں مسور بن مخرمہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے کپڑے کی طرف لوٹو اور اسکو لے اور پہن کر واپس آؤ
پھر حضرت نے مسور سے فرمایا **ف** مسور سے روایت ہی کہ میں بھاری پتھر
لے جاتا تھا میرا تہبند کھل پڑا اور میں اسکو نہ باندھ سکا اور میرے ستر کھل گیا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ثابت ہوا کہ ستر عورت فرض ہی **ہ** عمر
ارجع فاحسن وضوءك قال له رجل توضأ فترك موضع ظفر
على قدمه فرجع فتوضأ ثم صلى مسلم میں حضرت عمر سے روایت

1821 ق

1829 بر

1830 م

ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا سو ایسی طرح سے اپنا وضو کر پھر حضرت نے اس کو
کہا جیسے وضو کیا تو ایک ناخن برابر چھوڑا ہے قدم پر خشک چھوڑا پھر وہ شخص پلٹا سو
وضو کیا پھر نماز پڑھی ف معلوم ہوا کہ اعضاء وضو کو اگر خشک رہے تو بھی وضو کو اول کرنا
ق ابن عباس یارجع فحج مع امرأتک قال الرجل انی کتبت فی غزوة
کذا وکذا وامرأتی حاجة بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا اور اپنی جورو کے ساتھ حج کر پھر حضرت نے
اس مرد سے کہا جس نے کہا تھا کہ یا حضرت میرا نام لکھا گیا فلانی لڑائی میں لکھا گیا اور
اور میری جورو حج کو جاتی ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بدون اپنے
خاوند یا محرم کے حج کرنا درست نہیں ق ان ہذا [illegible] ارجع فصل فانک لم تصل
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا پھر نماز پڑھ
کہ تیری نماز نہیں ہوئی ف حضرت مسجد میں تھے کہ ایک شخص نماز پڑھ کے چلا حضرت کو سلام کیا
حضرت نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تو اپنی نماز پھر پڑھ تیری نماز نہیں ہوئی اس شخص نے
پھر پہلی طرح سے نماز پڑھی اور سلام کر کے چلا حضرت نے فرمایا کہ پھر نماز پڑھ تیری نماز
نہیں ہوئی اسی طرح تین بار اس نے نماز پڑھی پھر اس شخص نے کہا خدا کی قسم مجھ کو اس سے زیادہ نہیں آتا
تب حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کو اٹھ کھڑا ہوا کرے تو اللہ اکبر کہا کر پھر پڑھا کر جو کچھ
قرآن سے یاد ہو پھر رکوع کیا کر آرام اور تسکین سے پھر سر اٹھایا کر یہاں تک کہ سیدھا
ہو جاوے پھر سجدہ کیا کر اطمینان سے پھر سر اٹھایا کر اطمینان سے بیٹھ
پھر اسی طرح ہر رکعت میں کیا کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان [illegible]
[illegible] ق عائشة ان سہلة
عنہ ویذہب الذی فی نفس ابی حذیفة فقالت سہلة بنت سہیل بن عمرو جاءت
قالت یا رسول اللہ انی اری فی وجہ ابی حذیفة من دخول سالم [illegible]

ما أتت ركبت آمر صبي وهو رجل كبير فتبسم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
وقال قد علمت انه رجل كبير رواه مسلم اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا اگر تو دودھ پلا دے سالم کو تاکہ ہو وے تو اس پر حرام درمیان ہو جاوے اور دیکھنا
جاتا رہے گا ابو حذیفہ کے جی میں آیا ہے حضرت نے سہلہ بنت سہیل ابو حذیفہ کے بیٹے سے فرمایا
اس نے کہا یا رسول اللہ میں ابو حذیفہ کے منہ پر کچھ کراہت سے دیکھتی ہوں سالم کے آنے
آنے سے تب حضرت نے فرمایا کہ تو اسکو دودھ پلا دے اس نے کہا اور وہ کیونکر اسکو دودھ
پلاؤں اور حالانکہ وہ مرد بڑا ہے پس ہنسے اور [illegible] جوان مرد کو کیونکر پلاؤں حضرت
نے تبسم کیا اور فرمایا البتہ میں نے جانا ہے کہ وہ جوان مرد ہے لیکن حالی سے [illegible]
ہیں حکم [illegible] کسی برتن میں کر کے پلا دے ف اور حذیفہ کا ساتھ آزاد غلام [illegible]
اسکا [illegible] ہمیشہ آتا تھا اس واسطے حضرت نے یہ تدبیر بتلائی [illegible] ہو جاوے گی
حرمت [illegible] ہوئی ہے [illegible] ظاہر ہے تو
کا حکم سالم کو خاص ہے یا کہ یہ حکم منسوخ ہے ۵ ابو هريرة ان النبي [illegible] الله
[illegible] مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار [illegible]
اس واسطے کہ خدا [illegible] ف حضرت نے ایک [illegible] کو دیکھا کہ [illegible]
جاتا ہے اور [illegible] طرف [illegible] اسکو کھانے جاتے ہیں حضرت نے [illegible]
لوگوں نے کہا [illegible] حضرت نے [illegible] فرمایا [illegible]
[illegible] معلوم ہوا کہ [illegible]
اور [illegible] ۵ جابر [illegible] بالمعروف اذا [illegible]
[illegible] مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے
[illegible] قرآن [illegible] زیادہ [illegible] تکلیفات [illegible]
[illegible] کی طرف [illegible]

ق

لے حضرت نے خوف دیا اگر حسن سے اثر دانتوں کے قرآنی کا مسئلہ ہو حق

ام سلمۃ استرقوا لہا فان بہا النظرۃ وکان رأی جاریۃ فی بیتہا فی وجہہا

سفعۃ بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

اسکے واسطے جھاڑ پھونک کرو کہ اسکو نظر لگی ہے جب حضرت نے ہو دیکھا حضرت ام سلمہؓ کے

گھر میں ایک لڑکی کے منہ پر زردی دیکھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نظر کا اثر درست

ہے اور قرآن اور اسماء الہی سے جھاڑ پھونک کرنا جائز ہے لیکن حسن سے کچھ مصرعوں ہی سے کہ

جن کے معنی معلوم نہ ہوں مگر درست نہیں ہ جابر استکثروا من النعال فان الرجل لا یزال

راکبا ما انتعل مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جوتیاں بہت سی زیادہ

ساتھ رکھو سو اسلئے کہ آدمی ہمیشہ سوار رہتا ہے جب تک جوتا پہنے ف سفر میں یہ بات ضرور

ہے کہ حاجت بھی ہو واسطے حضرت نے کو ہر ایک کی ضرورت اسکو جدا دار ...

واسطے اسکے اور حاجت بھی کہ جوتا پہنے آدمی سوار کی طرح جیسے کہ بے تکلیف ہوتا ہے ق

ابوہریرۃ استوصوا بالنساء خیرا فانہن خلقن من ضلع وان اعوج ما فی الضلع

اعلاہ فان ذہبت تقیمہ کسرتہ وان ترکتہ لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتوں

کے حق میں سو اسلئے کہ عورتیں پیدا ہوئی ہیں پسلی سے اور پسلی میں زیادہ ٹیڑھی اوپر کی ہے

اگر تو اسکو سیدھا کرنا چاہیگا توڑ دیگا اور اگر اسکو چھوڑ دیگا ٹیڑھی ہی رہیگی سو میری وصیت قبول کرو

عورتوں میں ف حضرت حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئیں سو اسکی اصلی پسلی ٹیڑھی اور

کامل سیدھا ہونا ممکن نہیں ہو سکتی بالکل اور اسکی ... مردوں ...

سو واسطے حضرت نے انکے حق میں ایسی وصیت کی کہ مرد ان سے ... آدمی کو

سے ... مطلب کا ... اور اسکی ... پر صبر کرے ... چال ...

الکل ... وہ ... ہوا ... کرے کہ ... ہر ...

حاصل یہ ہے کہ جنازہ جلد لے جاؤ اگر صالح ہے تو اس کو خیر کی طرف جلد پہنچاؤ اور اگر وہ شرِیر ہے
تو اپنی گردن سے جلد اتارو ۱۸۲۶ ق اَبُو هُرَيْرَةَ اَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ
فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوهَا اِلَى الْخَيْرِ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ
بخاری و مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جنازہ لے جانے میں جلدی کرو سو اگر
اگر مردہ نیک ہے تو اسکو تم نے بھلائی کے نزدیک کر دیا یعنے قبر میں جا کر ثواب پاویگا اور
اگر نیک نہیں تو تمنے اپنی گردن سے شر کو اتار دیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن و دفن
میں جلدی کرنا مستحب ہے ۱۸۲۹ ق اَبُو ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ
اور مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوذر جب تو شوربا پکاوے تو اس میں
پانی زیادہ ڈال اور اپنے ہمسایہ کی طرف بھیج ف حاصل یہ ہے کہ جس کا گھر پاس ہو یا قریب ہو
وہ ہمسایہ ہے ۱۸۳ م اَبُو هُرَيْرَةَ اُسْكُنْ حِرَاءُ فَمَا
عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ
وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ
اِهْدَاْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَعَلَيْهِ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَ
عَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ ٹھہر جا اے حرا پس تجھ پر تو نبی اور صدیق اور شہید کے کوئی نہیں اور اس پہاڑ پر حضرت
تھے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور سعد بن ابی وقاص تھے اور ایک روایت
میں ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ٹھہر جا اور تجھ پر سوا ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ کے نہیں ف
ابوبکرؓ کا صدیق ہونا عالم پر ظاہر ہے باقی سب لوگ شہید ہوئے سوا سعد بن ابی وقاص کے کہ وہ بیمار
ہو کر مرے مگر وہ بھی شہیدوں میں داخل ہوئے جیسا کہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ وہ بیماری سے
مرے وہ بھی شہید ہیں ۱۸۳ م اَبُو هُرَيْرَةَ اِسْمَعُوْا اِلٰى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ اِنَّهُ لَغَيُوْرٌ وَاَنَا اَغْيَرُ
مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ يَعْنِيْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ

سے فرمایا کہ سنتے ہو اپنے سردار کے قول کو مقرر غیرت دار ہے اور میں اس سے زیادہ غیرتمند ہوں اور خدا
مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے سردار سے مراد سعد بن عبادہ ہے **ف** سعد بن عبادہ انصاریوں کے سردار
تھے انہوں نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ اگر میں اپنی جورو کے پاس کسی مرد کو پاؤں تو اسکو چھوڑ دیکے
چار گواہ تلاش کروں حضرت نے فرمایا کہ ہاں اسلیے کہ زنا کا دعویٰ اسیوقت ثابت ہوگا جب
چار گواہ ہوں سعد نے کہا ہرگز نہیں قسم کھاتا ہوں اس ذات پاک کی جسنے تجھکو دین حق بھیجا
کہ اگر اس حالت میں میں دیکھوں تو لب ہی مار ڈالوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہے یعنی یہ
قول غیرت کے سبب سے ہے اور غیرت خدا اور رسول کو پسند ہے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ مرد کا زنا کے وقت قتل کرنیسے عند اللہ گناہ نہیں لیکن اگر گواہ نہونگے تو حاکم قصاص لیویگا

١٨٢٢ **ھ** وائل بن حجر اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ قال لسلمة
بن یزید الجعفی مسلم میں وائل بن حجر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کہا سنو اور
اطاعت کرو اپنے بادشاہوں کی اسواسطے کہ انپر فرض ہے جسکا بوجھ اونپر ہے اور تمپر فرض ہے جسکا
بوجھ تم پر ہے یہ حضرت نے سلمہ بن یزید سے فرمایا **ف** سلمہ نے کہا کہ یا حضرت اگر ہمارے
سبب سردار ہوں کہ ہم سے اپنی اطاعت لیویں اور ہمارا حق نہ دیویں تو اسوقت میں ہم کیا کریں
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگرچہ وہ ظلم کریں تو بھی تمپر اطاعت واجب ہے اگر
وہ عدالت کرینگے تو خدا انسے سمجھیگا

١٨٢٣ **ق** ام الحصين اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ
عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ بخاری یا مسلم میں ام الحصین سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کہنا مانو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تمپر سردار ہو گویا کہ سر اسکا
منقی ہے **ف** غلام حبشی کا حلیفہ اور بادشاہ ہونا درست نہیں تو یہ حدیث میں
ریاست جبری مراد ہے یعنی اگر حبشی تمہارا جمعدار یا صوبہ دار ہو تو اسکی بھی اطاعت ضرور
ہے اگرچہ وہ ظاہر اور مگر لایق ہو اسواسطے کہ اسکی اطاعت درحقیقت خلیفہ کی اطاعت
ہے جسنے اسکو سردار بنایا

١٨٢٤ **ق** عائشة اسير لها ناعيتها يا ام الولد وليس اعتق

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو بریرہ لونڈی کو مول لے
پھر اسکو آزاد کر دے اسواسطے کہ آزاد لونڈی غلام کے مال کا وہی وارث ہوتا ہے جو آزاد کرے
اور ایک لونڈی کو حضرت عائشہؓ نے چاہا کہ مول لیویں اور آزاد کریں اسکے مالکوں نے کہا کہ ہم اس شرط
پر بیچتے ہیں کہ اسکی وراثت کا حق ہمکو ملے تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یعنی وراثت حق
آزاد کرنیوالے کا ہے اسکے مالک کا حق نہیں شرط کرنے سے **ق** اَبُو مُوسیٰ اَنَّہٗ اَمَرَ بِمَا مِنْہُ
وَاَفْرِغَا عَلٰی وُجُوْھِکُمَا وَنُحُوْرِکُمَا وَاَبْشِرَا یَعْنِیْ بِمَا اجْتَمَعَ مِنْ وُضُوْئِہٖ ثُمَّ مَجَّ
فِیْہِ قَالَ لِاَبِیْ مُوْسیٰ وَبِلَالٍ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ تم دونوں اس پانی کو پیو اور اپنے منہ اور سینوں پر ڈالو اور خوش ہو جیسے انکے
پانی کا پانی جسمیں حضرتؐ نے وضو کیا تھا اور کلی ڈالی تھی یہہ حضرتؐ نے ابو موسیٰ اور بلال
سے فرمایا **ف** حضرتؐ کے کلمات کی برکت سے ہوگا سب سے قسمت ابو موسیٰ اور بلال کی جیسے
پیٹ میں گیا **خ** یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَبَشِّرُوْا کا یہہ ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ آسانی کیا کرو لوگوں کو ثواب یاد دلا کے **ف** یعنی سب نعمتیں بہشت کی
یاد دلاؤ اور راحت کا کام کیا کرو اس کا موجب ہے **ق** ابن عمرؓ انْشَقَّ الْقَمَرُ فَقَالَ اشْھَدُوْا وَاشْھَدُوْا
وَیُرْوٰی اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ ثُمَّ قَالَ عَبْدُاللّٰہِ بِنَا ہِیَ الْعَیْنُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ اور
عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا لوگوں سے کہ گواہ رہنا گواہ رہنا اور دوسری
روایت یوں ہے کہ الٰہی تو گواہ رہیو یہہ حضرتؐ نے چاند کے پھٹنے کے وقت فرمایا **ف** عبداللہ
بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم منا میں تھے جب کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا حرا کے پہاڑ پر تھا
اور دوسرا پہاڑ کے پیچھے تب حضرتؐ نے ہمسے فرمایا کہ دیکھو اور شاہد رہو اور یہہ کیا رہی میں
انسے بہت دور ہی کہ کفار مکہ نے حضرتؐ سے معجزہ مانگا تو حضرتؐ نے اکرامت قمر دکھایا (قاضی عیاض کی شفا میں
ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ کفار قریش نے کہا کہ یہہ محمدؐ نے جادو کیا ہمکو جیا خود دیکھے
دوسرے ملکوں میں رہتا ہے ایک شخص نے کہا کہ اگر ہمکو سحر کیا ہی تو سارے جہان کو تو سحر نہیں کیا ہوگا

۱۱۳۶ ق
۱۱۳۷ خ
۱۱۳۸ ق

ہو ہر طرف کے مسافروں سے دریافت کیا جاوے کہ یہی تھی اور ابوجہل نے ہر طرف آدمی
بھیجیں کے واسطے کہ ہر طرف سے یہی بات تو ابوجہل نے کہا کہ یہ سحر مستمر ہے شق
قمر کی حدیث بہت مشہور ہے بہت صحابہ سے اسکی روایت آئی ہے جیسا کہ عبداللہ بن
مسعودؓ سے اور عبداللہ بن عمرؓ اور علی مرتضیٰؓ اور عبداللہ اور عبداللہ بن عباسؓ اور انس رضی اللہ عنہم
سے حدیث کی کتابوں میں بکثرت روایتیں ہیں اور قرآن میں بھی اسکی خبر ہیں جا بجا سورۂ قمر میں
بے فرمایا کہ اقتربت الساعة وانشق القمر وان یروا آیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر
یعنی پاس آگئی قیامت اور دو ٹکڑے ہو گیا چاند مگر کوئی کہے کہ معجزہ تو ایسا
دکھلانا منظور تھا جو سب جگہ دیکھا جاوے اس قمر کی خبر تمام دنیا میں ہوتی
گر ہندوستان کی خبر ہوتی تو کتابوں میں لکھا جاتا جیسا کہ ...
لیے حال ہندوستان اور بلاد کی خبر ہیں کرتے ہیں کہ اگر شق قمر ہوا ہوتا تو اگر ان میں بھی
رہی ہو سکتے کہ آسمانی حالات کے بسبب بطریق ہو جاتا ہے ... ثابت لسانی ...
سکا ہوگا یہی کہ ان میں سے بعض معقول ہیں کہ اس بات کو سب لوگ ان کے یہ سہتے
تھا اور اگر یہ معقول ہوتا تو بھی ضرور ہوتا اور اسواسطے کہ تمام ملکوں میں ہر قمر کا حال ایک سا نہیں
بعضے ملک میں قبل طلوع ہوتا ہی اور بعضے ملک میں گھڑی کے بعد اسواسطے کہ طلوع
دار سب ملک کی ایک شکل میں نہیں آتی صورت ہی سب
دیتے میں پر ایک وقت میں طلوع غروب
دوں کر ہوسکے اور اسر بھی ہوتا ہیں کہ بعضے
لس بعضے ملک میں ابر اور چاند حائل ہو جاتا ہے ... کو وقت ...
لوگ سوتے ہیں معلوم ہوا کہ کسی ملک میں ... اور دل میں ... لکھا
نہیں ہو ... حالانکہ ... اور ... کہ ...
ہوتے ہیں ... کہ ... لوگ منتظر رہتے

اور دیکھا کرتے اور جو کہ شق القمر ہمارے نزدیک خلاف عادت و رہا اور تھا کہ سوکسی نے دیکھا ہو سا اگر شمس
داملک کسی ملک میں کسی کو معلوم الواقع دیکھا کسی ہو گا تو وہی غلط ہمجسٹی والوں کی تعبیر میں کھکر رہتے
کہ جب اور لکھنے کو نامناسب سمجھا ہو گا علاوہ اسکے شق القمر رات کو واقع ہوا تھا اور یہ وقت ہے
رہا تھا اور رات سونے اور آرام کا وقت ہے اکثر لوگ مکانوں کے اندر رہتے ہیں ایسے وقت میں
آسمان حال قلیل الملکث سے غافل رہا کیونکہ بعید نہیں اور اکثر ہوتا ہے کہ معتبر لوگ بھی برسا برس
امور مختصر وقت نہیں دیکھتے ہیں جیسے ظہور انوار اور شہابات ثاقب وغیرہ کا تماشات الجو اور حالانکہ
اکثر عالم ایسے نقل پہنچتے ہیں جو کہ شق القمر کے حضرت کا معجزہ عظیم ہے تا ان ہی قرآن اور
حدیث ان لوگوں کی روایت سے جو ہوش عاصی تھے اور بچشم خود دیکھ سکتے تھے متواتر ثابت
ہیں عاقل کو ہرگز تردد اور مجال شک نہیں ہے ایسے عام حکیم سکتے ہیں کہ چاند کا دو ٹکڑے ہونا
ہماری عقل میں آتا نہیں اسکا جواب یہ ہے کہ تم کیا اور تمھاری عقل کیا معصر عمر یا تو جبہ
مرض رکھتا ہے تردد ال بات تمام انسان کے معجزات کا یہی حال ہے کہ عقل ناقص سے نامرئی جیسا
کا یہی حال ہے کہ عقل ناقص ہے ایسے عصا کا اژدہا ہو جانا مردہ کا زندہ ہو جانا اسلئے دونوں
کا بطلان بتا رہی عقل کی حالم پیدا نہیں جو شق القمر میں متردد ہو بلکہ حقیقت میں معجزہ اسی کا نام ہے
جہاں عقل حیران ہے مولانا رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شق القمر اور رفع شبہات منکرین
میں عجیب رسالہ لکھا ہے جسکو اس سے زیادہ تحقیق کا شوق ہو وہ اسکو تلاش کر کے دیکھے
ان الاسود بن مخرمہ و مروان بن الحکم اشیروا انما الناس علی او ترددت ان یمیل
الی عیالہم دعوہ تری ہؤلاء الذین یریدون ان یصدونا عن البیت فان
یاتوا کان اللہ قد قطع عنقا من المشرکین والا ترکناہم محروبین بھائی یہی ہو کہ
محروم گئے اور یہ وہاں سے حکمت روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو صلاح دو اے لوگو کیا تم چاہتے
ہو کہ میں جاسکے ان عیال کی طرف جھک پڑوں اور ان لوگوں کے لڑکے بالوں کو
گرفتار کر دوں جو کہ ہم کو خانہ خدا سے روکتے ہیں پھر اگر وہ ہمسے لڑنے آویگے

تو صحابہ نے سر کسریٰ کی جماعت کو توڑ دیا اور نہیں تو ہم اکثر مجالس کی سب کے چھوڑ بیٹھے تھے
دو دو صورتیں اٹھا نقصان ہوا **ف** حضرت جنگ حدیبیہ میں سیدہ ڈیڑھ ہزار آدمی سے عمرہ
ادا کرنے کے عمرہ کو بس چلے اور جاسوس خبر کیواسطے بھیجے جاسوس نے حضرت کو خبر دی
کہ کفار قریش نے بڑا ہجوم کیا ہے حضرت سے لڑیں گے اور حضرت کو خانہ خدا میں عمرہ کرنے
سے روکیں گے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اصحاب سے مشورہ پوچھا حضرت
ابوبکر صدیق نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ تو بیت اللہ کا قصد کر کے نکلے ہیں آپ کا حضرت کو
قصد تھا سو آپ بیت اللہ کی طرف چلئے اگر کفار ہم کو روکیں گے تو ہم لڑیں گے
حضرت نے فرمایا تو بسم اللہ چلو جب حدیبیہ کا دروں سے حضرت کو روکا حضرت ان سے صلح
کر کے پلٹ آئے دوسرے سال عمرہ قضا کیا **م** اَنَسٍ اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ یعنی
یعنی مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے حیض والی عورت کے حق میں فرمایا کر
صحبت کے سوائے سب کچھ کرو **ف** یعنی حیض کی حالت میں صحبت حرام ہے اور سوا اور
سب مباح ہے **ق** اَنَسٍ اِعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ
انْبِسَاطَ الْكَلْبِ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ درست رکھو
ٹھیک ہو جاؤ کر سجدے میں اور تم میں سے کوئی نہ بچھاوے دونوں ہاتھوں کو جیسا کہ بچھاتا ہے کتا
اسی طرح **ف** سجدہ میں کہنیوں کو زمین سے اٹھا رکھنا چاہیے اور ویسے بچھانا مکروہ ہے خلاف
سنت ہے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِرْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا
میں تیر بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے اولاد اسمعیل
تیر اندازی کرو اس واسطے کہ وہ اسمعیل کی اولاد تھے حضرت نے تیر اندازی کی
صورت کے سمجھ فرمایا **خ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ
السَّاعَةِ مَوْتِيْ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَأْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ
الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ

۱۸۵۰ م
۱۸۵۱ ق
۱۸۵۲ ق
۱۸۵۳ خ

لا تلقى بيت من العرب الا دخلته ثم هذه تكون بين حمص وبين الاصير ... لعله ... قيل لو نكرت تاتي هذا به تحت كل راية اثنا عشر الفا عرب مالك

روایت ہے ان سے کہ حضرت نے فرمایا کہ حیرہ کو قیامت سے پہلے اول ایک بیری ہو تیغ برب المقدس

فتح ہو اپھر تم میں موت کا ایسا ہجوم ہوگا جیسے بکریوں میں مری پڑتی ہے پھر مال کی ریل پیل ہو گی یہا

ں تک کہ کسی کو سو دینار دیے جاویں گے پھر بھی وہ ناخوش رہیگا ایسے کہ سمجھیگا کہ تھوڑے ہیں پھر ایسا فتنہ ہوگا

کہ عرب کا کوئی گھر نہ رہیگا جس میں وہ داخل ہوگا پھر تمہارے اور روم والوں کے درمیان

صلح کا ہونا سو وہ دغا کر یں گے تو وہ تمہارے لڑنے آویں گے اسی جھنڈوں کے نیچے ہر جھنڈے کے نیچے

بارہ ہزار آدمی ہونگے ایسے تو ایک لاکھ ساٹھ ہزار کا لشکر ہوگا **ف** حضرت عمر فاروق رض کی خلافت

میں بیت المقدس فتح ہوا اور وبا عمواس پڑی کہ ستر ہزار آدمی تین دن میں مرگئے اور مال

کی کثرت حضرت عثمان رض کی خلافت میں ہوئی اور زیادہ تر حضرت امام مہدی کے وقت میں ہوگی

اور عرب میں فتنہ حضرت عثمان رض کی شہادت سے شروع ہوا اور روم والوں سے لڑائی سے

صلح اور جنگ قیامت کے قریب ہوگی یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا

النعمان بن بشير اعطاني ابي ... اولادكم ... لا فليشهد على هذا غيري ...

بخاری اور مسلم میں نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برابری کیا کرو

اپنی اولاد میں اور مسلم کی روایت یوں ہے کہ برابری کرو آپس لڑکوں میں **ف** یعنے

سب کو دیا کرو بعضوں کو زیادہ اور بعضوں کو کم دینا تعصب اور بے انصافی ہے ۵ عن

... ما بال ... لا يحبي ... علي ... لا ماتين ما لم يكن فيه ... مسلم

اور عروہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے مقبرے آگے ... بنا کر کے جمع

... ہمیں معلوم ہے ... ف ... تھے حضرت کے

... کہ ہم ... کیا کرتے تھے ... کیا حکم ہوتا ہے تب حضرت نے

یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بعد ... حرام ہے ... کہ ...

شرکت کا مضمون ہوتا ہے جب کہ ابرار و بدکار جاری ہو یا شکر یہ ہو اور شیطان کی ذات سے بولی تھا اور اسیطرح دوشخص حج اور عمرہ کی معلوم ہوا کہ یہ آیات ہیں کہیں شرکت ق زید بن خالد اِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ لُقَطَةُ الذَّهَبِ اَلْفِضَّةِ بخاری اور مسلم میں زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت نے اسکو دو صونے اور چاندی کے متعلق پوچھا کہ اسکی تھیلی اور باندھنے کے تسمے کو پہچان رکھ پھر اسکو ایک برس تک شہرت دے سو اگر کوئی اسکو پہچانے تو اپنے خرچ میں لا اور چاہیے کہ وہ مال تیرے پاس امانت کے طور پر رہے سو اگر عمر بھر میں کسی دن اس کا مالک طلب کرتا آوے تو اسکو دے دے یعنی جو شخص پڑا پایا اسکو پہچان رکھے تو اسکی تھیلی دیتا ہے کہ پہچان لیوے اگر مالک ملے تو اسکو حوالہ کر دے اور نہیں تو سال بھر کے بعد اپنے خرچ میں لا دے لیکن اسکو قرض جانے جب مالک ملیگا تو دیوے ۵ اَبُوْ بَرْزَةَ اِعْزِلِ الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ مسلم میں ابو برزہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تکلیف دینے والی چیز کو مسلمانوں کی راہ سے ہٹا دیا کر یہ حضرت نے ابو برزہ سے فرمایا جبکہ انہوں نے کہا کہ یا حضرت مجھکو کچھ ایسی بات بتلائیے جس سے مجھکو فائدہ ہو ف یعنی کانٹا اور پتھر اور نجاست راہ سے دور کر دیا کر کہ مسلمانوں کو آرام ہو تجھکو ثواب ہو گا معلوم ہو کہ نفع رسانی مسلمین کا عمدہ کام ہے ۵ جَابِرٌ اِعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهٗ سَيَاْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو اپنی لونڈی سے عزل کیا کر یعنی اپنی لونڈی سے علیحدہ ہو جایا کر سو بات تو یہی ہے کہ جو کچھ تقدیر میں ہے سو ہو رہیگا یعنی اگر اسکی اولاد ہونی ہے تو ضرور ہوگی پھر تدبیر کچھ کام نہ آویگی ف ایک شخص نے عرض کی کہ میرے پاس ایک لونڈی ہے میں نہیں چاہتا ہوں کہ اسکے اولاد ہو اگر اجازت ہو تو انزال کے وقت اس سے علیحدہ ہو جایا کروں تب حضرت نے یہ حدیث

زمانی بعد اس کے وہ شخص پھر آیا اور اس نے کہا کہ یا حضرت اس نے تو قتل کر دیا حضرت نے فرمایا
میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا ع جبیر بن مطعم اعطونی ردائی فلو کان لی عدد
هذه العضاه نعما لقسمته بینکم ثم لا تجدونی بخیلا ولا کذابا ولا جبانا قال
مقفله من حنین رواه البخاری جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھکو میری چادر
دو سو اگر میرے پاس ان جنگل کے درختوں کے شمار برابر اونٹ ہوتے البتہ میں تم کو بانٹ دیتا
پھر تم مجھکو بخیل اور جھوٹا اور نامرد نہ پاتے یہ حضرت نے حنین سے پھرتے فرمایا ف
حنین کی لڑائی میں بہت مال غنیمت ہاتھ آیا تھا اور گھوڑے اور بکریاں [illegible] حضرت کو [illegible] حضرت نے
سب تقسیم کر دیں جب حضرت راہ میں سوار تھے گنوار لوگ حضرت کو چمٹے اور مانگنے
لگے یہاں تک کہ حضرت کی چادر [illegible] تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
کمال سخاوت اور شجاعت اور حلم حضرت کا ثابت ہوا کہ لوگوں نے [illegible] ع عقبه
بن عمرو الانصاری قال [illegible] اعلم ابا مسعود اعلم ابا مسعود ان الله اقدر
علیک منک علی هذا الغلام فقلت یا رسول الله هو حر لوجه الله فقال لو لم تفعل
للفحتک النار او لمستک النار رواه مسلم عقبہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا
کہ اے ابو مسعود دریافت کر اے ابو مسعود دریافت کر اے ابو مسعود دریافت کر کہ البتہ خدا تجھ پر
زیادہ قادر ہے بہ نسبت تیرے اس غلام پر [illegible] ابو مسعود نے کہا یا رسول اللہ یہ غلام آزاد ہے خدا کے
واسطے حضرت نے فرمایا اگر تو آزاد نہ کرتا تو البتہ تجھکو دوزخ کی آگ جلاتی ف
ابو مسعود روایت ہے کہ میں اپنے غلام کو مارتا تھا میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی
کہ کوئی کہتا ہے اے ابو مسعود دریافت کر میں نے غصے کے سبب سے خیال نہ کیا پھر حضرت
نزدیک آئے فرمایا کہ اے ابو مسعود دریافت کر تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت ہیں میں نے
آزاد کر دیا اس واسطے حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو بھی خدا کا گنہگار غلام ہے
اور خدا کو تیرے سزا دینے کی [illegible] زیادہ قدرت ہے اس حدیث سے [illegible]

ف

مدد سے زیادہ ہمارے کہ انکا کوئی مددگار نہیں ق اعلموا ان الارض لله و
رسوله وانی ارید ان اجلیکم من هذه الارض فمن وجد منکم بماله شیئا فلیبعه والا فاعلموا ان الارض لله
ورسوله قال للیهود بخاری ومسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جان لو کہ یہ زمین اللہ اور اسکے رسول کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم کو وطن سے
نکالوں سو جو شخص کہ تم لوگوں میں سے اپنا مال پاوے سو چاہئے کہ بیچ لے اور نہیں تو جان لو
کہ زمین تو خدا اور اسکے رسول کی ہے ف یہودی کہ خیبر و مدینہ کے قریب رہتے تھے انہوں
نے حضرت سے دغا کا ارادہ کیا حضرت نے ان کو جلاوطن کیا [illegible] حضرت نے
ہے اٹھا لیکا [illegible] اور [illegible] کے تم ملک عرب سے چلا کیے وہ لوگ شام
کے ملک میں نکل گئے اور ان کے مکانات اور زمینات حضرت کے تصرف میں آئے

خ

ان ماء زمزم اعملوا فانکم علی عمل صالح لولا ان تغلبوا لنزلت حتی اضع الحبل علی
هذه یعنی عاتقه بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کرتے رہو
اسواسطے کہ تم نیک عمل پر ہو اگر تمہارے مغلوب ہونیکا ڈر ہوتا تو میں بھی اترتا یہاں تک کہ رسی
کو اپنے کندھے پر رکھتا ف حضرت عباس زمزم کے سبیل پر حاجیوں کو پانی پلاتے تھے
حضرت نے اسکی تعریف کی اور فرمایا کہ اس کام میں تمہارا حصہ ہے لیکن بوجہ اسکے
مجھکو ڈر ہے کہ اگر میں یہ کام کروں گا تو مجھکو دیکھکر سب لوگ سبیل حرم کے پیچھے پڑیں گے
پلانا مشکل ہو جائیگا

م

سعد ابن ابی وقاص اعملوا فکل میسر لما خلق له مسلم میں سعد
ابن وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا عمل کئے جاؤ کہ ہر ایک شخص جس چیز کیلئے پیدا ہوا
ہے وہ اسکے واسطے آسان ہے ف صحابہ نے کہا کہ یا حضرت جب ہر چیز مقدر ٹھہری تو عمل
عبادت کیا ضرور ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو عمل کو تقدیر کے مخالف مت سمجھو بلکہ
ایک نشانی [illegible]

ع

خ اکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکة وافطر عندکم
الصائم قال [illegible] بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے [illegible]

اپنے گھی کو ایک برتن میں اور خرما کو ایک برتن میں اسواسطے کہ میں روزہ دار ہوں پھر حضرت
نے فرمایا اسوقت جب کہ ام سلیم کے گھر میں گئے تو وہ حضرت کے لئے خرما اور گھی لائیں
ف معلوم ہوا کہ نفل روزہ دار کو دعوت میں روزہ افطار کرنا ضرور نہیں لیکن اگر افطار کرے
تو درست ہے پر اسکی قضا لازم ہے ق ۔ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي قَالَ ١٨٩٥ ق
لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِيْنَ وَلَدَتْ مُحَمَّدَ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل کر اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ اور احرام
پھر حضرت نے اسماء بنت عمیس کو فرمایا جبکہ وہ محمد بن ابی بکر کو جنی حجۃ الوداع میں ذو الحلیفہ میں
ف معلوم ہوا کہ حائض کو حیض میں احرام باندھنا درست ہے اور وقوف عرفہ بھی جائز ہے لیکن
بیت اللہ کا طواف بدون پاک ہوئے جائز نہیں مہ بُرَيْدَةَ ابْنِ الْحُصَيْبِ اُغْزُوْا ١٨٩٦ مہ
بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اُغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا
تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَإِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ إِلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ
فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ
فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ
اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ
وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ
الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ
وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ هُمْ
اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ
اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ
ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا
ذِمَمَكُمْ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَاِذَا حَاصَرْتَ

أهل حصن فأرادوك أن تنزلهم على حكم الله ولكن أنزلهم على حكمك فإنك لا تدري أتصيب
حكم الله فيهم أم لا۔ (رواه مسلم) بریدہ بن حصیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بسم اللہ شروع کرو خدا کی راہ
میں اور مارو جو خدا کو نہ مانے اور تقسیم سے پہلے چوری نہ کرو اور قول کو نہ توڑو اور ناک کان نہ کاٹو اور
لڑکے کو نہ مار اور جبکہ تو اپنے مشرک دشمن سے ملے تو انکو تین چیزوں کی درخواست کر سو
ان میں سے جس بات کو مانیں تو ان سے قبول کر اور ان کے قتال سے باز رہ اول تو پھر ان کو
اسلام کی درخواست کر اگر وہ مانیں تو ان سے قبول کر اور ان کے قتال سے باز رہ پھر ان سے
درخواست کر کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر مہاجرین کے مقام میں یعنی مدینہ میں آویں اور ان سے خبر کر دے
کہ اگر وہ یہ کام کر لینگے تو انکو ملیگا جو مہاجرین کو ملتا ہے یعنی ثواب اور غنیمت اور ان پر واجب
ہوگا جو مہاجرین پر واجب ہے یعنی جہاد سو اگر وہ لوگ ایمان لاکر وطن چھوڑنا قبول
نہ کریں تو ان سے خبر کر دے کہ وہ جنگلی مسلمانوں کی طرح ہونگے ان پر حکم خدا جاری ہوگا جیسے مومنین
پر جاری ہوتا ہے اور انکو غنیمت اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملیگا مگر کسی صورت میں کہ مسلمانوں
کے ساتھ ہو کر جہاد کریں سو اگر وہ لوگ مسلمان ہونے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ مانگ
سو اگر وہ مانیں تو ان سے قبول کر اور ان کے قتال سے باز رہ اور اگر وہ جزیہ دینا بھی قبول
نہ کریں تو خدا سے مدد مانگ اور انکو قتل کر اور جبکہ تو قلعہ والوں کو گھیر لے اور وہ تجھ سے
چاہیں کہ تو انکے لیے خدا کا اور اسکے رسول کا عہد کرے تو نہ انکے لیے خدا کا اور خدا کے رسول کا عہد
کر ولیکن اپنا قول اور اپنے ساتھی لشکر والوں کا قول قرار کر اسواسطے کہ اگر تم اپنے
اور اپنے ساتھیوں کی عہد شکنی کر جاؤ تو خدا اور خدا کے رسول کی عہد شکنی سے کم گناہ
ہے اور جبکہ تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے چاہیں کہ تو ان کو خدا کے
حکم پر اتارے تو ان کو خدا کے حکم پر نہ اتار ولیکن تو اپنے حکم پر اتار اسواسطے کہ تو نہیں جانتا
کہ انکے بارے میں تو خدا کے حکم کو پا سکیگا یا نہیں **ف** حضرت کا دستور تھا کہ جب لشکر
کو کہیں روانہ کرتے تو انکے سردار سے یہ حدیث فرماتے اور جہاد کے احکام

تعلیم کرتے ہو نشد بھی پر شگنی ہر طرح درست ہے مگر لیکن اپنی حسب شگنی کا گناہ خدا کی اعتدی ہے
کہ نہیں سو اسطے کہ حضرت نے خدا کیطرف سے عہد کرنا منع کیا اور منع کرنا بھی اپنی مرضی پر رکھا
سو اسطے کہ خدا کی مرضی نہیں معلوم ہو سکتی

۱۱۸۷ ق ام عطیۃ وانھا کنیۃ بنت کعب اغسلنھا ثلاثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رأیتن ذلک واجعلن فی الآخرۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فآذنني بخاری اور مسلم میں ام عطیہ سے جنکا نسیبہ
نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو غسل تین بار دیا پانچ بار یا اس سے
زیادہ اگر تم اسکو بہتر دیکھو اور اخیر غسلوں میں کافور ڈلوایا حضرت نے فرمایا کہ تھوڑا سا کافور
اور پھر جب تم غسل دینے سے فراغت پاؤ تو مجھکو خبر کرو **ف** حضرت کی بیٹی کا انتقال ہوا تھا
اور تین کو غسل دیتی تھیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ غسل تین بار پر موقوف نہیں
جہانتک کہ طہارت اور صفائی حاصل ہو غسل دینا درست ہے اور اخیر غسل میں کافور ڈالنا

۱۱۸۸ سنت ہے ق ابن عباس اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبیہ ولا تحنطوہ ولا تخمروا راسہ فان اللہ یبعثہ یوم القیامۃ ملبیا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ ابن
عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل دو اسکو پانی اور بیری کے پتوں اور اسکو
۱۱۹۰ دو کپڑوں میں کفن دو اور اسکی خوشبو نہ لگاؤ اور اسکے سر کو نہ ڈھانکو اسواسطے کہ خدا اسکو قیامت میں لبیک
لبیک پکارتے ہوئے اٹھاویگا **ف** ایک شخص حضرت کے ساتھ حج میں تھا احرام باندھے مر گیا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام شافعی کے نزدیک محرم اگر مر جاوے تو اسکی خوشبو لگا
اور اسکا سر چھپانا درست نہیں اور یہی حدیث انکی دلیل ہے لیکن امام اعظم اور امام

۱۱۹۱ مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم سب برابر ہیں خ ابن عباس اقبل الحدیقۃ وطلقھا تطلیقۃ قال لبابۃ ابن قیس بن شماس بخاری میں عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے
کہ فرمایا کہ قبول کرلے باغ کو اور اسکو چھوڑ دے طلاق دے کر یہ حضرت نے ثابت ابن قیس
بن شماس سے فرمایا **ف** ثابت ابن قیس کی جورو نے کہا کہ یا حضرت میں ثابت کی

دستہ دی اور جوش طبعی کی مدد کو لی ہیں کر لی تکلیں میں سلام میں جاود رکو تکلیف دینا
جائز ہوں لیے مرے در ہیں کہ مراد ہیں ہو سکتی حضرتؐ نے فرمایا کہ جو داخل ہوا اس نے
مری مہر ہیں دیا ہی اسکو جھیڑ دیگی مثیبے کہا اس سے حضرتؐ نے ثابت اسکا سبب
سو حدیث فرمائی ہیں عورت سے معلوم ہوا کہ خلع درست ہے ایسے عورت کے طلاق دینے
کے عوض مال اسا ابن عمرؓ اقتلوا الحیات واقتلوا الکلاب واقتلوا ذا الطفیتین
والابتر فانهما یلتمسان البصر ویستسقطان الحبالی مسلم میں
مدد عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مار ڈالو سانپوں کو اور کتوں کو اور ا
دو لکیروں والے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ وہ دونوں آنکھ پھوڑ ڈالتے ہیں اور حمل
عورت کے پیٹ گرا دیتے ہیں ف یعنی ان دونوں سانپوں میں یہ خاصیت ہے کہ جب کسی
آدمی کی آنکھ پر پڑے اور مقابل ہو تو آنکھ کی روشنی جاتی رہتی ہے اور حمل ساقط ہو جاتا
یہ ہے سو ری کو مار ڈالا جائے ف ابن مسعودؓ اقرأ علی القرآن قال قلت یا رسول
اللہ اقرأ علیک وعلیک انزل قال انی احب ان اسمعه من غیری فقرأت
النساء حتی اذا بلغت فکیف اذا جئنا من کل امة بشهید وجئنا بک علی هؤلاء
شهیدا رفعت راسی او غمزنی رجل الی جنبی فرفعت راسی فرأیت دموعه
تسیل متفق علیہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھے فرمایا کہ پڑھ میرے آگے قرآن
میں نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کے آگے قرآن پڑھوں اور حالانکہ قرآن آپ پر اترا ہے حضرتؐ
نے کہا مجھ کو یہ بھلا معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کو غیر آدمی سے سنوں تو میں نے سورہ نساء پڑھا
یہاں تک کہ میں جب پہنچا اس آیت پر کہ کیا حال ہوگا اس وقت جب کہ ہم لاویں گے ہر امت سے گواہ اور لاویں
ہم تجھ کو اوپر ان کے گواہ تو میں نے اپنا سر اٹھایا یا لوگوں نے کہا
ایک مرد نے میرے پہلو میں ہاتھ لگایا تو میں نے اپنا سر اٹھایا سو میں نے دیکھا کہ حضرتؐ
سو چیاں بہتی ہیں ف حضرتؐ اس آیت سے امت کی شدت یاد کر کے روئے اور

سے اتنی بات ہو رہے گی کہ انکے افعال کا بھی کیا بیان کرونگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر سے
قرآن سننا اور مطلب کو غور کرکے رونا مستحب ہے اور ثابت ہوا کہ اپنے پڑھنے سے
غیر کے سننے سے تاثیر زیادہ ہے م ابو امامة اقرءوا القرآن فانه یاتی یوم القیمة شفیعا
لاصحابه اقرءوا الزهراوین البقرة وسورة آل عمران فانهما یاتیان
یوم القیمة کانهما غمامتان او غیایتان او کانهما فرقان من طیر صواف تحاجان
عن اصحابهما اقرءوا سورة البقرة فان اخذها برکة وترکها حسرة
ولا یستطیعها البطلة مسلم میں ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ پڑھو قرآن کو کہ یہہ بخشوا دیگا اپنے پڑھنے والوں کو قیامت کے دن پڑھو نور والی
دو سورتوں کو یعنے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کو وہ دونو سورتیں قیامت میں آوینگی جیسے
ابر جیسے سایہ بان یا جیسے دو قطاریں صف بستہ چڑیوں کے عذاب کو ہٹا دینگی اپنے پڑھنے والوں
سے پڑھا کرو سورۂ بقرہ اسواسطے کہ اسکا لینا برکت ہے اور اسکا چھوڑنا تباہی ہے اور جادوگر
نہیں چلنا چاہا اور گردن کا ہے اسکی برکت سے جادو اثر نہیں کرتا ق جندب بن عبد الله
اقرءوا القرآن ما ائتلفت قلوبکم فاذا اختلفتم فقوموا عنه بخاری اور مسلم میں جندب
بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو جبتک تمہارے دل رغبت
سے موافقت کریں اور جب تمہارے دل اور زبان میں اختلاف پڑے تو اس سے اٹھ کھڑے
ہو ف یعنے قرآن حضور دل سے چاہیے اور جب دل پریشان ہوا تو صرف زبان
سے پڑھنا بے لطف ہے بلکہ عجب نہیں کہ کثرت خیالات سے کچھ کا کچھ پڑھ جاوے م ابو هریرة
اقیموا الصف فی الصلوة فان اقامة الصف من حسن الصلوة مسلم میں ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سیدھا کرو صف کو نماز میں اسواسطے کہ سیدھا کرنا
صف کا نماز کی خوبصورتی ہے ف راستی صف کی یہہ کہ برابر لوگ کھڑے ہوں اور درمیان
فرجہ نہو خ حذیفة النبی من یلفظ بالاسلام ه وفی احصوا لی کم یلفظ

١٨٢٢ م
١٨٢٣ ق
١٨٢٤ م
١٨٢٥ خ

الاسالادیری لواحبیانۃ ومن ولی آیاس یتامائیر الی سعیایہ ودروی الدارحکایہ
بخاری میں حدیث روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کچھ لاؤ میرے واسطے کوئی سامان لکھ
دوں تمہیں اور دوسری روایت لوں ہے کہ بیمار کر دیتے لوگ اس وقت کا کچھ لکھتے ہیں تو پیچ چوں
اور ایک روایت یوں ہے کہ سوا درمیان سے کچھ اور سکے اور دیگر روایت لوں ہے کہ پیچ امور ہے

ق انس النبی لنا علانا من علمائکم محدثی فالہ لاکی طلحۃ بخاری اور مسلم
انس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا آزاد کرد ایک قوم کا ایک غلام ان سے ہے کہ مسری مثل
کرے یہ حضرت نے اوطلحہ سے فرمایا **ف** یعنی مرض اگر یا جیسے جانے کے وقت یہہ حدیث
فرائی **ق** ابن عباس الحقوا الفرائض باہلہا فما بقی فھو لاولی رجل ذکر
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ملاؤ فرائض کو فرائض
پھر جو مال کہ باقی رہے تو قریب رشتہ دار مرد کا ہے **ف** فرائض مقرری حصوں کو کہتے ہیں جو قرآن میں
مفصل مذکور ہیں جیسے آدھا حصہ لڑکی کا اور چھٹا حصہ ماں کا اور آٹھواں حصہ جورو کا سو فرمایا
کہ میت کے مال سے اول فرائض والوں کو دے اور ان کو دیکر اگر کچھ مال باقی رہے اسکو عصبہ
پاویگا چنانچہ اسکی تفصیل علم فرائض میں موجود ہے **خ** مہوبۃ الثوبہا وماکولہا د
سکوا سہما بخاری میں حضرت مسعود سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بکنے کا مسئلہ ہے
اور سکے پاس کے کچھ کو لے اپنے ساتھ کو کھائے **ف** جو انکی میں گر پڑا اور مر گیا حضرتؐ سے
پوچھا ت حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یہہ اس بات میں ہے کہ گھی جما ہو اور اگر گھی پتلا
ہو تو تمام گھی ناپاک ہو گیا **ق** کعب بن مالک امسک علیک بعض مالک
فھو خیر لک فالہ لہ بخاری اور مسلم میں کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ رکھ لے اپنے تھوڑے مال کو یہہ تیرے حق میں بہتر ہے یہہ حضرتؐ نے کعب سے فرمایا
ف کعب جنگ تبوک میں حضرتؐ کے ساتھ نہ گئے تھے خدا اور رسول کا ان پر عتاب ہوا
نہایت عتاب رہا جب انکی توبہ قبول ہوئی تو خوشی کے مارے انہوں نے تمام کر دیا

١٨٩٠ خ

الی جواب کریں سے حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی خ أَنِّي أُعْطِي عَمَّا قَرَأْتُمَا فَإِنَّهُ
لَا أَمَالَ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ فِي صَلَاتِي بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
دور کر اپنے نقش اور پردہ کو ہمارے آگے سے اسواسطے کہ اسکی تصویریں ہمیشہ پیش
آیا کرتی ہیں ف حضرت عائشہؓ نے رنگین پردہ جس میں تصویریں تھیں گھر میں لٹکایا تھا حضرتؐ
نے یہہ حدیث فرمائی

١٨٩١ م

م ابْنِ عَبَّاسٍ انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهُ
عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ يَعْنِي مَا أَدْرَكَ مِنَ الْبُدْنِ
مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ قربانی کا اونٹ راہ میں تھک جاوے اور موت آنے
لگے تو اسکے حق میں حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکو ذبح کر پھر اسکی جوتیں اسکے خون میں ڈبو کر پھر اسکی کوہان
کو ان پر رکھدے اور نہ تو اسکا گوشت مت کھا اور نہ کوئی تیرے ساتھیوں سے کھاوے ف
حضرت حج کو چلے ساتھ لیکر اونٹ قربانی کے ایک شخص کو حوالے کئے کہ آگے چلے اس نے
کہا یا حضرت اگر کوئی اونٹ راہ میں ماندہ ہو جاوے اور مرنے لگے تو میں اسکو کیا کروں تب حضرتؐ نے
یہہ حدیث فرمائی یہہ حکم حضرتؐ نے اسواسطے فرمایا کہ مبادا رفیق لوگ اسکو قربانی جانکے کھا دیں اور
محتاج اسکو کھا دیں

١٨٩٢ م

م جَابِرٍ انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ
لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پانی کھینچو اے عبدالمطلب کے
اولاد سو اگر یہہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ تمہاری اس خدمت پر غلبہ اور ہجوم کرینگے تو میں بھی تمہارے ساتھ
پانی کھینچتا ف یہہ حضرتؐ نے زمزم کی سبیل پر عباسؓ سے فرمایا

١٨٩٣ خ

خ أُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا
أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا أَفَرَأَيْتَ إِنْ
كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ قَالَ تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ بخاری میں
انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم تو ایک مرد نے
کہا یا رسول اللہ کس کی مدد کرونگا جب کہ وہ مظلوم ہوگا بھلا یہہ تو بتلائیے کہ اگر وہ ظالم ہو تو کیونکر
اسکی مدد کروں حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکو ظلم سے روک یہی اسکی مدد ہے

١٨٩٤ م

م حذیفہ

انْصَرِفَا نَفِي لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِينُ اللهَ عَلَيْهِمْ بالاکرکے بیچ مسلم میں حذیفہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں لوٹ جاؤ ہم ان کافروں سے قول کو پورا کریں گے اور ان پر
فتح پانے کی خدا سے دعا مانگیں گے پھر حضرت نے جنگ بدر اور ان کے باپ فرمایا ف حذیفہ سے روایت
ہے کہ کفار قریش بدر حضرت کے ساتھ ... کسی کی صلح ہوئی تھی اسی وقت میں اور میرا باپ گھر سے نکلا
تو چلا کافروں نے پکڑ لیا اور پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو ہم نے کہا کہ ہم مدینہ جاتے ہیں کافروں نے
کہا کہ تم ہماری صلح کو توڑا چاہتے ہو تم ہم سے خدا کا قول کرو کہ ہم مدینہ جا کر لوٹ آویں گے
اور پیغمبر کے ساتھ ہو کر نہ لڑیں گے ہم نے ان سے اسی طرح عہد کیا اور حضرت سے اسکی خبر کی حضرت
نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قول پورا کرنا ضرور ہے اگرچہ کافروں سے کیا ہو ق اُنْظُرُوا
إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا
تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نظر کیا کرو اس کو جو تم سے کمتر ہیں اور نہ دیکھا کرو اس کو جو تم سے زیادہ ہیں دنیا کے واسطے کہ یہ تمہارے
حق میں بہتر ہے کہ نہ حقیر جانو گے تو خدا کی نعمت کو جو تم پر ہے ف یعنی جو لوگ تم سے مال اور حشمت
اور تندرستی اور زیادتی میں کمتر ہوں ان کو خیال کیا کرو تاکہ خدا کا شکر تمہارے دل سے نکلے
اور جو لوگ دنیا میں تم سے افضل ہوں ان کو نہ دیکھا کرو نہیں تو شکر ہی نہ زبان سے نکلے گی اور ناشکری رہے
گا ق سهل ابن سعد اُنْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ
إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيهِ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چلا جا اپنے طور پر یہاں تک کہ جب تو اُنکے میدان میں پہنچے
پھر ان سے اسلام کی درخواست کر اور بتا ان کو جو اُن پر خدا کا حق واجب ہے دین اسلام میں یعنی کہ اُن کو
شریعت کے احکام ف جب حضرت نے علی مرتضیٰ کو فتح خیبر کے واسطے بھیجا تب یہ حدیث فرمائی ق
عُمَرَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ قَالَ لَهُ حِينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ
أَعْتَكِفَ لَيْلَةً وَفِي رِوَايَةٍ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بخاری اور مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے

اس عورت کو اور کہا پھر حضرت نے کہ تاکہ ذبح کر دیا جاوے اس نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے کہ یہ
ارادہ کیا تھا کہ میں اعتکاف کرونگا اور دوسری روایت یوں ہے کہ مسجد الحرام میں
ایک رات اعتکاف کرونگا ف معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا واجب ہے بشرطیکہ
خلاف شرع ہو ق اَلنِّسَاءُ اَوْلِيَاءُ وَلَوْ فِيْنَا بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت
نے دیکھا کہ تمام دیکھا مار کر بیٹھا ہی کر بیٹھا ہے ف عبد الرحمن بن عوف کی زرد رنگ
حضرت نے پوچھا کہ یہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نکاح کیا ہے تب حضرت نے پھر
ہے اگر ہم ہو تو ایک ہی کر ولیمہ ہو سکتا ہے م غَابَتِ الْهُوا فَرَنًا بِأَنَّهُ اَتَيْسَ عَلَيْهِمْ
مِنْ دَمْنِ النَّسْلِ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کفار قریش کی ہجو
کرو اسواسطے کہ قریش پر ہجو تیر مارنے سے سخت ہے ف یہ حضرت نے شاعر اصحاب سے فرمایا
حسان اور عبد اللہ بن رواحہ ق اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ عَلَى رَبِّ اَهْلِهِمْ اَبْحَاجِيْهِمْ وَجِبْرِيْلُ
مَعَكَ فَقَالَ آمِيْنَ لِكِيْسَا تَوْبَانِيْ بخاری اور مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہجو کرو کفار قریش کی اور جبریل تیرے ساتھ ہیں یعنی اسکی طرف سے مضمون کا القاء ہو گا
یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا م اِنْ حَمْرًا بِيْرُدُ الصُّبْحِ بِالْوِتْرِ مسلم میں عبد اللہ بن
عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صبح سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو ف یعنی صبح ہونے
سے پہلے اور صبح ہو جاوے تو وتر کا وقت نہ رہا لیکن قضا پڑھ لے اور بہت ہیں م
بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا
يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک
اعمال میں جلدی کرو فساد آنے سے پہلے ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی آخر تاریکی یعنی ایسا
زمانہ ہو جاویگا حق باطل کی تمیز نہ ہوگی صبح کے وقت مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر
ہو جاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہو جاویگا اپنے دین کو بیچے گا دنیا کے
مال سے ف اس حدیث میں ان فسادوں کی خبر ہے جو یزید اور سلطنت مروانیہ میں واقع

ہوئی اس حدیث میں اشارہ ہی کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے اور پریشانی سے پہلے جو نیک
عمل ہو سکیں سو کر لے ١٨٩٣ م ابوہریرۃ بادروا بالاعمال ستا الدجال والدخان ودابۃ
الارض وطلوع الشمس من مغربہا وامر العامۃ وخویصۃ احدکم مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی کرو نیک عمل کو چھ چیزوں سے پہلے ایک دجال دوسرے
دھواں تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچھم سے نکلنا پانچویں قیامت جو سارے عالم کو گھیر لیگی
چھٹی اپنی موت جو اپنی ذات کو خاص ہی ف یعنی آثار قیامت اور اپنی موت کے پہلے جو کر سکو کر لو
قیامت سے پہلے سارے عالم میں دھواں ظاہر ہوگا اور زمین سے ایک عجیب شکل کا جانور نکلیگا ١٨٩٤ م
ابوذر بشر الکانزین بکی فی ظہورہم یخرج من جنوبہم وبکی من قبل اقفائہم
یخرج من جباہہم ق ویروی بشر الکانزین برضف یحمی علیہ فی نار جہنم
فیوضع علی حلمۃ ثدی احدہم حتی یخرج من نغض کتفہ ویوضع علی نغض کتفہ حتی
یخرج من حلمۃ ثدییہ یتزلزل مسلم میں ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بشارت دے مال جمع
کر رکھنے والوں کو داغنے کی ان کی پیٹھوں میں داغا جائیگا پسلیوں سے نکلیگا اور انکی گدیوں کی طرف سے داغا جائیگا
اور انکے ماتھوں سے نکلیگا بخاری اور مسلم میں دوسری روایت یوں ہی کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے
والوں کو گرم پتھر کی جو دوزخ کی آگ میں خوب گرم کیا جائیگا پھر مالدار کے چھاتی کی نوک پر رکھا جائیگا
یہاں تک کہ مونڈھے کے اوپر والی ہڈی سے نکل جائیگا اور مالدار کے مونڈھے کی اوپر والی ہڈی
پر رکھا جائیگا یہاں تک کہ اسکے چھاتیوں کی نوک سے نکل جاویگا اور پتھر تھرتھرا دیگا ف
یہہ عذاب مالدار بخیل کو زکوٰۃ نہ دینے والے پر ہوگا ١٨٩٥ خ عبد اللہ ابن عمرو بلغوا عنی
ولو آیۃ وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج بخاری میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ پہنچا دو لوگوں کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل
سے بات کو نقل کرو اسمیں کچھ مضائقہ نہیں ف یعنی لوگوں کو شریعت محمدی سکھلانا
واجب ہی اگرچہ تھوڑا ہو تو ایک قرآن آیت ہی تعلیم کرے ابتداء اسلام میں بنی اسرائیل کی

کتابوں کے دیکھنے سے حضرتؐ نے منع کیا تھا اسواسطے کہ انکی روایات میں ابتدا دین میں احتمال نقصان اسلام کے
اعتقاد کا تھا مگر بعد اسکے جب دلوں میں اسلام کا عقیدہ مضبوط ہوگیا اور دین حق پر یقین کامل ہو چکا
تو بنی اسرائیل کی روایات نقل کرنے کی اجازت دیدی گویا حق بات کی اور تائید ہوئی لیکن یہ
بات ضرور ہے کہ جو روایات بنی اسرائیل کے عقائد اسلام کے مخالف ہوں انکو خرافات جاننا

۱۸۹۶ م

چاہیئے م ابن عمر تحروا اللیلۃ القدر فی السبع الاواخر مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تلاش کرو شب قدر کو پچھلی سات راتوں میں ف یعنی رمضان

۱۸۹۷ م

شریف کے عشرہ اخیر میں م عائشۃ تحروا اللیلۃ القدر فی العشر الاواخر من رمضان
مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو پچھلے دس

۱۸۹۸ م

راتوں میں رمضان کے ف یعنے طاق راتوں میں م ابن عمر التمسوا اللیلۃ القدر فی
العشر الاواخر او فی السبع الاواخر مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ طلب کرو شب قدر کو پچھلی دس راتوں میں یا یوں فرمایا کہ پچھلی سات راتوں میں

۱۸۹۹ ق

ق ابن مسعود تسحروا فان فی السحور برکۃ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اسواسطے کہ سحر کھانے میں برکت ہے یعنے

۱۹۰۰ ق

ثواب اور قوت صوم ق حارثۃ ابن وھب الخزاعی تصدقوا فیوشک الرجل
یمشی بصدقتہ فیقول الذی اعطیھا لو جئت بھا بالامس قبلتھا فاما الآن فلا
حاجۃ لی بھا فلا یجد من یقبلھا بخاری اور مسلم میں حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ صدقہ دو اور خیرات کرو قریب ہے کہ مرد اپنا صدقہ لیکر جاویگا تو فقیر کہیگا کہ اگر تو اسکو کل
لاتا تو میں اسکو قبول کرتا اور اب مجھکو اسکی حاجت نہیں تو نہ پاویگا کسیکو جو صدقہ قبول کرے
ف امام مہدیؑ کے وقت میں مال کی کثرت ہوگی سب لوگ مالدار ہو جاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو

۱۹۰۱ ق

صدقہ لیوے سو فرمایا کہ اسوقت کو غنیمت جانو جو دینا ہو سو محتاج کو دو ق ابو موسی
تعاھدوا ھذا القرآن فوالذی نفس محمد بیدہ لھو اشد تفلتا من الابل فی عقلھا

بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ خبر گیری کرو اس قرآن کی سو قسم ہے اسکی جسکے قابو میں محمدؐ کی جان ہے کہ البتہ قرآن زیادہ چھوٹ بھاگنے والا ہے اُن اونٹوں سے جو اپنی رسیوں میں بستہ ہیں ف اونٹ جب اپنی رسّی سے چھوٹ جاتا ہے اسی طرح حافظ قرآن کے دور چھوڑ دینے سے چھوٹ جاتا ہے اسواسطے حضرتؐ نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ دور جاری رکھا کرو تاکہ بھول نہ جاوے

۱۴۳ ق ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَعَوَّذُوْا بِاللهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی پناہ مانگو بلا کی سختی سے اور بدبختی کے ملنے سے اور تقدیر کی برائی سے اور دشمنوں کی خوشی سے ف لائق نہیں ہے کہ مسلمان کو خوش ہو اور اولاد و ہب

۱۴۴ مر مر اَبُوْ مُوْسٰی تُوْبُوْا اِلَى اللهِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ توبہ کرو خدا کی جناب میں پس تحقیق میں خدا کی جناب میں توبہ کرتا ہوں ہر روز سو بار ف جب حضرتؐ معصوم ہر روز سو بار توبہ کرتے تو اوروں کو زیادہ تر توبہ کرنا لازم ہے

۱۴۵ ق ق اِبْنُ عُمَرَ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وضو کر اور اپنی آلت کو دھو ڈال پھر سو رہا کر ف عمرؓ نے کہا کہ رات کو غسل کی حاجت ہو تو کیا کرے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اس وقت غسل ہو سکے تو نجاست کو دھو کر وضو کر کے سو رہے تاکہ کچھ تو طہارت حاصل ہو جاوے

۱۴۶ مر مر اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةُ تَوَضَّؤُا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ مسلم میں ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وضو کرو آگ کی پکی چیز سے ف یہ حدیث منسوخ ہے اول یہی حکم تھا اسکے پھر حکم ہوا اسواسطے کہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے بکری کا گوشت کھایا اور اسکے بعد نماز پڑھی اور کھانے کے بعد وضو نہ کیا

۱۴۷ مر مر اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خوب کتراؤ مونچھوں کو اور رکھو ڈاڑھیوں کو ف مونچھ کترانا اور داڑھی رکھنا واجب ہے اور مونچھ کترانا

ح

اور دارمی میں مثل اسکے روایت کیا ہے کہا ویسا ہی جیسا مسلم نے کہا اور حضرت
ح ابن عباس رضی اللہ عنہما ارایت لو کان علی امک دین اکنت قاضیتہ قال نعم قال فاقضوا
اللہ فاللہ احق بالقضاء بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت سے ایک عورت
نے فرمایا کہ حج کرا ہی کی طرح سے ... اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو ادا کرتی اسنے کہا ہاں
حضرت نے فرمایا کہ خدا کا قرض ادا کرو اسواسطے کہ خدا کا قرض بہ زیادہ تر ادا کرنے کے لائق ہے
ف اس عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی سو وہ بدون حج کے مر گئی
تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی ف امام اعظم رح کے نزدیک اگر میت کا مال ہو اور اسنے
حج کی وصیت کی ہو تو وارث پر حج کروانا اسکی طرف سے واجب ہے اور اگر مال ہو یا میت نے
وصیت کی ہو تو مستحب ہے ق عائشة حجي واشترطي وقولي اللهم محلي حيث حبستني
قال لضباعة بنت الزبير لما ارادت الحج وكانت وجعة بخاری اور مسلم میں حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حج کر اور شرط کرلے اور یوں کہہ کہ الٰہی جہاں تو مجھکو
روک دیگا یعنی جہاں بیماری غالب ہو جاوے گی وہیں میں احرام اتار دونگی یہہ حضرت نے ضباعہ
کی بیٹی سے فرمایا جب کہ اسنے حج کرنیکا ارادہ کیا اور وہ بیمار تھی ف جب احرام باندھے
حج کو جاوے اور راہ میں بیمار ہو جاوے یا دشمن کے ڈر سے نہ جا سکے تو احرام اتار اور دوسرے
سال حج کو قضا کرے ھ عائشة حولي هذا فاني كلما دخلت فرأيته ذكرت
الدنيا يعني سترا كان فيه تمثال طاير قال لها مسلم میں عائشہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ یہہ پردہ اتار ڈال اسواسطے کہ جب میں اندر آتا ہوں اور اسکو دیکھتا ہوں
تو دنیا یاد آتی ہے مراد وہ پردہ ہے جسمیں چڑیوں کی تصویریں تھیں یہہ حضرت نے حضرت
عائشہ سے فرمایا ف یہہ پردہ اس وقت میں تھا جب تصویر رکھنا حرام نہ تھا ق عبد الله
ابن عمرو خذوا القرآن من اربعة من عبد الله وسالم ومعاذ وابي ابن كعب
ابن کعب بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کو لیجیو چار شخصوں

سے سیکھو عبداللہ بن مسعودؓ سے اور معاذؓ سے اور ابی بن کعبؓ سے اور سالمؓ سے جو ابو حذیفہؓ کے آزاد غلام
اور قریشی تھے ف حضرتؐ کے وقت میں یہہ چار اصحاب قرآن کے بڑے واقف تھے اسواسطے
حضرتؐ نے انکی استادی سند کر دی تاکہ لوگ ان سے سیکھیں ۵ عن عبادة بن الصامت

١٩١١ م

خذوا عني خذوا عني قد جعل الله لهن سبيلا البكر بالبكر جلد مائة ونفي سنة
والثيب بالثيب جلد مائة والرجم مسلم نے عبادہ بن صامتؓ سے روایت کی کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ سیکھو مجھ سے سیکھو مجھ سے مقرر کر دی خدا نے ان عورتوں کی راہ کر دی کنواری کو
کنواری کے ساتھ سو کوڑے اور برس بھر شہر بدر کرنا اور نکاح والی کو نکاح والی کے ساتھ
سو کوڑے اور سنگساری ف قرآن میں نازل یہہ حکم تھا کہ بدکار عورت کو قید کر دو یہاں
تک مر جاویں یا انکے مقدمے میں خدا کچھ راہ نکالے جو حضرتؐ نے فرمائی امام شافعیؒ کے اور
امام احمدؒ کے مذہب میں یہی ہے کہ اگر کنوارا مرد یا کنواری عورت حرامکاری کرے تو اسکی حد
یہی ہے کہ کوڑے بھی مارے اور شہر بدر بھی کیجئے اور امام اعظمؒ کے نزدیک کنواری کی حد صرف
سو کوڑے اور نکاح والی کی حد صرف سنگساری ہے کوڑوں کے ساتھ شہر بدر کرنا اور سنگسار
کے ساتھ کوڑے مارنا درست نہیں جمع کرنا دو سزا انکے نزدیک حدیث یہہ منسوخ
ہی اسواسطے کہ حضرتؐ نے کئی شخصوں کو سنگسار کیا اور حالانکہ ان کو کوڑے نہیں مارے

١٩١٢ م

۵ عن عمران بن حصين خذوا ما عليها ودعوها فانها ملعونة مسلم میں عمران بن
حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اتار لو جو کچھ اس اونٹنی پر ہو اور اسکو چھوڑ
دو اسواسطے کہ وہ لعنتی ہے ف حضرتؐ سفر میں تھے لعنت کی لفظ سن پوچھا کہ یہہ کیا
ہے لوگوں نے کہا کہ فلانی عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا تب حضرتؐ نے یہہ حکم
فرمایا یعنی جب وہ لعنتی ٹھہری تو اسپر چڑھنا کیا ضرور ہے پھیر دے اسکا اسباب اتار لو
اور اسکو چھوڑ دو اس کلام سے حضرتؐ نے اس عورت کو تنبیہ کی تاکہ دوسرے بار
ایسی حرکت نہ کرے معلوم ہوا کہ جانور پر لعنت کرنا درست نہیں ۵ عن ابی برزة...

١٩١٣ م

لغزِ مائدہ

ما تجدونہم ولیس لکم الا ذالک تیں ما تصدق بہ علی مصابٹ ... ایں مصیبتیں ... سلج ذالک و
وادیہ نالٰہ لم یاتہ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے ادھر سے پایا اور دے
سو اسکو ملیگا **ف** ایک شخص نے اپنے ایام کے پھل ارزاں سے بیچے اور قیمت لی پھر پھلوں پر کوئی
آفت پڑی تو گر گئے ہوگئے ہو گئے مول لینے والوں نے اپنے مال کا دعوی کیا حضرت نے اصحاب سے کہا
کہ اسکو خیرات دو کہ اسکا قرض ادا کرے اصحاب نے خیرات دی لیکن نہ خیرات پہنچی جس سے تمام
قرض ادا ہو تب حضرت نے قرض خواہوں سے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ حاکم کو درست ہے

۱۹۱۴ ق

کہ مفلس قرضدار کی طرف سے کچھ قرض ادا کرکے باقی قرض کو معاف کروا دیوے **ق** عَالَيْكُم
مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک عمل کی عادت کرو جتنے کی تم سے ہو سکے کیونکہ خدا ثواب دینے
میں اداس نہ ہو جب تک تم عمل کرنے سے اداس ہو **ف** یعنی عبادت وہی بہتر جو ہمیشہ

۱۹۱۵ ق

حسن دل ادا سے ہو **ق** يَدُ الرَّحْمٰنِ أَحَدُهُمَا يَا مَاهِي أَلْكُنْ كَخَلِيلِ اللّٰهِ مَعَهُمَا
النَّعِيمِ بخاری اور مسلم میں زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت نے کھوئی بکری کے حق میں فرمایا
کہ اسکو لے وہ تیرے واسطے ہے یا کسی اور تیرے بھائی کے واسطے ہے **ف** یعنی اگر تو اسکو نہ پکڑ

۱۹۱۶ ق

لے گا تو اور کوئی آدمی لیوے گا اور اگر کوئی نہ لیوے گا تو بھیڑیا کھا جاویگا **ق** جاءَ رَجُلٌ يَا جَابِرُ
نُصِبَ عَلَى وَعَلٰى نِسْوَةِ اللّٰهِ يَحْمِيهِ كَانَ بِهِ عَثْرًا وَلَا يُصَارِيًّا بخاری اور مسلم میں جابر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لے ای جابر اور پانی ڈال مجھ پر اور بسم اللہ کہہ مراد وہ پانی

۱۹۱۷ ق

جو انصاری کی چھوٹی مشک میں تھا **ق** عَائِشَةُ حَاضَتْ فِي صَحْنِي مِسْكٍ وَيَدٍ مُمَسَّكَةٍ
فَتَطَهَّرِي بِهَا بخاری اور مسلم میں عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لے ٹکڑا کپڑے کا
مشک سے آلودہ پھر اسکو پاکی حاصل کر **ف** ایک عورت نے پوچھا کہ یا حضرت میں
حیض کے بعد کس طرح طہارت کیا کروں حضرت نے فرمایا کہ غسل کے بعد لے مشک

۱۹۱۸ ق

لگا کر رکھ لیا کر تا کہ خون کی بدبو دور ہو **ق** عَائِشَةُ حَاضَتْ مِنْ مَا لَهُ يَا الْمَرْءُ بِنَا لِكَعْبٍ

وَيَكْفِي وَلَدِي خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ
ابی سفیان بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ہندؓ نے عرض
کیا کہ خاوند کے مال سے زیادہ لیتی ہوں اتنا جتنا مجکو اور میری اولاد کو کفایت کرے پھر حضرت
ہندہ زوجہ تھی ابی سفیان کی جو مرد سے کہا **ف** ہندہ نے کہا یا حضرت سفیان مرد بخیل ہے
اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجکو اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر جو کچھ کہ اسکی لا علمی میں لیتی ہوں
کے ورن لینے اسطرح لینا درست ہے یا نہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورت خاوند
کے مال سے اگر بقدر حاجت ضروری کے بدون اسکی اجازت کے لیوے تو درست ہے اسی طرح
اولاد نیز خرچ ہے **ق** ابن عباس دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ وَأُوصِيكُمْ بِثَلَاثٍ أَخْرِجُوا
الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ قَالَ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ
أَوْ قَالَ فَأُنْسِيتُهَا قال ابن نوفل سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چھیڑو مجکو جس میں ہوں بہتر ہے اور میں تمکو تین چیز کی
وصیت کرتا ہوں نکالدو مشرکین کو عرب کے جزیرے سے اور انعام دیا کرنا ایلچیوں کو جسطرح میں
انعام دیتا تھا راوی نے کہا کہ تیسری چیز سے حضرت نے سکوت کیا یا اسکو فرمایا کہ مگر میں بھول گیا
یہ قول ہے سلیمان بن ابی مسلم کا جو اس حدیث کا راوی ہے **ف** اس کا پورا قصہ حدیث قرطاس
اسی باب میں ہو چکا **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سُؤَالُهُمْ
وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ
مَا اسْتَطَعْتُمْ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھے سوال کرنا
جب تک کہ تمکو چھوڑ دوں اور نہ بتلاؤں تم سے اگلی امتوں کو تو ان سے سوال اور اختلاف
نے غارت کیا اور اپنے پیغمبروں پر اختلاف کرتے تھے سو جب کہ میں تمکو کسی
چیز سے منع کروں تو اس سے بچا کرو اور جب کہ میں کسی چیز کا حکم کروں تو اسکو کیا کرو
جتنا کہ تم سے ہو سکے **ف** حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگو تمپر حج فرض ہوا ہے

١٩١٩ ق

١٩٢٠ خ

١٩٢١

حج ادا کرو تو ایک شخص نے کہا کیا حضرتؐ کیا ہر سال حج فرض ہے حضرتؐ چپ رہے یہاں تک
کہ اس شخص نے تین بار یہ پوچھا حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میں ہاں کہتا تو تم پر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تم
سے کبھی نہ ہو سکتا پھر یہ حدیث فرمائی جیسے ہو وہ سوال نکیا کرو جو تمہارے حق میں بہتر ہے
اسکے بعد جو دنیا کے کام ہیں انکو اسی کا دستور کیا ضرور ہے ق جابرؓ دَعُوهَا فَاِنَّهَا
مُنْتِنَةٌ يَعْنِي دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ اَيْ قَوْلَ يَالَلْاَنْصَارِيِّ حِيْنَ كَسَعَهُ الْمُهَاجِرِيُّ يَالَلْاَنْصَارِ
بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چھوڑ دو اس بات کو کہ وہ بات بڑی
بد بو ہے جیسے کہ کوئی بات کرے وہ کہنا یا للانصار کا ہے جب کہ ایک مہاجر نے اسکے چوتڑ پر
لات ماری وہ چیخا یا للانصار یعنی دوڑو اے انصار ف حضرتؐ سفر میں تھے ایک انصار اور مہاجر
میں کچھ گفتگو ہو گئی مہاجر نے انصاری کے چوتڑ پر لات ماری انصاری نے چیخ ماری کہ
دوڑو اے انصار یوں دوڑو اور مہاجر نے اسطرح مہاجرین کو بلایا دونوں طرف کے لوگ جمع
ہو گئے حضرتؐ نے یہ شور سنکر فرمایا کہ یہ کفر کا قول یعنی کہنا زمانہ کفر کا اسواسطے ہوا اصحاب نے
ان دونوں شخصوں کا حال عرض کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی خ اَبُوهُرَيْرَةَ دَعُوهُ
وَاَرِيْقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِنْ مَاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوا
مُعَسِّرِيْنَ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چھوڑ دو اسکو اور اسکے
پیشاب پر ایک ڈول یا ایک بڑا ڈول پانی کا بہادو اسواسطے کہ تم تو بھیجے گئے آسانی کرنیکے
اور نہیں بھیجے گئے سختی کرنیوالے ف ایک گنوار نے حضرتؐ کی مسجد میں پیشاب کر دیا اصحاب نے
اسکو للکارا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرتؐ نے اسکو بلا کر کہا کہ مسجد
عبادت کا مقام ہے یہاں پیشاب کرنا مناسب نہیں معلوم ہوا کہ نادان کے قصور پر سختی
کرنا نہ چاہیے اور ثابت ہوا کہ زمین کی نجاست پانی ڈالنے اور خشک ہونے سے دور
ہو جاتی ہے ق ابن عمرؓ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ قَالَهُ لِرَجُلٍ كَانَ يَعِظُ اَخَاهُ
فِي الْحَيَاءِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا

۱۹۲۱ ق

۱۹۲۲ خ

۱۹۲۳ ق

سکو کچھ ڈر ہو اسواسطے کہ سر ہم تو ایماں کی نشانی ہیں یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا

ہوا سے کہ اس سے نصیحت کرتا تھا کہ رہا وہ سرم تکیا کر **ف** یعنی صاحب بالی ہے ہر

حالتمیں بہتر ہیں اور حیا کی ہر طرح مصروف ہیں **ق** اَبُو سَعِیدٍ قَالَ اِنَّ لَهُ اَصْحَابًا

يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهُ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ

تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ اِلٰى نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ

فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلٰى نَضِيِّهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ

اِلٰى قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ

مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ وَيُرْوٰى

عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بے

چھوڑا اور دور کر دو تم ان کو کیونکہ ساتھی ہوئے کہ تم میں سے ہر ایک آدمی اپنی نماز

کو اُنکے نماز کے ساتھ حقیر جانیگا اور اپنے روزہ کو اُنکے روزہ کے ساتھ حقیر سمجھیگا

وہ لوگ قرآن پڑھینگے اُنکے گلے کے نیچے نہ اتریگا یعنی قرآن کا

اثر کچھ نہو گا وہ لوگ اسلام سے نکل جاوینگے جیسے جانور کے تیر پار ہو جاتا ہے اور شکاری

کانشانہ دیکھے تو کچھ خون کا اثر نہ پاوے پھر اسکی باڑہ کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پاوے پھر اس

تیر کی لکڑی کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پاوے پھر تیر کے پر کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پاوے تیر پار نکل گیا

پیٹ کے گوبر اور لہو سے پہلے جیسے پار ہونے تیر میں جانور کا کچھ اثر نہیں لگا دیکھا اسی

طرح خس لوگوں میں اسلام کا کچھ باقی نہ رہیگا اس قوم کی نشانی یہ ہے کہ انمیں ایک

سیاہ مرد ہو گا جسکا ایک بازو جیسے عورت کی چھاتی یا جیسے گوشت کا لوتھڑا کہ حرکت

کریگا آدمیوں کے بہتر گروہ پر خروج کرینگے یعنی علی مرتضیٰ سے باغی ہونگے اور ایک

روایت یوں ہے کہ وہ لوگ اختلاف اور پھوٹ کے زمانہ میں ظاہر ہونگے **ف**

حضرت نے کچھ مال تقسیم کیا ایک شخص جسکا ذو الخویصرہ نام تھا اسنے حضرت سے کہا

کہ الطاف سے تقسیم کرو عمر فاروق نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو میں اس کا ذکر کو مار ڈالوں
تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور خارجی لوگوں کی خروج کی علی مرتضیٰ نے اس قوم کو قتل کیا اس
حدیث کے حسب ارشاد بکافر د حضرت نے فرمایا تھا اسی نشان کا آدمی اس قوم میں موجود تھا باقی قصہ
اس حدیث کا دوسرے باب میں ہو چکا ق جابر رضی اللہ عنہ لا یتحدث الناس ان محمداً یقتل ۱۹۲۳ ق
اصحابہ قال لعمر حین قال دعنی اضرب عنق ہذا المنافق یعنی عبد اللہ بن ابی کا
بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو چھوڑ دو مبادا کہ
لوگ یہہ کہنے لگیں کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے یہہ حضرت نے عمر فاروق سے فرمایا جب
انہوں نے حضرت سے کہا کہ مجھکو حکم ہو تو میں اس منافق کی گردن ماروں یعنے عبد اللہ بن ابی کی ف
یہہ جو ہے عبد اللہ بن ابی بڑا منافق تھا اسنے حضرت کی خدمت میں بے ادبی کی عمر فاروق نے
اسکے قتل کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے لوگ حقیقت حال نہ سمجھیکے
ظاہر دیکھکر اور دور دور جا کر مسلمان ہونے سے وحشت کرینگے سبحان اللہ حضرت نے کیا حکمت اور
علم تھا ق المغیرة بن شعبة رضی اللہ عنہما یا نبی ادخلہما طاہرتین یعنی الخفین ۱۹۲۴ ق
تا آنکہ مسح کیا بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انکو رہنے دو اس
مت اتار اسواسطے کہ میں نے پاک رکھ کے انہیں پہنے ہیں دو تو موزہ کو یہہ حضرت نے مغیرہ سے فرمایا ف
مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سفر میں حضرت کے ساتھ تھا حضرت نے فرمایا تیرے پاس پانی
ہے میں نے کہا کہ ہاں پھر حضرت سواری سے اترے میں نے پانی ڈالا حضرت نے وضو
کیا منہہ اور دونوں ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا حضرت کے موزے پہنے تھے میں جھکا کہ موزے اتاروں
تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے اتارنے کی کچھہ حاجت نہیں ہے میں نے وضو کر کے انکو
پہنا ہے ہ عائشة رضی اللہ عنہا وہل یکون الشبہ الا من قبل ذلک واذا علا ماءھا ماء الرجل ۱۹۲۵ ہ
اشبہ اخوالہ واذا علا ماء الرجل ماءھا اشبہ اعمامہ مسلم میں حضرت عائشہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکے کہ رحم کر اور مشابہت نہیں ہوتی مگر اسکے

نسبت ہے اور جب غالب ہوئی عورت کی منی مرد کی منی پر تو لڑکا اپنے ماموں کے مشابہ ہوتا ہے
اور جو اگر مرد کی منی غالب ہوئی عورت کی منی پر تو لڑکا مشابہ ہوتا ہے اپنے چچوں سے ف
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پوچھا کہ اگر عورت کو احتلام ہوا اور منی کا پانی دیکھے
تو غسل کرے حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں غسل کرے حضرت عائشہؓ نے اس عورت سے کہا کہ تیرا برا ہو کیا
عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے اگر عورت کی منی نہ ہوتی تو لڑکا
ماموں کی صورت کیونکر ہوتا خ [illegible] ارموا بنی اسمعیل فان اباکم کان
رامیا بخاری میں سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیر اندازی سیکھو اے بنی اسمعیل
کی اولاد اسواسطے کہ تمہارا باپ تیر انداز تھا ف چند اصحاب تیر اندازی کرتے تھے تب حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ ہم فلانی قوم کے ساتھ ہیں تو دوسری قوم نے تیر اندازی چھوڑ دی
کی حضرتؐ نے فرمایا کہ تم کیوں نہیں تیر اندازی کرتے انھوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کیونکر تیر چلاویں
اور آپ تو اس قوم کے ساتھ ہیں اور ہمارے ساتھ نہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ تیر چلاؤ میں تم سب
کے ساتھ ہوں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصحاب حضرت اسمعیل کی اولاد میں تیر اندازی کی
اسواسطے تاکید فرمائی کہ جہاد کا وسیلہ ہے ق جابرؓ سموا ابنک عبد الرحمن تا کہ بخاری
اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا عبد الرحمن نام رکھو
ف جابرؓ سے روایت ہے کہ ہماری قوم میں ایک شخص کے گھر بیٹا پیدا ہوا اسنے قاسم
نام رکھا پھر اسنے حضرتؐ کو خبر دی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ق عمر بن ابی سلمہ
سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک بخاری اور مسلم میں عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بسم اللہ کہہ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اور پاس طرف سے کھا جو تیرے
قریب ہو ف عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں لڑکا تھا اور رکابی کے ہر طرف سے
کھاتا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑکوں کو ادب سکھلانا
سنت ہے ق انس [illegible] بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت

١٩١ خ
١٩٢٠ ق
١٩٢٨ ق
ق

ہیں کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکھو میری کنیت کو **ف**
کنیت اسکو کہتے ہیں کہ جس پر اب کے لفظ ہو جیسے ابو القاسم اور ابو الحسن حضرتؐ کی کنیت ابو القاسم
تھے سو فرمایا کہ میری اولاد کا محمد نام رکھو ابو القاسم اکو نہ کہو مصابیح میں روایت ہے کہ حضرتؐ
بازار میں تھے ایک شخص نے پکارا یا ابا القاسم حضرتؐ اسکی طرف متوجہ ہوئے اس نے کہا کہ یا
حضرتؐ میں نے آپ کو نہیں پکارا فلانے شخص کو پکارا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی حضرتؐ
کے نام اور کنیت رکھنے میں علماء کے بہت قول ہیں لیکن صحیح قول یہی ہے کہ حضرتؐ کا نام رکھنا تو
درست ہے لیکن کسی کو ابو القاسم کہنا بہتر نہیں چنانچہ اسکا مفصل بیان سفر السعادت میں موجود ہے

١٢٣٢ **ق** سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ بخاری اور مسلم میں
انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا برابر کیا کرو اپنی صفوں کو اسواسطے کہ صفوں کو برابر کرنا نماز کا
کمال ہے

١٢٣٣ **ھ** سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چلو جمدان پہاڑ ہی بڑھ گئے اکیلے اصحابؓ نے کہا یا حضرتؐ اکیلے کون ہیں
حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کو بہت یاد کرنیوالے مرد اور عورتیں **ف** حضرتؐ مکہ کی راہ میں چلے
جاتے تھے وہاں ایک پہاڑ نمود ہوا اسکا جمدان نام ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس
پہاڑ کے پاس کوئی پہاڑ نہیں جیسے یہ پہاڑ تنہا ہے اسیطرح خدا کے یاد کرنے والے
بھی اسکی یاد میں تنہا ہیں دوست اور گوشہ گیر رہتے ہیں ترمذی میں روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ اکیلے لوگ ہیں جو خدا کی یاد پر حریص ہیں اور ہمیشہ یاد الٰہی سے لگے رہتے ہیں گناہوں کو تو انکی
سو وہ لوگ قیامت میں ہلکے پھلکے نظر آویں گے

١٢٣٤ **ھ** عَلِيٌّ يُقَسِّمُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ يَعْنِي
لَوْ تُحَرِّرُ اُهْدِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَلْيَدُ بُرْدَةٌ فَاَكْسِيَهٗ
وَالْفَوَاطِمُ اَحَدُهُنَّ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ وَالثَّانِيَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدٍ اُمُّ عَلِيٍّ وَالثَّالِثَةُ
فَاطِمَةُ بِنْتُ حَمْزَةَ مسلم میں علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کپڑے کو پھاڑ کر

اور اوڑھنیاں بنا کر عورتوں میں تقسیم کردے فاطمہ نام سے مراد وہ اور تیسری کا نام
کے اس سے حضرت کو کچھ مطلب نہ تھا یہ حضرت نے حلہ حریر قسمت سے فرمایا اور فاطمہ کے نام کی
عورتیں تین تھیں ایک تو فاطمہ زہرا اور دوسری فاطمہ بنت اسد حضرت علی کی ماں اور تیسری فاطمہ بنت حمزہ
کی بیٹی **ف** یہ حدیث بھی دلیل ہے کہ ریشم مرد کو حرام ہے لیکن اگر کوئی کسی کو دے تو عورتوں کو دینے
کے واسطے اس کو حلال ہے **۱۹۲۸** عمرو بن عبسہ صل صلوٰۃ الصبح ثم اقصر عن الصلوٰۃ حین
تطلع الشمس حتی ترتفع فانها تطلع حین تطلع بین قرنی شیطان وحینئذ یسجد لها
الکفار ثم صل فان الصلوٰۃ مشهودۃ محضورۃ حتی یستقل الظل بالرمح ثم اقصر
عن الصلوٰۃ فانه حینئذ تسجر جهنم فاذا اقبل الفیء فصل فان الصلوٰۃ مشهودۃ
محضورۃ حتی تصلی العصر ثم اقصر عن الصلوٰۃ حتی تغرب الشمس فانها تغرب
بین قرنی الشیطان وحینئذ یسجد لها الکفار عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ پھر باز رہو نماز سے جب تک آفتاب نکلے یہاں تک کہ اونچا ہو جائے
اس واسطے کہ آفتاب جب نکلتا ہے تو شیطان کے دونوں سینگوں کے اندر نکلتا ہے اور
اس وقت کافر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں پھر جب آفتاب بلند ہو تو نماز پڑھ اس واسطے کہ
نماز میں فرشتے موجود اور حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ سایہ برچھے کے ساتھ قائم ہو جائے
یعنی دوپہر ہو اور زمین پر سایہ نہ رہے پھر اس وقت باز رہو نماز سے اس واسطے کہ دوزخ دہکائی
جاتی ہے پھر جب سایہ دوپہر کا ڈھلے اور بڑھ چلے تو نماز پڑھ اس واسطے کہ اس وقت فرشتے
نماز میں موجود اور حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ عصر کی نماز سے تو فراغت پاوے پھر نماز کو موقوف
کر یہاں تک کہ آفتاب ڈوب جاوے اس واسطے کہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے اندر
ڈوبتا ہے اور اس وقت کافر اس کو سجدہ کرتے ہیں **ف** عمرو بن عبسہ سے روایت ہے
کہ حضرت سے میں نے پوچھا کہ حضرت نماز کا کون وقت ہے تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی لیکن ہر وقت نماز پڑھنا درست ہے لیکن تین وقت درست نہیں طلوع غروب

والے تو اس واسطے منع ہے کہ اس وقت آفتاب کو کافر سجدہ کرتے ہیں تو مسلمانوں کو ان کی مشابہت
بچانے کو اور دوپہر کو دوزخ گرم کی جاتی ہے سو زوال کا وقت ہے بچائے خ عمران بن
حصین قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلی جنب رواه البخاری
بن عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھ کھڑے ہو کر اور اگر نہ
ہو سکے تو بیٹھ کر پڑھ سو اگر بیٹھ کے بھی نہ ہو سکے تو لیٹ کر پڑھ یہ حضرت نے عمران سے فرمایا
ف عمران سے روایت ہے کہ مجھ کو بواسیر کی بیماری تھی میں نے حضرت سے اس کا مسئلہ پوچھا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی ایسے بیمار کو ہر طرح نماز پڑھنا درست ہے خواہ کھڑے ہو خواہ بیٹھے خواہ
لیٹے ق عن عبد الله بن مغفل قال قال صلوا قبل صلوة المغرب صلوا قبل صلوة المغرب قال
فی الثالثة لمن شاء كراهية ان يتخذها الناس سنة كما فی البخاری اور مسلم میں عبد الله بن مغفل سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب سے پہلے حضرت
نے تیسری بار میں فرمایا کہ جو چاہے سو نماز پڑھے یہ اس لیے فرمایا کہ لوگ اس کو سنت مؤکدہ
نہ جانیں ف لوگوں نے پوچھا کہ مغرب کے پہلے نماز درست ہے یا نہیں تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی ہر چند مغرب سے پہلے نماز درست ہے لیکن تاکید اور التزام نہ چاہیے کہ ادا و فرض
میں تاخیر ہوگی ق خباب بن الارت ... معها ... رأسه وجعلوا على رجليه من الاذ
خر يعنی مصعب بن عمير حين استشهد باحد بخاری اور مسلم میں خباب بن ارت سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا اس کملی کو اس کے سر کی طرف ڈالو اور اس کے دونوں پاؤں پر گھاس
رکھ دیجئے مصعب بن عمیر کے جب کہ وہ جنگ احد میں شہید ہوئے ف جب مصعب شہید ہوئے
تو صحابہ نے ایک کملی ان کے کفن میں پیش کی اور کملی ان کی ایسی چھوٹی تھی کہ اگر سر پر ڈالتے تھے تو پاؤں کھل
جاتے اور پاؤں پر ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب کفن
میسر نہ ہو تو کئی آدمیوں میں ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہے ھ سعد بن ابی وقاص صعد ...
... لحدته ... قال ... سيفا استوهبه من العباس مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو رکھ دے جہاں تونے پایا ہے ف غنیمت کے مال سے
سعد بن ابی وقاص نے ایک تلوار پائی تھی اور حضرت سے مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی غنیمت کے مال میں سب غازیوں کا حق ہے بے تقسیم مجھکو نہ لے م عثمان بن ابی العاص
ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ مسلم میں عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے
کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اپنا ہاتھ رکھ جہاں تیرے بدن میں درد ہوتا ہے اور بسم اللہ تین بار
اور سات بار کہہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ میں پناہ مانگتا ہوں
خدا کی اور اسکے قدرت کی اس چیز کے شر سے جسکا مجھکو غم اور خوف ہے ف سعد بن
ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں نے درد اور بیماری کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے
یہ دعا فرمائی میں نے اسپر عمل کیا مجھکو شفا حاصل ہوئی ق ام سلمة طُوْفِيْ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ
وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَ لَهَا اِذْ قَالَتْ اِنِّيْ اَشْتَكِيْ بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ طواف کر لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر یہ حضرت نے ام سلمہ سے فرمایا جبکہ انہوں نے
کہا تھا کہ میں بیمار ہوں ف معلوم ہوا کہ حج میں بیمار کو سوار ہو کر طواف کرنا درست ہے م ابی ہریرۃ
عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ
الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ پناہ مانگو خدا کی خدا کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی دجال کے فتنے سے
پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنہ اور فساد سے م جابر غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ
فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ اِلَّا
نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فَالْاَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُوْنَ ذٰلِكَ فِيْ كَانُوْنَ الْاَوَّلِ
مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بند رکھا کرو برتن کو اور منہ باندھا کرو مشک
کا اسواسطے کہ تمام سال میں ایک ایسی رات ہے کہ اترتی ہے اسمیں وبا جس برتن اور مشک کو کھلا پاتی

ہیں اسکے اندر و باہمس حیاتی ہی لیث بن سعد مصر کے محدث نے کہا کہ جو عجم کے لوگ ہمارے پاس ہیں کانوں اور دل میں اسکا بیان کرتے ہیں **ف** کانوں اور دل وہی ہیں جو بیرب خریف کی آخر فصل میں ہوتا ہی خلاصہ یہ مطلب کہ حدیث میں اس بات کو معین فرمایا کہ کب ہوتی ہی لیکن عجم کے لوگ کانوں اور دل ہی جانتے ہیں شاید یہی ہو کہ اس فصل میں ہوا اگر جاتی ہی لیکن اسپر یقین نہیں تو برتن کو بند کرنا چاہیے **ق** ١٩٢٤ حاحر غطّوا الاناء واوكوا الاسقية واغلقوا الباب واطفئوا السرج فان الشيطان لا يحلّ سقاء ولا يفتح بابا ولا يكشف اناء فان لم يجد احدكم الا ان يعرض على انائه عودا ويذكر اسم الله عليه فليفعل فان الفويسقة تضرم على اهل البيت بيتهم بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ڈھانکو برتن کو اور منہ باندھو مشکوں کا اور بند کرو دروازہ کو اور گل کیا کرو چراغ کو اسواسطے کہ شیطان مشک اور دروازہ اور برتن کو نہیں کھولتا اور اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو کچھ نہ پاوے تو لکڑی کو برتن پر آڑا کر رکھدے اور بسم اللہ کہے مقرر چوہا گھر والوں کو جلا دیتا ہی یعنے اگر سوتے وقت چراغ روشن رہے تو چوہا اسکی بتی لیجاتا ہی تو گھر میں اکثر آگ لگجاتی ہی **ف** حضرتؐ نے اس حدیث میں آداب کھلائے کہ بسم اللہ کہکے بات کو پھر کام کرنا چاہیے یہیں پر فائدہ ہیں **ھ** ١٩٢٥ حاحر غيّروا هذا الشيب واجتنبوا السواد مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رنگ بدل ڈالو اسکا کسی چیز سے اور بچو سیاہی سے **ف** فتح مکہ میں ابو قحافہ صدیق اکبرؓ کے باپ اسلام لائے انکی ڈاڑھی اور سر کے بال جیسے ثغامہ سفید تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ خضاب کرنا درست ہی اسواسطے کہ بعضے اصحاب کرتے تھے وسمہ کے سوائے اور خضاب با رنگ درست ہیں واللہ اعلم **خ** ١٩٢٦ ابو هريرة فِرّ من المجذوم كما تفرّ من الاسد لم يتصل سنده لهذا الحديث بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھاگ کوڑی سے جیسے تو شیر سے بھاگتا ہی بخاری نے اس حدیث کی پوری سند بیان نہیں کی **ف** اس بیماری سے آدمی کو نفرت آتی ہی [illegible] بیمار کو دیکھ کر وہ ترس آتا ہی اسواسطے اسکی صحبت سے منع فرمایا **خ** ١٩٢٧ [illegible] وقي تكوا الفاء

وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ بخاری میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ چھڑاؤ قیدی کو اور کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور جبر مایت کرو بیمار کی **ف** دشمن سے
مظلوم کو چھڑانا فرض ہی اور اطعام اور عیادت فرض کفایہ ہی **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ
فَاقَاتِلُھُمْ حَتّٰی یَشْھَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ فَقَدْ
عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ اِلَّا بِحَقِّھَا وَحِسَابُھُمْ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی لِعَلِیٍّ یَوْمَ خَیْبَرَ
مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا قتل کرو انکو یہاں تک کہ وہ گواہی دیں
کہ خدا کے سوائے کوئی معبود برحق نہیں اور محمدؐ خدا کا رسول ہی پھر جب انھوں نے یہ کیا ازخود
اپنے خون اور مال بچائے مگر حق بات پر اور انکا حساب خدا پر ہی یہ حضرتؐ نے علیؓ سے
فرمایا جنگ خیبر کے دن **ف** یعنی جب کافر نے کلمہ پڑھا تو اسکی جان اور مال اور محفوظ
ہو گئی لیکن جرم کے بدلے خون ہوگا اور اگر مال ہوگا زکوٰۃ لیا جاوے گی اور اگر پڑھا
جان اور مال بچانے کے واسطے کلمہ پڑھ لیا ہے اور دل سے کافر ہے تو خدا اس کا حساب کریگا
ہم کو ظاہر کا حکم ہی **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ نَارًا وَسَلْمٰی ذَنْبًا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو اور درست پر چلو **ف** یعنی عبادت میں بہت
افراط اور تفریط سے بچو عبادت میں ایسی کثرت بہتر ہو جو ہمیشہ رہے اور ملول کر ڈالے
کہ دلبر کی کچھ تاثیر نہ ہو **م** جُوَیْرِیَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ
فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّھَا یعنی عطایا یں تاتہٗ اُعْطِیَتْہُ مَوْلَاتُھَا مِنَ الصَّدَقَۃِ مسلم میں جویریہؓ
حضرتؐ کی بی بی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس گوشت کو میرے پاس لا اسلئے کہ
زکوٰۃ یا خیرات اپنے مقام کو پہنچ گئی **ف** حضرتؐ نے کھانا مانگا حضرتؐ جویریہ نے کہا کہ یا حضرتؐ
ہوتا تو کچھ حاضر نہیں لیکن میری آزاد کردہ لونڈی کو خیرات کا گوشت ملا ہی وہ حاضر ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث
فرمائی یعنی ہر چند زکوٰۃ اور خیرات کو درست نہیں لیکن اول جب محتاج کو ملے اور محتاج نے دوسرے شخص کو دی تو
درست ہو گئی **م** طَارِقُ بْنُ اَشْیَمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

وَلَدَا

مولا یجمع لک دنیاک و آخرتک قال الرجل قال یا رسول اللہ کیف اقول حین
ال روایت کی مسلم نے طارق بن اشیم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یہ دعا پڑھا کر اللّٰھم
لی وارحمنی وعافنی وارزقنی یعنی الٰہی مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو عافیت اور ہدایت
رکھ اور مجھکو روزی دے سو بیشک یہ لفظیں تیری دین اور دنیا کی بہتری کی جامع ہیں حضرت
نے فرمایا جسنے کہا کہ یا رسول اللہ میں کیونکر کہا کروں جب کہ اپنے رب سے سوال کیا
ن سعد بن ابی وقاص قل لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہ اکبر
والحمد للہ کثیرا سبحان اللہ رب العالمین لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم
فھؤلاء لربی فما لی قال قل اللّٰھم اغفر لی وارحمنی واھدنی وارزقنی وعافنی شک
فی عافنی قال الاعرابی جاء فقال یا نبی اللہ علمنی کلاما اقولہ مسلم نے سعد بن ابی وقاص
روایت کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک گنوار کو جو رسول خدا کو پیش پرستش کے لائق نہیں وہ اکیلا
ہے اسکا کوئی شریک نہیں خدا بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں بہت سی خدا کو
سب کے واسطے ہیں پاک ہے خدا جہان کا مالک گناہ سے بچاؤ نہ نیکی کی طاقت ہے مگر خدا کی
جو سب پر غالب حکمت والا ہے اس جنگلی آدمی نے کہا یہ تو خدا کی تعریفیں ہوئیں پھر مجھکو کیا
میرے واسطے کیا چیز کہو فرمائیے حضرت نے فرمایا یوں کہا کر الٰہی مجھکو بخش اور مجھپر رحم
کر اور مجھکو سیدھی راہ پر چلا اور مجھکو روزی دے اور مجھکو عافیت میں رکھ راوی کو شک ہے کہ
حضرت نے عافیت کی لفظ فرمائی یا نہیں پھر حضرت نے اس جنگلی آدمی سے فرمایا جو حضرت پاس
سے کہا کہ اے خدا کے پیغمبر مجھکو کوئی ایسا کلام سکھلائیے جسکو میں کہا کروں ن حذیفۃ
قال یا حذیفۃ فانبئنا بخبر القوم قالہ لیلۃ الاحزاب مسلم نے حذیفہ سے روایت
ہے حضرت نے فرمایا کہ اٹھ اے حذیفہ ایسی قوم کی ہمارے پاس خبر لے آ یہ حضرت نے جنگ خندق کی رات
ا حذیفۃ قم یا نومان قالہ صبیحۃ لیلۃ الاحزاب مسلم نے حذیفہ سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھ او نیند والے حضرت نے حذیفہ سے فرمایا جنگ خندق کی فجر کو

ف جنگ خندق میں کفار نے کئی دن محنت سے گھیرا ایک رات نہایت سرد ہوا چلی اور لوگ گھبرا
ہو گئے تب حضرت نے حذیفہ کو خبر کے واسطے بھیجا پھر حذیفہ کو گلی اور ہوا خوب نیند غفلت کی
آگئی تب حضرت نے حدیث فرمائی ان میں نقل تھی جب تھے اب یہ گذرا خ اَبُو سَعِیدٍ قُولُوا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ
آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ بخاری میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہو یوں درود پڑھو کہ الٰہی مہر کر محمد پر جو تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہے جیسی تو نے ابراہیم پر
مہر کی اور برکت کر محمد پر اور محمد کی آل پر جیسی تو نے برکت کی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر ق
اَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مَجِيدٌ بخاری اور مسلم میں ابو حمید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ درود کو یوں کہا کرو کہ
الٰہی مہر کر محمد پر اور اسکی بیبیوں پر اور اسکی اولاد پر جیسی تو نے مہر کی اولاد ابراہیم پر اور برکت کر
محمد پر اور اسکی بیبیوں اور اسکی اولاد پر جیسے تو نے برکت کی اولاد ابراہیم پر بیشک تو ہی ہے سب خوبیوں والا
بزرگی والا م اُمِّ سَلَمَةَ قُولِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً قَالَتْ لَمَّا
حِينَ مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ مسلم میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں کہو
الٰہی مجھکو بخش اور اسکو یعنی خاوند کو اور اسکے بعد مجھکو اسکا نیک بدلا دے یہ حضرت نے ام سلمہ سے
فرمایا جبکہ ابو سلمہ کا انتقال ہوا ف حضرت ام سلمہ کے اول خاوند یعنی ابو سلمہ کا جب انتقال ہوا
تب حضرت نے ان کو یہ تعلیم کی حق تعالیٰ نے دعا قبول کی حضرت سے اسکا نکاح ق اَبُو سَعِيدٍ
قُومُوا إِلٰى سَيِّدِكُمْ أَوْ إِلٰى خَيْرِكُمْ يَعْنِي سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِكَ بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھو اپنے سردار کی طرف یا یوں فرمایا کہ اپنے سے افضل اور بہتر کی طرف
لیے سعد بن معاذ کی طرف پھر سعد حضرت کے پاس بیٹھے تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ یہود ہی تیری

ہی ہو کر اترے تھے **ف** بنی قریظہ ایک قوم تھی یہود کی حضرت سے انہوں نے عہد
شکنی کی تھی حضرت نے انکا قلعہ گھیر لیا تھا وہ لوگ اس بات پر راضی ہوئے کہ سعد بن معاذ جو انکے
حق میں تجویز کریں ہمکو قبول ہے سعد زخمی تھے حضرت نے انکو مسجد سے بلا بھیجا وہ آئے تو
حضرت نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سعد نے انکے قتل کرنیکا حکم دیا چنانچہ اس قوم کے مرد قتل
ہوئے اور عورتیں اور لڑکے لونڈی غلام ہوئے بعضے علماء نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بزرگ
عالم کی تعظیم کے واسطے قیام کرنا درست ہے اور بعضوں نے جواب دیا ہے کہ یہ قیام تعظیم کے واسطے
نہ تھا سعد زخمی تھے تو سہارا لینے کے واسطے حضرت نے قیام کا حکم کیا تھا چنانچہ دوسری حدیث
میں آیا ہے کہ ایک دوسرے کے واسطے نہ قیام کیا کرو جیسے عجم کے لوگ کرتے ہیں اور بعضے علماء نے
فرمایا ہے کہ قیام امرا تعظیم کے واسطے مکروہ ہے اور اہل علم اور دین کی تکریم کے واسطے درست

1959 م

ہے **ق** قُوْمُوْا اِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ فَاِذَا دَنَا الْمُشْرِكُوْنَ يَوْمَ بَدْرٍ
صحیح مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھو بہشت کی طرف جسکا پھیلاؤ آسمان
اور زمین کے برابر ہے یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جسوقت جنگ بدر میں مشرک نزدیک آگئے **ف**

1960 ق

یعنی کافروں سے لڑو اسواسطے کہ انکا قتل کرنا یا شہید ہونا ہر طرح بہتر ہے کہ اسکا عوض بہشت ہے **ق**
قُوْمُوْا عَنِّيْ وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدِيَ التَّنَازُعُ بخاری اور
مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھو میرے پاس سے اور لڑائی نہیں چاہئے میرے
نزدیک اور دوسری روایت یوں ہے کہ پیغمبر کے پاس جھگڑا مناسب نہیں **ف** حضرت نے مرض الموت
میں دوات قلم مانگا تھا بعضوں نے کہا لاؤ بعضوں نے کہا کچھ ضرور نہیں حضرت کو لکھنے میں تکلیف
ہوگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ اوپر مفصل ہو چکا **ق** الوفرمیۃ

ق

کَخْ کَخْ اِرْمِ بِهَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ قَالَهُ لِـ
الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ اَخَذَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس شخص کو جہاں سے

لہا تو نہیں جانتا ہے کہ ہم لوگ کو تو نہیں کھاتے اور یہ دوسری روایت اوپر کی ہے کہ گوہ کو حلال نہیں ہو
حضرت نے ام حفیدہ سے فرمایا جبکہ انھوں نے ذکر کیا کہ گوہ دستی ایک گوہ کا شانہ اور
میں کھلی **ف** حضرت امام حسن ہو تینوں ترک کے نہیں کہ حدیث سے ثابت ہوا کہ عبادت کو زکوۃ کا مال
حرام ہے **ق** جابر كان فإني أناجي من لا تناجي يعني الثوم المطبوخ قال الحلين أصحابه

۱۱۶۲ **ق**

بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کھا اسواسطے کہ میں کہ ناجی ہوں جس کے ساتھ تو نہیں
سرگوشی کرتا ہو **ف** حضرت کے یہ دو روٹیکا ساگ آیا اس میں لہسن کی بوتی
حضرت نے ہمکو نہ کھایا کسی صحابی سے فرمایا کہ تو کھا صحابی نے دیکھا کہ حضرت نہیں کھاتے تو
بھی ہاتھ کھینچا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکا لہسن کھانا ہر چند حلال ہے مگر میں اس
نہیں کھاتا کہ مجھے جبرئیل سے کلام ہوا کرتا ہے اور ان کو اسکی بو سے نفرت ہے **ق** ابن
عمر كلوا أنا له حلال ولكنه ليس من طعامي يعني الضب بخاری اور مسلم میں

۱۱۶۳ **ق**

ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اسواسطے کہ سوسمار یعنی گوہ حلال ہے لیکن
ہمارے خوراک نہیں **ف** حضرت ایک مجلس میں گوہ سوسمار بھنا آیا کسی نے کہا کہ یا حضرت
سوسمار کا گوشت ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ ہر چند یہ حلال ہے لیکن قریش کی
اسکو نہیں کھاتے یہ شرعی کراہت نہیں طبعی کراہت ہے امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک
سوسمار حلال ہے اور یہی حدیث انکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک حلال نہیں ہے کہ
ابتدا اسلام میں تھا **ق** ابن عمر كلوا من الأضاحي ثلثا هذا حديث منسوخ
من قبل بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قربانی کا
تین دن تک کھاؤ اسکے سبب کے معنی نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے چنانچہ اسکا ذکر ہم آگے کر

۱۱۶۴ **ق**

ق ابن عمر كن في الدنيا كأنك غريب أو كعابر سبيل وعد نفسك من أصحاب
القبور بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا میں رہ
طرح جیسے راہ چلتا اور اپنی جان کو قبر والے مردوں میں گن رکھ **ف** عبداللہ بن عمر سے

ق [illegible]

روایت ہے کہ حضرت نے قبرستان والوں کو مخاطب کرکے پھر یہ حدیث فرمائی اور عبداللہ بن عمرؓ
سے روایت ہے کہ جب صبح کرے تو شام کا انتظار مت کر اور جب شام ہو تو صبح کی توقع مت
رکھ اور صحت کی حالت میں بیماری کے خیال سے عمل کرتا رہ اور مرنے کے لیے صحت کو غنیمت جان
میں کچھ نہیں ہو سکتا اور زندگی میں موت کا سامان کر خود مسافر ہو جو ایک مسافر راہ چلتے
کی طرح گذران کرتے ہیں جیسے کہ مسافر دنیا دار کا جھگڑا نہیں کرتا اور فکر زمین اپنا وطن یاد کرکے
کی طرح رہنا ہے جیسے کہ طرح مسافر کو اور وطن کی طرف کو دنیا کو سرائے جان کر ہو اور آخرت کو نامہ کرانے اصلی
وطن سے غافل ہو کر مت رہو وہاں کا سامان کر کہ آخرت ہے اور یہ حدیث فرمایا کہ آپ کو مردوں میں شمار کر
رب الٰہی اور فکر دنیا کا سبب ہو گی غفلت ہے اور جب موت یاد دیکھے تو یہ شکل یاں سامان ہو
شعر جو تنگ نے نفس کے جان پاک ہے بر تخت مرد نیز چو بردہ خاک سے یہ حدیث ابن عمرؓ اور
روایت ابن اللہ عماری کی آنکھیں کھولنے اور سبق نصیحت کرنے ع ابو ایوب کہا کہ طعام ما ک
تمہارے کی کھانے میں ابو ایوب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تول کر کھاؤ اپنا اناج
کو تمہارے لیے اس میں برکت ہو گی ف یعنی تول کر کھانا چاہیے کہ اگر کم ہو تو طلب کیجیے
اور اگر زیادہ ہو تو خیر کا اس میں پہلو ہے اور ہر روز تول کر گھر میں خرچ کرنا حکمت سے خالی نہیں کہ
حساب سے خرچ ہو ضرورت سے زیادہ نہ ہو ھ ابو سعید لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللہ
مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سکھلاؤ اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللہ ف
یعنی مرنے کے وقت لا الٰہ الا اللہ پکارے کہو تاکہ مریض اس کو سن کر کہے اور زبان سے
کہنا چاہیے کہ لا الٰہ الا اللہ کہیں کہ مت کہہ ... اکثر کریں ھ ابو ھریرہ لیبا حقی کل
رحل ابن حلیہ فان ھذا امر لحضرہ الشیطان فاعدات بلیلۃ العرس سنہ
ابو ھریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ کرے ہر ایک مرد اپنے اونٹ کے سر
کو موزہ پہن کر ... بار شیطان آیا پھر حضرت نے لیلۃ التعریس کی فجر کو قضا ف
یعنی سفر سے لیے آخر شب حضرت اور تمام صحابہ فجر کی نماز قضا ہوئی تب حضرت نے ...

فرمائی بیچ میں مکان ہے شیطان کا داخل ہو کہ شیطان کسی کے اونٹ کے بچہ کا دیو تو ہوشیاری کرو

ق عَائِشَةَ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا كَسِلَ أَوْ فَتَرَ قَعَدَ وَيُرْوَى فَلْيَقْعُدْ بخاری

میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھا کرے ہر ایک شخص جب تک
اور چست رہے پھر جب کاہل یا سست ہو تو بیٹھ رہے اور دوسری روایت یوں ہی کہ اسکو بیٹھ رہنا
چاہیے ف انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مسجد میں رسی لٹکی دیکھی تو کہا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا
کہ حضرت زینبؓ کا دستور ہی جب تہجد کی نماز میں سست ہو جاتی ہیں تو اسکو تھام لیتی ہیں تب حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی یعنی سستی میں نفل نماز پڑھنا خلاف اولیٰ ہے م جَابِرٌ لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ
قَالَهُ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھ لے
جو شخص کہ تم میں سے چاہے اپنے گھر پر یہ حضرتؐ نے مینہ برسنے کے دن سفر میں فرمایا ف سو معلوم
ہوا کہ مینہ کے عذر سے جماعت میں نہ حاضر ہونا درست ہے م ابْنُ مَسْعُودٍ لِيَلِيَنِّي مِنْكُمْ أُولُو
الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ مسلم
عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا چاہیے کہ تم میں سے عقلمند اور ہوشیار لوگ میرے
قریب رہا کریں پھر ان کے بعد وہ لوگ ہوا کریں جو اُن سے میل رکھتے ہیں پھر اُن کے بعد وہ لوگ ہوا کریں جو اُن
سے میل رکھتے ہوں اور تم کو بازار والوں کی طرح سے یعنی مسجد اور جماعتیں بازار کی طرح شور و غل اور ہجوم نہ کرو ف
عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ کا دستور تھا کہ جماعت کے وقت ہمارے مونڈھوں کو ہاتھ لگاتے
کہ برابر ہو جاؤ اور قیام میں مختلف نہو نہیں تو تمہارے دلوں میں اختلاف پڑ جاویگا پھر حضرتؐ یہ حدیث
فرماتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے قریب اہل علم اور عقل کھڑے ہوں تاکہ مسائل کو سمجھیں اور
اگر امام کو سہو واقع ہووے اسکو خبردار کریں اور خلیفہ ہونے کے بعد درجہ بدرجہ لوگ صفوں میں کھڑے ہوں
ابوبکر صدیقؓ کا دستور تھا کہ نماز میں حضرتؐ کے پیچھے برابر کھڑے ہوتے تھے اس جگہ دوسرا
نہیں کھڑا ہوتا تھا م أَبُو سَعِيدٍ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا
فِي الْجِهَادِ قَالَهُ لِبَنِي لِحْيَانَ حِينَ بَعَثَ إِلَيْهِمْ بَعْثًا مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ

حضرتؐ نے فرمایا چاہیے کہ دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جہاد کو جاوے اور ثواب دونوں میں برابر
ہیں یہہ حضرتؐ نے اسوقت فرمایا جب قوم بنی لحیان پر لشکر بھیجا **ف** یعنے ہر قوم سے آدھے
آدمی جہاد کو جاویں اور آدھے آدمی مجاہدین کی جورو لڑکوں کی خبرگیری کریں ثواب دونوں کو برابر

۱۹۶۳
ملیگا **ق** عَائِشَةُ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ يُصَلِّ بِالنَّاسِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے
ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ کہو ابوبکرؓ سے کہ لوگوں کو نماز پڑھادے **ف** حضرتؐ نے مرض
موت میں یہہ حدیث فرمائی اور پانچ روز آپکے امامت کروائی چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے
باب میں گذرا اور عہدہ حضرتؐ کو خاص تھا ہیسے امت کا سو اپنی حیات میں ابوبکر صدیقؓ کو کرنا

۱۹۶۴
اسمیں اشارہ ہی خلافت کا گویا حضرتؐ نے انکو اپنا ولیعہد کیا **خ** ابْنُ عَبَّاسٍ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ
وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ یعنی ابا اسرائیل تھا یہہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکو کہدے کہ بولے اور سایہ اوپر سایہ کرے اور بیٹھے اور اپنا روزہ
تمام کرے **ف** حضرتؐ نے ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ میں جیٹا کھڑا ہے اسکا سبب پوچھا لوگوں نے
کہا یہہ ابو اسرائیل ہے اسنے نذر مانی ہے کہ روزہ رکھے دھوپ میں کھڑا رہے اور کسی سے کلام نکرے
تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی روزہ عبادت تھا اسکی اجازت دی اور نہ بولنا اور دھوپ میں

۱۹۶۵
کھڑا رہنا عبادت تھا اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیرمشروع نذر کا ادا کرنا نچاہیے **م** ابْنُ عُمَرَ
مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا
قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا اَوْ يُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ مسلم میں
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکو کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے
جسنے طلاق کو باطل کرکے پھر اسکو اپنی جورو بنا رکھے پھر اسکو حیض سے پاک ہونے دے پھر دوسرا حیض
اسکو آوے پھر جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو صحبت کرنے سے پہلے چاہے اسکو طلاق دیوے
اور چاہے اسکو اپنے گھر میں رہنے دے سو مقرر یہی عدت ہے جسمیں خدا نے حکم کیا ہے کہ عورتوں
کے طلاق دینے ہوا کرے **ف** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی جورو کو حیض

حیض مین طلاق دی تھی عمر فاروقؓ نے یہہ حال حضرت سے کہا حضرت خفا ہوے پھر یہہ حدیث فرمائی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینا باعث غضب حضرت کا ہے اسکو فقہ مین طلاق بدعی کہتے
ہین سنت یہہ ہے کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بدون صحبت کیے اسکو طلاق دیوے ق
سَعْدٍ مُرِیْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ اَعْوَادًا اُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم مین سہل
بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار کی عورت سے فرمایا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہدے کہ
میرے واسطے لکڑیون کا منبر بنا دے کہ اسپر مین لوگون سے کلام کیا کرون ف ایک انصاری عورت
کا رومی غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا حضرت نے اس سے منبر کی فرمایش کی چنانچہ اسنے بنا دیا تھا حضرت
کھڑے ہو خطبہ پڑھا کرتے تھے اور جب منبر تھا تو زمین پر ستونون کو ٹیک دیکر خطبہ پڑھا کرتے تو
حضرت کو اسمین تکلیف ہوتی تھی ایک صحابی جنکا نام تمیم تھا عرض کی کہ یا حضرت منبر تو بست
شام کے ملک مین ہوتا ہے تب حضرت نے منبر بنوایا ھ عَائِشَةَ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ لا
لیا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ چٹائی لا دے مسجد سے ف
گھر مین ایک مکان تھا وہان عورتین نماز پڑھتی تھین اسکو مسجد فرمایا اس حدیث مین حضرت کی مراد
نہین اسواسطے کہ حضرت عائشہؓ اسوقت حائض تھین اور حائض کو مسجد مین جانا درست نہین یا
یا یہہ مطلب کہ حائض عورت ہاتھ بڑھا کر مسجد سے اگر کوئی چیز اٹھا لیوے تو درست ہے جانا البتہ
مسجد کے اندر جانا منع ہے خ عَائِشَةَ هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ
لَعَلِّيْ اَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ وَالْحِيْنَ اشْتَدَّ وَجَعُهٗ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ بخاری مین
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈالو مجھ پر سات مشکین جن کے
دہانے نہ کھلے ہون تاکہ مین لوگون کو وصیت کرون یہہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب کہ
حضرت کو درد کی شدت ہوئی تھی اس بیماری مین جس مین حضرت کا انتقال ہوا ف حضرت
عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی تو ہم نے حضرت کو ایک لگن مین
بٹھلایا اور ان مشکون سے پانی ڈالنا شروع کیا یہانتک کہ حضرت نے اشارہ کیا کہ بس کرو

پھر حضرت باہر نکلے اور سر پر پٹی بندھی تھی اور خطبہ پڑھا معلوم ہوا کہ حضرت کو بیماری میں گرمی کی کمال
شدت تھی سر پر کمال اثر تھا جو حضرت یہودی کی طرح بیٹھے رہا کرتا **ف** آپس میں تفرقہ مت ڈالو اور لا تعتدوا
ولا تکونوا کالذین تفرقوا ایمان کی اور مسلم میں ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا لوگوں سے ملک
اور بیمار کی کرو اور ہمت کرو اور ہی کئی اور دلاسا دو اور بھڑکاؤ **ف** یعنی نرمی چاہئے تاکہ
لوگ دین کو حلیمی اور نرمی لازم سمجھا کر اس کو قبول کریں

الحشر

پہلی فصل ان حدیثوں میں جن سے یہ امر ثابت ہے

عن عمر لاخرجن الیهود والنصارى من جزیرة العرب حتى لا ادع فیها الا مسلما
مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں ضرور نکال دونگا یہود و نصاریٰ کو عرب کے
ملک سے یہانتک کہ سوا مسلمان کے کسی کو نہ چھوڑونگا **ف** عرب مدینہ اسلام ہے
وہاں کسی کو بجز مسلمان کے کوئی رہنے نہ پائے چنانچہ فاروق اعظم نے اپنی خلافت میں
یہود کو جہاں جہاں سے نکالا اور شام میں رکھا **ق** سهل بن سعد لاعطین الرایة غدا
رجلا یفتح الله على یدیه یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله یعنی علیا
رضی الله عنه تا لدلو محنی بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ میں کل علم دونگا اس مرد کو جس کے ہاتھوں پر خدا فتح کریگا وہ خدا اور رسول کو چاہتا ہے خدا اور
رسول اس کو چاہتے ہیں یعنی علی مرتضیٰ کو یہ حضرت نے جنگ خیبر کے دن فرمایا **ف** جنگ
خیبر میں حضرت نے بعد بہت دنوں کے اصحاب پر چاہا کہ رہتے کہ دیکھئے یہ دولت
کس کو نصیب ہو صبح کو سب حضرت کی خدمت میں اصحاب حاضر ہوئے ہر ایک مشتاق
امیدوار تھا سو حضرت نے فرمایا کہ علی مرتضیٰ کہاں ہیں لوگوں نے کہا کہ یا حضرت ان کی آنکھیں
دکھتی ہیں حضرت نے ان کو بلایا ... لعاب مبارک ان کی آنکھ پر لگایا سو وہ صحیح ... ہو گئے

کرے اور یہ شرف سات کے اتمہ پر ہونصیب کیا اسکی حدیث سے ملی قریش کی بڑی مدح و فضیلت ثابت ہوتی ہے

۱۱۸۲ خ اَبُوْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی لَاُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِیَ اَعْظَمُ السُّوَرِ فِی الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ
میں ابو سعید بن معلّی سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ میں تجھکو ایک سورہ سکھلاؤنگا جو قرآن کی سب سورتوں سے بزرگی اور فضل میں ہے **ف** مراد سورہ فاتحہ ہے جیسا کہ ساتویں
باب میں مذکور ہو چکا

۱۱۸۳ م اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا کہنا مجھے ہر چیز سے کہ اسپر دنیا میں آفتاب نکلتا ہو زیادہ پسند ہے

۱۱۸۴ م اَلزُّبَیْرُ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ ثُمَّ یَاْتِیَ الْجَبَلَ فَیَاْتِیَ بِحُزْمَةٍ مِّنْ حَطَبٍ عَلٰی ظَهْرِهٖ فَیَبِیْعَهَا فَیَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ مسلم میں زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی تم میں سے رسی لیوے پھر پہاڑ میں جاوے پھر لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاوے پھر اسکو بیچے تاکہ خدا اسکے سبب سے اسکی آبرو رکھے اور دوسری روایت میں ہے کہ اسکی قیمت سے اپنا کام چلاوے تو یہ اسکے حق میں لوگوں سے سوال کرنے سے بہتر ہے اسکو دیں یا نہ دیویں **ف** یعنی لکڑیاں بیچ کھانا سوال سے بہتر ہے اسواسطے کہ سوال میں ایک تو ذلت ہے دوسرے حصول مطلب کا یقین نہیں ہے

۱۱۸۵ م اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰی جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِیَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا بیٹھنا چنگاری پر کہ اسکا کپڑا جلا کر کھال کو لگے یہ بہتر ہے اسکے حق میں قبر پر بیٹھنے سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبروں پر پھرنا سخت گناہ ہے

۱۱۸۶ م اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ لَاَنْ یَّمْتَلِیَٔ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَیْحًا حَتّٰی یَرِیَهٗ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیَٔ شِعْرًا مسلم میں ابو ہریرہ اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا پیٹ بھر جاوے پیپ سے یہاں تک کہ اسکے پھیپھڑے تک پہنچے

حق میں بہتر ہی بہ نسبت اسکے کہ اپنے پیٹ کو شعر سے بھرے **ف** یعنے شعرگوئی یا شعرخوانی کا شغل غالب رکھنا
اور سوا اس کے علوم شرعیہ پر کم توجہ ہونا سخت قبیح ہی اسواسطے کہ اکثر اشعار ہجو بیہودہ اور [illegible]
مذموم اور مبالغہ سے خالی نہیں تو شعرگوئی اور شعرخوانی گویا کذب کا زور مشتہر کرنا ہی اور بھی کی
دروغ گوئی ہی اور پریشان خاطری کا تو لغو وقت ہی کہ تلاش مضمون تازہ و [illegible] عروض کی
کیا کیا کوشیں جانکنی پڑتے ہیں لیکن اگر گاہ گاہ شعر حسن سے دل لگا دے مگر اکثر اوقات علوم
دین میں صرف کرے تو منع نہیں کہ حضرت نے بھی اشعار گاہ گاہ سنے ہیں لیکن صحیح مضمون کے

۱۱۹۳ ق **ق ابن عباس لان یمنح الرجل اخاه ارضه خیر له من ان یاخذ علیها خرجا معلوما**
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بخشش کرنا مرد کا اپنی زمین
اپنے بھائی مسلمان کو بہتر ہی اسکے حق میں اس سے کہ محصول لیوے اس سے **ف** اسواسطے کہ عوض میں [illegible]
محصول لینے کا مسئلہ مذکور ہو چکا

۱۱۹۸ خ **خ سہل بن سعد لان یہدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم** بخاری میں سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے علی
مرتضی کو ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سے تیرے واسطے بہتر ہی تجکو سرخ اونٹ ملنے سے **ف**
یعنی اسکے نزدیک سرخ اونٹ عمدہ مال تھا یعنی تیرے سبب سے اگر ایک آدمی مسلمان ہووے تو بہتر
سب کے مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ ثواب کو بقا اور دنیا کو فنا ہی یہ حضرت نے علی مرتضی سے فرمایا جبکہ
انکو جنگ خیبر میں علمدار کیا

۱۵۶۹ م **م ابو ہریرۃ لتؤدن الحقوق الی اهلها یوم القیامة حتی یقاد للشاة الجلحاء من الشاة القرناء** مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ حقدار کو حق دلائے جاوینگے قیامت کے دن یہانتک کہ لایا جاویگا بدلہ منڈی بکری کا
سینگدار بکری سے **ف** یعنے ظلم اور حق تلفی سے بچو کہ قیامت میں انصاف ہوگا آدمی تو
ایک طرف جانوروں کے بھی بربادی کا عوض ہوگا کہ اگر سینگدار بکری نے منڈی بکری کو مارا
ہوگا تو سینگدار کو ماریگی

۱۹۱۰ ق **ق ابو سعید لتتبعن سنن من کان قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب لتبعتموهم قلنا یا رسول اللہ الیهود والنصاری**

قال ... بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم پیروی کرو گے اگلے
لوگوں کی چالوں پر بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یہاں تک کہ وہ سوسمار کے سوراخ میں گھسے تھے
تو تم بھی ان کی پیروی کرو گے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہود اور نصاریٰ کی چال پر چلیں گے حضرت
نے فرمایا اگر یہی نہیں تو پھر کون یعنی یہود اور نصاریٰ ہی مراد ہیں انہیں کی چال پر چلیں گے **ف**
فی الحقیقت جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ اس امت کے عوام خلقت میں شرک اور
بدعت نہایت درجہ رائج ہو گئی قبر پرستی اور پیر پرستی اور بد عقائد میں خصوصاً عموم ظاہری
یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم ہو گئے بلکہ تعزیہ داری اور پیر پرستی میں ایسے اختراعات کیے
ہیں کہ یہود و نصاریٰ کو کبھی ہرگز نہیں سوجھے **ق** ۱۹۹۲ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ
أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ بخاری اور مسلم میں نعمان بن بشیر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ برابر کرو اپنی صفوں کو نہیں تو جدا ڈالے گا تمہارے دلوں میں **ف**
یعنی جماعت کی صف برابر نہونے کا یہ اثر ہے کہ دلوں میں اختلاف پڑ جاوے گا اور تکرار ہوگی
تو رنج ہوگا **ق** ۱۹۹۳ لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِي أَرْضٍ
دَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ
وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتّٰى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ
قَالَ أَرْجِعُ إِلٰى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَأَنَامُ حَتّٰى أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى سَاعِدِهِ
لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَشَرَابُهُ فَاللّٰهُ أَشَدُّ
فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ بخاری اور مسلم میں
عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ اپنے بندہ مومن
کی توبہ کرنے سے اس مرد سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو اترا تھا جنگل میں اور ان ہلاکی
کے مکان میں اور اس کے ساتھ سواری تھی اس پر اس کا کھانا اور پانی تھا سو اس نے رکھا
اپنا سر زمین پر اور سو گیا پھر ایک نیند سو کر جاگا دیکھا کہ اس کی سواری جا چکی تھی

سو جسنے اسکی تلاش کی یہان تک کہ جب سخت گرمی اور پیاس وغیرہ کی شدت ہوئی اسنے کہا
اب میں پلٹ چلو اپنے مکان میں جہان تھا سو وہین سو رہون تا ایکہ مرجاؤن سو اسنے اپنا سر اپنی کلائی
پر رکھا تاکہ مرجاوے پھر جاگ پڑا تو کیا دیکھتا ہے کہ اسکی سواری موجود ہے اسپر اسکا زاد و راہ
اور پانی ہے تو حقتعالی اپنے مومن بندہ کی توبہ کے سبب اس مرد سے بھی زیادہ تر خوش ہوتا
ہے اپنی سواری اور زاد و راہ پاکر خوش ہوگیا **ف** یعنے مومن کی توبہ سے کمال رضامندی الہی
حاصل ہوتی ہے اسواسطے کہ توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں بندہ عذاب سے بچ جاتا ہے **خ** أَبُو
هُرَيْرَةَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ
بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگون کو ایسا زمانہ آویگا کہ
آدمی کچھ پروا نکریگا کہ اسنے کہانسے مال کو لیا حلال سے یا حرام سے **ف** یعنے بے دینی
رائج ہوگی مال حاصل کرنے میں شدت حرص اور ضعف ایمان کے سبب سے حلال اور حرام کی کچھ تمیز
باقی نرہیگی خواہ رشوت سے ملے خواہ چوری سے خواہ حرص کی خواہ سود خوری خواہ ظلم خواہ دغا
بازی سے چنانچہ اسوقت انکا حال اسطرح پاتے ہیں سب لٹے ہیں گویا موت اور قیامت سے
ڈرتے نہین **م** أَبُو هُرَيْرَةَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ
وَلَا الْمَقْتُولُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگون
پر زمانہ آویگا کہ نہ جانیگا قاتل کہ کسبات مین اسنے قتل کیا اور نہ مقتول جانیگا کہ کسبات پر مارا گیا **ف**
یعنے ایسا زمانہ گذریگا کہ بلاسبب اور بیجہت خونریزی ہوگی ایسا بڑا گناہ لوگون کو آسان معلوم ہوگا
چنانچہ خانہ جنگی اکثر بے سبب ہوجاتی ہے دہلی اور لکھنؤ کے بانکون میں صرف آنکھ ملانے سے
تلوار چلتی ہے آدمی کی جان کو چیونٹی برابر نہین جانتے گویا یہی [illegible] ناحق حلال
کرڈالتے ہین **خ** أَبُو سَعِيدٍ لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَ
مَأْجُوجَ بخاری مین ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کعبہ کا حج اور عمرہ
کریگا یاجوج و ماجوج کے نکلنے کے بعد **ف** معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکی کے بعد اسلام

ق ۱۴۹۷

تا قیامت رہیگا اور عمر ہزار برس ہوگی جیسے ستارے کہ آسمان کے ہیں کہ ایک ہی جگہ ہیں
رہیگا واللہ اعلم ق سهل بن سعد ليدخلن الجنة من امتي سبعون
الفا او سبع مائة الف متماسكون آخذ بعضهم بعضا لا يدخل
اولهم حتى يدخل آخرهم وجوههم على صورة القمر ليلة البدر بخاری اور
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ بہشت میں داخل ہونگے میری امت کے
ستر ہزار یا سات لاکھ یہ شک ہے حازم تابعی کو جو اس حدیث کا ایک راوی ہے
لوگ بہشت میں جاوینگے ہاتھ پکڑے ہوئے ایک دوسرے کو تھامے ہونگے
جب تک ان کے پچھلے داخل نہ ہونگے پہلے ایک منتظر ہو کر برابر ایک بارگی ا
چہرے چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہوینگے

ق ۱۴۹۸

ق ابن مسعود ا
منكم حتى اذا اهويت اليهم لاناولهم اختلجوا دوني فاقول
اى رب اصحابي فيقال انك لا تدرى ما احدثوا بعدك بخاری اور مسلم میں عبدا
ہیں کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے سامنے لائے جاوینگے تم میں سے چند لوگ
طرف حوض کے جو حوض کوثر کا ہے اور انکو دیکھوں تو وہ لوگ میرے پاس سے ہٹا
لیے جاوینگے کہ کہونگا کہ اے میرے رب تو میرے ساتھی ہیں تو حکم ہوگا تو نہیں جانتا کہ انھوں
نے بعد تیرے کیا نکالیں ف عرب کے چند گروہ جو مسلمان حضرتؐ کے بعد مرتد ہو گئے
قتل کیا وہ لوگ اس حدیث میں مراد ہیں خ انس ليصيبن اقواما
بذنوب اصابوها عقوبة ثم يدخلهم الله الجنة بفضل رحمته في
بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا چند لوگوں کو سوختگی دوزخ
کے سبب گناہوں سے ہو گئے پھر جدا ہوگا مذکاری کا بدلا پھر خدا انکو بہشت
میں اپنی رحمت سے سوا کمال الفت جیسی ہوگی ف نوادر الاصول میں
لوگ جناب الہی میں عرض کرینگے کہ الہی جیسے تو نے اپنے کرم سے ہم کو دوزخ

بدلے میں ربو ہرگز دیوے تو حق تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجیگا وہ اسکے ہاتھوں سے اس ساعت کے ثنا
ڈالیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان مرد کا بیع میں ربوا لینا ایمان کی برکت سے
محروم کر دیتا ہے ع مر ابو هريرة لينتهين اقوام عن رفعهم ابصارهم عند الدعاء
في الصلوة الى السماء او لتخطفن ابصارهم مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ منع ہو رہیں لوگ اپنی آنکھ اٹھانے سے دعا مانگنے کے وقت آسمان کی طرف نہیں تو انکی آنکھیں
اچک لی جاوینگی ف دعا مانگنے کے وقت آسمان کی طرف آنکھ اٹھانا درست نہیں اسواسطے کہ حق
سبحانہ کے لیے جہت نہیں ع مر ابو هريرة لينتهين اقوام عن ودعهم الجمعات او ليختمن الله على
قلوبهم ثم ليكونن من الغافلين مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ ضرور باز رہیں لوگ جمعہ چھوڑ دینے سے نہیں تو خدا انکے دلوں پر مہر کر دیگا پھر بیشک وہ غافلوں
میں ہو جاوینگے ف بے جمعہ چھوڑنے کی یہ سزا ہے کہ دل پر غفلت کی مہر ہو جاتی ہے اور جب
غفلت ہوئی تو رحمت الٰہی سے دور پڑا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز فرض عین ہے اور بے
شرعی عذر کے اسکا ترک کرنا ہرگز درست نہیں ع مر ابو هريرة ليهلن ابن مريم بفج الروحاء
حاجا او معتمرا او ليثنينهما مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ لبیک کہیگا عیسیٰ بن مریم روحا کی راہ میں خواہ حج کرتے خواہ عمرہ کرتے یا عمرہ اور
حج ملا کر ساتھ ہی کریگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب جب حضرت عیسیٰ
علیہ السلام آسمان سے اتریںگے تو شریعت محمدی پر عمل کرینگے اور کعبہ کا حج یا عمرہ کرینگے
روحا ایک مقام کا نام ہے مدینہ اور مکہ کے درمیان

فصل فی انواع شتی

اس فصل میں بہت قسم کی حدیثیں ہیں

ق ابو هريرة اذا [illegible] واتخذ [illegible] حلف [illegible]

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں
ہیں جب بات کہے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اسکے پاس
امانت رکھے تو چوری کرے ق اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر قوم کا بھانجا اسی قوم میں داخل ہے ف جب کوئی قریبی
وارث نہ باقی رہے تو بھانجا اپنے ماموں کا وارث ہے اور ماموں بھانجے کا وارث ہے ق
ابن مسعودؓ اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَهُ فِیْ مَرَضِهٖ حِيْنَ قَالَ
ابن مسعود يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن
مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ان مجھکو تپ کی شدت ہوتی ہے جیسے کہ
تم میں سے دو مرد کو ہوتی ہے یہ حضرت نے بیماری میں فرمایا جب کہ عبد اللہ بن مسعودؓ
نے کہا کہ یا رسول اللہ آپکو تپ میں نہایت کرب اور سخت بیتابی ہوتی ہے ف یعنے جتنی تکلیف
دو مرد کو ہوتی ہے اتنی مجھپر ہوتی ہے تو زیادہ بیقراری کیا حاجت ہے حضرت پر زیادہ تکلیف
کا یہ سبب ہے کہ ثواب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنی تکلیف زیادہ اتنا ثواب زیادہ ق اَبُو
هُرَيْرَةَ اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے کہ ہمسے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں ق
عَائِشَةَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ
وَعَيْتُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَهُ جَوَابًا
سَاَلَهُ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کبھی مجھکو وحی آتی ہے جیسے گھنٹے کی جھنکار اور وہ مجھپر
نہایت سخت گذرتی ہے پھر موقوف ہو جاتی ہے اسکو میں یاد کر رکھتا ہوں اور کبھی میرے پاس
فرشتہ مرد کی صورت بنکر آتا ہے سو مجھسے کلام کرتا ہے تو میں یاد کر لیتا ہوں جو کہ
مجھسے کہتا ہے پھر حضرت نے اسوقت فرمایا جب کہ حارث بن ہشام نے حضرت سے پوچھا کہ کیونکر

ہو حی کسطرح آتی ہے **ف** تجارب ہین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرتؐ کو دیکھی
کہ ذکر آتے جاڑے مین وحی آسے کہ حضرتؐ کی پیشانی سے پسینہ پھوٹ نکلتا تھا **م** عن ابن مسعود
اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَتَسْمَعَ سَوَادِي حَتّٰى اَنْهَاكَ قَالَهُ لَهُ مسلم ہے عبداللہ
بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو اجازت میرے پاس آنیکی یہی ہے کہ تو پردہ
اٹھا دے اور میرے بھید کی بات سنے جبتک کہ مین تجکو منع کرون یہہ حضرتؐ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے
فرمایا **ف** عبداللہ بن مسعود حضرتؐ کے خادم تھے جب قرآن مین یہہ حکم ہوا کہ حضرتؐ کے
گھر مین لوگ بے اجازت نہ آوین تب حضرتؐ نے عبداللہؓ سے یہہ حدیث فرمائی یعنی مجکو بار بار
اجازت مانگنیکی حاجت نہین کہ کام خدمت مین حرج ہوگا تیرا اندر آنا اور میرا منع نکرنا یہی تیرے لیے
بس اجازت کی ہے اور جبتک مین تجکو منع کرون اسوقت آنا درست نہین **خ** اَبُو اَيُّوبَ اَوْ مَا كَالَهُ
تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ دَعِ
النَّاقَةَ قَالَ لِلْاَعْرَابِيِّ اَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يُدْنِيْنِيْ
مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ صرف بخاری نے ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے ایک
آدمیکو فرمایا کہ نامراد ہو جیو کیا اسکو ہوا ہے اور بخاری اور مسلم دونون متفق ہین اس روایت
کہ تو عبادت کرے خدا کی اور اسکے ساتھ کسیکو شریک نکرے اور نماز کو قایم رکھے اور زکوٰۃ
دیوے اور برادری کا حق ادا کرے چھوڑدے تیری اونٹنی کو یہہ حضرتؐ نے اس جنگلی آدمی
سے فرمایا جسنے حضرتؐ کی اونٹنی کی مہار پکڑکر کہا کہ یا رسول اللہ مجکو وہ عمل بتلائیے جو بہشت سے
مجکو قریب کردیوے اور دوزخ سے مجکو دور ڈالے **ف** حضرتؐ کو اس سوال سے تعجب
آیا کہ احکام اسلام کے ظاہر ہوچکے صریح بات کو اس لیے کیون پوچھتا ہے پھر فرمایا کہ
توحید اور نماز اور زکوٰۃ اور برادری پروری سے بہشت کا قرب اور دوزخ سے دوری حاصل
ہوتی ہے **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَقُلْهَا وَ
لٰكِنَّ اللّٰهَ قَالَهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءٍ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ

عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَذَكْوَانَ ۔ مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلم سے خدا راضی ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا خبردار ہو کر میں نے یہ کلام
نہیں کہا لیکن خدا نے یہ کہا ہے یعنے حکم خدا میں نے یہ کہا اور خفاف بن ایما کی روایت میں ہے کہ غفار کو
خدا نے بخشا اور اسلم سے خدا راضی ہوا اور عصیہ نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی الٰہی لعنت کر بنی لحیان
اور لعنت کر رعل اور ذکوان پر ف اسلم اور غفار دو قوم تھے کہ ان کا ایمان لانا حضرتؐ نے ان کے
بشارت اور دعا دی اور عصیہ اور بنی لحیان اور رعل اور ذکوان چار قوم تھے انھوں نے حضرتؐ کے اصحاب کو
دغا سے قتل کیا اس واسطے حضرتؐ نے انکو بددعا دی ۝ عن ابو ہریرۃ اَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ
السِّبَاعِ حَرَامٌ ۔ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب کچلے دانت والے
درندہ کا کھانا حرام ہے ف یعنے جس جانور کے کوکدار دانت ہوں اور وہ درندہ بھی ہو
یعنے دوسرے جانور کو چیر پھاڑ کے کھاتا ہو سو حرام ہے جیسے شیر اور چیتا اور بھیڑیا اور کتا اور
بلی اور لومڑی اور گیدڑ وغیرہ اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا
لیکن امام مالکؒ کے مذہب میں دو روایتیں ہیں ایک حرمت کی دوسری کراہیت کی اور جسکے کوکدار
دانت ہوں لیکن درندہ نہو جیسے اونٹ سو حلال ہے ۝ عن عبد الله بن زمعة اَلَا لَا يَجْلِدُ اَحَدُكُمُ
امْرَاَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهَا ۔ مسلم میں عبد الله بن زمعہ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی جورو کو غلام کی طرح کب تک اور کیوں اسے
کوڑے مارے گا اور شاید کہ وہی شخص اسی دن کے اخیر میں اسکو اپنے پاس سلاوے گا ف
یعنے شرعاً اور عقلاً مناسب نہیں کہ جسکو اپنے پاس لٹاوے اسکو ایسی سخت مار مارے
صبح کو مارا اور شام کو پاس لٹایا آدمیت سے بعید ہے ۝ عن عبد الله بن زمعة اِلَامَ
يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ ۔ مسلم میں عبد الله بن زمعہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ اس شخص سے کب تک ہنسیگا آدمی جس چیز کو خود کرتا ہے ف ایک شخص نے گوز کیا
لوگ ہنسے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے جو خود کیجے اوس پر کیا ہنسے معلوم ہوا

کرگو ڈ ہم پینا درست نہیں کہ بے ادبی ہے اور دوسرے کو شرمندگی ہ ۲۰۱۳ م ابو حمید الساعدی الا خمّرتہ ولو ان تعرض علیہ عودًا قالہ حین اتاہ بقدح من لبن مسلم میں ابو حمید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے اسکو کیوں نہ ڈھک دیا اگرچہ اسپر ایک لکڑی ہی رکھ دیتا یہہ حضرت نے ابو حمید سے فرمایا جب کہ وہ حضرت کے پاس دودھ کا پیالا لائے ف حضرت نے یہہ ادب سکھلایا کہ برتن کو کھلا رکھنا نہ چاہیئے تاکہ کوئی چیز اسمین گر نہ جاوے اگر کچھ نہ ملے تو اسپر لکڑی ہی رکھ دیوے

۲۰۱۴ ق ابو ہریرۃ امتی الغر المحجلون یوم القیمۃ من آثار الوضوء بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے منہہ اور ہاتھ پاؤں روشن ہونگے قیامت کے دن وضو کے اثر سے ف یعنے جس جس مقام پر وضو کا پانی لگتا ہے سو قیامت میں روشن ہو جاویگا

۲۰۱۵ ق البراء بن عازب انت اخونا ومولانا قالہ لزید بن حارثۃ بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے زید بن حارثہ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی ہے اور ہمارا آزاد کردہ ہے

۲۰۱۶ خ عروۃ بن الزبیر انت اخی فی دین اللہ وکتابہ وھی لی حلال قالہ لابی بکر لما خطب عائشۃ فقال لہ ابو بکر انما انا اخوک ذکرہ مرسلًا وھو من حدیث عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخاری میں عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے خدا کے دین اور خدا کی کتاب میں اور بیٹی وہ عائشہ مجھکو حلال ہے یہہ حضرت نے ابی بکر صدیق رض سے فرمایا جب کہ اپنے ساتھ حضرت عائشہ کے نکاح کا پیغام دیا تو ابی بکر صدیق رض نے کہا یا حضرت میں تو آپ کا بھائی ہوں یہہ حدیث اسیطرح مرسل آئی ہے یعنے عروہ تابعی نے صحابی کا نام نہین ذکر کیا اور حقیقت مین یہہ حدیث حضرت عائشہ کی روایت ہے وہ حضرت سے نقل کرتے ہین ف ابی صدیق رض نے حضرت عائشہ کی منگنی کے وقت یہہ عذر کیا کہ حضرت مجھکو بھائی فرمایا کرتے ہین سو بھائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا حضرت

سے جو اعد باکہ ہمارے اور تیرے نبی برادری کا بھائی اسی سے حدیث میں ثابت ہوئی جزئیہ کے سبب
نسبی برادری کا ہے ق جابر انتم الیوم خیر اهل الارض قال له وکنا الفا
كنا الفا واربع مائة بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم آج
افضل ہو تمام اہل زمین سے یہ حضرت نے حکم حدیبیہ کے دن فرمایا اور یہ سب اصحاب
اکہہ چار سو تھے ف یہ سب وہ اصحاب ہیں جو موت پر بیعت کی تھی یعنی سب مر جائیں گے
ہو جاویں گے مگر قدم نہ ہٹاویں گے تب حضرت نے ان کو بشارت دی اور بعضے روایت کے
آیا ہے کہ پندرہ سو اصحاب تھے ق انس انت مع من احببت بخاری اور مسلم
میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو ان کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھتا ہے ف
انس سے روایت ہے کہ ایک مرد نے پوچھا کہ یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ
تو نے قیامت کا کیا سامان کیا ہے جو پوچھتا ہے اس نے کہا کہ کچھ سامان نہیں نہ زیادہ نماز ہے
نہ روزہ لیکن میں خدا اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی قیامت میں تو محبت کے سبب سے ہمارے ساتھ ہوگا اس حدیث کے راوی یعنی انس شکر کیا
کرتے تھے کہ قیامت میں میرا وسیلہ حضرت کی محبت اور صدیق اور فاروق کی محبت ہے
معلوم ہوا کہ انبیا اور اولیا کی صادق محبت نجات کا عمدہ وسیلہ ہے اور یہ بھی اس حدیث
سے ثابت ہوتا ہے کہ کفار اور فجار کی محبت ندامت کی علامت ہے اسواسطے کہ ہر شخص کا حشر اپنے
دوست کے ساتھ ہوگا ق البراء بن عازب انت منی وانا منك قال لعلي رضي الله
عنه بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا علی مرتضی سے کہ تو میرا
ہے میں تیرا ہوں ف یعنے کمال اتحاد اور یگانگی ہے اس سبب سے کمال قربا اور فضیلت
ثابت ہوئی م انس انت هيه لقد كبرت لا كبر سنك قال اليتيمة كانت عند ام
سليم ام انس بن مالك مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تو وہی لڑکی ہے تو بڑی ہو گئی تیری عمر دراز نہ ہو جیسے یہ حضرت نے اس یتیم لڑکی سے فرمایا

۲۰۱۴ ق

۲۰۱۵ ق

محبت صادق نجات کا وسیلہ

۲۰۱۹ ق

۲۰۲۰ م

م

ہوا ہم سلیم لستی کی الله کے پاس شفاعت کی ف یہ حضرت نے خوش طبعی سے فرمایا اور دعا دی
اسلئے یہ تھا چنانچہ اسکا مفصل حال یہاں پانچویں باب میں ہو چکا ھ ابن مسعودؓ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی
بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِی الدِّمَاءِ مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اول فیصلہ آدمیوں کے درمیان خونوں میں ہوگا ف معلوم ہوا کہ ناحق خون کرنا
نہایت ناپسند ہے اور نہایت سخت گناہ ہے کہ قیامت میں پہلے خون ہی کے مقدمات پیش
ہو کر فیصلے ہونگے عبادات میں اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات میں خونکا فیصلہ ہوگا ق ابو

ق

سَعِیْدٍ اَوَّهْ عَیْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰکِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِیَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَیْعٍ اٰخَرَ
ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ قَالَ بِلَالٌ جَاءَ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ وَقَالَ کَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِیٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ
صَاعَیْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ رِوَایَةِ الْبُخَارِیِّ
اَوَّهْ اَوَّهْ مَرَّتَیْنِ بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ واہ واہ
(عین سود ہے ایسا نکیا کرو لیکن تو عمدہ خرما خرید کرنا چاہے تو ناکارے خرما کو بیچ کے دوسری
بیچ سے پھر اسکی قیمت سے عمدہ خرما مول لیا کر پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ حضرتؐ کے
پاس عمدہ قسم کا خرما لائے جسکو برنی کہتے ہیں اور بلالؓ نے کہا ہمارے پاس ناکارے خرمے
تھے سو بیچے اسکے دو صاع ایک صاع کے بدلے حضرتؐ کے کھانے کے واسطے اور بخاری کی روایت میں
بلا ہے کہ حضرتؐ نے واہ واہ دو بار فرمایا ف یعنی ایک جنس کو زیادہ اور کم کر کے بیچنا
اور بدلنا اسیکا نام سود ہے لیکن اگر ناکارے چیز کو عمدہ چیز سے بدلنا چاہے تو اسکی یہ تدبیر ہے کہ ناکارے
کو بیچ لے پھر اسکی قیمت سے عمدہ چیز کو مول لیوے کہ یہ مباح ہے اسواسطے کہ جنس بدل گئی

م

اسمیں تو کمی زیادتی کا کچھ نقصان نہیں ھ نُبَیْشَةَ الْهُذَلِیِّ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ اَکْلٍ
وَشُرْبٍ وَذِکْرِ اللّٰهِ مسلم میں نبیشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ایام تشریق کے
کھانے پینے اور یاد الٰہی کے دن ہیں ف عید قربان کے بعد تین دن کو کہتے ہیں یعنی
گیارہویں بارہویں تیرہویں کو ایام تشریق کہتے ہیں سب کے کھانے پینے کے لیے دن ہیں

رکھنا درست ہیں سال میں پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہے عید الفطر اور عید الاضحی اور ایام تشریق

ق عن عائشۃ این انا غدا این انا غدا فی مرضہ الذی توفی فیہ
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں کل کہاں ہونگا میں
کل کہاں ہونگا یہ حضرتؐ نے اس بیماری میں فرمایا جس میں انتقال ہوا **ف** حضرتؐ کا یہ دستور
تھا کہ ایک ایک دن سب بی بیوں کے گھر رہتے تھے لیکن حضرت عائشہؓ کو سب سے زیادہ چاہتے تھے
جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تب یہ دریافت فرماتے تھے کہ کس بی بی کی باری ہوگی اس کلام
سے بی بیاں سمجھیں کہ حضرتؐ کا دل یہی چاہتا ہے کہ حضرت عائشہؓ کے گھر میں رہیں سب نے
خوشی سے اجازت دی کہ آپ عائشہ کے گھر میں رہیں جب اپنی باری معاف کی حضرتؐ
نہایت خوش ہوئے پھر وہیں رہے اور وہیں انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے اس حدیث سے
بڑی فضیلت حضرت عائشہؓ کی ثابت ہوئی ٥

م عن ابی قتادۃ لعمار بن سمیۃ تقتلک الفئۃ الباغیۃ مسلم میں ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای سمیہ کے بیٹے
تجھکو بڑی سختی ہوگی ہی تجھکو باغی گروہ قتل کریگا **ف** عمار کی ماں کا نام سمیہ تھا عمار علی
مرتضی کے رفیق تھے جب معاویہ اور علی مرتضی سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے اس
حدیث سے ثابت ہوا کہ امام برحق علی مرتضی ہیں اور معاویہ کا لشکر باغی تھا ٥

م عن ابن مسعود بحسب المؤمن الکذب ان یحدث بکل ما سمع مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدمی کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہے کہ جو بات سنی اسکو کہنے
لگے **ف** یعنی جھوٹھ صرف اسی چیز کا نام نہیں کہ اپنی طرف سے بات بناوے اور جھوٹھ
باندھے بلکہ یہ بھی جھوٹھ میں داخل ہے کہ جو خبر سنی بدون تحقیق کئے اسکو کہنے لگے اسلئے
کہ اکثر اخبار جھوٹھ مشہور ہوجاتے ہیں تو مومن عاقل کو اسکی تحقیق لازم ہے
بے تحقیق کسی بات کو زبان پر نہ لاوے اسیواسطے علماء اہل حدیث نے حدیث کی تحقیق میں
بڑی محنت کی ہے اور چھانٹ چھانٹ کر کے صحیح حدیث کو ضعیف اور موضوع سے جدا کر دیا ہے حق تعالی

ان کے درجے بلند کرے تو عاقل مسلمانوں کو لازم ہے کہ جو کوئی حدیث سنے یا کسی کتاب میں دیکھے تو اسکو نہ مانے جبتک کہ علم حدیث کی معتبر کتابوں میں اسکی سند نہ پاوے ق اَنَسٌ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّي اَرٰی اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ قَالَهُ لِاَبِي طَلْحَةَ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شاباش یہہ مال تو فایدہ دینے والا ہے اور میں نے سنا جو تو نے کہا اور مجھکو یہہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ تو اسکو اپنے قرابت داروں میں تقسیم کر دے یہہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ف قرآن میں جب اس مضمون کی آیت اتری کہ تمکو کامل نیکی نہ حاصل ہوسکیگی جبتک اپنے پسندیدہ اور محبوب مال کو راہ خدا میں نہ خرچ کروگے تو ابو طلحہ انصاری نے کہا کہ خدا یوں فرماتا ہے اور میرے سب قسم کے مال سے مجھکو وہ باغ بہت پیارا ہے کہ بیرحا نام ہے اسکو میں نے خدا کی راہ میں دیا سو یا حضرت اسکو جو چاہیے سو کیجئے اور جسکو مناسب سمجھے اسکو دیجئے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی حضرت نہایت خوش ہوئے انکی تعریف کی اور اس باغ کو ابو طلحہ کے رشتہ داروں کو دلا دیا معلوم ہوا کہ خیرات دینے میں غیروں کی نسبت لوگ برادری کے مقدم ہیں یہہ باغ مدینہ میں نہایت عمدہ تھا حضرت کی مسجد کے سامنے تھا اسکا پانی نہایت شیرین تھا اکثر اسمیں تشریف لیجاتے تھے اور اسکا پانی پیتے تھے ایمان کامل کی یہی علامت ہے کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو راہ خدا میں نثار کرے

د جَابِرٌ بَلٰی فَجُدِّي نَخْلَكِ فَاِنَّكِ عَسٰی اَنْ تَصَدَّقِي اَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوْفًا قَالَهُ لِخَالَتِهِ جَابِرٌ وَقَدْ طُلِّقَتْ فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیوں نہیں سو تو اپنے خرموں کو توڑ شاید کہ تو خیرات کرے یا اور کوئی نیکیاں کرے یہہ حضرت نے جابر کی خالہ سے فرمایا اور اسکو طلاق ملی تھی سو اسنے چاہا کہ اپنے خرموں کو درخت سے توڑے تو ایک مرد نے باہر نکلنے سے ڈانٹا ف امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ عورت کو بضرورت عدت میں گھر سے باہر نکلنا

روست نہیں ؀ عائشة بيت لا تمر فيه جياع اهله مسلم میں حضرت عائشہ
سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جس گھر میں خرما نہیں اسکے لوگ بھوکے ہیں جان کر
آسودگی نہیں ف یہ حضرتؐ نے اہل مدینہ کے حق میں فرمایا اسواسطے کہ ان کی خوراک
اکثر خرما تھا ؀ جابر بين العبد وبين الكفر ترك الصلوة مسلم میں جابرؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان نماز ترک کرنے سے کچھ فرق
باقی نہیں رہتا ف یعنے ایمان کی علامت نماز ہے جب آدمی عمداً نماز چھوڑ دے تو
کفر میں اور اسمیں کچھ فاصلہ نہ رہا کافر ہوگیا اور یہی مذہب ہے امام احمد اور اسحق اور
عبداللہ بن مبارک کا اور امام مالک اور شافعی کے مذہب میں کافر نہیں ہوا لیکن واجب
القتل ہوگیا اور زہری اور امام اعظمؒ کے مذہب میں عمداً ترک نماز سے کافر نہیں واجب القتل
بلکہ جب تک کہ نماز پڑھے اسکو مارنا اور قید کرنا چاہیے اور امام اعظمؒ کے نزدیک اس حدیث
کا یہ مطلب ہے کہ اگر انکار سے نماز ترک کرے تو کافر ہے ہر صورت ترک نماز کفر ہے یا
مشابہ کفر کے ہے مسلمان کو لازم ہے کہ اسکو آسان نہ سمجھے فرصت کو غنیمت جان کے جلد
توبہ کرے اور مستعد نماز کا ہوجاوے ق عبد الله بن سلام تلك الروضة روضة
الاسلام وذلك العمود عمود الاسلام وتلك العروة العروة الوثقى وانت
على الاسلام حتى تموت فانه حين تختصر رؤياه عليه بخاری اور مسلم
میں عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا وہ باغ اسلام کا باغ ہے
اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور یہ وہ حلقہ مضبوط حلقہ دین کا ہے اور تو اسلام پر
قائم رہیگا مرتے دم تک یہ حضرتؐ نے عبداللہ بن سلامؓ سے فرمایا جبکہ انہوں نے اپنا خواب
حضرتؐ سے بیان کیا ف خواب میں باغ اور ستون اور حلقہ دیکھا تھا حضرتؐ نے اسکی
تعبیر کہی چنانچہ اسکا مفصل حال بیان ساتویں باب میں ہوچکا ؀ عبد الله بن مغفل بين كل
اذانين صلوة بين كل اذانين صلوة ثم قال في الثالثة لمن شاء مسلم میں عبداللہ بن

۳۰۲ ق

مغفل سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے ہر اذان
اور اقامت کے درمیان نماز ہے پھر حضرتؐ نے تیسرے بار فرمایا کہ جو چاہے یہ شرط ہے بعض وقت

ق عن البراء بن عازب تلك الملائكة كانت تستمع لك ولو قرأت لاصبحت يراها
الناس ما تستتر منهم قاله لاسيد بن حضير حين قرأ سورة الكهف بالليل و
عنده فرس مربوط بشطنين فتغشته سحابة فجعلت تدنو وتدنو وجعل فرسه
ينفر منها بخاری اور مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ
فرشتے تھے تیرا قرآن پڑھنا سنتے تھے اور اگر تو پڑھے جاتا تو صبح کو لوگ ان فرشتوں کو
دیکھتے فرشتے ان سے نہ چھپتے یہ حضرتؐ نے اسید بن حضیر سے فرمایا جبکہ وہ سورہ کہف
پڑھتے تھے اور انکے پاس گھوڑا دو رسیوں میں بندھا تھا تو اسیدہ کو ایک بدلی نے
چھا لیا اور اسمیں چراغ روشن سے تھے تو وہ جدھر بدلی قریب ہو جاتی تھی اور ان کا گھوڑا اس
سے ڈرتا تھا ف بخاری میں پورا قصہ یوں ہے کہ اسید بن حضیر کا لڑکا ان کے پاس سوتا تھا
گھوڑے کے بھڑکنے سے ڈر گئے کہ کہیں لڑکا نہ کچل جاوے قرآن پڑھنا موقوف کیا بدلی
بھی غائب ہو گئی صبح کو یہ حال حضرتؐ سے عرض کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی

۳۰۳ ھ

معلوم ہوا کہ قرآن کے سننے کو فرشتے حاضر ہوتے ہیں پر کسی کو نظر نہیں آتے ھ عائشة
تلك الكلمة من الحق يخطفها الجني فيقذفها في اذن وليه فيزيد فيها مائة كذبة
قال لها حين قالت ان الكهان كانوا يحدثوننا بالشيء فنجده حقا
مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس سچی بات کو فرشتوں
سے کوئی جن لے بھاگتا ہے اسکو اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے تو وہ اسمیں اور سو جھوٹ
زیادہ کرتا ہے یہ حضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے کہا جبکہ انھوں نے کہا کہ کاہن لوگ
ہمکو کسی چیز کی خبر دیتے تھے تو اسکو ہم سچ پاتے تھے ف عرب میں چند لوگ تھے
جنوں سے راہ رکھتے تھے ان سے دریافت کر کے آئندہ خبریں لوگوں کو بتلاتے تھے

[illegible] ہین جھوٹے اور بیعت
ہین ان سے حال دریافت کرنا درست نہین حضرت عائشہؓ نے پوچھا یا حضرتؐ اگر کاہن
جھوٹے ہین تو اسکا کیا سبب ہی کہ انکی بات سچ بھی ہوتی تھی تب حضرتؐ نے یہہ حدیث
فرمائی یعنے جو ایسی عالم مین ہوتا ہی اسکا حکم فرشتون کو ہوتا ہی فرشتے اول آسمان
پر آپسمین اسکی گفتگو کرتے ہین شیطان اور جن وہان جا کر سن آتے ہین اور اپنے پوچھنے
والے دوستون کو بتلاتے ہین وہ لوگ ایک سچ کے ساتھ سو جھوٹھ ملا کر لوگون سے کہتے
ہین وہی ایک بات تو سچ ہوتی ہی اور باقی با باتین نادان لوگ اسی ایک سچ بات
کو دلیل کرکے معتقد ہوتے ہین اور انکی اکثر جھوٹی باتون کو اپنی نادانی اور حماقت سے
یاد نہین رکھتے ۵ ابن مسعودؓ ذٰلِكَ مَحْضُ الْاِيمَانِ يَعْنِي الْوَسْوَسَةَ قَالَ حِينَ
سُئِلَ عَنْهَا وَهِيَ مَا يَجِدُ الْاِنْسَانُ فِي نَفْسِهِ مَا يَتَعَاظَمُ اَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ وَيُبْدِي
ذٰلِكَ صَرِيحُ الْاِيمَانِ رَوَاهُ اَبُوهُرَيْرَةَ تَفَرَّدَ بِهِ مُسْلِمٌ اَيْضًا مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس وسوسہ کو جو جانتا تو محض ایمان ہی یہہ حضرتؐ نے
اسوقت فرمایا جب کہ وسوسہ کا حضرتؐ سے سوال ہوا وسوسہ اسکو کہتے ہین جس کا
خیال آدمی اپنے دلمین پاتا ہی اور اسکے کہنے کو برا جانتا ہی اور دوسری روایت
ابوہریرہؓ سے یون ہی کہ یہہ تو صریح ایمان ہی اس حدیث کو بھی صرف مسلم نے روایت کیا ف
مشکوۃ مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ چند اصحابؓ نے حضرتؐ کے پاس آکر پوچھا کہ یا حضرتؐ
ہمارے دلون مین نہایت برے برے خیال آتے ہین کہ ہم انکو زبان پر لانا بڑا گناہ جانتے
ہین تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یعنے بری خیال کو برا جاننا اور زبان پر نہ لانا
ایمان کی نشانی ہی اگر دل مین یقین ہوتا تو کون روکتا اور یہہ مطلب نہین کہ برے خیالات آنا
صریح ایمان ہی چنانچہ ابوداود مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ ایک عرب نے
حضرتؐ سے کہا کہ میرے دل مین بعضا ایسا برا خیال آتا ہی کہ اگر مین جل کے کوئلا ہو جاؤن تو

۷۰۳۵ ۵

بھی

تو بھی زبان پر کلام حسرت فرمایا سبحان اللہ اور جیسے سبحان [illegible]

کا فر دل تجھے تو شرک اور بت پرستی کرواتا ہے لیکن مومن پر سوائے برے خیال ڈالنے کے اسکا کچھ زور نہیں چلتا وسوسہ کا علاج یہ ہے کہ اسکی طرف دھیان نہ کرے اور التجا کرے پناہ مانگے لاحول پڑھے اور لا الہ الا اللہ کی کثرت کرے کہ اکسیر ہے

٢٠٣٦ مر

﴿مر﴾ رافع بن خديج ثمن الكلب خبيث ومهر البغي خبيث وكسب الحجام خبيث مسلم میں رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیمت کتے کی حرام ہے اور خرچی حرام کار عورت کی حرام ہے اور پچھنے لگانیوالے کا کسب پلید ہے ف امام شافعی رح کے نزدیک بموجب اس حدیث کے کتے کی قیمت حلال نہیں اور امام اعظم رح کے نزدیک حلال ہے تو ان کے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر کتا شکاری ہو اور حفاظت کے واسطے نہ ہو تو اسکی قیمت حرام ہے اور خرچی بالاتفاق حرام ہے اور پچھنے لگانیکا کسب بموجب اس حدیث کے امام احمد رح کے نزدیک حرام اور سب اماموں کے نزدیک حرام نہیں مگر مکروہ ہے کہ نجاست سے خالی نہیں

٢٠٣٧ خ

﴿خ﴾ أن حبك إياها أدخلك الجنة يعني سورة الإخلاص بخاری میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سورہ اخلاص کی محبت تجھکو بہشت میں داخل کریگی ف ایک شخص نے کہا کہ یا حضرتؐ میں سورہ اخلاص یعنے قل ہو اللہ سے بہت محبت رکھتا ہوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی

٢٠٣٨ مر

﴿مر﴾ بريدة بن الحصيب حرمة نساء المجاهدين على القاعدين كحرمة أمهاتهم وما من رجل من القاعدين يخلف رجلا من المجاهدين في أهله فيخونه فيهم إلا وقف له يوم القيامة فيأخذ من عمله ما شاء ثم التفت إلينا رسول الله صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم فقال فما ظنكم مسلم میں بریدہ بن حصیب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غازیوں کی بی بیوں کی حرمت خانہ نشین لوگوں پر ایسی ہے جیسے انکے ماؤں کی حرمت ہے اور جو خانہ نشین مرد مجاہد کا نائب ہو کے گھر بار کے کام خدمت میں سے پھر خیانت کرے تو قیامت کے دن کھڑا کیا جاویگا پھر مجاہد اسکے نیک

عمل ہے جو چاہے گا سو لیگا پھر حضرت ہم اصحاب کے طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمہارا کیا
گمان **ف** یعنے اسکو حق جانتے ہو یا کچھ نہ دیں **ق** ابن عمر حسابکما علی اللہ احدکما
کاذب لاسبیل لک علیہا قالہ للمتلاعنین بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تم دونوں کا حساب خدا پر ہے تم دونوں میں ایک تو
جھوٹا ہے تجھکو اس عورت پر کچھ قابو نہیں **ف** ایک شخص نے اپنی جورو کو بدکاری
کا عیب لگایا عورت نے انکار کی دونوں میں قسم کھا جھوٹے کو بد دعا کہکے جدا ہو گئے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے دونوں میں ایک ضرور جھوٹا ہے اگرچہ شرع میں کسی پر جھوٹ
ثابت نہوا لیکن قیامت میں خدا حساب کریگا پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تھا
حضرت نے فرمایا تجھکو اب اسکے مال پر قابو اور اختیار نہیں اگر تو سچا ہے تو مال صحبت
داری کے بدلے گیا اور اگر جھوٹا ہے تو مال کا لینا دور ہے بعید ہے **ق** ابوہریرۃ
حق المسلم علی المسلم خمس رد السلام وعیادۃ المریض واتباع الجنائز واجابۃ الدعوۃ
وتشمیت العاطس بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے
حق دوسرے مسلمان پر پانچ ہیں سلام کا جواب دینا اور بیمار کو پوچھنا اور جنازوں کے
پیچھے چلنا اور دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا یرحمک اللہ کہنا
م ابوہریرۃ حق المسلم علی المسلم ست قیل وما ہن یا رسول اللہ قال
اذا لقیتہ فسلم علیہ واذا دعاک فاجبہ واذا استنصحک فانصح لہ واذا
عطس فحمد اللہ فشمتہ واذا مرض فعدہ واذا مات فاتبعہ مسلم
میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق مسلمان کے مسلمان
پر چھ ہیں لوگوں نے پوچھا وہ حق کون ہیں یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ
جب تو اس سے ملے تو اسکو سلام کر اور جب تجھکو وہ بلاوے اور
دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھسے کسی کام میں نصیحت چاہے تو اسکو نیک

۱۰۲۷ ق

۲۰۸ ق

۲۱۳ م

نصیحت دے اور جب کہ وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اسکا جواب دینے یرحمک اللہ کہہ کر اور جب
وہ بیمار پڑے تو اسکو جا کر پوچھ اور جب کہ مر جاوے تو اسکے جنازے کے ساتھ چل ف
پہلی حدیث میں پانچ حق فرمائے اور اس حدیث میں چھ تو مطلب یہ ہے کہ پانچ یا چھ میں منحصر نہیں
کہ اسلام کے حق بہت ہیں مگر جسکی زیادہ ضرورت دیکھی اسکو فرمایا کبھی پانچ کبھی چھ
بھی کم و زیادہ خ ابو ہریرۃ حق اللہ علی کل مسلم ان یغتسل فی کل سبعۃ ایام
یغسل فیہ رأسہ وجسدہ و زید للہ علی کل مسلم حق ان یغتسل فی کل
سبعۃ ایام یوما بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا حق ہر
مسلمان پر یہ ہے کہ ہر ہفتے میں غسل کرے اپنے سر اور بدن کو دھووے اور دوسری روایت
میں یہ ہے کہ ہر مسلمان پر خدا کا حق ہے کہ ہر ہفتے میں غسل کرے ایک دن لیے جمعہ کے دن غسل کرنا مستحب
ہے هر حلبہا علی الماء واعارۃ دلوہا ومنیحتہا وحمل علیہا
فی سبیل اللہ قال رجل قال یا رسول اللہ ما حق الابل مسلم میں
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹنی کا دودھ دوہنا پانی پر اور ڈول
دلو مانگے دینا اور نر اونٹ کو عاریت دینا یا اپنی اونٹنی کو دودھ پینے کے واسطے اور دیدینا جو کوئی اونٹ دینا دو
یہ کیا واسطے اور اونٹوں پر بوجھ رکھنا جہاد میں لیجانے کی غازیوں کو سوار کرنا یا اسباب لادنا یہ حضرت نے
بیان کیا اسے فرمایا جسنے کہا یا رسول اللہ اونٹ رکھنے کا کیا حق اور کن کن چیزوں کا اسکو مناسب ہے ف
بکار یہ دستور تھا کہ جب آفتاب کنویں پر اونٹنیوں کو پانی پلاتے تو وہ دودھ دوہتے اور محتاجوں کو دیتے ق
عبد اللہ بن عمرو حوضی مسیرۃ شہر ماؤہ ابیض من اللبن وریحہ اطیب من المسک
وکیزانہ کنجوم السماء من شرب منہ فلا یظمأ ابدا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا حوض کوثر مہینہ بھر کی راہ ہے پانی اسکا دودھ
سے زیادہ سفید اور اسکی بو مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور اسکے کوزے آسمان کے تاروں جیسے
اسمیں لیے بے شمار جو پیے اس حوض سے پانی پھر کبھی اسکو پیاس نہ لگے ف ہر چند پیاس لگے

بچا رکھیے ہیں ہم تجھے رب کی مگر اپنی رحمت اور لذت کو واسطے ہمکو بچا کر جیکے ۵ م ام الدرداء

دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم میں ام الدرداء سے روایت ہے

حضرت نے فرمایا مسلمان مرد کی دعا اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پیٹھ پیچھے مقبول ہے اسکے سر کے پاس

ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے کہ جب وہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے نیک دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے آمین

اور تجھکو بھی اسی عمل کے برابر ملا یعنی جو تو نے نیک چیز اسکے واسطے مانگی اسکو بھی ملیگی اور تجھکو بھی

ملیگی ۵ م اَبُو هُرَيْرَةَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ

تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ

عَلَى أَهْلِكَ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک دینار تو نے جہاد میں

خرچ کیا اور ایک دینار تو نے گردن چھڑانے میں یعنی بردہ آزاد کرنے میں خرچ کیا اور ایک دینار

محتاج کو خیرات دیا اور ایک دینار تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا ان سب میں بڑا ثواب اسکا

ہے جو تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا **ف** جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل و عیال

کا خرچ اسواسطے افضل ہوا کہ یہ خرچ واجب ہے فرض کا ثواب نفل وغیرہ سے زیادہ ہوا جاتا ہے

اپنے اہل و عیال پر جو شخص خرچ کرتا ہے اسکی اگر اسکو خدا کا حکم جانکر خرچ کرے تو نیت کے سبب سے

زیادہ تر ثواب پاوے ۵ م عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ ذَلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ

فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا قَالَ لَهُ حِينَ قَالَ إِنَّ

الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ مسلم میں عثمان بن ابی العاص

سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شیطان ہے اسکو خنزب کہتے ہیں جب موجب کر

تو اسکا کھٹکا پاوے تو خدا کی پناہ مانگ اسکے شر سے اور اپنے بائیں طرف تین بار تھوک

تھکا دے یہ حضرت نے عثمان بن العاص فرمایا جس وقت اسنے کہا کہ شیطان حائل ہوتا ہے بیچ

اور میری نماز اور قرأت کے اور مجھکو قرآن پڑھنے میں شبہ ڈالدیتا ہے **ف** بیچ

الا ہے ہا اسکا حرب لقب جبرائیل کے علاج ملا سے اور حدیث میں آ اس
شہرہ الہا ہے اسکا دلہان لقب ہے **خ** عَائِشَةُ رَأَيْتُ لَوْ كَانَ
لِكَ وَاَدْعُوْ لَكِ کا ری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
تمرا اشغال ہوا اور میں رہ رہ روانہ ہوا واسطے حضرت انکو مجھا اور سیر ہی
حضرت عائشہ نے عرض کی کہ یا حضرت میرا اسعال کے بعد مریو واسطے
یہہ حدیث فرمائی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَ
الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ
ہیا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جڑ کفر کی مشرق
ئی ارہا اور گھمنڈ کرنا گھوڑے والے اور اونٹ والوں اور گنوار اور صحرائی اور وطن میں
رہا ہیا ہے **ف** اکثر فساد مشرق کی طرف سے ہوئے اور دجال
اور فرمایا کہ جانوروں کی صحبت کی تاثیر ہوتی ہے اسی سبیل ریستر ہا
اور بکری چرانے والے بستر مسکین ہوتے ہیں اسیواسطے پیغمبروں نے بکریاں
رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ
یت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت لوگ پریشان بال غبار آلودہ دروازوں
در کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو خدا انکی قسم کو سچا کر دیوے
شے سد گان خدا ظاہر کے تو ایسے ہیں کہ کوئی در وازے پر کھڑا ہونے
یسے معاف کہ خدا کو انکی خاطر داری منظور رہتی ہے اس حدیث سے
ے اول یہہ کہ کسی مسلمان بد ظاہر کو حقیر نہ جانے **شعر** خاکساران جہاں
آلی کہ دریں گرد سوارے باشد گیرد یہہ بھی نہ چاہیئے کہ خلاف شرع
عوام کی طرح اعتقاد کرے ہو واسطے کہ حضرت نے اس حدیث
اکسارو کو مقبول فرمایا اور یہہ بین فرمایا کہ سر اسحور داڑھی منڈے

کی ارب ہونے میں دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ اس کے ساتھ مساکین اور دکھیاری عورتیں ...

ہیں ﴿خ﴾ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا

وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا

الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا بخاری میں سہل بن سعد

سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا میں دار الاسلام کی سرحد پر چوکیداری کرنا

بہتر ہے تمام دنیا اور تمام دنیا کی چیزوں سے اور بہشت میں تمہارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہے

تمام دنیا اور دنیا کی چیزوں سے اور جہاد میں اول روز یا آخر روز میں چلنا کوشش کر کے بہتر ہے تمام

دنیا اور دنیا کی چیزوں سے ف آخر تک تو اب وہ آخر تک کا مکان تمام دنیا سے بواسطہ بہتر ہے

کہ دنیا فانی ہے اور آخرت ہمیشہ اور باقی ﴿م﴾ عَنْ سَلْمَانَ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ

شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ

رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ مسلم میں سلمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سرحد اسلام

پر ایک رات اور دن چوکی دینا بہتر ہے ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری سے اور اگر

مرگیا تو جو نیک عمل کہ کیا کرتا تھا اس کا ثواب ہمیشہ جاری رہیگا اور اسکی روزی ہمیشہ

جاری رہیگی اور منکر نکیر کے خوف سے نڈر ہو جائیگا ف موت سے شہید کا رزق اور عمل کا

ثواب موقوف نہیں ہوتا اور قبر کے سوال جواب کا کچھ کھٹکا نہیں رہتا ﴿م﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَكْعَتَا

الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ دو رکعتیں فجر کی بہتر ہیں تمام دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے یعنی نماز فجر سے

پہلے کی سنت ف یہ سنت فجر کی نماز کی فضیلت ہے حضرت کا دستور تھا کہ تمام سنت

اور نفل سے فجر کی سنت کو نہایت مقدم جانتے تھے اور کمال رعایت رکھتے تھے

﴿م﴾ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا مسلم میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت

ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم کا پانی پلانے والا سب کے پیچھے پیتا ہے ف یعنی ساقی کو

لازم ہے کہ ہو اول دریافت مسلمانوں کو تاکہ پھر سبب کے بعد آپ ﷺ نے اصطلاح پر حاکم کو اور سپس اور
کو لازم ہے کہ جسمیں انتساب رکھتا ہو اول اور مسلمان کو مقدم رکھے بہتر ادب اسکا نام ہے **ق** ابن
۲۰۵۵ ق
مسعود سباب المسلم فسوق وقتاله كفر بخاری اور مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اسکو ناحق قتل کرنا نا انصافی
اور ناشکری ہے **ف** اگر قتل حلال جانکر مسلمان کو قتل کیا ہے تو صریح کفر ہے اور نہیں
۲۰۵۶ م
تو کبیرہ گناہ ہے **م** انس سبحان الله لا تطيقه او لا تستطيعه ويروى لا طاقة
لك بعذاب الله افلا قلت اللهم اتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا
عذاب النار قاله لرجل عاده فدعا الله به فشفاه مسلم میں انس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا سبحان اللہ تو عذاب الہی کو نہ اٹھا سکے گا اور دوسری روایت یوں ہے
کہ تجھکو عذاب خدا کی طاقت نہیں تو نے یوں کیوں نہ کہا کہ الہی مجکو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت
میں بھی بھلائی اور مجکو بچالے دوزخ کے عذاب سے یہہ حضرت نے اس مرد سے فرمایا جسکے
بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے پھر اسنے یہی دعا مانگی سو خدا نے اسکو شفا بخشی **ف**
حضرت ایک مسلمان کی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے وہ نہایت ناتوان ہو گیا تھا جیسے مرغ کا
چوزہ ہو حضرت نے اس سے فرمایا کہ تو نے کچھ دعا مانگی تھی یا کیا اسنے کہا ہاں میں صحت میں
یہہ دعا کیا کرتا تھا کہ الہی جو مجھکو آخرت میں میرے اوپر عذاب کرتا ہو سو دنیا میں جلد مجھپر
کیجے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے آدمی کو عذاب الہی کی طاقت نہیں نہ دنیا میں
طاقت ہے نہ آخرت میں دنیا کی تکلیف تو نے اپنے خدا سے کیوں مانگی پھر اسکو دین اور دنیا
کی خیریت کی دعا تعلیم کی چنانچہ اسکو اسی دعا سے صحت ہوگئی **خ** ام سلمة سبحان
خ
الله ماذا انزل الليلة من الخزائن وماذا انزل الليلة من الفتن من يوقظ صواحب
الحجرات يارب كاسية في الدنيا عارية في الآخرة بخاری میں حضرت ام سلمہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سبحان اللہ آج کی رات کیا کیا رحمت کے گنج

اترے ہیں اور آج کی رات کیا ہے اللہ نے اور فساد نازل ہوئے ہیں کون ہی ہے کہ کو کھڑیوں
وال حجروں کو جگا دے بیشک آگے بہت پڑی ہیں بہت عورتیں دنیا میں پوشاک والیاں
اور آخرت میں برہنہ ہیں یعنی دنیا میں عزت اور آخرت میں گناہ سے فضیحت ف
حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ ایک رات سوکر جاگے پھر یہ حدیث فرمائی فتو ح
اسلام ہے اور بسبب اہل بیت کے فساد ہونیوالے حضرتؐ کو خواب میں نمود ہوئے ق الوفر
سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم میں
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سیحون اور جیحون اور فرات اور نیل یہ
بہشت کی نہریں ہیں ف سیحون اور جیحون ترکستان میں ہیں اور فرات عراق میں ہے اور
نیل مصر میں ہے ان نہروں کا پانی بہشت کے پانی سے ہے یا کہ ان نہروں کی اصل
وہاں سے ہے خ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَ
عُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهُ
لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ
قَبْلَ اَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ
قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری میں شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ عمدہ استغفار یہ ہے کہ بندہ یوں کہے الٰہی تو میرا مالک ہے کوئی لائق بندگی
کے نہیں سوائے تیرے تونے مجھکو پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے قول اور تیرے
وعدہ پر ہوں لائق اپنے مقدور کے موافق میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کرتب کی برائی میں تجھ
سے اقرار کرتا ہوں تیرے احسان کا جو مجھ پر ہے اور اپنے گناہ کا تجھسے اقرار کرتا ہوں سو
مجھکو بخش دے مقرر یہی ہے کہ کوئی گناہ کو بخش نہیں سکتا سوائے تیرے جو شخص یقین سے اسکو
دن میں کہے پھر اسی دن شام سے پہلے مرجاوے تو وہ شخص بہشتی ہے اور جو اسکو رات میں کہے یقین کے

ق

خ

ہو جائے فجر سے پہلے تو وہ شخص جنتی ہی ف اللھم سے الی آخرہ تک صبح اور شام پڑھا کرے
رات اور دن دونوں کو اگر رات یا دن جب مریگا اسی عمر و شر ... داخل ہی اسس دعا
کو سید الاستغفار کہتے ہیں ق اَبُوبَکرَۃَ شَہرَا عِیدٍ لَا یَنقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الحِجَّۃِ بخاری
اور مسلم میں ابو بکرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے کم نہیں ہوتے
رمضان اور ذوالحج ف امام احمدؒ نے اس حدیث کا مطلب یون کہا کہ ایک سال میں یہ
دو مہینے ساتھ ہی کم نہیں ہوتے اگر ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس دن کا ہوگا اور بعضے
نے کہا کہ ان دو مہینوں کا ثواب کم نہیں ہوتا ہی اگرچہ دونوں شمار میں کم ہوں اور
یہی قول بہتر ہی واللہ ھ عُمَرُ صَدَقَۃٌ تَصَدَّقَ اللّٰہُ بِہَا عَلَیکُم فَاقبَلُوا صَدَقَتَہٗ
یَعنِی التَّقصِیرَ فِی السَّفَرِ مَعَ الاَمنِ مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا نماز کا قصر صدقہ ہی کہ خدا نے تم پر تصدق کیا ہی سو اسکے صدقے کو قبول کرو
یعنے امن کی حالت میں بھی نماز کا قصر سفر میں چاہیے ف سفر میں چار رکعت نماز کو دو
رکعت نماز پڑھنے کا حکم ہی یہہ خدا کی طرف سے تخفیف اور رخصت ہی تو مناسب نہیں کہ خدا کی
رخصت کو نہ مانے اور پوری پڑھے اور یہی مذہب ہی امام اعظمؒ کا کہ سفر میں پوری نماز پڑھنا
درست نہیں ھ زَیدُ بنُ اَرقَمَ صَلٰوۃُ الاَوَّابِینَ اِذَا رَمِضَتِ الفِصَالُ مسلم میں
زید بن ارقمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صلوۃ الاوابین اسوقت ہی کہ
جب اونٹ کے بچوں کے کھرے جلنے لگیں ف یعنے چاشت کے وقت ریتی گرم ہوتی
ہی بچوں کے کھرے جلنے لگتے ہیں وہ ہر طرف سے بھاگ کے اونٹوں کے گرد ہو جاتے
ہیں مشائخ لوگ مغرب کے بعد چھہ رکعت نماز کو صلوۃ الاوابین کہتے ہیں اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الضحی اور نماز چاشت کا نام صلوۃ الاوابین ہی اوابین ان کو
کہتے ہیں جنکا دل عبادات الٰہی کی طرف جھکا رہتا ہی ھ اَبُوھُرَیرَۃَ صَلٰوۃُ الجَمِیعِ تَفضُلُ
صَلٰوۃَ اَحَدِکُم وَحدَہٗ بِخَمسَۃٍ وَعِشرِینَ جُزءًا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے

۲۰۹۳ خ

فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے ۲۷ پچیس حصے افضل ہے خ ابن عمر و ابو سعید

صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً هٰذَا لِاَبِيْ سَعِيْدٍ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ یعنی عبداللہ بن عمر اور ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس حصے افضل ہے یہ ابوسعید کی روایت ہے اور عبداللہ بن عمر کی روایت میں ستائیس درجے کا ذکر ہے

۲۰۰۵ ق

ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهِ فِيْ بَيْتِهِ وَصَلٰوتِهِ فِيْ سُوْقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهُ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلٰوةِ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ وَالْمَلٰئِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ یعنی بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کی نماز جماعت میں اسکے گھر اور بازار کی نماز سے بیس اور چند درجے زیادہ ہے یعنے پچیس یا ستائیس اور یہ اس کا سبب یہ ہے کہ جب آدمی نے وضو کیا خوبی سے پھر مسجد میں آیا اس حالت سے کہ سوائے نماز کے اسکی جنبش کا کوئی سبب نہو تو ایسا شخص کوئی ڈگ نہ چلیگا مگر کہ خدا اسکے سبب سے اسکا ایک درجہ بلند کریگا اور اسکی جہت سے اسکا گناہ دور کریگا یہاں تک کہ مسجد میں آوے پھر جب مسجد میں آیا تو نماز میں داخل ہوا جب تک اسکو نماز کے لئے یعنے جو وقت کی نماز انتظار میں گذریگی وہ نماز میں شمار ہوگی نماز پڑھنے کے برابر انتظار کا ثواب ملیگا اور فرشتے اسکو دعا کرتے ہیں جب تک کہ اس مکان میں بیٹھا رہیگا جسمیں نماز پڑھی ہے کہ فرشتے کہتے ہیں الٰہی اسپر رحم کر الٰہی اسکی مغفرت کر الٰہی اسکی

زبر قبول کر کے اس پر جو رحمت تم کو پہنچی ہو وہ اسکی شکل طرح پر ہے منکنات کر کے مسجد میں کسی کو تحیت دوسرے
جیسا کہ مسجد میں دنیا کی بات ہے کہے یا وضو توڑ دے **ف** ان تینوں حدیثوں سے معلوم ہوا
کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس درجے افضل اور ثواب میں زیادہ ہے اور اگر فرصت زیادہ
حاصل ہو دوسرے تو ستائیس درجے تک بھی نوبت پہنچتی ہے پھر حضرت نے اسکا سبب ارشاد فرمایا کہ
کامل وضو کرنا اور مسجد میں صرف نماز ہی کے واسطے جانا مسجد تک ہر قدم پر ثواب پانا اور مسجد کو
ذوق اور انتظار نماز میں داخل ہونا اور فرشتوں کا دعا دینا اور مسجد میں ظاہر اور باادب رہنا
حضور کلام اور تکلیف امام سے بچنا اسی فضیلت اور ترقی کا سبب ہے تنہا نماز پڑھنے میں یہ امور حاصل
نہیں **ق** ابن عمر صلوۃ اللیل مثنی فاذا خشیت الصبح فاوتر بواحدۃ بخاری
اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں پھر جب
فجر ہونے سے ڈرے تو ایک رکعت کی وتر کر **ف** امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک تہجد کی
نماز دو دو رکعت افضل ہے اور یہ حدیث انکی دلیل ہے **م** ابو ھریرۃ صیاح المولود حین
یقع نزغة من الشیطان مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چیخنا لڑکے
کا جبکہ پیدا ہوتا ہے اور زمین پر گرتا ہے شیطان کے ٹھوکے کے سبب سے ہے **م** ابو ھریرۃ
ضرس الکافر مثل احد وغلظ جلدہ مسیرۃ ثلث مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کافر کا دانت احد کے پہاڑ برابر ہوگا اور اسکی کھال کی دبازت اور گندگی تین
دن کی راہ کے برابر ہوگی **ف** یعنے دوزخ میں کافر کا قد ثابت لمبا چوڑا ہوگا کہ عذاب زیادہ ہو
اور اسکے بدن پر بہت سی لپٹے **م** جابر طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین
یکفی الاربعۃ وطعام الاربعۃ یکفی الثمانیۃ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا
آٹھ کو کفایت کرتا ہے **ف** یعنے مومن کو حرص کا نہ چاہیے اپنے کھانے میں دوسرے محتاج مسلمانوں
کو شریک کرے اور ایک روز اس سوداگری نسبت تقدیر پر بعد رزق کے اتفاق کرے انصاف سے بعید ہے

کہ اسکا ثواب صبر کرے اور دوسرے مسلمان بھی کھلا دے اور دیکھا کیے ٥ صُہَیْبِ بْنِ
سِنَانٍ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ
اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ
مسلم میں صہیب بن سنان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عجب حال ہے مومن کا بیشک اسکا ہر حال
اسکے واسطے بہتر ہے اور یہ بات کسیکو حاصل نہیں سوا مومن کے اگر اسکو خوشی پہنچے شکر کرے تو اسکے لئے یہ
بہتر ہو اور اگر اسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو بھی اسکے حق میں بہتر ہو ف یعنے
مومن کا کسطرح نقصان نہیں خوشی میں شکر کرتا ہے جس سے نعمت زیادہ دیتے اور ثواب آوے اور غم میں
صبر کے سبب خدا کا مقبول ہو اور ثواب ملے اور کافر کو ہر حال میں نقصان ہے خوشی میں
خدا کی طرف نظر نہیں کرتا اور غم میں ٥ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَلَامَ تُومِئُونَ بِاَيْدِيكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ
خَيْلٍ شُمُسٍ اِنَّمَا يَكْفِي اَحَدَكُمْ اَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيهِ مَنْ عَلٰى
يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مسلم میں جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کس واسطے اشارہ کرتے
ہو اپنے ہاتھوں سے گویا کہ تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑوں کے دم ہیں جیسے چنچل گھوڑا ہر دم
اپنی دم ادھر ادھر ہلاتا ہے ایسے تم ہلاتے ہو اور بس ہے آدمی کو تم میں یہ کہ رکھے
ہاتھوں کو رانوں پر پھر سلام کرے اپنے بھائی مسلمان کو جو اسکے داہنے اور بائیں ہیں
ف نماز کے آخر میں سلام کے وقت لوگ ہاتھ اٹھا کر دہنے بائیں کے لوگوں کو سلام کرتے تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی اور نماز میں سلام کے وقت ہاتھ اٹھانا منع کیا ق اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ
عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ
اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بخاری
اور مسلم میں ام قیس بنت محصن سے روایت ہے کہ حضرت نے عورتوں سے فرمایا کہ کیوں
اولاد کو [illegible] حلق دبا کر علاج کرتی ہو لازم پکڑو اس عود ہندی کو [illegible]
[illegible] ذات الجنب ہے [illegible] حلق کے ورم میں ناک میں

والے اور دوات بحسب جب عمل کے عمدہ ذریعے **ف** حرسا کی عوبیں ورم حلق میں جو ہے
بچوں کو لگا کی تھی ان میں حضرت نے ایسے منع کیا اور فرمایا کہ گوشت کے کھانے دیا کرو دھر دیا
گوشت میں اسباب مادیوں کی شعار ہے دو کہ ماں کہتے ہیں ورم حلق اور رویات مجیب کری بچے
دالوں کو ہیں مرکو کھانا لیکن معلوم کیا چاہیے کہ گوشت گرم ہے کے بیچ جیسے اور رسالے کو حرارت
گرتا ہے اور بہر کو دفع کرتا ہے اور جاع کی قوت زیادہ کرتا ہے اور پیٹ کے کیڑوں کو قتل
کرتا ہے حرکت میں کے ساتھ نکلتے اور جگر اور معدہ کے ضعیف کو دفع کرتا ہے اور رنگا رنگی کے
بخار کو نفع ہے لڑکوں کو اکثر سردی کا دخل ہوتا ہے اسواسطے حضرت نے ہیر دیا بچوں کی ابل عقد
عود ہندی کو قسط لیے گوشت کہتے ہیں لیکن بالطاعود ہندی کو اگر کہیے میں اگر ہی گرم ہے
دماغ اور دل اور معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے اور ریح کو تحلیل کرتا ہے اور کھانسی اور ز
اور سردیچیاں کو اور سہال اور استسقا کو دور کرتا ہے **ق** ابْنُ عُمَرَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ
السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا
سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
مرد مسلمان پر امام کی اطاعت اور فرمانبرداری واجب ہے خواہ اسکو اچھا لگے یا برا مگر جب
حکم گناہ کا امیر دیوے یعنی جب گناہ اور خلاف شرع کا اسکو حکم ہو تو اسوقت میں اطاعت
اور فرمانبرداری کی نہ چاہیے **ف** جو سپاہی اور بادشاہوں میں حاکم کی اطاعت واجب ہے لیکن
خلاف شرع کام میں اطاعت نہیں **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ
لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ مدینہ کی راہوں پر فرشتے مقرر ہیں نہ اس میں طاعون اور دجال داخل ہوگا **غ**
اَبُو هُرَيْرَةَ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمْعَةَ بْنِ خِنْدِفَ أَبُو خُزَاعَةَ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ عمرو لحی کا بیٹا قمعہ کا پوتا خندف کا پرپوتا خزاعہ کا باپ ہے **ف**
خزاعہ کی قوم عمرو بن لحی کی اولاد میں ہے یہ لوگ یمن میں بصرہ کی گروہ میں داخل ہیں خزاعہ کی

ق ۲۳
ق ۲۸
غ ۲۹

توم میں ایمان بھی حضرت ... تمام حضرت نے ان کو بیان کیا ... عیب ... پرستی اور ... [illegible]

ثبوت شروع ہوا ۵ اِلَّا اَنُّوبَ عَدَدًا بِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ دَوْحَةٌ حَیْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ

عَلَیْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ مسلم میں ابو ایوب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا میں

جہاد میں صبح یا شام کو نکلنا بہتر ہے اس سب چیز سے جس پر آفتاب طلوع اور غروب کیا ہے ... [illegible]

بیان ہے اس کا کہ انکا ثواب اتنی ہی ... قال ۵ جَاءَ عَلَيْنَا الْقُلُوبُ فِي أَصْلِ

الشَّرِيعَةِ لَا أَمَانَ فِي قَبْلِ الْحَجَّاجِ مسلم میں ... سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دل

... مشرق لوگوں میں اور ایمان ... کے لوگوں میں ہے ف مدینہ کے ... مشرق ... [illegible]

قوم میں بھی یہ بات تحت لوگ سے عرب میں ... اس ملک کا ... حسین کر اور ... ۵

النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ

وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ

قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ

فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا

وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا لُبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ

يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ

اللّٰهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ

فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ

عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ

يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ

بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا

كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ

جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل ويتهلل وجهه ويضحك فبينما هو كذلك
إذ بعث الله المسيح ابن مريم فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق بين
مهرودتين واضعا كفيه على أجنحة ملكين إذا طأطأ رأسه قطر وإذا رفعه تحدر
منه جمان كاللؤلؤ فلا يحل لكافر يجد ريح نفسه إلا مات ونفسه ينتهي حيث ينتهي
طرفه فيطلبه حتى يدركه بباب لد فيقتله ثم يأتي عيسى ابن مريم قوم قد عصمهم
الله منه فيمسح عن وجوههم ويحدثهم بدرجاتهم في الجنة فبينما هو كذلك
إذ أوحى الله إلى عيسى إني قد أخرجت عبادا لي لا يدان لأحد بقتالهم فحرز
عبادي إلى الطور ويبعث الله يأجوج ومأجوج وهم من كل حدب ينسلون
فيمر أوائلهم على بحيرة طبرية فيشربون ما فيها ويمر آخرهم فيقول لقد
كان بهذه مرة ماء ثم يسيرون حتى ينتهوا إلى جبل الخمر وهو جبل بيت المقدس
فيقولون لقد قتلنا من في الأرض هلم فلنقتل من في السماء فيرمون بنشابهم إلى
السماء فيرد الله نشابهم مخضوبة ويحصر نبي الله عيسى وأصحابه حتى يكون
رأس الثور لأحدهم خيرا من مائة دينار لأحدكم اليوم فيرغب نبي الله عيسى وأصحابه
ثم يرسل الله عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة ثم يهبط
نبي الله عيسى وأصحابه إلى الأرض فلا يجدون في الأرض موضع شبر إلا ملأه
زهمهم ونتنهم فيرغب نبي الله عيسى وأصحابه إلى الله فيرسل الله عليهم طيرا كأعناق
البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله مطرا لا يكن منه بيت
مدر ولا وبر فيغسل الأرض حتى يتركها كالزلفة ثم يقال للأرض أنبتي
ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تأكل العصابة من الرمانة ويستظلون
بقحفها ويبارك في الرسل حتى إن اللقحة من الإبل لتكفي الفئام من الناس
واللقحة من البقر لتكفي القبيلة من الناس واللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من

الناس شیئاً فهم کذلک اذ بعث الله ریحاً طیبة فتاخذهم تحت آباطهم
فتقبض روح کل مؤمن وکل مسلم ویبقی شرار الناس یتهارجون فیها تهارج
الحمر فعلیهم تقوم الساعة مسلم ۔ نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے ذکر کیا
ہمارے سامنے اور دجال کے سوائے ہمکو ڈرایا ہے ایسے دجال ہے کہ سوائے تمکو کیا ہے اس میں ہی اور
اس دجال کا خوف ہے اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوں تو میں تمہارے پہلے میں اس کو الزام
دونگا اور تمکو اسکے شر سے بچا دونگا اور اگر وہ نکلا اور تم لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی
طرف سے اسکو الزام دیگا اور حق تعالیٰ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر البتہ دجال جوان ہے
گھونگرالے بالوں والا ہے اسکی آنکھ میں ٹینٹ ہے گویا کہ میں اسکی تشبیہ دیتا ہوں عبد العزی
بن قطن کے ساتھ عبد العزی ایک کافر تھا سو جو شخص کہ تم میں سے اسکو پا دے تو چاہئے کہ
سورہ کہف کی آیتیں اسپر پڑھے مقرر وہ نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے
تو خرابی ڈالیگا داہنے اور بائیں اٹھاویگا ناحق ای بندو خدا کے ایمان پر ثابت رہیو صحابہؓ
بولے یا رسول اللہ اور کسقدر اسکو زمین پر درنگ یا دیر رہنا ہوگی حضرتؐ نے فرمایا چالیس دن
ان میں سے ایک دن تو سال کے برابر اور دوسرا دن جیسے مہینہ اور تیسرا دن جیسے جمعہ اور باقی
دن جیسے کہ تمہارے دن ہیں اصحابؓ بولے یا رسول اللہ سو وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا
ہمکو ایک ہی دن کی نماز کفایت کریگی حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں تم اندازہ کر لیا کریو اس دن میں بقدر اسکے
یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنوں میں نماز پڑھتے ہو اسی طرح اس دن میں اٹکل کیجیو پھر پوچھا اصحابؓ نے
بولے یا رسول اللہ اور اسکی شتابی روی زمین میں کیونکر ہوگی حضرتؐ نے فرمایا جیسا وہ مینہ
کہ پیچھے سے اڑاتی ہے ہوا سو وہ ایک قوم پاس آویگا اور انکو اپنی طرف بلاویگا سو وہ اسکا اعتقاد لاوینگے
اور اسکی بات مانینگے تو آسمان کو حکم کریگا سو وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا
سو گھاس اور دانہ اگاویگی تو شام کو ان کے مویشی آوینگے بہت سا تن کئے اور بڑی کوکھ والے
ہوکر اور کشادہ ہوکر اور کوکھیں جو بھر رہی ہوتی تانے ہو جاوینگے پھر دجال

دوسری قوم پاس آویگا انکو کفر کی طرف بلاویگا سو وہ اسکے قول کو رد کریں گے پس پھر جاویگا انکے پاس سے
پاس سے پس صبح کریں گے تو ان کی طرف سے پھٹ جاویگا تو اہل قحط اور خشکی پڑے گی انکے ہاتھوں میں ان کے مال کچھ
ہے کچھ نہ باقی رہیگا اور دجال ویران زمین پر نکلے گا تو اس سے کہیگا کہ اپنے خزانے
نکال تو اس کے مال اور خزانے ظاہر ہو کر اسکے پاس جمع ہو جائینگے جیسے شہد کی مکھیاں سردار کے
گرد ہجوم کرتی ہیں پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاویگا تو اسکو تلوار سے مار کر دو ٹکڑے کر
ڈالیگا جیسا نشانہ دور ہوتا ہے پھر اسکو بلاویگا سو وہ جوان
سامنے آویگا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا سو دجال اسی حالت میں ہوگا کہ ناگاہ حق تعالیٰ عیسیٰ بن
مریم کو بھیجیگا تو عیسیٰ اتریں گے سفید منار پاس شہر دمشق کے مشرق کی طرف زرد رنگ کی جوڑا
پہنے ہوئے دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے تو جب عیسیٰ اپنا سر جھکاوینگے
پسینا ٹپکیگا اور جب کہ اپنا سر اٹھاوینگے تو موتی سے گرینگے جیسے کہ درپاس عیسیٰ اور جیسے
اور جو کافر ان کے دم کی ہوا پاویگا سو وہ مر جاویگا اور دم انکا وہاں پہنچیگا جہاں تک انکی نظر پہنچیگی
پھر عیسیٰ دجال کو تلاش کرینگے یہاں تک کہ اسکو باب لد پاس پاوینگے اور شام میں ایک پہاڑ
کا نام ہے سو اسکو قتل کرینگے پھر عیسیٰ بن مریم ان لوگوں کے پاس آوینگے جن کو خدا نے دجال سے
بچا لیا ہو سو شفقت سے ان کے چہرہ کو سہلا دینگے اور ان کو ان کے جنت کے درجات کی
خبر دینگے سو اسی حال میں ہونگے کہ ناگاہ حق تعالیٰ عیسیٰ کو حکم کریگا کہ میں نے اپنے ایسے بندے
نکالے ہیں کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں سو تم میرے مسلمان بندوں کو طور کی طرف لے جاؤ اور
خدا بھیجیگا یاجوج اور ماجوج کو اور وہ ہر ایک بلندی سے نکل پڑینگے تو ان کے پہلے
لوگ طبریہ کے دریا پر گذرینگے تو پی جاوینگے جتنا پانی کہ اس میں ہوگا اور ان کے پچھلے لوگ
جب وہاں آوینگے تو کہیں گے کبھی اس دریا میں بھی پانی تھا پھر چلینگے یہاں تک کہ اس پہاڑ تک
پہنچیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وہ کہیں گے البتہ
ہم نے زمین والوں کو قتل کیا اب آسمان والوں کو قتل کریں تو اپنے تیر آسمان کی طرف

ماریں گے سو خدا ان کے تیروں کو خون آلودہ کر کے ڈالیگا اور خدا کے پیغمبر عیسیٰ اور آپ کے
اصحاب گھرے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی
سے آج تمہارے نزدیک یعنی کہ انکی نہایت تنگی ہو گی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور انکے
اصحاب دعا کریں گے سو خدا ان یاجوج ماجوج پر بھیجے گا ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا ہوگا
تو صبح تک سب مر جاویں گے ایک جان کا مارا پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اسکے اصحاب زمین پر
اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت برابر جگہ انکی سڑاہند اور گندگی سے خالی نہ پاویں گے
سو تمام زمین بھر گئی انکی سڑی لاشوں سے گئی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اسکے اصحاب خدا سے
دعا کریں گے تو خدا ایسے پرندے بھیجیگا جیسے بڑے اونٹوں کی گردن میں سو وہ انکو اٹھا
لیجاویں گے اور انکو پھینک دیویں گے جہاں خدا کو منظور ہوگا پھر خدا ایسا مینہ برسا دیگا کہ کوئی گھر مٹی کا
اور بالوں کا ایسا باقی نہ رہیگا سو خدا زمین کو دھو ڈالیگا یہاں تک کہ زمین کو مثل حوض یا آئینہ
صورت کی طرح کر دیگا پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے تو اس دن ایک انار کو
گروہ کھاویگا اور اسکے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اسکے سائے میں بیٹھیں گے اور دودھ میں ایسی برکت ہوگی یہاں تک
کہ دودھ والی اونٹنی آدمیوں کے بڑے گروہ کو کفایت کرے گی اور دودھ والی گائے
ایک برادری لوگوں کو کفایت کرے گی اور دودھ والی بکری ایک گھرانے کے لوگوں کو کفایت کریگی
سو اسی حالت میں لوگ ہونگے کہ ناگاہ حق تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجیگا کہ ان کی بغلوں
کے نیچے لگی اور پکڑ جاوے گی تو ہر مومن اور ہر مسلم کی روح کو قبض کرے گی
اور برے بدذات لوگ باقی رہ جاوینگے آپس میں بھڑیں گے گدھوں کی طرح سو ان پر
قیامت قائم ہوگی **ف** ایک بار حضرت نے دجال کا بہت ذکر کیا اصحاب
کو ان کا بہت خوف غالب ہوا حضرت کو یہ حال معلوم ہوا آپ یہ حدیث فرما کر اصحاب
کو تسکین دی کہ اگر میری زندگی میں دجال آیا تو میں کفایت کرتا ہوں اور نہیں تو خدا امیر ہے مطیع ہر
اہل ایمان کو بچاویگا مسلم کی بات یاں تلک ہے اور سورہ کہف کا پڑھنا ارشاد کیا سورہ کہف کے

سرمے کی سلائی پھیر دی اور دجال کو بھی اس کا نام تفسیر اور حضرت عیسیٰ کا ... دی اور اسکا
حضرت عیسیٰ کی انگشت سے قتل ہونا اسکے بعد یاجوج ماجوج کا نکلنا اور دین کی کثرت اور شوکت مسلمانوں کا
اور بعد حضرت عیسیٰ کے ... کو قیامت کا قائم ہونا ارشاد کیا اور دجال اور یاجوج ماجوج کر ...
دجال ... کے ... کرکے ... سماعت رہتا ہے ...
کو لازم ہے کہ حسب ... خلاف شرع ... سے خرق عادت ... تو ... ہرگز اعتقاد نہ کرے ...
دجال کا ... ایمان اور تقوی پر نظر رکھے ... پر دجال ... کرامات ... نام ...
... ہو اور ... گا فراد ... فاسق ہے ... کہتے ہیں ق

حذيفة فتنة الرجل في أهله وماله ونفسه وولده وجاره يكفرها الصيام والصدقة

والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر بخاری اور مسلم میں حذیفہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قصور مرد کا اسکے گھر والوں کے حق میں اور اسکے مال اور جان
اور اسکے اولاد میں اور ہمسایہ میں اور روزہ اور صدقہ اور نیک بات بتلانا اور بری بات کام سے روکنا
دور کرتا ہے ف یعنی اگر آدمی سے مال اور اولاد کے ہمسایہ کے حق میں کچھ قصور یا گناہ
ہو جاوے تو ان عبادتوں سے معاف ہو جاوے م عن جابر بن عبد الله ... للرجل و...

لامرأته والثالث للضيف والرابع للشيطان مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کا اور دوسرا بچھونا اسکی عورت کا اور تیسرا بچھونا مہمان کا
اور چوتھا شیطان کا ف یعنی حاجت سے زیادہ فرش رکھنا نام اور فخر کو شیطانی کام ہے
اور اگر مہمانوں کے واسطے چار یا پانچ سے زیادہ فرش رکھے تو درست ہے ...
م ابو موسى وانس فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام
مسلم میں ابو موسیٰ اور انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت عورتوں پر
ایسی ہے جیسی فضیلت ثرید کی کھانوں پر ف ثرید اسی کھانے کو کہتے ہیں کہ روٹی کو توڑ کر شوربے میں بھگو
کر ... کو ... کھانا ... مناسب کھانوں سے زیادہ حضرت عائشہ ... علم اور ...

حضرت نے بسبب اُجرت زون کے زیادہ مسکین نہیں ہو اسلئے حضرت نے انکی فضیلت بیان کی
جابر تکلکم معذور الا اصحاب الجبل الاحمر قال علی تمییز الحرام و سم
میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سو تم میں سے ہر شخص بخشا گیا مگر سرخ اونٹ والا
پھر حضرت نے تفسیر المراد فرمایا **ف** فیہ المراد ایک شخص تھا حضرت نے فرمایا ہو سب
اسکو گناہ بخشا جاویگا سب سے آپ سے جنہوں نے ایک گم ہوا سرخ اونٹ
اور کسی نے کہا اونٹ کا ملنا میرے نزدیک حضرت کے زیادہ پیارا ہے سب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی
معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت آخرت کو بگاڑ دیتی ہے **ق** ابو هریرة فی الحبة السوداء شفاء من کل
داء الا السام بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کلونجی میں
ہر بیماری کی دوا ہے مگر موت کے **ف** یہہ سب سے زیادہ بیماریوں کی کلونجی دوا ہی ہے
ساتویں تا ہیں گذرتی **ق** ابو هريرة لكل كبد حرّى اجر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر تر جگر کے لئے ثواب ہے **ف** مراد یہہ ہے
پوچھا کہ یا حضرت اگر کسی کا کوئی جانور ہو جو بھوکا ہو اور ہم اسکو پانی پلاویں تو ہمکو ثواب
ہوگا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر جاندار کے ساتھ احسان کرنا ثواب ہے
مسلمان ہو یا کافر **م** جابر یا نبقت لا ایلام العلم العلی و فیہا مثنی بالثانیة
نصف الکثیر مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کھیت کو
دریا یا مینہ سینچے اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جو کھیت اونٹوں سے سینچا جاوے اس میں
بیسواں حصہ زکوٰۃ ہی **ف** جس کھیت میں محنت تھوڑی ہو اسکی زکوٰۃ زیادہ مقرر ہوئی اور جسمیں محنت
زیادہ اسکی کم زکوٰۃ مقرر ہوئی حکمت اسکا نام ہے **م** جابر قال اتی اللہ اشد
انبیاءہم مساجد مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے
یہودیوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد ٹھہرایا **ف** اسمیں امت محمدی کو منع
کرنے **ق** لن یدخل کما ... من الذین ... لا

[illegible] سلم میں [illegible] روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا [illegible]

[illegible] اولاد [illegible] کے صحابیوں [illegible] آسمان [illegible]

[illegible] اسلام میں [illegible] کا نام [illegible] **ق** ابو ہریرۃ قریش والانصار وجهينة ومزينة وأسلم وأشجع وغفار موالي ليس لهم مولى دون الله ورسوله بخاری [illegible] مسلم [illegible] روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا [illegible]

[illegible] عرب [illegible] سب [illegible] **ف** [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] **خ** ابن عباس [illegible] الاسود [illegible]

[illegible] عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا [illegible]

[illegible] **ف** [illegible]

[illegible] **م** [illegible] عامر [illegible] کفارۃ [illegible]

[illegible] مسلم میں [illegible] روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا [illegible] کفارہ [illegible]

[illegible] **ف** [illegible] کفارہ [illegible]

[illegible] کھانا کھلا دے یا لباس [illegible] یا غلام آزاد کرے [illegible]

[illegible] **ق** عبد الرحمن بن عوف كلاكما قتله يعني أبا جهل قال لمعاذ بن عمرو بن الجموح ومعاذ بن عفراء بخاری اور مسلم میں عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تم دونوں نے اسکو قتل کیا یعنی ابو جہل کو [illegible] حضرت نے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء سے فرمایا **ف** ان دونوں نے حضرت کو خبر دی [illegible]

[illegible] حضرت نے دونوں تلواروں کو [illegible] دیکھکر یہ حدیث فرمائی **ق** ابو ہریرۃ كلا والذي نفس محمد بيده إن الشملة لتلتهب عليه نارا أخذها من الغنائم يوم خيبر لم تصبها المقاسم قال لعبد له اسمه مدعم قتل بوادي القرى

متفق علیہ اور بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
نہیں ہیں قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کہ مقرر کملی جو اسکے بدن پر تھی بھڑک رہی ہے
آگ سے ایسی کملی کہ جنگ خیبر میں تقسیم ہونے سے پہلے لیا تھا یہہ حضرت کے اس غلام کے
حق میں فرمایا جسکا نام مدعم تھا اور لقب اسکا مدعم تھا وہ قتل ہوا تھا وادی القری میں جب
پہنچے ف وادی القری میں یہودیوں کی ایک بستی کا نام ہے جب خیبر فتح کر کے حضرت کا لشکر واں
پہنچا تو حضرت کے غلام کے تیر لگا وہ مر گیا اصحاب نے اسکی تعریف کی کہ اسکو شہادت نصیب
ہوئی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی شہادت کہاں وہ خیانت کی وجہ سے دوزخی ہے جب
لوگوں نے یہہ سنا تو بہت گھبرائے ایک مرد نے جوتی کا تسمہ لیا تھا وہ حضرت کے پاس لایا
حضرت نے فرمایا آگ کا تسمہ ہے اگر تو نہ دیتا تو آگ ہو کر تجھ کو جلاتا ۵ جابرؓ
كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُعَلَّقٍ اَوْ مُدَلًّى فِي الْجَنَّةِ لِاَبِي الدَّحْدَاحِ مسلم
میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں کتنے خوشے لٹکے ہیں یا جھکے
ہیں ابو دحداح کے واسطے اور دوسری روایت یوں ہے کہ بہشت میں کتنے ایسے خوشے ہیں
ابو دحداح کے واسطے ف ایک یتیم اور ابو لبابہ کے ایک کھجور کے درخت میں جھگڑا
تھا یتیم رونے لگا حضرت نے ابو لبابہ سے فرمایا کہ اگر تو اسکو وہ درخت دے ڈالے تو بہشت میں
تیرے واسطے کھجور کے خوشے ہیں ابو لبابہ نے درخت نہ دیا ابو دحداح نے وہ درخت اسکا مول لیکر
اس یتیم کو دیا اور ابو دحداح مر گئے حضرت نے انکے جنازہ کی نماز پڑھ کے یہہ حدیث فرمائی اس
حدیث میں اشارہ ہے کہ نیک سلوک اور احسان کرنا خدا کو بہت پسند ہے خ ابو ذرؓ
اَنْتَ اِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ اُمَرَاءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اَوْ قَالَ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا
قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِيْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ
یعنی مسلم میں ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھ سے کہ تو کیا کرے گا
اس وقت کہ تجھ پر ایسے حاکم ہوں گے جو نماز کو مار ڈالیں گے یا یوں فرمایا کہ نماز کو

رتے اذن کرتے ہیں کہ وہ دشمن پر چلے گئے میں نے کہا اس وقت میں مجھکو آپ کیا حکم کرتے ہیں حضرت نے فرمایا تو نماز کو مستحب وقت میں پڑھ لیا کیجیو پھر اگر تو جماعت کی نماز ان کے ساتھ پاوے تو ان کے ساتھ بھی پڑھ لیجیو کہ پھر دوسری نماز تیرے حق میں نفل ہو جاویگی پھر حضرت نے انکو درشت فرمایا **ف** اسلام میں نماز کی سستی سلطنت مروانیہ سے شروع ہوئی **خ** ابن عمرو وعبد

الله بن عمرو وكيف بك يا عبد الله بن عمرو إذا بقيت في حثالة من الناس قد مرجت عهودهم وأماناتهم واختلفوا فصاروا هكذا وشبك أصابعه قال فكيف أصنع يا رسول الله قال تأخذ ما تعرف وتدع ما تنكر وتقبل على خاصتك وتدعهم وعوامهم

بخاری میں عبد اللہ بن عمر یا عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبد اللہ بن عمرو تو کیا کریگا جب کہ تو باقی رہ جائیگا کوڑا کرکٹ لوگوں میں جنکے عہد و پیمان اور امانت داریاں بگڑ جاوینگی اور وہ نہیں پھوٹ پڑ جاویگی اور وہ لوگ اسطرح ہو جاوینگے اور حضرت نے انکی اختلاف کی مثال دی یعنی دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قینچی کرکے عبد اللہ بن عمرو نے کہا سو اسوقت میں یا رسول اللہ میں کیا کروں حضرت نے فرمایا جو تیری دانست میں اچھی بات ہو اسکو لیجیو اور بُرے کو چھوڑ دیجو اور خاص اپنے حال پر متوجہ ہونا اور دوسرے لوگوں کے حالات پر چھوڑ دینا **ف** یعنی جب زمانہ بگڑ جاوے اور دنیا کے سبب لوگوں میں اختلاف پڑے اور ہر شخص اپنی عقل پر مغرور ہو تو ایسے وقت میں دیندار کو لازم ہے کہ اپنی اصلاح اور درستی پر کمر باندھے اور عوام سے خبر نہ لے **م** عمر كيف بك إذا أخرجت من خيبر تعدو بك قلوصك ليلة بعد ليلة قال لأهل النبي أبي الحقيق من يهود خيبر فأجلاهم عمر إليها فأتيما

مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تیرا حال ہوگا جس وقت تو خیبر سے نکالا جاویگا اور تجھے لیکر تیری اونٹنی رات کو لیکے سوار ہوکر سفر کرے گی پھر حضرت نے ابو الحقیق یہود کے بیٹے سے فرمایا پھر عمر فاروق نے انکو تمام اور اریحا کی طرف نکالدیا **ف** خیبر میں

ہے اپ سے جب خیبر فتح ہوا تو حضرت نے وہاں کے یہودیوں کو اطراف عرب سے نکالدینے کا ارادہ کیا ساتھ اعمر
تاوقتیکہ اپنی خلافت میں جا کر انکو حضرت عمر نے نکالا تب یہودیوں نے کہا کہ ہم کو کیونکر نکالو گے حالانکہ
تمہارے پیغمبر نے ہم کو یہاں قائم کیا تب عمر فاروق نے یہہ حدیث پڑھی کہ حضرت نے اس حالت
میں کیا دست نکالنے کا ارادہ کیا تب یہودی نے کہا کہ ابوالقاسم کا یہہ کلام ہنسی کی راہ سے تھا
دیکھیں خدا کے دشمن ہنسی ٹھٹھا کرتا ہے پس عمر نے ان کو ساتھ شہر ان کو شام کی طرف نکال دیا
ان لنسوی صالحا کرتے تکا۔ اور اسکا نام ہے ۵ رشدہ حکایت وقد یرتجع
ان بدار صحت کما یروی کف وقد علت نہا علیک قال لہ جین یرتحی ام
محی بیت ای رماں تجر فی اما ترا ھو فتودا اوریت الیت ندار صحتکا
مسلم میں حضرت جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یہ کیونکر ہوگا اور حالانکہ
وہ کہتی ہیں کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا اور دوسری روایت میں ہے کہ پھر کیونکر
ہوگا اور حالانکہ شیرخوارگی کی گفتگو ہو چکی پس عورت کو اپنے نکاح سے چھوڑ دے یہہ
نے عقبہ سے فرمایا کہ کیسے تم بھی ابی اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ
عورت آئی اسنے کہا کہ میں نے تم دونو کو دودھ پلایا تھا **ف** حدیث عقبہ
نے جب کہا تو عقبہ نے کہا کہ مجھکو معلوم نہیں کہ میں نے شیرخوار و دو پایا ہو پھر ابی اہاب کے لوگوں سے
پوچھا انہوں نے بھی انکار کی پھر عقبہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور امام
مالک کا یہی مذہب ہے کہ فقط ایک عورت کے قول سے رضاعت یعنی شیرخوارگی ثابت ہو جاتی
ہے لیکن اور اماموں کے مذہب میں ایک عورت کے قول کا کچھ اعتبار نہیں یا دو مرد گواہ ہیں یا ایک
مرد اور دو عورتیں ہونی چاہئیں اور حدیث عقبہ کا یہہ مطلب ہے کہ حضرت نے یہہ حکم ازراہ احتیاط
اور تقوی کے فرمایا ازراہ لزوم کے **ق** ان کتب بلغ قوم نعوا الیہم وکسرۃ
وانا عیشی بلعنہم قال توم احد علقۃ العذری واسندہ مسلم
بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیونکر حلال ہوگا

ہمیں یوم کا جھنڈا اسکے واسطے حضرت کا سر برچھی کیا اور روایت توڑا اور حلال کر دیا

رہ رہا ابھی سے حضرت نے جنگ احد میں فرمایا بخاری لائے اس حدیث کی سند نہیں مد کر

اور مسلم روایت اسکی بیان کی ق ابن مسعود ان لکل غادر لواء یوم القیامۃ

یعنی ہر دغا دینے والے کے واسطے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قیامت کے دن ہر دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا تاکہ وہ پہچانا جاوے ف

بہ دو سطے ہوگا تاکہ وہ فضیحت ہو ۞ ابن عباس امرت بالصلوۃ وروی لم اصلی فاتوضأ

وروی ان لا اصلی فاتوضأ قال حین خرج من الخلاء فاتی بطعام

یعنی الا نتوضأ مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کیوں وضو کروں کیا نماز کے واسطے اور ایک روایت یوں ہے کس واسطے کیا مجھکو

پڑھنی ہے جو وضو کروں اور دوسری روایت یوں ہے کہ کیا میں نماز کا ارادہ کرتا ہوں جو

وضو کروں یہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ آپ پاخانہ سے نکلے تو آپ کے آگے کھانا رکھا گیا سو لوگوں

نے کہا کہ آپ وضو نہیں کرتے ف اور ایک روایت یوں ہے کہ پھر حضرت نے کھانا اور ہاتھ میں پانی

ڈالا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کے واسطے ہے کھانے کے واسطے واجب نہیں مگر

کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا مستحب ہے لیکن حضرت نے اس واسطے نہ دھوئے تاکہ لوگوں کو معلوم

ہو جاوے کہ اگر ہاتھ پاک ہوں تو دھونا واجب نہیں ق ابن عباس لم یکن لھم یومئذ

حب ولو کان لھم لدعا لھم فیہ یعنی لاھل مکۃ حین دعا لھم ابراھیم علیہ

السلام بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مکہ والوں پاس

ان دنوں اناج نہ تھا اور اگر اناج ہوتا تو ابراہیم کے واسطے اناج میں برکت کی دعا کرتے ف حضرت

حضرت ابراہیم نے مکہ والوں کے واسطے کثرت میوہ جات کی دعا کی اس وقت وہاں اناج نہ تھا

اگر ہوتا تو اسکی بھی دعا کرتے ق عائشۃ لیت رجلا صالحا من اصحابی یحرسنی اللیلۃ

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کاش کوئی نیک مرد

میرے صحابہ سے آج کی رات میری نگہبانی کون کرے ف یہ حضرت نے لفظ تعریض میں
فرمایا پھر سعد بن ابی وقاص ہتھیار باندھ کے آئے حضرت نے پوچھا تو کیوں آیا کہا انہوں نے
یا رسول اللہ میں آپ کی محافظت کے واسطے آیا ہوں پھر حضرت نے اُن کے حق میں دعا کی پھر
معلوم ہوا کہ محافظت اور نگہبانی کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے م اَبُو قَتَادَةَ حَتّٰى كَانَ هٰذَا
مِنْ لَيْلَتِي قَالَ لِأَبِي قَتَادَةَ تَحْرُسُ لَيْلَةَ التَّعْرِيسِ حِينَ دَعَا لَهُ مسلم میں ابو قتادہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کت یہ بہتری چال میرے ساتھ تھی یہ حضرت نے
ابوقتادہ سے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا تھا کہ اُس نے تیسرے بار حضرت کو تھام لیا تھا
حضرت نے رات بھر منزل کی تھی بسبب غلبہ نیند کے جھکنے لگے ابوقتادہ نے تین بار حضرت کو
تھام لیا تھا گرنے نہ دیا حضرت جاگ اٹھے تب یہ حدیث فرمائی جب ابوقتادہ کو یہ حال معلوم
ہوا تو حضرت نے ابوقتادہ کے حق میں یوں دعا کی کہ خدا تیری محافظت کرے جیسے تو نے
اسے میری محافظت کی ق ابْنُ عَبَّاسٍ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى
قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ حِينَ قَالَ لَهُمْ مَنِ الْقَوْمُ أَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوا رَبِيعَةُ
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوشحال تو ہو
فرمایا کہ جو ما کالی المحیان ذلیل ہو دین رنجیدہ یہ حضرت نے عبدالقیس کے ایلچیوں سے فرمایا
کہ جب پوچھا کہ تم کون قوم یا کون ایلچی ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم ربیعہ کی قوم سے ہیں ف
عبدالقیس ربیعہ کی قوم سے گروہ کا نام ہے جب وہ حضرت کی خدمت میں مسلمان ہو کر آئے
تب حضرت نے یہ حدیث سنا کر انکی توقیر کی ق اَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ
مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ
فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ
مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ بخاری
اور مسلم میں ابوقتادہ سے جن کا نام حارث بن ربعی ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کو پہونچا دیا اور فرمایا کہ مرا ایسا باآرام جیسے دولہا صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ مستریح اور مستراح منہ کیا ہے
تب تو حضرتؐ نے فرمایا کہ بندہ مومن آرام پاتا ہے دنیا کی رنج و مصیبت سے آرام پاتے ہیں اور ظالم فاسق سے
بندے آدمی اور بستیاں اور درخت اور جانور آرام پاتے ہیں **ف** حضرتؐ کے سامنے سے
ایک جنازہ نکلا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی مومن متقی کے حق میں یا مقصد جانیے جو
جہاں وہ مر گیا دنیا سے چھوٹ گیا اور عبادت کی برکت سے قبر ہی سے جنت کی لذت
نوید پانے لگا اور ظالم فاسق بدعقیدہ ہوتا ہے ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دیتا ہے تو اس کے
مرنے سے عالم کو آرام ہے **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ
عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ٹالنا
مالدار کا ظلم ہے اور جب قرضدار تمہارا سے غرض کہ کسی مالدار پر اتارے تو اس پر لیا جاوے
ف یعنی مالدار ہو کر قرض ادا کرنے میں ٹالے تو ظلم ہے اور اگر محتاج قرضدار
کسی مالدار پر اپنا قرض اتار دیوے تو لازم ہے کہ مان لیوے زیادہ تنگ کرے **م** جابرؓ معاذ
الله ان يتحدث النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي إِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ
لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ
مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ لوگ یہ
چرچا کریں کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہوں البتہ یہ شخص اور اسکے ساتھی قرآن پڑھتے
ہیں لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا یعنی قرآن کی دلیلیں تاثیر نہیں ہوتیں یہ لوگ دین سے
نکل جاتے ہیں جیسے تیر جانور سے پار ہو جاتا ہے **ف** ذوالخویصرہ ایک منافق تھا اس نے حضرتؐ سے
کہا کہ آپ اللہ واسطے نہیں تقسیم کرتے حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میں نہ انصاف کروں تو کون کرے گا
عمر فاروقؓ نے کہا یا حضرتؐ اگر حکم ہو تو میں اس منافق کو مار ڈالوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث
فرمائی یعنی ہر چند یہ سبب بے ادبی کے لائق قتل کے ہے لیکن یہ بیجا مناسب ہوگا کہ پیغمبر اپنے ساتھیوں کو
قتل کرتا ہے تو لوگ ملاقات سے نفرت کریں گے اسلام سے محروم رہیں گے معلوم ہو

۲۱۰۷ ق

۲۱۰۸ م

مر

کہ حاکم کو مصلحت کا لحاظ بھی ضرور ہے لیے حکم مال جا ایات ۵ سلمان بن عامر
الضبي مع الغلام عقيقة فاهريقوا عنه دما واميطوا عنه الاذى مسلم
سلمان بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہونے کے ساتھ اس کا عقیقہ ہے
پس تم بہاؤ اس کے عوض خون اور دور کرو اس لڑکے سے تکلیف اور نجاست کو یعنی سر کے
بال منڈوا اور غسل دو ف جب لڑکا پیدا ہو ساتویں دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریاں
اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے ۵ کعب بن عجرة معقبات لا يخيب قائلهن

مر

او فاعلهن دبر كل صلوة مكتوبة ثلث وثلثون تسبيحة وثلث وثلثون تحميدة
واربع وثلثون تكبيرة مسلم میں کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ دو کلمے پیچھے آنے والے ہیں کہ ہر نماز کے بعد آتے ہیں ان کا کہنے والا یا کرنے
والا نقصان نہیں پاتا وہ الفاظ یہ ہیں تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور

خ ٢١١

چونتیس بار اللہ اکبر خ المسور بن مخرمة ... من تؤيد واحب الحديث
الي اصدقه فاختاروا احدى الطائفتين اما المال واما السبي وقد
كنت استانيت بهم قال لوفد هوازن حين جاءه مسلمين فاتوه
ان يرد اليهم اموالهم وسبيهم بخاری میں مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا میرے ساتھ ہے لشکر کو تم دیکھتے ہو اور میرے نزدیک سچی بات پسند ہے سو تم دو باتوں
سے ایک بات اختیار کرو یا مال لو یا عورت لڑکے اور میں نے تمہاری انتظاری کی تھی یہ حضرت
نے ہوازن کے ایلچیوں سے فرمایا جب کہ وہ حضرت پاس مسلمان ہو کر آئے پھر مانگنے لگے
کیا کہ حضرت ہمارے مال اور عورت لڑکے پھیر دیں ف جنگ حنین میں ہوازن کی قوم مرتج
ہو کر ان کے عورت لڑکے گرفتار ہوئے اول حضرت نے ان کی انتظار کی کہ اگر مسلمان ہو ویں تو ان کے
مال اور آدمیوں کو پھیر دیں جب ان کے آنے میں دیر ہوئی تب حضرت نے اسکے مال اور
آدمی لشکر کو تقسیم کر دیئے بعد اس کے وہ لوگ مسلمان ہو کر آئے اور اپنے مال اور آدمی

آگے گئے تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی کہ پھر انھوں نے مال چھوڑا ایسے آدمی لیبا احتساباً

۲۱۱ کی حضرتؐ نے لشکر کو رمی کارکے اُسکے گھوڑے اور لشکر کے پھیر لئے **خ** عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ

خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللهُ لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي غَدٍ إِلَّا اللهُ وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ

مَا يَكُونُ فِي الْأَرْحَامِ وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ

بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ وَمَا يَدْرِي أَحَدٌ مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ بخاری میں

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کنجیاں غیب کی پانچ ہیں اُن کو کوئی

نہیں جانتا سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا کہ

عورت کے پیٹ میں کیا ہے لڑکی یا لڑکا اور کوئی جی نہیں جانتا کہ کل کیا کریگا اور کوئی نہیں

جانتا کہ کس زمین پر مریگا اور کوئی نہیں جانتا کہ مینہہ کب آویگا **ف** یعنی غیب کی بات بالیقین سوائے

خدا کے کوئی نہیں جانتا غیب کا دروازہ ہمارے عالم پر مسدود ہے اسکی کنجی کسی کے پاس نہیں کہ کھولے

جب چاہے بے تردد دریافت کرے پیغمبروں کو وحی اور اولیاؤں کو الہام سے علم حاصل

ہوتا ہے لیکن یہہ غیب دانی نہیں خدا کے بتلانے سے معلوم ہوتا ہے علاوہ اسکے وحی اور الہام

ہر وقت قابو میں نہیں کہ جب چاہیں دریافت کرلیں نجوم اور رمل اور جفر میں یقین نہیں حاصل

ہوتا صرف حساب اور اٹکل ہے سراسر قیاس الٹ ہوتا ہے کبھی موافق بھی پڑجاتا ہے اور جدید علم

طب میں حاملہ عورت کی علامات لکھی ہیں کہ پیٹ میں لڑکی ہے یا لڑکا پھر جب علامات اور

قرائن پر مدار ٹھہرا تو غیب دانی ہوئی علاوہ اسکے اکثر خطا بھی ہوتی ہے اور یہہ تو کبھی نہیں معلوم

ہوتا کہ لڑکا گورا ہے یا کالا اور اسکے سب اعضا درست ہیں یا ناقص خلاصہ یہہ کہ علم غیب

خدا کو مخصوص ہے بالیقین بجز اسکے کسیکو نہیں معلوم ہوسکتا اور یہی عقیدہ ہے اہل اسلام کا جسکے

۲۱۲ عکس اعتقاد میں خلل ہے بالیقین اسکا ایمان میں خلل ہے **م** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي

لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ مسلم

میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا میری امت سے زیادہ تر میری محبت والے

کرتا کہ مصلحت کا لحاظ بھی ضرور ہے بعضے جگہ شامل ہو جانا چاہیے ۵ سلمان بن عامر

م
الضبی مع الغلام عقیقته فاهریقوا عنه دما واميطوا عنه الاذی سلمان

سلمان بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہونے کے ساتھ اسکا عقیقہ

ہے تو بہاؤ اسکے عوض خون اور دور کرو اس لڑکے سے تکلیف اور نجاست کو یعنی سر کے

بال مونڈ ڈالو اور غسل دو ف جب لڑکا پیدا ہو تو سنت یہ ہے کہ عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکری

م
اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے ۵ کعب بن عجرة معقبات لا یخیب قائلهن

او فاعلهن دبر كل صلوة ثلث وثلثون تسبيحة وثلث وثلثون تحميدة

واربع وثلثون تكبيرة مسلم میں کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ حضرت

نے فرمایا کہ ذکر کے چند الفاظ ہیں کہ ہر نماز کے بعد آتے ہیں اُن کا کہنے والا یا کرنے

والا نقصان نہیں پاتا وہ الفاظ یہ ہیں تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور

خ
چونتیس بار اللہ اکبر خ المسور بن مخرمة معی من ترون واحب الحديث

الی اصدقه فاختاروا احدى الطائفتين اما المال واما السبی وقد

كنت استأنيت بهم فالدين هوازن حين جاءه مسلمين فسألوه

ان يرد اليهم اموالهم وسبيهم بخاری میں مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا میرے ساتھ جو لوگ ہیں تم دیکھتے ہو اور میرے نزدیک سچی بات پسند ہے سو تم دو باتوں

سے ایک بات اختیار کر دیا مال یا قیدی اور میں نے تمہاری انتظاری کی تھی یعنی حضرت

نے ہوازن کے قیدیوں سے موقوف رکھا تھا کہ وہ حضرت کے پاس مسلمان ہو کر آئیں پھر لوگوں نے سوال

کیا کہ حضرت ہمارے مال اور جورو لڑکے پھیر دیں ف جنگ حنین میں ہوازن کی قوم پر فتح

ہوئی مال اُن کے اور جورو لڑکے گرفتار ہوئے اول حضرت نے اُن کی انتظاری کی کہ اگر مسلمان ہو دیں تو انکے

مال اور لڑکے ہیں انکو پھیر دیویں جب اُن تک نہیں آئے بیر ہوئی تب حضرت نے انکے مال اور

آدمی لشکر کو تقسیم کر دئے بعد اسکے وہ لوگ مسلمان ہو کر آئے تو وہ اپنے مال اور آدمی

باشٹ گئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث پڑھی کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو مال چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہے اور یہ بھی جانتے تھے کہ
کیا حضرتؐ نے ان کو راضی کر کے ان کے جور و دل سے پھیر دئے **خ** ابْنِ عُمَرَ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ
خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي غَدٍ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ
مَا يَكُونُ فِي الْأَرْحَامِ وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ
بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ وَمَا يَدْرِي أَحَدٌ مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ روایت ہے
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کنجیاں غیب کی پانچ ہیں ان کو کوئی
نہیں جانتا سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا کہ
عورت کے پیٹ میں کیا ہے لڑکی یا لڑکا اور کوئی جی نہیں جانتا کہ کل کیا کریگا اور کوئی نہیں
جانتا کہ کس زمین پر مریگا اور کوئی نہیں جانتا کہ مینہ کب آویگا **ف** یعنے غیب کی بات بالیقین
سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا غیب کا دروازہ سارے عالم پر بند ہے اسکی کنجی کسی کے پاس نہیں کہ کھولے
جب چاہے دریافت کرلے پیغمبروں کو وحی اور اولیا کو الہام سے علم حاصل
ہوتا ہے لیکن یہ غیب دانی نہیں خدا کے بتلانے سے معلوم ہوتا ہے علاوہ اسکے وحی اور الہام
ہر وقت قابو میں نہیں کہ جب چاہیں دریافت کرلیں نجوم اور رمل اور جفر میں یقین نہیں حاصل
ہوتا صرف حساب اور اٹکل ہے ہزار بار مخالف ہوتا ہے کبھی اتفاق بھی ہو جاتا ہے اور ہر چند علم
طب میں حاملہ عورت کی علامات لکھی ہیں کہ پیٹ میں لڑکی ہے یا لڑکا پھر جب علامات اور
قرائن پر مدار ٹھہرا تو غیب دانی نہ ہوئی علاوہ اسکے اکثر غلط بھی ہوتی ہے اور یہ تو کبھی نہیں معلوم
ہوتا کہ لڑکا گورا ہے یا کالا اور اسکے سب اعضا درست ہیں یا ناقص خلاصہ یہ ہے کہ علم غیب
خدا کو مخصوص ہے بالیقین اسکے سوا کسی کو نہیں معلوم ہو سکتا اور یہی عقیدہ ہے اہل اسلام کا جسکے
اس اعتقاد میں خلل ہے بالیقین اسکے ایمان میں خلل ہے **ھ** ابُوهُرَيْرَةَ مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي
لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ مسلم
میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا میری امت سے زیادہ تر میری محبت والے

اپنا او میرے بعد ہوگی کوئی تم میں سے چاہیگا کہ کاشکی مجھکو دیکھتا اپنے اہل و عیال اور مال کے بدلے یعنی حضرتؐ کی تمنا کرنے دیدار میں اپنی اہل و عیال اور مال فدا کریگا ۔ روایت کیا اسکو مسلم نے ۔ تعرف احمد میں مروا ایمان جان مال اپنا سکل جانب ہی قربان ق عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ماں باپ کو گالی دینا بڑے گناہوں سے ہے گنے ۔ اصحابؓ نے کہا یا رسول اللہ کوئی مرد اپنے ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہے حضرتؐ نے فرمایا ہاں یعنی کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہے اور جب کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اسکی ماں کو گالی دیتا ہے ف یعنی جب کسی کے باپ کو گالی دی تو وہ بھی اسکے باپ کو گالی دیگا حقیقت میں اپنے ماں باپ کے گالی دلانیکا یہی باعث ہوا م عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب لوگوں کی زندگانی سے اس مرد کی زندگانی بہتر ہے جو پکڑا رہے اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے بیچ راہ خدا کے دوڑتا پھرتا ہے اسکی پیٹھ پر جب کہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہے دوڑتا ہے اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش کرتا ہے یا اس مرد کی زندگانی بہتر ہے جو بکریاں لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انھیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے یا پہاڑ کے کسی نالے میں انھیں نالوں میں سے رہتا ہے نماز کو قائم رکھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے یہاں تک کہ موت آوے نہیں ہے کوئی شخص خیر میں مگر وہ ف حضرتؐ نے انھیں دونوں شخصوں کو سب سے افضل فرمایا ہے یہاں تک کہ دوسرا شخص

ہا مدکر اسست گیری میں بزار وں ہا ہیں سے ہیں جست اور سداد حق لفظ یا ونیر و اسے بنا وہیں
ردر بے عبادت ہو سکتی ہی لیکن گوشہ گیری اسوقت میں بہتر ہی کہ اسلام ضعیف ہو جاوے عالم میں ترقی
ان سے ایسے ہر دوستی کی توقع باقی رہے اور اگر ایسا ہو تو لوگوں کے اندر رہنا افضل ہے چنانچہ اوپر
حدیث میں آیا ہی کہ لوگوں میں رہنا اور ایکی ایذا پر صبر کرنا گوشہ گیری سے افضل ہی **ق** ابن
عباس من محمد رسول اللہ الی ہرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الہدی اما
بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام ویروی بداعیۃ الاسلام اسلم تسلم واسلم
یؤتک اللہ اجرک مرتین وان تولیت فان علیک اثم الاریسیین ویا اہل الکتاب
تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا الی
قولہ فقولوا اشہدوا بانا مسلمون کتبہ الی قیصر بخاری اور مسلم
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے روم کے بادشاہ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ یہ خط
ہی محمد اللہ کے رسول کا ہرقل کیطرف جو روم کا سردار ہی سلام ہی جو راہ راست پر چلا بعد
اسکے میں تجھکو بلاتا ہوں اسلام کی طرف قبول کرتا کہ تو دین و دنیا میں سلامت رہے اور تو مسلمان ہو جا
خدا تجھکو دوہرا ثواب دیگا یعنی ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنے کا اور دوسرا ثواب محمدی ہونے کا
اور اگر تو نے اسلام نہ قبول کیا تو تیری رعیت اور تابعدار و نکا گناہ تیرے ذمہ ہی یعنی جب تو مسلمان ہو
تو رعیت بھی مسلمان ہو گی تو انکی گمراہی کا عذاب تجھ پر ہو گا اور اے کتاب والو آجاؤ ایسی
بات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہی وہ بات یہ ہی کہ ہم اور تم خدا کے سوا کسیکی
عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اسکے ساتھ شریک نہ ٹھہرا دیں اور ہم میں سے بعضے
آدمی بعض کو خدا کے سوا اپنا رب اور مالک نہ بنا دیں سو اگر اہل کتاب تو حید سے منہ پھیریں
تو ان سے کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہیں حکم الٰہی کے مطیع ہیں **ف** صحیح بخاری میں عبد اللہ
ابن عباس سے روایت ہی کہ ابو سفیان نے مجھسے قصہ نقل کیا کہ جس مدت میں اور حضرت میں صلح ہوئی
تھی سو مسلح ہو کر میں تجارت کے ملک میں گیا اسی زمانہ میں حضرت نے دحیہ کلبی کے ہاتھ روم کے

بادشاہ کو جو بھیجا سو دحیہ کلبی نے نامہ لیجا کر امیر بصرے کو دیا اسنے روم کے بادشاہ کو پہونچا دیا
ہرقل جو روم کا بادشاہ اس وقت میں ایلیا میں تھا ہرقل نے کہا اگر اس شخص کا جو اپکو پیغمبر جانتا ہے
کوئی اہل قوم ہو تو بلا لاؤ سو میری طلبی کو آئے سو میں قریش کے ساتھ ہرقل نے پوچھا کہ تم لوگوں میں سے پیغمبر کا
رشتے میں کون نزدیک ہے ابو سفیان نے کہا کہ میں سب سے نزدیک ہوں تو مجھکو اور لوگوں کو بادشاہ کے سامنے
بٹھلایا اور میرے سب ساتھی میرے پیچھے بیٹھے پھر ترجمان کو بلایا اور یہ کہا اسکو طلب ہوا بادشاہ نے کہا میرے
ساتھیوں سے کہہ کہ میں اس شخص سے کچھ پوچھتا ہوں اگر یہ مجھ سے جھوٹ بولے تو تم اسکو جھٹلاؤ ابو سفیان نے
کہا کہ قسم خدا کی اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ مجھ پر جھوٹ ثابت ہوگا تو میں پیغمبر کے حال میں کچھ جھوٹ بولتا بادشاہ نے
پوچھا کہ اس پیغمبر کا حسب و نسب کیسا ہے میں نے کہا ہم لوگوں میں وہ نہایت شریف اور عالی خاندان ہے
تب بادشاہ نے پوچھا کہ اسکے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ ہوا ہے میں نے کہا کہ نہیں بادشاہ نے پوچھا کہ اس دعوے سے
پہلے کبھی جھوٹ بولنے کی تہمت تم اسکو لگاتے تھے میں نے کہا کہ نہیں بادشاہ نے کہا سردار لوگ اسکے تابع ہوئے ہیں یا
لوگ غریب میں نے کہا غریب اسکے تابع ہوئے ہیں بادشاہ نے کہا اسکے ساتھی بڑھتے جاتے ہیں یا گھٹتے ہیں میں نے
کہا نہیں بلکہ بڑھتے جاتے ہیں بادشاہ نے کہا کہ کوئی ان میں سے اسکے دین سے پھر بھی جاتا ہے ناخوش
ہوکر میں نے کہا کہ نہیں بادشاہ نے کہا تمھارے اور اسکے بیچ میں لڑائی بھی ہوئی ہے میں نے کہا ہاں بادشاہ نے
لڑائی کا حال پوچھا کہ کیا ہے میں نے کہا کہ کبھی وہ ہم پر غالب ہوتا ہے کبھی ہم اس پر غالب
ہوتے بادشاہ نے کہا کبھی قول کرکے دغا بھی کرتا ہے میں نے کہا کہ نہیں لیکن اب ہم سے اور اس سے
صلح ہوئی ہے ہمکو نہیں معلوم کہ اب کیا کرنے والا ہے ابو سفیان نے کہا واللہ اتنی بات کے سوا کوئی
اور بات کو میں نہ ملا سکا بادشاہ نے کہا تم لوگوں میں اسطرح نبوت کا دعوی کسی نے آگے بھی کیا ہے
یا نہیں میں نے کہا کہ نہیں پھر بادشاہ نے ترجمان سے کہا کہدے کہ میں نے اسکا حسب نسب
پوچھا تو نے کہا کہ شریف اور عالی خاندان ہے سو پیغمبر لوگ اسیطرح اپنی قوم میں شریف
اور نجیب اور شریف خاندان کے ہوتے ہیں میں نے پوچھا کہ اسکے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ تھا
تو نے کہا نہیں سو اگر کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو میں کہتا کہ یہ شخص سلطنت کے پردے میں اپنے باپ

دادا کی سلطنت چاہتا ہی اور مین نے اسکے تابعدارونکا حال پوچھا کہ سردار مین یا غریب تو تو نے
کہا غریب مین تو یہی حال ہی سب پیغمبرونکا کہ اکثر اول غریب لوگ اطاعت کرنے مین اونکے بڑے آدمی غرور
سے بسبب تعصب کے پیچھے رہتے مین اور مین نے پوچھا کہ نبوت سے قبل کبھی اسکی دروغ گوئی معلوم ہوئی
ہی تو تو نے کہا کہ نہین تو مین نے جانا کہ جو کبھی آدمیون پر جھوٹھ نہ باندھیگا علاوہ خدا پر کیونکر جھوٹھ
باندھیگا اور مین نے تجھ سے پوچھا کہ اسکے لوگ دین سے ناخوش ہوکر پھر بھی جاتے مین تو تو نے کہا کہ نہین یہی
حال ہی ایمان کے نور کا جب دلمین رچ گیا یعنی ایمان کی یہی خاصیت ہی کہ اسکو تغیر
نہین ہوتا اور مین نے تجھ سے پوچھا کہ اسکے لوگ زیادہ ہوتے جاتے مین یا کم تو تو نے کہا زیادہ ہوتے
مین تو یہی حال ایمان کا ہی کہ اسکو ترقی ہوتی ہی یہانتک کہ کمال کو پہنچتا ہی اور مین نے کہا کہ
اسکی لڑائی کا کیا حال ہی تو تو نے کہا کہ کبھی وہ غالب ہوتا ہی اور کبھی ہم سو یہی سنت ہی پیغمبرو
کی کہ اول انکی لڑائیون کی آزمایش ہوتی ہی پھر انجام کو فتح ہوتے مین اور مین نے پوچھا کہ وہ
دغا بھی کرتا ہی تو تو نے کہا نہین سو یہی عادت ہوتی ہی پیغمبرونکی کہ وہ ہرگز دغا نہین کرتے اور مین
نے پوچھا کہ ایسا دعوی اسکی قوم مین کسی اور شخص نے بھی کیا تھا تو تو نے کہا کہ نہین سو اگر ایسا کسینے
دعوی کیا ہوتا تو مین یقین جانتا کہ یہ شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا اگلونکی طرح اسکو بھی ہوس ہے
پھر بادشاہ نے کہا کہ کیا چیز تمکو بتاتا ہی مین نے کہا کہ نماز اور زکوۃ اور برادر پروری اور
پرہیزگاری سکھلاتا ہی بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ سب باتین سچی ہین تو بیشک وہ پیغمبر ہی اور مین آگے
سے جانتا تھا کہ اس وقت مین پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہی لیکن میرا یہ گمان نتھا کہ تم عرب لوگون مین ہو گا
اور اگر یقین جانتا کہ مین اس تک پہنچ سکونگا تو میں اسکے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر مین اسکے پاس
ہوتا تو اسکے قدم دھوتا اور البتہ اسکی سلطنت اور حکومت میرے قدم نیچے تک پہنچیگی پھر
بادشاہ نے حضرت کا یہ خط مانگا اور پڑھا جب وہ خط پڑھ چکا تو اہل دربار مین بہت گفتگو
اور بہت غل و شور ہوا پھر ہم سب کو دربار سے نکال دئیے گئے ابو سفیان نے کہا کہ جب ہم باہر آئے
تو مین نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ محمد کا یہ رتبہ پہنچا کہ بادشاہ روم اس سے ڈرتا ہی

یہ وجہ سے مجھکو یقین ہو گیا تھا کہ حضرت سب پر غالب ہو جائینگے یہانتک کہ خدا نے مجھکو اسلام مین داخل
کیا اور دحیہ نے کہا کہ پھر ہرقل نے روم کے سرداروں کو اپنے مکان مین جمع کیے اور دروازوں کو بند کر کے
حضرت نے کہا کہ ای روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور بہتری چاہتے ہو اور اپنی سلطنت کا
قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر کا تابعدار ہو روم کے سردار سب بھڑک گئے اور گورخرون کی طرح بھاگے اور دروازے
لیکن دروازے بند پائے پھر بادشاہ نے انکو بلایا اور کہا کہ مین نے تمہارے دین کی مضبوطی آزمانی تھی
سو یہ جو بات مجھکو پسند تھی وہی دیکھی پھر تو ان لوگون نے بادشاہ کو سجدہ کیا اور خوش ہو گئے ف
ہرقل روم کا بادشاہ نصرانی تھا اپنے دین کا بڑا عالم تھا اسپر حضرت کی نبوت کی حقیقت ثابت ہو گئی
لیکن اپنی قوم کے خوف سے مسلمان نہو سکا ہجری چھٹے سال حضرت نے بادشاہوں کو خط لکھے اسلام
کی دعوت کی سب بادشاہون مین سے تین بادشاہ بدون لڑائی کے اسلام کو حق جانکر
مسلمان ہوئے ایک حبش کا بادشاہ نصرانی دوسرا یمن کا بادشاہ تیسرا عمان کا بادشاہ اور مقوقس
اسکندریہ اور مصر کے بادشاہ نے جسکا دین عیسوی تھا حضرت کے خط کا یون جواب لکھا کہ مجھے معلوم
کیا خوب بات ہے تم توحید الٰہی کی دعوت کرتے ہو اور بت پرستی چھڑاتے ہو لاشک ایک پیغمبر
عیسی کے بعد ہونیوالا باقی ہے مگر گمان یہ تھا کہ شام مین پیدا ہوگا اور ہمنے کچھ سونا اور ایک خچر جسکا
دلدل نام تھا اور دو جوڑے مصری پارچہ قبطیہ اور شیرین حضرت کو تحفہ بھیجا لیکن مسلمان نہ ہوا
اور ایران کے بادشاہ نے غرور سے حضرت کا نامہ پھاڑ ڈالا حضرت کی بد دعا سے اسکے بیٹے
نے اسکا پیٹ پھاڑا عمر فاروق سے اور حضرت عثمان کی خلافت مین سب ملک فتح ہوئے کسری
بادشاہ کا زور نہ رہا اسلام ہو گیا ہندوستان مین نصاری کہتے ہین کہ عیسی کے بعد کسی پیغمبر
کے ہونیکی خبر نہین سو غلط کہتے ہین اسواسطے کہ خود انجیل مین خبر ہے کہ عیسی کے بعد فارقلیط یعنی
ہمارے حضرت آوینگے دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت کے وقت کے نصرانی بادشاہون نے عیسی کے بعد پیغمبر
ہونیکا اقرار کیا چنانچہ ہرقل اور مقوقس کے کلام سے صاف ثابت ہوا اور حبش کا بادشاہ تو مسلمان
ہوا اور کسی بادشاہ نے حضرت سے یہ نہین کہا کہ عیسی کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہین تم کیون پیغمبری کا

انھوں نے ایسے ہو تو صاف ثابت ہوا کہ نبی کے بعد پیغمبر کا انکار کرنا صریح ناحق پوشی یا دین کا الغصہ الخ

م عن حذیفة قال منهن ثلاث لا یکدن یذرن شیئا ومنهن فتن کریاح الصیف منها صغار ومنها کبار یعنی اخیتن مسلم میں حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے ان داود فتنوں کے ذکر میں فرمایا کہ انہیں میں سے تین فتنے ایسے ہیں کہ نہیں لگا رکھیں گے کچھ بھی چھوڑیں اور انہیں میں سے ایسے فتنے جیسے گرمی کی آندھیاں کہ بعضے انہیں چھوٹے ہیں اور بعضے بڑے **ف** یعنی تین فتنے واللہ اعلم ہونگے اور باقی مختلف کوئی کم کوئی زیادہ معلوم نہیں کہ تین فتنے کون ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک فساد تو قوم ترک کی خونریزی یعنی چنگیز خان اور ہلاکو کے وقت کا قتل عام دوسرے دجال کا نکلنا تیسرے یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا واللہ اعلم

ق ابو هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نارکم جزء من سبعین جزءا من نار جهنم قالوا والله یا رسول الله ان کانت لکافیة قال فانها فضلت علیهن بتسعة وستین جزءا کلهن مثل حرها قال البخاري

نارکم هذه التي یوقد ابن آدم ذکر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری آگ ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ کے ستر حصوں سے اصحاب نے کہا قسم ہے خدا کی یا رسول اللہ جلانے کو تو یہی آگ کفایت کرتی تھی حضرت نے فرمایا کہ البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگوں سے انہتر حصے زیادہ رکھی ہے ہر ایک حصے کی گرمی مثل اس آگ کی گرمی کے برابر ہے بخاری کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یہی تمہاری آگ جسکو آدمی جلاتا ہے ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ کے ستر حصوں سے **ف** یعنی دوزخ کی آگ کے روبرو دنیا کی آگ کی گرمی نہایت کم ہے پھر جب اس آگ کی گرمی کے آدمی کو تاب نہیں تو دوزخ کا کیا حال ہوگا خدا کی پناہ

ق ام حرام بنت ملحان قالت ناس من امتي عرضوا علي غزاة في سبیل الله یرکبون ثبج هذا البحر ملوکا علی الاسرة او مثل الملوک علی الاسرة بخاری اور مسلم میں ام حرام بنت ملحانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے کہ غزا کرتے خدا کی راہ میں اس سمندر کے اندر سوار بادشاہ بیٹھے

جیسے بادشاہ تختوں پر ف ام حرام سے روایت ہے کہ حضرت صلعم میرے گھر میں سو کر جاگے
میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں تب حضرت نے پھر حدیث فرمائی کہ خدا
نے خواب میں دکھلایا کہ میری امت کی ایسی نوبت ہوگی کہ جہاد دریا میں سوار ہو کر جاویں گے بادشاہ
کی طرح ام حرام نے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجئے کہ خدا مجھ کو بھی ان میں شریک کرے
حضرت نے دعا کی چنانچہ معاویہ کے وقت میں جہاز پر سوار ہو کر جہاد کیا ام حرام بھی ساتھ تھیں جب جہاز سے اتریں
پھر لوٹتے وقت اپنے گھوڑے پر سے گر پڑیں اور مر گئیں ق ابوھریرۃ نحن احق بالشک من
ابراھیم اذ قال رب ارنی کیف تحیی الموتی قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن
قلبی ویرحم اللہ لوطا لقد کان یاوی الی رکن شدید ولو لبثت فی السجن طول
لبث یوسف لاجبت الداعی بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
ابراہیم سے زیادہ ہم شک کرنے کے لائق ہیں جب کہ ابراہیم نے کہا کہ اے رب مجھ کو دکھلا دے کہ تو
مردوں کو کیونکر زندہ کرتا ہے حق تعالی نے فرمایا کیا تجھ کو یقین نہیں ابراہیم نے کہا یقین کیوں نہیں لیکن
میری تسلی ہونے کے واسطے اور رحم کرے اللہ لوط پر البتہ وہ ڈھونڈتے تھے پناہ مضبوط
مکان میں پناہ پکڑنے کو اور اگر مجھ کو قید میں رہنا پڑتا اتنی مدت جیسے یوسف کو رہنا پڑا تو میں بلانے والے کی
بات مان لیتا بے تکرار کئے اور اس کے ساتھ چلا جاتا ف حضرت نے حضرت ابراہیم کا ذکر کرکے
ان کی تعریف کیا ہے اگر کوئی شک کرے کہ حضرت ابراہیم کو مردہ جلانے میں شک تھا اس واسطے پوچھنے
کی درخواست کی اور ہم کو بھی ہوتا کبھی ایسی درخواست نہیں کی سو حضرت نے یہ شبہ اس طرح دفع
کیا کہ مجھ کو تو مردہ زندہ ہونے میں کچھ تردد اور شک نہیں تو ابراہیم کو بطریق اولی نہ تھی اور اگر
ان کو شک ہوتی تو ہم کو بھی البتہ ہوتی اور حضرت لوط کا قصہ یوں ہے کہ جب کافروں نے حضرت
کے مہمانوں کی بے عزتی چاہی تو حضرت لوط نہایت غمگین ہوئے اور گھبرا کے اور یہ تمنا کی اس وقت
کہ کاش مجھ کو دفع کفار کا زور ہوتا یا ان کے واسطے کوئی محفوظ مکان ملتا حضرت نے ان کے قصہ
کی طرف اشارہ کیا کہ خدا لوط پر رحم کرے کہ غیر خدا پر اعتماد کرنا چھوڑ کے محفوظ مکان کی تمنا کرنا ان کی شان

رہا ہوا تھا اور حضرت یوسف کا مطلب یہ تھا کہ جب رہائی کی طلب بادشاہ نے حضرت یوسف سے
کی تب بی بی زلیخا نے انکو قید کروایا تہمت لگا کر جو وہ برس قید رہے جب بادشاہ کے نزدیک حضرت
یوسف کا کمال خواب کی تعبیر کہنے سے معلوم ہوا تو بادشاہ نے انکو بلایا حضرت یوسف علیہ السلام نے
ایلچی کے ساتھ نہ نکلے چاہا کہ اول بیقصوری انکی ثابت ہو تب قید خانہ سے نکلیں چاہا کہ تحقیق عصمت
اور پاکدامنی کے اُنکا بادشاہ پر کھلے حضرت نے اسوقت میں حضرت یوسف کے تامل اور صبر کی
تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے اور دل تنگی قید خانہ سے نکلنے میں اتنا توقف کیا کہ میں ہوتا تو
بلانیوالے کے ساتھ چلا جاتا م ابو ذر قال سألت رسول الله صلعم هل رأيت
ربک قال نورٌ انّی اراہ روایت کی یہ مسلم نے ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ پوچھا میں نے حضرت نے فرمایا وہ نور ہے میں اسکو کیونکر
دیکھوں ف حضرت نے یہ اسوقت فرمایا جب کہ ابوذر نے پوچھا کہ حضرت نے اپنے رب کو
کیا دیکھا تھا ف یعنی ہیکل ذات نہ کہ انوار تجلی کے نزدیک نہیں دیکھا اس آنکھ
کو لیجانے کی طاقت کہاں خ ابو سعید ویح عمار یدعوهم الی الجنة ویدعونه الی النار
کی روایت ابو سعید سے ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افسوس ہے عمار پر بلاتا ہوگا وہ انکو جنت کی طرف
اور بلاویں گے وہ لوگ اسکو دوزخ کی طرف ف جنگ صفین میں عمار علی کے ساتھ تھے اور معاویہ سے لڑائی
ہو گئی جب عمار شہید ہوئے تب معلوم ہوا کہ امام برحق علی تھا اور معاویہ کی جماعت کا سلف یہ
اور معاویہ اور ان کے ساتھی باغی تھے ق ابو سعید ویحک ان الهجرة
شانها شدید فهل لک من ابل قال نعم قال فتعطی صدقتها قال نعم قال
فهل تمنح منها قال نعم قال فتحلبها یوم وردها قال نعم قال فاعمل من وراء
البحار فان الله لن یترک من عملک شیئا قاله لاعرابی سأله عن الهجرة ترجمہ
اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ واسطے گنوار کے افسوس ہے تجھ پر ہجرت کا
امر تو بہت مشکل ہے پس کیا تیرے پاس اونٹ ہیں اسنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو
انکی زکوٰۃ دیا کرتا ہے اسنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا پس عمل کر دریاؤں کے پیچھے

کیونکہ میں دیتا ہوں اسکے کہا ان حضرتؐ نے فرمایا اپنی ماں سے یکے دعا نکلا دو دو دمو اپنی ستی
کھاؤں گو دیا اس شخص نے کہا ان حضرتؐ نے فرمایا تو اسطرح کیا کر اپنے دیہا میں جو مشہور ہوا
سے بہے جا جو بیک جو تیرے عمل سے کچھ گھٹا دیگا یہ حضرتؐ نے ایک باقی عربیت
فرمایا حکم ہمیشہ ہجرت کا حال دکھا **ف** قرآن حدیث میں ہجرت کی فضیلت ہے
ہیں کسو بھی ہجرت کا شوق ہوا حضرتؐ نے اسکی استعداد پائی کر وطن چھوڑ کے ہجرت کی تکلیف
اٹھانا اسکیلئے سوا مشکل ہے منع کیا اور دیا ایک اسے وطن میں رکھ تو اور شرائط بیاکر حضرتؐ
نے شمار دور لگا ہے اسپر ذکر نہیں کیا اسواسطے کہ جو شخص کہ زکوٰۃ ادا کرے حسب ایسے دیا ہم
مار دو کہ زینتیں گہو مال ہیں حرج ہوتا ہے بطریق اولی کرتا ہوگا **ق** أَبُو بَكْرَةَ وَيْحَكَ
قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ وَمَنْ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بخاری اور مسلم
میں ابو بکرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہٹے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی ایسے
اوس نے اسے بھائی کی گردن کاٹی یہہ حضرتؐ نے کئی بار فرمایا **ف** ایک شخص نے
دوسرے شخص کے سامنے تعریف کی تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی لیکن تعریف اوس کے
حق میں بہتر ہی کہ وہ مغرور ہو جاتا ہے کہ میں اچھا ہوں اور جب مغرور ہوا تو گویا اوس کو ہلاک
کرے ہے ایسی تعریف **ق** أَلْمُؤْمِنُ حُرْمَةٌ وَدَمُهُ كَحُرْمَةِ دَمِ أَبِيهِ ...
...كَانَ لَهُ لَعْنُهُ فَقَتْلُهُ بخاری اور مسلم میں ابو ثابت بن ضحاک سے
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکی ماں کے لعنتی وہ قول ایسی ہی اگ پھر کا ہے یا اللہ
کا اس کا کوئی مددگار ہوتا ہے اور نصیر کا **ف** حضرتؐ اور قریش میں صلح ہوئی
تھی کہ قریش کا آدمی اگر حضرتؐ پاس جاوے تو حضرتؐ اسکو حوالہ کر دیں اور اگر حضرتؐ کے
آدمی قریش پاس جاوے تو وہ نہ دیں جا بجا اس صلح کے بعد ابو بصیر قریش کے ہوم سے بھاگ کے حضرتؐ
پاس مدینہ میں آئے تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی لیکن یہہ سبب صلح کے ادا یا جاتا ہے
اور جنگ کروانا چاہتا ہے یعنی قصد ابو بصیر کا جیسے ابی کردار رِجَالٌ ذَلِكَ مِنْ

يَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ لَقَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ اِنْ لَمْ اَعْدِلْ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھ پر خرابی پڑے کون انصاف کریگا جب کہ میں نے نہ انصاف کیا البتہ تجھ پر نقصان اور
ٹوٹا پڑا اگر میں منصف نہوں **ف** ایک شخص نے بے ادبی سے کہا کہ یا حضرت آپ تقسیم انصاف
سے نہیں کرتے تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی اس کا قصہ کئی بار اس کتاب میں ہو چکا

٢١٢٦ **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خرابی ہے ایڑیوں کو دوزخ سے **ف** حضرتؐ نے چند لوگوں کو دیکھا کہ انہوں
نے وضو کیا اور انکی ایڑیاں خشک رہ گئیں تھیں وہاں پانی نہ لگا تھا تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی
اور فرمایا کہ وضو کیا کرو کہیں خشک نہ رہنے پاوے

٢١٢٧ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خرابی ہے کونچوں کو دوزخ سے
اگر وضو میں کونچیں خشک رہینگے تو دوزخ میں جلینگے **ف** ان دونوں حدیثوں سے صاف معلوم
ہوا کہ تمام قدم کا دھونا وضو میں فرض ہے تھوڑا بھی خشک رکھنا گناہ ہے کہ اس کا انجام دوزخ
ہے ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ وضو کی آیت سے جو قدم کا مسح سمجھتے ہیں سو غلط ہے
قرآن کا مطلب حضرتؐ سے کون بہتر سمجھ سکتا ہے

٢١٢٨ **ق** زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ
شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ
الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا
الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ بخاری اور مسلم میں حضرت زینب بنت جحشؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خرابی ہے عرب کو اس بلا سے جو نزدیک ہو چلی یاجوج
ماجوج کی دیوار سے آج کھل گیا اسکے برابر اور حضرتؐ نے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کا حلقہ بنایا یعنی
اس حلقہ کے برابر اس دیوار میں سوراخ ہو گیا تو حضرت زینبؓ نے کہا کہ یا حضرت کیا ہم ہلاک ہو
جاوینگے اور ہم میں نیک لوگ ہونگے حضرتؐ نے فرمایا ہاں جب کہ بدکاری غالب ہو جاویگی
یعنی جب کہ زنا اور بدکاری کی عالم میں کثرت سے ہوگی اور نیک لوگ کم ہو گئے تو ہلاک

اور سب ہلاک ہو جاوینگے تمام **ف** حضرت زینب سے روایت ہے کہ حضرت سو کے اٹھے
جاگ پڑے چہرہ مبارک سرخ تھا فرماتے تھے لا الہ الا اللہ خرابی ہے عرب کو اس بدی سے جو نزدیک آئی
حضرت نے دو انگلی سے حلقہ کر کے فرمایا کہ آج دیوار یاجوج ماجوج سے اتنا سوراخ کھل گیا زینب کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ
کیا ہم ہلاک ہو جاوینگے حالانکہ ہم میں نیک لوگ ہیں فرمایا ہاں جب بدی زیادہ ہوگی [illegible]
حضرت نے یہ کلام واسطے ڈرانے کے فرمایا [illegible] یاجوج ماجوج کا حضرت کے وقت سے [illegible]

ہم ابو سعید هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَعْنِي الرَّجُلَ
الَّذِي يُجَادِلُ الدَّجَّالَ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص
سے تر شتیدہ ہے [illegible] دجال سے جھگڑا کریگا **ف** صحیح مسلم میں
روایت ہے کہ جب دجال نکلیگا تو ایک مرد اسکے پاس آویگا اور لوگوں سے کہیگا
یہی دجال ہے [illegible] دجال اسکو [illegible] کے مارنے کا حکم کریگا
پھر اسکو آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کریگا پھر دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں چلیگا پھر کہیگا اٹھ
وہ اٹھ کھڑا ہوگا پھر کہیگا کیا اب بھی مجھ پر ایمان نہیں لاتا وہ کہیگا اب تو اور زیادہ یقین ہوگیا کہ تو
وہی دجال ہے [illegible] حضرت نے خبر دی تھی پھر وہ کہیگا اے لوگو اب میرے بعد کسی شخص کو یہ [illegible]
حس نہ ہوگی [illegible] پھر دجال اسکو پکڑ کر ذبح کرنا چاہیگا مگر اسکی گردن پر تانبا ہو جاویگا
اسکو کچھ نہ کر سکیگا پھر اسکو آگ میں ڈالیگا لوگ جانینگے کہ آگ میں ڈالا مگر وہ
جنت میں جاویگا [illegible] حضرت نے فرمایا یہ شخص سب سے بڑا شہید ہے رب العالمین کے نزدیک

خ الوسنة؟ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهُ مُحِيْطٌ بِهٖ اَوْ قَدْ اَحَاطَ
بِهٖ وَهٰذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهُ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَهُ
هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا حضرت نے ایک خط مربع کھینچا اور خطا
فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ
بخاری میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی ہے اور یہ اسکی موت

سو اسکو گھیرے ہیں اور یہ خط جو باہر نکلا ہے سو آدمی کی امید اور تمنا ہیں اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں مصیبت
اور آفات ہیں سو اگر یہ آفت چوکے تو اور آفت آدمی کو کاٹ کھائے اور اگر وہ چوکے تو یہ کاٹے کا پھر حضرت نے
اسوقت یہ نقشہ کھینچا تھا کہ ایک مربع لکیر کھینچی اور ایک لکیر اسکے بیچ میں کھینچی کہ مربع سے باہر نکل گئی
اور بیچ والی لکیر سے ملا کر چھوٹی چھوٹی لکیریں کھینچیں اس طرح جیسے **ف** اس حدیث میں حضرت نے
آدمی کی حرص اور حماقت بیان کی کہ باوجودیکہ موت تو ہر طرف سے گھیرے ہے اور یہ صد آفات
اور مصائب درپیش ہیں مگر ایک نہ ایک سے کام اور دوسرے سے ہے یکایک پھر بھی ترک دنیا اور قناعت
نہیں کرتا حرص کئے جاتا ہے یہاں تک کہ ساٹھ برس کی عمر ہو لیکن صد برس کا سامان کرتا ہے آدمی کمال
جاہل اور بیہودہ ناعاقبت اندیش ہے **ق** عَائِشَةُ هٰذَا الْخِلَالُ لَا حَاجَةَ مَا أَتَى بِهَا
وَاطْهَرَ كَانَ تَمَثَّلَ بِهِ عِنْدَ قَوْلِهِ الَّتِي فِي شَأْنِ مَسْجِدِهِ بخاری اور مسلم میں حضرت
جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کو چھوڑا تھا اصل ہے گو چھپر کام چھوڑے ایک روز
ایک ماویہ سا کہ زبیں حضرت ہمراہ تھے اپنی مسجد کی تعمیر میں اینٹیں لاتے وقت **ف**
مدینے کے لوگ مسجد بنانے کے لیے فرمایا کہ مسجد کے واسطے اینٹیں لاؤ یا حجرے کے حجرے لاؤ
سے بہتر اور افضل ہے کہ اس میں دنیا کی فلاح ہے اور آسمیں آخرت کی **خ** عَائِشَةُ هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
الْمَنْزِلُ قَالَ حِيْنَ بَرَكَتْ نَاقَتُهُ عِنْدَ مَوْضِعِ مَسْجِدِهِ بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو یہی سب کا مکان ہوگا یہ حضرت نے اسوقت فرمایا
جب کہ آپ کی اونٹنی مسجد کی جگہ پاس ٹھہر گئی **ف** حضرت نے جب مکے سے ہجرت
اور مدینے میں تشریف لائے تو مدینے کے ہر ایک رئیس نے درخواست کی کہ حضرت ہمارے
مکان میں تشریف رکھیں حضرت نے فرمایا مجھکو اسمیں اختیار نہیں جہاں خدا کی مرضی ہوگی
وہیں یہ اونٹنی ٹھہر جاوے گی سو جہاں حضرت کی اب مسجد ہے وہیں اونٹنی ٹھہر گئی تب حضرت نے
مسجد بنانی شروع فرمائی اور ابو ایوب انصاری کا گھر وہاں سے قریب تھا حضرت وہاں جب تک رہے
مسجد کی تعمیر کی اور وہیں قبر مبارک ہوئی **خ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ بِالْحَجَرِ

فرسه علیه اداة الحرب بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ یہ جبرئیل ہیں اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہوئے اس پر لڑائی کے ہتیار ہیں **ف** حضرت نے جنگ
خندق کے بعد جبکہ بنی قریظہ پر چڑھائی کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ کتاب
م العبّاس بن عبد المطّلب هذا حين حمي الوطيس قال له يوم حنين مسلم میں حضرت
عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ وقت ہے کہ تنور جنگ کا یعنی تنور جنگ
خوب گرم ہوا بہت گھمسان کی لڑائی ہوئی یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** پھر
حضرت نے ایک مٹھی سنگریزہ کی کافروں کی طرف پھینکے اور فرمایا کہ کافر بھاگے کعبہ کے رب کی قسم پھر کافروں کو
شکست ہوئی **ق** المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم هذا فلان وهو من قوم
يعظّمون البدن فابعثوها له يعني رجلا من كنانة قال يوم الحديبية من قريش
اليه يعني النبي صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم فلما اشرف عليه قال انهما
مكرز بن حفص قال هذا مكرز بن حفص وهو رجل فاجر وكان
قال ايضا لهم دعوني آتيه بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ فلانا شخص ہے کہ یہ ایسی قوم سے ہے جو قربانی کے جانوروں
کی تعظیم اور حرمت کرتے ہیں سو قربانی کے اونٹوں کو اسکے سامنے کر دیجئے قوم کنانہ کا وہ
مرد تھا حدیبیہ کے دن کفار قریش نے کہا کہ مجھکو جانے دو تو میں اسکے پاس جاؤں یعنی حضرت
کے پاس پھر جبکہ وہ شخص نمودار ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب دوسرا مرد مکرز بن
حفص نمودار ہوا حضرت نے فرمایا کہ مکرز بن حفص ہے اور یہ شریر بد ذات مرد ہے اور مکرز نے بھی
قریش سے کہا تھا کہ مجھکو جانے دو تو میں اسکے پاس جاؤں یعنی حضرت کے پاس **ف**
ہجری چھٹے سال حضرت عمرہ کرنیکو مدینہ سے چلے کفار قریش نے لڑنے کا ارادہ کیا تھا اور آپکے
اور حضرت کے ساتھ تھے اصحاب احرام باندھے تھے جب مکے کے قریب حدیبیہ کے
مقام میں پہنچے تو کفار قریش نے حضرت کو مکے میں داخل ہونے سے روکا کفار در کرتا جنگ

عمر کے ایسے تھے کہ گویا ایسے ہی ہوں جب کہا کہ کیا تو نے ایک شخص نے کھانا تیرے کہا کہ میں
حضرت انس میں گرسنگی جاتا ہوں حتی دیتے تھے آپ جب حضرت نے قربانی کی اونٹ اسکے
کروائے تاکہ اسکو یقین ہو کر لوائے عمرہ کے لیے کچھ ارادہ نہیں پھر جو شخص لیٹ گیا تو اونٹ
ذبح کیا کہ پھر لوگ تو ذبح کر کے لگو آپ نے بھی قربانیاں اسکے سامنے میں سرکار ذبح
کرنا بعض کو خبر تحقیق کرنے کے واسطے صحابا آیا اسکا قصد کئی بار کو پوچھا **ق** معاویہ ابن
ابی سفیان **هذا يوم عاشوراء ولم يكتب الله عليكم صيامه وانا صائم فمن**
شاء فليصم ومن شاء فليفطر روایت ہے
مسلم میں معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یہ عاشورہ کا دن ہے
اور نہیں لکھا خدا نے تم پر روزہ اسکا اور میں روزہ دار ہوں سو جو شخص کہ تم میں سے روزہ
رکھنا چاہے سو رکھے اور جو شخص کہ نہ چاہے روزہ رکھا جاوے یہ روزہ رکھنے کے **ف** عاشورہ محرم کے
دسویں تاریخ کا نام ہے اسکا روزہ فرض نہیں سنت ہے حضرت نے اسکے روزے رکھنے کے
اختیار دیا اگرچہ معلوم ہو کہ سنت ہے کیونکہ نہیں **ق** ابوھریرۃ **هل يصلك قاتل ذوي لحمه**
یعنی بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہن بھتیجے قوم کے
لیے ہی نہیں **ف** جب قوم بنی تمیم کی زکوٰۃ کے مال آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
بنی تمیم کو حضرت نے اپنا قوم ہونا واسطے فرمایا کہ وہ مضر کی اولاد میں اور مضر حضرت کے اجداد
میں ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت کے ننہال انہیں سے بنی تمیم کو قرابت ہے **خ** ابن عباس
هذه وهذه سواء يعني الخنصر والابهام بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ اور یہ برابر ہیں یعنے چھنگلی اور انگوٹھا خون بہا میں برابر
ہیں [illegible] خون بہا ہزار دینار یا دس ہزار درہم یا سو اونٹ اور ایک انگلی کا خون بہا دسواں حصہ
دیت کا یعنے سو دینار یا ہزار درہم یا دس اونٹ خلاصہ یہ کہ دیت سب انگلیوں کی برابر ہے
چھوٹے بڑے ہونے میں **ق** ابن عباس **هلا اخذتم اهابها فدبغتموه فانتفعتم به**

یعنی مشاۃ میمونۃ میتۃ بخاری اور مسلم [illegible] ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا تم نے اسکی کھال کیوں نہ لی [illegible] اسکو تم پاک کرتے پھر اسکو اپنے کام میں لاتے [illegible]

حضرت میمونہ کی مردہ بکری ف حضرت میمونہ کی لونڈی کی بکری [illegible] اسکو [illegible]

حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردہ جانور کی کھال جب کہ دباغت کے بعد کام [illegible]

اس صورت [illegible] کھال [illegible] ع ابو هريرة [illegible] وعن [illegible]

[illegible] فی طلب من قریش [illegible] ابو هريرة سے روایت ہے کہ حضرت نے [illegible]

[illegible] ف [illegible]

[illegible] حضرت کی [illegible] ابو هريرة [illegible] حدیث بیان کی [illegible]

[illegible] کہا اگر تم چاہو تو ان کے نام [illegible]

[illegible] ف یعنی قریش کی قوم سے [illegible] حاکم [illegible]

[illegible] اس کی اولاد [illegible]

[illegible] معجزہ ہے کہ جب حضرت نے فرمایا [illegible]

ق ابو هريرة [illegible] یعنی [illegible] بخاری اور مسلم [illegible]

[illegible] روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ [illegible] روایت [illegible]

[illegible] ق وَذُكِرَ [illegible]

[illegible] الكعبة فقلت يا رسول الله [illegible]

[illegible] قال [illegible] بين يديه ومن خلفه [illegible]

[illegible]

[illegible]

لقد [illegible]

[illegible] ابو هريرة سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ [illegible]

ایسے وہ لوگ ہیں جسمین [illegible] کی لوٹ جائے گا یا رسول اللہ صاحب ہمیرے ماں باپ قربان ہوویں دونون [illegible]
کہ ان میں حضرت نے فرمایا وہ [illegible] اگرچہ [illegible] نہیں ہو وے اسطرح اور اسطرح اور اسطرح
نیچے آگے سے اور پیچھے سے اور [illegible] دیا [illegible] ایسے لوگ [illegible] جو اپنی
اور [illegible] اور [illegible] نکلا تو [illegible] جانور دیا [illegible] جب [illegible]
نہایت موٹے ہو کر آدین گے اسکو گھروں کے اپنے [illegible] اور اسکو [illegible] اپنے
لیوں اور گھروں [illegible] جب [illegible] جانور گذر چکیگا تو پہلا جانور پھر لوٹ آویگا اسطرح
[illegible] ف ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت
[illegible] دیکھا آپ نے [illegible] فرمایا [illegible]
[illegible] مناق [illegible] قیامت کے عذاب میں
[illegible] خ ابوہریرہ [illegible] اتی النبی [illegible]
[illegible] الزاد [illegible] اللہ [illegible] الاعظم
[illegible] واحد [illegible] طعاما [illegible] حتی [illegible] لا [illegible] کذا وکذا
[illegible] ابن ماجہ [illegible] ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ وہ [illegible] اور [illegible] کا حال [illegible] کہ حضرت نے پاس
[illegible] اور وہ [illegible] انہوں نے مجھے کہا [illegible] کے
واسطے [illegible] دعا کی [illegible] حضرت
ابوہریرہ نے فرمایا کہ حضرت نے ان سے فرمایا کہ میرے [illegible] اور [illegible] ابوہریرہ
[illegible] ف ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا
[illegible] طہارت کروں اور [illegible] اور [illegible]
[illegible] حضرت نے یہ حدیث فرمائی [illegible] ایک شہر کا نام [illegible] اور ان کے [illegible] مسلمان [illegible]
[illegible] واسطے حضرت نے انکی تعریف کی اور دعا کی حضرت کی دعا سے [illegible] گوشت

فرمایا ہے کہ جس کو لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے [illegible] ان کے [illegible]

سنے بڑی اور [illegible] مستجاب ہوا [illegible] أبو عيينة ابن المهلب [illegible]

الله لكم لعل [illegible] في [illegible] قال أبو عيينة [illegible] رسول الله صلى

الله عليه وسلم [illegible] قال [illegible] القرآن [illegible]

هذا الكتاب [illegible] الله [illegible] ماله وصلت [illegible] أحد [illegible]

الأحد الحادي عشر من شهر ربيع الأول سنة [illegible]

اللهم إني [illegible] محمد صلى الله عليه وسلم في المنام [illegible]

رأيت [illegible] من الليل [illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible]

أصحابي [illegible] فقلت يا رسول الله ما تقول في حرب [illegible]

أحلال هو [illegible] نعم فقلت [illegible]

[illegible] لا [illegible] فقلت كيف يا رسول الله [illegible]

[illegible] عرضت [illegible] على [illegible]

[illegible] فقلت [illegible] أعوذ بالله [illegible]

[illegible] الأعلى الذين [illegible] لا [illegible]

[illegible] عرصہ [illegible] کہ حضرت نے فرمایا کہ [illegible]

واسطے [illegible] کیا تھا [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible]

[illegible] حضرت نے کہا [illegible] حضرت [illegible] کے [illegible]

[illegible] ف [illegible] سے روایت ہے کہ حضرت نے [illegible]

[illegible] ہمارے ساتھ کا کھانا ہو چکا اور [illegible] تو [illegible]

[illegible] ایسی بڑی [illegible] کبھی نہ دیکھی تھی اس کی [illegible]

[illegible] کے حلال ہونے میں تردد [illegible] کے [illegible]

ہیں سوا آدمی تھے سب حاضر ہوا اس رات اور کھایا کچھ تحفے ہوئے جب آئے تو حضرت نے فرمایا
کیا سا حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام عسکری کے جب ہیں آگے کچھ سے سفر فرمائے اور پانی پر تو تم آئے
وہ حلال نہیں ہو دو اگر کسی عدد اور حدیث فرمائے تو حلال ہے ف حسن معانی اس کلمات کی مصیبت
کیا کہ بعد اسکی اسد و نکوا ہی نفرت نے فرمائے اور راہی تحفہ اور دلیل نے تو انکو سچا کرے کہ میں
اپنے فرش پر سوا اتوار کی رات شہر ربیع الاول کی گیارھویں تاریخ سن دو سو ساٹھ ہجری میں جاہ دو
جب کہا کہ آئی اسکی رات مجھکو اپنے جد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دکھلاؤ کہ ان کے دیدار کو میں
مشتاق ہوتا تھا تو رات کو ایک مہینے کے بعد میں نے دیکھا کہ گویا میں بیدار ہوں اور حضرت نے ایک الاحرام
پہنتوں اور چند لوگ میرے ساتھ ہیں تم نے الاجابہ کی بیر ہی باحسن جو ہوں میں تو میں نے کہا یا
رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں میرے مچھلی کے متعلق جس کو … ہو دالا کیا وہ حلال
ہے تو حضرت نے مسکراتے فرمایا کہ ہاں حلال ہے تو میں نے عرض کیا اور یہ لوگ کہ میسر ہیں کہ
سیچھ ہیں انکی طرف تھا دو کیا کہ میرے ان بھائیوں نے فرمائے کہ یہ لوگ مجھکو سچا نہیں
جانتے تو حضرت نے فرمایا تونے مجھکو گالی دی اور ان لوگوں نے مجھکو عیب لگایا تو میں نے عرض کیا
کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیونکر ہے تو حضرت نے کچھ کلام کیا کہ اسکی لفظیں مجھکو یاد نہیں ہے میں جسکی
اسکا مطلب تو یہی تھا کہ تونے میری حدیث ان لوگوں سے بیان کی اور اسکو نہیں قبول کرتے
لیتے یا انھوں نے رد کیا حضرت کی حدیث قبول کر کے ان سے ادنی ہی گالی دینے کے برابر حضرت انکی
لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے انکو ملامت اور نصیحت کرنے لگے پھر میں نے اس رات کی فجر کو کہا کہ میں
خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ اس رات کے بعد میں حضرت کی حدیث کو کسی سے بیان کروں مگر جس
لوگوں سے کہ جو لوگ … حضرت ہی کو حکم اور فیصلہ کرنے والا جانتے ہیں پھر لیتے دل تمہیں
کے حکم اور فیصلہ سے کچھ تنگی اور … نہیں پاتے اور ان کا … حضرت ہی کو سونپتے ہیں اور
مترجم ف سمت کے جواب سے ہی معلوم ہوا کہ اسکی مچھلی حلال ہے اور ثابت ہوا کہ حضرت
کی حدیث نا اہلوں کے روبرو بیان کرنا ادنی ہی اہانت ہے ایسے کہ

ق [illegible] ق لبابة بن عبد المنذر فهي تحاج عن أبي لبابة [illegible] ذكر الاسفار عن المنذر يعني ابا طالب كا [illegible] مسلم [illegible] عبد المطلب سے روایت [illegible]

[illegible] ف ابو طالب نے حضرت کی پرورش کی [illegible]

ق [illegible] وہ مولنا [illegible] و لنا هل ینفعه [illegible] فقال نعم [illegible] ف [illegible]

[illegible]

م [illegible] حمزة بن عمرو الاسلمی [illegible] رخصة من الله [illegible] فحسن ومن احب ان یصوم فلا جناح علیه قال [illegible] یا رسول الله اجد بی قوة علی الصیام فی السفر فهل علی جناح [illegible] مسلم [illegible] روایت ہے

[illegible] حضرت نے فرمایا کہ سفر میں افطار کرنا رخصت ہے اللہ کی طرف سے [illegible] تو اچھا ہے اور جو کوئی روزہ رکھنا چاہے تو اس پر کچھ گناہ نہیں [illegible]

[illegible] ف [illegible] روزہ [illegible]

م [illegible] ابو موسی [illegible] هی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلوة یعنی ساعة الجمعة

مسلم میں ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کی مقبول ساعت امام کے بیٹھنے سے [illegible] ف [illegible] جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے [illegible] مسلمان جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ وہ ساعت کون سی ہے [illegible] صحیح [illegible] وہ ساعت [illegible] امام منبر پر بیٹھے

[illegible] کرنا ہو [illegible] دوسرا [illegible] حدیث [illegible]

[illegible] حضرت صاحب [illegible] حدیث [illegible]

[illegible] چنانچہ [illegible] صراط المستقیم [illegible]

[illegible] کے ابو ہریرة [illegible] یمین اللہ ملأی لا یغیضها

نفقة سحاء اللیل والنهار أرأیتم ما أنفق منذ خلق السموات والأرض فإنه

لم یغض ما فی یمینه وعرشه علی الماء وبیده الأخری القبض أو الفیض یرفع ویخفض

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ابو ہریرة [illegible] یصل [illegible]

[illegible] علیه [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب [illegible] عشر

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وصحبه وسلم [illegible]

جل جلاله [illegible]

[illegible] حدیث [illegible] کہ حضرت [illegible]

کہ خدا نے یوں فرمایا قرآن اور قدسی حدیث میں یہ فرق ہے کہ قرآن کا مضمون اور لفظ دونوں
خدا کی طرف سے ہیں اور حدیث قدسی میں مضمون خدا کا اور لفظ حضرت کے ہوتے ہیں ایک مطلب
بطور الہام کے حضرت کے دل میں ڈالا جاتا ہے حضرت نے اپنی عبارت سے بیان کیا قرآن کا مجموعہ
تواتر سے ثابت ہے اور حدیث قدسی کا اکثر آحاد ہے (خ) انس اذا ابتلیت عبدی بحبیبتیہ
ثم صبر عوضته منهما الجنة بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
خدا فرماتا ہے کہ جب میں نے اپنے بندے کو اسکی دو پیاری چیزوں میں مبتلا کیا یعنی دونوں آنکھیں
اسکی جاتی رہیں پھر اس نے صبر کیا تو اسکے عوض میں اسکو بہشت دونگا ف دونوں آنکھیں آدمی کو بہت
پیاری ہیں نابینا ہو جانا اگرچہ سخت تکلیف ہوتا ہے مگر نہایت شاق ہے جب ایسی سخت مصیبت
پر صبر کیا اور شکوہ نہ کیا تو اسکے مقابلے اسکو بہشت کو مقرر کیا (خ) ابو ہریرۃ اذا احب
العبد لقائی احببت لقاءہ واذا کرہ لقائی کرہت لقاءہ بخاری میں ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جب بندہ میرے ملنے کو دوست
رکھتا ہے میں بھی اسکے ملنے کو دوست رکھتا ہوں اور جب میرے ملنے کو برا جانتا ہے تو میں بھی اسکے ملنے کو
برا جانتا ہوں ف یعنی مومن کو مرتے وقت مغفرت کی بشارت ہوتی ہے تو وہ موت کا
اور خدا کے حضور کا مشتاق ہوتا ہے اور کافر کو مرتے وقت عذاب نظر آتا ہے تو وہ موت
اور خدا کے حضور سے گھبراتا ہے (خ) ابو ہریرۃ اذا تلقانی عبدی بشبر تلقیته
بذراع واذا تلقانی بذراع تلقیته بباع واذا تلقانی بباع جئته واسرع به
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ میری طرف ایک بالشت بھر بڑھتا ہے
میں اسکی طرف ایک ہاتھ بھر بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں اسکی طرف دونوں ہاتھوں
کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہے تو میں
اسکی طرف اس سے بھی زیادہ جلدی سے بڑھتا ہوں ف یعنی جتنا بندہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے
اسکا دونا چوگنا خدا بندے پر متوجہ ہوتا ہے یعنی اسکو بڑا درجہ دیتا ہے اور اسکے مشکل کام آسان

٢١٥١ خ

٢١٥٢ خ

٢١٥٣ خ

ایک ساعت میں ملک کا ہو گی بریں بات جس سے خدا کی رضا حاصل ہوتی ہے ۵ اَبُوهُرَيْرَةَ اِذَا
هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا سَيِّئَةً وَاِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ
فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا عَشْرًا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت
ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا فرشتوں سے فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ بدی کا قصد کرے تو اسکو
نہ لکھو اور اگر اس نے اس بد کام کو کیا تو ایک بدی لکھو اور جب اس نے نیکی کا قصد کیا
پھر عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھو اور اگر اس نے نیک کام کیا تو دس نیکیاں لکھو ف سبحان
اللہ اسکی رحمت اپنے بندوں پر بے حساب ہے کہ بد کام کے قصد کو نہ لکھا دے اور نیک کام کے
قصد کو بدون کئے لکھا دے اور بدی کو ایک ہی رہنے دے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے لیکن اسکو
سمجھ لینا چاہئے کہ بد کام کا قصد البتہ نہیں لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے قصد پر عزم مصمم ہو گیا یعنی
ارادہ اپنے نزدیک خوب دلمیں ٹھن گیا ہو تو اسکی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ بعد عزم مصمم
کے اس بد کام کو خوف الہٰی سے عمل میں نہ لایا اور اس پر شرمندہ ہوا تو ایک نیکی لکھی جاویگی
اسلئے کہ اس نے خدا کیواسطے خواہش نفسانی کو مارا دوسری صورت یہ ہے کہ بدی کا عزم مصمم ہوا
مگر کسی اور سبب سے ظاہر نہ ہونے پایا تو بے شک ایک گناہ لکھا جاویگا جیسے کسی نے
دل میں یہ عزم مصمم کیا کہ میں کل فلانے کو قتل کرونگا یا فلانی عورت سے حرام کرونگا اور
وہ شخص کہ جسکو قتل کرنا چاہتا تھا مر گیا یا وہ عورت مر گئی تو اسپر قصد قتل اور حرام کا گناہ ثابت ہوا چنانچہ
یہ بات بہت حدیثوں میں صاف مذکور ہے ق اَبُوهُرَيْرَةَ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ
مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں نے تیار کر رکھا ہے اپنے نیک بندوں کے
واسطے جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دلمیں خیال گذرا ف
بہشت میں نیکوں کیواسطے ایسی عمدہ نعمتیں ہیں کہ انکے مانند دنیا میں کوئی چیز نہیں
مثال دینے مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۵ اَبُوهُرَيْرَةَ اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ

من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ روایت کیا اسکو مسلم نے ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ میں بہت بے پرواہ ہوں شریکوں کے شریک ہونیسے بے پرواہ ہوں
ساتھ ہی جسنے ایسا عمل کیا جسمیں شریک کیا ساتھ میرے غیر کو یا دوسرا شخص کیا تو میں اسکو
اور اسکے ساتھی کے کام کو چھوڑ دیتا ہوں ف یعنی جو عبادت اور عمل کہ ریا اور شہرت کیواسطے
ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہیں مردود ہی خدا اسکی عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہی جو
خدا ہی کیواسطے خالص ہو دوسرے کا اسمیں کچھ بھی لگاؤ نہو ق ابو ہریرہ انا عند ظن عبدی بی
وانا معہ اذا ذکرنی الخ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
فرماتا ہی کہ میں پاس اپنے بندے کے گمان کے ہوں جیسا کہ گمان کرے میرے ساتھ کرے اور میں
اسکے ساتھ ہوتا ہوں جس دم کہ مجھکو یاد کرتا ہی ف یعنی دوسری روایت یوں ہی کہ اگر وہ
مجھکو اپنے جی میں یاد کرتا ہی تو میں بھی اسکو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر مجھکو مجمع میں یاد کرتا ہی
تو میں اسکو اس مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اسکے مجمع سے بہتر ہی اسکا ذکر فرشتوں اور ارواح
انبیا میں کرتا ہوں اسی طرح جب یاد کرنے کی فضیلت ہے وہ مرتبہ عمل کی ترغیب ہی اسمیں جو شخص
عبادت حاصل ہوا اور یہ بھی ہی کہ گناہوں پر توبہ کرتا ہی اور یوں ہی کہ خدا مجھکو ضرور بخشیگا
اسواسطے کہ اسکا نام رحمان و رحیم ہی لیکن یہ باطل آرزو اور شیطانی وسوسہ ہی چاہیے کہ
[illegible] کیا جاویگا ق ابو ہریرہ
ان الصوم لی وانا اجزی بہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ روزہ میرے ہی واسطے ہی اور میں اسکا بدلا دونگا [illegible]
[illegible] ف روزہ کو خدا نے اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ اور عبادت میں [illegible]
[illegible]
[illegible] فرشتے آدمی کے شریک [illegible]
[illegible] اسکو دیکھیں ھ اللھم انک لا

يَقُولُونَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ مسلم میں
ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے تیری امت کے لوگ ہمیشہ کہتے رہیں گے
اس کا کیا ہے اس کا کیا ہے یہاں تک کہ کہیں گے پھر تو خدا ہے جس نے خلق پیدا کیا سو خدا کو کس نے
پیدا کیا **ف** یعنی اس امت کے بعض نادان بیہودہ سوالات کرتے کرتے یہاں تک نوبت
پہنچاویں گے کہ خدا میں تردد کریں گے حالانکہ اسکے برابر کوئی حماقت نہیں اسواسطے کہ حوادث کا وجود
محتاج ہے موجد کا اور اسکا وجود بعد عدم کے ظاہر ہوا اور جسکے وجود کی ابتدا نہیں سو اسپر وہ کیونکر
محتاج ہو یہ وہی سوال ایسا ہے جیسے کوئی کہے کہ ہر چیز تو آفتاب کی روشنی سے ظاہر ہوتی ہے
آفتاب کی روشنی کس سے ظاہر ہے مصرع آفتاب آمد دلیل آفتاب حدیث میں آیا ہے کہ جسکو ایسا
وسوسہ آوے وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے

۲۱۸ م

م اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ اِذَا
اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِيَ اللهَ فَرِحَ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا
فرماتا ہے کہ روزہ دار کو دو خوشی ہے جبکہ اس نے روزہ کھولا خوش ہو گیا اور جب اپنے رب کو ملیگا تو
خوش ہوگا **ف** روزہ کھولنے کی فرحت تو یہ ہوتی ہے کہ روزہ پورا ہوا اور بھوک پیاس کا غلبہ
گیا اور خدا سے ملکر ثواب روزے کا دیکھکر خوش ہوگا

۲۱۶۱ خ

خ اَبُو ذَرٍّ اِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى
نَفْسِي وَعَلَى عِبَادِي اَلَا فَلَا تَظَالَمُوا بخاری میں ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میں نے ظلم کو اپنے اوپر اور اپنے بندوں کے اوپر حرام کیا خبردار ہو جاؤ
ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو **ف** یعنی خدا ظلم سے پاک ہے اسکی صفت عادل ہے اسی واسطے
بندوں میں بھی عدل کو پسند کرتا ہے

۲۱۶۲ م

م اَبُو هُرَيْرَةَ اَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ
فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّي مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا
کہاں ہیں وہ لوگ جو آپس میں محبت رکھتے تھے میری عظمت اور جلال کے سبب آج انکو سایہ میں
رکھونگا اپنے سایہ میں جس دن کوئی سایہ نہیں میرے سایہ کے سوائے **ف** یعنی جو آپس
میں محبت رکھتے ہیں انکی محبت صرف خدا ہی کے واسطے ہے ریا اور طمع دنیا وغیرہ

وَاَمَّا شَتْمُهُ اِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ
وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ كُفُوًا اَحَدٌ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ آدم
کے بیٹے نے مجھکو جھٹلایا اور اسکو یہہ لازم نہ تھا کہ مجھکو گالی دے اور اسکو یہہ لائق نہ تھا سو جھٹلانا
جھٹلانا تو اسکا ان کا یہہ قول ہے کہ کہتا ہے کہ خدا مجھکو کبھی دوسری بار نہ بناویگا جیسے اسنے
اول بار مجھکو بنایا اور حال انکا اول کا بنانا مجھپر بہت آسان نہیں دوسری بار کے بنانے سے
یعنے دونوں بار کا بنانا مجھکو برابر ہے اور یہہ نہیں کہ اول بار کا بنانا تو آسان ہوا اور دوسری
بار کا مشکل اور مجھکو گالی دینا تو اسکا قول ہے کہ بندہ کہتا ہے کہ خدا نے بیٹا لیا اور حالانکہ میں
تو ہوں اکیلا بے نیاز ہوں جو نہ کسیکو جنا نہ کسی سے جنا اور نہ اسکے جوڑ کا کوئی **ف** خدا نے
قرآن میں خبر دی ہے کہ قیامت ہوگی مردے دوسری بار پیدا ہونگے اور عرب کے کافر اسکا انکار کرتے
تھے تو اس واسطے اسکو تکذیب کیا اور گالی سے مراد عیب گوئی ہے نصاریٰ کہتے ہیں عیسیٰ خدا کا
بیٹا ہے اور یہود عزیر کو بیٹا کہتے ہیں اور عرب کے کافر فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے **م**
عیاض ابن حمار: كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَ
اِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ
وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِيْ مَا لَمْ اُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا مسلم میں عیاض بن حمارؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ جو مال کہ میں نے بندہ کو دیا سو حلال تھا اور میں نے اپنے سب بندوں کو
خالص پیدا کیا جو باطل دین سے پرے تھے اور البتہ انکے پاس شیطان آئے سو انکو انکے دین
سے پھیر ڈالا اور انپر حرام کیا جو میں نے انپر حلال کر دیا تھا اور شیطانوں نے انکو فرمایا کہ میرے
ساتھ اس چیز کو شریک ٹھہراویں جسپر میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری **ف** یعنے اگر
شیطان اور کافر کسیکو نہ بہکاتے تو ہر آدمی اپنی پیدائشی دین پر رہتا یعنے شرک کرنا اور
حلال چیز کو بدون حکم الٰہی کے حرام نہ جانتا کافر عرب کا معمول تھا کہ بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑتے
اور اسکا کھانا حرام جانتے سو فرمایا کہ یہہ شیطانی بات ہے کہ حلال کو حرام کہتے ہیں اس

۲۱۹۲ م

حدیث سے معلوم ہوا کہ مردہ یا رسے کی کھانے کو جسکی ضرورت ہو اٹھانا کہتی ہیں مردار
ساتھ ہوئے رکھا اور حضرت ما المرکی مانجھے کے کھانے کو مردہ کو دیا مگر درست والہ ہیہ
کی شطانی بات ہے کہ تیرا یا کیا حکم ہیں

م ٢١٦٢ ابو هريرة لا ينبغي لعبدي
أن يقول أنا خير من يونس بن متى مسلم ہیں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ کوئی بندہ یوں نہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر
ہوں **ف** حضرت یونس ؑ نے ایک حکم خدا کے بغیر قوم سے نکل گئے تھے سو اگر کوئی ان کے علم
اور کسب میں بہتر ہو گئے تو ہرگز درست نہیں [illegible] کہ کوئی بہتر نہیں ہو سکتا

م ٢١٦٣ [illegible] ما أنعت [illegible] أستخ [illegible] كاذب بقول الكو
[illegible] مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا [illegible]
[illegible] بعث نہیں دیا جسکے کہنے سے [illegible] نہیں ہوتے جیسا کہتے ہیں ملا رے [illegible]
نے [illegible] **ف** [illegible]
اور یاد [illegible] لوگ تم [illegible] دیکھ [illegible] حالانکہ خدا کا شکر نہیں کرتے

خ ٢١٦٤ أبو هريرة
ما تقرب إلي عبدي بشيء أحب إلي مما افترضت عليه وما يزال عبدي يتقرب إلي بالنوافل حتى أحببته فكنت سمعه الذي يسمع به
وبصره الذي يبصر به ويده التي يبطش بها ورجله التي يمشي بها وإن سألني
لأعطينه ولئن استعاذني لأعيذنه بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادتوں کے واسطے سے چاہتا ہے یہاں تک کہ میں
اسکو چاہنے لگتا ہوں پھر میں اسکا کان ہو جاتا ہوں جس سے سنتا ہے اور اسکی آنکھ ہو
جاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے اور اسکا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے پکڑتا ہے اور اسکا پاؤں
ہو جاتا ہوں جس سے چلتا ہے اور اگر مجھ سے وہ کچھ مانگے تو ضرور میں اسکو دوں اور اگر مجھ سے
پناہ مانگے تو البتہ اسکو پناہ میں رکھوں **ف** یہ حدیث بہت بڑی ہے مقام قرب کا بیان ہے
جسکو علم سلوک میں فنا فی اللہ اور بقا باللہ کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب

کہ عبادت سے مقبول ہو تو خدا اور اسکے رسول اوسکے ہاتھ پاؤں بنجاتے ہیں یعنی آنکھ کان ہاتھ پاؤں کا محافظ
ہوجاتا ہے گناہ ہونے نہیں دیتا ان کو وہ کرتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اسپے بندے مقبول کی محافظت
ہے کان اور آنکھ اور ہاتھ پاؤں کی یعنی زیادہ واسطہ ہوتا ہے لیکن تحقیق مطلب یہ ہے کہ جب محبت الٰہی
بندہ پر سایہ ڈالتی ہے تو اسکو خدا کے سوا کسی چیز سے تعلق اور وابستگی نہیں رہتی اور بیکار ہوجاتے ہیں
کوئی آرزو اور تمنا اسکے دل میں نہیں رہتی حق باقی رہ جاتا ہے کام سب خدا کی مرضی پر ہوتا ہے اسکے سوا نہیں ہو سکتا
اسکا کان آنکھ ہاتھ پاؤں بھی خدا کے تابع ہو جاتے ہیں بے اسکی مرضی کسی چیز کو دیکھے نہ کوئی بات کرے
نہ سنے اور حاصل کرنیکا طریقہ اسکا یہی ہے رہ نوافل کو دوام کرے اس سے حاصل ہوتا ہے پس جبکہ
معلوم ہوا کہ قرب الٰہی اور عرفان کی نزدیکی کا بدون عبادت کے کوئی طریقہ نہیں تو معلوم ہوا
کہ عبادت ہر کرا منعقد ہے اور عبادت دو قسم کی ہے فرض اور نفل مگر فرض عبادت تو ہر وقت
نہیں ہوتی کہ اسکے وقت مقرر ہیں تو تمام زمانہ ان وقتوں میں نہیں ہے فرض ہی کے خیال میں ہے
دل اور خالی نہیں رہا جاتا اسواسطے ان خالی وقتوں کو نفل عبادت سے معمور رکھنا چاہئے جب
کمال شوق اور خلوص سے اسیطرح نوافل پر مستعد رہا بوجہ وعدہ کے مقبول ہوگا
اور محبوب الٰہی ہو کر اسکا یہ حال ہوتا ہے کہ شعر ہر کو تسلیم نامہ فرمائی جسمیں نظر آتی
ہے صاف ثابت ہوا کہ ایسا عمدہ کمال بدون کثرت نوافل کے نہیں میسر ہوتا ہے تو معلوم
ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل خلاف شرع بے نمازی فقیروں کو ایسا کمال ثابت کرتے ہیں سو ان کا غلط
ہے اسواسطے کہ نفل کا کیا ذکر ہے وہ لوگ تو فرض کو بھی چٹ کر ڈالتے ہیں خ ابو ہریرة
ما لعبدی المؤمن عندی جزاء اذا قبضت صفیه من اهل الدنیا ثم
احتسبه الا الجنة بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ
میرے بندہ مومن کا کوئی بدلا نہیں جبکہ میں نے اسکا اہل دنیا کا پیارا لے لیا پھر ثواب سمجھ کر
صبر کیا یعنی جب مومن کا دوست جیسے باپ یا بیٹا یا بھائی یا استاد مر گیا اور اسنے صبر کیا اسکا بدلا جنت
ہے خ ان الله قال من عادى لي وليا فقد آذنته بالحرب

حدیث سے معلوم ہوا کہ مدد نیاز کے کھانے کو جسکو عورتیں اچھوتا کہتی ہیں مردوں
کو نہ کھانے دینا اور حضرت فاطمہ کی صحنک کے کھانے کو مردوں کو نہ دینا ہرگز درست نہیں یہ
بھی شیطانی بات ہے کہ اسکا حکم نہیں م ابو ہریرۃ لا ینبغی لعبد لی وفی روایۃ
لعبدی ان یقول انا خیر من یونس بن متی مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نہیں سزاوار ہے کسی بندہ میرے کو یوں کہنا کہ میں یونس بن متی سے بہتر
ہوں ف حضرت یونس وہ ہیں جو بدون حکم خدا کے اپنی قوم سے نکل گئے تھے سو اگر کوئی ان کو بے صبر
جانکر اپنے تئیں بہتر کہے تو ہرگز درست نہیں ہے اسواسطے کہ پیغمبروں سے کوئی بہتر نہیں ہو سکتا م
ابو ہریرۃ ما انعمت علی عبادی من نعمۃ الا اصبح فریق منہم بہا کافرین یقولون الکوکب
وبالکوکب مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے
بندوں کو کوئی ایسی نعمت نہیں دیتا مگر کہ ایک گروہ ان میں سے اسکا منکر ہوتے ہیں کہتے ہیں فلانے ستارے
کے اثر سے برسا اور فلانے تارے کے سبب پانی برسا ف یعنی مینہ تو خدا برساتا ہے
اور نادان لوگ اسکو تاروں سے اور نچھتروں کی تاثیر جانکر خدا کا شکر نہیں کرتے خ ابو ہریرۃ
ما زال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ و
بصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سألنی
لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ میرا بندہ ہمیشہ میری طرف نفل عبادتوں کے واسطے سے چلا آتا ہے یہاں تک کہ میں
اسکو چاہنے لگتا ہوں تو میں اسکے کان ہو جاتا ہوں جس سے سنتا ہے اور اسکی آنکھ ہو
جاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے اور اسکا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے پکڑتا ہے اور اسکا پاؤں
ہو جاتا ہوں جس سے چلتا ہے اور اگر مجھ سے وہ کچھ مانگے تو ضرور میں اسکو دیتا ہوں اور اگر مجھ سے
پناہ مانگے تو البتہ اسکو پناہ دیتا ہوں ف اس حدیث میں اسی مقام کا بیان ہے
جسکو علم سلوک میں فنا فی اللہ اور بقا باللہ کہتے ہیں اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ جب

کہ محبت سے مقبول ہوا تو صفا اور اسکے دل اور جوارح کا یعنی آنکھ کان اور ہاتھ پاؤں کا حافظ
ہو جاتا ہے یعنی اسکی ہر کام میں مدد کرتا ہے اور عصمت کرتا ہے کہ وہ اپنے محبوب مقبول کی جوارح سے
ایسے کام اور کلمہ اور باتیں کسی طرح سرزد ہونا نہیں چاہتا کہ جس سے مالک ناخوش ہو بلکہ جب محبت الٰہی سے
ہو رسائی کا اللہ سے تعلق کسی اور چیز سے تعلق اور اسکی جس میں بیتی اور تکدر ہو جائے الٰہی
کی ہے اور اسکے دل میں اپنی محبت پیدا کرتا ہے کہ تم سب کاموں میں اسکی مرضی کا ہی خیال رکھتا
ہے تو اسکی مرضی حق کے تابع ہو جاتا ہے اسکی مرضی کسی چیز کی نہیں رہتی اور اسکو
اور اسکے حاصل کرنیکا طریقہ اسی طرح ہے جیسا کہ فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل ہوتا ہے یعنی
یہ مانا کہ قرب الٰہی اور محبت خدا کی تردد کی کا مدار عبادت ہی کو ہے اور یہی طریق ہے اور سوائے
اسکے اور کوئی طریق نہیں اور عبادت دو قسم کی ہے فرض اور نفل مگر فرض عبادت اگر سرزد
ہو اسکے وقت مقرر میں تو تشابہ ہے اسی وقت میں فرض ہے اور نمازی میں لے
نفل اوقات کا نہیں ہوتا اور اسطرح ہر حال اور وقتوں کو نفل عبادت سے معمور رکھنا ہی محبت کی دلیل
ہے اور خلوص سے اسی طرح نوافل پر مستعد رہنا اور ہمیشہ مدد اسکے شغل کا مقصد ہے
اور اسکے لیے یہ حال ہوتا ہے کہ شعر بر اسیم تا میر فرمائی جسیم الطرا آتی
اور ثابت ہوا کہ ایسا عمدہ کمال جو نوافل کی کثرت سے ہی میسر ہوتا ہے تو معلوم
ہوا کہ جاہل طالب شریعت سے عاری ہو کر ایسا کمال ثابت کرتے ہیں سوال کا غلط
جواب ہے اور نفل کا کیا ذکر ہے وہ لوگ تو فرض کو بھی چھوڑ دیتے ہیں خ أبو هريرة
مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ
احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ کا۔ بخاری ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ
کہ میرے بندہ مومن کا میرے ہاں کوئی بدلا نہیں مگر جنت جبکہ میں لے لوں اسکا پیارا دنیا والوں میں سے پھر وہ صبر کرے
جیسے بیٹا بیٹی یا دوست جیسے ماں باپ یا بھائی اور ثواب کی امید رکھے
خ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله قال من عادى لي وليا فقد آذنته

بالمحاربة وما ترددت في شيء أنا فاعله ما ترددت في قبض نفس عبدي المؤمن يكره
الموت وأكره مساءته ولا بد له منه وما تقرب إلي عبدي المؤمن بمثل الزهد
في الدنيا ولا تعبد لي بمثل أداء ما افترضته عليه بیان کیا اسکو ابوہریرہ نے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ جو میرے ولی کی حقارت اور ذلت کرے اور دوسری روایت
یوں ہے کہ جو میرے ولی کی عداوت کرے تو اسنے البتہ میرے ساتھ لڑائی پر کمر باندھی اور
کسی چیز میں جس کا میں کرنیوالا ہوں مجھکو تردد نہیں ہوتا جیسے اپنے بندہ مومن کے روح
قبض کرنے میں تردد ہوتا ہے وہ تو موت کو مکروہ جانتا ہے اور میں اسکے ملول ہونیکو مکروہ جانتا ہوں
اور حالانکہ اسکو موت سے کوئی چارہ نہیں یعنے اسکو مرنا ضرور ہے اور کسی بندہ نے ایسا میرا
نزدیکی نہیں چاہتے ترک دنیا کے برابر اور نہ میری بندگی کے فرض ادا کرنے کے برابر ف
ولی سے مراد متقی مومن ہے چنانچہ قرآن میں خدا نے فرمایا ہے کہ اولیاء اللہ پر کچھ خوف اور غم
نہیں اولیاء اللہ وہ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اور یہ جو فرمایا کہ جیسا مجھکو انکی
کی موت میں تردد ہوتا ہے کسی چیز میں ویسا تردد نہیں ہوتا ہر چند خدا تردد سے پاک ہے لیکن
اسمیں مزید رحمت کا بیان ہے یعنے ایمان کی برکت سے اور جوش رحمت سے مومن کے تردد کو خدا
نے اپنی طرف سے نسبت کیا جیسے چوتھی حدیث میں بیماری اور بھوک اور پیاس کو اپنی ذات پاک کی
نسبت فرمایا کہ قرب الٰہی کا کوئی طریقہ ترک دنیا سے بہتر نہیں اور کوئی عبادت ادائے فرض سے
افضل نہیں یعنے جو اولیاء اللہ کی ایسی عزت سنکر ان کے برابر ہونیکا مشتاق ہو اسکو لازم ہے
کہ اول دنیا سے بے تعلق ہو جاوے پھر عبادت پر کمر باندھے اور نفل کی نسبت فرض عبادت
پر زیادہ تر کوشش کرے اور یہ نہیں کہ فرض نماز میں تو مرغ کی طرح جلدی جلدی
جو کچھ پا رہیں اور پیر کے وظیفے بتلائے ہوں وہ دیر تک پڑھیں ۵ جندب بن عبد الله من
ذا الذي يتألى علي أن لا أغفر لفلان إني قد غفرت له وأحبطت عملك مسلم
جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے وہ کون ہے جو قسم کھاتا

کرین ملائکہ نہ بخشونگا مغفرتہ اسکو زمین نے بخشا اور نیز اصل انکار حق کی ف حدیث سے یون کہا گیا
قسم کھائی کہ فلانے شخص کو خدا نہ بخشیگا اسنے گویا خدا پر حکومت کی اسواسطے اسکے نیک عمل
برباد کر ڈالے اور جسپر اسنے قسم کھائی اسکو اپنی رحمت سے بخش دیا اہل سعادت اور
شقاوت کا گو حال ہو سکے خدا کے کسی کو نہیں معلوم کیا اپنی صحت کا فخر ہوا اور کب ہی گنہگار مسلمان
ہوا بعضوں کو دوزخی جاننا کہنا درست نہیں اسواسطے کہ بہت ہے اسکا خاتمہ بخیر ہو
اور مرنے کے وقت توبہ کرے

١١٦٣ م ابوہریرۃ ومن اظلم ممن ذھب یخلق خلقا کخلقی
فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبۃ او لیخلقوا شعیرۃ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اس سے زیادہ کون ظالم ہے جو گیا کہ بنا دے تصویر کو میری طرح
تو چاہیے کہ ایک ذرہ بنا دین یا ایک دانہ اگر بناوین ف یعنے بنا ڈالیں
صورت بنانے والے ایسا گویا خدا کی [illegible] ہیں حالانکہ ایسے عاجز ہیں کہ ایک دانہ
طرف نہ ذرہ یا جو برابر جان چیز کو بھی نہیں بنا سکتے

١١٦٤ م ابوہریرۃ یا ابن آدم انفق
انفق علیک مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اے آدم
کے بیٹے مال کو خرچ کیا کر تو مین بھی تجھکو دیا کرونگا ف اس حدیث مین سخی کو بشارت ہے
کہ ہرگز اسکو نقصان نہیں دیکھا لیکن سوال ہے کہ دیا کیا چاہیے کہ سخاوت
اور اسراف مین فرق ہے سخاوت یہ ہے کہ شرع کے موافق نیک کامون مین
خرچ کرنا اور اسراف یہ ہے کہ خلاف شرع بیجا کامون مین مال کو اڑانا جیسے ناچ رنگ یا لہو لعب

١١٦٥ م ابوہریرۃ یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودک وانت
رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما علمت انک لو عدتہ
لوجدتنی عندہ یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک و
انت رب العالمین قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت
انک لو اطعمتہ لوجدت ذلک عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال

يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا
إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي ۔ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ خدا فرمویگا قیامت میں کہ اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تھا سو تو نے مجھکو نہ پوچھا بندہ کہیگا
اے میرے رب کیونکر تجھکو پوچھتا اور تو تو سب جہان کا مالک پالنے والا ہے ایسے بیمار ہونا مخلوق
کی شان ہے حالانکہ تو اس سے پاک ہے خدا فرماویگا کیا تجھکو معلوم نہیں کہ میرا فلانا بندہ
بیمار ہوا تھا سو تو نے اسکی بیمار پرسی نہ کی کیا تجھکو معلوم نہیں کہ اگر تو اسکی بیمار پرسی کرتا تو مجھکو
اسکے پاس پاتا یعنی میری رحمت اور ثواب کو پاتا اے آدم کے بیٹے میں نے تجھسے کھانا
مانگا تھا سو تو نے مجھکو نہ کھلایا بندہ کہیگا اے میرے رب میں کیونکر تجھکو کھانا کھلاتا اور تو تو سارے
جہان کا پالنے والا ہے تب خدا فرماویگا کیا تجھکو معلوم نہیں کہ فلانے میرے بندے نے تجھسے کھانا
مانگا تھا سو تو نے اسکو نہ کھلایا تجھکو معلوم نہ تھا کہ اگر تو اسکو کھانا کھلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس
پاتا اے آدم کے بیٹے میں نے تجھسے پانی مانگا تھا سو تو نے مجھکو نہ پلایا بندہ کہیگا اے میرے رب میں تجھکو
کیونکر پانی پلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا ہے خدا فرماویگا کہ میرے فلانے بندے نے
تجھسے پانی مانگا تھا سو تو نے نہ پلایا تھا اس حال میں کہ اگر تو اسکو پانی پلاتا تو اس کا ثواب میرے
پاس پاتا **ف** اہل ایمان کی خدا کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہے کہ انکی احتیاج اور ضرورت
کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا جاتا ہے گو وہ مقدس ذات سب احتیاجوں سے پاک ہے
اور بہت میں ہوا حقوق مسلمین اور احسان کی ترغیب

۲۱۲۹ **۵** ابو ذرؓ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ
إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ
فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي
أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا
فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي
فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ

رجل واحد منكم ما زاد ذلك في ملكي شيئا يا عبادي لو أن أولكم وآخركم
وإنسكم وجنكم كانوا على أفجر قلب رجل واحد منكم ما نقص ذلك من ملكي
شيئا يا عبادي لو أن أولكم وآخركم وإنسكم وجنكم قاموا في صعيد واحد فسألوني
فأعطيت كل إنسان مسألته ما نقص ذلك مما عندي إلا كما ينقص المخيط إذا
أدخل البحر يا عبادي إنما هي أعمالكم أحصيها لكم ثم أوفيكم إياها فمن وجد خيرا
فليحمد الله ومن وجد غير ذلك فلا يلومن إلا نفسه مسلم عن ابی ذر سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے اے میرے بندو تم سب بے راہ ہو مگر جسکو میں نے راہ بتلائی
تو مجھ سے ہدایت مانگو کہ تمکو نیک راہ لگاؤں اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جسکو میں نے کھلایا
تو مجھ سے کھانا مانگو کہ تم کو کھلاؤں اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو میں نے پہنایا تو مجھ سے
مانگو کہ تمکو پہناؤں اے میرے بندو تم گناہ کیا کرتے ہو دن رات اور میں سب گناہوں کے بخشنے
والا ہوں تو مجھ سے مغفرت مانگو کہ تمکو بخشوں اے میرے بندو تم کبھی ضرر نہیں پہنچا سکتے کہ میرا کچھ ضرر کرو
اور کبھی مجھکو فایدہ نہیں پہنچا سکتے کہ مجھکو کچھ فایدہ پہنچاؤ اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے آدمی
اور جن تم میں سے ایک نہایت پرہیزگار مرد کے سے متقی پرہیزگار کے دل کے برابر ہو جاوین تو یہہ سبکا تقوی اور پرہیزگاری
میری بادشاہت میں کچھہ بڑھا دے اے میرے بندو اگر تمہارے پہلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن
اگر ایک نہایت گنہگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہہ سبکا فسق اور گنہگاری میری بادشاہی سے
کچھ نہ گھٹا دے اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن ایک میدان میں کھڑے
ہوں اور مجھ سے اپنے سوال کریں اور میں ہر ایک آدمی کو اسکی مانگی چیز کو دوں تو ایسا دینا
کچھ نہ گھٹا دے جو میرے پاس ہے مگر جیسے سوئی گھٹاتی ہے جبکہ اسکو سمندر میں ڈالے یعنی بسبب
علاقے کے کمی میری قدرت کے خزانہ میں کچھ نہیں پڑتی اے میرے بندو یہہ تو تمہارے ہی اعمال
ہیں جن کو تمہارے لیئے شمار کرتا رہتا ہوں پھر تمکو ان اعمال کا پورا بدلا دونگا سو جو شخص
بہتر بدلا پاوے تو چاہیئے کہ خدا کا شکر کرے کہ اسکی کمائی کو ضایع نہ کیا اور جو

ہو جائے مرا لیا یا جیسے ذرہ ذرا اپنی جان کے بچانے کے سکیں الا ایسا ہی دیوے کہ جیسا کیا
ویسا ہی پایا **ف** اس حدیث میں تمام بندوں کی محتاجی اور عاجزی اور خدا کی توکل
اور بے شانی اور بے پروائی اور کریمی اور بے سوالت کا بیان ہے یعنی بندوں میں سے اگر تم
کے تمہارا کوئی کام نہیں چلا سکتا ہر دنیا میں ہو یا تقی اور طعام اور لباس لکو نکل سکتا ہی نہ
اگر تمہیں گناہ ہو گی مغفرت ہو ان میں ہے ہو سکتا ہے تو تم کو ایسے ہی گر گڑا یا اور دعا کر نا
ہر حالیں لازم ہوا اور میری بے پروائی کا تو یہ حال ہے کہ اگر تم سب کے سب برابر متقی ہو جاؤ
تو میری سلطنت کی کچھ رونق ہو خوف ہیں اور اگر تمام جہان ابو جہل اور فرعون کے برابر
ہو جاوے تو میرا کچھ نقصان نہیں پھر اپنی عطا اور حساب کی مثال دی کہ اگر تمام جہان کی
طرح طرح کے سوال پورے کیجئے تو بھی یہاں کچھ کمی کا حرف ملیں پھر اپنی عدالت کو بتایا
وار اس کہ آخرت کے ثواب اور عذاب کا سبب تمہارے اعمال ہیں ہماری طرف سے کچھ ظلم نہیں
ق أنه قال يا محمد إني إذا قضيت قضاءً فإنه لا يرد وإني أعطيتك لأمتك
أن لا أهلكهم بسنة عامة ولا اسلط عليهم عدوا من سوى أنفسهم يستبيح
بيضتهم ولو اجتمع عليهم من بأقطارها أو قال من بين أقطارها حتى يكون
بعضهم يهلك بعضا وبعضهم يسبي بعضا بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت
کی حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اے محمد میں جیسی چیز کا حکم کرتا ہوں تو اسکو کوئی نہیں
پھیر سکتا اور البتہ میں نے تجھکو دیا ہے تیری امت کے واسطے یہ کہ جس ان کیا کہ انکو میں عام
قحط سے نہ ہلاک کروں گا اور ان کے سوا شہروں اور کسی دشمن کو ایسا غالب کردوں کہ انکی جمعیت
پر کر انکو مار ڈالے اگرچہ پھر تمام دنیا کے اطراف جوانب کا فر جمع ہو کر دنیا کا فرو نکا غلبہ ا...
تاکہ اس امت کے بعضے لوگ بعضوں کو ہلاک کر دیں اور بعضے ان کے بعضوں کو قید کریں **ف**
یعنی قضا و قدر میں یہ حکم ہو چکا ہے کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہیگی نہ ایسا قحط پڑیگا
جس سے سب کے سب ہلاک ہو جاویں نہ ایسے کافر ایسے غالب ہونگے کہ بالکل انکو نیست و نابود کر دیں

ہر چند چنگیز خان اور ہلاکو کے وقت میں لاکھوں آدمی کرور ہا مسلمان قتل ہوئے لیکن بالکل ہی
اور نابود نہیں ہو گئے ان پر الہی یہ کہ اس امت میں آپس کا اختلاف اور شر و فساد
غارت گری اور قتل ہو رہا ہے مگر تاریخ کی کتابوں میں یہ حال ظاہر ہے

باب دوازدہم

الباب الثانی عشر فی جوامع الادعیۃ

بارہویں باب میں حضرت کی وہ دعائیں ہیں جو ہر ایک مطلب کی جامع ہیں افضل یہی ہے کہ حضرت کی
دعائیں یاد کیجئے عمل میں لاوے سوا اسکے کہ اوّل تو یہ کہ کوئی ایسا مطلب بھی یاد رہا ہی نہیں
جسکی حضرت نے مجمل یا مفصل دعا کی ہو دوسری یہ کہ جو دعا حضرت کی زبان مبارک پر گذری
بہت بابرکت اور مقبول ہے تو ہوسکے حضرت کی دعاؤں کے یاد کرنے کی ضرور فکر کرو اور دعاؤں کو
سیکھے ق ۲۱۷۸ عائشۃ اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا
شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا كَانَ اِذَا اشْتَكَى اِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ بخاری
اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سختی کو لیجا اے آدمیوں کے
پالنے والے اور صحت دے تو ہی شافی ہے صحت نہیں ہے مگر تیری صحت کے ایسی شفا دے کہ
جو بیماری کو نہ چھوڑے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا اسکو اپنے داہنے
ہاتھ سے سہلاتے پھر یہ دعا پڑھتے خ ۲۱۷۹ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ
قَالَهُ عِنْدَ اِسْلَامِ غُلَامٍ يَهُوْدِيٍّ عِنْدَ مَوْتِهِ وَكَانَ يَخْدِمُهُ بخاری میں انس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا شکر خدا کو جسنے اسکو دوزخ سے بچا لیا یہ حضرت نے یہودی
لڑکے کے وقت مرگ مسلمان ہونے پر فرمایا اور وہ لڑکا حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا ف
ایک یہودی لڑکا حضرت کا خادم تھا جب وہ بیمار ہوا تو حضرت اسکے دیکھنے کو گئے اور اسکے
سرہانے بیٹھے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جا اسنے اپنے باپ کی طرف دیکھا اسکے باپ نے کہا کہ
ابو القاسم کا کہا مان پھر وہ مسلمان ہو گیا تب حضرت نے اسطرح شکر کیا اس حدیث سے

معلوم ہوا کہ کافر سے حدیث لینا درست ہے اور کافر کی عیادت جائز ہے اور مرض الموت

میں مسلمان ہوا معلوم ہوا ... سے ثابت ہوا ہو غ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا

کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا کَانَ یَقُوْلُ

اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَہٗ بخاری میں ابوامامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب اٹھاتے

دسترخوان مبارک شکر ہے اللہ کا کہ جو کفایت کیا گیا اور چھوڑا گیا اور نہ کسی کو بے حاجت رہے

اس کی رسا ... جب یہ حضرت دعا کرتے تھے جب دسترخوان اٹھاتے ہے ف

سب کھانے کے بعد یہ دعا مستحب ہے ۞ اِبْنِ عُمَرَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ سُبْحَانَ

الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا

نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا

سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ

وَالْاَھْلِ ... عَنْہُ ... تَرْجِعِیْنَ اٰئِبًا وَّالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَدَعْوَۃَ

الْمَظْلُوْمِ مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت

سے بڑا اللہ ہے بڑا پاک ذات ہے جس نے ہمارے لئے اس کو تابعدار کر دیا اور ہم اس کو تابع میں

نہ کر سکتے اور ہم ہر حال میں اپنے رب ہی کی طرف رجوع لانیوالے ہیں الٰہی ہم تجھ سے سفر میں نیکی

کی اور پرہیزگاری کی درخواست کرتے ہیں اور وہ کام چاہتے ہیں جسمیں تو راضی ہو الٰہی سفر ہم پر

آسان کر دے اور اس سفر کی دوری اور درازی کو سمیٹ لپیٹ دے الٰہی جلدی سے سفر

کٹ جاوے الٰہی تو سفر میں رفیق ہے اور گھر بار کا خلیفہ ہے الٰہی میں تیری پناہ

مانگتا ہوں سفر کی سختی اور تنگی سے اور مال اور گھر کی بری حالت دیکھنے سے

... سے بھی ایسی ہی روایت کی اور اس سے زیادہ روایت کی ہے کہ الٰہی تیری پناہ

سے ہو ... کے بعد ... اور مظلوم کی بد دعا سے ف یہ دعا حضرت سفر کرتے

وقت فرماتے **ق** آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده
نقل کیا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ جب پھرتے غزوہ یا حج سے اور جب
حضرتؐ مدینہ سے چلتے تو اپس لگتے سفر کی دعا کو پڑھتے اور یہی دعا میں آتا اور پڑھاتے
ہم سفر سے پھرے تو بندگی کرتے اور سجدہ کرتے ہوئے ہم اپنے رب کے سچ کیا اسنے وعدہ اپنا
وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی یعنی حضرتؐ کی مدد کی اور کافروں کے گروہ ہو کر لشکر یا بھیڑ وہ
اکیلا ہی اس کا کوئی شریک نہیں **ف** یہ اشارہ ہے جنگ خندق کے قصہ کی طرف
کہ عرب کی قوموں نے مدینہ گھیر لیا تھا پھر بے مطلب بھاگ گئے تھے **ق** اللهم آتنا
في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار کہا یہ دعا نقل
بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو دنیا میں بہتری
دے اور آخرت میں بہتری اور بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے یہ دعا کو حضرتؐ
اکثر کیا کرتے تھے **ف** دنیا کی بہتری صحت اور بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور
نیک عمل کی توفیق اور سب کچھ روایت ہے زیادہ اور آخرت کی بہتری ثواب اور بڑی درجات
اور دیدار الٰہی علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ دنیا کی بہتری نیک بخت عورت اور آخرت کی
بہتری حور ہے اور دوزخ کے عذاب سے مراد بدبخت عورت ہے اس دعا میں دین اور دنیا کی
سب مطلب داخل ہیں اسواسطے حضرتؐ اس دعا کو اکثر اوقات پڑھا کرتے تھے **م** ابوہریرہ
اللهم آت نفسي تقواها وزكها انت خير من زكاها انت وليها ومولاها
مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی دے میرے جی کو اسکی پرہیزگاری
اور اسکو گناہ اور بدخوئی سے پاک صاف کر ڈال تو ہی اس کا بہتر پاک کرنیوالا ہے اور
تو ہی اس کا کارساز اور مددگار ہے **ف** جو چیز آخرت میں ضرر کرے اس سے
بچنے کا نام تقویٰ اور پرہیزگاری ہے دل کی صفائی بے تقویٰ ممکن نہیں اسواسطے

١١٨٢ ق

١١٨٣ ق

١١٨٤ م

حضرتؐ نے ام سلیمؓ کی دعا کی پھر دعا کی کہ خ مہاجرین اَللّٰھُمَّ اَمْضِ
لِاَصْحَابِیْ ھِجْرَتَھُمْ وَلَا تَرُدَّھُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِھِمْ بخاری اور مسلم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
انصار کے حق میں دعا کی کہ الٰہی انکے تابعداروں کو بخش دیجیے ف انصار نے کہا یا حضرتؐ
دعا کیجیے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی ہمارے ساتھ ہو جائیں پھر حضرتؐ نے یہ دعا کی تابعداروں سے
مراد خواہ لڑکے اور لونڈی غلام استاد دست ق انس اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَۃِ
ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّۃَ مِنَ الْبَرَکَۃِ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مدینے میں برکت کر مکے کی دو دونی جو تو نے مکہ میں برکت کی ہے
ف حضرت ابراہیمؑ نے مکے کے واسطے دعا کی اور حضرتؐ نے مدینے کے واسطے برکت
سے مراد کثرت رزق یا باطنی نعمت ہے ق ابوہریرۃ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ
اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی محمدؐ
کی اہلبیتؐ کی روزی بقدر کفایت کر ف یعنی اتنی ہو کہ جس سے صرف حیات کی رمق
باقی رہے مال کی نہایت ہو اسواسطے کہ ایسی روزی میں اگر غفلت ہو تو چاہیے
صبر کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا چنانچہ حضرتؐ کی حیات میں ایسا ہی حال رہا اور حضرتؐ کے بعد حضرتؐ
کی بیبیاں اور حضرتؐ کی اولاد میں [illegible] بسر کرنے کی وجہ سے قابل [illegible] میں حضرت
عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ [illegible] تک حضرتؐ کی اہلبیت کا جو کی روٹی سے
دو دو روز برابر پیٹ بھر نہیں ہوا اور اسی کتاب میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ اور حضرتؐ کی بیبیاں کئی کئی رات بھوکے سوتے تھے رات کا کھانا میسر ہوتا تھا اور
اسی کتاب میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے زندگی بھر ایک دن میں
دو دو وقت روٹی نہ کھائی اور نہ کبھی دو دو وقت گوشت کھایا خ ابن عباس
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا
وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّسَارِیْ نُوْرًا وَّاَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا

وتحتی

وعظمی نوراً واجعلنی نوراً بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی کر
میرے دل میں روشنی کر اور میرے کان میں روشنی اور میری آنکھ میں روشنی اور میرے داہنے
روشنی اور میرے بائیں روشنی اور میرے آگے روشنی اور میرے پیچھے روشنی اور میرے
اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور کر ڈال مجھکو سراپا نور **ف** روشنی سے مراد
حق بات ہے جیسے تاریکی سے باطل بات مراد ہوتی ہے تو مطلب یہ ہے کہ میرے دل اور اعضا
کو حق میں مصروف رکھ کہ شیطان مجھکو حق سے پھیر کر باطل کی طرف نہ لے جائے

خ ۲۱۹۹ عائشۃ اللّٰھم ارحم عبّادًا یعنی عبّاد بن بشر قالہ حین تہجّد النبی فی بیت عائشۃ
فسمع صوتہ یصلی فی المسجد بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
الٰہی عباد پر رحم کر یعنی عباد بن بشر پر یہ حضرت نے فرمایا جب کہ حضرت نے حضرت عائشہ کے
گھر میں تہجد پڑھا اور عباد بن بشر نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد میں نماز پڑھی **ف** اس حدیث
میں ترغیب ہے تہجد کی معلوم ہوا کہ مسجد میں تہجد بلند آواز سے پڑھنا درست ہے

ق ۲۱۹ البراء بن عازب اللّٰھم اسلمت نفسی الیک ووجہت وجہی الیک وفوضت امری الیک
والجأت ظہری الیک رغبۃ ورہبۃ الیک لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک
اللّٰھم اٰمنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت بخاری اور مسلم میں براء
بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی میں نے اپنی جان تجھکو سونپی اور منہہ کو تیری
طرف پھیرا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف ٹیکی تیری شوق اور تیرے
خوف سے نہیں ہے کوئی پناہ کی جگہہ اور نہ بچاؤ کا مکان ہے مگر تیری ہی طرف الٰہی میں تیری
کتاب کا ایمان لایا جو تو نے اتاری اور تیرے پیغمبر کا ایمان لایا جسکو تو نے بھیجا **ف**
حضرت نے کسی شخص سے فرمایا کہ جب تو سویا کرے تو یہ دعا پڑھا کر اسواسطے کہ اگر تو اسی رات
میں مر گیا تو ایمان پر مرا اور اگر زندہ رہا تو اچھی بات ہے

م ۲۱۹۱ سعد بن ابی وقاص اللّٰھم اشف سعدا اللّٰھم اشف سعدا اللّٰھم اشف سعدا مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے

روایت ہے کہ حضرتؐ تین بار یوں دعا کی الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے **ف**
سعد بہت بیمار تھے حضرتؐ انکی عیادت کو تشریف لے گئے سو یہہ دعا کی تو ان کو صحت حاصل ہوئی

م ۲۹۲ **م** ابو ہریرۃؓ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ
فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ
وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
الٰہی سنوار دے دین کو میرے جو نگہبان ہے میرے سب کام کا یعنی اسی پر نگہبانی ہے اور سنوار دے دنیا کو
میری جو میرے گذران کی جگہ ہے اور سنوار دے میری آخرت کو جس میں میری بازگشت ہے اور کر دے
زندگی کو میرے واسطے بہت بہتری میں زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی
سے راحت کا سبب **ف** یہہ دعا مطلب کی جامع ہے

م ۱۸۳ **م** اَللّٰهُمَّ اِذَا اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ
وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ مسلم میں مقداد سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی کھلا اسکو جو مجھکو
کھلاوے اور پلا اسکو جو مجھکو پلاوے **ف** جب کسی کی دعوت کھاوے تو یہہ دعا کرے

ق ۲۱۸۴ **ق** ابن
مسعودؓ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میری مدد کر سات برس کا قحط ڈال کر یوسفؑ کے
کا سا قحط سات برس کا **ف** جب کفار قریش اور قوم مضر نے حضرتؐ کی ایذا رسانی کر
باندھی تب حضرتؐ نے یہہ دعا کی یعنی جب حضرت یوسفؑ کے وقت میں قحط پڑا تھا ویسا
ان پر بھیج تا کہ اسی ساعت اور گمراہی سے حیران ہوں اور ایمان لاویں چنانچہ ایسا قحط پڑا
کہ ہڈیاں اور مردار کو کھایا آخر حضرتؐ سے التجا کی حضرتؐ نے کمال رحمت سے دعا کی

م ۲۱۹۵ وہ بلا دفع ہو گئی **م** عَلِيٌّ وَعَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ
مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ
مسلم میں حضرت علی مرتضیٰؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں
تیری رضامندی کے صدقے تیرے غصے سے اور تیری تندرستی کے سبب تیرے عذاب سے

اور تیری یاد مانگتا ہوں تجھ سے لیئے تیرے قہر سے نہیں تیری ثنا اور تعریف کو گھیر ہو سکتا تو ویسا
ہی ہے جیسی تو نے اپنی ذات کی حمد و تعریف کی **ف** مصابیح میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے
کہ ایک رات میں نے حضرت کو بستر پر نہ پایا سو میں تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھ حضرت کے
تلووں پر پڑا اور حضرت سجدہ میں یہ دعا کہتے تھے ۲۱۹۶ **م** اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ
مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں واسطے
تیرے غلبہ کے کوئی معبود برحق نہیں سوائے تیرے اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھکو گمراہ اور
ضائع کر ڈالے تو ویسا زندہ ہے جسکو کبھی موت نہیں اور جن اور آدمی مر جاوینگے ۲۱۹۷ **ق**
اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا قَالَهُ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ بخاری اور مسلم
میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہماری فریاد سن ہم پر مینہ کو برسا الٰہی ہم پر مینہ کو
برسا ہم کو پانی دے یعنی حضرت نے پانی کی طلب میں دعا کی **ف** ایکبار حضرت کے وقت میں
قحط پڑا حضرت جمعہ کے روز جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گنوار آیا اس نے کہا یا رسول اللہ جانور مر گئے
اور لڑکے بالے بھوکوں مرتے ہیں دعا کیجئے خدا پانی برساوے تب حضرت نے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا
کی نہیں ہوا اور آسمان پر کہیں بدلی کا نشان تھا ایک پہاڑ کے پیچھے سے بادل اٹھا اور
سارے آسمان پر پھیل گیا اور سات دن لگاتار پانی برسا کہ آفتاب نظر نہ پڑا حضرت دوسرے
جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے کہ وہی گنوار پھر آیا اس نے کہا یا رسول اللہ جانور کثرت سے ہلاک ہوئے
اور راہیں بند ہو گئیں دعا کیجئے کہ خدا مینہ کو روکے تو حضرت نے ہاتھ اٹھائے اور یوں دعا کی کہ
الٰہی ہمارے آس پاس برسے ہم پر نہ برسے الٰہی ٹیکروں اور جنگل اور درختوں میں مینہ
برسے تو مینہ کے اوپر سے بادل کھل گیا ڈال کی طرح مدینہ خالی ہو گیا آس پاس برسا کیا پیچھو تھا
حضرت کا ۲۱۹۸ **م** اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی
الْمَهْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ الٰہی بخشدے ابی سلمہ کو اور اسکا درجہ بلند کر ہدایت والونمین اور اسکے بعد باقی رہے لوگونمین
تو خلیفہ بن سب یعنی انکا حافظ اور نگہبان رہ اور بخشدے ہمکو اور اسکو ای رب العالمین اور اسکی
قبر کو کشادہ کر اور اسمین روشنی کردے ف اور سبب حضرت ام سلمہؓ کے یہ تہا وہ
جب وہ مرگئے تو غسل اور کفن سے پہلے حضرتؐ نے انکے واسطے یہ دعا کی ق اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِاَهْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی بخشدے بقیع
الغرقد والے مردونکو بخشدے ف بقیع الغرقد مدینے کے قبرستان کا نام ہی اس
دعا مین بشارت ہی مغفرت کی انکو جو مدینے مین مرے اور وہان گڑے ق اَبُوْ مُوْسٰی
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَیْدٍ اَبِیْ عَامِرٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَوْقَ كَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ مِنَ
النَّاسِ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی فَقُلْتُ وَلِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ ذَنْبَهٗ وَاَدْخِلْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُدْخَلًا كَرِیْمًا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی بخشدے ابی عامر کو جسکا عبید نام ہی الٰہی قیامت
کے دن اسکو اکثر اپنی خلق سے یا یون فرمایا کہ اکثر لوگون سے اونچا رکھ ابو موسیٰ نے کہا کہ
کہا مین نے کہا اور میرے واسطے دعا کیجئے یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی عبد اللہ بن قیس کے گناہ
بخش اور قیامت کے دن اسکو عزت والے مقام مین داخل کر ف ابو موسیٰ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے مجھکو ابو عامر کے ساتھ جنگ اوطاس مین بھیجا تو ابو عامر کے زانو مین تیر لگا
اسی زخم سے وہ مرگئے مین نے یہ حال حضرتؐ سے بیان کیا اور مین نے کہا کہ یا حضرت ابو
عامر نے مجھسے کہا تھا کہ حضرتؐ میری مغفرت کی دعا کریں تب حضرتؐ نے یہ دعا کی پھر ابو موسیٰ
نے اپنے واسطے دعا کروائی ابو موسیٰ ہی کا نام عبد اللہ بن قیس ہی ق زید بن ارقم
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ بخاری
اور مسلم مین زید بن ارقمؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی بخشدے انصار کو

۲۱۹ م

۲۲۰ ق

۲۲۱ ق

٢٢٠٢ ق

اور والعماسے کے بشروں کی اور انصاریوں کے پوتروں کی ق أَبُو هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر سر منڈانیوالوں کی
اصحابؓ نے کہا یا رسول اللہ بال کترانیوالوں کیواسطے بھی مغفرت مانگئے حضرتؐ نے فرمایا الٰہی
مغفرت کر سر منڈانیوالوں کی اصحابؓ نے کہا یا رسول اللہ اور کترانیوالوں کے لئے بھی دعا کیجئے
حضرتؐ نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانیوالوں کی اصحابؓ نے کہا یا رسول اللہ کترانیوالوں کے لئے بھی
دعا کیجئے حضرتؐ نے فرمایا الٰہی کترانیوالوں کی بھی مغفرت کر ف حجۃ الوداع میں حضرتؐ کے
ساتھ قربانی تھی اور اکثر اصحابؓ کے ساتھ قربانی نہ تھی جب حضرتؐ مکے میں پہنچے تو اصحاب سے
فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہ ہو وہ اپنا احرام عمرہ کا ٹھہرا لے اور اپنا سر منڈوا دے پھر جب حج کا وقت
آوے تو پھر احرام باندھکے حج کرے اور حضرتؐ نے خود اپنا سر بدون قربانی کئے نہ منڈایا
تو جنکے ساتھ قربانی نہ تھی انمیں سے بعضوں نے تو موجب حکم کے اپنے سر منڈوالے اور بعضوں
نے اپنے سر کے بال کتروا لئے سر نہ منڈوائے وہ یہ سمجھے کہ بدون حج کے ہوئے کیا سر منڈوالے
حضرتؐ کو یہ بات پسند نہ آئی کہ انہوں نے حکم کا بجا لانا کیوں ٹال دیا اسواسطے تین بار منڈوانیوں
کے واسطے دعا کی اور کترانے والوں کے واسطے ایک بار جس کو تیسرے بار حضرتؐ نے نوش کیا کہ یہ لوگ

٢٢٠٣ ص

اگرچہ حضرتؐ کی دعا میں شامل کر لیا معلوم ہوا کہ حج میں سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہے ص
عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ
نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ
الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَ
زَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ
قَالَهُ حِيْنَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ مسلم میں عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی بخش اس

رحم کر اسکو عافیت اور آرام دے اور اسکا گناہ معاف کر اور اسکی عزت سے مہمانی کر اور اسکے رہنے
کے مقام کو کشادہ کر اور دہو اسکو پانی اور برف سے اور اولے سے اور پاک کر اسکو طرح طرح
کے گناہوں سے اور اسکو صاف کر ڈال گناہوں سے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے چہاٹتا ہے اور بدل دے
اسکو گھر اسکے گھر سے بہتر اور عیال بہتر اور لوگ اسکے علاقہ دار لوگوں سے بہتر اور جورو عوض دے
اسکی جورو سے بہتر اور ڈال دے اسکو بہشت میں اور بچا دے اسکو قبر کے عذاب سے
یا یوں فرمایا کہ دوزخ کے عذاب سے یہ حضرت نے دعا کی جب جنازہ کی نماز پڑھی ف
اس حدیث کے راوی نے کہا کہ حضرت کے اس میت کیواسطے اس تفصیل سے دعا کی تو
مجھکو تمنا ہوئی کہ کاش میں ہو جاتا اس میت کے بدلے ق ابوموسیٰ اللّٰھم اغفر لی خطیئتی
وجھلی واسرافی فی امری وما انت اعلم بہ منی اللّٰھم اغفر لی جدی وھزلی وخطئی
وعمدی وکل ذٰلک عندی بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا الٰہی بخشدے چوک میری اور نادانی کو اور میری زیادتی کو جو کچھ ہے اپنے حال میں کیا
اور بخش دے اس چیز کو جو تو مجھ سے زیادہ واقف ہے الٰہی بخشدے میری بیہودگی اور میرے
گناہ کی کوشش کو اور میری بھول چوک اور میرے قصد کو اور یہ سب میری طرف سے ہیں ف
ہرچند حضرت گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کیواسطے یا ترک اولیٰ کے خیال سے ایسی
دعائیں کرتے تھے جتنا قرب زیادہ اتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہے کہ نزدیکان را بیش بود
حیرانی بندگی کی یہی معنی ہیں کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو عاجزی کا اظہار کرے اور اپنے قصور کا
خواہ ہوا ہو خواہ نہوا اقرار کرے م ابوھریرۃ اللّٰھم اغفر لی ذنبی کلہ دقہ
وجلہ اولہ وآخرہ وعلانیتہ وسرہ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا الٰہی بخشدے میرے سب گناہ کو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا خواہ پہلا ہو خواہ پچھلا خواہ کھلا خواہ چھپا
ف مصابیح میں نہیں ہے روایت ہے کہ حضرت اس دعا کو سجدہ میں پڑھتے تھے ق عائشۃ
اللّٰھم اغفر لی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلیٰ عائشۃ عند وفاتہ بخاری اور مسلم

۲۲۴ ق
۲۲۵ م
۲۲۶ ق

میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور ملا دے مجھکو رفیق سے معلوم ہوا حضرتؐ نے اسے وقت کیو قت دعا کی **ف** رفیق اعلیٰ سے مراد انبیا کی ارواح اور حضرت عمرؓ سے ہیں اور بعضے کہتے ہیں رفیق اعلیٰ سے مراد خدا ہے

ق اُمِّ سُلَیْم بنت مِلحان اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَبَارِکْ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَہٗ دَعَا بِہٖ لِاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ بخاری اور مسلم میں ام سلیم بنت ملحان سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی بہتات کر اسکے مال اور اسکی اولاد میں اور اسکے لئے برکت کر جو تو نے اسکو دیا یہہ حضرتؐ نے انس بن مالک کے واسطے دعا کی **ف** انس بن مالکؓ حضرتؐ کے خادم تھے اور بیٹے تھے ام سلیم کے اسلئے ام سلیم نے حضرتؐ سے کہا کہ یا حضرتؐ آپکے خادم انس کے واسطے دعا کیجئے تب حضرتؐ نے یہہ دعا کی بعضے روایت میں یوں ہے کہ حضرتؐ وضو کا برتن بھر رکھتے تھے ایک روز حضرتؐ بھول گئے انسؓ نے اسکو بھر دیا جب حضرتؐ نے اسکو بھرا پایا تو پوچھا کسنے بہہ بھرا ہے معلوم ہوا کہ انسؓ نے تو حضرتؐ نے انکی عمر درازی اور مال اور اولاد کے کثرت کی دعا کی چنانچہ انسؓ ایک سو بیس برس تک زندہ رہے اور ایکسو بیس لڑکے انکے پیدا ہوئے اور بصرہ میں انکی کھجور کے باغ سال میں دو بار پھلتے تھے اور انکے بھیڑ بکری کی اتنی کثرت تھی جسکا شمار نہیں

ق عَائِشَۃُ اَللّٰھُمَّ اَلرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں چاہتا ہوں رفیقوں کی صحبت اعلیٰ کا ہوں **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ حالت صحت میں فرماتے تھے کہ پیغمبر جماعت میں کسی پیغمبر کو موت نہیں آتی جب حضرتؐ کو مرض الموت میں غش سے ہوش آیا تو حضرتؐ نے آنکھ کھول کے یہہ دعا کی اسوقت میں نے جانا کہ حضرتؐ نے ہمکو چھوڑا اور موت کو اختیار کیا یہہ کلام حضرتؐ کا تھا اسکے بعد حضرتؐ نے کوئی کلام نہ کیا

م عَائِشَۃُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی تجھی کو سچی سلامتی ہے تو ہر عیب اور مکروہ آفت سے سالم ہے اور تیری

طرف سے خلق کو سلامتی حاصل ہوتی ہے اور تو بڑی برکت والا ہے اے جلال اور بزرگی والے

ف صحیح روایت اتنی ہی ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ بعد منک السلام والیک یرجع السلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذالجلال والاکرام زیادہ کرتے ہیں سو اسکی حضرت سے صحیح روایت نہیں کچھ اصل نہیں پائی ۵ عن علی اللھم انت الملک لا الٰہ الا انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی جمیعا لا یغفر الذنوب الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیئھا لا یصرف عنی سیئھا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک انا بک والیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک کان یقولہ بعد قولہ وجھت وجھی واذا رکع قال اللھم لک رکعت وبک امنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری ومخی وعظمی وعصبی فاذا رفع راسہ قال ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وما بینھما وملء ما شئت من شیء بعد فاذا سجد قال اللھم لک سجدت وبک امنت ولک اسلمت سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ وبصرہ تبارک اللہ احسن الخالقین ثم یکون من اخر ما یقول بین التشھد والتسلیم اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت مسلم میں علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی تو بادشاہ ہے کوئی بندگی کے لائق نہیں سوائے تیرے تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے زیادتی کی اپنی جان پر اور اپنے گناہ کا اقرار کیا سو میرے سب گناہوں کو بخش دے نہیں بخشتا گناہوں کو سوائے تیرے اور ہدایت کر مجھ کو بہتر خصلتوں کی ہدایت کرتا بہتر خوبیوں کو سوائے تیرے اور ہٹا دے مجھ سے بری خو کو نہیں ہٹاتا بری

چہرہ کو جس نے پیدا کیا میرے مالک میں تیری خدمت میں حاضر ہوں اور ہر نیکی بالکل تیرے ہاتھوں میں ہے اور بدی
تیری طرف نہیں میں تیری وجہ سے قائم ہوں اور تیری طرف آتا ہوں تو بڑی برکت والا ہے اور بہت
بلند ہے میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں اسی روایت میں ہے کہ حضرتؐ جب
وجہی کے پڑھتے تھے پہلے اللہم سے اول المسلمین تک اور جب حضرتؐ رکوع کرتے تھے تو اس
دعا کو پڑھتے اللہم سے عصبی تک یعنی الٰہی میں تیرے واسطے میں نے رکوع کیا یعنی جھکا اور تیرا
میں ایمان لایا اور تیرا ہی میں تابعدار ہوگیا جھک پڑے تیرے لئے میرے کان اور آنکھ
اور میرا گودا اور ہڈی میری اور میرا پٹھا پھر جب حضرتؐ رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو
اس دعا کو پڑھتے سمع اللہ سے بعد تک پڑھتے تھے یعنی اے ہمارے رب تیرے ہی واسطے
حمد اور شکر ہے آسمانوں کے برابر اور زمین اور جو آسمان زمین کے اور بیچ ہے کے برابر
اور اسکے بعد جو چیز تیری خواہش میں ہو اسکے برابر پھر جب حضرتؐ سجدہ کرتے تھے تو اس دعا
کو اللہم سے احسن الخالقین تک پڑھتے یعنی الٰہی میں نے تیرا سجدہ کیا اور تیرا میں ایمان
لایا اور تیرا میں تابعدار ہوگیا سجدہ کیا میرے چہرے نے اسکو جس نے اسکو پیدا کیا اور اسکی صورت
بنائی اور اسکے کان اور آنکھ چیرے بڑا برکت والا ہے سب بنانے والوں سے بہتر
پھر بار میں اخیر دعا یہ ہوتی تھی کہ حضرتؐ التحیات اور سلام پھیرنے کے درمیان اللہم سے
الا انت تک فرماتے تھے یعنی الٰہی بخش دے میرے لئے جو میں نے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور
جو میں نے کھولا اور جو میں نے زیادتی کی اور جسکو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے
کرتا ہے جسکو چاہے اور پیچھے ڈالتا ہے جسکو چاہتا ہے تیرے سوا کوئی بندگی کے لائق
نہیں **ف** یہ جو فرمایا کہ بدی تیری طرف نہیں یعنی بدکام سے تیری نزدیکی حاصل نہیں
ہوتی یا یہ مطلب ہے کہ ہر چند نیکی اور بدی کا خالق خدا ہے لیکن بندگی کا ادب یہ ہے کہ
بدی کو اسکی طرف نسبت نہ کیا چاہئے جیسے دعا میں یا خالق الشر یا خالق الکلب
والخنزیر نہیں لائے اور حالانکہ ان سب کا خالق وہی ہے حنفی مذہب میں یہ دعا میں نفل

م ٢٢١

نماز میں کرے ۔ م ابن عمر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَوَفَّاھَا لَکَ
مَمَاتُھَا وَمَحْیَاھَا اِنْ اَحْیَیْتَھَا فَاحْفَظْھَا وَاِنْ اَمَتَّھَا فَاغْفِرْ لَھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَا
فِیَۃَ اَمَرَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا الٰہی تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اسکو ماریگا تیرے ہی واسطے اسکی
زندگی اور موت ہے اگر تو نے اسکو زندہ رکھا تو اسکو اپنی امان میں رکھ اور اگر اسکو مارا تو
اسکو بخش دے الٰہی میں تجھ سے عافیت اور صحت مانگتا ہوں یہ دعا حضرت نے ایک مرد
کو سکھلائی کہ جب لیٹا کرے تو اسکو پڑھا کرے ق ابو ہریرہ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ

ق ٢٢٢

الْوَلِیْدِ وَسَلَمَۃَ بْنَ ھِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ اَللّٰھُمَّ
اجْعَلْھَا عَلَیْھِمْ سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ الٰہی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی
ربیعہ کو اور سب کمزور مسلمانوں کو الٰہی اپنا سخت عذاب ڈال مضر کی قوم
پر اور ان پر قحط ڈال جیسے یوسف کے وقت میں قحط پڑا تھا ف کہ مکہ میں چند
مسلمان تھے جیسے ولید اور عیاش اور سلمہ اور عمار اور صہاب وغیرہ کفار قریش انکو بہت
ستاتے تھے سو حضرت نے انکی خلاصی کی دعا آخر خدا نے انکو نجات دی اور مضر ایک عرب

م ٢٢٣

میں قوم تھی وہ بڑے سخت لوگ تھے اسواسطے حضرت نے ان پر بددعا کی م عمر اَللّٰھُمَّ
اَنْجِزْ لِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰھُمَّ اٰتِ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِکْ ھٰذِہِ
الْعِصَابَۃَ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ مسلم میں عمر فاروق سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پورا کر جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے الٰہی
وہ چیز دے کہ تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے الٰہی اگر تو نے یہ اہل اسلام کی جماعت
کو مار ڈالا تو زمین میں تیری پرستش نہ ہوگی ف جنگ بدر میں حضرت نے دیکھا کہ
ستائیس ہزار آدمی کافروں کا لشکر ہے اور حضرت کا لشکر کے ساتھ تین سو تیرہ

نہ زیادتی کا تھا اضطراب سے بہت دعا کی سو خدا نے قبول کی حضرت کی فتح ہوئی اور
فرمایا کہ اگر یہ اہل اسلام ہلاک ہوئے تو تیری عبادت پھر نہ ہوگی یعنے میرے بعد
کوئی نبی پیغمبر نہ ہوگا جو لوگوں کو میرے بعد ہدایت کرے شرک چھڑاوے
اور یہ اور میرے ساتھی مسلمان ہلاک ہو گئے تو پھر کون صورت ہے خالص عبادت
ہونیکی حضرت کو زیادہ اضطراب یہی تھا کہ کہیں دین الٰہی نہ بیٹھ جاوے اگر کوئی کہے
کہ جب حق تعالیٰ نے آپ سے فتح کا وعدہ کیا تھا تو آپ کو اضطراب کیا مقام تھا اسکا جواب یہ ہے
کہ حضرت نے بے نیازی اور بے پروائی کی شان سے ڈرے وہ مالک ہے جو چاہے سو کرے
ڈرے اس کا کون ہاتھ پکڑ سکتا ہے بندگی اسیکا نام ہے کہ ہمیشہ ڈرتا رہے کبھی نڈر نہ ہووے
اور دوسرا سبب یہ تھا کہ اصحاب کو تسکین ہو اپنی بیتابی سے نڈر نہ ہوں اسواسطے کہ ان کو
یقین تھا کہ حضرت کی دعا بیشک مقبول ہے **خ** ابن عباس اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ
وَوَعْدَكَ اللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَلَهُ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ اَنَّهُ
اللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ فَاَلَهُ يَوْمَ اُحُدٍ بخاری میں عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیرا قول قرار تجھکو یاد دلاتا ہوں یعنے
کمال عاجزی سے تیرے عہد و پیمان کے واسطے وسیلے سے سوال کرتا ہوں الٰہی اگر تو چاہے
تو آج کے بعد تیری بندگی نہ ہو یہ حضرت نے جنگ بدر کے دن دعا کی اور ایک روایت میں
یوں ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اگر تو نے چاہا یعنے ہم کو ہلاک کرنا تو زمین میں پھر تیری عبادت
نہ ہوگی یہ دعا حضرت نے جنگ احد کے دن فرمائی **ف** مصابیح میں عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے کہ جنگ بدر کے دن خیمہ میں دعا کرتے تھے تو ابو بکر صدیق نے حضرت کا ہاتھ پکڑا اور کہا
یا حضرت اتنی دعا کفایت کرتی ہے آپ نے بہت سر کھپایا اپنے رب کی تو حضرت نکلے خیمے سے
نکلے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اب کافروں کا لشکر بھاگا جاتا ہے اور پیٹھ پھیرتا ہے چنانچہ ویسا ہی
ہوا زیادت **م** عائشۃ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَنْتُهٗ اَوْ سَبَبْتُهٗ فَاجْعَلْهُ لَهٗ زَكٰوةً

اخرجا مسلم ہیں حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تو بشر ہوں سو جس
مسلمان کو میں کوسوں یا لعنت کروں تو اسکو بددعا کو اسکے واسطے گناہوں کی طہارت اور قربت
کردیجیو **ف** یعنے شاید اگر بشریت سے میں کسی مسلمان کو بددعا کردوں تو اسکے حق میں اثر
نکرے بلکہ بددعائیں دعائے خیر ہو جاویں اس دعا سے کمال شفقت حضرتؐ کی اپنی امت پر ثابت
ہوتی **م** اِنَّکُمْ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ
اِلَیَّ اَللّٰھُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ یَعْنِی الْاَنْصَارَ مسلم بن انسؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی البتہ وہ انصار میرے نزدیک ان لوگوں میں سے ہیں جو بہت پیارے
ہیں الٰہی تیرے نزدیک ان لوگوں میں سے ہیں جو بہت پیارے محبوب ہیں الٰہی وہ میرے نزدیک انسانوں
سے ہیں جو نہایت پیارے ہیں یہ حضرتؐ نے انصار کے حق میں فرمایا **خ** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَبْرَاُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَیْنِ مُنْصَرَفٌ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ بَنِیْ جُذَیْمَۃَ عبداللہ
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری طرف بیزاری ظاہر کرتا
دیتا ہوں خالد کی حرکت سے یہ حضرتؐ نے دو بار فرمایا جس وقت خالد بن ولید قوم بنی جذیمہ
لئے **ف** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے خالد کو بنی جذیمہ کی قوم پر بھیجا
اُن کے مسلمان کرنے کو سو خالد نے ان کو اسلام کی دعوت کی تو وہ نہ کہہ سکے یہ بات کہ ہم
کہ ہم مسلمان ہوئے انھوں نے کہا کہ ہم صابی ہوئے یعنے مسلمان ہونے کو اصطلاح کر کے وہ صابی کہتے
ہیں سو خالد نے انکا قتل کرنا اور قید کرنا شروع کر دیا اور ہر ایک مسلمان کو ایک قیدی دیا تاکہ
قتل کرے تو میں نے کہا کہ واللہ میں اپنے قیدیوں کو نہ قتل کروں گا اور نہ کوئی میرا ساتھی قتل کرے
پھر جب ہم پہنچے تو یہ حال حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے خالد سے
قصور ہوا کہ اس مطلب کو نہ سمجھے انکو مارا اس میں شریک نہیں معلوم ہوا کہ میت کا حقہ
ہی اگر خلاف مقصود غلطی ہو یا نادانی سے کوئی لفظ نکلے تو اسکا اعتبار نہیں **شعر**
وہ دروں را بنگریم و حال را نی بروں را بنگریم و قال را اور خالد کی طرف سے یہ عذر

حکم ہے کہ انکو حکم تھا کہ اگر وہ اسلام سے لاویں تو قتل کرو سوا انہوں نے اسلام کو صاف ظاہر نہیں کیا اور ہو کہا کہ ہم صابی ہوئے یعنی بے دین ہوئے مطلب یہی ہے کہ ہم نے اپنا دین چھوڑا ہم یہودی اور نصرانی ہوئے اور عرب کے لوگ اسلام کو بھی اپنی لغت سے یہی کہتے تھے سو ان لوگوں نے یوں کہا کہ ہم صابی ہوئے واللہ اعلم

۲۲۱۸ ق

ق أَبُو هُرَيْرَةَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں اسکو چاہتا ہوں یعنے حسن ابن علیؓ کو سو تو بھی اسکو چاہ اور اسکو چاہ جو اسکو چاہے **ف** حضرتؐ نے امام حسنؓ کو اپنی گود میں لیکر انکو چوما پھر یہ دعا کی

۲۲۹ خ

خ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَرْحَمُهُمَا فَارْحَمْهُمَا يَعْنِي الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بخاری میں اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں حسنؓ اور حسینؓ کو چاہتا ہوں سو تو بھی انکو چاہ اور دوسری روایت یوں ہے کہ الٰہی میں ان دونوں پر رحم کرتا ہوں سو تو بھی ان پر رحم کر **ف** ان دونوں حدیثوں میں حسنینؓ کی بڑی بھاری فضیلت ہے کہ حضرتؐ نے انکی محبت کی اور انکے حق کی سوائے دعا کی حدا کی محبت سے مراد کمال رحم اور رحمت ہے

۲۲۱ م

م عَائِشَةُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ كَانَ يَقُولُهُ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تجھ سے اسکی بھلائی اور اسکے اندر کی بھلائی اور جس واسطے یہ آندھی بھیجی گئی اسکی بھلائی مانگتا ہوں اور اسکی برائی اور اسکے اندر کی برائی اور جس واسطے بھیجی گئی ہے اسکی برائی سے پناہ مانگتا ہوں یہ دعا حضرتؐ کرتے تھے جس وقت ہوا چلتی تھی

۲۲۲ م

م ابْنُ مَسْعُودٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے پاکدامنی اور لوگوں سے بے پروائی مانگتا ہوں **ف** عفاف اور عفت یہ کہ شہوت شرع اور عقل کے تابع ہو جاوے یعنے شرع کی اجازت کسی چیز کی خواہش طلب کرے تو اسکے بہت اخلاق پیدا ہوتے

۲۲۲۳ خ

میں جیسی منادت اور جیا خ سعد بن ابی وقاص اللھم انی اعوذ بک من البخل واعوذ بک من الجبن
واعوذ بک من ان اُرد الی ارذل العمر واعوذ بک من فتنۃ الدنیا واعوذ بک من عذاب القبر
بخاری میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخیلی
سے اور پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری اور نکمی زندگی سے اور دنیا کے فتنے
دجال کے فتنہ وغیرہ سے اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے ف نکمی عمر یعنی پیری سے
پناہ مانگی کیونکہ اس وقت آدمی کے اعضا اور حواس بیکار ہو جاتے ہیں عقل بھی ٹھکانے نہیں رہتی گویا آدمی بالکل

۲۲۲۴ ق

بن جاتا ہے ق انس اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث کان یقول اذا
دخل الخلاء بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا کرتے الٰہی میں تیری پناہ مانگتا
ہوں نجس بھوت اور بھوتنیوں کے شر سے یہ دعا حضرت پاخانہ میں داخل ہونے سے پہلے فرماتے ف پاخانہ
میں خدا کا نام مذکور نہیں ہوتا اسی واسطے شیطان وہاں رہتے ہیں اسی سبب سے حضرت نے یہ دعا کی ق

۲۲۲۵ ق

ابوسعید و انس اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن والعجز والکسل والبخل والجبن و
ضلع الدین وغلبۃ الرجال بخاری اور مسلم میں ابوسعید اور انس سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں تشویش اور غم سے اور عاجزی اور کاہلی اور بخیلی اور
نامردی سے اور قرض کے بوجھ اور مردوں کے غلبہ سے ف مردوں کا غلبہ یہ ہے کہ ان کا ظلم ہو یا جو

۲۲۲۶ م

سابقہ پڑے یا کہ شہوت پرستی مرد و زن پر غالب ہو م ابن عمر اللھم انی اعوذ بک
من زوال نعمتک وتحول عافیتک وفجاءۃ نقمتک وجمیع سخطک مسلم میں
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت
کے زوال سے اور تیری دی ہوئی عافیت کے بدل جانے سے اور ناگہانی تیرے عذاب سے اور

۲۲۲۷ م

تیرے غضب والے کاموں سے م عائشۃ اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر و
اعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات اللھم انی
اعوذ بک من المأثم والمغرم مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری

یا مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ اور ڈانڈ سے **ف** زندگی کا فتنہ یا دنیا اور مال اور اولاد کا نقصان یا کثرت مال کی جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ موت کی شدت اور دہشت یا معاذ اللہ خاتمہ برا ہونا

٢٢٢٧ **م** انس اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ مسلم یعنی انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو فایدہ نہ کرے اور اس دل سے جو تیرے حضور میں نہ جھکے اور اس دعا سے جو نہ سنی جاوے یعنی قبول نہ ہو اور اس جی سے جس کو آسودگی نہ ہو یعنی لالچی ہو قلیل پر قناعت نہ کرے **ف** علم غیر نافع یعنی علم بے عمل اور جس کی شرع میں اجازت نہو جیسے سحر اور نجوم اور رمل اور جفر اور جو آخرت میں کام نہ دے بلکہ ضرر کرے جیسے یونانی حکمت کا علم اور علم نافع وہ ہے جو دنیا میں یا آخرت میں یا دونوں میں فایدہ کرے دنیا کا فایدہ علم طب اور علم حساب میں اور صرف آخرت کا فایدہ علم معرفت اور علم سلوک اور علم اخلاق میں اور دنیا اور آخرت دونوں کا فایدہ شریعت کے علوم میں اور جو علم کہ نہ نفع کرے نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علم حساب اور علم لغت میں زیادہ دخل پیدا کرنا

٢٢٢٨ **م** عائشة اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے فتنہ اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں مالداری کے فتنہ کی برائی سے اور محتاجی کے فتنہ کی برائی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ کی برائی سے **ف** مالداری کا فتنہ غفلت اور غرور اور بخل اور محتاجی کا فتنہ مالداروں پر حسد کرنا اور ان پر طمع کرنا اور اپنے مقسوم پر نہ راضی ہونا اور مال کی طلب میں حرام کاموں کو اختیار کرنا

٢٢٢٩ **ق** ابوبکر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ

بمغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم کہا بخاری اور مسلم میں ابو بکر
صدیق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی میں نے اپنی جان پر ستم کیا بہت ستم اور کوئی
نہیں بخشتا گناہوں کو سوائے تیرے سو بخش مجھکو اپنی پاس کی مغفرت سے اور رحم کر مجھ پر تحقیق تو ہی بڑا
بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے **ف** صدیق اکبر سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ یا
حضرت مجھکو کوئی دعا سکھلائیے جسکو میں نماز میں پڑھا کروں سو حضرت نے مجھکو یہ دعا سکھلائی
التحیات اور درود کے بعد پڑھنا چاہئے ۵ عن البراء بن عازب اللھم انی اول من
احیا امرک اذا اماتوہ قال رجال صلی علیہ یہودی محمم مجلود ثم امر بہ فرجم
مسلم میں براء ابن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں پہلا شخص ہوں
جسنے تیرے حکم کو جلایا جسکو وہ یہود مار چکے تھے اس لئے جس وقت کہ یہود نے اسکا بجا
حکم موقوف کر دیا تھا سو اول مجھی سے اسکی رواج ہوئی یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب کہ
حضرت کے سامنے کوڑوں سے مارا ہوا روسیاہ یہودی نکلا پھر حضرت نے اسکو حکم کیا کہ وہ سنگسار کیا گیا
ہوا **ف** حضرت کے سامنے کالا منہ یہودی جسپر کوڑوں کی مار پڑی تھی نکلا حضرت نے یہودیوں
سے پوچھا کہ تمہاری کتاب میں حرام کاری کی یہی حد اور یہی سزا ہے یہودیوں نے کہا ہاں یہی حکم
ہے تب حضرت نے انکے ایک عالم کو بلا بھیجا ابن صوریا نام تھا اور اس سے فرمایا کہ میں تجھکو
اس خدا کی قسم دلاتا ہوں جسنے موسیٰ پر توریت اتاری کہ تمہاری کتاب میں زانی
کی یہی سزا ہے کہ کوڑے مارے اور کالا منہ کر دیا کرے اسنے کہا نہیں یہ سزا نہیں اگر تو مجھکو
ایسی بڑی قسم نہ دلاتا تو میں ہرگز حقیقت نہ بتاتا حرام کاری کی قسم توریت میں سنگسار کی ہے
لیکن جب زنا کی بہت اشراف لوگوں میں کثرت ہو گئی تو پہلے ہمارا یہ معمول تھا کہ ہم شریف اور بڑا
کو اگر حرام کاری میں پکڑتے تو چھوڑ دیتے تھے اور اگر غریب اور کمینہ کو پکڑتے تو اسکو سنگسار
کرتے پھر ہم نے آپس میں یہ صلاح کی کہ آؤ ایک چیز مقرر کر لیں کہ شریف اور کمینے پر برابر چلے
کر سو ہم نے یہ سزا ٹھہرائی کہ سنگساری کے عوض کوڑوں کی مار اور منہ کالا کر دینا سو آپ نے حکم دیا

تجر

حضرت سے کہ یہود یا ہی لیے سنگسار کی ہو حضرت نے اسکی بابت پوچھا یا کہ کیا اور سب کو سنگسار
کر دیا پھر یہہ حدیث فرمائی اور دوسری روایت یوں ہے کہ جب یہود نے سنگساری کے حکم کا انکار
کیا تو عبد اللہ بن سلام نے حضرت سے کہا کہ توریت میں سنگسار کا حکم ہے پھر توریت منگوائی تو یہودیوں
نے سنگساری کی آیت پر ہاتھ رکھ دیا عبد اللہ بن سلام نے انکا ہاتھ اٹھا کر اسکی آیت کو پڑھ دیا پھر حضرت
نے ان کو سنگسار کیا ۔ ۳۳۱ ق اَبُوْهُرَیْرَةَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَیْدَكَ
هٰذَا وَاُمَّهُ اِلٰی عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِیْنَ صحیح مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی ہدایت کر ابوہریرہ کی ماں کو الٰہی اپنے اس بندے اور اسکی ماں کو پیارا کر دے
اپنے ایماندار بندوں کے نزدیک اور ایماندار بندوں کو ان دونوں کے نزدیک پیارا کر دے ف
صحیح مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میری ماں مشرک تھی اسکو میں کہا کرتا تھا کہ تو مسلمان ہو جا
ایک دن اسنے حضرت کے حق میں ایسی بات کہی کہ مجھکو نہایت بری معلوم ہوئی سو میں حضرت کی خدمت
میں روتا آیا اور میں نے کہا کہ یا حضرت میری ماں کے واسطے دعا کیجئے کہ خدا اسکو ہدایت کرے
جب حضرت نے یہہ دعا کی تو میں حضرت کی اس دعا سے خوشی ہو کر نکلا جب میں اپنے گھر کے
دروازے پر پہنچا اور میری ماں نے میری حرکت کی جب سنی تو کہا اے ابوہریرہ ٹھہرا رہ اور میں نے
پانی کی آواز سنی سو اسنے غسل کیا پھر کے جلدی سے کپڑے پہن کے دروازہ کھولا اور یوں کہا
اے ابوہریرہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں خوشی
کے مارے روتا ہوا حضرت کی خدمت میں لوٹ گیا اور یہہ حال کہا تو حضرت نے خدا کی حمد کی
فرمایا کہ بہت اچھا ہوا یہہ حدیث معجزہ ہے کہ فوراً حضرت کی دعا قبول ہو گئی ۳۳۲ ق اَبُوْهُرَیْرَةَ
اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا الٰہی دوس کی قوم کو ہدایت کر اور انکو میرے پاس لے آ ف دوس ایک
قوم تھی یمن میں ابوہریرہ اسی قوم سے تھے حضرت نے ابوہریرہ کی خاطر سے یہہ دعا کی تھی خدا نے قبول کی
جب وہ قوم مسلمان ہو کر حضرت کی خدمت میں آئی ۳۳۳ ق عَلِیٌّ اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَلْبَهٗ وَثَبِّتْ لِسَانَهٗ

بھا رویۃ الله اللہم انی اسألك الهدى والسداد واذکر بالهدی هدایتك
الطریق والسداد سداد السهم رواه مسلم علی بن علی مرتضیٰ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مجھکو ہدایت کر اور سیدھا کر اور یاد کر تو ہدایت کر
الٰہی میں تجھسے ہدایت اور راستی مانگتا ہوں اور یہ دعا کیونکہ بیٹا ہے
اور راستی سے تیر کی راستی دھیان کیا کر لیے جسے کہ جانا سکو تیر کا
اسی طرف چلتے جدہر دائیں بائیں نہیں جھکتے اسطرح چاہئے ہدایت اپنی
کا دھیان چاہئے کہ منزل مقصود کو پہنچا دے شرع پر چلانا اور ضلالت اور بدعت کی طرف
میل نکرے اور راستی مانگتے وقت تیر کی راستی کو دھیان کرنے کے لئے
کہ تیر سیدھا ہی جاتا ہے دائیں بائیں نہیں جھکتا اسطرح اپنے علم اور عمل میں راستی
کہ اصل عمل ہاتھ آوے اور دوسرا فائدہ اسمیں ہے کہ تیر کی صفت دعا میں
م ٢٧٣٤ سعد بن ابی وقاص اللہم بارك لاهل المدينة في مدهم من ارادها
بسوء اذابه الله كما يذوب الملح في الماء رواه مسلم سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا الٰہی برکت دے مدینے کے لوگوں کو انکے مد میں جو کوئی قصد برائی کا
مدینہ والوں کا کرے تو اسکو گلا دے جیسے نمک گلتا ہے پانی میں **ف** مد ایک پیمانہ ہے
مدینہ میں اسکے
م ٢٧٣٥ ابو ہریرہ اللهم بارك لنا في ثمرنا وبارك لنا في مدينتنا
وبارك لنا في صاعنا وبارك لنا في مدنا اللهم ان ابراهيم عليه السلام عبدك
وخليلك ونبيك وانه دعاك لمكة واني ادعوك للمدينة بمثل ما دعاك لمكة
ومثله معه كان يقوله اذا اخذ اول الثمر ثم يدعو اصغر وليد له فيعطيه
ذلك الثمر رواه مسلم ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی برکت دے ہمارے
پھلوں میں اور برکت دے ہمارے شہر میں اور برکت دے ہمارے صاع میں اور مد میں الٰہی تحقیق
ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور تیرا دوست اور تیرا پیغمبر تھا اور میں بندہ تیرا ہوں

اور کہو سیلا طعامی تھی اور میں تجھسے تیرے واسطے دعا کرتا ہوں ساتھ مثل اسکے جیسی ہے ساتھ اسکے
اسکے ماکی تھی اور اسکے برابر اسکے اور جبھی بلاتے کسی لڑکے چھوٹے کو اور دیتے وہ میوہ
حضرت بہ دعا کرتے تھے جب پہلا پھل لاتے تھے واسطے اپنے اہلبیت کے چھوٹے لڑکے
پھر اسکو وہ پھل دیتے تھے **ف** صاع اور مد کی برکت سے مراد اناج کی برکت ہے
حضرت ابراہیم نے مکہ کے پھلوں کی برکت کی دعا کی تھی اسواسطے کہ وہاں اناج نہیں ہوتا اور حضرت
نے مدینہ کے پھل اور اناج اور میوہ ان کی دعا کی اسواسطے کہ وہاں دونوں چیزیں ہوتی ہیں اور حضرت
پہلا پھل چھوٹے لڑکے کو دیتے اسواسطے کہ نئی چیز سے شخص کو دینا مناسب ہے **خ**
ابن عمر اللهم بارك لنا في شامنا اللهم بارك لنا في يمننا بخاری میں عبداللہ
بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الہی برکت دے ہمکو ہمارے شام میں الہی برکت
دے ہمکو ہمارے یمن میں **ف** بعضی روایت میں ہے کہ لوگوں نے کہا کہ ہمارے نجد کے واسطے
دعا کیجئے حضرت نے دوبار جواب نہ دیا تیسری بار فرمایا کہ وہیں تو زلزلے اور فساد ہیں
اور وہیں سے شیطان کا سینگ نکلیگا سو جسکا نکلنا ہے شام کا ملک مدینہ کی اتر کی طرف
ہے اور یمن دکھن کیطرف اور مکہ کا ملک بھی دکھن کیطرف ہے شام کو اپنے طرف الواسطے
کہا کہ وہ پیغمبروں کی زمین ہے اور یمن کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ مکہ اسکی زمین ہے
اور مدینہ والے یمن سے متعلق ہیں **م** عبد الله بن بسر اللهم بارك لهم فيما رزقتهم
واغفر لهم وارحمهم دعا به لابيه بسر مسلم میں عبداللہ بن بسر سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا الہی برکت کر انکے واسطے اسمیں جو تونے انکو دیا اور بخشش دے انکو
اور رحم کر انپر یہ دعا حضرت نے عبداللہ کے باپ کے واسطے کی جسکا بسر نام ہے
ف عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ حضرت ہمارے گھر تشریف لائے اور کہانا
کہا کے اٹھے اور شربت پیا پانی شربت داہنی طرف بیٹھے آدمی کو دیا پھر حضرت سوار
ہوکے چلے تو میرے باپ نے باگ پکڑکے دعا طلب کی تو حضرت نے یہ دعا کی **خ** ابو داود بن

باب اللهم باسمك أحيا وباسمك أموت كان يقوله إذا أخذ مضجعه وإذا استيقظ قال الحمد لله الذي أحيانا بعد ما أماتنا وإليه النشور كا پس مردن عاما
سے واسطے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی تیرے نام سے مرتا ہوں اور تیرے نام سے جیتا ہوں
حضرت دعا کرتے سونے کے واسطے لیٹتے تھے اور جب جاگے تھے تو سو رہے
کہ سب حمد اوسی کو ہے کہ جلایا بعد ناحق مرنے کے اور اوسیکی طرف جمع ہونا ہے
ف نیند کی موت سو واسطے فرمایا جیسے موت سے عقل اور حرکت جاتی ہے ویسے ہی نیند
میں بس سے مرنے کے بعد وہاں کا جی اٹھنا سو واسطے حضرتؐ نے ذکر کیا کہ جاگنا دلالت کرے
زندگی کی مثال ہے لیے جیسے نیند کے بعد جاگے ہیں اسیطرح موت کے بعد زندہ ہوں
ق اَوہ هريرة اللهم باعد بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق
والمغرب اللهم نقني من الخطايا كما ينقى الثوب الأبيض من الدنس اللهم اغسل
خطاياي بالماء والثلج والبرد بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے دعا
کی الٰہی دوری ڈال درمیان میرے اور میرے گناہوں کے درمیان جیسے دوری ڈالی مشرق اور مغرب
میں الٰہی صاف کر مجھکو گناہوں سے جیسے سفید کپڑا صاف کیا جاتا ہے میل سے الٰہی دھو ڈال
میرے گناہوں کو پانی اور برف اور اولے سے طرح طرح کی مغفرت کر ق جريرة اللهم
سه وَلحعله هاهرًا بهل يا حق يا به له حق شكي إليه آيه لا شيء على الحل
بخاری اور مسلم میں جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ٹھہرا دے اسکو گھوڑے پر
اور دے اسکو ہدایت کر ہو لا اور راہ پایا ہوا حضرتؐ نے جریرؓ کے لیے کی جب کہ وہ شکایت
کی کہ میں گھوڑے پر نہیں جم سکتا ف جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے ایک بت خانہ
توڑنے کو بھیجا میں نے کہا کہ میں گھوڑے پر نہیں ٹھہر سکتا سو حضرتؐ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا
اکثر اسکے بعد میں گھوڑے سے گرا نہیں ق عائشة اللهم حبب إلينا المدينة كحبنا مكة
أو أشد اللهم صححها وبارك لنا في مدها وصاعها وانقل حماها فاجعلها بالجحفة

۲۲۲۹ ق

۲۲ ق

۲۲۳۰ ق

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے نزدیک مدینہ
کو ایسا کر جیسے مکہ کی محبت یا اس سے بھی زیادہ الٰہی اور خشکا کر دے مدینہ کو جیسے مدینہ کی آب و ہوا
درست کر اسے اور برکت کر ہمارے لئے اسکے مد اور اسکے صاع میں اور لیجا اسکے تپ کو سوئے
جحفہ کو جحفہ میں ف معالجہ میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ جب ہجرت کر کے
مدینے میں گئے تو ابو بکر صدیقؓ اور بلالؓ بہت سے مرضوں میں بیمار ہوئے اور بلالؓ کر کے جانے کے شعر
پڑھنے لگے تو میں نے یہ حال حضرتؐ سے کہا حضرتؐ نے بدعا کی آب و ہوا مدینہ کی
بہت خراب تھی اکثر وبا ہوا کرتی تھی حضرتؐ کی دعا سے وہ بلا دفع ہوئی جحفہ مدینہ سے جو کوس
ایک گاؤں ہے وہاں یہود رہتے تھے مدینہ کی بیمار حضرتؐ کی دعا سے وہاں جاتے رہے ق
انس اللهم حوالينا ولا علينا بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ الٰہی ہمارے گرد پاس مینہ برسے ہم پر نہ برسے ف اسکا قصہ اس باب میں ہو چکا کہ اول حضرتؐ
نے مینہ کی دعا کی سات روز کی جھڑی لگی تب پھر دعا فرمائی مر ابو هريرة اللهم رب
السموات ورب الارض ورب العرش العظيم ربنا ورب كل شيء فالق الحب
والنوى ومنزل التوراة والانجيل والفرقان نعوذ بك من شر كل شيء انت
آخذ بناصيتها اللهم انت الاول فليس قبلك شيء وانت الآخر فليس بعدك
شيء وانت الظاهر فليس فوقك شيء وانت الباطن فليس دونك شيء اقض
عنا الدين واغننا من الفقر مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی
اے آسمانوں کے رب اور اے زمین کے رب اور بڑے عرش کے رب ہمارے اور ہر چیز کا رب
اے پھاڑنے والے دانہ اور گٹھلی کا چیر کے اور اتارنے والے توریت اور انجیل اور قرآن کا میں تیری پناہ مانگتا ہوں
ہر ایک چیز کی برائی سے ہر ایک چیز کی چوٹی کا تو پکڑنے والا ہے یعنی ہر چیز تیرے قابو میں ہے الٰہی
تو ہی پہلا ہے تو کوئی چیز تجھ سے پہلے نہیں اور تو ہی پچھلا ہے تو کوئی چیز تیرے بعد نہیں اور تو ہی
کھلا ہے تو کوئی چیز تجھ سے بڑھ کے کھلی نہیں اور تو ہی چھپا ہے تو کوئی چیز تجھ سے

۲۱۲۴ ق

۲۱۲۵ مر

درست ہوتا ہمیں یاد کر ہم سے تیرے سوا کو اور پکار دیے مگر کتنا ہی ات ف راوی اور کھل جسے کے

دنیا اور اور سب کے بعث حالی ہی اور تیر کی طرف سے درجت طے ہوتا ہی اور سب

تیرے لئے ہیں جو ہر وہ پایا کیا اول کی اور آخر جانا چاہیے تیرے سوا کی مانند ہیں یا خدا اور مخلوق

کی تمہارے سب انواع میں اول عدم تھا اور آخر ہے اور ظاہر ہے ایسی تدبیر ت کی بیان

سے کہ تمام عالم امکان کا ہی ہے عالم سو یا جاہل اور باطن ہے ایسی ذات کی حقیقت سے کہ تمام جہان

سب پریشان ہیں جیسے بادل میں حیران ہیں اس سے زیادہ تر دیدہ امیر گردان ہیں م

عائشہ اللّٰھم رب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب

والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف

فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم مسلم میں حضرت عائشہ

سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے رب

اور پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے جاننے والے نہاں اور عیاں کے تو حکم کرے گا درمیان

بندوں اپنے کے جس چیز میں وہ اختلاف کرتے تھے مجھ کو حق کی ہدایت کر جیسا اختلاف

ہے اس میں تو ہی ہدایت کرتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف ق ابن عباس اللّٰھم

ربنا لک الحمد انت قیم السموات والارض ومن فیھن ولک الحمد انت نور

السموات والارض ومن فیھن ولک الحمد انت ملک السموات والارض

ومن فیھن ولک الحمد انت الحق ووعدک الحق ولقاؤک حق وقولک حق و

الجنۃ حق والنار حق والنبیون حق ومحمد حق والساعۃ حق اللّٰھم لک اسلمت

وبک اٰمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت

فاغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وفی روایۃ بعد ذلک

وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت او لا الہ غیرک

کان یقولہ اذا قام من اللیل یتھجد بخاری اور مسلم نے عبداللہ بن عباس سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ای ہمارے رب تجھی کو حمد ہی تو ہی آسمانوں اور زمین کا تھامنے والا اور جو لوگ کے درمیان ہیں ان کا اور تجھی کو شکر ہی تو ہی آسمانوں اور زمین اور جو کچھ درمیان ہی انکی رونق ہی اور تیرے ہی واسطے شکر ہی تو ہی آسمانوں اور زمین اور انکے درمیان والوں کا بادشاہ ہی اور تیرے ہی واسطے شکر ہی تو سچ ہی اور تیرا وعدہ سچ ہی اور تیرا قول حق ہی اور بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی اور پیغمبر حق ہیں اور محمد حق ہی اور قیامت حق ہی الٰہی تیرے ہی واسطے میں حکم بجا لایا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے جھگڑا ہوں اور تیری ہی طرف میں جھگڑا رجوع کرتا ہوں پس بخش مجھکو جو میں آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جسکو میں نے چھپایا اور جو ظاہر کیا اور بعد اسکے روایت ہی کہ یہ فرماتے تھے اور بخش گناہ کو جسکو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہی تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے ڈالنے والا ہی جسکو چاہتا ہی کوئی معبود نہیں سوائے تیرے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سر اٹھاتے رکوع سے یہ پڑھتے اللّٰہم ربنا لک الحمد
ملء السموات والارض وملء ما شئت من شیء بعد اھل الثناء والمجد
احق ما قال العبد وکلنا لک عبد اللّٰہم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت
ولا ینفع ذا الجد منک الجد کان یقوله اذا رفع رأسه من الرکوع مسلم
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے ہمارے رب تیرے ہی واسطے تعریف ہی آسمانوں اور زمین کی برابر اور بعد اسکے جو چیز تیری خواہش میں ہو اسکے برابر اے لائق
تعریف کے اور بڑائی کے کہا تیری تعریف میں سو اسکا جو لائق ہی اور ہم سب تیرے بندے
الٰہی کوئی روکنے والا نہیں جو تو دے اور کوئی دینے والا نہیں جسکو تو روکے اور
دولت والے مالدار کو اسکا نصیب اور مال کچھ فائدہ نہیں کرتا سے قدر وال عادات
جاہ و مال والے مالدار کو قیامت کو کچھ کام نہ آویگا یہ حضرت فرماتے تھے

٢٢٤٧ م

بنا کر گوشت پکاتے تھے **ف** یہہ دعا حنفی مذہب میں نقل نادر سے فرض میں نہیں **م** ام سلمیؓ
الاسلمی اَللّٰهُمَّ صُبَّ الْخَيْرَ عَلَيْهِمَا صَبًّا وَلَا تَجْعَلْ عَيْشَهُمَا كَدًّا دَعَا بِهِ لِحَلِيبٍ
فاطمہ مسلم میں ابو برزہ ام سلمیؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی ڈال دے
ان دونوں کو اوپر بہت بہتر اور نہ کر انکی زندگی اور گذران کو تنگ یہہ سخت یہہ دعا حضرتؐ نے جلیبیب اور
اسکی جورو کے حق میں کے **ف** یہہ جورو خاوند نہایت محتاج تھے اسواسطے حضرتؐ نے انکی
فراغت کی دعا کی

٢٢٤٨ ق

ق عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ أَبِي أَوْفٰى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِي أَوْفٰى بخاری اور
مسلم میں عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی رحم کر ابی اوفیٰ کے لوگوں پر
ف جب یہہ آیہ اتری کہ اے محمدؐ لوگوں کے مالوں سے زکوٰۃ لے اور انکے واسطے دعا مانگ
تو عبداللہ بن ابی اوفیٰ زکوٰۃ لائے تو حضرتؐ نے انکے حق میں یہہ دعا کی

٢٢٤٩ ق

ق آنَسٌ اَللّٰهُمَّ عَلَى
الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ دَعَا بِهِ حِيْنَ اسْتَسْقٰى
قِيْلَ لَهُ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا بخاری کو مسلم
انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی ٹیلوں اور پہاڑیوں پر اور نالوں کے اندر اور درخت
جمنے کے مکانوں پر برسا حضرتؐ نے دعا کی جب کہ اول مینہہ مانگا تھا پھر حضرتؐ سے یوں کہا کہ بارش کی کثرت
سے جانور مرگئے اور راہیں بند ہوگئیں سو خدا سے دعا کیجئے کہ مینہہ کو روک لے **ف** اسکا ترجمہ
اسی باب میں ہو چکا

٢٢٥٠ ق

ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ قَالَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ
عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ ابْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ
عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ نَحْفَظْهُ قَالَ ابْنُ
مَسْعُوْدٍ فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِيْنَ سَمّٰى صَرْعٰى ثُمَّ سُحِبُوْا إِلَى
الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ قَالَ الْمُصَنِّفُ مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ السَّابِعُ هُوَ عُمَارَةُ ابْنُ الْوَلِيْدِ
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی پکڑ لے قریش کو یہہ حضرتؐ
نے تین بار کہا پھر فرمایا الٰہی پکڑ لے ابی جہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور

یا قسم کر او امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اور کہتا ہے کہ حضرت نے ساتواں شخص کو بھی
بیان کیا مگر مجھکو یاد نہیں رہا عبداللہ بن مسعود نے کہا پس قسم ہے اسکی کہ جسکے ہاتھ میں جان میری ہے کہ جنکا حضرت نے
نام لیا تھا بدر میں سے ان کی لاشیں دیکھیں پھر وہ گھسیٹ کر کنویں میں ڈالے گئے یعنی مردے کے کنویں میں
مسلمانوں کے ... جمع کرنے والے نے کہا کہ وہ جو ساتواں شخص ہے جسکو راوی بھول گیا عمارہ بن
ولید ہے **ف** روایت ہے کہ حضرت کعبہ کے پاس نماز پڑھتے تھے ابوجہل اور کفار
قریش وہاں بیٹھے تھے جب حضرت سجدہ میں گئے تو انہیں بعضوں نے اونٹ کی اوجھڑی حضرت کی
پیٹھ پر دونوں شانوں کے درمیان رکھ دی اور ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر گرا کر ہنسنے لگے
اور لانے والے شخص نے یہ حرکت کی دوسرا کہتا تھا کہ ہمیں فلانے نے کی اور حضرت اسی طرح سجدہ میں
رہے یا فاطمہ زہرا آئیں جب یہ سنا دوڑ کر آئیں اور حضرت کی پیٹھ سے اسکو اتارا تب حضرت
نے الہی ... بددعا کی اول ان میں قریش کی ... ان لوگوں کا مفصل نام لیا جابجا
لوگ جنگ بدر میں مارے گئے اور کنویں میں ڈالے گئے لیکن امیہ بن خلف حضرت کے ...
ریزہ ریزہ ہوکر جدا ہوگیا اور یہ جو مصعب نے کہا کہ ساتواں شخص عمارہ بن ولید ہے یہ بات
ہم نہیں جانتے ... کہتے ہیں کہ عمارہ کی موت حبش کے ملک میں ہوئی ہے واللہ علیم **ف** عن
ابن عباس اللهم فقهه في الدين ... وعلمه التاويل ... وضع
له وضوءه بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی
سمجھ دے اسکو دین میں ... ابو مسعود محدث نے اسی روایت میں زیادہ کیا ہے اور
قرآن اور حدیث کا اسکو سکھا دے پہلا حصہ کہ عبداللہ بن عباس کے واسطے کی جب کہ
انہوں نے حضرت کے واسطے وضو کرنیکا پانی رکھ دیا **ف** اس دعا کی برکت سے عبداللہ بن عباس
بڑے عالم ہوئے چنانچہ قرآن کی تفسیر کی اکثر انہوں سے روایت ہے ابو مسعود دمشقی محدث کا
نام ہے صاحب مستخرج کتاب صحیح کا **ق** انس اللهم لا عيش إلا عيش الآخرة
فاغفر للانصار والمهاجرة بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

۲۲۵۱ ق

۲۲۵۲ ق

الٰہی نہیں زندگانی مگر آخرت کی زندگی سو بخش دے انصار اور مہاجرین کو ف جنگ خندق میں
مہاجرین اور انصار مدینہ کے گرد خندق کھودتے تھے اور یہ کہتے تھے نحن الذین بایعوا
محمدا علی الجہاد ما بقینا ابدا ہم لوگ ہیں جنہوں نے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک
ہم زندہ رہیں گے تب حضرت نے انکے جواب میں یہ دعا فرمائی یعنی دنیا کی زندگی کچھ حقیقت نہیں
زندگی ہے آخرت کی تو الٰہی انکی مغفرت کر تو وہاں کی زندگی کا لطف اٹھا دیں ۵ وعن عبد
اللہ بن عمرو قال اللہم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک مسلم نے عبد
اللہ بن عمرو سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے دلوں کے پھیرنے والے پھیر دے
ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر ف ق عن عبد اللہ بن ابی اوفی اللہم منزل الکتاب
سریع الحساب اہزم الاحزاب اللہم اہزمہم وزلزلہم دعا بہ علی الاحزاب
بخاری اور مسلم نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے
اتارنے والے کتاب کے اور جلد حساب کرنے والے شکست دے گروہوں کو الٰہی انکو شکست دے اور انکو
ہلا دے یہ دعا حضرت نے کفار کے گروہ پر بد دعا کی ف جناب خندق اور جنگ احزاب میں
کفار نے مدینہ کو گھیر لیا تھا حضرت کی دعا سے نہایت سرد ہوا چلی کفار گھبرا کے بھاگ گئے ۵
عائشة اللہم من ولی من امر امتی شیئا فشق علیہم فاشقق علیہ ومن ولی
من امر امتی شیئا فرفق بہم فارفق بہ مسلم نے حضرت عائشہ سے روایت کی
کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام کا پھر ان پر سختی کرے تو اسپر تو بھی سختی ڈال
اور جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام سے پھر ان پر نرمی کرے تو الٰہی تو بھی اسپر نرمی کر ف
مسلمانوں کے حاکم کو لازم ہے [illegible] ظلم نہ کرے تنگ نہ کرے حضرت کی بددعا سے ڈرے [illegible]
رعیت پر نرمی کرے تو خدا اسپر نرمی کرے ۵ جابر اللہم ولیدیہ فاغفر یعنی رجلا
من دوس ہاجر مع الطفیل بن عمرو الدوسی الی المدینۃ فاجتووہا
فاخذ مشاقص فقطع بہا براجمہ فمات مسلم نے جابر سے روایت کی کہ حضرت

فرمایا کہ تمہی دو سلے دنیا ہاتھ کو اٹھے لیے حسن بن علی کی معرفت سے خود دستیں وسم
تھا طفل بن عمرو الدوسی کے ساتھ وہ ہجرت کر آیا تھا سو وہاں اسکی ہوا اسکو ناموافق
پڑی تو اسنے چوڑے چاکو سے اپنی انگلیوں کے درمیان سے جوڑ کاٹ ڈالے سو وہ مرگیا
ف معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؐ نے مدینے کی طرف ہجرت کی تو طفیل
کے ساتھ ایک مرد نے بھی ہجرت کی پھر مدینہ میں وہ بیمار ہو گیا اسنے اضطراب سے
اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے اسی صدمے سے وہ مرگیا تو طفیل نے اسکو
خواب میں دیکھا کہ اسکا اچھا حال ہے مگر ہاتھوں کو لپیٹے چھپائے ہیں طفیل نے پوچھا کہ تیرے
رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اسنے کہا کہ حضرت کی ہجرت کی برکت سے میری مغفرت کی طفیل نے
کہا کہ تیرے ہاتھ کیوں لپیٹے ہیں اسنے جواب دیا کہ حکم ہوا کہ ہم اسکو نہیں سنوارتے جو تو
نے بگاڑا پھر یہ خواب طفیل نے آنحضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے اسکے حق میں یہ دعا مانگی
الٰہی جیسے تو نے اسکے سارے بدن پر کرم کیا ہے تو اسکے دونوں ہاتھوں پر بھی کرم کر اس حدیث
سے بڑی فضیلت ہجرت کی ثابت ہوئی اس شخص کو ہجرت کے باعث جنت ملی گو حرام
مرنا ہوا اضطراب کی یہ حرکت [illegible] ہوگی باعث بد ہاتھ کی ہیئت ہوئی مگر حضرتؐ کی دعا سے
اسکی معافی ہو گئی ح سعدؓ نے دعا میں اللّٰہم ہؤلاء اہلی یعنی علیا وفاطمۃ
والحسن والحسین ترجمہ اخرجہ مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی یہ میرے اہل بیت ہیں یعنی علی مرتضیٰؓ اور فاطمہ زہراؓ اور حسنؓ
اور حسینؓ رضی اللہ عنہم ف یہ حکم اس وقت کا ہے کہ نصاریٰ نے اسلام کی حقیقت میں بحث
کی تب حضرتؐ کو حکم ہوا کہ مباہلہ کر دیجیے حضرتؐ اور نصاریٰ دونوں دعا کریں کہ جو ناحق
ہو اس پر خدا کی لعنت پڑے اور اسی مضمون کی آیۃ اتری کہ اے محمدؐ کہہ دے کہ آؤ
بلاویں ہم اپنے بیٹے اور تم اپنے بیٹے اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو
پھر ہم تم سب گڑگڑا کے دعا کریں پس ڈالیں لعنت جھوٹوں پر خدا کی لعنت [illegible]

پھر ان دونوں کو تسبیح کر حضرت نکلے امام حسن کا ہاتھ پکڑے اور امام حسین کو گود میں لئے
اور فاطمہ زہرا حضرت کے پیچھے اور علی مرتضیٰ ان سب کے پیچھے پھر جب نصاریٰ نے یہ دیکھا
اور ان کی صورتیں دیکھیں تو ڈر گئے اور مباہلہ سے انکار کیا اور جزیہ دینا قبول کیا پس حضرت نے اکمال
پنجتن پاک کا ثابت ہوا حضرت نے اپنی بیوی اور صحابہ کو ساتھ نہ لیا اور بسبب کرامت و قرب
کے ان کے چلنے سے نصاریٰ پر حضرت کا رعب غالب ہوا اور کمال حقیقت ثابت ہوئی
اور بیٹوں اور بیویوں کی نسبت اس آیت میں اثبات کمال ہوا اور ان کا نقصان مراد نہیں
اور یہ پوشیدہ رہے کہ اس حدیث سے فضل مرتضیٰ کے حضرت خلافت کی دلیل پکڑنے میں کچھ صورت
نہیں بلکہ اس خلافت کا ثبوت قرابت اور محبت اور حقیقت اور صلاحیت
اور قرابت اور حضرت کی نسبت علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا کی طرف کے خلیفہ ہونے پر
دلیل نہیں ہوتا کیونکہ اس میں ع عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ما غرت
علی امرأة ما غرت علی خدیجة لما کنت اسمعه یذکرھا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سلم خدیجہ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
ان کی عقل ہوش ہو کہ ہر بات پر ان کو یاد کرتے تھے اور حضرت خدیجہ کی بہن نے حضرت سے
اجازت مانگی حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی تو حضرت نے ان کی آواز سے حضرت خدیجہ کو
یاد کیا اور خوش ہوئے ف حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد ان کی بہن اور حضرت کے
گھر میں آنے اور دروازہ پر کھڑے ہو کر حضرت سے اجازت مانگنے میں حضرت کو ان کی آواز
حضرت خدیجہ کی یاد دلاتی تھی ع ابن مسعود امسینا
وامسی الملک للہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم انی اسئلک خیر ھذہ اللیلة و
خیر ما بعدھا واعوذ بک من شر ھذہ اللیلة وشر ما بعدھا اللھم انی اعوذ
بک من الکسل وسوء الکبر اللھم انی اعوذ بک من عذاب النار وعذاب القبر

گالی نہ دو کیونکہ [illegible] صبح والی بسل دلائل ایضا اصبحنا و اصبح الملک لله

سلم [illegible] سے حضرت نے فرمایا کہ [illegible] وحدہ کی [illegible]

[illegible] کو [illegible] کہ [illegible] کو [illegible] کا [illegible]

[illegible] کی حرمت [illegible] کی حرمت [illegible] اور [illegible]

[illegible] کی [illegible] میں [illegible] اور [illegible]

کی [illegible] میں [illegible] اور [illegible] اور [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] صحیح [illegible] فرماتے تھے [illegible]

[illegible] صحیح [illegible] صبح کی [illegible] کے ایک صبح کی م

بسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد فاكله عبد الذبح سلم من حضرت

فاطمہ [illegible] کرو [illegible] کے نام سے ذبح کرتا ہوں [illegible]

کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے پھر دعا حضرت نے فرمائی [illegible] ف

حضرت [illegible] ایک [illegible] سینگ [illegible] اور [illegible]

پھر فرمایا [illegible] چھری لاؤ [illegible] پھر حضرت نے [illegible] ذبح کیا اور پھر فرمایا ف

بسم الله [illegible] لا [illegible] کان [illegible]

[illegible] فلا [illegible] الارض [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] فرمایا [illegible] من کی [illegible]

کے [illegible] سے [illegible] ذکر [illegible] سے [illegible] حکم سے حضرت کا معمول [illegible]

کو [illegible] حضرت [illegible] کا [illegible] ہوتا [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] اور [illegible] ف [illegible] حاکم [illegible]

کی [illegible] کے واسطے [illegible] کہے میں ف ابن عباس لا اله الا الله

العلي العظيم الحليم لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا الله رب السموات

ورب الارض ورب العرش الكريم كان يقولهن عند الكرب كا ودر مسلم میں عبد اللہ

بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں کوئی معبود سوائے خدا کے جو اکیلا

والا صاحب علم ہے نہیں کوئی معبود سوائے خدا کے جو بزرگ عرش کا مالک ہے

کے لائق بجز خدا کے جو آسمانوں اور زمین کا رب اور عرش کا ہے حضرت سلام اور

٢٢٩١ ق

سختی میں فرماتے تھے ق المغيرة بن شعبة لا اله الا الله وحده لا شريك له

له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير اللهم لا مانع لما اعطيت ولا

معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد يقوله في دبر كل صلوة كا اور

مسلم میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں کوئی معبود برحق سوائے خدا کے

وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کو حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے الہی

کوئی روکنے والا نہیں اس چیز کو جو تو دے اور نہیں دینے والا اس کو جو تو روکے اور نہیں نفع دیتی ہے

٢٢٩٢ ق

ذکر کو ہر نماز کے بعد فرماتے تھے ق جابر لا اله الا الله وحده لا شريك له

له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير لا اله الا الله وحده انجز وعده

ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده كان يقوله على الصفا كا اور مسلم میں

جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے

نہیں کوئی شریک اسکا اسی کا ملک ہے اور اسی کو حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں کوئی معبود

لائق عبادت کے سوائے خدا کے وہ اکیلا ہی پورا کیا اس نے اپنے وعدہ کو اور مدد کی اس نے اپنے بندے کی

اور شکست دی اس نے اکیلے لشکروں کو حضرت نے صفا پہاڑ پر اسی طرح ارشاد

٢٢٩٣ ق

شکر ادا کیا ق عبد الله بن الزبير ابن العوام لا اله الا الله وحده لا شريك

له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير لا حول ولا قوة الا بالله لا اله

الا الله ولا نعبد الا اياه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن لا اله

الا الله مخلصين له الدين ولو كره الكافرون كان يهلل بهن في دبر كل صلوة

کی اور مسلم میں عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا
خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں سارا ملک اسی کا ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر سکتا ہے
نہیں گناہ سے ہٹ سکتے اور طاعت نہیں ہو سکتی مگر خدا کی توفیق سے نہیں کوئی معبود برحق سوائے خدا کے اور
ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے سوائے اسکے سب اسی کی نعمت ہے اور اسی کا فضل اور اسی کو حمد و تعریف ہے
سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اسی کیلئے دین خالص ہے اگرچہ کافر برا مانیں اسی واسطے خالص کرتے ہیں
اسکو کافروں کو اس کلمہ حضرت پڑھتے تھے ہر ایک نماز کے بعد ق ابن عمر کہتے ہیں
اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک
ابن ملک نہیں لبیک اللھم فی حجة وعمرة کا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا لبیک حاضر ہوں میں تیری خدمت میں الٰہی حاضر ہوں تیری خدمت میں کوئی تیرا شریک
نہیں تیری عبادت میں حاضر ہوں سب تعریف اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے ہے کوئی تیرا شریک نہیں
معمول اللہ کا یہ ہے حج اور عمرہ دونوں کا فرماتے تھے ف علماء کہتے ہیں کہ جو احرام باندھے
اسکو لفظ لبیک کہنے چاہئیں احرام باندھنے کے بعد ہر ایک بار کے
لوگوں کے ملنے کے وقت فرماتے وقت اترنے چڑھنے کے وقت
... اسکو اپنے رب سے امید رکھنی چاہئے اور لبیک پکارنے کے
... کہتے ہیں حضرت ابراہیم کو حکم ہوا تھا
لوگوں کو قیامت تک کے واسطے پکار دو جیسا کہ انہوں نے پکارا تھا تو جو شخص لبیک کہتا ہے
... روایت ہے لبیک عمرة وحجا مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا حاضر ہوں میں عمرہ اور حج کی نیت کر کے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت
نے قران کیا تھا یعنی حج اور عمرہ ساتھ ہی نیت کی اسکو قران کہتے ہیں یعنی ایک احرام سے حج اور عمرہ ادا کیا اور
... اہل علم کا اختلاف ہے تمتع اور افراد سے تمتع یہ ہے کہ اول احرام عمرہ کا کرے پھر عمرہ ادا
کر کے احرام کھول کر پھر حج کیواسطے دوسرا احرام باندھے اور افراد یہ ہے کہ صرف حج کیواسطے احرام

اس سے عمرہ کرے مردوں جو تمنے کے احرام ہوا ہے الحمد للہ علی الاتمام والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ الکرام

مثنوی

شکر اللہ کام کو پہنچی کتاب — اطہر ما دست کی لب لباب
جو کہ سلطان ہے مرادوج فلک — اور سہیے سے آسمان زارض تک
لیے کر آزاد دی پہنچ رسا — سایہ یاری ہوا جلوہ نما
تیغ حق دست مدد آگیا — کمال ہی تو اپنا ہیان مرا
ور دستوان کسں کا ادا حق کرو — خلق کو سمجھانے دو اسکو ہنر
شکر یہ خوں دل میں رکھ چھو رہو — ان کہیں لیا یہ سہم کبھو
یہ درست ہی کا زہر کیا ان — دل میں مہ و غائب کو دیا مکان
اب بھی تو یہ عشق میں رہا گرچہ سا — مہر تو محمد کو دکھا دو مجا کیا
نور کو سے مارکی گم کر یو سیں — غافل دمدار کو عکس ہی لیس
یارب اس ای رازق کو مقبول کر — سب کو بس فصل سے کر بہرہ ور
حرم الہ و دی کو سرور د کر — کہف دنیا سے آئے سرد کر
تیرسی سی ذکر روح کو مردم رہے — تیرے غم عشق میں جو دم رہے
یارب اس حاضر کی دعا کر قبول — حاتم الحمد کی آئی رسول

محمد للہ والمنہ کہ کتاب مستطاب تحفہ الاحیاء ترجمہ مشارق الانوار جو عالی جناب فیض رحمت ترب
امرا رحمۃ اللہ محمد اسمعیل فوطہ رانی حافظ صحیحہ سمانی لوات والفاطمی الصاحب ہیا ور دوام اقبالکہ
حسن تصانیف سے ہمارا آیے دار السلطنت لکھنؤ کے مطبع محمدی میں ۱۲۸۷ ہجری دوبارہ چھپی ہے اور اول مرا

عدم طبع کے نایاب تھی سو حسب الحکم ہمیں سالیتیں معمور وقتی
کے مطبع محمد وہی میں ۱ تا ۷ ماہ ربیع الآخر ۱۲۸۷ھ کو بطرز طبع مرین کی